وما ینطق عن الهوی ۝ إن هو إلا وحی یوحی

احادیث مبارکہ کا عظیم ترین مجموعہ

سنن دارمی (اردو)

ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمن التمیمی الدارمی المتوفی ۲۵۵ھ

ترجمہ: بنت شیخ الحدیث حافظ عبدالستار حماد

تخریج وفوائد: ابو الحسن عبدالمنان راسخ

جلد اول

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

فہرست مضامین

عرضِ ناشر -- 39

امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر حالاتِ زندگی -- 53

المقدمه	مقدمه	
[1]...... بَاب مَا كَانَ عَلَيْهِ النَّاسُ قَبْلَ مَبْعَثِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْجَهْلِ وَالضَّلَالَةِ	باب: اس جہالت اور گمراہی کا بیان جس پر لوگ نبی ﷺ کے مبعوث ہونے سے پہلے تھے	57
[2]...... بَاب صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُتُبِ قَبْلَ مَبْعَثِهِ	باب: نبی ﷺ کے مبعوث ہونے سے قبل، سابقہ کتب میں آپ کے حالات	60
[3]...... بَاب كَيْفَ كَانَ أَوَّلُ شَأْنِ النَّبِيِّ ﷺ	باب: نبی ﷺ کی پہلی حالت کیسی تھی	67
[4]...... بَاب مَا أَكْرَمَ اللَّهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ مِنْ إِيمَانِ الشَّجَرِ بِهِ وَالْبَهَائِمِ وَالْجِنِّ	باب: درختوں، جنوں اور چوپایوں کا نبی ﷺ پر ایمان لانا جس کے ذریعے نبی ﷺ کو بزرگی دی گئی	71
[5]...... بَاب مَا أَكْرَمَ اللَّهُ النَّبِيَّ ﷺ مِنْ تَفْجِيرِ الْمَاءِ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ	باب: نبی ﷺ کی انگلیوں سے پانی جاری ہونے کی کرامت کا بیان	78
[6]...... بَاب مَا أُكْرِمَ النَّبِيُّ ﷺ بِحَنِينِ الْمِنْبَرِ	باب: منبر کے رونے کی وجہ سے اللہ نے نبی ﷺ کو بزرگی دی	83
[7]...... بَاب مَا أُكْرِمَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فِي بَرَكَةِ طَعَامِهِ	باب: کھانے میں برکت ہونے سے نبی ﷺ کی بزرگی کا بیان	90
[8]...... بَاب مَا أُعْطِيَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْفَضْلِ	باب: نبی ﷺ کو دی گئی فضیلتوں کا بیان	90
[9]...... بَاب مَا أُكْرِمَ النَّبِيُّ ﷺ بِنُزُولِ الطَّعَامِ مِنْ السَّمَاءِ	باب: آسمان سے کھانے کے نزول کی وجہ سے نبی ﷺ کی بزرگی کا بیان	107
[10]...... بَاب فِي حُسْنِ النَّبِيِّ ﷺ	باب: نبی ﷺ کے حسن کا بیان	108
[11]...... بَاب مَا أَكْرَمَ اللَّهُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ مِنْ كَلَامِ الْمَوْتَى	باب: مردوں کا نبی ﷺ سے کلام کرنا جس سے نبی ﷺ کو فضیلت دی گئی	112

[12]...... بَاب فِي سَخَاءِ النَّبِيِّ ﷺ	باب: نبی ﷺ کی سخاوت کا بیان	116
[13]...... بَاب فِي تَوَاضُعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ	باب: رسول اللہ ﷺ کی تواضع کا بیان	118
[14]...... بَاب فِي وَفَاةِ النَّبِيِّ ﷺ	باب: نبی ﷺ کی وفات کا بیان	118
[15]...... بَاب مَا أَكْرَمَ اللّٰهُ تَعَالَى نَبِيَّهُ ﷺ	باب: نبی ﷺ کی موت کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کی عزت دی	133
[16]...... بَاب اتِّبَاعِ السُّنَّةِ	باب: اتباع سنت کا بیان	135
[17]...... بَاب التَّوَرُّعِ عَنِ الْجَوَابِ فِيمَا لَيْسَ فِيهِ كِتَابٌ وَلَا سُنَّةٌ	باب: جس مسئلہ میں آیت یا حدیث نہ ہو اس کا جواب دینے سے پرہیز کرنا	138
[18]...... بَاب كَرَاهِيَةِ الْفُتْيَا	باب: (فرضی واقعات کے بارہ)فتویٰ دینے کو برا سمجھنا	147
[19]...... بَاب مَنْ هَابَ الْفُتْيَا وَكَرِهَ التَّنَطُّعَ وَالتَّبَدُّعَ	باب: اس شخص کا بیان جو فتویٰ دینے سے ڈرے اور مبالغہ اور من گھڑت بات کو برا سمجھے	151
[20]......بَاب الْفُتْيَا وَمَا فِيهِ مِنَ الشِّدَّةِ	باب: فتویٰ اور اس کے متعلق سختی کا بیان	161
[21] ...... باب يُفْتِي النَّاسَ فِي كُلِّ مَا يُسْتَفْتَى	باب: لوگوں کو ہر قسم کے مسائل میں فتویٰ دینے کا بیان	170
[22]...... بَاب تَغَيُّرِ الزَّمَانِ وَمَا يَحْدُثُ فِيهِ	باب: حالات کے بدلنے اور نئی باتیں پیدا ہونے کا بیان	175
[23]......بَاب فِي كَرَاهِيَةِ أَخْذِ الرَّأْيِ	باب: رائے کو اختیار کرنے کی برائی کا بیان	182
[24]...... بَاب الِاقْتِدَاءِ بِالْعُلَمَاءِ	باب: علماء کی پیروی کرنے کا بیان	191
[25]...... بَاب اتِّقَاءِ الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّثَبُّتِ فِيهِ	باب: نبی ﷺ سے حدیث نقل کرنے میں احتیاط اور اس کی تحقیق کرنے کا بیان	199
[26]...... بَاب فِي ذَهَابِ الْعِلْمِ	باب: علم کے جاتے رہنے کا بیان	202
[27]......بَاب الْعَمَلِ بِالْعِلْمِ وَحُسْنِ النِّيَّةِ فِيهِ	باب: علم پر عمل اور اچھی نیت کا بیان	207
[28]...... بَاب مَنْ هَابَ الْفُتْيَا مَخَافَةَ السَّقَطِ	باب: غلطی کے خوف سے فتویٰ دینے سے ڈرنا	212
[29]......بَاب مَنْ قَالَ الْعِلْمُ الْخَشْيَةُ وَتَقْوَى	باب: اس شخص کا بیان جو کہے: ’’علم اللہ کا ڈر اور	

اللّٰهِ	خوف ہے!"	221
[30]……بَاب فِي اجْتِنَابِ الْأَهْوَاءِ	باب: خواہشات سے بچنا	230
[31]…… بَاب مَنْ رَخَّصَ فِي الْحَدِيثِ إِذَا أَصَابَ الْمَعْنَى	باب: جب حدیث نقل کرنے والا اس کے درست معنی کو پالے تو حدیث نقل کرنے کی اجازت ہے	233
[32]……بَاب فِي فَضْلِ الْعِلْمِ وَالْعَالِمِ	باب: علم اور عالم کی فضیلت	235
[33]……بَاب مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ بِغَيْرِ نِيَّةٍ فَرَدَّهُ الْعِلْمُ إِلَى النِّيَّةِ	باب: اس شخص کا بیان جو بغیر نیت کے علم حاصل کرے اور علم اسے نیت کی طرف لوٹا دے	249
[34]……بَاب التَّوْبِيخِ لِمَنْ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِغَيْرِ اللّٰهِ	باب: جو شخص اللہ کی رضا مندی کے علاوہ کسی اور غرض سے علم حاصل کرے اس کو ڈرانے کا بیان	250
[35]……بَاب اجْتِنَابِ أَهْلِ الْأَهْوَاءِ وَالْبِدَعِ وَالْخُصُومَةِ	باب: اہل خواہشات و بدعت اور جھگڑا کرنے والوں سے پرہیز کرنا	265
[36]……بَاب التَّسْوِيَةِ فِي الْعِلْمِ	باب: علم میں مرتبے کا برابر ہونا	269
[37]……بَاب فِي تَوْقِيرِ الْعُلَمَاءِ	باب: علماء کی عزت کرنا	270
[38]……بَاب فِي الْحَدِيثِ عَنِ الثِّقَاتِ	باب: ثقہ لوگوں سے حدیث نقل کرنے کا بیان	272
[39]……بَاب مَا يُتَّقَى مِنْ تَفْسِيرِ حَدِيثِ النَّبِيِّ وَقَوْلِ غَيْرِهِ عِنْدَ قَوْلِهِ ﷺ	باب: نبی ﷺ کی حدیث کی تفسیر کرنے سے اور آپ ﷺ کے قول کے وقت کسی دوسرے کے قول سے پرہیز کرنا	277
[40]……بَاب تَعْجِيلِ عُقُوبَةِ مَنْ بَلَغَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثٌ فَلَمْ يُعَظِّمْهُ وَلَمْ يُوَقِّرْهُ .	باب: اس شخص پر جلدی عذاب نازل ہونا جس کے پاس نبی ﷺ کی حدیث پہنچے اور وہ اس کی تعظیم اور توقیر نہ کرے	281
[41]……بَاب مَنْ كَرِهَ أَنْ يُمِلَّ النَّاسَ	باب: جو شخص اس بات کو برا جانتا ہو کہ اس کی باتوں کی وجہ سے لوگ پریشان ہو جائیں	287
[42]……بَاب مَنْ لَمْ يَرَ كِتَابَةَ الْحَدِيثِ	باب: کتابت حدیث کا ناجائز سمجھنے والے شخص کا بیان	288

[43]...... بَاب مَنْ رَخَّصَ فِي كِتَابَةِ الْعِلْمِ	باب: جس شخص کے نزدیک علمی باتیں لکھنا جائز ہے	300
[44]...... بَاب مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً أَوْ سَيِّئَةً	باب: جو شخص برا یا اچھا طریقہ جاری کرے	309
[45]...... بَاب مَنْ كَرِهَ الشُّهْرَةَ وَالْمَعْرِفَةَ	باب: شہرت اور تعریف کو برا سمجھنے والے شخص کا بیان	312
[46]...... بَاب الْبَلَاغِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَعْلِيمِ السُّنَنِ	باب: رسول اللہ ﷺ سے سن کر لوگوں تک پہنچانے اور حدیث پڑھانے کا بیان	320
[47]...... بَاب الرِّحْلَةِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ وَاحْتِمَالِ الْعَنَاءِ فِيهِ	باب: علم حاصل کرنے کے لئے سفر کرنا اور اس پر مشقتیں اٹھانا	328
[48]...... بَاب صِيَانَةِ الْعِلْمِ	باب: حفاظت علم کا بیان	333
[49]...... بَاب السُّنَّةُ قَاضِيَةٌ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ	باب: حدیث کا قرآن کے حق میں فیصل ہونے کا بیان	337
[50]...... بَاب تَأْوِيلِ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ	باب: رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی تاویل کرنا	340
[51]...... بَاب مُذَاكَرَةِ الْعِلْمِ	باب: علمی باتوں پر گفتگو کرنے کا بیان	342
[52]...... بَاب اخْتِلَافِ الْفُقَهَاءِ	باب: علماء کا اختلاف ہونا	350
[53]...... بَاب فِي الْعَرْضِ	باب: (حدیث) پیش کرنا	352
[54]...... بَاب الرَّجُلِ يُفْتِي بِشَيْءٍ ثُمَّ يَبْلُغُهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَيَرْجِعُ إِلَى قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ	باب: جو شخص کسی بات کا فتویٰ دیتا ہے پھر اس کے متعلق نبی ﷺ کا قول معلوم ہو تو اس کی طرف لوٹ آتا ہے	355
[55]...... بَاب الرَّجُلُ يُفْتِي بِالشَّيْءِ ثُمَّ يَرَى غَيْرَهُ	باب: جو شخص کسی چیز کا فتویٰ دے پھر اسے بدل دے	358
[56]...... بَاب فِي إِعْظَامِ الْعِلْمِ	باب: علم کی تعظیم کرنے کا بیان	359
[57]...... بَاب رِسَالَةِ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ الْخَوَّاصِ الشَّامِيِّ	باب: عباد بن عباد خواص شامی کا خط	368

۱......كتاب الطهارة	طہارت کے مسائل	
[1]......بَاب فَرْضِ الْوُضُوءِ وَالصَّلَاةِ	باب: وضواور نماز کی فرضیت کا بیان	375
[2]......بَاب مَا جَاءَ فِي الطُّهُورِ	باب: طہارت و پاکیزگی کا بیان	381
[3]...... بَاب قَوْلِهِ ﴿إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ﴾...... الْآيَةَ	باب: اللہ کے فرمان ''اور جب تم نماز کے لیے کھڑے ہونے کا ارادہ کرو تو اپنے چہروں کو دھولو'' کی تفسیر	384
[4]...... بَاب فِي الذَّهَابِ إِلَى الْحَاجَةِ	باب: قضائے حاجت کے لئے جانے کا بیان	386
[5]...... بَاب التَّسَتُّرِ عِنْدَ الْحَاجَةِ	باب: قضائے حاجت کے وقت چھپنا	386
[6]...... بَاب النَّهْيِ عَنْ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ لِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ	باب: قضائے حاجت یا پیشاب کے وقت قبلہ رخ ہونے کی ممانعت	388
[7]...... باب حديث عمرو بن عون (لَا يَرْفَعُ ثَوْبَهُ حَتّٰى يَدْنُوْمِنَ الْاَرْضِ)	باب: عمرو بن عون کی حدیث (زمین کے قریب ہو کر کپڑا اٹھانا)	389
[8]......بَاب الرُّخْصَةِ فِي اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ	باب: قبلہ کی طرف منہ کرنے کی رخصت	389
[9]...... بَاب فِي الْبَوْلِ قَائِمًا	باب: کھڑے ہو کر پیشاب کرنا	390
[10]...... بَاب مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْمَخْرَجَ	باب: بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا	390
[11]...... بَاب الِاسْتِطَابَةِ	باب: استنجاء کرنے کا بیان	391
[12]...... بَاب النَّهْيِ عَنِ الِاسْتِنْجَاءِ بِعَظْمٍ أَوْ رَوْثٍ	باب: ہڈی یا گوبر سے استنجاء کرنا	392
[13]...... بَاب النَّهْيِ عَنِ الِاسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِينِ	باب: دائیں ہاتھ سے استنجاء کی ممانعت	392
[14]...... بَاب الِاسْتِنْجَاءِ بِالْأَحْجَارِ	باب: پتھروں سے استنجاء کرنا	393
[15]...... بَاب الِاسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ	باب: پانی سے استنجاء کرنا	393
[16]...... بَاب فِيمَنْ يَمْسَحُ يَدَهُ بِالتُّرَابِ بَعْدَ الِاسْتِنْجَاءِ	باب: استنجاء کرنے کے بعد مٹی سے ہاتھ ملنا	394
[17]......بَاب مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ	باب: بیت الخلاء سے نکلتے وقت کیا کہنا چاہئے	395

[18]...... بَاب فِي السِّوَاكِ	باب: مسواک کرنا	396
[19]...... بَاب السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ	باب: مسواک منہ کی صفائی ہے	396
[20]...... بَاب السِّوَاكِ عِنْدَ التَّهَجُّدِ	باب: تہجد کے وقت مسواک کرنا	397
[21]...... بَاب لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ	باب: وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی	397
[22]...... بَاب مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ	باب: وضو نماز کی چابی ہے	397
[23]...... بَاب كَمْ يَكْفِي فِي الْوُضُوءِ مِنَ الْمَاءِ	باب: وضو کے لئے کفایت کرنے والے پانی کا بیان	398
[24]...... بَاب الْوُضُوءِ مِنَ الْمِيضَأَةِ	باب: لوٹے سے وضو کرنا	399
[25]...... بَاب التَّسْمِيَةِ فِي الْوُضُوءِ	باب: وضو میں بسم اللہ کہنا	399
[26]...... بَاب فِيمَنْ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهُمَا	باب: اپنے ہاتھوں کو دھونے سے پہلے برتن میں داخل کرنا	400
[27]...... بَاب الْوُضُوءُ ثَلَاثًا	باب: وضو کے اعضاء کو تین تین بار دھونا	400
[28]...... بَاب الْوُضُوءُ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ	باب: وضو کے اعضاء کو دو، دو بار دھونا	401
[29]...... بَاب الْوُضُوءُ مَرَّةً مَرَّةً	باب: وضو کے اعضاء کو ایک ایک بار دھونا	402
[30]...... بَاب مَا جَاءَ فِي إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ	باب: مکمل وضو کرنا	403
[31]...... بَاب فِي الْمَضْمَضَةِ	باب: کلی کرنے کا بیان	404
[32]...... بَاب فِي الِاسْتِنْشَاقِ وَالِاسْتِجْمَارِ	باب: ناک میں پانی ڈالنا اور ڈھیلے استعمال کرنا	405
[33]...... بَاب فِي تَخْلِيلِ اللِّحْيَةِ	باب: داڑھی میں خلال کرنے کا بیان	405
[34]...... بَاب فِي تَخْلِيلِ الْأَصَابِعِ	باب: انگلیوں کا خلال کرنا	406
[35]...... بَاب وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ	باب: ایڑیوں کے لئے آگ کی وعید	406
[36]...... بَاب فِي مَسْحِ الرَّأْسِ وَالْأُذُنَيْنِ	باب: سر اور کانوں کا مسح کرنا	407
[37]...... بَاب كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْخُذُ لِرَأْسِهِ مَاءً جَدِيدًا	باب: رسول اللہ ﷺ اپنے سر (کے مسح) کے لئے نیا پانی لیتے تھے	407
[38]...... بَاب الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ	باب: پگڑی پر مسح کرنے کا بیان	408
[39]...... بَاب فِي نَضْحِ الْفَرْجِ بَعْدَ الْوُضُوءِ	باب: وضو کے بعد شرمگاہ پر چھینٹے مارنا	409

[40]...... بَاب الْمِنْدِيلِ بَعْدَ الْوُضُوءِ	باب: وضو کے بعد رومال استعمال کرنا	409
[41]...... بَاب فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ	باب: موزوں پر مسح کرنے کا بیان	410
[42]...... بَاب التَّوْقِيتِ فِي الْمَسْحِ	باب: مسح کی مقررہ مدت کا بیان	411
[43]...... بَاب الْمَسْحِ عَلَى النَّعْلَيْنِ	باب: جوتے پر مسح کرنا	411
[44]...... بَاب الْقَوْلِ بَعْدَ الْوُضُوءِ	باب: وضو کے بعد کی دعا	412
[45]...... بَاب فَضْلِ الْوُضُوءِ	باب: وضو کی فضیلت کا بیان	413
[46]...... بَاب الْوُضُوءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ	باب: ہر نماز کے لئے وضو کرنا	415
[47]...... بَاب لَا وُضُوءَ إِلَّا مِنْ حَدَثٍ	باب: جب تک وضو نہ ٹوٹے، وضو کے عدم (وجوب) کا بیان	415
[48]...... بَاب الْوُضُوءِ مِنْ النَّوْمِ	باب: نیند سے وضو کرنا	415
[49]...... بَاب فِي الْمَذْيِ	باب: مذی کا بیان	416
[50]...... بَاب الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ	باب: شرمگاہ کو چھونے سے وضو کرنا	417
[51]...... بَاب الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتْ النَّارُ	باب: آگ کی پکی ہوئی چیز سے وضو کرنا	417
[52]...... بَاب الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ	باب: آگ سے پکی چیز سے وضو چھوڑ دینے کی رخصت	418
[53]...... بَاب الْوُضُوءِ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ	باب: دریا کے پانی سے وضو کرنا	419
[54]...... بَاب الْوُضُوءِ مِنَ الْمَاءِ الرَّاكِدِ	باب: کھڑے پانی سے وضو کرنا	420
[55]...... بَاب قَدْرِ الْمَاءِ الَّذِي لَا يَنْجُسُ	باب: ناپاک نہ ہونے والے پانی کی مقدار کا بیان	420
[56]...... بَاب الْوُضُوءِ بِالْمَاءِ الْمُسْتَعْمَلِ	باب: استعمال شدہ پانی سے وضو کرنے کا بیان	421
[57]...... بَاب الْوُضُوءِ بِفَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ	باب: عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا	422
[58]...... بَاب الْهِرَّةِ إِذَا وَلَغَتْ فِي الْإِنَاءِ	باب: برتن میں بلی کا منہ ڈالنا	422
[59]...... بَاب فِي وُلُوغِ الْكَلْبِ	باب: کتے کا (برتن میں) منہ ڈالنا	423
[60]...... بَاب الْفَأْرَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ	باب: چوہیا کا گھی میں گرنا	424
[61]...... بَاب الِاتِّقَاءِ مِنَ الْبَوْلِ	باب: پیشاب سے پرہیز کرنا	424

[62]...... بَاب الْبَوْلِ فِی الْمَسْجِدِ	باب: مسجد میں پیشاب کرنا	425
[63]...... بَاب بَوْلِ الْغُلَامِ الَّذِی لَمْ یَطْعَمْ	باب: کھانا نہ کھانے والے بچے کے پیشاب کا بیان	426
[64]...... بَاب الْأَرْضِ یُطَهِّرُ بَعْضُهَا بَعْضًا	باب: ایک زمین دوسری زمین سے پاک ہوتی ہے	426
[65]...... بَاب التَّیَمُّمِ	باب: تیمّم کرنا	427
[66]...... بَاب التَّیَمُّمِ مَرَّةً	باب: ایک ضرب سے تیمّم کرنا	428
[67]...... بَاب فِی الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ	باب: جنابت سے غسل کرنا	429
[68]...... بَاب الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ یَغْتَسِلَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ	باب: مرد اور عورت کا ایک ہی برتن میں غسل کرنا	431
[69]...... بَاب مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنَ الْجَنَابَةِ	باب: جنابت کی حالت میں ایک بال برابر جگہ (خشک) چھوڑ دینا	431
[70]...... بَاب الْمَجْرُوحِ تُصِیبُهُ الْجَنَابَةُ	باب: زخمی جنبی کا بیان	432
[71]...... بَاب فِی الَّذِی یَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِی غُسْلٍ وَاحِدٍ	باب: ایک غسل میں چند عورتوں سے صحبت کرنا	433
[72]...... بَاب مَا یُسْتَحَبُّ أَنْ یَسْتَتِرَ بِهِ	باب: اس چیز کا بیان جس کا پردہ بہتر ہے	433
[73]...... بَاب الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ یَنَامَ	باب: جنابت کی حالت میں سونے کا ارادہ کرنا	434
[74]...... بَاب الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ	باب: پانی، پانی سے ہے	435
[75]...... بَاب فِی مَسِّ الْخِتَانِ الْخِتَانَ	باب: شرمگاہ کا شرمگاہ کو چھونا	436
[76]...... بَاب فِی الْمَرْأَةِ تَرَى فِی مَنَامِهَا مَا یَرَى الرَّجُلُ	باب: عورت کا نیند میں وہ چیز دیکھنا جو آدمی دیکھتا ہے	436
[77]...... بَاب مَنْ یَرَى بَلَلًا وَلَمْ یَذْكُرِ احْتِلَامًا	باب: اس شخص کے متعلق جو تر چیز دیکھتا ہے مگر اسے احتلام یاد نہیں ہے	438
[78]...... بَاب إِذَا اسْتَیْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ	باب: کوئی شخص اپنی نیند سے بیدار ہو تو اسے کیا کرنا چاہیے	439
[79]...... بَاب الرَّجُلِ یَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ	باب: آدمی کا بیت الخلاء سے نکل کر کھانا کھانا	439

فَيَأْكُل		
[80]...... بَاب الْمُسْتَحَاضَةِ	باب: مستحاضہ کا بیان	440
[81]...... بَاب الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ	باب: روزہ دار کے لئے مباشرت کرنا (یعنی بیوی کو ساتھ لپٹانا)	441
[82]...... بَاب الْحَائِضِ تَبْسُطُ الْخُمْرَةَ	باب: حیض والی عورت کا مصلیٰ بچھانا	441
[83]...... بَاب فِي دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ	باب: حیض کا خون کپڑے پر لگ جانا	442
[84]...... بَاب فِي غُسْلِ الْمُسْتَحَاضَةِ	باب: استحاضہ والی عورت کا غسل کرنا	443
[85]...... بَاب مَنْ قَالَ تَغْتَسِلُ مِنْ الظُّهْرِ إِلَى الظُّهْرِ وَتُجَامَعُ وَتَصُومُ	باب: جو کہتا ہے کہ مستحاضہ ایک ظہر سے لے کر دوسری ظہر تک ایک غسل کرے اور اس سے صحبت کی جائے اور وہ روزہ بھی رکھے	457
[86]...... بَاب مَنْ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ يُجَامِعُهَا زَوْجُهَا	باب: جو کہتا ہے استحاضہ والی عورت سے اس کا شوہر صحبت کر سکتا ہے	459
[87]...... بَاب مَنْ قَالَ لَا يُجَامِعُ الْمُسْتَحَاضَةَ زَوْجُهَا	باب: جو یہ کہتا ہے کہ مستحاضہ عورت سے اس کا شوہر صحبت نہ کرے	462
[88]...... بَاب مَا جَاءَ فِي أَكْثَرِ الْحَيْضِ	باب: زیادہ سے زیادہ مدت حیض کے متعلق اقوال کا بیان	463
[89]...... بَاب فِي أَقَلِّ الْحَيْضِ	باب: حیض کی کم سے کم مدت	466
[90]...... بَاب فِي الْبِكْرِ يَسْتَمِرُّ بِهَا الدَّمُ	باب: کنواری عورت کے متعلق جسے خون ہمیشہ جاری رہتا ہے	467
[91]...... بَاب فِي الْكَبِيرَةِ تَرَى الدَّمَ	باب: بوڑھی عورت کے متعلق جو خون دیکھے	468
[92]...... بَاب فِي أَقَلِّ الطُّهْرِ	باب: پاکی کی کم از کم مدت	469
[93]...... بَاب الطُّهْرِ كَيْفَ هُوَ	باب: پاکی کیسے حاصل ہوتی ہے؟	471
[94]...... بَاب الْكُدْرَةِ إِذَا كَانَتْ بَعْدَ الْحَيْضِ	باب: اس مٹیالے رنگ کے متعلق جو حیض کے بعد ظاہر ہو	474
[95]...... بَاب الْمَرْأَةِ تَطْهُرُ عِنْدَ الصَّلَاةِ أَوْ تَحِيضُ	باب: اس عورت کے متعلق جو نماز کے وقت پاک	

	ہوتی ہے یا حیض آتا ہے	479
[96]...... بَـاب إِذَا اخْتَـلَطَتْ عَلَى الْمَرْأَةِ أَيَّامُ حَيْضِهَا فِي أَيَّامِ اسْتِحَاضَتِهَا	باب: جب عورت کے حیض اور استحاضہ کے دن مشابہہ ہوجائیں	484
[97]...... بَاب فِي الْحُبْلَى إِذَا رَأَتِ الدَّمَ	باب: اس حاملہ عورت کا بیان کہ جسے خون نظر آئے	493
[98]...... بَاب وَقْتِ النُّفَسَاءِ وَمَا قِيلَ فِيهِ	باب: نفاس والی عورت کی مدت اور ان اقوال کے متعلق جو اس کے بارے میں منقول ہیں	500
[99]...... بَـابٌ فِي الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ تُصَلِّي فِي ثَوْبِهَا إِذَا طَهُرَتْ	باب: حائضہ عورت کے متعلق کہ جب وہ پاک ہو جائے تو اپنے کپڑے میں نماز پڑھے	502
[100]...... بَاب الْمَرْأَةِ تُجْنِبُ ثُمَّ تَحِيضُ	باب: اس عورت کا بیان جو پہلے جنبی ہو اور پھر اسے حیض آجائے	505
[101]...... بَـاب الْـحَـائِـضِ تَوَضَّأُ عِنْدَ وَقْتِ الصَّلَاةِ	باب: حیض والی عورت کا نماز کے وقت غسل کرنا	506
[102]...... بَـاب فِـي الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ	باب: حیض والی عورت روزے کی قضا کرے اور نماز کی قضا نہ کرے	508
[103]...... بَـاب الْـحَـائِـضُ تَذْكُرُ اللَّهَ وَلَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ	باب: حائضہ عورت کا اللہ عزوجل کا ذکر کرنے اور قرآن نہ پڑھنے کا بیان	512
[104]...... بَـاب الْحَائِضِ تَسْمَعُ السَّجْدَةَ فَلَا تَسْجُدُ	باب: حائضہ سجدہ سنے تو سجدہ نہ کرے	515
[105]...... بَـاب الْـمَـرْأَةِ الْحَائِضِ تُصَلِّي فِي ثَوْبِهَا إِذَا طَهُرَتْ	باب: حائضہ عورت کا اپنے کپڑوں میں نماز پڑھنا جب وہ پاک ہوجائے	518
[106]...... بَاب فِي عَرَقِ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ	باب: حائضہ اور جنبی کے پسینہ کے متعلق	522
[107]...... بَاب مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ	باب: حائضہ سے بوس وکنار یا مباشرت کرنا	525
[108]...... بَاب الْحَائِضِ تَمْشُطُ زَوْجَهَا	باب: حائضہ کا اپنے شوہر کو کنگھی کرنا	533
[109]...... بَـاب مُجَامَعَةِ الْحَائِضِ إِذَا طَهُرَتْ قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ	باب: حائضہ سے پاکی کے وقت غسل کرنے سے پہلے صحبت کرنا	539

[110]...... بَـاب فِي الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ تَخْتَضِبُ وَالْمَرْأَةِ تُصَلِّيْ فِي الْخِضَابِ	باب: حائضہ عورت کے متعلق جو خضاب لگائے اور عورت کا خضاب لگا کر نماز پڑھنے کے متعلق	543
[111]...... بَـاب إِذَا أَتَـى الـرَّجُـلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ	باب: حیض کی حالت میں مرد کا اپنی عورت کے پاس جانے کا بیان	545
[112]......بَاب مَنْ قَالَ عَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ	باب: اس شخص کے متعلق جو کہتا ہے کہ حیض کی حالت میں صحبت کرنے والے پر کفارہ ہے	547
[113]...... بَاب إِتْيَان النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ	باب: عورتوں سے دبر میں صحبت کرنا	552
[114]...... بَاب مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا	باب: جو شخص اپنی بیوی سے دبر میں صحبت کرتا ہے	557
[115]...... بَـاب اغْتِسَـالِ الْحَائِضِ إِذَا وَجَبَ الْغُسْلُ عَلَيْهَا قَبْلَ أَنْ تَحِيضَ	باب: حائضہ عورت کا غسل کرنا جب حیض سے پہلے اس پر غسل واجب ہو	562
[116]...... بَاب دُخُولِ الْحَائِضِ الْمَسْجِدَ	باب: حائضہ کا مسجد میں داخل ہونا	567
[117]...... بَاب مُرُورِ الْجُنُبِ فِي الْمَسْجِدِ	باب: جنبی کا مسجد سے گزرنے کا بیان	569
[118]...... بَاب التَّعْوِيذِ لِلْحَائِضِ	باب: حائضہ کے تعویز کے متعلق	570
[119]...... بَاب الْحَائِضِ إِذَا طَهُرَتْ وَلَمْ تَجِدْ الْمَاءَ	باب: حائضہ جب پاک ہو جائے اور پانی نہ پائے	571
[120]...... بَاب اسْتِبْرَاءِ الْأَمَةِ	باب: لونڈی سے استبراء کرنا	572

٢......كتاب الصلاة — نماز کے مسائل

[1]...... بَاب فِي فَضْلِ الصَّلَوَاتِ	باب: نمازوں کی فضیلت	574
[2]...... بَاب فِي مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ	باب: نماز کے اوقات کے متعلق	575
[3]...... بَاب فِي بَدْءِ الْأَذَانِ	باب: اذان کی ابتدا کے متعلق	577
[4]...... بَاب فِي وَقْتِ أَذَانِ الْفَجْرِ	باب: فجر کی اذان کے متعلق	579
[5]...... بَاب التَّثْوِيبِ فِيْ أَذَانِ الْفَجْرِ	باب: فجر کی اذان میں تثویب کہنا	580
[6]...... بَاب الْأَذَانُ مَثْنَى مَثْنَى وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً	باب: اذان دو دفعہ اور اقامت ایک دفعہ کہنا	581
[7]...... بَاب التَّرْجِيعِ فِي الْأَذَانِ	باب: اذان میں لوٹنا	582

[8]...... بَاب الِاسْتِدَارَةِ فِی الْأَذَانِ	باب: اذان میں دائیں اور بائیں منہ کرنا	583
[9]...... بَاب الدُّعَاءِ عِنْدَ الْأَذَانِ	باب: اذان کے وقت دعا کرنا	584
[10]...... بَاب مَا يُقَالُ عِنْدَ الْأَذَانِ	باب: اذان کے وقت کیا کہنا چاہئے	584
[11]...... بَابٌ الشَّيْطَانُ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ فَرَّ	باب: شیطان جب اذان سنے تو بھاگ جاتا ہے	586
[12]...... بَاب كَرَاهِيَةِ الْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ النِّدَاءِ	باب: اذان کے بعد مسجد سے نکلنے کی ممانعت	587
[13]...... بَاب فِی وَقْتِ الظُّهْرِ	باب: ظہر کے وقت کے متعلق	587
[14]...... بَاب الْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ	باب: ظہر کو ٹھنڈے وقت میں پڑھنا	588
[15]...... بَاب وَقْتِ الْعَصْرِ	باب: عصر کا وقت	588
[16]...... بَاب وَقْتِ الْمَغْرِبِ	باب: مغرب کا وقت	589
[17]...... بَاب كَرَاهِيَةِ تَأْخِيرِ الْمَغْرِبِ	باب: مغرب میں تاخیر کی ممانعت	589
[18]...... بَاب وَقْتِ الْعِشَاءِ	باب: عشاء کا وقت	589
[19]...... بَاب مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَأْخِيرِ الْعِشَاءِ	باب: عشاء کی نماز کی تاخیر کو پسند کرنا	590
[20]...... بَاب التَّغْلِيسِ فِی الْفَجْرِ	باب: فجر کی نماز کو اندھیرے میں پڑھنا	592
[21]...... بَاب الْإِسْفَارِ بِالْفَجْرِ	باب: فجر کو روشنی میں پڑھنا	593
[22]...... بَاب مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةٍ فَقَدْ أَدْرَكَ	باب: جس شخص نے ایک رکعت پالی اس نے نماز کو پالیا	594
[23]...... بَاب الْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ	باب: نمازوں کی حفاظت کرنا	595
[24]...... بَاب اسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ فِی أَوَّلِ الْوَقْتِ	باب: اول وقت نماز پڑھنے کو پسند کرنا	596
[25]...... بَاب الصَّلَاةِ خَلْفَ مَنْ يُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا	باب: اس شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جو نماز کے وقت میں تاخیر کرتا ہے	597
[26]...... بَاب مَنْ نَامَ عَنْ صَلَاةٍ أَوْ نَسِيَهَا	باب: جو شخص نماز سے سو جائے یا اسے بھول جائے	598
[27]...... بَاب فِی الَّذِی تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ	باب: اس شخص کے متعلق جس کی عصر کی نماز فوت ہو جائے	599

[28]...... بَاب فِي الصَّلَاةِ الْوُسْطَى — باب: نماز وسطیٰ کے متعلق 600

[29]...... بَاب فِي تَارِكِ الصَّلَاةِ — باب: نماز ترک کرنے والے کے متعلق 600

[30]...... بَاب فِي تَحْوِيلِ الْقِبْلَةِ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ إِلَى الْكَعْبَةِ — باب: بیت المقدس سے کعبہ کی طرف قبلہ بدلنے کے متعلق 601

[31]...... بَاب فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ — باب: نماز شروع کرنے کے متعلق 602

[32]...... بَاب رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ — باب: نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو اٹھانا 603

[33]...... بَاب مَا يُقَالُ بَعْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ — باب: نماز شروع کرنے کے بعد کیا کہنا چاہئے 603

[34]...... بَاب كَرَاهِيَةِ الْجَهْرِ بِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ — باب: نماز میں اونچی آواز سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے کی ممانعت 605

[35]...... بَاب قَبْضِ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ — باب: نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا 606

[36]...... بَاب لَا صَلَاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ — باب: سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی 607

[37]...... بَاب فِي السَّكْتَتَيْنِ — باب: دوسکتوں کے متعلق 608

[38]...... بَاب فِي فَضْلِ التَّأْمِينِ — باب: آمین کہنے کی فضیلت کے متعلق 609

[39]...... بَاب الْجَهْرِ بِالتَّأْمِينِ — باب: اونچی آواز سے آمین کہنا 610

[40]...... بَاب التَّكْبِيرِ عِنْدَ كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ — باب: ہر بار سر جھکانے اور اٹھانے کے وقت اللہ اکبر کہنا 611

[41]...... بَاب فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ — باب: رکوع اور سجود میں رفع الیدین کرنا 612

[42]...... بَاب مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ — باب: امامت کا زیادہ حق دار کون ہے؟ 616

[43]...... بَاب مَقَامِ مَنْ يُصَلِّي مَعَ الْإِمَامِ إِذَا كَانَ وَحْدَهُ — باب: اس شخص کے کھڑا ہونے کے متعلق جو امام کے ساتھ اکیلا نماز پڑھے 616

[44]...... بَاب فِيمَنْ يُصَلِّي خَلْفَ الْإِمَامِ وَالْإِمَامُ جَالِسٌ — باب: اس شخص کے متعلق جو بیٹھے ہوئے امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہے 616

[45]...... بَاب الْإِمَامِ يُصَلِّي بِالْقَوْمِ وَهُوَ أَنْشَزُ — باب: امام اپنے مقتدیوں سے اونچی جگہ پر نماز

مِنْ أَصْحَابِهِ	پڑھائے	619
[46]...... بَاب مَا أُمِرَ الْإِمَامُ مِنَ التَّخْفِيفِ فِي الصَّلَاةِ	باب: نماز میں امام کو تخفیف کرنے کا حکم	620
[47]...... بَاب مَتَى يَقُومُ النَّاسُ إِذَا أُقِيمَتْ الصَّلَاةُ	باب: جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو لوگ کب کھڑے ہوں	621
[48]...... بَاب فِي إِقَامَةِ الصُّفُوفِ	باب: صف سیدھی کرنے کے متعلق	621
[49]...... بَاب فَضْلِ مَنْ يَصِلُ الصَّفَّ فِي الصَّلَاةِ	باب: اس شخص کی فضیلت جو نماز میں صف ملاتا ہے	622
[50]...... بَاب فِي فَضْلِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ	باب: پہلی صف کی فضیلت	623
[51]...... بَاب مَنْ يَلِي الْإِمَامَ مِنَ النَّاسِ	باب: لوگوں میں سے امام کے قریب کون شخص ہو	623
[52]...... بَاب أَيُّ صُفُوفِ النِّسَاءِ أَفْضَلُ	باب: عورتوں کی کونسی صف افضل ہے	625
[53]...... بَاب أَيُّ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ أَثْقَلُ	باب: منافقوں پر کونسی نماز مشکل ہے	625
[54]...... بَاب فِيمَنْ تَخَلَّفَ عَنِ الصَّلَاةِ	باب: اس شخص کے متعلق جو نماز سے پیچھے رہ جائے	627
[55]...... بَاب الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ إِذَا كَانَ مَطَرٌ فِي السَّفَرِ	باب: جب سفر میں بارش ہو تو جماعت کے ساتھ نماز ترک کرنے کی رخصت	627
[56]...... بَاب فِي فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ	باب: باجماعت نماز کی فضیلت	628
[57]...... بَاب النَّهْيِ عَنْ مَنْعِ النِّسَاءِ عَنِ الْمَسَاجِدِ وَكَيْفَ يَخْرُجْنَ إِذَا خَرَجْنَ	باب: عورتوں کو مسجد میں جانے سے منع نہیں کرنا چاہیے اور جب وہ جائیں تو کس طرح جائیں؟	629
[58]...... بَاب إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ	باب: جب کھانا حاضر ہو اور نماز کھڑی ہو جائے	630
[59]...... بَاب كَيْفَ يُمْشَى إِلَى الصَّلَاةِ	باب: نماز کی طرف کیسے جانا چاہیے	631
[60]...... بَاب فِي فَضْلِ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ	باب: مسجد کی طرف پیدل جانے کی فضیلت	631
[61]...... بَاب فِي صَلَاةِ الرَّجُلِ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ	باب: صف کے پیچھے اکیلے آدمی کا نماز پڑھنا	632
[62]...... بَاب قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ	باب: ظہر کی نماز میں قرأت کی مقدار	634

[63]...... بَاب كَيْفَ الْعَمَلُ بِالْقِرَائَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ	باب: ظہر اور عصر کی نماز میں قراءت کیسے کی جائے	635
[64]...... بَاب فِي قَدْرِ الْقِرَائَةِ فِي الْمَغْرِبِ	باب: نمازِ مغرب میں قرأت کی مقدار کا بیان	636
[65]...... بَاب قَدْرِ الْقِرَائَةِ فِي الْعِشَاءِ	باب: عشاء میں قرأت کی مقدار	637
[66]...... بَاب قَدْرِ الْقِرَائَةِ فِي الْفَجْرِ	باب: فجر میں قراءت کی مقدار کا بیان	638
[67]...... بَاب كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ	باب: نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھانے کی ممانعت کا بیان	639
[68]...... بَاب الْعَمَلِ فِي الرُّكُوعِ	باب: اس عمل کے متعلق جو رکوع میں کرنا چاہئے	640
[69]......بَاب مَا يُقَالُ فِي الرُّكُوعِ	باب: رکوع میں کیا پڑھنا چاہے؟	642
[70]...... بَاب التَّجَافِي فِي الرُّكُوعِ	باب: رکوع میں پہلوؤں کو علیحدہ رکھنے کے متعلق	643
[71]...... بَاب الْقَوْلِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ	باب: رکوع سے سر اٹھانے کے بعد کی دعا کا بیان	643
[72]...... بَاب النَّهْيِ عَنْ مُبَادَرَةِ الْأَئِمَّةِ بِالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ	باب: رکوع و سجود میں امام سے جلدی کرنے کی ممانعت	648
[73]...... بَاب السُّجُودِ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَكَيْفَ الْعَمَلُ فِي السُّجُودِ	باب: سات اعضاء پر سجدہ کرنا اور سجدہ میں کیا کرنا چاہئے	669
[74]...... بَاب أَوَّلِ مَا يَقَعُ مِنَ الْإِنْسَانِ الْأَرْضَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ	باب: انسان جب سجدہ کرنے کا ارادہ کرے تو زمین پر پہلے کون سے اعضاء رکھے؟	650
[75]...... بَاب النَّهْيِ عَنِ الِافْتِرَاشِ وَنَقْرَةِ الْغُرَابِ	باب: ہاتھ بچھانے اور کوے کی طرح ٹھونگے مارنے کی ممانعت	651
[76]...... بَاب الْقَوْلِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ	باب: دوسجدوں کے درمیان کی دعا	652
[77]...... بَاب النَّهْيِ عَنِ الْقِرَائَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ	باب: رکوع اور سجود میں قراءت سے ممانعت کا بیان	653
[78]...... بَابُ فِي الَّذِي لَا يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ	باب: اس شخص کے متعلق جو رکوع اور سجود پوری طرح نہیں کرتا	654

[79]...... بَاب التَّجَافِي فِي السُّجُودِ	باب: سجدہ میں بازو علیحدہ رکھنے کے متعلق	657
[80]...... بَاب قَدْرُ كَمْ كَانَ يَمْكُثُ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ	باب: نبی ﷺ اپنے سر اٹھانے کے بعد کتنی دیر ٹھہرتے	658
[81]...... بَاب السُّنَّةِ فِيمَنْ سُبِقَ بِبَعْضِ الصَّلَاةِ	باب: اس شخص کے طریقہ کے متعلق جس کی نماز کا کچھ حصہ فوت ہو گیا ہو	658
[82]...... بَاب الرُّخْصَةِ فِي السُّجُودِ عَلَى الثَّوْبِ فِي الْحَرِّ وَالْبَرْدِ	باب: گرمی اور سردی میں کپڑے پر سجدہ کرنے کی اجازت کے متعلق	660
[83]...... بَاب الْإِشَارَةِ فِي التَّشَهُّدِ	باب: تشہد میں اشارہ کے متعلق	661
[84]...... بَاب فِي التَّشَهُّدِ	باب: تشہد کے متعلق	661
[85]...... بَاب الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ	باب: نبی ﷺ پر درود پڑھنا	663
[86]...... بَاب الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ	باب: تشہد کے بعد کی دعا	665
[87]...... بَاب التَّسْلِيمِ فِي الصَّلَاةِ	باب: نماز میں سلام پھیرنا	666
[88]...... بَاب الْقَوْلِ بَعْدَ السَّلَامِ	باب: سلام کے بعد کی دعا	666
[89]...... بَاب عَلَى أَيِّ شِقَّيْهِ يَنْصَرِفُ مِنْ الصَّلَاةِ	باب: نماز سے فارغ ہو کر کس طرف پھرنا چاہئے؟	668
[90]...... بَاب التَّسْبِيحِ فِي دُبُرِ الصَّلَوَاتِ	باب: نماز کے بعد سبحان اللہ کہنا	669
[91]...... بَاب مَا أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ	باب: اس چیز کے متعلق جس کا بندے سے قیامت کے دن سب سے پہلے حساب لیا جائے گا	670
[92]...... بَاب صِفَةِ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ	باب: رسول اللہ ﷺ کی نماز کا طریقہ	671
[93]...... بَاب الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ	باب: نماز میں کام کرنے کے متعلق	676
[94]...... بَاب كَيْفَ يَرُدُّ السَّلَامَ فِي الصَّلَاةِ	باب: نماز کی حالت میں سلام کا جواب کیسے دیا جائے	677
[95]...... بَاب التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ	باب: جب نماز میں کوئی مسئلہ پیش آئے تو آدمیوں کو سبحان اللہ کہنا چاہئے اور عورتوں کو تالی بجانا چاہیے	678
[96]...... بَاب صَلَاةُ التَّطَوُّعِ فِي أَيِّ مَوْضِعٍ	باب: نفلی نماز کس جگہ پڑھنا افضل ہے؟	679

أَفْضَلُ

[97]...... بَـابُ إِعَادَةِ الصَّلَوَاتِ فِي الْجَمَاعَةِ بَعْدَ مَا صَلَّى فِي بَيْتِهِ
باب: اپنے گھر میں نماز پڑھنے کے بعد جماعت کے ساتھ دوبارہ نماز پڑھنا 679

[98]...... بَـابٌ فِي صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ فِي مَسْجِدٍ قَدْ صُلِّيَ فِيهِ مَرَّةً
باب: اس مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا جس میں ایک بار پہلے جماعت ہوچکی ہو 680

[99]...... بَابُ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ
باب: ایک کپڑے میں نماز پڑھنا 681

[100]...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ
باب: "صماء" کی ممانعت 682

[101]...... بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْخُمْرَةِ
باب: چٹائی پرنماز پڑھنا 683

[102]...... بَابُ الصَّلَاةِ فِي ثِيَابِ النِّسَاءِ
باب: عورتوں کے کپڑے میں نماز پڑھنا 683

[103]...... بَابُ الصَّلَاةِ فِي النَّعْلَيْنِ
باب: جوتی میں نماز پڑھنا 684

[104]...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ
باب: نماز میں سدل کی ممانعت 685

[105]...... بَابٌ فِي عَقْصِ الشَّعْرِ
باب: بالوں کی چوٹی کے متعلق 686

[106]...... بَابُ التَّثَاؤُبِ فِي الصَّلَاةِ
باب: نماز میں جمائی لینا 687

[107]...... بَابُ كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ لِلنَّاعِسِ
باب: نیند کی حالت میں نماز کی ممانعت 687

[108]...... بَابُ صَلَاةُ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ
باب: بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کا اجر کھڑے ہوکر پڑھنے والے سے نصف ہے 688

[109]......بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ قَاعِدًا
باب: نفلی نماز بیٹھ کر پڑھنا 688

[110]...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ مَسْحِ الْحَصَا
باب: نماز میں کنکری ہٹانے کی ممانعت 689

[111]...... بَـابُ الْأَرْضُ كُـلُّهَـا طَاهِرَةٌ مَا خَلَا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ
باب: حمام اور قبرستان کے علاوہ تمام زمین پاک ہے 690

[112]...... بَابُ الصَّلَاةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَمَعَاطِنِ الْإِبِلِ
باب: اونٹوں اور بکریوں کے باڑوں میں نماز 691

[113]...... بَابُ مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا
باب: اس شخص کے متعلق جو اللہ کے لئے مسجد بنائے 692

[114]...... بَابُ الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ
باب: مسجد میں داخل ہوکر دو رکعت پڑھنا 692

[115]...... بَابُ الْقَوْلِ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ
باب: مسجد میں داخل ہونے کی دعا 693

[116]...... بَاب كَرَاهِيَةِ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ	باب: مسجد میں تھوکنے کی ممانعت	694
[117]...... بَاب النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ	باب: مسجد میں سونے کے متعلق	695
[118]...... بَاب النَّهْيِ عَنْ اسْتِنْشَادِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ وَالشِّرَى وَالْبَيْعِ	باب: مسجد میں گمشدہ چیز تلاش کرنے اور خرید و فروخت کی ممانعت	697
[119]...... بَاب النَّهْيِ عَنْ حَمْلِ السِّلَاحِ فِي الْمَسْجِدِ	باب: مسجد میں ہتھیار لے کر جانے کی ممانعت	697
[120]...... بَاب النَّهْيِ عَنْ اتِّخَاذِ الْقُبُورِ مَسَاجِدَ	باب: قبروں کو مسجد بنانے کی ممانعت	698
[121]...... بَاب النَّهْيِ عَنْ الِاشْتِبَاكِ إِذَا خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ	باب: مسجد کی طرف جاتے ہوئے تشبیک کی ممانعت	698
[122]...... بَاب فَضْلِ مَنْ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ	باب: اس آدمی کی فضیلت جو مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرے	699
[123]...... بَاب فِي تَزْوِيقِ الْمَسَاجِدِ	باب: مسجدوں کو مزین کرنے کا بیان	700
[124]...... بَاب الصَّلَاةِ إِلَى سُتْرَةٍ	باب: سترے کی طرف نماز پڑھنا	700
[125]...... بَاب فِي دُنُوِّ الْمُصَلِّي إِلَى السُّتْرَةِ	باب: نمازی کا سترے کے قریب ہونا	701
[126]...... بَاب الصَّلَاةِ إِلَى الرَّاحِلَةِ	باب: سواری کے جانور کی طرف نماز پڑھنا	702
[127]...... بَاب الْمَرْأَةِ تَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي	باب: عورت کا نماز کے سامنے ہونا	702
[128]...... بَاب مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ وَمَا لَا يَقْطَعُهَا	باب: نماز کو کون سی چیز توڑتی ہے اور کونسی چیز نہیں توڑتی	702
[129]...... بَاب لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ	باب: نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی	703
[130]...... بَاب كَرَاهِيَةِ الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي	باب: نمازی کے سامنے سے گزرنے کی ممانعت	704
[131]...... بَاب فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ	باب: نبی ﷺ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت	705

[132]...... بَـاب لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ
باب: تین مسجدوں کے علاوہ کسی اور مقام کی طرف سفرنہیں کرنا چاہیے 706

[133]...... بَـاب فَـضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْمَسَاجِدِ فِي الظُّلَمِ
باب: اندھیرے میں مسجد کی طرف جانے کی فضیلت 706

[134]...... بَاب كَرَاهِيَةِ الِالْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ
باب: نماز میں ادھرادھر جھانکنے کی ممانعت 707

[135]...... بَاب أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ
باب: کون سی نماز افضل ہے؟ 707

[136]...... بَـاب فَـضْـلِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ
باب: فجر اور عصر کی نماز کی فضیلت 708

[137]...... بَـاب الـنَّهْيِ عَنْ دَفْعِ الْأَخْبَثَيْنِ فِي الصَّلَاةِ
باب: پاخانہ اور پیشاب روک کر نماز پڑھنے کی ممانعت 709

[138]...... بَـاب الـنَّهْـيِ عَـنْ الِاخْتِـصَارِ فِي الصَّلَاةِ
باب: نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت 710

[139]...... بَـاب الـنَّهْيِ عَنِ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيثِ بَعْدَهَا
باب: عشاء سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کی ممانعت 710

[140]...... بَـاب الـنَّهْـيِ عَنْ دُخُولِ الْمُشْرِكِ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ
باب: مشرک کے لئے مسجد الحرام میں داخل ہونے کی ممانعت 711

[141]...... بَاب مَتَى يُؤْمَرُ الصَّبِيُّ بِالصَّلَاةِ
باب: بچے کو نماز کا حکم دیا جائے 711

[142]...... بَاب أَيُّ سَاعَةٍ تُكْرَهُ فِيهَا الصَّلَاةُ
باب: کس وقت میں نماز پڑھنی ممنوع ہے 712

[143]......بَاب فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ
باب: عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کا بیان 713

[144]...... بَاب فِي صَلَاةِ السُّنَّةِ
باب: سنت نماز کے متعلق 716

[145]...... بَاب الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ
باب: مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھنے کا بیان 717

[146]...... بَاب الْقِرَائَةِ فِي رَكْعَتَي الْفَجْرِ
باب: فجر کی دو رکعتوں میں قرأت کرنا 718

[147]...... بَاب الْكَلَامِ بَعْدَ رَكْعَتَي الْفَجْرِ
باب: فجر کی دو رکعتوں کے بعد بات چیت کرنا 720

[148]...... بَـاب فِـي الِاضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَي الْفَجْرِ
باب: فجر کی دو رکعتوں کے بعد لیٹنا 720

[149]...... بَاب إِذَا أُقِيمَتْ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ	باب: جب جماعت کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہ پڑھنی چاہئے	721
[150]...... بَاب فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ	باب: دن کے شروع میں چار رکعتوں کے متعلق	722
[151]...... بَاب صَلَاةِ الضُّحَى	باب: چاشت کی نماز	723
[152]...... بَاب مَا جَاءَ فِي الْكَرَاهِيَةِ فِيهِ	باب: چاشت کی نماز کی ممانعت	725
[153]...... بَاب فِي صَلَاةِ الْأَوَّابِينَ	باب: چاشت کی نماز کا بیان	725
[154]...... بَاب صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى	باب: رات اور دن کی نماز میں دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرنا چاہئے	726
[155]...... بَاب فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ	باب: تہجد کی نماز کے متعلق	726
[156]...... بَاب فَضْلِ صَلَاةِ اللَّيْلِ	باب: تہجد کی نماز کی فضیلت	726
[157]...... بَاب فَضْلِ مَنْ سَجَدَ لِلَّهِ سَجْدَةً	باب: اس شخص کی فضیلت جو اللہ کی رضا کے لئے ایک سجدہ کرے	727
[158]...... بَاب فِي سَجْدَةِ الشُّكْرِ	باب: سجدۂ شکر کے متعلق	728
[159]...... بَاب النَّهْيِ أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ	باب: غیر کے لئے سجدہ کرنے کی ممانعت	729
[160]...... بَاب السُّجُودِ فِي النَّجْمِ	باب: سورۂ نجم میں سجدہ کرنا	729
[161]...... بَاب السُّجُودِ فِي ص	باب: سورۃ صٓ میں سجدہ کرنا	730
[162]...... بَاب السُّجُودِ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ	باب: سورۃ اذالسّمآء انشقت میں سجدہ کرنا	731
[163]...... بَاب السُّجُودِ فِي اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ	باب: سورۃ اقراء باسم ربک میں سجدہ کرنا	732
[164]...... بَاب فِي الَّذِي يَسْمَعُ السَّجْدَةَ وَلَا يَسْجُدُ	باب: اس شخص کے متعلق جو سجدہ سن کر سجدہ نہیں کرتا	732
[165]...... بَاب صِفَةِ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ	باب: رسول اللہ ﷺ کی (تہجد کی) نماز کا طریقہ	733
[166]...... بَاب أَيُّ صَلَاةِ اللَّيْلِ أَفْضَلُ	باب: کون سے وقت میں رات کی نماز افضل ہے؟	737
[167]...... بَاب إِذَا نَامَ عَنْ حِزْبِهِ مِنَ اللَّيْلِ	باب: جب کوئی رات والے عمل سے سو جائے	738

[168]...... بَاب الدُّعَاءِ عِنْدَ التَّهَجُّدِ	باب: تہجد کے وقت دعا کرنا	741
[169]...... بَاب مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ	باب: اس شخص کے متعلق جو سورہ بقرۃ کی آخری دو آیات پڑھے	742
[170]...... بَاب التَّغَنِّي بِالْقُرْآنِ	باب: اچھی آواز سے قرآن پڑھنا	742
[171]...... بَاب أُمُّ الْقُرْآنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي	باب: سورۃ فاتحہ ہی سبع مثانی ہے	744
[172]...... بَاب فِي كَمْ يُخْتَمُ الْقُرْآنُ	باب: کتنے عرصہ میں قرآن ختم کرنا چاہئے؟	744
[173]...... بَاب الرَّجُلُ لَا يَدْرِي أَثَلَاثًا صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا	باب: جس شخص کو یاد نہیں کہ اس نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار؟	745
[174]...... بَاب فِي سَجْدَتَيْ السَّهْوِ مِنْ الزِّيَادَةِ	باب: زیادتی کی وجہ سے سجدہ سہو کرنا	746
[175]...... بَاب إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ نُقْصَانٌ	باب: جب نماز میں کمی ہو جائے تو کیا کرنا چاہیے	749
[176]...... بَاب النَّهْيِ عَنْ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ	باب: نماز میں بات چیت کرنے کی ممانعت	750
[177]...... بَاب قَتْلِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ فِي الصَّلَاةِ	باب: نماز میں سانپ اور بچھو کو مارنا	751
[178]...... بَاب قَصْرِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ	باب: سفر میں نماز قصر کرنا	752
[179]...... بَاب فِيمَنْ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِبَلْدَةٍ كَمْ يُقِيمُ حَتَّى يَقْصُرَ الصَّلَاةَ	باب: اس شخص کے متعلق جو کسی شہر میں ٹھہرنا چاہے کتنی دیر ٹھہرے تو نماز میں قصر کرے	754
[180]...... بَاب الصَّلَاةِ عَلَى الرَّاحِلَةِ	باب: سواری پر نماز پڑھنا	755
[181]...... بَاب الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ	باب: دو نمازوں کو جمع کرنا	756
[182]...... بَاب الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِالْمُزْدَلِفَةِ	باب: مزدلفہ میں دو نمازوں کو جمع کرنا	757
[183]...... بَاب فِي صَلَاةِ الرَّجُلِ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرِهِ	باب: اس نماز کے متعلق جب آدمی اپنے سفر سے واپس آئے	758
[184]...... بَاب فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ	باب: نماز خوف کا بیان	759
[185]...... بَاب الْحَبْسِ عَنْ الصَّلَاةِ	باب: نماز سے روکنا	760

[186]...... بَاب الصَّلَاةِ عِنْدَ الْكُسُوفِ	باب: سورج گرہن کے وقت نماز پڑھنا	761
[187]...... بَاب صَلَاةِ الِاسْتِسْقَاءِ	باب: نماز استسقاء	764
[188]...... بَاب رَفْعِ الْأَيْدِي فِي الِاسْتِسْقَاءِ	باب: استسقاء میں ہاتھ اٹھانا	765
[189]...... بَاب الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ	باب: جمعہ کے دن غسل کرنا	766
[190]...... بَاب فِي فَضْلِ الْجُمُعَةِ وَالْغُسْلِ وَالطِّيبِ فِيهَا	باب: جمعہ، جمعہ کے دن غسل کرنے اور خوشبو لانے کی فضیلت	768
[191]...... بَاب الْقِرَائَةِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ	باب: جمعہ کے دن فجر کی نماز میں قراءت کے متعلق	768
[192]...... بَاب فَضْلِ التَّهْجِيرِ إِلَى الْجُمُعَةِ	باب: جمعہ کے دن صبح سویرے جانے کی فضیلت	769
[193]...... بَاب فِي وَقْتِ الْجُمُعَةِ	باب: جمعہ کے وقت کے متعلق	770
[194]...... بَاب فِي الِاسْتِمَاعِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عِنْدَ الْخُطْبَةِ وَالْإِنْصَاتِ	باب: جمعہ کے دن خطبہ کے وقت خطبہ سننا اور خاموش رہنا	771
[195]...... بَاب فِيمَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ	باب: اس شخص کے متعلق جو جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہو اور امام خطبہ دے رہا ہو	772
[196]...... بَاب فِي قِرَائَةِ الْقُرْآنِ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ	باب: جمعہ کے دن خطبہ میں قرآن پڑھنے کے متعلق	773
[197]...... بَاب الْكَلَامِ فِي الْخُطْبَةِ	باب: خطبہ میں بات چیت کرنا	774
[198]...... بَاب فِي قَصْرِ الْخُطْبَةِ	باب: خطبہ مختصر کرنے کا بیان	774
[199]...... بَاب الْقُعُودِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ	باب: دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا	775
[200]...... بَاب كَيْفَ يُشِيرُ الْإِمَامُ فِي الْخُطْبَةِ	باب: خطبہ میں امام اشارہ کیسے کرے؟	776
[201]...... بَاب مَقَامِ الْإِمَامِ إِذَا خَطَبَ	باب: خطبہ کے وقت امام کی جگہ کے متعلق	777
[202]...... بَاب الْقِرَائَةِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ	باب: جمعہ کی نماز میں قراءت کرنا	778
[203]...... بَاب السَّاعَةِ الَّتِي تُذْكَرُ فِي الْجُمُعَةِ	باب: اس وقت کے متعلق جو جمعہ کے دن ذکر کیا جاتا ہے	779
[204]...... بَاب فِيمَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ	باب: اس شخص کے متعلق جو بغیر عذر کے جمعہ چھوڑ	

عُذْرٍ	دے	780
[205]...... بَاب فِي فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ	باب: جمعہ کی فضیلت کے متعلق	781
[206]...... بَاب مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ	باب: جمعہ کے بعد نماز کے بارے میں رکعتوں کا بیان	782
[207]......بَاب فِي الْوِتْرِ	باب: وتر کا بیان	783
[208]...... بَاب الْحَثِّ عَلَى الْوِتْرِ	باب: وتروں کی ترغیب کا بیان	785
[209]...... بَاب كَمْ الْوِتْرُ	باب: وتر کی رکعات کا بیان	785
[210]...... بَاب مَا جَاءَ فِي وَقْتِ الْوِتْرِ	باب: اوقات وتر کا بیان	787
[211]...... بَاب الْقِرَائَةِ فِي الْوِتْرِ	باب: وتر میں قراءت کا بیان	788
[212]...... بَاب الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ	باب: سواری پر وتر پڑھنے کا بیان	789
[213]......بَاب الدُّعَاءِ فِي الْقُنُوتِ	باب: دعائے قنوت کا بیان	789
[214]...... بَاب فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ	باب: وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھنا	791
[215]...... بَاب فِي الْقُنُوتِ بَعْدَ الرُّكُوعِ	باب: رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھنا	792

ابواب العيدين

عیدین کے متعلق ابواب

[216]...... بَاب فِي الْأَكْلِ قَبْلَ الْخُرُوجِ يَوْمَ الْعِيدِ	باب: عید کے دن عیدگاہ جانے سے پہلے کھانے کا بیان	795
[217]...... بَاب صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ بِلَا أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ وَالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ	باب: عید کی نماز اذان اقامت کے بغیر پڑھنے کا بیان	796
[218]...... بَاب لَا صَلَاةَ قَبْلَ الْعِيدِ وَلَا بَعْدَهَا	باب: عید سے پہلے اور بعد نماز کے ممنوع ہونے کا بیان	797
[219]...... بَاب التَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ	باب: عیدین میں تکبیر کہنا	797
[220]...... بَاب الْقِرَائَةِ فِي الْعِيدَيْنِ	باب: عیدین کی قراءت کا بیان	798
[221]...... بَاب الْخُطْبَةِ عَلَى الرَّاحِلَةِ	باب: سواری پر خطبہ دینا	798
[222]...... بَاب خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيدَيْنِ	باب: عورتوں کا عیدین کے لئے جانا	799

[223]...... بَابُ الْحَثِّ عَلَى الصَّدَقَةِ يَوْمَ الْعِيدِ	باب: عید کے دن صدقہ کی رغبت	800
[224]...... بَاب إِذَا اجْتَمَعَ عِيدَانِ فِي يَوْمٍ	باب: جب عید اور جمعہ ایک دن میں اکٹھی ہو جائیں	801
[225]...... بَاب الرُّجُوعِ مِنَ الْمُصَلَّى مِنْ غَيْرِ الطَّرِيقِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ	باب: جس راستہ سے عیدگاہ جائیں اس کے علاوہ اور راستہ سے واپس آنا	801

۳......كتاب الزكاة | زکوۃ کے مسائل

[1]...... بَاب فِي فَرْضِ الزَّكَاةِ	باب: زکوۃ کی فرضیت کا بیان	802
[2]...... بَاب عَنِ الْمِسْكِينِ الَّذِي يُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ	باب: اس مسکین کے متعلق جس کو صدقہ دینا چاہئے	803
[3]...... بَاب مَنْ لَمْ يُؤَدِّ زَكَاةَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ	باب: اس شخص کے متعلق جو اونٹ گائے اور بکری کی زکوۃ نہیں دیتا	804
[4]...... بَاب فِي زَكَاةِ الْغَنَمِ	باب: بکریوں کی زکوۃ کے متعلق	806
[5]...... بَاب زَكَاةِ الْبَقَرِ	باب: گائے کی زکوۃ	808
[6]...... بَاب زَكَاةِ الْإِبِلِ	باب: اونٹوں کی زکوۃ کا بیان	809
[7]...... بَاب فِي زَكَاةِ الْوَرِقِ	باب: چاندی کی زکوۃ کے متعلق	810
[8]...... بَاب النَّهْيِ عَنِ الْفَرْقِ بَيْنَ الْمُجْتَمِعِ وَالْجَمْعِ بَيْنَ الْمُتَفَرِّقِ	باب: الگ الگ جانوروں کو اکٹھا اور اکٹھے جانوروں کو الگ الگ کرنے کی ممانعت	811
[9]...... بَاب النَّهْيِ عَنْ أَخْذِ الصَّدَقَةِ مِنْ كَرَائِمِ أَمْوَالِ النَّاسِ	باب: زکوۃ میں لوگوں کے اچھے مال لینے کی ممانعت	812
[10]...... بَاب مَا لَا تَجِبُ فِيهِ الصَّدَقَةُ مِنَ الْحَيَوَانِ	باب: ان حیوانوں کا بیان جن پر زکوۃ فرض نہیں ہے	812
[11]...... بَاب مَا لَا يَجِبُ فِيهِ الصَّدَقَةُ مِنَ الْحُبُوبِ وَالْوَرِقِ وَالذَّهَبِ	باب: ان غلوں، سونے اور چاندی کا بیان جن پر زکوۃ فرض نہیں ہے	813

[12]...... بَاب فِی تَعْجِيلِ الزَّكَاةِ	باب: زکوٰۃ ادا کرنے میں جلدی کرنا	814
[13]...... بَاب مَا يَجِبُ فِی مَالٍ سِوَى الزَّكَاةِ	باب: اس مال کے متعلق جو زکوٰۃ کے علاوہ واجب ہوتا ہے	815
[14]...... بَاب فِيمَنْ يَتَصَدَّقُ عَلَى غَنِيٍّ	باب: اس شخص کے متعلق جو امیر کو صدقہ دے	815
[15]...... بَاب مَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ	باب: اس شخص کا بیان جس پر صدقہ حلال نہیں	816
[16]...... بَاب الصَّدَقَةِ لَا تَحِلُّ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَلَا لِأَهْلِ بَيْتِهِ	باب: نبی ﷺ اور اہل بیت کے لئے صدقہ جائز نہیں ہے	817
[17]...... بَاب التَّشْدِيدِ عَلَى مَنْ سَأَلَ وَهُوَ غَنِيٌّ	باب: اس شخص کے متعلق وعید جو دولت مند ہونے کے باوجود سوال کرے	818
[18]...... بَاب فِی الِاسْتِعْفَافِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ	باب: سوال سے بچنے کے متعلق	819
[19]...... بَاب النَّهْيِ عَنْ رَدِّ الْهَدِيَّةِ	باب: ہدیہ واپس کرنے کی ممانعت	819
[20]...... بَاب النَّهْيِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ	باب: سوال کرنے کی ممانعت	820
[21]...... بَاب مَتَى يُسْتَحَبُّ لِلرَّجُلِ الصَّدَقَةُ	باب: آدمی کے لئے کب صدقہ مستحب ہے؟	821
[22]...... بَاب فِی فَضْلِ الْيَدِ الْعُلْيَا	باب: دینے والے ہاتھ کی فضیلت	822
[23]...... بَاب أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ	باب: کون سا صدقہ افضل ہے؟	822
[24]...... بَاب الْحَثِّ عَلَى الصَّدَقَةِ	باب: صدقہ کی رغبت دینا	824
[25]...... بَاب النَّهْيِ عَنْ الصَّدَقَةِ بِجَمِيعِ مَا عِنْدَ الرَّجُلِ	باب: سارا مال صدقہ کر دینے کی ممانعت	825
[26]...... بَاب الرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ بِجَمِيعِ مَا عِنْدَهُ	باب: اس شخص کے متعلق جو اپنا سارا مال صدقہ کر دے	827
[27]...... بَاب فِی زَكَاةِ الْفِطْرِ	باب: صدقہ فطر کے متعلق	827
[28]...... بَاب كَرَاهِيَةِ أَنْ يَكُونَ الرَّجُلُ عَشَّارًا	باب: آدمی کا ٹیکس وصول کرنے کی ممانعت	830
[29]...... بَاب الْعُشْرِ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ	باب: ان درختوں اور پھلوں کی زکوٰۃ کے متعلق جنہیں بارش کا پانی پہنچتا ہے اور کنویں سے سیراب کیا جاتا ہے	830

[30]...... بَاب فِي الرِّكَازِ	باب: دفینہ کے متعلق	831
[31]...... بَاب مَا يُهْدَى لِعُمَّالِ الصَّدَقَةِ لِمَنْ هُوَ	باب: زکوٰۃ کے ملازموں کو جو تحفہ دیا جاتا ہے وہ کس کا ہے	831
[32]...... بَاب لِيَرْجِعْ الْمُصَدِّقُ عَنْكُمْ وَهُوَ رَاضٍ	باب: زکوٰۃ وصول کرنے والا لوگوں کے پاس سے خوش ہو کر آئے	833
[33]...... بَاب كَرَاهِيَةِ رَدِّ السَّائِلِ بِغَيْرِ شَيْءٍ	باب: سائل کو خالی ہاتھ لوٹانے کی ممانعت	833
[34]...... بَاب مَنْ أَسْلَمَ عَلَى شَيْءٍ	باب: مسلمان آدمی کے متعلق جس کے پاس کوئی چیز ہو	834
[35]...... بَاب فِي فَضْلِ الصَّدَقَةِ	باب: صدقہ کی فضیلت کا بیان	835
[36]...... بَاب لَيْسَ فِي عَوَامِلِ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ	باب: کاروبار کے اونٹ میں زکوٰۃ نہیں	836
[37]...... بَاب مَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ	باب: کس کے لئے صدقہ جائز ہے	837
[38]...... بَاب الصَّدَقَةِ عَلَى الْقَرَابَةِ	باب: رشتہ دار کو صدقہ دینا	838

٤......كتاب الصوم — روزوں کے مسائل

[1]...... بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الشَّكِّ	باب: شک کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت	840
[2]...... بَاب الصَّوْمِ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ	باب: چاند کو دیکھ کر روزہ رکھنا	841
[3]...... بَاب مَا يُقَالُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ	باب: چاند کو دیکھنے کی دعا	842
[4]...... بَاب النَّهْيِ عَنِ التَّقَدُّمِ فِي الصِّيَامِ قَبْلَ الرُّؤْيَةِ	باب: چاند دیکھنے سے پہلے روزہ رکھنے کی ممانعت	843
[5]...... بَاب الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ	باب: انتیس دن کا مہینہ	844
[6]...... بَاب الشَّهَادَةِ عَلَى رُؤْيَةِ هِلَالِ رَمَضَانَ	باب: رمضان کا چاند دیکھنے کی گواہی کا بیان	844
[7]...... بَاب مَتَى يُمْسِكُ الْمُتَسَحِّرُ عَنْ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ	باب: سحری کھانے والا کھانا پینا کب چھوڑے	846
[8]...... بَاب مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَأْخِيرِ السَّحُورِ	باب: سحری میں تاخیر کرنا مستحب ہے	847

[9]...... بَاب فِي فَضْلِ السَّحُورِ	باب: سحری کی فضیلت کے متعلق	848
[10]...... بَاب مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ مِنْ اللَّيْلِ	باب: جو شخص رات کو روزے کی نیت نہ کرے	849
[11]...... بَاب فِي تَعْجِيلِ الْإِفْطَارِ	باب: افطاری میں جلدی کرنا	849
[12]...... بَاب مَا يُسْتَحَبُّ الْإِفْطَارُ عَلَيْهِ	باب: کس چیز سے افطاری کرنا بہتر ہے	850
[13]...... بَاب الْفَضْلِ لِمَنْ فَطَّرَ صَائِمًا	باب: اس کی فضیلت جو روزہ دار کی افطاری کروائے	851
[14]...... بَاب النَّهْيِ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ	باب: روزہ میں وصال کی ممانعت	851
[15]...... بَاب الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ	باب: سفر میں روزہ رکھنا	854
[16]...... بَاب الرُّخْصَةِ لِلْمُسَافِرِ فِي الْإِفْطَارِ	باب: مسافر کے لیے سفر میں روزہ افطار کرنے کی اجازت	856
[17]...... بَاب مَتَى يُفْطِرُ الرَّجُلُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ يُرِيدُ السَّفَرَ	باب: جب آدمی سفر کے ارادہ سے اپنے گھر سے نکلے تو روزہ کب موقوف کرے؟	856
[18]...... بَاب مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا	باب: اس شخص کے متعلق جو جان بوجھ کر رمضان کا روزہ نہیں رکھتا	857
[19]...... بَاب فِي الَّذِي يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ نَهَارًا	باب: اس شخص کے متعلق جو ماہ رمضان میں دن کے وقت اپنی بیوی سے صحبت کرتا ہے	858
[20]...... بَاب النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ الْمَرْأَةِ تَطَوُّعًا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا	باب: شوہر کی اجازت کے بغیر عورت کو نفلی روزہ کی ممانعت	860
[21]...... بَاب الرُّخْصَةِ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ	باب: روزہ دار کے لئے بوسہ کی اجازت	861
[22]...... بَاب فِيمَنْ يُصْبِحُ جُنُبًا وَهُوَ يُرِيدُ الصَّوْمَ	باب: اس شخص کے متعلق جو جنابت کی حالت میں صبح کرے اور روزہ رکھنا چاہے	863
[23]...... بَاب فِيمَنْ أَكَلَ نَاسِيًا	باب: اس شخص کے متعلق جو بھول کر کھالے	863
[24]...... بَاب الْقَيْءِ لِلصَّائِمِ	باب: روزہ دار کے لئے قے کرنا	864
[25]...... بَاب الرُّخْصَةِ فِيهِ	باب: قے کے متعلق رخصت	865
[26]...... بَاب الْحِجَامَةِ تُفْطِرُ الصَّائِمَ	باب: سینگی لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے	866

[27]...... بَاب الصَّائِمِ يَغْتَابُ فَيَخْرِقُ صَوْمَهُ — باب: روزہ دار جب غیبت کرے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے 867

[28]...... بَاب الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ — باب: روزہ دار کا سرمہ لگانا 868

[29]...... بَاب فِي تَفْسِيرِ قَوْلِهِ تَعَالَى فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ — باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان "فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ" کی تفسیر 869

[30]...... بَاب فِيمَنْ يُصْبِحُ صَائِمًا تَطَوُّعًا ثُمَّ يُفْطِرُ — باب: اس شخص کے متعلق جو نفلی روزہ رکھے اور پھر توڑ دے 870

[31]...... بَاب مَنْ دُعِيَ إِلَى الطَّعَامِ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ — باب: جس شخص کو روزے کی حالت میں کھانے کی دعوت دی جائے وہ کہہ دے میں روزہ دار ہوں 871

[32]...... بَاب فِي الصَّائِمِ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ — باب: روزہ دار کے متعلق جس کے پاس کھانا کھایا جائے 871

[33]...... بَاب فِي وِصَالِ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ — باب: رمضان کے ساتھ شعبان کو ملا دینے کا بیان 872

[34]...... بَاب النَّهْيِ عَنِ الصَّوْمِ بَعْدَ انْتِصَافِ شَعْبَانَ — باب: نصف شعبان کے بعد روزہ رکھنے کی ممانعت 873

[35]...... بَاب الصَّوْمِ مِنْ سَرَرِ الشَّهْرِ — باب: مہینہ کے آخر میں روزہ رکھنے کے متعلق 874

[36]...... بَاب فِي صِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ — باب: نبی ﷺ کے روزوں کا بیان 874

[37]...... بَاب النَّهْيِ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ — باب: ہمیشہ روزہ رکھنے کی ممانعت 875

[38]...... بَاب فِي صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ — باب: ہر ماہ میں تین روزے رکھنے کا بیان 875

[39]...... بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ الصِّيَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ — باب: جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت 876

[40]...... بَاب فِي صِيَامِ يَوْمِ السَّبْتِ — باب: ہفتہ کے دن روزہ رکھنے کا بیان 876

[41]...... بَاب فِي صِيَامِ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ — باب: پیر اور جمعرات کو روزہ رکھنے کا بیان 876

[42]...... بَاب فِي صَوْمِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَام	باب: داؤد علیہ السلام کے روزوں کا بیان	877
[43]...... بَـاب الـنَّهْـيِ عَنِ الصِّيَامِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى	باب: عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت	878
[44]...... بَاب فِي صِيَامِ السِّتَّةِ مِنْ شَوَّالٍ	باب: شوال کے چھ روزوں کا بیان	878
[45]...... بَاب فِي صِيَامِ الْمُحَرَّمِ	باب: محرم کے روزوں کا بیان	879
[46]...... بَاب فِي صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ	باب: عاشوراء کے روزوں کا بیان	880
[47]...... بَاب فِي صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ	باب: عرفہ کے روزوں کا بیان	882
[48]...... بَاب النَّهْيِ عَنْ صِيَامِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ	باب: ایام تشریق کے روزوں کی ممانعت	883
[49]...... بَاب الرَّجُلِ يَمُوتُ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ	باب: جو آدمی مر جائے اور اس کے ذمہ روزے ہوں	884
[50]...... بَاب فِي فَضْلِ الصِّيَامِ	باب: روزوں کی فضیلت	884
[51]...... بَاب دُعَاءِ الصَّائِمِ لِمَنْ يُفْطِرُ عِنْدَهُ	باب: روزہ دار کی دعا اس شخص کے لیے جس کے پاس وہ افطار کرے	885
[52]...... بَاب فِي فَضْلِ الْعَمَلِ فِي الْعَشْرِ	باب: عشرہ (ذی الحجہ) کی فضیلت کا بیان	886
[53]...... بَاب فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ	باب: ماہ رمضان کی فضیلت	887
[54]...... بَاب فِي قِيَامِ رَمَضَانَ	باب: ماہ رمضان میں قیام کی فضیلت	887
[55]...... بَاب اعْتِكَافِ النَّبِيِّ ﷺ	باب: نبی ﷺ کے اعتکاف کا بیان	889
[56]...... بَاب فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ	باب: شب قدر کا بیان	891

۵......كتاب المناسك — حج کے متعلقہ مسائل

[1]...... بَاب مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ	باب: جو حج کرنا چاہتا ہو وہ جلدی کرے	893
[2]...... بَاب مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ	باب: جو شخص حج کئے بغیر مر گیا	893
[3]...... بَاب فِي حَجِّ النَّبِيِّ ﷺ حَجَّةً وَاحِدَةً	باب: نبی ﷺ نے ایک ہی حج کیا تھا	894
[4]...... بَاب كَيْفَ وُجُوبُ الْحَجِّ	باب: حج کیسے فرض ہے؟	895
[5]...... بَاب الْمَوَاقِيتِ فِي الْحَجِّ	باب: حج کے مواقیت کا بیان	896

[6]...... بَاب فِي الِاغْتِسَالِ فِي الْإِحْرَامِ	باب: احرام میں غسل کرنے کا بیان	898
[7]...... بَاب فِي فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ	باب: حج اور عمرہ کی فضیلت	899
[8]...... بَاب أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ	باب: کون سا حج افضل ہے؟	900
[9]...... بَاب مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ	باب: محرم کیسے کپڑے پہنے؟	900
[10]...... بَاب الطِّيبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ	باب: احرام کے وقت خوشبو لگانا	902
[11]...... بَاب النُّفَسَاءِ وَالْحَائِضِ إِذَا أَرَادَتَا الْحَجَّ وَبَلَغَتَا الْمِيقَاتَ	باب: حیض اور نفاس والی عورتوں کے متعلق جب ان کا حج کا ارادہ ہو اور وہ میقات تک پہنچ جائیں	903
[12]...... بَاب فِي أَيِّ وَقْتٍ يُسْتَحَبُّ الْإِحْرَامُ	باب: کس وقت احرام باندھنا مستحب ہے؟	903
[13]...... بَاب فِي التَّلْبِيَةِ	باب: تلبیہ کے متعلق	905
[14]...... بَاب فِي رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ	باب: تلبیہ کے وقت آواز کو بلند کرنا	905
[15]...... بَاب الِاشْتِرَاطِ فِي الْحَجِّ	باب: حج میں شرط لگانا	906
[16]...... بَاب فِي إِفْرَادِ الْحَجِّ	باب: حج افراد کا بیان	907
[17]...... بَاب فِي الْقِرَانِ	باب: قران کا بیان	908
[18]...... بَاب فِي التَّمَتُّعِ	باب: تمتع کا بیان	909
[19]...... بَاب مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ فِي إِحْرَامِهِ	باب: محرم کے لئے احرام کی حالت میں کون سا جانور مارنا جائز ہے؟	911
[20]...... بَاب الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ	باب: محرم کا سینگی لگوانا	912
[21]...... بَاب فِي تَزْوِيجِ الْمُحْرِمِ	باب: احرام کی حالت میں نکاح کروانا	913
[22]...... بَاب فِي أَكْلِ لَحْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا لَمْ يَصِدْ هُوَ	باب: محرم کا شکار کا گوشت کھانا جبکہ اس نے خود شکار نہ کیا ہو	915
[23]...... بَاب فِي الْحَجِّ عَنِ الْحَيِّ	باب: زندہ کی طرف سے حج کرنا	917
[24]...... بَاب الْحَجِّ عَنِ الْمَيِّتِ	باب: مردہ کی طرف سے حج کرنا	919
[25]...... بَاب فِي اسْتِلَامِ الْحَجَرِ	باب: حجر اسود کو چھونا	921
[26]...... بَاب الْفَضْلِ فِي اسْتِلَامِ الْحَجَرِ	باب: حجر اسود کو چھونے کی فضیلت	922

[27]...... بَاب مَنْ رَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا	باب: اس شخص کے متعلق جو تین بار رمل کرتا ہے اور چار بار چلتا ہے	922
[28]...... بَاب الِاضْطِبَاعِ فِي الرَّمَلِ	باب: رمل میں اضطباع کرنا	924
[29]...... بَاب طَوَافِ الْقَارِنِ	باب: قارن کا طواف	924
[30]...... بَاب الطَّوَافِ عَلَى الرَّاحِلَةِ	باب: سواری پر طواف کرنا	925
[31]...... بَاب مَا تَصْنَعُ الْحَاجَّةُ إِذَا كَانَتْ حَائِضًا	باب: حج کرتے ہوئے عورت کو حیض آ جائے تو کیا کرے؟	925
[32]...... بَاب الْكَلَامِ فِي الطَّوَافِ	باب: طواف میں بات چیت کرنا	926
[33]...... بَاب الصَّلَاةِ خَلْفَ الْمَقَامِ	باب: مقام ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھنا	926
[34]...... بَاب فِي سُنَّةِ الْحَجِّ	باب: حج کا طریقہ	927
[35]...... بَاب فِي الْمُحْرِمِ إِذَا مَاتَ مَا يُصْنَعُ بِهِ	باب: جب محرم مر جائے تو اس کے ساتھ کیا کرنا چاہئے	935
[37]...... بَاب فِي فَسْخِ الْحَجِّ	باب: حج توڑنے کے متعلق	937
[38]...... بَاب مَنِ اعْتَمَرَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ	باب: اس شخص کے متعلق جو حج کے مہینہ میں عمرہ کرے	937
[39]...... بَاب كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ	باب: نبی ﷺ نے کتنے عمرے کئے؟	938
[40]...... بَاب فِي فَضْلِ الْعُمْرَةِ فِي رَمَضَانَ	باب: رمضان میں عمرۃ کی فضیلت	939
[41]...... بَاب الْمِيقَاتِ فِي الْعُمْرَةِ	باب: عمرۃ کے لئے میقات	939
[42]...... بَاب فِي تَقْبِيلِ الْحَجَرِ	باب: حجر اسود کو بوسہ دینا	941
[43]...... بَاب الصَّلَاةِ فِي الْكَعْبَةِ	باب: کعبہ میں نماز پڑھنا	942
[44]...... بَاب الْحِجْرِ مِنَ الْبَيْتِ	باب: حجر بیت اللہ میں داخل ہے	943
[45]...... بَاب فِي التَّحْصِيبِ	باب: محصب میں اترنا	944
[46]...... بَاب كَمْ صَلَاةً يُصَلَّى بِمِنًى حَتَّى يُغْدَى إِلَى عَرَفَاتٍ	باب: منیٰ سے عرفات جانے تک کتنی نمازیں پڑھی جائیں؟	944
[47]...... بَاب قَصْرِ الصَّلَاةِ بِمِنًى	باب: منیٰ میں نماز قصر کرنا	946

[48]…… بَاب كَيْفَ الْعَمَلُ فِي الْقُدُومِ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ	باب: منیٰ سے عرفہ جاتے ہوئے کیا کرنا چاہئے؟	947
[49]…… بَاب الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ	باب: عرفہ میں ٹھہرنا	947
[50]…… بَاب عَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ	باب: تمام عرفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے	948
[51]…… بَاب كَيْفَ السَّيْرُ فِي الْإِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَةَ	باب: عرفہ سے واپس ہوتے وقت کیسے چلنا چاہئے؟	949
[52]…… بَاب الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِجَمْعٍ	باب: مزدلفہ میں دونمازیں جمع کر کے پڑھنا	949
[53]…… بَاب الرُّخْصَةِ فِي النَّفْرِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ	باب: مزدلفہ سے رات کے وقت واپس چلنے کی رخصت	951
[54]…… بَاب بِمَا يَتِمُّ الْحَجُّ	باب: کن چیزوں سے حج پورا ہوتا ہے؟	952
[55]…… بَاب وَقْتِ الدَّفْعِ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ	باب: مزدلفہ سے لوٹنے کا وقت	953
[56]…… بَاب الْوَضْعِ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ	باب: وادی محسر میں تیز چلنا	954
[57]…… بَاب فِي الْمُحْصَرِ بِعَدُوٍّ	باب: اس شخص کے متعلق جسے دشمن کی وجہ سے روکا گیا ہو	955
[58]…… بَاب فِي جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ أَيَّ سَاعَةٍ تُرْمَى	باب: جمرہ عقبی پر کنکری کب ماری جائے؟	957
[59]…… بَاب فِي الرَّمْيِ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ	باب: کنکری ایسے مارنی چاہئے جیسے انگلی سے کنکری ماری جاتی ہے	958
[60]…… بَاب فِي رَمْيِ الْجِمَارِ يَرْمِيهَا رَاكِبًا	باب: سوار ہو کر کنکری مارنے کے متعلق	959
[61]…… بَاب الرَّمْيِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَالتَّكْبِيرِ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ	باب: بطن وادی سے کنکری مارنا اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہنا	960
[62]…… بَاب الْبَقَرَةِ تُجْزِءُ عَنِ الْبَدَنَةِ	باب: قربانی کے لئے اونٹ کی بجائے گائے کافی ہے	961
[63]…… بَاب مَنْ قَالَ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ حَلْقٌ	باب: اس شخص کے متعلق جو کہے: عورتوں کو سر نہیں منڈوانا چاہئے	961
[64]…… بَاب فَضْلِ الْحَلْقِ عَلَى التَّقْصِيرِ	باب: بال کتروانے پر سر منڈوانے کی فضیلت	962

[65]...... بَاب فِيمَنْ قَدَّمَ نُسُكَهُ شَيْئًا قَبْلَ شَيْءٍ	باب: اس شخص کے متعلق جو اپنے حج میں کسی چیز کو کسی چیز سے پہلے کرلے	962
[66]...... بَاب سُنَّةِ الْبَدَنَةِ إِذَا عَطِبَتْ	باب: قربانی کے اونٹ کا شرعی طریقہ جب وہ تھک جائے	964
[67]...... بَاب مَنْ قَالَ الشَّاةُ تُجْزِءُ فِي الْهَدْيِ	باب: اس شخص کے متعلق جو کہتا ہے: قربانی کے لئے بکری کافی ہے	965
[68]...... بَاب فِي الْإِشْعَارِ كَيْفَ يُشْعَرُ	باب: اشعار کیسے کیا جائے؟	965
[69]...... بَاب فِي رُكُوبِ الْبَدَنَةِ	باب: قربانی کے جانورر پر سوار ہونے کے متعلق	966
[70]...... بَاب فِي نَحْرِ الْبُدْنِ قِيَامًا	باب: قربانی کے جانوروں کو کھڑا کر کے ذبح کرنا	967
[71]...... بَاب فِي خُطْبَةِ الْمَوْسِمِ	باب: موسم حج کے خطبہ کے متعلق	967
[72]...... بَاب فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ	باب: قربانی کے دن خطبہ کے متعلق	969
[73]...... بَاب الْمَرْأَةِ تَحِيضُ بَعْدَ الزِّيَارَةِ	باب: اس عورت کے متعلق جسے طواف زیارت کے بعد حیض آئے	970
[74]...... بَاب لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ	باب: برہنہ ہوکر بیت اللہ کا طواف نہیں کرنا چاہئے	971
[75]...... بَاب إِذَا وَدَّعَ الْبَيْتَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ	باب: جب کوئی بیت اللہ سے رخصت ہو تو اپنے ہاتھ نہ اٹھائے	972
[76]...... بَاب فِي حُرْمَةِ الْمُسْلِمِ	باب: مسلمان کی حرمت کے متعلق	973
[77]...... بَاب فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ	باب: صفا اور مروہ کے درمیان سعی کے متعلق	973
[78]...... بَاب فِي الْقِرَانِ	باب: قران کے متعلق	974
[79]...... بَاب الطَّوَافِ فِي غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ	باب: نماز کے وقت کے علاوہ اور وقت میں طواف کرنا	975
[80]...... بَاب فِي دُخُولِ الْبَيْتِ نَهَارًا	باب: دن کے وقت بیت اللہ میں داخل ہونا	976
[81]...... بَاب فِي أَيِّ طَرِيقٍ يَدْخُلُ مَكَّةَ	باب: کس راستہ سے مکہ میں داخل ہونا چاہئے؟	976
[82]...... بَاب مَتَى يُهِلُّ الرَّجُلُ	باب: آدمی کب تلبیہ کہے؟	977
[83]...... بَاب مَا يَصْنَعُ الْمُحْرِمُ إِذَا اشْتَكَى	باب: جب محرم کی آنکھیں دکھ جائیں تو وہ کیا	

عَيْنَيْهِ	کرے؟	977
[84]...... بَاب أَيْنَ يُصَلِّي الرَّجُلُ بَعْدَ الطَّوَافِ	باب: آدمی طواف کے بعد کہاں نماز پڑھے؟	978
[85]...... بَاب فِي طَوَافِ الْوَدَاعِ	باب: الوداعی طواف کے متعلق	978
[86]...... بَاب فِي الَّذِي يَبْعَثُ بِهَدْيِهِ وَهُوَ مُقِيمٌ فِي بَلَدِهِ	باب: اس شخص کے متعلق جو قربانی کا جانور بھیج دے اور خود اپنے شہر میں مقیم رہے	980
[87]...... بَاب كَرَاهِيَةِ الْبُنْيَانِ بِمِنًى	باب: منی میں عمارت بنانے کی کراہت	981
[88]...... بَاب فِي دُخُولِ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ بِغَيْرِ حَجٍّ وَلَا عُمْرَةٍ	باب: حج اور عمرۃ کے علاوہ بغیر احرام باندھے ہوئے مکہ میں داخل ہونا	981
[89]...... بَاب لَا يُعْطَى الْجَزَّارُ مِنَ الْبُدْنِ شَيْئًا	باب: قربانی کے دن جانوروں میں سے قصاب کو کچھ نہ دینا چاہئے	983
[90]...... بَاب فِي جَزَاءِ الضَّبُعِ	باب: گوہ کے بدلے کے متعلق	983
[91]...... بَاب فِيمَنْ يَبِيتُ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ عِلَّةٍ	باب: اس شخص کے متعلق جو کسی وجہ سے منیٰ کی راتیں مکہ میں گذارے	984

٦......كتاب الأضاحى — قربانیوں کا بیان

[1] بَاب السُّنَّةِ فِي الْأُضْحِيَّةِ	باب: قربانی کا شرعی طریقہ	986
[2]...... بَاب مَا يُسْتَدَلُّ مِنْ حَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ الْأُضْحِيَةَ لَيْسَ بِوَاجِبٍ	باب: نبی ﷺ کی ان حدیثوں کے متعلق جن سے اس بات کا استدلال کیا جاتا ہے کہ قربانی فرض نہیں ہے	987
[3]...... بَاب مَا لَا يَجُوزُ فِي الْأَضَاحِيِّ	باب: ان جانوروں کے متعلق جن کی قربانی کرنا جائز نہیں	990
[4]...... بَاب مَا يُجْزِءُ مِنَ الضَّحَايَا	باب: قربانی کے لئے کون سے جانور کفایت کر جاتے ہیں	992
[5]...... بَاب الْبَدَنَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ	باب: اونٹ اور گائے سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہے	993

[6]...... بَاب فِي لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ	باب: قربانی کے گوشت کے متعلق	994
[7]...... بَاب فِي الذَّبْحِ قَبْلَ الْإِمَامِ	باب: امام سے پہلے قربانی کرنا	996
[8]...... بَاب فِي الْفَرَعِ وَالْعَتِيرَةِ	باب: فرع اور عتیرہ کا بیان	997
[9]...... بَاب السُّنَّةِ فِي الْعَقِيقَةِ	باب: عقیقہ کا شرعی طریقہ	999
[10]...... بَاب فِي حُسْنِ الذَّبِيحَةِ	باب: ذبیحہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا	1001
[11]...... بَاب مَا يَجُوزُ بِهِ الذَّبْحُ	باب: جانور کو کس چیز سے ذبح کیا جائے؟	1002
[12]...... بَاب فِي ذَبِيحَةِ الْمُتَرَدِّي فِي الْبِئْرِ	باب: کنویں کے گرے ہوئے جانور کو ذبح کرنا	1002
[13]...... بَاب النَّهْيِ عَنْ مُثْلَةِ الْحَيَوَانِ	باب: جانور کو باندھ کر نشانہ بنانے کی ممانعت کا بیان	1003
[14]...... بَاب اللَّحْمِ يُوجَدُ فَلَا يُدْرَى أَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا	باب: اس گوشت کے متعلق جس پر بسم اللہ پڑھے جانے کا علم نہ ہو	1004
[15]...... بَاب فِي الْبَهِيمَةِ إِذَا نَدَّتْ	باب: اس جانور کے متعلق جو بھاگ جائے	1004
[16]...... بَاب مَنْ قَتَلَ شَيْئًا مِنْ الدَّوَابِّ عَبَثًا	باب: اس شخص کے متعلق جو کسی جانور کو بے فائدہ مار دے	1005
[17]...... بَاب فِي ذَكَاةُ الْجَنِينِ ذَكَاةُ أُمِّهِ	باب: پیٹ کے بچے کا ذبح وہی ہے جو اس کی ماں کا ہے	1005
[18]...... بَاب مَا لَا يُؤْكَلُ مِنْ السِّبَاعِ	باب: ان درندوں کے متعلق جن کا کھانا جائز نہیں	1006
[19]...... بَاب النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ جُلُودِ السِّبَاعِ	باب: درندوں کی کھال پہننے کی ممانعت	1007
[20]...... بَاب الِاسْتِمْتَاعِ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ	باب: مردار کی کھال سے فائدہ اٹھانا	1007
[21]...... بَاب فِي لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ	باب: گھریلو گدھے کے گوشت کا بیان	1009
[22]...... بَاب فِي أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ	باب: گھوڑے کا گوشت کھانا	1010
[23]...... بَاب النَّهْيِ عَنْ النُّهْبَةِ	باب: لوٹ کی ممانعت	1011
[24]...... بَاب فِي أَكْلِ الْمَيْتَةِ لِلْمُضْطَرِّ	باب: بے بس کا مردار کھانا	1012
[25]...... بَاب فِي الْحَالِبِ يَجْهَدُ الْحَلْبَ	باب: دودھ دوھنے والے کا بیان جو سارا دودھ دوہ لے	1012

[26]...... بَـــاب الـنَّـهْـــيِ عَـنْ قَتْـلِ الضِّفْدَعِ وَالنَّحْلَةِ

[27]...... بَاب فِي قَتْلِ الْوَزَغِ

[28]...... بَـاب فِـي الْـجَلَّالَةِ وَمَا جَاءَ فِيهِ مِنْ النَّهْيِ

باب: مینڈک اور شہد کی مکھی مارنے کی ممانعت 1012

باب: چھپکلی مارنا 1013

باب: گندگی کھانے والے جانور اور اس کی ممانعت 1014

❀❀❀❀

عرضِ ناشر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّـلاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ
أَمَّا بَعْد!

اسلام دین فطرت ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِىْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ٥﴾ (الروم: ٣٠)

اسلام کی جملہ جزئیات اور تفصیلات قرآن مجید اور احادیث رسول میں موجود ہیں۔ اسلام کے معنی ہیں پورے طور پر اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دینا اور اسلام نام ہے اللہ تعالیٰ کے فرامین اور پیارے پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کا۔

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْا اَعْمَالَكُمْ٥﴾

(محمد: ٣٣)

''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو برباد نہ کرو۔''

قرآن مجید وحی متلو ہے اور حدیث رسول وحی غیر متلو ہے۔ حدیث قرآن مجید کی تشریح وتفسیر ہے۔ آنحضرت ﷺ کو اللہ نے شارع قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تشریعی اختیارات عطا فرمائے ہیں۔ اللہ کی طرف سے امر و نہی اور تحلیل وتحریم صرف یہی نہیں جو صرف قرآن میں بیان ہوئی ہیں۔ بلکہ وہ سب ہیں جنہیں رسول اللہ ﷺ نے حرام یا حلال قرار دیا۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو بھی حکم دیا، یا جس سے بھی منع فرمایا وہ سب کی سب اللہ کے دیے ہوئے اختیارات ہی سے ہے۔ لہٰذا وہ قانون الٰہی اور شریعت اسلامیہ کا ایک حصہ ہے۔

﴿يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَ يَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ الْاَغْلٰلَ الَّتِىْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ﴾ (الاعراف: ١٥٧)

''وہ (رسول) لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔ اور اُن کے لیے پاکیزہ

چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور خبیث اور گندی چیزوں کو حرام کرتے ہیں، اور اُن بار ہائے گراں اور بندشوں کو ان سے ہٹاتے ہیں جن میں وہ پہلے سے جکڑے ہوئے تھے۔''

اس آیت کریمہ میں کسی کی یہ تاویل نہیں کی جا سکتی کہ ان میں اللہ کے امر اور اس کی تحریم و تحلیل کا ذکر ہے۔ یہ تاویل نہیں بلکہ کلام اللہ میں تحریف معنوی ہوگی۔

﴿یُحَرِّفُونَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَ نَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُکِّرُوْا بِهٖ وَ لَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰی خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ﴾ (المائدہ : ۱۳)

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو یہاں امر و نہی اور تحلیل و تحریم کو فعل رسول قرار دیا ہے نہ کہ فعل قرآن۔ قرآن پاک نے منزل من اللہ کی اصطلاح صرف قرآن کے لیے نہیں استعمال کی، بلکہ کچھ اور چیزیں بھی ہیں۔ اس طرح وہ تمام اقدامات جو قرآن کی تفسیر یا قرآن سے زائد تشریح کے لیے کیے گئے ہیں ان کی حیثیت منزل من اللہ کی ہے۔

﴿وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ﴾

(النساء: ۱۱۳)

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت اُتاری ہے، اور جو آپ نہیں جانتے تھے وہ آپ کو سکھایا ہے۔''

جس محفوظ طریق پر قرآنِ مجید نازل ہوا، بعینہ اس کے اصولوں اور احکامات کی تشریح و تفسیر بھی پوری حفاظت اور ذمہ داری کے ساتھ انہی ہاتھوں محفوظ ہوئی۔

﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ﴾ (الحجر : ۹)

''بے شک ہم نے قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔''

قرآن و حدیث کے خلاف کسی کی کوئی سازش کارگر نہ ہوگی، کیونکہ وہ اللہ کا کلام ہے، اسی نے اسے اپنے رسول ﷺ پر اُتارا ہے اور وہی اس کی حفاظت کرتا رہے گا۔ اگر کوئی سر پھرا یہ اعتراض کر دے کہ یہاں ''الذکر'' میں حدیث کو کیسے داخل کر دیا گیا ہے۔ اس سے مراد تو صرف قرآن مجید ہے۔ تو ہم اس کی خیر خواہی کرتے ہوئے اسے بتلائیں گے، جواب عرض کریں گے کہ حدیث اس لحاظ سے اس میں داخل ہے۔ جیسے قرآن مجید کی آیات بینات کی قطعیت میں شک و شبہ نہیں۔ بعینہٖ احادیث رسول کی قطعیت میں بھی ریب و شبہ نہیں۔ کیوں؟ اس لیے کہ:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى o اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى o﴾ (النجم: ٣۔٤)

''اور آپ اپنی خواہش سے بات نہیں فرماتے، بلکہ وہ تو وحی ہے جو آپ پر نازل کی جاتی ہے۔''

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر دو قسم کی وحی نازل کی اور دونوں پر ایمان لانا اور جو کچھ ان دونوں میں ہے اس پر عمل کرنا واجب قرار دیا ہے، اور وہ دونوں قرآن وحکمت ہیں...... کتاب تو قرآن ہے اور حکمت سے باجماع سلف سنت مراد ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے حاصل کر کے جو خبر دی اور اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی زبان سے جو خبر دی دونوں واجب التصدیق ہونے میں یکساں ہیں۔ یہ اہل اسلام کا بنیادی اور اتفاقی مسئلہ ہے۔ اس کا انکار وہی کرے گا جو ان میں سے نہیں ہے۔ خود نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ مجھے کتاب دی گئی ہے اور اس کے ساتھ اسی کے مثل ایک اور چیز بھی دی گئی ہے یعنی سنت۔'' (کتاب الروح، ص: ۹۲)

نبی کریم ﷺ کی پوری زندگی کتاب اللہ کی مقتضیات کی عملی تشریح وتعبیر تھی۔

﴿وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ﴾ (النحل: ٤٤)

''اے نبی! اور ہم نے یہ ذکر تمہاری طرف اس لیے نازل کیا کہ تم لوگوں کے لیے واضح کر دو اس تعلیم کو جو ان کی طرف اُتاری گئی۔''

ڈیڑھ لاکھ انبیاء ورسل علیہم السلام میں سے صرف ۳۱۵ کو کتب وصحائف سے نوازا گیا۔ بھلا سوچئے تو سہی باقی انبیاء کے ساتھ کلامِ الٰہی کی نوعیت کو حدیث کے علاوہ آپ کیا نام دے سکتے ہیں۔ خود حضور ﷺ پر وحی کی ابتدا حدیث کی تنزیل سے ہوئی اور آپ کی حیات مبارکہ میں جبریل علیہ السلام سے آخری مکالمہ بھی حدیث کی صورت میں وقوع پذیر ہوا۔ اس ضمن میں قرآنِ مجید کی اس آیت مبارکہ پر توجہ مطلوب ہے:

﴿اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّ النَّبِيّٖنَ مِنْ بَعْدِهٖ وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَ اَيُّوْبَ وَ يُوْنُسَ وَ هٰرُوْنَ وَ سُلَيْمٰنَ وَ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًاo﴾ (النساء: ١٦٣)

''بے شک ہم نے آپ پر وحی اُتاری ہے، جیسے نوح اور ان کے بعد کے دوسرے انبیاء پر اُتاری تھی، اور جیسے ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان پر وحی اُتاری تھی، اور ہم نے داوٗد کو زبور دی تھی۔''

تمام انبیاء علیہم السلام کو جس ذریعے سے ہدایت کا پیغام اور احکامات عطا کیے گئے، وہ سب وحی کے علاوہ

کچھ اور نہ تھے، اگر یہ وحی متعین الفاظ میں تھی تو متلو، اور اگر تشریحی اور توضیحی نوعیت کی تھی تو غیر متلو۔ مگر اس کی ہر صورت وحی کے قالب میں ڈھلی ہوئی ہے۔ قرآن مجید کی مثل صحف سماوی کا ثبوت تو ملتا ہے مگر اُمت مسلمہ کا یہ منفرد افتخار ہے کہ اس نے رسول مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ایمانی اور تشریعی تعلق کے سبب آپ کے اقوال، افعال، احوال، اعمال اور آثار حتی کہ آپ کے شمائل و خصائل اور عادات و اطوار کو بھی کمال عقیدت اور حزم و احتیاط کے ساتھ محفوظ کیا ہے۔ یہ جملہ مشہور رہا ہے: ((اَلْعِلْمُ فِي الصُّدُوْرِ لَا فِي الْكُتُبِ)) ''درحقیقت علم وہی ہے جو انسان کو مستحضر ہو۔''

اس استحضار کے لیے حافظے کے سوا اور کوئی شے نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث رسول پوری انسانی تاریخ کا سب سے ممتاز اور اعلیٰ علم ہے، جس کے حفظ و انصرام میں انہوں نے اپنے دل و دماغ کی اعلیٰ ترین صلاحیتیں صرف کی ہیں کہ جس کی وجہ سے یہ مسلمانوں کے تخلیقی شعور کے اظہار کا سبب سے مؤثر وسیلہ بن گیا ہے۔ حدیث کی حفاظت اللہ رب العالمین کے ذمے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس اسوۂ حسنہ کو محفوظ رکھنے کا شدید احساس تھا۔ وہ استثنائی روایات کہ جس میں ایک خاص موقع پر مصلحت کے تحت آپ نے قرآن کے علاوہ کچھ اور نہ لکھنے کی تاکید فرمائی:

((لَا تَكْتُبُوْا عَنِّيْ اِلَّا الْقُرْآنَ)) [1]

''مجھ سے قرآن کے سوا کچھ نہ لکھو۔''

یاد رہے کہ یہ روایت ان بیسیوں روایات کی نقیض نہیں ہوسکتی جس میں ان روایات کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے:

((تَسْمَعُوْنَ مِنِّی وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ ، وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) [2]

''تم لوگ مجھ سے سنتے ہو، دوسرے لوگ تم سے سنا کریں گے۔ اور پھر ان سے اور لوگ سنیں گے اور پھر ان سے اور لوگ سنیں گے۔''

((نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا ، ثُمَّ أَدَّاهَا إِلٰى مَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا .)) [3]

''اللہ تعالیٰ اس شخص کے چہرے کو رونق اور روشنی عطا فرمائے، جس نے میری بات سنی، اور پھر یاد

---

[1] جامع بيان العلم: ١/٦٣۔ تقييد العلم، ص: ٢٥.

[2] سنن ابوداؤد، كتاب العلم، رقم: ٣٦٥٩۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة، رقم: ١٧٨٤۔

[3] شرف أصحاب الحديث للخطيب، رقم: ٢٠۔ موافقة الخبر الخبر للحافظ ابن حجر: ١/٣٧١۔ وقال هذا الحديث صحيح التن۔

رکھی، اور پھر وہ بات اس شخص تک پہنچا دی، جس نے اسے نہیں سنا۔''

مذکورہ بالا حدیث شریف میں ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے دعا فرمائی گئی جو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث کی حفاظت کرتے اور ضبط میں رکھتے اور پوری صحت اور اتقان کے ساتھ دوسروں تک پہنچا دیتے۔ حفاظت حدیث اور مبلغین حدیث کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ دعا سے ثابت ہوتا ہے کہ حفظ حدیث اور تبلیغ حدیث و نشر حدیث آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رضا اور دلی چاہت ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ رضائے الٰہی کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا حیاتِ صحابہ کا عظیم سرمایہ اور بڑی متاع تھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس بات سے بخوبی آگاہ تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا تلاش کرنا اہل ایمان کے حفظ ایمان کے لیے زبردست ضروری ہے۔

﴿وَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ۝﴾ (التوبه : ٦٢)

''اللہ اور اس کے رسول زیادہ حق دار ہیں کہ انہیں راضی رکھا جائے۔''

((مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ .)) ❶

''جس شخص نے دانستہ مجھ پر جھوٹ باندھا، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔''

انسانی تاریخ میں بنیادی انسانی حقوق کے تحفظ اور عمل نفاذ کے حوالے سے خطبہ حجۃ الوداع کو کلیدی حیثیت حاصل ہے اور بنیادی حقوق کی سب سے اوّلین اور اہم ترین دستوری دستاویز اور آئینی چارٹر ہے، اُسے بیان کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبِ))❷

''جو موجود ہیں، وہ غیر موجود تک اسے پہنچا دیں۔''

حدیث وسنت کی اہمیت کے پیش نظر محدثین کرام نے تدوین حدیث کا کام بے حد محنت ولگن سے سر انجام دیا۔ اخذ و روایت حدیث میں ایسی احتیاط واہتمام کا ثبوت دیا کہ امت مسلمہ سے قبل اس قسم کی منظّم و مربوط علمی کاوش اہل عرض نے نہ دیکھی تھی۔ چنانچہ ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((نقل الثقة عن الثقة مع الإتصال حتى يبلغ النبى ﷺ خصّ الله به المسلمين دون سائر الملل كلها .)) ❸

''ثقہ راوی کا ثقہ راوی سے اتصال سند کے ساتھ نقل کرنا حتی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک سند کا پہنچنا، اس

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الزهد ، باب التثبت فى الحديث ، رقم: ٣٠٠٤.

❷ مسند احمد: ٤١١/٥، رقم: ٢٣٤٨٩۔مجمع الزوئد ، رقم: ٥٦٢٢۔ علامہ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس حدیث کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔''

❸ بحواله تديب الراوى ، للسيوطى: ١٥٩/٢.

کام میں اللہ تعالیٰ نے اُمت مسلمہ کو تمام اُمتوں میں نمایاں مقام دیا ہے۔''

علومِ اسلامیہ میں یہ سلسلہ اسناد و معیار رواۃ کا اہتمام تدوین حدیث کی ضرورت و اہمیت کی عکاسی کرتا ہے۔ ڈاکٹر اسپرنگر نے بھی اُمت مسلمہ کے اس اختصاص کا اعتراف کرتے ہوئے کہا ہے: ''نہ کوئی قوم دنیا میں ایسی گزری، نہ آج موجود ہے، جس نے مسلمانوں کی طرح اسماء الرجال سا عظیم الشان فن ایجاد کیا ہے، جس کی بدولت آج پانچ لاکھ شخصوں کا حال معلوم ہوسکتا ہے۔'' ❶

جب ہم محدثین کی سیرتوں پر نظر ڈالتے ہیں تو انتہائی باادب نظر آتے ہیں۔ امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((ان حقا علی من طلب الحدیث ان یکون له وقار و سکینة و خشیة و ان یکون متبعاً لآثار من مضیٰ قبله .)) ❷

''جو حدیث طلب کرے اس کے لیے وقار، سکون اور خشیت کا ہونا ضروری ہے، اور پہلے کے لوگوں کے آثار کی اتباع کرے۔''

محدثین اخلاص نیت کا خاص خیال کرتے۔ کیونکہ حدیث رسول ہی وہ ذریعہ ہے جس سے قرآنِ مجید کی تشریح و تفسیر ہوتی ہے۔ اور یہ تمام اعمال سے افضل عمل ہے۔ سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((ما أعلم عملاً هو افضل من طلب الحدیث لمن اراد الله تعالیٰ .)) ❸

''میں اللہ کی رضا کے لیے حاصل کیے ہوئے علم حدیث سے بڑھ کر کوئی عمل بہتر نہیں سمجھتا۔''

محدثین نے مستند علماء و مشائخ سے احادیث اخذ کیں۔ سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے قاسم بن محمد جو اپنے دور کے سب سے بڑے عالم تھے، بجا فرماتے ہیں:

((اقبح من الجمل ان أقول بغیر علم او احدث من غیر ثقة .)) ❹

''میں اونٹ سے بدتر ہوں گا اگر بغیر علم کے کوئی بات کہوں، یا غیر معتمد سے حدیث بیان کروں۔''

عقبہ بن نافع نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی تھی:

((یا بنی لا تقبلوا الحدیث عن رسول الله ﷺ الا من ثقة .)) ❺

---

❶ بحواله سیرت النبی از شبلی نعمانی: ۲۸/۱۔ طبع حذیفه اکیڈمی، لاهور: ۲۰۰۰.

❷ جامع بیان العلم و فضله لابن عبدالبر: ۱۵۱/۱۔ طبع دار الکفر، بیروت۔

❸ آداب الطالب والعالم والمحدث، ص: ۲۱۔ طبع مکتبه محمود سلام، کراچی۔

❹ التمهید لابن عبدالبر: ۴۵/۱۔ طبع مکة المکرمة.

❺ التمهید لابن عبدالبر: ۴۵/۱۔ الکفایة للخطیب، ص: ۳۱۔ طبع المکتبة العلمیة، بیروت.

''اے میرے بیٹو! رسول اللہ ﷺ کی حدیث کسی معتمد آدمی سے ہی لیا کرو۔''

ان طالبین حدیث نے اپنے اساتذہ کے احترام کو ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھا۔ امام زہری جو فن حدیث کے مدون اوّل ہیں۔ اپنے استاد کا بے انتہا احترام کرتے تھے۔ درس حدیث سے پہلے اپنے استاد کا ایک باغ سینچتے اور کنویں سے ڈول بھر بھر کر پانی نکالتے اور یہ عمل روز کرتے۔ ❶

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اپنے استاذ امام شافعی رحمہ اللہ کے لیے ہمیشہ دعائیں فرماتے تھے۔ ❷

علم و مطالعہ کے انتہائی شوقین۔ اسی وجہ سے ان لوگوں کے حافظے بھی مضبوط تھے۔ امام رازی کو کھانے کے وقت علمی شغل و کتب بینی کا موقع فوت ہونے پر افسوس ہوتا تھا، فرماتے ہیں:

((والله انى لا تاسف فى الفوات عن الإشتغال بالعلم وقت الأكل فإن الوقت والزمان عزيزان .)) ❸

''اللہ کی قسم! میں علم چھوڑ کر کھانے کے لیے وقت لگانے پر بھی افسوس کرتا ہوں، وقت اور زمانہ دونوں قیمتی ہیں۔''

احادیث کو یاد کرنے کے لیے یہ لوگ مختلف تدابیر استعمال کیا کرتے۔ ان تدابیر میں سے ایک تدبیر تکرار و مذاکرہ ہے۔ جعفر بن محمد فرماتے ہیں:

((القلوب تربه والعلم غراسها ، المذاكرة ماؤها ، فاذا انقطع عن الترب ماؤها ، جف غراسها .)) ❹

''دل زمین ہے، علم پودا ہے، مذاکرہ پانی ہے جب زمین سے پانی کا انقطاع ہو جائے تو اس کا پودا سوکھ جائے گا۔''

سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((تحدثوا و تذاكرو ، فان الحديث يذكر بعضه بعضا .)) ❺

''تم حدیث بیان کرو اور مذاکرہ کرو، بے شک حدیث بعض، بعض کو یاد دلاتی ہے۔''

---

❶ تذكرة الحفاظ، ذكر شيخ عبيد الله بن عبدالله: ۷۹/۱۔ طبع دار احياء التراث العربى ، بيروت.

❷ تهذيب الاسماء واللغات: ۸۰/۱.

❸ عيون الأنباء: ۳۲/۲.

❹ الجامع الأخلاق الراوى و آداب السامع، ص: ۲۷۸.

❺ الجامع لأخلاق الراوى : ۲۳۶/۱.

علم حدیث حاصل کرنے کے لیے ساتھ ساتھ اس پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ حدیث کو یادر کھنے کے لیے اس پر عمل کرنا محدثین کے طرزِ عمل سے واضح ہے۔ عظیم المرتبت محدث ابراہیم بن اسماعیل فرماتے ہیں:

((کنا نستعین بالحدیث علی حفظه بالعمل .)) ❶

''ہم حدیث یاد کرنے کے لیے اس پر عمل کرنے سے مدد لیتے ہیں۔''

امام بخاری نے لاکھوں حدیثیں یاد کر رکھی تھیں، خود فرماتے ہیں:

((احفظ مائة الف حدیث صحیح و احفظ مائتی الف حدیث غیر صحیح .))❷

''مجھے ایک لاکھ صحیح روایات یاد ہیں، اور دو لاکھ غیر صحیح روایات یاد ہیں۔''

تحصیل حدیث کی خاطر انہوں نے سفر کیے، نامور علماء سے ملاقاتیں کیں، مصائب اور تکالیف کا سامنا کیا، کیونکہ علم میں وسعت حاصل کرنے کے لیے سفر لازمی ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کا مشہور قول ہے:

((لایستطاع العلم براحة الجسم .)) ❸

''تحصیل علم جسمانی راحت اور آرام طلبی کے ساتھ ناممکن ہے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھیں: عبداللہ بن عمر مدینہ میں، عبداللہ بن عباس مکہ میں، معاذ بن جبل یمن میں، ابوموسیٰ اشعری بصرہ میں، عبداللہ بن مسعود کوفہ میں، عبادہ بن الصامت اور ابوالدرداء شام میں اور عبداللہ بن عمرو بن العاص نے مصر میں مسند درس وارشاد قائم کر رکھی تھی۔ رضی اللہ عنہم اجمعین!

اکثر احادیث کا علم براہِ راست چند صحابہ ہی کو تھا، دوسرے صحابہ اسے حاصل کرنے کے لیے مہینوں سفر کرتے تھے۔ سیّدنا جابر بن عبداللہ کا تذکرہ صحیح بخاری میں موجود ہے کہ ایک حدیث کی خاطر مدینے سے شام تک کا سفر کیا جو ایک مہینہ کا تھا۔ صحیح بخاری کے الفاظ یہ ہیں:

((رَحَلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَسِیْرَةَ شَهْرٍ اِلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَیْسٍ فِیْ حدیث وَاحِدٍ .)) ❹

''جابر بن عبداللہ نے، عبداللہ بن انیس کی طرف صرف ایک حدیث کے لیے ایک مہینہ کا سفر اختیار کیا۔''

ایک اور روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں:

---

❶ الجامع لاخلاق الراوی: ۲/ ۲۷۸.

❷ هدی الساری، لابن حجر، ص: ۴۸۶۔ طبع ادارة البحوث العلمیة، الریاض.

❸ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب اوقات الصلوات الخمس، رقم: ۱۷۵/ ۶۱۲.

❹ صحیح بخاری، باب الخروج فی طلب العلم، تعلیقاً.

((فَخَشِيْتُ اَنْ اَمُوْتَ اَوْ تَمُوْتَ قَبْلَ اَنْ اَسْمَعَهُ .)) ❶

''مجھے یہ خوف دامن گیر ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ سے اس حدیث کے سننے سے پہلے میں یا آپ فوت ہو جائیں۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح محدثین بھی علم حدیث کی تلاش میں سفر کرتے تھے۔

امام ابن حبان امام دارمی ''صاحب ہذا الکتاب'' کے بارے میں فرماتے ہیں: ''آپ نے کثرت سے سفر کیا، اور اکثر بلاد اسلام کا سفر کیا نیز دور دراز شہروں میں گشت کر کے علم حدیث کو جمع کیا۔'' ❷

محدثین عظام طلب حدیث کے لیے کثیر روپیہ خرچ کرتے تھے۔ خطیب بغدادی رحمہ اللہ کے متعلق آتا ہے:

((والخطیب البغدادی قد بذل لطلب الحدیث عشرین الف الف دینار .)) ❸

''خطیب بغدادی نے طلب حدیث میں دو کروڑ روپیہ خرچ کیا۔''

یحییٰ بن معین نے طلب حدیث میں اپنا سامان، گھر کا اثاثہ بیچ بیچ کر ایک کروڑ پچاس لاکھ درہم کر دیا حتی کہ گھر میں کچھ باقی نہ رہا۔ ❹

محدثین کو علم پھیلانے کا اتنا شوق تھا، جب انہیں حدیث سنانے کو کوئی نہ ملتا تو مسافروں اور بچوں کو سناتے تھے۔ محدث عطاء خراسانی کے بارے میں آتا ہے:

((اذا لم یجد احدا یحدثه اتی المساکین فحدثهم .)) ❺

''جب حدیث سنانے کو کوئی نہ ملتا تو مساکین کے پاس آتے انہیں حدیث بیان کرتے تھے۔''

اور اسماعیل بن رجاء کے بارے اعمش فرماتے ہیں:

((کان اسماعیل بن رجاء یجمع الصبیان فیحدثهم .)) ❻

''اسماعیل بن رجاء بچوں کو جمع کرتے تھے، پھر انہیں حدیث بیان کرتے تھے۔''

حسن بصری فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے:

((مَا تَصَدَّقَ رَجُلٌ بِصَدَقَةٍ اَفْضَلَ مِنْ عِلْمٍ يُنْشِرُهُ .)) ❼

---

❶ الرحلة فی طلب الحدیث، للخطیب، ص: ۱۰۰.
❷ الثقات، لابن حبان: ۳٦٤/۸. ❸ معجم الأدباء: ۲۵۵/۱.
❹ تهذیب الأسماء: ۲۵۲/۲. ❺ الجامع الأخلاق الراوی: ۲۰۳/۱.
❻ حواله أیضاً.
❼ جامع بیان العلم: ۱۱٦/۱.

''آدمی کا علم پھیلانے سے بہتر کوئی صدقہ نہیں۔''

احادیث کو بڑی ذمہ داری کے ساتھ۔ باوضو اور قبلہ رُخ ہو کر بیان کرتے۔ قتادہ رحمہ اللہ کے متعلق آتا ہے:

((لقد کان یستحب ان لا تقرا الأحادیث التی عن النبی الاعلی وضوء.)) ❶

''کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو حالت وضو میں بیان کرنا پسند کرتے تھے۔''

یحییٰ بن معین فرماتے ہیں:

((کان سفیان اذا حدث استقبل القبلة.)) ❷

''سفیان جب حدیث بیان کرتے تھے قبلہ رُخ ہو جاتے۔''

امام مالک اور لیث دونوں باوضو ہو کر حدیث لکھا کرتے تھے۔ ❸

اور امام بخاری کے متعلق بھی آتا ہے کہ ''اپنی صحیح میں ہر حدیث کی کتابت سے پہلے آپ غسل فرماتے تھے پھر دو رکعت نماز نفل ادا کرتے تھے۔ بعض نے کہا کہ آپ زم زم سے غسل فرمایا کرتے تھے اور مقامِ ابراہیم پر دو نفل ادا کرتے تھے۔'' ❹

اسی زمرۂ محدثین میں سے الامام، الحافظ أبو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن ابن الفضل بن بہرام الدارمی بھی ہیں۔ جو امام دارمی کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ ۱۸۱ھ کو پیدا ہوئے۔ یاد رہے کہ عظیم محدث عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کی وفات اسی ۱۸۱ھ میں ہوئی۔ آپ نے کثرت سے سفر کیا اور اکثر بلادِ اسلام کا سفر کیا، نیز دور دراز شہروں میں گشت کر کے علم حدیث کو جمع کیا۔ آپ کے مشہور اساتذہ میں سے آدم بن ابی ایاس، عمرو بن زرارہ، محمد بن قدامہ، یحییٰ بن حماد، یزید بن ہارون اور یونس بن محمد المؤدب ہیں۔

مشہور تلامذہ میں سے امام مسلم، ابوداؤد، ترمذی، بقی بن مخلد الاندلسی اور ابوزرعہ الرازی ہیں۔

آپ کی مصنفات میں سے ''سنن یا مسند الدارمی''، ''التفسیر'' اور ''الجامع'' ہے۔ آپ کی وفات یوم الترویہ بعد العصر ۲۵۵ھ میں ہوئی۔ اور یوم عرفہ کو جمعہ کے دن آپ کی تدفین ہوئی۔ اس وقت آپ کی عمر ۷۵ برس تھی۔

آپ بہت بڑے محدث تھے۔ آپ کی سنن اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ سنن کے شروع میں بہت عظیم مقدمہ تحریر کر دیا کہ جس میں علم، اہل علم کی فضیلت، منہج اہل الحدیث کے فضائل اور پھر بدعات، خرافات

---

❶ التاریخ لیحییٰ بن معین: ۲/۲۱۳.
❷ مصنف عبدالرزاق: ۸/۳٦٤.
❸ مدارج النبوة: ۱/٤٦۳.
❹ حواله ایضاً.

اور رائی اور اہل الرائے کی مذمت ٹھیک ٹھاک بیان کردی۔ جو کہ سنن ابن ماجہ اور سنن دارمی کا خاص امتیاز ہے، کہ ان ائمہ نے اپنی اپنی تالیف وتصنیف کے شروع میں مقدمے تحریر کردیے۔ ذخیرہ حدیث کو جمع وتدوین کرتے ہوئے ابواب فقہ کے مطابق مرتب کیا۔ ایسی کتب جو اس طرز پر مرتب کی گئی ہوں انہیں ''السنن'' کہا جاتا ہے۔ مشہور کتب سنن، سنن اربعہ یعنی سنن ابوداؤد، سنن ترمذی، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ اور السنن الکبری امام نسائی، سنن مجتبیٰ امام نسائی، السنن الکبریٰ امام بیہقی اور السنن سعید بن منصور وغیرہ ہیں۔ ❶

اصحاب السنن کا منہج تو یہ ہے کہ صرف احادیث مرفوعہ کو ذکر کیا جائے۔ وہ اپنی کتب میں موقوف یا مقطوع روایات سے اجتناب کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن بعض کتب سنن میں ان میں سے سنن دارمی بھی ہے، غیر مرفوع احادیث پائی جاتی ہیں اور یہ صرف استشہاد کے طور پر ہے۔

سنن دارمی کے اندر کچھ ثلاثیات بھی موجود ہیں، ثلاثیات سے مراد ایسی احادیث ہیں جس کے راوی اوّل اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان تین واسطے ہوں۔ یہ چیز امام دارمی کی علو اسناد پر دلالت کرتی ہے۔

سنن دارمی کی کتب کی تعداد ۲۳ ہے۔ اوّل ''کتاب الطہارۃ'' ہے۔ اور آخری کتاب ''فضائل القرآن'' ہے۔ سنن دارمی کو کتب سنن میں ایک مقام حاصل ہے۔ امام دارمی نادر روایات بھی لاتے ہیں۔ جو دوسری کتب حدیث میں کم ملتی ہیں۔ اور یہ بات امام دارمی کی وسعت اطلاع علی الحدیث پر دال ہے۔ چنانچہ امام ابو حاتم الرازی فرماتے ہیں۔ وہ ثقہ اور صدوق تھے۔ ❷

امام محمد بن عبداللہ بن عمیر فرماتے ہیں: زہد وورع اور حفظ حدیث میں دارمی ہم پر بھاری تھے۔ ❸

محمد بن بشار فرماتے ہیں: دنیا میں چار حفاظ حدیث گزرے ہیں۔ ان میں ابوزرعہ، نیساپور میں امام مسلم، سمرقند میں امام دارمی اور بخاری میں محمد بن اسماعیل۔ ❹

اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ فضل کیا کہ آج ہم امام دارمی کی سنن کو ترجمہ، تخریج اور فوائد کے ساتھ شائع کر کے مسرور اور اس کو اللہ کے شکریہ کا ذریعہ سمجھ رہے ہیں۔ ترجمہ کا کام مولانا عبدالستار حماد حفظہ اللہ کی نگرانی میں ان کی بیٹی نے بطریق احسن سرانجام دیا۔ ترجمہ میں حتی المقدور یہ کوشش کی گئی ہے کہ یہ نہایت سلیس اور عام

---

❶ معجم اصطلاحات حدیث از ڈاکٹر سهیل حسن، ص: ١٥٥۔ طبع اداره تحقیقات اسلامیه، اسلام آباد.

❷ الجرح والتعديل: ٥/ت: ٤٥٨.

❸ شذرات الذهب: ١٣٠/٢.

❹ سير اعلام النبلاء: ٢٢٦/١٢۔ تفصیل کے لیے دیکھیں: الأنساب: ٢٨٠/٦۔ تهذيب الكمال: ٢١٠/١٥۔ لب اللباب: ٣٠٨/١، ٢٦/٢۔ الرسالة المستطرفة، ص: ٣٢۔ الكامل في التاريخ: ٢١٧/٧۔ الثقات لابن حبان: ٣٦٤/٨.

فہم ہو نیز مقصود پر حاوی ہو۔ جب کہ شرح اور تخریج کا کام مولانا عبدالمنان راسخ حفظہ اللہ نے کیا۔ ضعیف احادیث اور ضعیف رواۃ کی نشان دہی کرتے ہوئے اسماء الرجال کی مستند اور مشہور کتب کے حوالہ جات ذکر کر دیے ہیں۔ اور اگر کسی حدیث میں کہیں کوئی ابہام، اشکال یا تعارض ظاہری ہے نہایت اختصار اور محققانہ طرز پر ابہام کی وضاحت اور تعارض کا توافق پیش کیا ہے۔ مشہور شروحات حدیث اور دیگر متعلقہ کتب سے حوالہ جات بھی نقل کر دیے۔ مذہبی تعصب سے بالاتر ہو کر اختلافی مسائل کا حل کتاب وسنت اور فہم وعمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔ جزاه الله خيرًا في الدنيا والآخرة.

اس کام کو یعنی سلسلہ نشر الحدیث کو شروع کیے تقریباً گیارہ سال سے زائد عرصہ بیت چکا ہے۔ اس راہ میں کافی مصائب، پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن وہ پریشانیاں ایسے ختم ہوئیں کہ سوچ سے بالاتر بات ہے۔

مشکلیں اتنی پڑیں کہ آساں ہوگئیں

خدمت حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کام شروع کرنے کے چند ایک مقاصد تھے:

۱۔ مارکیٹ میں ترجمہ شدہ کتب کے بعض مقامات کے ترجمے دقیق تھے۔ بعض مقامات قاری سمجھ نہیں سکتا تھا اور بعض کے تراجم موجود نہیں تھے۔

۲۔ دیارِ غیر میں تبلیغ کے دوران ضرورت پڑے تو بندہ ترجمہ شدہ کتاب پیش کر سکے۔

۳۔ صحیحین کے علاوہ دوسری کتب میں ضعیف روایات موجود تھیں، تو ترجمہ کے ساتھ تحقیق وتخریج پیش کر کے لوگوں کو ضعیف پر عمل کرنے سے بچانا مقصود تھا۔

۴۔ بیرونِ ممالک میں لوگوں کا مزاج دیکھ کر ترجمہ، تخریج اور فوائد کے ساتھ کتب حدیث کو شائع کرنے کو مناسب سمجھا ہے۔ ممکن ہے ملک پاکستان کا مزاج اسے ثقیل جانے۔

یہ ایک جملہ معترضہ تھا، مناسب تھا کہ اسے بیان کر دیا جائے۔ بہر حال خدمت حدیث کے راستے میں سب رکاوٹیں اور پریشانیاں ختم ہوتی گئیں۔ ان کٹھن حالات میں شیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ سے مشاورت جاری رہتی۔ جب کبھی ان سے مشورہ کیا یا ساتھیوں کے بعض خدشات کا ذکر کیا تو وہ قرآنِ مجید کی اس آیت کی تلاوت فرما کر تسلی دیا کرتے اور کام کو جاری رکھنے کی تلقین کرتے:

﴿ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ﴾ (الحديد: ٢١)

کٹھن اور مشکل اور پریشان کن حالات میں بھی ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل سے مایوس نہ ہوئے۔

فان مع العسر يسرا.

بالآخر ابومومن منصور احمد حفظہ اللہ ''مالک اسلامی اکادمی، لاہور'' سے اس کام کے متعلق بات چیت ہوئی، تو طے پایا کہ وہ ہمارے ساتھ اس معاملہ میں حتی الوسع تعاون کریں گے۔ انہی کے توسط سے بھائی محمد رمضان محمدی حفظہ اللہ سے ملاقات ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے اس کام کو بڑی ترتیب، ذمہ داری اور اخلاص کے ساتھ شروع کروادیا۔ اور اس حساب سے کام کی مینجمنٹ کی کہ ثمرات ملنا شروع ہو گئے۔ ذخیرہ حدیث میں سے صحیح ابن حبان، سنن دارمی ، شمائل ترمذی ، السنة للمروزی ، السنة لابن أبی عاصم اور مسند أبی عوانه ، سلسلة صحیحة اور صحیفه همام بن منبه یہ وہ کتب حدیث ہیں جن کی تخریج، ترجمہ اور فوائد کا کام بالکل مکمل ہونے کے بعد کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ کے آخری مراحل طے کر رہی ہیں۔ اور اس کے علاوہ دوسری کتب حدیث بھی ترجمہ، تخریج اور کمپوزنگ کے مراحل طے کر چکی ہیں۔ جبکہ فوائد کا کچھ کام باقی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اہل و مال میں برکت عطا فرمائے۔ ان کا تعاون اور خدمت قابل قدر ہے۔ اس موقعہ پر ابومومن منصور حفظہ اللہ بھی شکریہ کے لائق ہیں کہ جنہوں نے ہمارے ادارے ''انصار السنہ پبلی کیشنز'' کی جمیع کتب کی اشاعت کا ذمہ اُٹھا رکھا ہے۔ ان کی حوصلہ افزائی کہ ہم اس کام میں دن بدن آگے بڑھ رہے ہیں۔ وکان اللّٰہ شاکراً علیماً .

فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ منہج سلف صالحین کی حامل شخصیت کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں کہ ان کے اشراف اور ہر قدم پر رہنمائی کی وجہ سے یہ کام پایہ تکمیل تک پہنچ رہا ہے۔ حافظ حامد محمود الخضری کے لیے بھی دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت مند رکھے اور زیادہ محنت کرنے کی توفیق بخشے کہ وہ اخلاص کے ساتھ قلمی جہاد میں ہمارے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔ اور اس پر مستزاد حدیث کی بعض کتب کے ترجمہ، تخریج اور فوائد لکھنے اور لکھوانے کی ذمہ داری بھی انہوں نے قبول کر رکھی ہے۔ ان کا تعاون ہمارے لیے حوصلہ افزا ہے۔

نظر ثانی کا کام فضیلۃ الشیخ محمد سعید کلیروی حفظہ اللہ اور حافظ مطیع اللہ حفظہ اللہ نے بڑی عرق ریزی کے ساتھ سرانجام دیا۔ بعض مقامات پر اضافہ جات اور بعض چیزوں کو حذف کیا۔ اس کتاب کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں ہمارے جن احباب اور معاونین نے کرم فرمائی کی ہے، جناب عبدالرؤف (کمپوزر)، ممبران ادارہ جناب ابو یحییٰ محمد طارق، منصور سلیم، محمد ناظر سدھو، محمد ساجد، محمد منصور سخیرا، مرزا ذاکر احمد، عبدالرحمٰن گجر اور محمد نواز حفظہم اللہ، ہم ان سب کے بھی تہہ دل سے ممنون ہیں اور ان کے لیے دعا گو ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بہتر جزا عطا فرمائے۔

حدیث کی اس عظیم کتاب کی اشاعت کا اصل مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کی برکت سے قوم میں وہی اخلاقی ، مذہبی اور علمی روح پیدا کر دے جو ہمارے سلف صالحین کے اندر موجود تھی۔ اللہ رب العزت کے حضور سر بسجود ہو کر التجا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے اس عمل کو قبول فرماتے ہوئے ، اسے ہمارے والدین، اہل خانہ، اساتذہ کرام اور جملہ احباب کے لیے صدقہ جاریہ بنا دے۔ نیز علم کے ساتھ عمل کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

بقولِ سیّدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ "ویل لمن لا یعلم ولا یعمل مرة ، وويل لمن يعلم ولا يعمل سبع مرات"...... "اس شخص کو ہلاکت ، ایک مرتبہ ہے جو جانتا بھی نہیں ،عمل بھی نہیں کرتا، اور اس شخص کے لیے سات مرتبہ ہلاکت ہے جو جانتا ہے اور عمل نہیں کرتا ہے۔"

وصلى الله تعالىٰ على خير خلقه محمد و آله و صحبه أجمعين .

مجلس شوري اداره

محمد اکرم سلفی ابوطلحہ صدیقی

محمد شاہد انصاری ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

انصار السنه پبلی کیشنز، لاهور۔

❀❀❀❀

امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر حالاتِ زندگی

نام ونسب اور نسبت:

ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن فضل بن بہرام بن عبدالصمد التمیمی الدارمی السمرقندی۔

آپ امام دارمی کے نام سے مشہور ہیں یہ بنو دارم بن مالک بن حنظلۃ بن زید بن مناۃ بن تمیم کی طرف نسبت ہے۔(لب اللباب ۱/۳۰۸) آپ کی نسبت میں تمیمی بھی ملتا ہے۔ یہ تمیم بن مرۃ کی طرف نسبت ہے جو بنو دارم کے آباؤ واجداد میں سے تھے۔(الانساب: ۱/۴۷۸)

آپ کو سمرقندی بھی کہا جاتا ہے یہ سمرقند کی طرف نسبت ہے جو ماوراء النہر کا ایک عظیم شہر ہے اور یہاں بے شمار علماء وافاضل پیدا ہوئے۔ امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی شہر میں پیدا ہوئے۔

ولادت:

امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ ۱۸۱ھ میں پیدا ہوئے۔جیسا کہ خود ان سے صراحت ہے کہ ”میں اسی سال پیدا ہوا جس سال عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فوت ہوئے اور عبداللہ بن مبارک نے ۱۸۱ھ میں وفات پائی۔(تہذیب الکمال: ۲۱۶/۱۵)

نشاۃ علمی:

امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ کے تذکرہ نویسوں نے یہ تفصیل نہیں لکھی کہ آپ نے ابتدائی تعلیم کہاں سے حاصل کی۔ اسی طرح آپ کے رحلاتِ علمیہ کے بارے میں بھی تفصیلات قلم بند نہیں کیں بلکہ یہی ذکر کیا ہے کہ آپ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تحصیل کے لیے بہت زیادہ سفر کرنے والوں میں سے ایک تھے۔ اسی طرح حدیث نبوی کو جمع کرنے والوں اور حفظ کرنے والوں میں سے ایک تھے اور ثقاہت وصداقت، زہد و ورع اور حفظ و اتقان جیسی عظیم صفات سے متصف تھے۔

اساتذۂ کرام:

امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث، فقہ اور دیگر علوم کے بڑے بڑے ماہرین سے کسب فیض کیا، ان تمام شیوخ واساتذہ کا تذکرہ ایک ہی جگہ کرنا بڑے طویل وقت کا متقاضی ہے چند کے نام یہ ہیں:

ابراہیم بن المنذر الحزامی، احمد بن اسحاق الحضرمی، احمد بن الحجاج المروزی، احمد بن حمید الکوفی، احمد بن

ابی شعیب الحرانی ، احمد بن عبدالرحمٰن بن بکار البسری ، آدم بن ابی یاس، اسحاق بن عیسیٰ بن الطباع ، اسماعیل بن ابی اویس، الاسود بن عامر شاذان، بشر بن ثابت البزار، جعفر بن عون، حبان بن ہلال ، حجاج بن منہال ، الحسن بن احمد بن ابی شعیب الحرانی ، الحسن بن الربیع البجلی ، الحکم بن المبارک، ابوالیمان الحکم بن نافع ، حیوۃ بن شریح الحمصی ، خالد بن مخلد، خلیفہ بن خیاط ، روح بن اسلم ، زکریا بن عدی ، زید بن یحییٰ بن عبید الدمشقی، سعد بن حفص الطلحی ، سعید بن منصور، سلیمان بن حرب، صدقہ بن الفضل المروزی ، ابو عاصم الضحاک بن مخلد، عاصم بن علی بن عاصم، عاصم بن یوسف، عبداللہ بن جعفر الرقی ، عبداللہ بن عمران الاصبہانی ، عبداللہ بن یحییٰ الثقفی ، عبدالرحمٰن بن ابراہیم دحیم، عبدالصمد بن عبدالوارث، عبدالوہاب بن سعد الدمشقی، عبدان بن عثمان المروزی، عبیداللہ بن موسیٰ ، عثمان بن عمر بن فارس، عصمۃ بن الفضل النیسابوری، عفان بن مسلم، علی بن عبدالحمید المعنی ، عمر بن حفص بن غیاث ، عمرو بن زرارۃ النیسابوری ، عمرو بن عاصم الکلابی ، عمرو بن عون الواسطی ، العلاء بن عصیم ، فزوۃ بن ابی المغراء ، ابونعیم الفضل بن دکین، ابوعبید القاسم بن سلام، القاسم بن کثیر ، قبیصہ بن عقبہ، محمد بن سلام ایکندی ، محمد بن عبداللہ الرقاشی ، محمد بن یوسف الفریابی ، مخلد بن مالک الرازی الجمال ، مروان بن محمد الطاطری ، مکی بن ابراہیم، نعیم بن حماد، ہارون بن معاویہ المصیصی ، یحییٰ بن یحییٰ النیسابوری ، یزید بن ہارون ، یعلی بن عبید الطنافسی ، یوسف بن یعقوب الصفار، یونس بن محمد المؤدب۔

امام دارمی کے تلامیذ:

امام مسلم بن الحجاج قشیری، امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث ، امام محمد بن عیسیٰ ترمذی ، ابراہیم بن ابی طالب النیسابوری ، احمد بن محمد بن الفضل السجستانی ، اسحاق بن ابراہیم ابو یعقوب الوراق ، بقی بن مخلد الاندلسی ، داؤد بن سلیمان القطان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن محمد بن صالح السمرقندی ، ابوزرعہ عبید اللہ بن عبدالکریم الرازی، عبید اللہ بن واصل البخاری الحافظ، عمر بن محمد بن بجیر البجیری ، ابوسعید عمرو بن الحسن الجزری ، عیسیٰ بن عمر بن العباس السمرقندی، ابو حاتم محمد بن ادریس الرازی، محمد بن اسماعیل البخاری ، محمد بن بشار بندار ، محمد بن عبداللہ بن سلیمان الحضرمی ، محمد بن عبدوس بن کامل السراج، محمد بن موسیٰ بن الہذیل النسفی ، محمد بن النضر الجارودی، محمد بن نعیم بن عبداللہ النیسابوری، محمد بن یحییٰ الذہلی ، مکی بن محمد بن احمد بن ماہان البلخی الحافظ۔

امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ محدثین ومؤرخین کی نظر میں:

☆ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی پر دنیا (اپنی تمام تر زیب وزینت کے ساتھ) پیش کی گئی لیکن انہوں نے اسے قبول نہ کیا۔'' (سیر اعلام النبلاء: ۲۲۹/۱۲)

☆ محمد بن عبداللہ مخرمی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ''اے اہل خراسان! جب تک عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی تمہارے درمیان موجود ہیں اس وقت تک کسی اور کے پاس اپنا وقت برباد نہ کرو۔'' (تاریخ بغداد: ۳۱/۱۰۔۳۰، سیر اعلام النبلاء: ۲۲۶/۱۲)

☆ ابو حامد بن الشرقی کہتے ہیں: ''خراسان کی سرزمین نے پانچ ائمہ حدیث پیدا کیے ہیں:

۱۔محمد بن یحییٰ ۲۔محمد بن اسماعیل ۳۔عبداللہ بن عبدالرحمٰن

۴۔مسلم بن الحجاج ۵۔ابراہیم بن ابی طالب۔'' (سیر اعلام النبلاء: ۲۲۷/۱۲)

☆ رجاء بن جابر المرجی کہتے ہیں: ''میں نے احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، علی بن المدینی اور امام شاذکونی کو دیکھا لیکن عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی جیسا حافظ کسی کو نہ پایا۔''

بلکہ فرماتے ہیں: ''میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی سے بڑھ کر حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم کوئی نہیں دیکھا۔'' (تاریخ بغداد: ۳۱/۱۰)

☆ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ''سیر اعلام النبلاء'' کی بارہویں مجلد میں امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ کا تفصیلی تعارف لکھا ہے۔ آغازِ کلام میں آپ رقم طراز ہیں کہ ''امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ چند بڑے محدثین میں سے ایک تھے۔ آپ درجۂ امامت پر فائز تھے اور حفظ وضبط آپ کا خصوصی وصف تھا۔'' (سیر اعلام النبلاء: ۲۲۴/۱۲)

☆ امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''الثقات'' میں لکھا ہے کہ ''آپ بڑے مضبوط حفظ وضبط کے مالک تھے اور ان اہل اللہ میں سے تھے جنہوں نے دس طریقوں سے حدیث کی خدمت کی:

(۱) احادیث کو حفظ کیا۔ (۲) احادیث کو جمع کیا۔ (۳) احادیث میں سمجھ داری حاصل کی۔ (۴) مجلس حدیث قائم کی۔ (۵) حدیث کے فن میں کتابیں لکھیں۔ (۶) اپنے شہر میں حدیث کا چرچا کیا۔ (۷) عمل بالحدیث کی طرف بلاتے رہے۔ (۸) مخالفین حدیث کا قلع قمع کیا۔ (۹) محدثین عظام کا دفاع کیا۔ (۱۰) خود عامل بالحدیث کا اعلیٰ منصب پایا۔'' (کتاب الثقات: ۳۶۴/۸)

☆ امام ابو حاتم بن ابی شیبہ فرماتے ہیں: ''حفظ وضبط میں امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ کا معاملہ لوگوں کی تعریف و مدح کا محتاج نہیں ہے، وہ بلا ریب حفظ وضبط کے بلند مقام پر فائز تھے۔'' (تاریخ بغداد: ۳۲/۱۰)

☆ محمد بن بشار کہتے ہیں: ''دنیا میں چار لوگوں کو علی الاطلاق حافظ کہا جا سکتا ہے: (۱) ابو زرعہ الرازی۔ (۲) مسلم بن الحجاج القشیری۔ (۳) عبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی۔ (۴) محمد بن اسماعیل البخاری۔ (سیر اعلام النبلاء: ۲۲۶/۱۲)

☆ خطیب بغدادی اپنی ''تاریخ'' میں لکھتے ہیں کہ ''امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ عقل کی غایت اور فضل کی انتہا کو پہنچے ہوئے تھے اور دیانت وحلم، زہد وتقویٰ، عبادت وریاضت اور اجتہاد میں ضرب المثل تھے۔'' تاریخ بغداد: ۲۹/۱۰)

تصانیف:

امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ جیسی شخصیت جس کے بے شمار اساتذہ ہوں اور جو علم دین کے لیے بے شمار سفر کر چکا ہو اور جس کے بارے میں محدثین ومؤرخین کے (جیسا کہ اوپر گذرا) انتہائی عمدہ اقوال ہوں، طبعی طور پر وہ ضرور اپنے پیچھے ایسی چیزیں چھوڑتا ہے جو اس کے لیے صدقہ جاریہ ہوں۔ تلامذہ کے علاوہ آپ نے حدیث وتفسیر میں کتابیں بھی لکھیں۔ جن میں سے چند (جن کو محفوظ کیا گیا) یہ ہیں:

۱. **السنن** :......سنن کے ساتھ ساتھ ''مسند'' کے نام سے بھی معروف ہے۔ بے شمار دفعہ شائع ہو چکی ہے اس کے اصل مخطوط لندن، قاہرہ، کوالپور، حیدر آباد، دمشق اور مدینہ منورہ کے مکتبات میں موجود ہیں۔ اُردو زبان میں پہلی مرتبہ تحقیق وتخریج اور فوائد کے ساتھ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

۲. **التفسیر** :......امام ذہبی نے ''سیر اعلام النبلاء'' (۲۲۸/۱۲) اس کا تذکرہ کیا ہے، نامعلوم اس کا اصل مخطوط کس جگہ پر ہے۔

۳. **الجامع** :......خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔ (تاریخ بغداد: ۲۹/۱۰)

وفات:

امام دارمی ۲۵۵ ھ یوم الترویہ کو نمازِ عصر کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انہیں یوم عرفہ کو جمعۃ المبارک کے دن سپرد خاک کیا گیا۔

تفصیلی تذکرہ کے لیے ملاحظہ فرمائیں: الانساب از امام سمعانی (۲۸۰/۶)، تاریخ بغداد (۲۹/۱۰)، تذکرۃ الحفاظ (۵۳۴/۲)، تہذیب الکمال (۲۱۰/۱۵)، تہذیب التہذیب (۲۹۴/۵)، الجرح والتعدیل (۹۹/۵)، خلاصۃ تذہیب الکمال (۲۰۴)' الرسالۃ المستطرفۃ (۳۲)، طبقات الحفاظ (۲۳۵)، شذرات الذہب (۱۳۰/۲)، تقریب التہذیب (۴۲۹/۱)، الکامل فی التاریخ (۲۱۷/۷)، الثقات (۳۶۴/۸).

راقم الحروف

منیر احمد وقار ۲۷۔ جولائی ۲۰۰۹ء

استاذ الحدیث جامعہ اُم حبیبہ للبنات

لاہور۔ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْمُقَدِّمَةُ

[1]......بَاب مَا كَانَ عَلَيْهِ النَّاسُ قَبْلَ مَبْعَثِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْجَهْلِ وَالضَّلَالَةِ
اس جہالت اور گمراہی کا بیان جس پر لوگ نبی ﷺ کے مبعوث ہونے سے پہلے تھے

1۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ......

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! أَيُؤَاخَذُ الرَّجُلُ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ ((**مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا كَانَ عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ**)) ❶

حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ اس نے عرض کیا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آدمی اپنے ان اعمال کی وجہ سے پکڑا جائے گا جو اس نے جاہلیت میں کیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اسلام میں اچھے کام کیے اسے جاہلیت کے کاموں کے بدلہ میں نہیں پکڑا جائے گا۔ اور جس نے حالت اسلام میں برے کام کیے اسے اگلے اور پچھلے کاموں کے بدلہ میں پکڑا جائے گا۔“

فوائد:...... قبولیت اسلام انسان کے سبھی گناہوں کے کفارہ بن جاتا ہے گویا کہ انسان آج ہی لباس خاکی میں نمودار ہوا ہے، جیسا کہ بخاری کے الفاظ ہیں: (یکفر اللّٰہ عنه کل سیئة) اللہ تعالیٰ قبول اسلام کی برکت سے پچھلی ہر برائی مٹا دیتے ہیں۔ اور کلمہ گو کے قتل پر اسامہ رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے ڈانٹا تو ان کا کہنا کہ ”کاش میں آج مسلمان ہوا ہوتا“ سے واضح ہے۔ البتہ "اساء فی الاسلام" سے جمہور محدثین نے کفر ہی مراد لیا ہے۔ یعنی مرتد ہو کر آدمی فوت ہوا تو اس سے اسلام سے قبل اور بعد والے سبھی گناہوں کی باز پرس ہوگی۔

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب استتابة المرتدین، باب اثم من اشرك بالله حدیث: 6921۔ صحیح مسلم۔ کتاب الایمان، باب هل یؤاخذ باعمال الجاهلیة، حدیث: 319-318۔

2۔ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ النَّضْرِ الرَّمْلِيُّ عَنْ مَسَرَّةَ بْنِ مَعْبَدٍ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ ابْنِ أَبِي الْحَرَامِ مِنْ لَخْمٍ......

عَنِ الْوَضِينِ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ جَاهِلِيَّةٍ وَعِبَادَةِ أَوْثَانٍ فَكُنَّا نَقْتُلُ الْأَوْلَادَ وَكَانَتْ عِنْدِي بِنْتٌ لِّي فَلَمَّا أَجَابَتْ وَكَانَتْ مَسْرُورَةً بِدُعَائِي إِذَا دَعَوْتُهَا فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَاتَّبَعَتْنِي فَمَرَرْتُ حَتّٰى أَتَيْتُ بِئْرًا مِنْ أَهْلِي غَيْرَ بَعِيدٍ فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا فَرَدَّيْتُ بِهَا فِي الْبِئْرِ وَكَانَ آخِرَ عَهْدِي بِهَا أَنْ تَقُولَ يَا أَبَتَاهُ يَا أَبَتَاهُ فَبَكَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى وَكَفَ دَمْعُ عَيْنَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْزَنْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ كُفَّ فَإِنَّهُ يَسْأَلُ عَمَّا أَهَمَّهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَعِدْ عَلَيَّ حَدِيثَكَ فَأَعَادَهُ فَبَكَى حَتّٰى وَكَفَ الدَّمْعُ مِنْ عَيْنَيْهِ عَلَى لِحْيَتِهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ وَضَعَ عَنِ الْجَاهِلِيَّةِ مَا عَمِلُوا فَاسْتَأْنِفْ عَمَلَكَ۔ ❶

وضین سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اس نے عرض کیا: ”اے اللہ کے رسول! ہم جہالت والے اور بتوں کے پجاری تھے، ہم اولاد کو قتل کرتے تھے۔ اور میری ایک بیٹی تھی جب وہ باتیں کرنے لگی اور جب میں اسے بلاتا تو وہ میرے بلانے سے بہت خوش ہوتی۔ میں نے اسے ایک دن بلایا تو وہ میرے پیچھے چلی آئی۔ میں چلنے لگا حتی کہ ایک کنویں کے پاس آیا، جو میرے گھر سے دور نہ تھا، میں نے اس کے ہاتھ کو پکڑا اور اسے کنوئیں میں گرا دیا۔ آخر وقت تک وہ کہتی رہی: ”اے میرے ابا جان! اے میرے ابا جان!“ رسول اللہ ﷺ رونے لگے حتی کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اس آدمی سے نبی کریم ﷺ کے ساتھیوں میں سے ایک نے اس آدمی سے کہا: ”تو نے رسول اللہ ﷺ کو غمگین کر دیا ہے۔“ آپ نے اس شخص سے فرمایا: ”ٹھہرو! یہ آدمی اس چیز کے متعلق سوال کرتا ہے جس کے بارہ میں بہت فکر مند ہے۔“ پھر آپ نے اس سے فرمایا: ”میرے پاس اپنی بات کو دھراؤ۔“ اس نے بات دھرائی تو آپ ﷺ (پھر) رونے لگے حتی کہ آپ کے آنسو داڑھی پر گرنے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”تحقیق اللہ نے جہالت کے تمام کاموں کو معاف کر دیا ہے۔ اس لیے اب تو نئے سرے سے عمل شروع کر۔“

فوائد:...... یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام سے قبل کی ہر کمی کوتاہی معاف ہے نیز اس حدیث میں عورت پر اسلام کے احسانات کی ایک عظیم جھلک ہے۔ لیکن اس کے باوجود آج کفار کی نقالی میں کچھ

❶ اس حدیث کی سند کے تمام راوی ثقہ ہیں اور یہ روایت مرسل ہے۔ نیز اس کو نقل کرنے میں امام دارمی منفرد ہیں۔

روشن خیال مسلمان عورتیں اسلامی تعلیمات سے نالاں نظر آتی ہیں حالانکہ اسلام نے عورت پر جو پابندی بھی عائد کی ہے اسی میں اس کی خیر کا سامان ہے۔

3۔ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمُؤَدِّبِ عَنِ الْأَعْمَشِ..........

عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَوْلَايَ أَنَّ أَهْلَهُ بَعَثُوا مَعَهُ بِقَدَحٍ فِيهِ زُبْدٌ وَّلَبَنٌ إِلَى آلِهَتِهِمْ قَالَ فَمَنَعَنِي أَنْ آكُلَ الزُّبْدَ لِمَخَافَتِهَا قَالَ فَجَاءَ كَلْبٌ فَأَكَلَ الزُّبْدَ وَشَرِبَ اللَّبَنَ ثُمَّ بَالَ عَلَى الصَّنَمِ وَهُوَ إِسَافٌ وَّنَائِلَةُ قَالَ هَارُونُ كَانَ الرَّجُلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا سَافَرَ حَمَلَ مَعَهُ أَرْبَعَةَ أَحْجَارٍ ثَلَاثَةً لِقِدْرِهِ وَالرَّابِعَ يَعْبُدُهُ وَيُرَبِّي كَلْبَهُ وَيَقْتُلُ وَلَدَهُ۔ ❶

مجاہد اپنے غلام سے بیان کرتے ہیں کہ اس کے گھر والوں نے اسے اپنے معبودوں کے پاس ایک پیالہ دے کر بھیجا جس میں دودھ اور مکھن تھا۔ اس نے کہا کہ مجھے بتوں کے خوف نے مکھن کھانے سے روک دیا۔ اس نے کہا: ''پس ایک کتا آیا اس نے مکھن کھایا اور دودھ پی لیا۔ پھر اس نے بتوں پر پیشاب کر دیا اور وہ بت اساف اور نائلہ تھے۔'' ہارون نے کہا: ''جاہلیت میں جب آدمی سفر کرتا تو اپنے ساتھ چار پتھر لے جاتا تین پتھروں کا وہ چولہا بناتا اور چوتھے کی پوجا کرتا تھا۔ اور وہ اپنے کتوں کی پرورش کرتے اور اپنی اولاد کو قتل کر دیتے۔''

فوائد:...... شرک اور عقل کا ایک دوسرے کی ضد ہونا واضح ہوتا ہے کیونکہ مشرک اپنے معبود کی بے بسی کو دیکھتے ہوئے بھی سمجھنے سے عاری رہتا ہے نیز کتوں کا پالنا اور اپنی اولاد مراد بیٹیوں کو زندہ درگور کر دینا وغیرہ یہ عقل کے دیوالیہ پن کی علامات ہیں۔

4۔ حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا رَيْحَانُ هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ السَّامِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ هُوَ ابْنُ مَنْصُورٍ..........

عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا أَصَبْنَا حَجَرًا حَسَنًا عَبَدْنَاهُ وَإِنْ لَمْ نُصِبْ حَجَرًا جَمَعْنَا كُثْبَةً مِّنْ رَّمْلٍ ثُمَّ جِئْنَا بِالنَّاقَةِ الصَّفِيِّ فَتَفَاجَّ عَلَيْهَا

ابو رجاء بیان کرتے ہیں کہ ہم جاہلیت میں جب کوئی خوبصورت سا پتھر دیکھتے، ہم اس کی پوجا کر لیتے اور جب ہمیں کوئی پتھر نہ ملتا تو ریت کی ڈھیری بنا کر اس پر ایک دودھ والی اونٹنی کو کھڑا کر کے دودھ دوہتے۔ حتی کہ ہم

❶ ''اسنادہ حسن'' اس کو روایت کرنے میں امام دارمی متفرد ہیں۔ البتہ اس جیسی روایت مسند احمد جلد: ۳ صفحہ: ۴۲۵ پر صحیح سند سے موجود ہے۔

فَنَحْلُبُهَا عَلَى الْكُثْبَةِ حَتَّى نَرْوِيَهَا ثُمَّ نَعْبُدُ تِلْكَ الْكُثْبَةَ مَا أَقَمْنَا بِذَلِكَ الْمَكَانِ. قَالَ أَبُو مُحَمَّد الصَّفِيُّ الْكَثِيرَةُ الْأَلْبَانِ ((فَتَفَاجَّ يَعْنِي :النَّاقَةَ إِذَا فَرَجَتْ بَيْنَ رِجْلَيْهَا لِلْحَلْبِ وَالْفَجُّ :الطَّرِيقُ الْوَاسِعُ وَجَمْعُهُ : فِجَاجٌ)).❶

دیکھتے کہ ڈھیری تر ہوگئی ہے پھر جب تک ہم اس جگہ قیام کرتے اس ڈھیری کی پوجا کرتے رہتے۔

فوائد:...... ریت کا چونکہ ہوا سے بکھرنے کا اندیشہ ہوتا ہے لہٰذا اس کو جمانے کے لیے تری کا اہتمام کرتے اور چونکہ سب سے عمدہ تر چیز دودھ ہی موقع پر موجود ہوتا چنانچہ اس کی تری کا استعمال کر لیتے۔

[2]...... بَاب صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُتُبِ قَبْلَ مَبْعَثِهِ

نبی ﷺ کے مبعوث ہونے سے قبل، سابقہ کتب میں آپ کے حالات

5۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ..........

عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ قَالَ كَعْبٌ نَجِدُهُ مَكْتُوبًا مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَظٌّ وَلَا غَلِيظٌ وَلَا صَخَّابٌ بِالْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَغْفِرُ وَأُمَّتُهُ الْحَمَّادُونَ يُكَبِّرُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى كُلِّ نَجْدٍ وَيَحْمَدُونَهُ فِي كُلِّ مَنْزِلَةٍ يَتَأَزَّرُونَ عَلَى أَنْصَافِهِمْ وَيَتَوَضَّئُونَ عَلَى أَطْرَافِهِمْ مُنَادِيهِمْ يُنَادِي فِي جَوِّ السَّمَاءِ صَفُّهُمْ فِي الْقِتَالِ وَصَفُّهُمْ فِي

ابوصالح بیان کرتے ہیں کہ کعب نے کہا ہم آپؐ (کے حالات) کو (تورات وانجیل میں) اس طرح لکھا ہوا پاتے ہیں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں نہ وہ سخت مزاج ہوں گے اور نہ سخت دل ہوں گے۔ اور نہ بازاروں میں چیخنے والے ہوں گے۔ اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیں گے۔ بلکہ وہ درگزر کریں گے اور بخش دیں گے۔ اور آپ کی امت کے لوگ اللہ کی بہت تعریف کرنے والے ہوں گے اور اللہ عزوجل کی بڑائیاں کریں گے۔ اور ہر اونچی جگہ پر اس کی تعریف کریں گے۔ اور اپنی شلواریں نصف پنڈلیوں پر رکھیں گے۔ اور اپنے اعضاء کو دھوئیں گے۔ ان کا موذن

---

❶ "اسناده ضعيف" عباد بن منصور ضعيف ومدلس ہے۔ تہذیب التہذیب: 282/2 اس کو روایت کرنے میں بھی امام دارمی متفرد ہیں، نیز اس جیسی حسن روایت حلیۃ الاولیاء جلد: 2، صفحہ 306 پر موجود ہے۔

الصَّلَاةِ سَوَاءٌ لَهُمْ بِاللَّيْلِ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ وَمَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ وَمُهَاجَرُهُ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهُ بِالشَّامِ۔ [1]

آسمان کی فضا میں اذان دے گا۔ لڑائی اور نماز میں ان کی صفیں برابر ہوں گی۔ رات کے وقت ان کی (تہجد میں رونے کی) آواز شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ جیسی ہوگی۔ اور اس (نبی ﷺ) کی پیدائش کی جگہ مکہ ہوگی اور ہجرت کی جگہ مدینہ طیبہ اور اس کی بادشاہت شام میں ہوگی۔"

فوائد:...... یہ صفات سابقہ کتب سماوی میں موجود تھیں۔ قرآن میں ہے: ﴿يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِندَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ﴾ یہود و نصاریٰ کا خیال تھا کہ پیغمبر ہونے کے لیے اس کا ذکر سابقہ کتب میں موجود ہونا چاہیے اور مدعی نبوت میں ان مذکورہ صفات کا پایا جانا چاہیے۔ لیکن وہ باوجود علم کے کمال ڈھٹائی سے ان واضح علامات کو نظر انداز کر دیتے۔ نیز غزوہ تبوک کے بعد اسلامی سلطنت شام تک وسعت اختیار کر گئی تھی۔

6۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي خَالِدٌ هُوَ ابْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدٍ هُوَ ابْنُ أَبِي هِلَالٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ..........

عَنِ ابْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِنَّا لَنَجِدُ صِفَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا، وَّحِرْزًا، لِلْأُمِّيِّينَ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي سَمَّيْتُهُ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا صَخَّابٍ بِالْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ مِثْلَهَا وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَتَجَاوَزُ وَلَنْ أَقْبِضَهُ حَتَّى نُقِيمَ الْمِلَّةَ الْمُتَعَوِّجَةَ بِأَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَفْتَحُ بِهِ أَعْيُنًا عُمْيًا وَآذَانًا صُمًّا وَّقُلُوبًا غُلْفًا. قَالَ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَأَخْبَرَنِي أَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ كَعْبًا يَقُولُ

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم (پہلی کتابوں میں) رسول اللہ ﷺ کی صفت اس طرح پاتے ہیں کہ: "بے شک ہم نے آپ کو گواہی دینے والا، خوشخبری دینے والا، ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور ان پڑھوں کو (عذاب سے) بچانے والا، تو میرا بندہ اور رسول ہے۔ میں نے اس کا نام "بھروسہ کرنے والا" رکھا۔ وہ نہ سخت مزاج ہوگا اور نہ سخت دل ہوگا۔ اور نہ ہی بازاروں میں چیخنے والا ہوگا۔ اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دے گا۔ مگر معاف کرنے والا اور درگزر کرنے والا ہوگا۔ میں اسے فوت نہیں کروں حتی کہ وہ ٹیڑھے طریقے کو سیدھا کر دے یوں کہ گواہی دی جائے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ اس کے ساتھ اللہ اندھی آنکھوں، بہرے کانوں اور

[1] یہ روایت مرسل صحیح ہے۔ شرح السنة امام بغوی حدیث: 3628۔ حلية الاولياء: 387/5۔

مِثْلَ مَا قَالَ ابْنُ سَلَامٍ۔❷

غافل دلوں کو کھول دے گا۔'' عطاء بن یسار نے کہا کہ مجھے ابو واقدی نے خبر دی ہے کہ اس نے کعب سے اسی طرح سنا، جس طرح ابن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

7۔أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ عَوْفٍ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ..........

عَنْ ذَكْوَانَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ كَعْبٍ فِي السَّطْرِ الْأَوَّلِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَبْدِي الْمُخْتَارُ لَا فَظٌّ وَلَا غَلِيظٌ وَلَا صَخَّابٌ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَغْفِرُ مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ وَهِجْرَتُهُ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهُ بِالشَّامِ۔ وَفِي السَّطْرِ الثَّانِي مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ أُمَّتُهُ الْحَمَّادُوْنَ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِي كُلِّ مَنْزِلَةٍ وَيُكَبِّرُوْنَهُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ رُعَاةُ الشَّمْسِ يُصَلُّوْنَ الصَّلَاةَ إِذَا جَاءَ وَقْتُهَا وَلَوْ كَانُوْا عَلَى رَأْسِ كُنَاسَةٍ وَيَأْتَزِرُوْنَ عَلَى أَوْسَاطِهِمْ وَيُوَضِّئُوْنَ أَطْرَافَهُمْ وَأَصْوَاتُهُمْ بِاللَّيْلِ فِي جَوِّ السَّمَاءِ كَأَصْوَاتِ النَّحْلِ۔❷

ذکوان بن ابو صالح نے کعب سے نقل کیا ہے: (تورات کی) پہلی سطر (اسطورہ) میں یوں ہے:'' محمد ﷺ اللہ کے رسول اور میرے پسندیدہ بندے ہیں۔ نہ سخت مزاج ہوں گے اور نہ سخت دل ہوں گے۔نہ بازاروں میں چلانے والے ہوں گے، نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیں گے۔ البتہ معاف کرنے والے اور بخشنے والے ہوں گے۔ اس کی پیدائش کی جگہ مکہ ہوگی اور ہجرت کی جگہ (مدینہ) طیبہ، اور اس کا ملک شام ہوگا۔'' اور دوسری سطر میں اس طرح ہے کہ:''اس کی امت بہت تعریف کرنے والی ہوگی۔ وہ خوشحالی اور تنگی میں اللہ کی تعریف کریں گے۔ وہ ہر منزل پر اللہ کی تعریف کریں گے اور ہر بلندی پر اس کی بڑائی بیان کریں گے۔ وہ (اوقاتِ نماز کے لیے) آفتاب کا خیال رکھیں گے جب نماز کا وقت ہوگا وہ نماز پڑھیں گے اگر چہ وہ گھوڑے پر ہوں۔ اور اور وہ اپنی چادریں، شلواریں اپنی نصف پنڈلیوں تک رکھیں گے۔ اور اپنے اعظا کو وضو کرتے وقت دھوئیں گے۔ اور رات کو ان کی آوازیں فضا میں شہد کی مکھیوں کی آوازوں کی طرح ہوں گی۔''

---

❶ ''روایت صحیح ہے۔'' صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب کراھیة السخب فی الاسواق حدیث: 2125، کتاب التفسیر۔ سورة الفتح حدیث: 4838۔ دلائل النبوة امام البیھقی: 374/1۔ 376، کتاب المعرفة والتاریخ: 274/3۔

❷''اسناده ضعیف'' زید بن عوف ضعیف بلکہ متروک راوی ہے۔ میزان الاعتدال: 105/2۔ رقم الترجمة۔ 3022۔حلیة الاولیاء: 378/5۔

8۔ أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَأَلَ كَعْبَ الْأَحْبَارِ كَيْفَ تَجِدُ نَعْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرَاةِ؟ فَقَالَ كَعْبٌ نَجِدُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ يُوْلَدُ بِمَكَّةَ وَيُهَاجِرُ إِلٰى طَابَةَ وَيَكُوْنُ مُلْكُهُ بِالشَّامِ وَلَيْسَ بِفَحَّاشٍ وَّلَا صَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يُكَافِئُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَّعْفُو وَيَغْفِرُ أُمَّتُهُ الْحَمَّادُوْنَ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِي كُلِّ سَرَّاءَ وَضَرَّاءَ وَيُكَبِّرُوْنَ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ نَجْدٍ، يُوَضِّئُوْنَ أَطْرَافَهُمْ وَيَأْتَزِرُوْنَ فِي أَوْسَاطِهِمْ يُصَفُّوْنَ فِي صَلَوٰتِهِمْ كَمَا يُصَفُّوْنَ فِي قِتَالِهِمْ دَوِيُّهُمْ فِي مَسَاجِدِهِمْ كَدَوِيِّ النَّحْلِ، يُسْتَمَعُ مُنَادِيهِمْ فِي جَوِّ السَّمَاءِ۔ ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اس نے کعب احبار سے پوچھا کہ تم تورات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کو کیسے پاتے ہو“؟ تو کعب نے کہا ہم ان کے حالات کو اس طرح پاتے ہیں کہ: ”محمد بن عبداللہ مکہ میں پیدا ہوں گے اور (مدینہ) طیبہ کی طرف ہجرت کریں گے اور ان کی بادشاہت شام میں ہوگی۔ نہ وہ بدزبان ہوں گے اور نہ بازاروں میں چلّانے والے ہوں گے۔ اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیں گے، بلکہ وہ معاف کرنے والے اور بخشنے والے ہوں گے۔ اس کی امت کے لوگ بہت حمد کرنے والے ہوں گےجو ہر خوشی اور غمی میں اللہ کی تعریف کریں گے۔ اور وہ ہر بلندی پر اللہ کی بڑائی بیان کریں گے۔ وہ اپنے اعضاء کو وضو کرتے وقت دھوئیں گے۔ اور ان کی شلواریں نصف پنڈلی تک ہوں گی۔ وہ اپنی نماز میں اس طرح صفیں باندھیں گے جیسے وہ جنگ میں صفیں باندھتے ہیں۔ ان کی (گڑگڑاہٹ کی) آواز ان کی مسجدوں میں ایسے ہوگی جیسے شہد کی مکھیاں بھنبھناتی ہیں۔ ان کے منادی (مؤذن) کو آسمان کی فضا میں سنا جائے گا۔

فوائد:...... ان واضح صفات کے پائے جانے اور یہود کے ان کو پہچان لینے کے بعد یہود کا ضد وہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرنا انتہائی درجے کی کمینگی تھی۔ قرآن میں ہے: ﴿يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ﴾ ”وہ (یہود ونصاریٰ) اس (نبیؐ) کو یوں پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچان لیتے ہیں۔“ کیونکہ ایسی واضح نشانیوں کو پہچان لینا ذرا بھی مشکل نہیں۔

9۔ أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ التَّمِيْمِيُّ حَدَّثَنَا بُحَيْرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدٍ

❶ ”اسناده صحيح“ طبقات ابن سعد: 87/2۔

بْنِ مَعْدَانَ ......

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرِ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَقَدْ جَاءَ كُمْ رَسُولٌ إِلَيْكُمْ لَيْسَ بِوَهِنٍ وَلَا كَسِلٍ لِيُحْيِيَ قُلُوبًا غُلْفًا وَيَفْتَحَ أَعْيُنًا عُمْيًا وَيُسْمِعَ آذَانًا صُمًّا وَيُقِيمَ السُّنَّةَ الْعَوْجَاءَ حَتّٰى يُقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ.)) ❶

جبیر بن نفیر حضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک تمہارے پاس ایسا رسول آیا جو نہ کمزور ہے اور نہ کاہل ہے، تاکہ وہ بند دلوں کے پردے ہٹا دے اور وہ اندھی آنکھوں کو کھول دے اور بہرے کانوں کو سنا دے اور غلط راستے کو درست کر دے حتیٰ کہ کہا جائے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے۔''

10۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ............

عَنْ عَامِرٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ إِلَيْهِ حَاجَةٌ فَمَشٰى مَعَهٗ حَتّٰى دَخَلَ قَالَ فَإِحْدٰى رِجْلَيْهِ فِي الْبَيْتِ وَالْأُخْرٰى خَارِجَةٌ كَأَنَّهٗ يُنَاجِي فَالْتَفَتَ فَقَالَ: ((أَتَدْرِي مَنْ كُنْتُ أُكَلِّمُ؟ إِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ أَرَهٗ قَطُّ قَبْلَ يَوْمِي هٰذَا، اسْتَأْذَنَ رَبَّهٗ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ قَالَ إِنَّا آتَيْنَاكَ أَوْ أَنْزَلْنَا الْقُرْآنَ فَصْلًا وَالسَّكِينَةَ صَبْرًا وَالْفُرْقَانَ وَصْلًا))۔ ❷

عامر کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے ایک آدمی تھا۔ جسے آپ سے کوئی کام تھا۔ وہ آپ کے ساتھ چلا حتیٰ کہ آپ گھر میں داخل ہو گئے۔ اس نے کہا پس آپ کا ایک پاؤں گھر میں تھا اور دوسرا باہر، گویا کہ آپ ﷺ (کسی سے) سرگوشی کر رہے ہیں، پھر آپ متوجہ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو جانتا ہے میں کس سے باتیں کر رہا تھا؟ یہ ایک فرشتہ تھا جسے میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ اس نے اپنے رب سے مجھ پر سلام کہنے کی اجازت مانگی۔ اس نے کہا: ''ہم نے تجھے قرآن دیا، یا قرآن کو فیصلہ کرنے کے لئے نازل کیا اور صابر بنانے کے لئے سکینت نازل کی اور وصل کے لئے فرقان نازل کیا۔''

❶ ''مرسل ضعیف'' بقیہ بن ولید مدلس ہے۔ ابو سہر غسانی کا قول ہے: " بقية ليست احاديثه نقية فكن منها على تقية " تهذيب التهذيب: 240/1 ۔ آئمہ فرماتے ہیں: " فاذا قال عن فليس بحجة " جب ''عن'' سے روایت کرے تو حجت نہیں، نیز اقسام تدلیس کی بدترین قسم تدلیس تسویہ کرتا تھا۔ میزان الاعتدال: 331/1۔ ❷ اس کی سند کے تمام راوی ثقہ ہیں باقی عمرو بن ابی قیس کے بارہ میں کچھ کلام ہے اور روایت مرسل ہے نیز اس کو روایت کرنے میں امام دارمی متفرد ہیں۔

فوائد:...... اگر کوئی بات دوسرے کی پریشانی کا سبب بن سکتی ہو تو اسے واضح کر دینا چاہیے، جیسا کہ آپ ﷺ نے اپنے صحابی کو فوراً سرگوشی کی وضاحت کر دی۔ لیکن یہ جذبہ انہیں میں ہوتا ہے جن کو اپنے مسلمان بھائی کی عزتِ نفس اور خوشی کا احساس ہو۔ وگرنہ عموماً لوگ عمداً تکلیف دہ باتیں کرتے ہیں۔

نیز قرآن حق و باطل کے درمیان فیصلہ کن کلام ہے اور مصائب میں نزول سکینت باعث صبر ہے۔ اور فرقان (معجزات) حق و باطل کے درمیان امتیاز اور رب تعالیٰ سے قربت کا باعث ہوتے ہیں۔

11۔أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا رَيْحَانُ هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ هُوَ ابْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ............

عَنْ عَطِيَّةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ فَقِيلَ لَهُ لِتَنَمْ عَيْنُكَ وَلْتَسْمَعْ ، أُذُنُكَ وَلْيَعْقِلْ قَلْبُكَ ۔ قَالَ ((فَنَامَتْ عَيْنَايَ وَسَمِعَتْ أُذُنَايَ وَعَقَلَ قَلْبِي)) قَالَ: فَقِيلَ لِي: سَيِّدٌ بَنٰى دَارًا فَصَنَعَ مَأْدُبَةً وَأَرْسَلَ دَاعِيًا فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَأَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَرَضِيَ عَنْهُ السَّيِّدُ وَمَنْ لَّمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَطْعَمْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَسَخِطَ عَلَيْهِ السَّيِّدُ. قَالَ: ((فَاللّٰهُ السَّيِّدُ وَمُحَمَّدٌ الدَّاعِي وَالدَّارُ الْإِسْلَامُ وَالْمَأْدُبَةُ الْجَنَّةُ.)) [1]

عطیہ سے روایت ہے کہ انھوں نے ربیعہ جرشی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ ''نبی ﷺ کے پاس فرشتہ آیا، آپ سے کہا گیا: آپ کی آنکھیں سو جائیں اور اور آپ کے کان سننے لگیں اور دل غور و فکر کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پس میری آنکھیں سو گئیں، میرے کان سننے لگے اور میرا دل سمجھنے لگا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ سے کہا گیا کہ ایک سردار نے ایک مکان بنایا، پھر دستر خوان لگایا اور ایک دعوت دینے والا بھیجا، جس شخص نے دعوت کو قبول کیا وہ گھر میں داخل ہوا اور دستر خوان سے کھایا، اس سے سردار خوش ہو گیا۔ اور جس نے دعوت کو قبول نہ کیا، وہ گھر میں داخل ہوا اور نہ دستر خوان سے کچھ کھایا اور اس پر سردار ناراض ہو گیا۔ فرمایا: پس وہ سردار اللہ ہے، اور محمد ﷺ دعوت دینے والے ہیں، گھر اسلام ہے اور دستر خوان جنت ہے۔''

فوائد:...... نبی کریم ﷺ کو یہ خصوصیت حاصل تھی کہ نیند کی حالت میں بھی آپ ﷺ کا دل بیدار رہتا اور آپ ﷺ دورانِ نیند اپنی حالت سے باخبر رہتے، جیسا کہ آپ ﷺ وضو کر کے لیٹتے

[1] '' اسناده ضعیف '' عباد بن منصور ضعیف راوی ہے۔ المعجم الكبير طبرانی جلد: 5، ص: 65، حدیث: 4597۔ کتاب السنة امام محمد بن نصر حدیث: 109۔

پھر خراٹے لینے لگے پھر اٹھ کر ویسے ہی نماز ادا فرما لیتے۔ اسی حالت کا اس حدیث میں بیان ہے۔

12- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ التَّمِيمِيِّ..........

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْبَطْحَاءِ وَمَعَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ فَأَقْعَدَهُ وَخَطَّ عَلَيْهِ خَطًّا ثُمَّ قَالَ لَا تَبْرَحَنَّ فَإِنَّهُ سَيَنْتَهِي إِلَيْكَ رِجَالٌ فَلَا تُكَلِّمْهُمْ فَإِنَّهُمْ لَنْ يُكَلِّمُوكَ فَمَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ أَرَادَ ثُمَّ جَعَلُوا يَنْتَهُونَ إِلَى الْخَطِّ لَا يُجَاوِزُونَهُ ثُمَّ يَصْدُرُونَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ جَاءَ إِلَيَّ فَتَوَسَّدَ فَخِذِي وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ فِي النَّوْمِ نَفْخًا فَبَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَسِّدٌ فَخِذِي رَاقِدٌ إِذْ أَتَانِي رِجَالٌ كَأَنَّهُمْ الْجِمَالُ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ بِيضٌ اللَّهُ أَعْلَمُ مَا بِهِمْ مِنَ الْجَمَالِ حَتَّى قَعَدَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رَأْسِهِ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رِجْلَيْهِ فَقَالُوا بَيْنَهُمْ مَا رَأَيْنَا عَبْدًا أُوتِيَ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَيْنَيْهِ لَتَنَامَانِ وَإِنَّ قَلْبَهُ لَيَقْظَانُ اضْرِبُوا لَهُ مَثَلًا سَيِّدٌ بَنَى قَصْرًا ثُمَّ جَعَلَ مَأْدُبَةً فَدَعَا النَّاسَ إِلَى

ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ "بطحا" کی طرف تشریف لے گئے۔ اور آپ کے ساتھ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے اس کو بٹھایا اور اس پر خط کھینچا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "تم اپنی جگہ سے نہ ہٹنا، تیرے پاس کچھ لوگ آئیں گے، ان سے بات نہ کرنا، وہ بھی تجھ سے بات نہیں کریں گے۔ پھر جہاں رسول ﷺ جانا چاہتے تھے چلے گئے۔ پھر وہ (آنے والے) اس خط کے پاس رُک جاتے تھے اور اس سے کے آگے نہیں گزرتے تھے۔ پھر نبی ﷺ کی طرف چلے جاتے، حتی کہ جب رات کا آخری پہر ہوا تو آپ واپس تشریف لائے۔ آپ نے میرے زانو پر ٹیک لگائی، جب آپ ﷺ سوتے تو نیند میں خراٹے لیتے تھے۔ جس وقت رسول اللہ ﷺ میری رانوں پر تکیہ لگائے سو رہے تھے اچانک میرے پاس چند آدمی آئے گویا کہ وہ اونٹ ہیں۔ ان پر سفید کپڑے تھے۔ اللہ ہی ان کی خوبصورتی کو جانتا ہے، حتی کہ ایک جماعت ان میں سے آپ ﷺ کے سر کے پاس بیٹھ گئی اور ایک جماعت آپ ﷺ کے پاؤں میں بیٹھ گئی۔ انہوں نے آپس میں کہا: "ہم نے کسی بندے کو نہیں دیکھا جس کو اس نبی کی طرح بزرگی دی گئی ہو، اس کی آنکھیں سوئی ہوئی ہیں اور اس کا دل بیدار ہے، اس کے لئے مثال بیان کرو: ایک سردار جس نے محل بنایا پھر اس نے دستر خوان لگایا، پھر اس نے لوگوں کو کھانے اور پینے کی دعوت

طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ ثُمَّ ارْتَفَعُوْا وَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ لِيْ أَتَدْرِي مَنْ هٰؤُلَاءِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ۔ قَالَ: ((هُمُ الْمَلَائِكَةُ)) قَالَ وَهَلْ تَدْرِي مَا الْمَثَلُ الَّذِيْ ضَرَبُوْهُ قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ۔ قَالَ: ((الرَّحْمٰنُ بَنَى الْجَنَّةَ فَدَعَا إِلَيْهَا عِبَادَهُ فَمَنْ أَجَابَهُ دَخَلَ جَنَّتَهُ وَمَنْ لَمْ يُجِبْهُ عَاقَبَهُ وَعَذَّبَهُ۔)) [1]

دی۔ پھر وہ لوگ اٹھ گئے اور رسول اللہ ﷺ اس وقت بیدار ہو گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو جانتے ہو کہ یہ کون لوگ تھے؟'' میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ فرشتے تھے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ انہوں نے کس کی مثال بیان کی تھی؟'' میں نے کہا: ''اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ رحمٰن نے جنت بنائی، پھر اپنے بندوں کو جنت کی طرف بلایا، جس نے اسے قبول کرلیا جنت میں داخل ہو گیا، جس نے اسے قبول نہ کیا اسے سزا دے گا اور عذاب دے گا۔''

فوائد:...... یہ حدیث سابقہ حدیث سے مطول ہے، اس میں گذشتہ حدیث کی تمثیل کا مزید وضاحت سے بیان ہے۔ جس میں دعوتِ اسلام اور مقصد بعثتِ نبوی کو احسن طریقے سے سمجھایا گیا ہے۔

[3]......بَاب كَيْفَ كَانَ أَوَّلُ شَأنِ النَّبِيِّ ﷺ
نبی ﷺ کی پہلی حالت کیسی تھی

13۔ أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ............

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو السُّلَمِيُّ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ كَيْفَ كَانَ أَوَّلُ شَأْنِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ ((كَانَتْ حَاضِنَتِيْ مِنْ بَنِيْ سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَابْنٌ لَهَا فِيْ بَهْمٍ

عبدالرحمٰن بن عمرو سلمی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابی عتبہ بن عبد سلمی نے لوگوں سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک آدمی نے پوچھا: ''اے اللہ کے رسول! آپ کی پہلی حالت کیسی تھی؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''میری گود کھیلانے والی دایہ بنو سعد بن بکر سے تھی، میں اور اس کا بیٹا ان کے جانوروں کو لیکر چلے اور ہم نے اپنے ساتھ کھانا نہ لیا۔ میں نے کہا: اے میرے بھائی! جاؤ اور ماں کے پاس سے ہمارے لئے کچھ لے کر آؤ۔ میرا بھائی چلا

[1] ''اسناده حسن'' جامع الترمذی۔ کتاب الامثال باب ماجاء فی مثل الله لعباده، حدیث: 2861۔

لَنَا وَلَمْ نَأْخُذْ مَعَنَا زَادًا، فَقُلْتُ يَا أَخِيْ
اذْهَبْ فَأْتِنَا بِزَادٍ مِّنْ عِنْدِ أُمِّنَا فَانْطَلَقَ
أَخِيْ وَمَكَثْتُ عِنْدَ الْبُهْمِ فَأَقْبَلَ طَائِرَانِ
أَبْيَضَانِ كَأَنَّهُمَا نَسْرَانِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا
لِصَاحِبِهِ أَهُوَ هُوَ قَالَ الْآخَرُ نَعَمْ فَأَقْبَلَا
يَبْتَدِرَانِيْ فَأَخَذَانِيْ فَبَطَحَانِيْ لِلْقَفَا
فَشَقَّا بَطْنِيْ ثُمَّ اسْتَخْرَجَا قَلْبِيْ فَشَقَّاهُ
فَأَخْرَجَا مِنْهُ عَلَقَتَيْنِ سَوْدَاوَيْنِ فَقَالَ
أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ ائْتِنِي بِمَاءِ ثَلْجٍ
فَغَسَلَ بِهِ جَوْفِيْ ثُمَّ قَالَ ائْتِنِيْ بِمَاءِ
بَرَدٍ فَغَسَلَ بِهِ قَلْبِيْ ثُمَّ قَالَ ائْتِنِيْ
بِالسَّكِينَةِ فَذَرَّهُ فِي قَلْبِيْ ثُمَّ قَالَ
أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ حُصْهُ فَحَاصَهُ وَخَتَمَ
عَلَيْهِ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا
لِصَاحِبِهِ اجْعَلْهُ فِي كِفَّةٍ وَاجْعَلْ أَلْفًا
مِنْ أُمَّتِهِ فِي كِفَّةٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَنَا أَنْظُرُ إِلَى
الْأَلْفِ فَوْقِيْ أُشْفِقُ أَنْ يَخِرَّ عَلَيَّ
بَعْضُهُمْ فَقَالَ لَوْ أَنَّ أُمَّتَهُ وُزِنَتْ بِهِ
لَمَالَ بِهِمْ ثُمَّ انْطَلَقَا وَتَرَكَانِيْ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
((وَفَرِقْتُ فَرَقًا شَدِيدًا ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى
أُمِّيْ فَأَخْبَرْتُهَا بِالَّذِيْ لَقِيْتُ فَأَشْفَقَتْ
أَنْ يَكُونَ قَدْ الْتُبِسَ بِيْ فَقَالَتْ: أُعِيذُكَ

گیا اور میں جانوروں کے پاس ٹھہر گیا۔ پس دو سفید پرندے آئے، گویا کہ وہ چیلیں ہیں۔ ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: ''کیا یہ وہی ہے؟'' دوسرے نے کہا: ''جی ہاں۔'' پس وہ دونوں میری طرف تیزی سے لپکے۔ پس انہوں نے مجھے پکڑ لیا اور مجھے گدی کے بل لٹا دیا۔ انہوں نے میرے پیٹ کو چاک کیا پھر میرے دل کو نکالا، پس اسے چاک کیا۔ پھر انہوں نے اس میں سے دو سیاہ (خون کے) لوتھڑے نکالے، پھر ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: ''میرے پاس برف والا پانی لاؤ۔'' پھر اس نے اس سے میرے سینے کو دھویا۔ پھر اس نے کہا: ''میرے پاس اولوں کا پانی لاؤ۔'' پھر اس کے ساتھ اس نے میرے دل کو دھویا۔ پھر اس نے کہا: ''میرے پاس تسکین لاؤ۔'' پس اس نے اسے میرے دل میں چھڑک دیا۔ پھر ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: ''انہیں سی دو۔'' پس اس نے سی دیا، اور اس پر مہر نبوت لگا دی۔ پھر ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: ''اس کو ایک پلڑے میں رکھو اور اس کی امت کے ہزار آدمیوں کو دوسرے پلڑے میں رکھو۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اس وقت ہزار آدمیوں کو اپنے اوپر دیکھ رہا تھا، میں خوفزدہ تھا کہ ان میں سے کوئی میرے اوپر نہ گر پڑے۔'' پھر اس نے کہا: ''اگر اس کی پوری امت کا وزن اس کے ساتھ کیا جائے تو یہ ان سب سے وزنی ہو۔'' پھر وہ چلے گئے اور مجھے چھوڑ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں بہت خوفزدہ ہوا، پھر میں اپنی ماں کے پاس چلا گیا۔ میں نے اسے تمام ماجرا سنایا، وہ ڈر گئیں

بِـاللّٰهِ فَرَحَلَتْ بَعِيرًا لَّهَا فَجَعَلَتْنِيْ عَلَى الرَّحْلِ وَرَكِبَتْ خَلْفِيْ حَتّٰى بَلَغْنَا إِلَى أُمِّيْ فَقَالَتْ أَدَّيْتُ أَمَانَتِيْ وَذِمَّتِيْ وَحَدَّثَتْهَا بِالَّذِيْ لَقِيْتُ فَلَمْ يَرُعْهَا ذٰلِكَ وَقَالَتْ إِنِّيْ رَأَيْتُ حِيْنَ خَرَجَ مِنِّيْ يَعْنِيْ نُورًا أَضَاءَتْ مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ.)) ❶

کہ کہیں مجھے کوئی چیز نہ چمٹ گئی ہو۔ اور کہا: ’’اللہ تجھے پناہ میں رکھے، اس نے ایک اونٹ تیار کیا اور مجھے پالان پر بٹھایا اور خود میرے پیچھے سوار ہوگئی۔ حتی کہ ہم میری ماں کے پاس پہنچ گئے۔ پھر اس نے کہا: ’’میں نے اپنی امانت حوالے کر دی اور اپنا فرض پورا کیا۔‘‘ اور جو واقعہ میرے ساتھ ہوا تھا اسے بیان کر دیا وہ اس سے خوفزدہ نہ ہوئی۔ اس نے کہا: ’’جس وقت یہ مجھ سے پیدا ہوا تھا میں نے ایسا نور دیکھا تھا جس سے ملک شام کے تمام گھر (محلات) روشن ہو گئے تھے۔‘‘

فوائد:...... یہ بچپن میں ہی اللہ کی جانب سے آپ کی اندرونی طہارت کا بندوبست تھا۔ یہ واقعہ آپ ﷺ کے ساتھ پانچویں سال پیش آیا۔ (مسلم) نیز آپ ﷺ کا اپنی امت کے مقابلے میں وزنی ہونا یہ علو شان کی بنا پر ہے۔ ((مَنْ دَلَّ عَلَى خير فله مثل اجر فاعله)) (مسلم) ’’جو کوئی نیکی پر راہنمائی کرے پس اس کے لیے نیکی کرنے والے کے برابر اجر ہوگا۔‘‘ کے اعتبار سے چونکہ آپ ﷺ ساری امت کے مصلح و راہنما ہیں اس لیے ساری امت کی نیکیاں برابر آپ ﷺ کے رتبے کو بڑھانے کا باعث ہیں اور اللہ کی طرف سے عطا کردہ مقام آپ کی شان و عظمت کو اور چار چاند لگا دیتا ہے۔

14۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عُثْمَانَ الْقُرَشِيُّ عَنْ عُمَرَ ابْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ عَلِمْتَ أَنَّكَ نَبِيٌّ حَتّٰى اسْتَيْقَنْتَ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَتَانِي مَلَكَانِ وَأَنَا بِبَعْضِ بَطْحَاءِ مَكَّةَ فَوَقَعَ أَحَدُهُمَا إِلَى الْأَرْضِ وَكَانَ الْآخَرُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا

ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی: ’’اے اللہ کے رسول! جس وقت آپ کو نبوت ملی تو آپ کو کیسے پتہ چلا کہ آپ نبی ہیں؟‘‘ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اے ابوذر! میں مکہ کے کسی نالے پر تھا میرے پاس دو فرشتے آئے ان میں سے ایک زمین پر آیا اور دوسرا آسمان اور زمین کے درمیان تھا ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی

❶ مذکورہ سند اگرچہ بقیہ بن ولید کی وجہ سے ضعیف ہے، مگر مسند احمد: 184/4 اور مستدرک حاکم، میں نیز حدیث: 4230 میں اور طبرانی (322) میں صیغہ تحدیث سے مروی ہے اور وہ سند صحیح ہے۔

لِصَاحِبِهِ أَهُوَ هُوَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَزِنْهُ بِرَجُلٍ فَوُزِنْتُ بِهِ فَوَزَنْتُهُ ثُمَّ قَالَ فَزِنْهُ بِعَشَرَةٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ ثُمَّ قَالَ زِنْهُ بِمِائَةٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ ثُمَّ قَالَ زِنْهُ بِأَلْفٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَنْتَثِرُونَ عَلَيَّ مِنْ خِفَّةِ الْمِيزَانِ قَالَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ لَوْ وَزَنْتَهُ بِأُمَّتِهِ لَرَجَحَهَا۔ ❶

سے کہا: ''کیا یہ وہی ہے؟'' اس نے کہا: ''جی ہاں۔'' اس نے کہا: ''اسے ایک آدمی کے ساتھ تولو۔'' میں اس کے ساتھ تولا گیا تو میں وزنی ہو گیا۔ پھر اس نے کہا: ''اس کا دس آدمیوں کے ساتھ وزن کرو۔'' میرا ان سے وزن کیا گیا تو میں ان سے وزنی ہو گیا۔ پھر اس نے کہا: ''اسے سو آدمیوں کے ساتھ تولو۔'' میں ان کے ساتھ تولا گیا تو ان سے بھی جھک گیا۔ پھر اس نے کہا: ''اسے ہزار آدمیوں کے ساتھ تولو۔'' میں ان کے ساتھ تولا گیا تو ان سے بھی جھک گیا۔ گویا کہ میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ ترازو کے ہلکا ہونے کی وجہ سے مجھ پر گر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: ''اگر اس کی پوری امت سے اس کا وزن کیا جاتا تو یقیناً یہ اس سے جھک جاتا۔''

15۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ..........

عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِيهِمْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا رَحْمَةٌ مُهْدَاةٌ۔ ❷

ابو صالح بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ لوگوں کو پکارتے تھے کہ: ''اے لوگو! میں تو محض رحمت اور ہدایت کا ذریعہ ہوں۔''

فوائد:...... آپ ﷺ دو اعتبار سے امت کے لیے رحمت تھے۔ (۱) اخلاقی وصفاتی طور پر جیسا کہ آپ ﷺ انسانوں وحیوانوں سبھی کے لیے شفقت ورحمت والا سلوک کرتے، حتی کہ دشمن بھی آپ ﷺ کی نرمی، مہربانی اور رحم دیکھ کر غلام بن جاتے (۲) ذاتی طور پر: آپ ﷺ کی ذات امت کے لیے باعث رحمت تھی قرآن میں ہے: ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ﴾ کہ جب تک آپ ﷺ ان میں ہیں ہم ان کو عذاب نہیں دیں گے۔

---

❶ " اسنادہ منقطع " عروہ بن زبیر نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔ دلائل النبوۃ امام ابو نعیم حدیث: 167، کشف الاستار: 115,116/3 حدیث: 2371 ، کتاب الضعفاء امام عقیلی: 183/1

❷ " اسنادہ صحیح " البتہ روایت مرسل ہے، کیونکہ ابو صالح تابعی ہیں۔ امام بیہقی نے دلائل النبوۃ: 1858/1 امام قضاعی نے مسند الشہاب حدیث: 1160، امام طبرانی نے المعجم الصغیر: 59/1، المعجم الاوسط حدیث: 30 میں سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع نقل کیا ہے اور اس کی سند بھی صحیح ہے۔

[4]......بَاب مَا أَكْرَمَ اللّٰهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ مِنْ إِيمَانِ الشَّجَرِ بِهِ وَالْبَهَائِمِ وَالْجِنِّ

درختوں، جنوں اور چوپایوں کا نبی ﷺ پر ایمان لانا جس کے ذریعے نبی ﷺ کو بزرگی دی گئی

16۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ عَنْ عَطَاءٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَقْبَلَ أَعْرَابِيٌّ فَلَمَّا دَنَا مِنْهُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَيْنَ تُرِيدُ ؟)) قَالَ إِلَى أَهْلِي۔ قَالَ ((هَلْ لَكَ فِي خَيْرٍ)) قَالَ وَمَا هُوَ۔ قَالَ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ وَمَنْ يَشْهَدُ عَلَى مَا تَقُولُ؟ قَالَ هَذِهِ السَّلَمَةُ فَدَعَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ بِشَاطِئِ الْوَادِي فَأَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْأَرْضَ خَدًّا حَتَّى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلَاثًا فَشَهِدَتْ ثَلَاثًا أَنَّهُ كَمَا قَالَ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَنْبَتِهَا وَرَجَعَ الْأَعْرَابِيُّ إِلَى قَوْمِهِ وَقَالَ إِنِ اتَّبَعُونِي أَتَيْتُكَ بِهِمْ وَإِلَّا رَجَعْتُ فَكُنْتُ مَعَكَ۔ ❶

ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ ہم سفر میں رسول ﷺ کے ساتھ تھے ایک اعرابی آیا، جب وہ آپ کے قریب ہوا تو اس سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو کہاں کا ارادہ رکھتا ہے؟'' اس نے کہا: ''اپنے گھر کا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا بھلائی میں تجھے کچھ رغبت ہے؟'' اس نے کہا: ''وہ کیا ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کہ تو گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔'' اس نے کہا: ''جو بات آپ کہہ رہے ہیں اس پر کون گواہی دے گا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کیکر کا درخت۔'' اور وہ درخت وادی کے کنارے پر تھا پس اسے رسول اللہ ﷺ نے بلایا، وہ زمین کو پھاڑتا ہوا آیا حتی کہ وہ آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ آپ نے اس سے تین بار گواہی طلب کی، اس نے تین مرتبہ گواہی دی کہ آپ ایسے ہی ہیں جیسے آپ نے فرمایا۔ پھر وہ اپنی جگہ پر لوٹ گیا۔ اور وہ دیہاتی اپنی قوم کے پاس لوٹ گیا۔ اور اس نے کہا: ''اگر انہوں نے میری پیروی کی تو میں ان سب کو آپ کے پاس لاؤں گا، وگرنہ میں لوٹ آؤں گا اور آپ کے پاس ہی رہوں گا۔''

❶ ''حدیث صحیح'' سند الموصلی: 34/10، حدیث: 5662۔ صحیح ابن حبان: 6505۔ موارد الظمآن، حدیث: 2110.

فوائد:...... یہ خرق عادت کام کا وقوع پذیر ہونا معجزہ الٰہی تھا جو کہ کبھی کبھار احقاق حق کے لیے واضح ہوتا ہے۔ اس سے اہل ایمان کو تقویت ملتی ہے اور دشمنوں پر حجت تمام ہوتی ہے۔ نیز معجزہ کے ظہور میں انبیاء ورسل علیہم السلام کی مرضی نہیں چلتی کہ وہ جب چاہیں معجزہ کر دکھائیں، بلکہ معجزہ تبھی ظہور پذیر ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی مرضی وحکمت اس کی متقاضی ہو۔

17۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ..........

عَنْ جَابِرٍ قَالَ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَكَانَ لَا يَأْتِي الْبَرَازَ حَتّٰى يَتَغَيَّبَ فَلَا يُرٰى فَنَزَلْنَا بِفَلَاةٍ مِّنَ الْأَرْضِ لَيْسَ فِيهَا شَجَرَةٌ وَلَا عَلَمٌ فَقَالَ يَا جَابِرُ اجْعَلْ فِي إِدَاوَتِكَ مَاءً ثُمَّ انْطَلِقْ بِنَا.)) قَالَ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى لَا نُرٰى فَإِذَا هُوَ بِشَجَرَتَيْنِ بَيْنَهُمَا أَرْبَعُ أَذْرُعٍ فَقَالَ يَا جَابِرُ انْطَلِقْ إِلٰى هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَقُلْ يَقُولُ لَكِ رَسُولُ اللّٰهِ الْحَقِي بِصَاحِبَتِكِ حَتّٰى أَجْلِسَ خَلْفَكُمَا [قَالَ فَفَعَلْتُ] فَرَجَعَتْ إِلَيْهَا فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُمَا ثُمَّ رَجَعَتَا إِلٰى مَكَانِهِمَا فَرَكِبْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللّٰهِ بَيْنَنَا كَأَنَّمَا عَلَيْنَا الطَّيْرُ تُظِلُّنَا فَعَرَضَتْ لَهُ امْرَأَةٌ مَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنِي هٰذَا يَأْخُذُهُ الشَّيْطَانُ كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثَ مِرَارٍ۔

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں نکلا، آپ قضائے حاجت کے لئے جاتے تو آپ غائب ہو جاتے۔ پس آپ نظر نہ آتے تھے۔ پس ہم ایک میدان میں اترے جس میں کوئی درخت نہ تھا اور نہ ہی کوئی پہاڑ نظر آتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے جابر! اپنے لوٹے میں پانی لاؤ، اور ہمارے ساتھ چلو۔'' جابر کہتے ہیں کہ ہم چلنے لگے حتی کہ نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ اچانک دو درخت نظر آئے جن کے درمیان چار ہاتھ کا فاصلہ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے جابر! اس درخت کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تجھے کہتے ہیں کہ اپنے ساتھی کے ساتھ مل جا تاکہ میں تمہارے پیچھے بیٹھوں۔'' کہتے ہیں: میں نے (ایسے ہی) کیا، تو وہ درخت اس کی طرف لوٹ آیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے بیٹھ گئے۔ پھر وہ دونوں اپنی اپنی جگہ پر لوٹ گئے۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تھے گویا کہ پرندے ہمارے اوپر سایہ کئے ہوئے ہیں۔ پھر آپ کے سامنے ایک عورت آئی، اس کے پاس اس کا بچہ تھا۔ اس نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! میرے اس بیٹے کو شیطان روزانہ تین بار پکڑتا ہے۔''

قَالَ فَتَنَاوَلَ الصَّبِيَّ فَجَعَلَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مُقَدَّمِ الرَّحْلِ ثُمَّ قَالَ اخْسَأْ عَدُوَّ اللّٰهِ أَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَأْ عَدُوَّ اللّٰهِ أَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَيْهَا فَلَمَّا قَضَيْنَا سَفَرَنَا مَرَرْنَا بِذٰلِكَ الْمَكَانِ فَعَرَضَتْ لَنَا الْمَرْأَةُ مَعَهَا صَبِيُّهَا وَمَعَهَا كَبْشَانِ تَسُوقُهُمَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلُ اللّٰهِ اقْبَلْ مِنِّي هَدِيَّتِي فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عَادَ إِلَيْهِ بَعْدُ فَقَالَ ((خُذُوْا مِنْهَا وَاحِدًا وَرُدُّوْا عَلَيْهَا الْآخَرَ.)) قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا كَأَنَّمَا عَلَيْنَا الطَّيْرُ تُظِلُّنَا فَإِذَا جَمَلٌ نَادٌّ حَتّٰى إِذَا كَانَ بَيْنَ سِمَاطَيْنِ خَرَّ سَاجِدًا فَجَلَسَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَلَى النَّاسِ مَنْ صَاحِبُ الْجَمَلِ فَإِذَا فِتْيَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا هُوَ لَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ فَمَا شَأْنُهُ قَالُوا اسْتَنَيْنَا عَلَيْهِ مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً وَكَانَتْ بِهِ شُحَيْمَةٌ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْحَرَهُ فَنَقْسِمَهُ بَيْنَ غِلْمَانِنَا فَانْفَلَتَ مِنَّا۔ قَالَ: ((بِيعُونِيهِ)) قَالُوا لَا بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: ((إِمَّا لَا فَأَحْسِنُوا

آپ ﷺ نے اس کو پکڑ کر اپنے اور پالان کی اگلی جگہ کے درمیان بٹھایا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے دشمن! دور ہو جا میں اللہ کا رسول ہوں، اللہ کے دشمن دور ہو جا میں اللہ کا رسول ہوں۔'' آپ نے اس طرح تین بار فرمایا، پھر اس بچے کو عورت کی طرف لوٹا دیا۔ جب ہم نے اپنا سفر طے کر لیا تو ہم اس جگہ سے گزرے، وہ عورت ہمارے سامنے آئی۔ اس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا۔ اور اس کے ساتھ دو مینڈھے تھے، جنہیں وہ ہانک رہی تھی۔ اس نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! میری طرف سے یہ تحفہ قبول کریں، اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا بھیجا ہے، اس کے بعد شیطان اس بچے کے پاس کبھی نہیں آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک مینڈھا اس سے لے لو، اور دوسرا اسے واپس کر دو۔'' جابر کہتے ہیں: ''پھر ہم روانہ ہوئے اور رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تھے۔ گویا کہ پرندے ہمارے اوپر سایہ کئے ہوئے ہیں۔ اچانک ایک اونٹ بدکتا ہوا آیا حتی کہ جب لوگوں کے درمیان آیا تو سجدے میں گر پڑا، رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے، پھر لوگوں سے فرمایا: ''یہ اونٹ کس کا ہے؟'' چند انصاری نوجوانوں نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! یہ اونٹ ہمارا ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا کیا حال ہے؟'' انہوں نے کہا: ''ہم نے بیس برس تک اس پر پانی لادا ہے، جبکہ اس پر چربی تھی، پس ہم نے ارادہ کیا کہ ہم اس کی قربانی کر دیں، پھر اسے اپنے لڑکوں کے درمیان تقسیم کر دیں تو وہ ہم سے بھاگ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے میرے ہاتھ بیچ

إِلَيْهِ حَتَّى يَأْتِيَهُ أَجَلُهُ)) قَالَ الْمُسْلِمُونَ عِنْدَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَحْنُ أَحَقُّ بِالسُّجُودِ لَكَ مِنَ الْبَهَائِمِ - قَالَ: ((لَا يَنْبَغِي لِشَيْءٍ أَنْ يَسْجُدَ لِشَيْءٍ وَلَوْ كَانَ ذَلِكَ كَانَ النِّسَاءُ لِأَزْوَاجِهِنَّ.)) ❶

دو۔'' انہوں نے کہا: ''نہیں اے اللہ کے رسول! بلکہ وہ آپ ہی کا ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر (بیچتے) نہیں ہو تو پھر اس کے ساتھ حسن سلوک کرو، حتی کہ اسے موت آ جائے۔'' اس وقت مسلمانوں نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! ہم چوپایوں سے زیادہ مستحق ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''کسی چیز کے لائق نہیں کہ کسی چیز کو سجدہ کرے۔ اگر یہ بات جائز ہوتی تو عورتیں اپنے شوہروں کو سجدہ کرتیں۔''

فوائد:...... اس سے مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوئیں۔ (۱) قضائے حاجت کے لیے راستے سے ہٹ کر اور چھپ کر بیٹھنا چاہیے۔ (۲) اگر کسی کو جنات کی شکایت ہو تو اس کو دم کرنا اور اس کی مدد کرنا مستحب ہے۔ (۳) آپ ﷺ جانوروں کے لیے بھی رحیم تھے۔ (۴) سجدہ تعظیمی اس امت میں حرام ہے۔

18- حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَجْلَحُ عَنِ الذَّيَّالِ بْنِ حَرْمَلَةَ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ رضی اللہ عنہما قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دُفِعْنَا إِلَى حَائِطٍ فِي بَنِي النَّجَّارِ فَإِذَا فِيهِ جَمَلٌ لَا يَدْخُلُ الْحَائِطَ أَحَدٌ إِلَّا شَدَّ عَلَيْهِ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ فَدَعَاهُ فَجَاءَ وَاضِعًا مِشْفَرَهُ عَلَى الْأَرْضِ حَتَّى بَرَكَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ هَاتُوا خِطَامًا فَخَطَمَهُ وَدَفَعَهُ إِلَى صَاحِبِهِ ثُمَّ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئے۔ حتی کہ ہم بنو نجار کے باغ میں پہنچ گئے۔ اس باغ میں ایک اونٹ تھا کہ جونہی کوئی آدمی باغ میں داخل ہوتا تو اونٹ اس پر حملہ کر دیتا، انہوں نے نبی ﷺ کے پاس اس بات کا ذکر کیا۔ آپ اس کے پاس آئے اور اسے بلایا تو وہ اپنا ہونٹ زمین سے لگاتا ہوا چلا آیا۔ حتی کہ وہ آپ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مہار لاؤ۔'' آپ ﷺ نے اسے مہار ڈالی۔ اور اسے اس کے مالک کی طرف لوٹا دیا۔ پھر آپ متوجہ ہوئے تو

❶ ''اسنادہ ضعیف'' اسماعیل بن عبدالملک ضعیف ہے۔ البتہ حدیث اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ مصنف ابن ابی شیبة، حدیث: 1803۔ دلائل النبوة امام بیهقی: 19/6-18۔ التمهید امام ابن عبدالبر: 223,224۔ نیز امام ابن ماجہ اور امام ابوداؤد نے اس کو مختصر ذکر کیا ہے۔

الْتَفَتَ فَقَالَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ أَحَدٌ إِلَّا يَعْلَمُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا عَاصِيَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ۔ ❶

آپ ﷺ نے فرمایا: ''آسمان اور زمین کے درمیان نافرمان جنوں اورانسانوں کے علاوہ ہر چیز جانتی ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔''

فوائد:...... معلوم ہوا کائنات کی ہر چیز آپ ﷺ کی نبوت کی گواہ ہے۔سوائے نافرمان جنوں اورانسانوں کے۔

19۔ أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ............

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ بِابْنٍ لَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنِي بِهِ جُنُونٌ وَإِنَّهُ يَأْخُذُهُ عِنْدَ غَدَائِنَا وَعَشَائِنَا فَيُخَبِّثُ عَلَيْنَا فَمَسَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهُ وَدَعَا فَثَعَّ ثَعَّةً وَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ مِثْلُ الْجِرْوِ الْأَسْوَدِ فَسَعَى۔ ❷

سعید بن جبیر رحمہ اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو لے کر نبی ﷺ کے پاس آئی۔ اس نے عرض کی: ''اے اللہ کے رسول! میرے بیٹے کو جنون ہے۔صبح کے کھانے کے وقت اور شام کے کھانے کے وقت اس پر جن آتا ہے پس وہ ہمارا بہت کچھ خراب کردیتا ہے۔'' رسول اللہ ﷺ نے اس کے سینے پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی، اس بچے نے قے کی اوراس کے پیٹ سے سیاہ پلّے کی مانند کوئی چیز نکلی جو دوڑ گئی۔

20۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ سِمَاكٍ............

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ۔❸

جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں مکہ میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو نبوت سے پہلے مجھے سلام کیا کرتا تھا۔ میں اب بھی اسے پہچانتا ہوں۔''

---

❶ '' اسناده جيّد '' مسند احمد: 310/3 ۔ مصنف ابن ابی شيبة، حديث: 11168۔

❷ '' اسناده ضعيف '' فرقد سَبَخی ضعیف ہے۔مسند احمد: 239/1 ۔ دلائل النبوة: 182/6۔ المعجم الكبير: 57/12، حديث: 12460۔

❸ صحيح مسلم، كتاب الفضائل، فضل نسب النبی ﷺ وتسليم الحجر عليه قبل النبوة، حديث: 5939 ۔ مسند احمد: 89/5 ۔ جامع الترمذی، كتاب المناقب، حديث: 3624 ۔

فوائد:...... بعثت سے قبل ہی آپ ﷺ کی نشانیوں سے لوگ آپ ﷺ کو مستقبل کا نبی ہونے کی حیثیت سے پہچان رہے تھے۔ کیونکہ ایسی علامات ظاہر ہوتی رہتی تھیں۔ جیسے بچپن میں شق صدر کا واقعہ پیش آنا اور ابوطالب کے ساتھ سفر تجارت میں پادریوں کا آپ ﷺ کی علوشان سے آگاہ ہوجانا، وغیرہ۔ اسی طرح بے جان اشیاء کو بھی اللہ نے یہ آگاہی فراہم کردی۔

21۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِيْ ثَوْرٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ إِسْمَعِيلَ السُّدِّيِّ عَنْ عَبَّادٍ أَبِيْ يَزِيدَ..........

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا فَمَرَرْنَا بَيْنَ الْجِبَالِ وَالشَّجَرِ فَلَمْ نَمُرَّ بِشَجَرَةٍ وَلَا جَبَلٍ إِلَّا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ ❶

علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مکہ میں نبی ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہم آپ کے ساتھ مکہ کے ایک کونہ میں گئے۔ ہمارا گزر درختوں اور پہاڑوں کے درمیان سے ہوا، ہر درخت اور پہاڑ کہتا: ’’السلام علیك یا رسول الله‘‘.

فوائد:...... اس میں آپ ﷺ کی نبوت کے دلائل، معجزات کا بیان ہے۔ جو روزِ روشن کی طرح اس بات کو واضح کرتے ہیں کہ آپ ﷺ عام دنیادار، جادوگر نہیں تھے بلکہ آپؐ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی ورسول تھے۔

22۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ..........

عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ أَوْ جُهَيْنَةَ قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ فَإِذَا هُوَ بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ ذِئْبٍ قَدْ أَقْعَيْنَ وُفُودَ الذِّئَابِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

شمر بن عطیہ بیان کرتے ہیں کہ مزینہ یا جہنیہ قبیلے کا ایک آدمی بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھی تو اچانک دیکھا کہ سو کے قریب بھیڑیے تھے جو بھیڑیوں کی طرف سے وفد کی صورت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان صحابہؓ سے فرمایا: ’’تم ان کو اپنے کھانے

❶ اس حدیث کی سند میں علتیں ہیں: (1) ولید بن ابی ثور ضعیف ہے۔ (2) اور عباد ابی یزید مجہول ہے۔ ترمذی نے کتاب المناقب : 3630 میں اور بیہقی نے دلائل النبوة 154/12 میں اسے روایت کیا ہے جس میں یونس بن عنبسہ نے ولید بن ابی ثور کی متابعت کی ہے مگر اس سے کوئی تقویت حاصل نہیں ہوتی ہے۔ اس لیے کہ یونس بن عنبسہ بھی مجہول راوی ہے۔ اس کے راوی ثقہ ہیں اور یہ روایت اپنے شواہد کے ساتھ درجہ قبول تک پہنچتی ہے۔ مصنف ابن ابی شیبه، حدیث: 11785 ۔ البداية والنهاية: 146/6 ۔

وَسَلَّمَ ((تَرْضَخُونَ لَهُمْ شَيْئًا مِنْ طَعَامِكُمْ وَتَأْمَنُونَ عَلَى مَا سِوٰى ذٰلِكَ؟)) فَشَكَوْا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَاجَةَ - قَالَ ((فَآذِنُوهُنَّ)) قَالَ فَآذَنُوهُنَّ فَخَرَجْنَ وَلَهُنَّ عُوَاءٌ۔ (1)

سے کچھ کھلا دیا کرو، اس سے تم باقی چیزوں (بھیڑ بکریوں) کے متعلق امن میں رہو گے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے حاجت مندی کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پس تمہی ان کو اطلاع دے دو۔'' اس نے کہا: لوگوں نے ان کو اطلاع دی۔ تو وہ اس حال میں نکلے کہ وہ چیختے چلاتے جا رہے تھے۔''

فوائد:...... جنگلی جانوروں وغیرہ کو کھانے میں سے کچھ ڈال دینا چاہیے تاکہ دوسری خوراک کو یہ خراب نہ کریں۔ لیکن صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہاں چونکہ قلت تھی۔ چنانچہ ان کی شکایات پر آپ ﷺ نے انہیں بھگا دیا۔ بہرحال بہتر یہی ہے آپؐ کے حسب مشورہ انہیں کچھ نہ کچھ ڈال دیا جائے۔

23۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ..........

عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ حَزِينٌ وَقَدْ تَخَضَّبَ بِالدَّمِ مِنْ فِعْلِ أَهْلِ مَكَّةَ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ جِبْرِيلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ تُحِبُّ أَنْ أُرِيَكَ آيَةً قَالَ نَعَمْ فَنَظَرَ إِلَى شَجَرَةٍ مِنْ وَرَائِهِ فَقَالَ ادْعُ بِهَا فَدَعَا بِهَا فَجَاءَتْ وَقَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ مُرْهَا فَلْتَرْجِعْ فَأَمَرَهَا فَرَجَعَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبِي حَسْبِي.))

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے جبکہ آپ غمزدہ بیٹھے تھے۔ اہل مکہ اور قریش کی کارروائی کی وجہ سے خون سے رنگے ہوئے تھے۔ جبریل علیہ السلام نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ میں آپ کو کوئی نشانی دکھاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں۔'' انہوں نے آپؐ کے اپنے پیچھے ایک درخت کی طرف دیکھا، جبریل نے کہا: ''اسے بلائیں۔'' آپ ﷺ نے اسے بلایا، وہ آ گیا اور آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ پھر اس نے کہا: آپ حکم دیں کہ وہ لوٹ جائے۔ آپ نے اسے لوٹنے کا حکم دیا تو وہ لوٹ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے کافی ہے، مجھے کافی ہے۔''

فوائد:...... معجزات جہاں صدق وحق کا بیان تھے وہیں آپ ﷺ کے ثبوت قلب کا باعث بھی

---

(1) '' اسناده صحيح '' مسند احمد: 113/3 ـ مصنف ابن ابی شیبه: 478/11 ، حدیث: 11781 ـ سنن ابن ماجه، کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء، حدیث: 4028 ـ

تھے۔ کیونکہ مصائب سے گھبرا جانا انسانی فطرت ہے۔ لیکن حصول جزا کی امید آدمی کو ہمت نہیں ہارنے دیتی۔ اسی لیے جبریل رضی اللہ عنہما نے معجزہ دکھلایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل حق پر جم جائے اور امید کی شمع روشن رہے۔

24۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ أَتَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُرِيكَ آيَةً قَالَ بَلَى قَالَ فَاذْهَبْ فَادْعُ تِلْكَ النَّخْلَةَ فَدَعَاهَا فَجَاءَتْ تَنْقُزُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ قُلْ لَهَا تَرْجِعْ قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ارْجِعِي فَرَجَعَتْ حَتَّى عَادَتْ إِلَى مَكَانِهَا فَقَالَ يَا بَنِي عَامِرٍ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا كَالْيَوْمِ أَسْحَرَ مِنْهُ۔ (1)

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنی عامر سے ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تجھے کوئی نشانی نہ دکھاؤں؟'' اس نے کہا: ''کیوں نہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جاؤ! اس کھجور کے تنے کو بلاؤ۔'' اس نے اسے بلایا تو وہ کودتا ہوا آ گیا۔ اس نے کہا: ''آپ اسے کہیں کہ وہ لوٹ جائے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کہا کہ: ''لوٹ جا۔'' تو وہ لوٹ گیا حتیٰ کہ اپنی جگہ پہنچ گیا۔ اس نے کہا: اے بنی عامر! میں نے آج کی طرح اس شخص سے زیادہ جادوگر کوئی نہیں دیکھا۔

فوائد:...... معجزات انبیاء علیہم السلام سلیم الفطرت لوگوں کے لیے تو باعث رشد وہدایت، جب کہ ہٹ دھرموں کے لیے باعث ضلالت ہوتے ہیں جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کے معجزات دیکھ کر فرعون اور اس کے حواریوں نے آپ کو جادوگر قرار دیا۔ قرآن میں ہے: ﴿قَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ إِنَّ هَٰذَا لَسَاحِرٌ عَلِيمٌ﴾ ''فرعون کے ارکان حکومت نے کہا کہ بے شک یہ صاحِ عالم جادوگر ہے۔'' عیسیٰ علیہ السلام کے بارے کافر کہنے لگے ﴿إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ﴾ اسی طرح کافروں کا یہ وتیرہ رہا ہے کہ وہ معجزات کو کم عقلی کی بنا پر جادو قرار دیتے رہے ہیں۔

[5]......بَاب مَا أَكْرَمَ اللَّهُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ تَفْجِيرِ الْمَاءِ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے پانی جاری ہونے کی کرامت کا بیان

25۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي الضُّحَى......

(1) " اسناد صحيح " مسند احمد: 223/1 ـ جامع الترمذی، کتاب المناقب، باب فی حنین الجذع، حدیث: 3628 ـ المعجم الکبیر: 110/12، حدیث: 12622 ـ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَطَلَبَ بِلَالٌ الْمَاءَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَجَدْتُ الْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ مِنْ شَنٍّ فَأَتَاهُ بِشَنٍّ فَبَسَطَ كَفَّيْهِ فِيهِ فَانْبَعَثَتْ تَحْتَ يَدَيْهِ عَيْنٌ قَالَ فَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَشْرَبُ وَغَيْرُهُ يَتَوَضَّأُ۔ [1]

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بلال کو بلایا۔ بلال نے پانی تلاش کیا، پھر واپس آیا تو اس نے کہا: ”اللہ کی قسم میں نے پانی نہیں پایا۔“ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا کوئی پرانا مشکیزہ ہے؟“ وہ آپ کے پاس مشکیزہ لایا۔ آپ نے اپنی ہتھیلیوں کو اس میں پھیلایا تو آپ کے ہاتھوں کے نیچے سے چشمہ جاری ہوگیا۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ پی رہے تھے اور دوسرے لوگ وضو کر رہے تھے۔

فوائد:...... یہ بھی اللہ کی جانب سے ایک معجزہ تھا۔ لیکن معجزہ برپا کرنے کے لیے آپ ﷺ کو پانی یا مشکیزے کی ضرورت پڑی، جس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ معجزہ ظاہر کرنے میں قانون قدرت کے تابع تھے۔

26۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ قَالَ ....

قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ غَزَوْنَا أَوْ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ بِضْعَةَ عَشَرَ وَمِئَتَانِ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ فِي الْقَوْمِ مِنْ طَهُورٍ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْعَى بِإِدَاوَةٍ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ لَيْسَ فِي الْقَوْمِ مَاءٌ غَيْرُهُ فَصَبَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي قَدَحٍ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَتَرَكَ الْقَدَحَ فَرَكِبَ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم نے جنگ کی۔ یا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے۔ اور ہم اس دن دوسو دس سے کچھ زیادہ تھے۔ نماز کا وقت ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا لوگوں کے پاس پانی ہے؟“ ایک آدمی دوڑتا ہوا لوٹا لے کر آیا۔ اس میں کچھ پانی تھا اس کے علاوہ کسی کے پاس پانی نہ تھا۔ اسے رسول اللہ ﷺ نے پیالے میں ڈال دیا، پھر اچھی طرح وضو کیا، پھر آپ فارغ ہوئے اور پیالے کو چھوڑ دیا، لوگ اس پر ٹوٹ پڑے اور کہنے لگے، اسے مل لو، مل لو، رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو سنا اور

[1] تمام راوی ثقہ ہیں۔ معمولی علت قادح نہیں ہے، آپ ﷺ کی انگلیوں سے پانی کا جاری ہونا بخاری ومسلم سمیت دیگر کتب حدیث میں بھی منقول ہے۔ مسند احمد: 251/1 ـ المعجم الكبير: 87/12، حديث: 1265 ـ كشف الاستار: 136/3، حديث: 2415۔

النَّاسُ ذٰلِكَ الْقَدَحَ وَقَالُوا تَمَسَّحُوا تَمَسَّحُوا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى رِسْلِكُمْ حِينَ سَمِعَهُمْ يَقُولُونَ ذٰلِكَ فَوَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَفَّهُ فِي الْمَاءِ وَالْقَدَحِ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ أَسْبِغُوا الطُّهُورَ فَوَالَّذِي هُوَ ابْتَلَانِي بِبَصَرِي لَقَدْ رَأَيْتُ الْعُيُونَ عُيُونَ الْمَاءِ تَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَلَمْ يَرْفَعْهَا حَتّٰى تَوَضَّئُوا أَجْمَعُونَ۔ ❶

فرمایا: ''ٹھہر جاؤ!'' پھر آپ ﷺ نے اپنی ہتھیلی کو پانی اور پیالے میں رکھا اور فرمایا: ''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھی طرح وضو کرو'' جابر کہتے ہیں: ''اس ذات کی قسم! جس نے مجھے بینائی کے ساتھ مبتلائے آزمائش کیا، تحقیق میں نے آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی کے چشمے نکلتے ہوئے دیکھے۔ آپ نے ہاتھوں کو اس وقت تک نہیں ہٹایا جب تک تمام لوگوں نے وضو نہیں کرلیا۔''

27۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ وَحُصَيْنٍ سَمِعَا سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ يَقُولُ.........

سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ أَصَابَنَا عَطَشٌ فَجَهَشْنَا فَانْتَهَيْنَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي تَوْرٍ فَجَعَلَ يَفُورُ كَأَنَّهُ عُيُونٌ مِنْ خَلَلِ أَصَابِعِهِ وَقَالَ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَشَرِبْنَا حَتّٰى وَسِعَنَا وَكَفَانَا وَفِي حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ فَقُلْنَا لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ كُنَّا أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ وَلَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا۔ ❷

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم پیاسے ہوئے تو ہم گھبرا گئے۔ تو ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے، آپ ﷺ نے کٹورے میں اپنا ہاتھ رکھا، وہ پانی سے یوں ابلنے لگا گویا کہ آپ کی انگلیوں کے درمیان سے چشمے نکل رہے ہوں۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کا نام ذکر کرو! (یعنی بسم اللہ پڑھو!) ہم نے پیا حتی کہ ہم سیراب ہوگئے اور وہ ہمارے لئے کافی ہوگیا۔ عمرو بن مرۃ کی حدیث میں ہے کہ ہم نے جابر سے پوچھا کہ تم کتنے تھے؟'' اس کہا: ''ہم پندرہ سو تھے اور اگر ہم لاکھ بھی ہوتے تو ہمارے لئے کافی ہوتا۔''

فوائد:...... اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی برکت سے تھوڑے سے پانی سے چشمے جاری کر دیے۔

---

❶ " اسنادہ صحیح " مصنف ابن ابی شیبة: 474/11، حدیث: 11172 ۔ مسند احمد: 292/3 ۔ دلائل النبوة: 117/4 ۔

❷ صحیح البخاری، کتاب المناقب: 3576، کتاب المغازی: 4152، کتاب الاشربة: 5639 ۔ صحیح مسلم، کتاب الامارة، باب استحباب مبایعة الاسلام، حدیث: 4812 ۔

حتیٰ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو سیراب ہوجاتے، باوجود اس کے غزوہ تبوک میں مسلمانوں کو پانی کے لیے اونٹ ذبح کرنے پڑے، جو پہلے ہی اٹھارہ آدمیوں کے حصے میں ایک تھا۔ معلوم ہوا معجزے کا اظہار اللہ تعالیٰ کی مرضی پر منحصر ہے نہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورت و مرضی پر۔ جہاں ایک اصول بھی ذہن نشین رہے کہ معجزات سے کوئی شرکیہ عقیدہ ثابت نہیں ہوتا ہے جیسے کہ کئی اہل بدعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات سے کٹ حجتی کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشکل کشا، عالم الغیب وغیرہ کہتے ہیں حالانکہ یہ صریح گمراہی ہے۔ معجزات کا ظہور صرف اہل ایمان کو حوصلہ بخشنے اور کفار کو یقین دلانے کے لیے ہوتا ہے کہ دعوت حق میں کوئی شک نہیں۔

28۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الْجَعْدُ أَبُوْ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ ....

حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ شَكَا أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْعَطَشَ فَدَعَا بِعُسٍّ فَصُبَّ فِيهِ مَاءٌ وَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَدَهُ فِيهِ قَالَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ عُيُوْنًا مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَالنَّاسُ يَسْتَقُوْنَ حَتّٰى اسْتَقَى النَّاسُ كُلُّهُمْ۔ [1]

جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیاس کی شکایت کی۔ تو آپ نے ایک بڑا پیالہ منگوایا اور اس میں پانی ڈالا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں اپنا ہاتھ رکھا۔ جابر کہتے ہیں: میں پانی کے چشموں کو دیکھ رہا تھا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے نکل رہے تھے اور لوگ پی رہے تھے۔ حتیٰ کہ سب لوگوں نے پی لیا۔

29۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ بِخَسْفٍ فَقَالَ كُنَّا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم نَعُدُّ الْآيَاتِ بَرَكَةً وَأَنْتُمْ تَعُدُّوْنَهَا تَخْوِيْفًا إِنَّا بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَيْسَ مَعَنَا مَاءٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اطْلُبُوْا مَنْ مَعَهُ فَضْلُ

علقمہ، عبداللہ سے بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ نے زمین میں دھنسنے کی بات سنی تو کہا: ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی نشانیوں کو برکت سمجھتے تھے۔ اور تم انھیں خوف سمجھتے ہو۔ ایک وقت ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ اور ہمارے پاس پانی نہیں تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس کسی کے پاس بچا ہوا پانی ہو، وہ تلاش کرو، پانی لایا گیا تو آپ نے

[1] ”اسناده صحيح“ تخریج سابق دیکھیں۔

مَاءٍ فَأُتِيَ بِمَاءٍ فَصَبَّهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ فِيهِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الطَّهُورِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى فَشَرِبْنَا و قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ.

اسے برتن میں ڈال دیا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی ہتھیلی کو اس میں رکھا تو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی بہنے لگا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''برکت والے پانی کے پاس آؤ، اور یہ برکت اللہ کی طرف سے ہے۔'' ہم نے پانی پیا۔ عبداللہ کہتے ہیں: ہم کھانا کھاتے ہوئے کھانے کی تسبیح سنا کرتے تھے۔

فوائد:...... حَيَّ عَلَى الطَّهُوْرِ الْمُبَارَكِ۔ معلوم ہوا معجزے یا کرامت کی بنا پر حاصل ہونے والی چیز باعث برکت وصحت ہوتی ہے۔ جیسے آب زم زم وغیرہ۔ نیز زبان کی طرح کسی بھی شئے کو کلام کی قدرت دینا یہ رحمٰن وکریم سے قطعی بعید نہیں، جیسا کہ لقموں سے تسبیح کی آواز کا آنا۔ ایسے بظاہر مشکل کام انسان کے لیے ناممکن ہیں مگر رحمٰن کے لیے حد درجہ آسان۔ کیونکہ رحمٰن تو کن فیکون کی قدرتوں کا مالک ہے۔

30۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَّابِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ............

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ عَلَى عَهْدِ عَبْدِ اللّٰهِ فَأُخْبِرَ بِذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّا كُنَّا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ نَرَى الْآيَاتِ بَرَكَاتٍ وَأَنْتُمْ تَرَوْنَهَا تَخْوِيفًا بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ إِذْ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسَ مَعَنَا مَاءٌ إِلَّا يَسِيرٌ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمَاءٍ فِي صَحْفَةٍ وَوَضَعَ كَفَّهُ فِيهِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبَجِسُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ ثُمَّ نَادَى حَيَّ عَلَى الْوَضُوءِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ فَأَقْبَلَ

عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بارہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے زمانہ میں زلزلہ آیا اور عبداللہ کو اس کی خبر دی گئی تو انہوں نے کہا: ''ہم اصحاب محمد ﷺ اللہ کی نشانیوں کو دیکھ کر انہیں برکت سمجھتے تھے۔ اور تم انہیں خوف زدہ کرنے والی اشیاء سمجھتے ہو۔ ایک سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتھ تھے نماز کا وقت ہوگیا اور ہمارے پاس صرف تھوڑا سا پانی تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوایا اور پیالے میں ڈال دیا اور اپنی ہتھیلی کو اس میں رکھا تو آپ کی انگلی کے درمیان سے پانی جاری ہوگیا۔ پھر آپ نے ﷺ نے آواز دی کہ وضو کے لیے آؤ اور برکت اللہ کی طرف سے ہے۔

---

1 صحیح البخاری، کتاب المناقب، علامات النبوۃ فی الاسلام، حدیث: 3579 ۔ جامع ترمذی، المناقب: 36333 ۔

النَّاسُ فَتَوَضَّئُوْا وَجَعَلْتُ لَا هَمَّ لِيْ إِلَّا مَا أُدْخِلُهُ بَطْنِيْ لِقَوْلِهِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ فَحَدَّثْتُ بِهِ سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ فَقَالَ كَانُوْا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةٍ۔ ❶

لوگ آ کر وضو کرنے لگے۔ اور میں آپ کے یہ بات کہنے کی وجہ سے کہ برکت اللہ کی طرف سے ہے پانی پینے کی فکر میں ہی تھا۔ میں نے اس حدیث کو سالم بن ابو جعد سے بیان کیا تو اس نے کہا: ''وہ پندرہ سو تھے۔''

فوائد:...... عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا اشارہ اس جانب ہے کہ خلاف عادت واقع ہونے والا کوئی واقعہ (مراد معجزہ) اس کو ہم دورِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں برکت خیال کیا کرتے تھے، اور تم خوفزدہ ہو جاتے ہو۔ اور پھر آگے معجزے کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ صلح حدیبیہ کے واقعات ہیں کیونکہ اس میں مسلمان پندرہ سو تھے۔

[6]......بَاب مَا أُكْرِمَ النَّبِيُّ ﷺ بِحَنِينِ الْمِنبَرِ

منبر کے رونے کی وجہ سے اللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بزرگی دی

31۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ إِلٰى جِذْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ حَنَّ الْجِذْعُ حَتّٰى أَتَاهُ فَمَسَحَهُ۔ ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک تنے پر خطبہ دیا کرتے تھے۔ آپ نے منبر بنا لیا تو تنا رونے لگا یہاں تک کہ آپ اس کے پاس آئے اور اس پر ہاتھ پھیرا۔''

فوائد:..... معلوم ہوا کہ بظاہر بے جان چیزیں بھی اپنے اپنے لحاظ سے ایک شعور رکھتی ہیں۔ اسی لیے تنے، پتھر اور اونٹ جیسی چیزیں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت سے انس حاصل کرتی تھیں۔

32۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا تَمِيْمُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَيَّانَ ....

حَدَّثَنِي ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَطَبَ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ فَكَانَ يَشُقُّ عَلَيْهِ قِيَامُهُ فَأُتِيَ بِجِذْعِ نَخْلَةٍ فَحُفِرَ لَهُ وَأُقِيمَ إِلٰى جَنْبِهِ قَائِمًا لِلنَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَطَبَ فَطَالَ الْقِيَامُ عَلَيْهِ اسْتَنَدَ إِلَيْهِ فَاتَّكَأَ

ابن بریدۃ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے تو کھڑے ہو کر لمبا قیام کرتے۔ آپ کا قیام آپ پر مشقت ڈالتا۔ پس آپ کے پاس ایک کھجور کی لکڑی لائی گئی۔ جس کے لئے ایک گڑھا کھودا گیا۔ اور وہ آپؐ کے پہلو کی طرف آپ کے لئے کھڑی کی گئی، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے اور قیام طویل ہو جاتا تو اس کے

❶ تخریج سابق دیکھیں۔

❷ صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، حدیث: 3579۔ جامع ترمذی، کتاب الجمعۃ، باب ماجاء فی الخطبۃ علی المنبر، حدیث: 505۔

عَلَيْهِ فَبَصُرَ بِهِ رَجُلٌ كَانَ وَرَدَ الْمَدِينَةَ فَرَآهُ قَائِمًا إِلَى جَنْبِ ذٰلِكَ الْجِذْعِ فَقَالَ لِمَنْ يَلِيهِ مِنَ النَّاسِ لَوْ أَعْلَمُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَحْمَدُنِي فِي شَيْءٍ يَرْفُقُ بِهِ لَصَنَعْتُ لَهُ مَجْلِسًا يَقُومُ عَلَيْهِ فَإِنْ شَاءَ جَلَسَ مَا شَاءَ وَإِنْ شَاءَ قَامَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ائْتُونِي بِهِ فَأَتَوْهُ بِهِ فَأُمِرَ أَنْ يَصْنَعَ لَهُ هٰذِهِ الْمَرَاقِيَ الثَّلَاثَ أَوِ الْأَرْبَعَ هِيَ الْآنَ فِي مِنْبَرِ الْمَدِينَةِ فَوَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ فِي ذٰلِكَ رَاحَةً فَلَمَّا فَارَقَ النَّبِيُّ ﷺ الْجِذْعَ وَعَمَدَ إِلٰى هٰذِهِ الَّتِي صُنِعَتْ لَهُ جَزِعَ الْجِذْعُ فَحَنَّ كَمَا تَحِنُّ النَّاقَةُ حِينَ فَارَقَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَزَعَمَ ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ سَمِعَ حَنِينَ الْجِذْعِ رَجَعَ إِلَيْهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ وَقَالَ اخْتَرْ أَنْ أَغْرِسَكَ فِي الْمَكَانِ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ فَتَكُونَ كَمَا كُنْتَ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ أَغْرِسَكَ فِي الْجَنَّةِ فَتَشْرَبَ مِنْ أَنْهَارِهَا وَعُيُونِهَا فَيَحْسُنُ نَبْتُكَ وَتُثْمِرُ فَيَأْكُلَ أَوْلِيَاءُ اللّٰهِ مِنْ ثَمَرَتِكَ وَنَخْلِكَ فَعَلْتُ؟ فَزَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ لَهُ نَعَمْ قَدْ فَعَلْتُ مَرَّتَيْنِ فَسُئِلَ

ساتھ سہارا لیتے ہوئے ٹیک لگا لیتے، ایک آدمی مدینہ میں آیا کرتا تھا۔ اسنے آپ ﷺ کو لکڑی کے ساتھ ٹیک لگاتے ہوئے دیکھا تو اس نے لوگوں میں سے ایک شخص کو کہا: اگر میں جانتا کہ نبی ﷺ کسی آرام دہ چیز بنانے پر میری تعریف کریں گے۔ تو میں آپ کے لئے بیٹھنے کی جگہ بنا دیتا۔ آپ اس پر قیام کرتے، اگر چاہتے تو اس پر بیٹھ جاتے اور اگر چاہتے تو کھڑے ہو جاتے۔ یہ بات نبی ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو میرے پاس لاؤ۔'' تو وہ اسے آپ کے پاس لائے۔ آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ''وہ آپ ﷺ کے لئے تین یا چار سیڑھیاں بنائے۔'' جواب مدینہ کے منبر میں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کو اس پر آرام ملا اور جب نبی ﷺ نے لکڑی کو چھوڑ کر منبر کو اختیار کیا تو لکڑی بیتاب ہو کر ایسے روئی جیسے اونٹنی روتی ہے۔ بریدہ کہتے ہیں: ''جب نبی ﷺ نے لکڑی کا رونا سنا تو آپ ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے، اپنا ہاتھ اس پر رکھا اور فرمایا: ''تو دو باتوں میں سے جسے چاہے پسند کر لے، اگر تو چاہے تو تجھے اسی جگہ گاڑ دوں، جہاں تو تھی اور جیسی تھی ویسی ہی رہے؟ اور اگر تو چاہے کہ تجھے جنت میں لگوا دوں، اور تو جنت کے چشموں اور نہروں سے پانی پیے اور اچھی طرح اگے اور پھل دے۔ اور تیرا پھل یعنی کھجور اولیاء اللہ کھائیں، تو ایسا کر دوں؟'' ابن بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سنا آپ ﷺ اس سے فرما رہے تھے: ''ہاں میں ایسا ہی کروں گا۔'' آپ ﷺ نے

النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: اخْتَارَ أَنْ أَغْرِسَهُ فِي الْجَنَّةِ۔ ❶

اس طرح دو مرتبہ فرمایا تو بریدہ نے نبی ﷺ سے پوچھا، تو آپ نے فرمایا: ''اس نے اس بات کو پسند کیا کہ میں اسے جنت میں گاڑ دوں۔''

فوائد:..... دس ماہ کی حاملہ اونٹنی چونکہ حمل کے آخری دور سے گزر رہی ہوتی ہے، تو اس کی تکلیف کی شدت زیادہ ہونے کی وجہ سے وہ دردناک انداز سے چلاتی ہے، تو کھجور کو سخت رونے میں اس سے تشبیہ دی گئی ہے۔

33۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُومُ إِلَى جِذْعٍ قَبْلَ أَنْ يُجْعَلَ الْمِنْبَرُ فَلَمَّا جُعِلَ الْمِنْبَرُ حَنَّ ذَلِكَ الْجِذْعُ حَتَّى سَمِعْنَا حَنِينَهُ فَوَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ عَلَيْهِ فَسَكَنَ۔ ❷

جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ منبر بنائے جانے سے پہلے رسول اللہ ﷺ ایک تنے سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوا کرتے تھے، جب منبر بنایا گیا تو وہ تنا رونے لگا حتی کہ ہم نے اس کا رونا سنا، رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا تو وہ خاموش ہو گیا۔

34۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ إِلَى خَشَبَةٍ فَلَمَّا صُنِعَ الْمِنْبَرُ فَجَلَسَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَنَّتْ حَنِينَ الْعِشَارِ حَتَّى وَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ۔ ❸

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک لکڑی سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے جب منبر بنایا گیا اور رسول اللہ ﷺ اس پر بیٹھے تو لکڑی اس طرح روئی جس طرح دس ماہ کی گابھن (حاملہ) اونٹنی روتی ہے۔ حتی کہ رسول اللہ ﷺ نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا تو وہ خاموش ہو گئی۔

35۔ أَخْبَرَنَا فَرْوَةُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي كُرَيْبٍ..........

---

❶ " اسنادہ ضعیف " اس حدیث کی سند میں دو راوی ضعیف ہیں۔ محمد بن حمید اور صالح بن حیان۔ اس حدیث کو روایت کرنے میں امام دارمی متفرد ہیں۔

❷ " حدیث صحیح " امام ابن کثیر فرماتے ہیں: " هذا اسناد جيدٌ رجاله على الشرط الصحيح " البداية والنهاية : 128/6 ۔

❸ صحیح البخاری۔ کتاب المناقب، باب علامات النبوة فی الاسلام حدیث: 3585 ۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ حَنَّتِ الْخَشَبَةُ حَنِينَ النَّاقَةِ الْخَلُوجِ۔ ❶

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ''کہ وہ لکڑی اس طرح روئی جس طرح بچے والی بے قرار اونٹنی روتی ہے، جس سے بچہ چھین لیا جائے۔''

فوائد:...... ''خلوج'' ایسی اونٹنی کو کہتے ہیں جس کا بچہ ولادت کے وقت کھینچا جا رہا ہو۔ ایسی تکلیف دہ حالت میں چلانا انتہائی شدید ہوتا ہے۔

36۔ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ ....

أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي إِلَى جِذْعٍ وَيَخْطُبُ إِلَيْهِ إِذْ كَانَ الْمَسْجِدُ عَرِيشًا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ أَلَا نَجْعَلُ لَكَ عَرِيشًا تَقُومُ عَلَيْهِ يَرَاكَ النَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَتُسْمِعُ مِنْ خُطْبَتِكَ قَالَ: ((نَعَمْ)) فَصَنَعَ لَهُ الثَّلَاثُ دَرَجَاتٍ هُنَّ اللَّوَاتِي عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمَّا صُنِعَ الْمِنْبَرُ وَوُضِعَ فِي مَوْضِعِهِ الَّذِي وَضَعَهُ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔ قَالَ: فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُرِيدُ الْمِنْبَرَ مَرَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا جَاوَزَهُ خَارَ الْجِذْعُ حَتّٰى تَصَدَّعَ وَانْشَقَّ فَرَجَعَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ حَتّٰى سَكَنَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمِنْبَرِ قَالَ فَكَانَ إِذَا صَلَّى

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مسجد ایک چھپر کی صورت میں تھی تو رسول اللہ ﷺ ایک تنے کے پاس نماز پڑھتے اور (ٹیک لگا کر) خطبہ دیا کرتے تھے، تو آپ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک شخص نے کہا: کہ ہم آپ کے لئے منبر بنا دیں جس پر آپ کھڑے ہوں تا کہ جمعہ کے دن لوگ آپ کو دیکھیں اور آپ کا خطبہ سنیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ٹھیک ہے!'' تو تین زینے کا منبر بنایا گیا۔ جیسا کہ اب منبر پر زینے موجود ہیں۔ جب منبر بنایا گیا تو اپنی جگہ پر رکھا گیا جہاں اسے رسول اللہ ﷺ نے رکھوایا۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''جب رسول اللہ ﷺ منبر کے ارادے سے تشریف لائے، تو تنے کے پاس سے گزرے، جب اس سے آگے بڑھ گئے تو وہ بیل کی طرح ڈکرایا۔ حتی کہ پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ اس کے پاس لوٹ آئے۔ اور اس پر اپنا ہاتھ پھیرا حتی کہ وہ خاموش ہو گیا۔ پھر آپ منبر کی طرف لوٹ گئے۔'' ابی بن کعب

❶ '' اسناده صحيح '' امام ابن کثیر فرماتے ہیں: '' اسناده جيدٌ '' البداية والنهاية: 128/60 ۔ اس حدیث کو نقل کرنے میں امام دارمی متفرد ہیں۔

صَلّٰی إِلَیْهِ فَلَمَّا هُدِمَ الْمَسْجِدُ أَخَذَ ذٰلِكَ الْجِذْعَ أُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ فَلَمْ یَزَلْ عِنْدَهُ حَتّٰی بَلِیَ وَأَكَلَتْهُ الْأَرَضَةُ وَعَادَ رُفَاتًا۔ ❶

کہتے ہیں: ''جب آپ نماز پڑھتے تھے تو اسی کی طرف پڑھتے تھے۔ جب مسجد گرائی گئی تو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اس لکڑی کو لے لیا اور انہیں کے پاس رہی حتی کہ پرانی ہو گئی اس کو دیمک نے کھایا اور وہ بوسیدہ ہو گئی۔

فوائد:...... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اس لکڑی کو اس کی عجیب شان کی بنا پر اپنے پاس رکھ لیا اور آخر یہ انہیں کے پاس اپنے انجام کو پہنچی۔

37۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِیدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ أَبِی الْوَدَّاكِ..........

عَنْ أَبِی سَعِیدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ یَخْطُبُ إِلَی لِزْقِ جِذْعٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ رُومِیٌّ فَقَالَ أَصْنَعُ لَكَ مِنْبَرًا تَخْطُبُ عَلَیْهِ فَصَنَعَ لَهُ مِنْبَرًا هٰذَا الَّذِی تَرَوْنَ قَالَ فَلَمَّا قَامَ عَلَیْهِ النَّبِیُّ ﷺ یَخْطُبُ حَنَّ الْجِذْعُ حَنِینَ النَّاقَةِ إِلٰی وَلَدِهَا فَنَزَلَ إِلَیْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَضَمَّهُ إِلَیْهِ فَسَكَنَ فَأُمِرَ بِهِ أَنْ یُحْفَرَ لَهُ وَیُدْفَنَ۔ ❷

ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک تنے کے پاس رسول اللہ ﷺ (کھڑے ہو کر) خطبہ دیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کے پاس ایک رومی شخص آیا اور کہا: ''میں آپ کے لئے منبر بنا دوں جس پر آپ خطبہ دیا کریں؟ اس نے آپ ﷺ کے لئے یہ منبر بنایا، جسے تم اب دیکھتے ہو۔ انہوں (ابوسعید) نے کہا: ''جب آپ ﷺ اس پر کھڑے ہو کر خطبہ دینے لگے، تو وہ تنا اس اونٹنی کی طرح رونے لگا۔ جو اپنے بچے کے لئے روتی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ اس کے پاس اتر کر گئے اسے سینے سے لگایا تو وہ خاموش ہو گیا آپ ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ اس کے لیے گڑھا کھودا جائے اور دفن کیا جائے۔

فوائد:...... کھجور کے تنے کو آپ ﷺ کے حکم سے گڑھا کھود کر دفنا دیا گیا۔ یہ روایت پچھلی کے خلاف نہیں، کیونکہ ممکن ہے کہ تنے کو دفنایا گیا ہو، پھر مسجد کے گرانے پر یہ ظاہر ہو گیا ہو اور حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے اسے پکڑ لیا ہو۔

---

❶ '' اسنادہ حسن '' مسند احمد: 138/5 ۔ سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة، باب ماجاء فی بدء شان المنبر، حدیث: 1414 ۔ دلائل النبوة امام ابونعیم، حدیث: 306۔

❷ '' اسنادہ ضعیف '' مجالد بن سعید ضعیف ہے۔ مصنف ابن ابی شیبه ، حدیث: 11798 ، جلد: 486/11 ۔ مسند ابی یعلی: 328/2 ، حدیث: 1067 ۔

38۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الصَّعْقُ قَالَ.........

سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ لَمَّا أَنْ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ جَعَلَ يُسْنِدُ ظَهْرَهُ إِلَىٰ خَشَبَةٍ وَيُحَدِّثُ النَّاسَ فَكَثُرُوا حَوْلَهُ فَأَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُسْمِعَهُمْ فَقَالَ ابْنُوا لِي شَيْئًا أَرْتَفِعُ عَلَيْهِ قَالُوا كَيْفَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟ قَالَ عَرِيشٌ كَعَرِيشِ مُوسَىٰ فَلَمَّا أَنْ بَنَوْا لَهُ قَالَ الْحَسَنُ حَنَّتْ وَاللّٰهِ الْخَشَبَةُ قَالَ الْحَسَنُ سُبْحَانَ اللّٰهِ هَلْ تَبْتَغِي قُلُوبُ قَوْمٍ سَمِعُوا قَالَ أَبُو مُحَمَّد يَعْنِي هٰذَا۔ ❶

حسن بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ مدینہ میں آئے تو آپ اپنی پشت کی ٹیک ایک لکڑی سے لگاتے۔ اور لوگوں کے سامنے بیان کرتے۔ پس لوگ کثرت سے آپ ﷺ کے گرد جمع ہو گئے۔ نبی ﷺ نے انہیں سنانے کا ارادہ فرمایا تو فرمایا: ”میرے لئے ایسی چیز بناؤ کہ اس پر میں بلند ہو جاؤں۔“ انہوں نے کہا: ”اے اللہ کے نبی! کس طرح کی چیز“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”موسیٰ علیہ السلام کے منبر کی طرح۔“ حسن کہتے ہیں جب انہوں نے آپ ﷺ کے لئے منبر بنایا تو اللہ کی قسم! وہ لکڑی رونے لگی۔ حسن نے کہا: سبحان اللہ! ”کیا اس قوم کے دل (مضبوطی ایمان کے لیے کوئی اور بھی نشانی) تلاش کریں گے جنہوں نے (یہ معجزہ) سن لیا۔“ ابومحمد نے کہا: یعنی اس معجزے کے بعد۔

فوائد:...... ثابت ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام بھی خطبہ کے لیے منبر استعمال کرتے تھے۔

39۔ أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ إِلَى جِذْعٍ قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَ الْمِنْبَرَ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ وَتَحَوَّلَ إِلَيْهِ حَنَّ الْجِذْعُ فَاحْتَضَنَهُ فَسَكَنَ وَقَالَ لَوْ لَمْ أَحْتَضِنْهُ لَحَنَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ منبر بنانے سے پہلے ایک تنے سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ جب آپ نے منبر کو اختیار کیا اور اس کی طرف چلے گئے تو وہ تنا رونے لگا۔ آپ ﷺ نے اسے اپنے ساتھ چمٹا لیا تو وہ خاموش ہو گیا۔ اور ﷺ نے فرمایا: اگر میں اسے نہ چمٹاتا تو وہ قیامت تک آپ ﷺ کی جدائی میں روتا رہتا۔

---

❶ ”مرسل واسنادہ صحیح“ سلسلہ احادیث صحیحہ امام البانی: 178/2، حدیث: 616۔ صحیح ابن حبان، حدیث: 5607۔

❷ ”اسنادہ صحیح“ مسنداحمد: 249/1۔ مصنف ابن ابی شیبہ: 484/11، حدیث: 11795۔ سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ، باب ماجاء فی بدء شان المنبر، حدیث: 1415۔ المعجم الکبیر: 187/14، حدیث: 12841۔

فوائد:...... اس سے تنے کے انس اور پھر جدائی کی شدت کا اندازہ ہوتا ہے کہ شدت غم میں قیامت تک روتا رہتا۔

40۔ أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ............

عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ بِمِثْلِهِ۔❶

ثابت بھی انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

41۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ ....

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَنَّتِ الْخَشَبَةُ الَّتِيْ كَانَ يَقُوْمُ عِنْدَهَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَيْهَا فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ۔❷

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس لکڑی کے پاس نبی ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے وہ رونے لگی تو رسول اللہ ﷺ اس کے پاس گئے اس پر اپنا ہاتھ رکھا تو وہ خاموش ہوگئی۔

42۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِيْ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ أَبِيْ طَلْحَةَ............

حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَيُسْنِدُ ظَهْرَهُ إِلٰى جِذْعٍ فِي الْمَسْجِدِ فَيَخْطُبُ النَّاسَ فَجَاءَهُ رُوْمِيٌّ فَقَالَ أَلَا أَصْنَعُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ وَكَأَنَّكَ قَائِمٌ فَصَنَعَ لَهُ مِنْبَرًا لَهُ دَرَجَتَانِ وَيَقْعُدُ عَلَى الثَّالِثَةِ فَلَمَّا قَعَدَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى ذٰلِكَ الْمِنْبَرِ خَارَ الْجِذْعُ كَخُوَارِ الثَّوْرِ۔ حَتّٰى ارْتَجَّ الْمَسْجِدُ حُزْنًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنَزَلَ إِلَيْهِ

انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جمعہ کے دن کھڑے ہوتے تو اپنی پشت کی ٹیک اس تنے سے لگاتے جو مسجد میں تھا آپ مسجد میں خطبہ دے رہے تھے ایک رومی آیا اس نے کہا: ''کیا میں آپ کے لئے کوئی ایسی چیز نہ بناؤں جس پر آپ بیٹھیں تو ایسا لگے جیسے آپ کھڑے ہیں۔ اس نے آپ کے لئے دو سیڑھیوں والا منبر بنایا اور آپ تیسری پر بیٹھتے جب نبی ﷺ اس منبر پر بیٹھے تو تنا رسول اللہ ﷺ کے غم کی وجہ سے بیل کی طرح آواز نکالنے لگا۔ حتی کہ مسجد گونج گئی۔ تو رسول اللہ ﷺ منبر سے اتر کر اس کی طرف گئے۔ اور اسے اپنے ساتھ چمٹا لیا

❶ ''اسنادہ صحیح'' جامع الترمذی۔ کتاب المناقب، باب حنین الجذع لہ، سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ، باب ماجاء فی بدء شان المنبر حدیث: 5141۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی السطوح والمنبر، حدیث: 377۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب جواز الخطوۃ والخطوتین فی الصلاۃ۔

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمِنبَرِ فَالْتَزَمَهُ وَهُوَ يَخُورُ فَلَمَّا الْتَزَمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَكَنَ ثُمَّ قَالَ أَمَا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ لَمْ أَلْتَزِمْهُ لَمَا زَالَ هٰكَذَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ حُزْنًا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَدُفِنَ۔ (1)

اس سے بیل کی سی آواز آرہی تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے چمٹا لیا تو وہ خاموش ہو گیا۔ جب وہ خاموش ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ اگر میں اسے نہ چمٹاتا تو قیامت تک رسول اللہ ﷺ کے غم میں یونہی (روتا) رہتا۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے حکم سے دفن کر دیا گیا۔

[7]...... بَاب مَا أُكْرِمَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فِي بَرَكَةِ طَعَامِهِ
کھانے میں برکت ہونے سے نبی ﷺ کی بزرگی کا بیان

43۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِيهِ.........

قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما حَدِّثْنِي بِحَدِيثٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْتَهُ مِنْهُ أَرْوِيهِ عَنْكَ فَقَالَ جَابِرٌ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفُرُهُ فَلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَا نَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا نَقْدِرُ عَلَيْهِ فَعَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ كُدْيَةٌ فَجِئْتُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! هٰذِهِ كُدْيَةٌ قَدْ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ فَرَشَشْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَبَطْنُهُ مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ فَأَخَذَ الْمِعْوَلَ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خندق کے دن ہم خندق کھود رہے تھے۔ تین دن تک ہم نے کھانا نہیں کھایا اور نہ ہی ہم اس کی طاقت رکھتے تھے۔ اور خندق میں ایک سخت چٹان سامنے آئی تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا میں نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! یہ سخت چٹان خندق میں ظاہر ہوئی ہے، میں نے اس پر پانی چھڑک دیا ہے۔ تو نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا تھا۔ آپ نے کدال یا بیلچہ لیا، پھر تین بار بسم اللہ کہہ کر ضرب لگائی تو وہ چٹان بکھری ہوئی ریت کی طرح ہو گئی۔ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کی یہ حالت دیکھی تو میں نے کہا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے اجازت

(1) '' اسناده صحيح '' مسند ابی یعلی : 142/5 ، حديث : 2756 ۔ وقال الترمذی : '' صحيح غريب من هذا الوجه۔ '' صحيح ابن حبان، حديث : 6507 ۔ موارد الظمان، حديث : 574 ۔

أَوِ الْمِسْحَاةَ ثُمَّ سَمَّى ثَلَاثًا ثُمَّ ضَرَبَ فَعَادَتْ كَثِيبًا أَهْيَلَ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذٰلِكَ مِنْ رَّسُولِ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِي قَالَ فَأَذِنَ لِي فَجِئْتُ امْرَأَتِي فَقُلْتُ ثَكِلَتْكِ أُمُّكِ فَقُلْتُ قَدْ رَأَيْتُ مِنْ رَّسُولِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا لَا صَبْرَ لِي عَلَيْهِ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ عِنْدِي صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَعَنَاقٌ قَالَ فَطَحَنَّا الشَّعِيرَ وَذَبَحْنَا الْعَنَاقَ وَسَلَخْتُهَا وَجَعَلْتُهَا فِي الْبُرْمَةِ وَعَجَنْتُ الشَّعِيرَ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَلَبِثْتُ سَاعَةً ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُهُ الثَّانِيَةَ فَأَذِنَ لِي فَجِئْتُ فَإِذَا الْعَجِينُ قَدْ أَمْكَنَ فَأَمَرْتُهَا بِالْخَبْزِ وَجَعَلْتُ الْقِدْرَ عَلَى الْأَثَاثِيِّ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّمَا هِيَ الْأَثَافِيُّ وَلٰكِنْ هٰكَذَا قَالَ ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ إِنَّ عِنْدَنَا طُعَيِّمًا لَنَا فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَقُومَ مَعِي أَنْتَ وَرَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ مَعَكَ فَقَالَ وَكَمْ هُوَ قُلْتُ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَعَنَاقٌ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَى أَهْلِكَ وَقُلْ لَهَا لَا تَنْزِعِ الْقِدْرَ مِنَ الْأَثَافِيِّ وَلَا تُخْرِجِ الْخُبْزَ مِنَ التَّنُّورِ حَتّٰى آتِيَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ ((قُومُوا إِلَى بَيْتِ جَابِرٍ.)) قَالَ فَاسْتَحْيَيْتُ

دیجئے۔آپ نے مجھے اجازت دی تو میں اپنے گھر آیا، میں نے اپنی بیوی سے کہا: ’’تجھے تیری ماں گم پائے پھر میں نے کہا: ’’میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسی حالت میں دیکھا ہے جس پر میں صبر نہیں کر سکتا۔کیا تیرے پاس کوئی چیز ہے؟‘‘ اس نے کہا: ’’میرے پاس جو کا ایک صاع اور بکری کا بچہ ہے۔‘‘ جابر کہتے ہیں! ’’ہم نے جو کو پیسا اور بکری کے بچے کو ذبح کیا اور میں نے اس کی کھال اتاری اور اسے ہنڈیا میں ڈالا، آٹا گوندھا، پھر نبی ﷺ کے پاس آیا، تھوڑی دیر ٹھہر کر دوبارہ گھر جانے کی اجازت چاہی آپ نے مجھے اجازت دے دی۔ میں گھر گیا تو میں نے دیکھا کہ آٹا تیار ہو گیا ہے، تو میں نے اسے روٹیاں پکانے کا حکم دیا اور ہنڈیا کو چولہے کے تین پتھروں پر رکھا۔ پھر میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: ’’ہمارے پاس آپ کے لئے تھوڑا سا کھانا ہے اگر آپ مناسب سمجھیں تو آپ کے ساتھ ایک یا دو آدمی اور چلیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: ’’وہ کھانا کتنا ہے؟‘‘ میں نے کہا: ’’جو کا ایک صاع اور بکری کا بچہ۔‘‘ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اپنے گھر جاؤ اور اپنی بیوی سے کہو کہ جب تک میں نہ آؤں چولہے سے ہنڈیا اتارے نہ تنور سے روٹیاں نکالے۔‘‘ پھر آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: ’’جابر کے گھر کی طرف چلو۔‘‘ جابر کہتے ہیں کہ میں ایسا شرمندہ ہوا کہ اللہ ہی جانتا ہے! میں نے اپنی بیوی سے کہا: تجھے تیری ماں گم پائے؟ رسول اللہ ﷺ اپنے تمام صحابہ کو لے کر آ رہے ہیں۔‘‘ اس نے کہا: ’’کیا نبی ﷺ نے تجھ سے پوچھا نہیں تھا کہ کھانا کتنا ہے؟‘‘ میں نے کہا:

حَيَاءً لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللّٰهُ فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي
ثَكِلَتْكِ أُمُّكِ قَدْ جَاءَكِ رَسُولُ
اللّٰهِ ﷺ بِأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ. فَقَالَتْ
أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ سَأَلَكَ كَمِ الطَّعَامُ
فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَتِ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَدْ
أَخْبَرْتَهُ بِمَا كَانَ عِنْدَنَا قَالَ فَذَهَبَ
عَنِّي بَعْضُ مَا كُنْتُ أَجِدُ وَقُلْتُ لَقَدْ
صَدَقْتِ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَدَخَلَ ثُمَّ
قَالَ لِأَصْحَابِهِ لَا تَضَاغَطُوا ثُمَّ بَرَّكَ
عَلَى التَّنُّورِ وَعَلَى الْبُرْمَةِ. قَالَ: فَجَعَلْنَا
نَأْخُذُ مِنَ التَّنُّورِ الْخُبْزَ وَنَأْخُذُ اللَّحْمَ
مِنَ الْبُرْمَةِ فَنَثْرُدُ وَنَغْرِفُ لَهُمْ. وَقَالَ
النَّبِيُّ ﷺ ((لِيَجْلِسْ عَلَى الصَّحْفَةِ
سَبْعَةٌ أَوْ ثَمَانِيَةٌ)) فَإِذَا أَكَلُوا كَشَفْنَا
عَنِ التَّنُّورِ وَكَشَفْنَا عَنِ الْبُرْمَةِ فَإِذَا
هُمَا أَمْلَأُ مَا كَانَا فَلَمْ نَزَلْ نَفْعَلُ ذٰلِكَ
كُلَّمَا فَتَحْنَا التَّنُّورَ وَكَشَفْنَا عَنِ الْبُرْمَةِ
وَجَدْنَاهُمَا أَمْلَأَ مَا كَانَا حَتّٰى شَبِعَ
الْمُسْلِمُونَ كُلُّهُمْ وَبَقِيَ طَائِفَةٌ مِنَ
الطَّعَامِ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ
النَّاسَ قَدْ أَصَابَتْهُمْ مَخْمَصَةٌ فَكُلُوا
وَأَطْعِمُوا)) فَلَمْ نَزَلْ يَوْمَنَا ذٰلِكَ
نَأْكُلُ وَنُطْعِمُ. قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُمْ

''پوچھا تھا۔'' پھر اس نے کہا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، تم نے تو آپ ؐ کو وہی بتایا جو ہمارے پاس تھا، کہتے ہیں پس میرے دل سے گھبراہٹ دور ہوئی۔'' اور میں نے کہا: ''تو سچ کہتی ہے۔'' نبی ﷺ تشریف لائے اور اپنے صحابہ سے فرمایا: ''ہجوم نہ کرو، پھر آپ ﷺ نے تنور اور ہنڈیا کے لئے برکت کی دعا کی۔ جابر کہتے ہیں: ''پھر ہم تنور سے روٹیاں اور ہنڈیا سے گوشت لینے لگے، پھر ہم انہیں ثرید بنا کر ان کے لیے بھر بھر کر ڈالنے لگے۔'' اور نبی ﷺ نے فرمایا: سات آٹھ آدمی ایک پرات پر بیٹھ جائیں، جب انہوں نے کھا لیا تو ہم نے تنور اور ہنڈیا کو کھولا۔ تو وہ دونوں اسی طرح بھرے ہوئے تھے۔ ہم اس طرح کرتے رہے، جب ہم تنور اور ہنڈیا کو کھولتے تو ہم اس کو اسی طرح بھرا ہوا پاتے۔ حتی کہ سب مسلمان سیر ہو گئے، اور کچھ کھانا باقی بچا ہوا تھا۔ تو ہمیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عام لوگ بھی فاقہ سے ہیں، تم خود کھاؤ اور لوگوں کو بھی کھلاؤ۔'' پس ہم اس دن اسی طرح کھاتے اور کھلاتے رہے، ایمن کہتے ہیں کہ جابر نے مجھے بتایا وہ آٹھ سو تھے۔ یا اس نے کہا کہ وہ تین سو تھے۔ ایمن کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ انھوں نے آٹھ سو کہا تھا یا تین سو۔

كَانُوْا ثَمَانَ مِائَةٍ أَوْ قَالَ ثَلَاثَ مِائَةٍ قَالَ أَيْمَنُ لَا أَدْرِى أَيَّهُمَا قَالَ۔ ❶

فوائد:...... آپ ﷺ کی عادت تھی آپ ﷺ کبھی بھی صحابہ رضی اللہ عنہم کو کام پر لگا کر خود فارغ نہ بیٹھتے بلکہ برابر کام میں شریک ہوتے۔ یہی اسوۂ رسول ہے کہ لوگوں کو سمجھانے کے لیے ان میں گھل مل کر رہنا ان کے دردوغم سے آشنا ہونا ضروری ہے۔آج اسلامی لیڈر اس لیے نام کو ہیں کہ وہ اپنے ساتھیوں سے ملنا اوران کی ضروریات کا خیال رکھنا پسند نہیں کرتے۔ بلکہ ساری زندگی تکلفات کی چادر اوڑھے رکھتے ہیں۔

44۔ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَمَرَ أَبُوْ طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ أَنْ تَجْعَلَ لِرَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ طَعَامًا يَأْكُلُ مِنْهُ قَالَ ثُمَّ بَعَثَنِي أَبُوْ طَلْحَةَ إِلَى رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ بَعَثَنِي إِلَيْكَ أَبُوْ طَلْحَةَ فَقَالَ لِلْقَوْمِ قُوْمُوْا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ الْقَوْمُ مَعَهُ فَقَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ إِنَّمَا صَنَعْتُ طَعَامًا لِنَفْسِكَ خَاصَّةً فَقَالَ لَا عَلَيْكَ انْطَلِقْ قَالَ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ الْقَوْمُ قَالَ فَجِيْءَ بِالطَّعَامِ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ وَسَمَّى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ قَالَ فَأَذِنَ لَهُمْ فَقَالَ كُلُوْا بِاسْمِ اللَّهِ فَأَكَلُوْا حَتَّى شَبِعُوْا ثُمَّ قَامُوْا ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ كَمَا صَنَعَ فِي

انس بن مالک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلیم رضی اللہ عنہا کو حکم دیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے لئے کھانا بنائے جو آپ کھائیں۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا، میں آپ کے پاس آیا۔ میں نے کہا: ''مجھے آپ کی طرف ابوطلحہ نے بھیجا ہے۔'' آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: ''کھڑے ہو جاؤ۔'' آپ خود بھی چلے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ چلے۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! میں نے تو صرف آپ کے لئے کھانا تیار کیا ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی حرج نہیں، تم چلو'' انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ ﷺ چلے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ چلے۔ جابر کہتے ہیں: ''کھانا لایا گیا اور نبی ﷺ نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا اور بسم پڑھی۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''دس آدمیوں کو اجازت دو، ان کو اجازت دی گئی تو آپ ﷺ

❶ صحیح بخاری۔کتاب المغازی، باب غزوة الخندق حدیث 4101۔ مصنف ابن ابی شیبة 499/66 حدیث :11755۔ مسند احمد 300/3۔ دلائل لنبوة 424/2۔425 (الفاظ میں کچھ تغیر ہے۔)

الْمَرَّةِ الْأُوْلٰى وَسَمّٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَقَالَ كُلُوْا بِاسْمِ اللّٰهِ فَأَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ قَامُوْا حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ بِثَمَانِيْنَ رَجُلًا قَالَ وَأَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكُوْا سُؤْرًا۔ ❶

نے فرمایا: ''اللہ کا نام لے کر کھاؤ'' انہوں نے کھایا حتی کہ وہ سیر ہو گئے۔ پھر وہ اٹھ گئے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ پہلے کی طرح ہنڈیا پر رکھا اور اس پر بسم اللہ پڑھی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''دس آدمیوں کو اجازت دو، انہیں اجازت دی گئی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کا نام لے کر کھاؤ۔'' انہوں نے کھایا حتی کہ وہ سیر ہو گئے۔ پھر وہ اٹھ گئے۔ اسی طرح اسی (۸۰) آدمیوں کے ساتھ کیا۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''پھر رسول اللہ ﷺ نے کھایا اور گھر والوں نے کھایا اور بچا ہوا چھوڑ دیا۔''

45۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ هُوَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ..........

عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِيْ عُبَيْدٍ أَنَّهُ طَبَخَ لِلنَّبِيِّ ﷺ قِدْرًا فَقَالَ لَهُ ((نَاوِلْنِي ذِرَاعَهَا)) وَكَانَ يُعْجِبُهُ الذِّرَاعُ فَنَاوَلَهُ الذِّرَاعَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ فَنَاوَلَهُ ذِرَاعًا ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَكَمْ لِلشَّاةِ مِنْ ذِرَاعٍ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ أَنْ لَوْ سَكَتَّ لَأُعْطِيْتُ أَذْرُعًا مَا دَعَوْتُ بِهِ۔ ❷

شہر بن حوشب ابو عبید سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی ﷺ کے لئے ہنڈیا پکائی تو آپ نے اس سے فرمایا: ''مجھے بازو پکڑاؤ۔'' اور آپ ﷺ کو بازو کا گوشت پسند تھا۔ تو انہوں نے آپ ﷺ کو بازو پکڑایا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے بازو پکڑاؤ۔'' تو انھوں نے آپ کو دوسرا بازو پکڑا دیا۔ آپ نے پھر فرمایا ایک اور بازو پکڑاؤ۔ تو انھوں نے کہا: ''اے اللہ کے نبی! بکری کے کتنے بازو ہوتے ہیں؟'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تو خاموش رہتا تو جب تک میں بازو مانگتا رہتا دیا جاتا رہتا۔''

46۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ..........

---

❶ صحيح مسلم۔ كتاب الاطعمة، باب جواز استتباعه غيره الى دار من يثق برضاه بذلك حديث: 5317-5316۔

❷ "اسناده حسن" المعجم الكبير 335/22 حديث 842: مسند احمد 484/6۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْمُشْرِكِيْنَ لِيُقَاتِلَهُمْ فَقَالَ أَبِيْ عَبْدُاللّٰهِ يَا جَابِرُ لَا عَلَيْكَ أَنْ تَكُوْنَ فِي نَظَّارِيْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى تَعْلَمَ إِلَى مَا يَصِيْرُ أَمْرُنَا فَإِنِّيْ وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنِّيْ أَتْرُكُ بَنَاتٍ لِي بَعْدِيْ لَأَحْبَبْتُ أَنْ تُقْتَلَ بَيْنَ يَدَيَّ. قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا فِي النَّظَّارِيْنَ إِذْ جَاءَتْ عَمَّتِيْ بِأَبِيْ وَخَالِيْ لِتَدْفِنَهُمَا فِيْ مَقَابِرِنَا فَلَحِقَ رَجُلٌ يُنَادِيْ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَرُدُّوْا الْقَتْلٰى فَتَدْفِنُوْهَا فِي مَضَاجِعِهَا حَيْثُ قُتِلَتْ فَرَدَدْنَاهُمَا فَدَفَنَّاهُمَا فِي مَضْجَعِهِمَا حَيْثُ قُتِلَا فَبَيْنَا أَنَا فِي خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ إِذْ جَاءَنِيْ رَجُلٌ فَقَالَ يَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ لَقَدْ أَثَارَ أَبَاكَ عُمَّالُ مُعَاوِيَةَ فَبَدَا فَخَرَجَ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِيْ دَفَنْتُهُ لَمْ يَتَغَيَّرْ إِلَّا مَا لَمْ يَدَعِ الْقَتِيْلَ. قَالَ فَوَارَيْتُهُ وَتَرَكَ أَبِيْ عَلَيْهِ دَيْنًا مِنَ التَّمْرِ فَاشْتَدَّ عَلَيَّ بَعْضُ غُرَمَائِهِ فِي التَّقَاضِيْ فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَبِيْ أُصِيْبَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَإِنَّهُ تَرَكَ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مشرکین کی طرف ان سے جنگ کرنے کے لئے گئے۔ تو میرے باپ عبداللہ نے کہا: ''جابر تجھ پر ضروری ہے کہ تو مدینہ کے محافظوں میں رہے، حتی کہ تجھے معلوم ہو جائے کہ ہمارا کیا انجام ہوا ہے۔ اللہ کی قسم! اگر میں اپنے پیچھے بیٹیوں کو نہ چھوڑتا تو میں چاہتا کہ تو میرے سامنے جہاد میں مارا جائے۔'' جابر کہتے ہیں: ''ہم دیکھنے والے تھے کہ میری پھوپھی میرے باپ اور ماموں کو لے کر آئی تاکہ انہیں اپنے قبرستان میں دفن کریں پس ایک آدمی مجھے ملا جو منادی کر رہا تھا۔ کہ'' نبی ﷺ تمہیں حکم دیتے ہیں کہ مقتولوں کو واپس کر دو، اور انہیں اسی جگہ دفن کرو جہاں وہ مارے گئے۔'' ہم نے ان کو واپس کیا اور انہیں اسی جگہ دفن کیا جہاں وہ مارے گئے تھے۔ جب معاویہ بن ابوسفیان کی خلافت کا زمانہ آیا تو ہمارے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: ''اے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما! معاویہ کے نوکروں نے تیرے باپ کی قبر کو کھود ڈالا ہے اور لاش ظاہر ہو گئی ہے۔'' میں اس قبر کی طرف گیا میں نے اس کو ویسا ہی پایا جیسے اس کو دفن کیا تھا۔ اس پر وہی تبدیلی تھی جو قتل کے وقت ہوئی تھی۔'' جابر کہتے ہیں: ''میں نے انہیں دفن کر دیا۔ اور میرے والد کھجوروں کا قرض چھوڑ گئے تھے، مجھ پر ان کے ایک قرض خواہ نے ادائیگی کے لئے سختی کی تو میں حضور ﷺ کے پاس گیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے والد فلاں دن شہید ہوئے اور کھجوروں کا قرض چھوڑ گئے تھے، تو مجھ پر ان کے بعض قرض خواہوں نے

عَلَيْهِ دَيْناً مِنَ التَّمْرِ وَإِنَّهُ قَدِ اشْتَدَّ عَلَيَّ
بَعْضُ غُرَمَائِهِ فِي الطَّلَبِ فَأُحِبُّ أَنْ
تُعِينَنِي عَلَيْهِ لَعَلَّهُ أَنْ يُنْظِرَنِي طَائِفَةً مِنْ
تَمْرِهِ إِلَى هٰذَا الصِّرَامِ الْمُقْبِلِ. قَالَ:
((نَعَمْ آتِيكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَرِيباً مِنْ
وَسَطِ النَّهَارِ.)) قَالَ فَجَاءَ وَمَعَهُ
حَوَارِيُّوهُ قَالَ فَجَلَسُوا فِي الظِّلِّ وَسَلَّمَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاسْتَأْذَنَ ثُمَّ دَخَلَ
عَلَيْنَا قَالَ وَقَدْ قُلْتُ لِامْرَأَتِي إِنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَائِيٌّ الْيَوْمَ وَسَطَ
النَّهَارِ فَلَا يَرَيَنَّكِ وَلَا تُؤْذِي رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ فِي شَيْءٍ وَلَا تُكَلِّمِيهِ
فَفَرَشَتْ فِرَاشاً وَوِسَادَةً وَوَضَعَ رَأْسَهُ
فَنَامَ فَقُلْتُ لِمَوْلًى لِي اذْبَحْ هٰذِهِ
الْعَنَاقَ وَهِيَ دَاجِنٌ سَمِينَةٌ فَالْوَحَا
وَالْعَجَلَ افْرُغْ مِنْهَا قَبْلَ أَنْ يَسْتَيْقِظَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا مَعَكَ فَلَمْ نَزَلْ
فِيهَا حَتّٰى فَرَغْنَا مِنْهَا وَهُوَ نَائِمٌ فَقُلْتُ
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ يَسْتَيْقِظُ
يَدْعُو بِطَهُورِهِ وَأَنَا أَخَافُ إِذَا فَرَغَ
أَنْ يَقُومَ فَلَا يَفْرُغَ مِنْ طُهُورِهِ حَتّٰى
يُوضَعَ الْعَنَاقُ بَيْنَ يَدَيْهِ. فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ
قَالَ ((يَا جَابِرُ ائْتِنِي بِطَهُورٍ)). قَالَ
نَعَمْ فَلَمْ يَفْرُغْ مِنْ وُضُوئِهِ حَتّٰى

مطالبہ میں سختی کی ہے۔ تو میں چاہتا ہوں کہ آپ اس میں میری مدد کریں، شاید کہ آئندہ فصل تک کچھ کھجوروں کے لیے وہ مجھے مہلت دے دیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''دوپہر کے قریب ان شاء اللہ میں تیرے پاس آؤں گا۔'' جابر کہتے ہیں: ''آپ ﷺ تشریف لائے اور آپ کے ساتھ اور لوگ بھی تھے۔'' جابر کہتے ہیں: ''وہ لوگ سائے میں بیٹھ گئے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے سلام کہا اور اجازت مانگی، پھر گھر میں داخل ہو گئے۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا ہوا تھا کہ رسول اللہ ﷺ آج دوپہر کے قریب میرے پاس آئیں گے۔ تو وہ تمہیں نہ دیکھیں، اور نہ ہی تم رسول اللہ ﷺ کو کسی چیز کے متعلق تکلیف دینا اور نہ ہی ان سے کوئی بات کہنا پس اس نے بستر بچھایا اور تکیہ لگایا تو آپ ﷺ نے تکیے پر اپنا سر رکھا اور سو گئے۔ پھر میں نے اپنے غلام سے کہا: ''یہ بکری کا بچہ ذبح کرو۔ وہ بکری کا بچہ موٹا تازہ گھر کا پلا ہوا تھا۔ میں نے کہا آپ کے بیدار ہونے سے پہلے بہت جلدی فارغ ہوجانا اور میں تیرے ساتھ ہوں۔'' پھر ہم اس کام میں لگے رہے حتی کہ اس سے فارغ ہو گئے اور آپ ابھی سوئے ہوئے تھے۔ میں نے کہا: ''رسول اللہ ﷺ جس وقت بیدار ہوں گے تو وہ وضو کے لئے پانی مانگیں گے۔ اور مجھے خوف ہے کہ فارغ ہو کر آپ ﷺ جانے کے لئے نہ کھڑے ہو جائیں۔ اس لئے میں چاہتا تھا کہ آپ ﷺ کے وضو سے فارغ ہونے سے پہلے آپ ﷺ کے سامنے گوشت رکھا جائے۔ جب آپ ﷺ بیدار ہوئے تو آپ ﷺ نے

وُضِعَتْ الْعَنَاقُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَقَالَ كَأَنَّكَ قَدْ عَلِمْتَ حُبَّنَا اللَّحْمَ ادْعُ أَبَا بَكْرٍ ثُمَّ دَعَا حَوَارِيِّيهِ قَالَ فَجِيءَ بِالطَّعَامِ فَوُضِعَ. قَالَ فَوَضَعَ يَدَهُ وَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ كُلُوا فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَفَضَلَ مِنْهَا لَحْمٌ كَثِيرٌ وَقَالَ وَاللَّهِ إِنَّ مَجْلِسَ بَنِي سَلَمَةَ لَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِمْ، هُوَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ أَعْيُنِهِمْ مَا يَقْرَبُونَهُ مَخَافَةَ أَنْ يُؤْذُوهُ ثُمَّ قَامَ وَقَامَ أَصْحَابُهُ فَخَرَجُوا بَيْنَ يَدَيْهِ وَكَانَ يَقُولُ خَلُّوا ظَهْرِي لِلْمَلَائِكَةِ. قَالَ: فَاتَّبَعْتُهُمْ حَتَّى بَلَغْتُ سَقُفَّةَ الْبَابِ فَأَخْرَجَتِ امْرَأَتِي صَدْرَهَا وَكَانَتْ سِتِيرَةً فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلِّ عَلَيَّ وَعَلَى زَوْجِي. قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكِ وَعَلَى زَوْجِكِ ثُمَّ قَالَ ادْعُوا لِي فُلَانًا لِلْغَرِيمِ الَّذِي اشْتَدَّ عَلَيَّ فِي الطَّلَبِ فَقَالَ أَنْسِئْ جَابِرًا طَائِفَةً مِنْ دَيْنِكَ الَّذِي عَلَى أَبِيهِ إِلَى هَذَا الصِّرَامِ الْمُقْبِلِ. قَالَ مَا أَنَا بِفَاعِلٍ قَالَ وَاعْتَلَّ وَقَالَ إِنَّمَا هُوَ مَالُ يَتَامَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيْنَ جَابِرٌ قَالَ قُلْتُ أَنَا ذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كِلْ لَهُ مِنَ الْعَجْوَةِ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى سَوْفَ يُوَفِّيهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ

فرمایا: ''اے جابر! میرے پاس پانی لاؤ۔'' جابر نے کہا: ''جی ہاں! میں لاتا ہو۔'' پھر آپ ابھی وضو سے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ آپ کے سامنے گوشت رکھا گیا۔ جابر کہتے ہیں: آپ نے میری طرف دیکھا تو فرمایا: ''گویا کہ تو جانتا ہے کہ ہمیں گوشت پسند ہے۔ ابوبکر کو بلاؤ۔'' پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو بلایا۔ جابر کہتے ہیں: ''کھانا رکھا گیا تو آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا: ''اللہ کا نام لے کر کھاؤ۔'' انہوں نے کھایا، حتی کہ وہ سیر ہو گئے۔ اور اس میں سے بہت سا گوشت بچ گیا۔ اور جابر کہتے ہیں: ''اللہ کی قسم! بنوسلمہ کے لوگ ان لوگوں کی طرف دیکھ رہے تھے۔ اور آپ ﷺ ان کے نزدیک انکی جانوں سے زیادہ پیارے تھے۔ اور وہ لوگ آپ ﷺ کے پاس اس لئے نہیں آ رہے تھے کہ آپ ﷺ کہیں (اپنے کسی قول یا فعل) سے آپ کو تکلیف نہ دیں۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ کے آگے چلنے لگے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''میری پچھلی جگہ فرشتوں کے لیے چھوڑ دو۔'' جابر کہتے ہیں: ''میں آپ کے پیچھے ہو گیا حتی کہ دروازے کی دہلیز پر پہنچ گیا۔ تو میری بیوی نے اپنا منہ دروازے سے باہر نکالا اور وہ بہت پردے والی تھی، اس نے عرض کی: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے لئے اور میرے خاوند کے لئے دعائے رحمت کریں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تجھ پر اور تیرے خاوند پر رحم کرے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس فلاں آدمی کو بلاؤ۔'' آپ نے اس آدمی کے متعلق

فَإِذَا الشَّمْسُ قَدْ دَلَكَتْ قَالَ الصَّلَاةُ يَا أَبَا بَكْرٍ قَالَ فَانْدَفَعُوا إِلَى الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ لِغَرِيمِي قَرِّبْ أَوْعِيَتَكَ فَكِلْتُ لَهُ مِنَ الْعَجْوَةِ فَوَفَّاهُ اللَّهُ وَفَضَلَ لَنَا مِنَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَجِئْتُ أَسْعَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي مَسْجِدِهِ كَأَنِّي شَرَارَةٌ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ صَلَّى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ كِلْتُ لِغَرِيمِي تَمْرَهُ فَوَفَّاهُ اللَّهُ وَفَضَلَ لَنَا مِنَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيْنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ فَجَاءَ يُهَرْوِلُ قَالَ سَلْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ غَرِيمِهِ وَتَمْرِهِ قَالَ مَا أَنَا بِسَائِلِهِ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ اللَّهَ سَوْفَ يُوَفِّيهِ إِذْ أَخْبَرْتَ أَنَّ اللَّهَ سَوْفَ يُوَفِّيهِ فَرَدَّدَ عَلَيْهِ وَرَدَّدَ عَلَيْهِ هَذِهِ الْكَلِمَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ مَا أَنَا بِسَائِلِهِ وَكَانَ لَا يُرَاجَعُ بَعْدَ الْمَرَّةِ الثَّالِثَةِ فَقَالَ مَا فَعَلَ غَرِيمُكَ وَتَمْرُكَ قَالَ قُلْتُ وَفَّاهُ اللَّهُ وَفَضَلَ لَنَا مِنَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا فَرَجَعْتُ إِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ أَلَمْ أَكُنْ نَهَيْتُكِ أَنْ تُكَلِّمِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِي فَقَالَتْ تَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُورِدُ نَبِيَّهُ فِي بَيْتِي ثُمَّ يَخْرُجُ وَلَا أَسْأَلُهُ

فرمایا جو مجھ پر قرض کی ادائیگی میں سختی کرتا تھا، آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ''جابر کے والد پر جو تمہارا قرض ہے، اس میں سے تھوڑے سے حصہ میں تم جابر کو آئندہ فصل تک مہلت دے دو۔ اس نے کہا: ''میں ایسے نہیں کروں گا اور بہانہ کیا کہ وہ مال یتیموں کا ہے۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جابر کہاں ہے؟'' جابر کہتے ہیں: ''میں نے کہا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! میں یہاں ہوں۔'' آپ نے فرمایا: ''جو تمہارے پاس کھجوریں ہیں اسے تول دو، شاید اسے اللہ پورا کر دے۔ آپ ﷺ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا تو سورج ڈھل چکا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوبکر! نماز کا وقت ہو گیا ہے۔'' جابر کہتے ہیں: پھر وہ مسجد کی طرف چلے گئے۔ میں نے اپنے قرض خواہ سے کہا: ''اپنے ٹوکرے لاؤ، پھر میں نے اسکے لیے عجوہ کھجوروں سے تولا تو انہیں اللہ تعالیٰ نے پورا کر دیا۔ اور ہمارے پاس اتنی اتنی کھجوریں بچ گئیں ۔ جابر کہتے ہیں: ''میں دوڑتا ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس مسجد میں گیا۔ گویا کہ میں آگ کی چنگاری ہوں میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس حالت میں پایا کہ نماز پڑھ چکے تھے۔ میں نے آپ سے کہا: ''اے اللہ کے رسول! میں نے اپنے قرض خواہ کے لئے کھجوروں کو تولا، تو اللہ نے اسے پورا کر دیا، اور ہمارے لئے بھی اتنی اتنی بچ گئیں۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عمر بن خطاب کہاں ہیں؟'' جابر کہتے ہیں: ''وہ دوڑتے ہوئے آئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جابر بن عبداللہ سے اس کے قرض اور اس کی کھجوروں کے متعلق

الصَّلَاةَ عَلَيَّ وَعَلٰى زَوْجِي۔ 1

پوچھو۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں نہیں پوچھوں گا، جب آپ نے فرمایا تھا کہ شاید اسے اللہ پورا کردے، تو میں نے جان لیا تھا کہ اللہ اسے پورا کردے گا۔ آپ ﷺ نے اس سے تین مرتبہ فرمایا تو اس نے بھی تین دفعہ ہی دہرایا، ہر دفعہ وہ یہی کہتے کہ میں نہیں پوچھوں گا۔ اور جب بھی آپ بات کرتے تو تین دفعہ سے زیادہ آپ سے بات دہرائی نہ جاتی تھی، اس لیے انھوں نے آخر پوچھ لیا: ''تمہارے قرض خواہ اور کھجوروں کا کیا حال ہوا؟'' میں نے کہا: ''اللہ نے اسے پورا کردیا ہے۔ اور ہمارے لئے اتنی کھجوریں بچ گئی ہیں۔ میں اپنی بیوی کے پاس گیا، میں نے کہا: ''میں نے تجھے منع نہیں کیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ سے میرے گھر میں بات نہ کرنا۔'' اس نے کہا: ''تمہارا کیا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کو میرے گھر بھیجے اور میں اپنے لئے اور اپنے خاوند کے لئے ان سے دعا کا سوال نہ کروں؟

فوائد:...... جابر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود کھجوریں ادائیگی قرض کے لیے کافی نہ تھیں۔ لہٰذا آپ ﷺ ان کے گھر آئے، آپ ﷺ کی دعا اور تشریف آوری کی برکت سے اللہ نے انہیں خوب برکت سے نوازا آج بھی تنگی کے موقعہ پر نیک لوگوں سے دعا کروانا جائز ہے، بلکہ باعث رحمت ہے۔

[8]...... بَاب مَا أُعْطِيَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْفَضْلِ

نبی ﷺ کو دی گئی فضیلتوں کا بیان

47۔ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ............

---

1 صحیح البخاری۔ کتاب الهبة، باب اذا وهب دينا على رجل حديث 2601: ۔ کتاب المناقب، حدیث: 3580 ''اسناده صحيح'' مستدرك حاكم: 350/2۔ امام حاکم نے صحیح کہا ہے اور امام ذھبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔ المعجم الكبير 239/11، حدیث: 11610۔ دلائل النبوة بيهقى 486/5۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ إِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَ مُحَمَّدًا عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَعَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ فَقَالُوا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ بِمَ فَضَّلَهُ عَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِأَهْلِ السَّمَاءِ وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلٰهٌ مِنْ دُونِهِ فَذٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ الْآيَةَ وَقَالَ اللّٰهُ لِمُحَمَّدٍ ﷺ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالُوا فَمَا فَضْلُهُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ الْآيَةَ وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمُحَمَّدٍ ﷺ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ فَأَرْسَلَهُ إِلَى الْجِنِّ وَالْإِنْسِ۔

عکرمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو تمام انبیاء اور آسمان والوں پر فضیلت دی۔ لوگوں نے کہا: ''اے ابن عباس رضی اللہ عنہ! آسمان والوں پر آپ ﷺ کو کیسے فضیلت دی گئی؟'' انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آسمان والوں سے فرمایا: ''ان میں سے جو کوئی کہے اس کے علاوہ میں معبود ہوں، تو ہم اس کے بدلے اسے جہنم دیں گے۔ ہم اسی طرح ظالموں کو بدلہ دیتے ہیں۔'' (سورۃ الانبیاء: ۲۹) اور محمد ﷺ نے فرمایا: ''ہم نے تجھے ظاہر فتح دی، تا کہ اللہ تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دے۔'' (سورۃ الفتح: ۱۔۲) لوگوں سے کہا: ''انبیاء پر آپ ﷺ کو کیسے فضیلت دی گئی؟'' ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اللہ عزوجل نے فرمایا: اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس کی قوم کی زبان کے ساتھ، تا کہ وہ ان کے لیے بیان کرے'' [ابراہیم: ۴] اور محمد ﷺ کے لیے یوں فرمایا: ''اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام لوگوں کے لئے بھیجا ہے۔'' (سورۃ سبا: ۲۸) تو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو جنوں اور انسانوں کی طرف بھیجا۔

فوائد:...... آپ ﷺ کو اہل سماء پر فضیلت اس اعتبار سے ہے کہ ان کی غلطی کی سزا بصورت جہنم ہے، جب کہ آپ ﷺ کے اگلے پچھلے سبھی گناہ بخش دیے گئے ہیں۔ نیز باقی انبیاء علیہم السلام کی دعوت محدود لوگوں کے لیے، جب کہ آپ ﷺ کی جمیع کائنات کے لیے تھی، اس اعتبار سے آپ ﷺ ان سے افضل ہیں۔

48۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا زَمْعَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَنْتَظِرُونَهُ فَخَرَجَ حَتّٰى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُونَ

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ لوگ بیٹھے آپ کا انتظار کر رہے تھے۔ آپ ﷺ باہر آئے حتی کہ جب ان کے قریب ہوئے تو آپ ﷺ

فَتَسَمَّعَ حَدِيثَهُمْ فَإِذَا بَعْضُهُمْ يَقُولُ عَجَبًا إِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهِ خَلِيلًا فَإِبْرَاهِيمُ خَلِيلُهُ! وَقَالَ آخَرُ مَاذَا بِأَعْجَبَ مِنْ ﴿وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوسٰى تَكْلِيمًا﴾ وَقَالَ آخَرُ فَعِيسٰى كَلِمَةُ اللّٰهِ وَرُوحُهُ وَقَالَ آخَرُ وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلُ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَمُوسَى نَجِيُّهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَعِيسَى رُوحُهُ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَهُوَ كَذٰلِكَ أَلَا وَأَنَا حَبِيبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ بِحَلَقِ الْجَنَّةِ وَلَا فَخْرَ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ فَيُدْخِلُنِيهَا وَمَعِيَ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ عَلَى اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ)) ۔ [1]

نے سنا کہ وہ آپس میں کچھ باتیں کر رہے ہیں۔ جب آپ ﷺ نے ان کی بات کو سنا تو ان میں سے کوئی کہہ رہا تھا: ''تعجب ہے کہ اللہ نے جب اپنی مخلوق میں سے دوست بنایا تو ابراہیم علیہ السلام کو بنایا!'' اور دوسرے نے کہا: ''کیسی عجیب بات ہے کہ اللہ نے موسیٰ سے کلام کیا!'' (سورۃ النساء: ۱۶۴) اور کسی نے کہا کہ: ''عیسیٰ اللہ کا کلمہ اور اس کی روح ہے۔'' اور کسی نے کہا: ''آدم کو اللہ نے چن لیا۔'' پھر آپ ﷺ باہر تشریف فرما ہوئے تو سلام کہا اور فرمایا: ''میں نے تمہاری باتیں سن لی ہیں۔ اور تم نے تعجب کیا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام اللہ کے خلیل ہیں تو وہ اسی طرح ہیں۔ اور موسیٰ علیہ السلام سے اللہ نے کلام کی تو وہ بھی ایسے ہی ہے۔ اور عیسیٰ علیہ السلام اللہ کی روح اور کلمہ ہیں، تو وہ بھی ایسے ہی ہیں۔ خبردار! میں اللہ کا حبیب ہوں۔ لیکن کوئی فخر نہیں۔ اور میں قیامت کے دن تعریف کا جھنڈا اٹھاؤں گا لیکن کوئی فخر نہیں۔ اور میں سب سے پہلے جنت کی کنڈا کھٹکھٹاؤں گا۔ تو اللہ تعالیٰ کھول دیں گے اور مجھے اس میں داخل کریں گے۔ اور میرے ساتھ فقراء مومنین ہوں گے مگر کوئی فخر نہیں۔ اور میں اللہ کے نزدیک اگلے اور پچھلے لوگوں میں سب سے زیادہ عزت والا ہوں، لیکن کوئی فخر نہیں۔''

فوائد:...... معراج کے موقع پر آپ ﷺ کا اللہ سے ہم کلام ہونا اور آپ ﷺ کا حبیب اللہ ہونا اور اس کے علاوہ حدیث میں مذکور اخروی امتیازات آپ کے علو مرتبت پر دال ہیں۔

---

[1] 'اسناده ضعیف ولأكثره شواهد فی الصحاح" جامع الترمذی کتاب المناقب، باب فی فضل النبیؐ حدیث 3616: ۔ مسند الموصلی حدیث 3968,3964۔صحیح ابن حبان حدیث 6242۔

49۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ أَبِی الْأَسْوَدِ عَنْ لَيْثٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ......

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَنَا أَوَّلُهُمْ خُرُوجًا وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَفَدُوا وَأَنَا خَطِيبُهُمْ إِذَا أَنْصَتُوْا وَأَنَا مُسْتَشْفِعُكُمْ إِذَا حُبِسُوا وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيِسُوا الْكَرَامَةَ وَالْمَفَاتِيحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِیْ وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلَى رَبِّیْ يَطُوْفُ عَلَیَّ أَلْفُ خَادِمٍ كَأَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْنُوْنٌ أَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُورٌ.)) ❶

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں سب سے پہلے قبر سے نکلوں گا۔ اور جب لوگ گروہ، گروہ بن کر جائیں گے، تو میں ان کا قائد ہوں گا۔ اور جب وہ خاموش ہو جائیں گے تو میں ان کا خطیب ہوں گا۔ اور جب وہ روک دیئے جائیں گے تو میں ان کی سفارش کروں گا۔ اور جب وہ عزت افزائی سے ناامید ہو جائیں گے تو میں ان کو خوشخبری دوں گا اور تمام چابیاں اس دن میرے ہاتھ میں ہوں گی۔ اور میں اپنے رب کے نزدیک آدم کی تمام اولاد سے زیادہ احترام والا ہوں۔ میرے پاس ہزار خادم چکر لگائیں گے۔ گویا کہ پردے میں چھپے ہوئے انڈے یا بکھرے ہوئے موتی ہوں۔“

فوائد:...... حدیث میں مذکور فضائل ایسے رفیع المرتبت اور عظیم الشان امتیازات ہیں جن سے آپ ﷺ کی رفعت شان اور انبیاء علیہم السلام پر فضیلت کا پتہ لگانا چنداں مشکل نہیں۔

50۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْمِصْرِیُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ صَالِحٍ هُوَ ابْنُ عَطَاءِ بْنِ خَبَّابٍ مَوْلَى بَنِی الدُّئِلِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِی رَبَاحٍ......

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ)) ۔❷

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں تمام رسولوں کا قائد ہوں، مگر کوئی فخر نہیں۔ اور میں خاتم النبین ہوں، لیکن کوئی فخر نہیں۔ اور میں سب سے پہلے سفارش کرنے والا ہوں، سب سے پہلے میری سفارش قبول کی جائے گی اور میں فخر سے نہیں کہتا۔“

---

❶ ”اسنادہ ضعیف“ لیث بن ابی اسلم ضعیف ہے، جامع الترمذی، کتاب المناقب باب فی فضل النبیؐ حدیث 3610۔ کتاب السنۃ امام خلال حدیث 235: ، دلائل النبوۃ امام بیہقی 484/5۔

❷ ”اسنادہ جیّد“ اس مسند کے تمام راویوں کی جمہور نے توثیق کی ہے۔قال الصدر المناوی ”رجالہ وثقھم الجمھور، التاریخ الکبیر امام بخاری 286/4۔المعجم الاوسط 142/1، حدیث 172: دلائل النبوۃ بیہقی 480/5۔

51۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ هُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ............

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَأْخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَأُقَعْقِعُهَا قَالَ أَنَسٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يُحَرِّكُهَا وَصَفَ لَنَا سُفْيَانُ كَذَا وَجَمَعَ أَبُو عَبْدِاللّٰهِ أَصَابِعَهُ وَحَرَّكَهَا قَالَ وَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ مَسِسْتَ يَدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَعْطِنِيهَا أُقَبِّلْهَا۔ ❶

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کہ میں سب سے پہلے جنت کے دروازے کا کنڈا پکڑوں گا۔ پھر اسے کھٹکھٹاؤں گا۔'' انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''گویا کہ میں نبی ﷺ کے ہاتھ کی حرکت کو دیکھ رہا ہوں۔'' اور ہمارے لئے سفیان نے ایسے ہی بیان کیا، اور ابوعبداللہ نے اپنی انگلیوں کو اکٹھا کیا اور اسے حرکت دی۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ثابت نے ان سے کہا: ''کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ سے چھوا تھا؟'' میں نے کہا: ''جی ہاں۔'' ثابت نے کہا: ''مجھے اپنا ہاتھ دیجیے میں اسے بوسہ دوں۔''

52۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ......

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنَا أَوَّلُ شَفِيعٍ فِي الْجَنَّةِ)) ۔❷

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں جنت میں سب سے پہلے سفارش کرنے والا ہوں گا۔''

فوائد:...... جب آپ ﷺ جنت کا دروازہ کھلوائیں گے تو رب کو سامنے پا کر سجدہ میں گر پڑیں گے، پھر وہاں اللہ کے حکم سے سر اٹھا کر سفارش کریں گے، جیسا کہ اگلی حدیث میں تفصیلاً آ رہا ہے۔

53۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِنِّي لَأَوَّلُ النَّاسِ

انس رضی اللہ عنہ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ''لوگوں میں سب سے پہلے

---

❶ ''اسنادہ ضعیف'' علی بن زید بن جدعان ضعیف ہے۔ مسند احمد 110/3، جامع الترمذی، کتاب التفسیر، سورۃ الاسراء حدیث 3148: مسند حمیدی، حدیث 1238۔

❷ ''اسنادہ صحیح'' صحیح مسلم۔ کتاب الایمان باب فی قول النبی ﷺ ''انا اول الناس یشفع فی الجنۃ حدیث 482: مصنف ابن ابی شیبۃ 436/11 حدیث 11697۔ مسند ابی عوانۃ 110/1، دلائل النبوۃ بیہقی 479/5۔ کتاب السنۃ ابن ابی عاصم، حدیث 796۔

تَنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنْ جُمْجُمَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأُعْطَى لِوَاءَ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَآتِي بَابَ الْجَنَّةِ فَآخُذُ بِحَلْقَتِهَا فَيَقُولُونَ مَنْ هَذَا فَأَقُولُ أَنَا مُحَمَّدٌ فَيَفْتَحُونَ لِي فَأَدْخُلُ فَأَجِدُ الْجَبَّارَ مُسْتَقْبِلِي فَأَسْجُدُ لَهُ فَيَقُولُ ارْفَعْ رَأْسَكَ يَا مُحَمَّدُ وَتَكَلَّمْ يُسْمَعْ مِنْكَ وَقُلْ يُقْبَلْ مِنْكَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُولُ أُمَّتِي أُمَّتِي يَا رَبِّ فَيَقُولُ اذْهَبْ إِلَى أُمَّتِكَ فَمَنْ وَجَدْتَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ شَعِيرٍ مِنَ الْإِيمَانِ فَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ فَأَذْهَبُ فَمَنْ وَجَدْتُّ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَلِكَ أَدْخَلْتُهُمُ الْجَنَّةَ فَأَجِدُ الْجَبَّارَ مُسْتَقْبِلِي فَأَسْجُدُ لَهُ فَيَقُولُ ارْفَعْ رَأْسَكَ يَا مُحَمَّدُ وَتَكَلَّمْ يُسْمَعْ مِنْكَ وَقُلْ يُقْبَلْ مِنْكَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُولُ أُمَّتِي أُمَّتِي يَا رَبِّ فَيَقُولُ اذْهَبْ إِلَى أُمَّتِكَ فَمَنْ وَجَدْتَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنَ الْإِيمَانِ فَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ فَأَذْهَبُ فَمَنْ وَجَدْتُّ فِي قَلْبِهِ

قیامت کے دن میرے سر کے اوپر سے زمین پھٹے گی اور کوئی فخر اور مجھے تعریف کا جھنڈا دیا جائے گا اور میں فخر سے نہیں کہتا۔اور قیامت کے دن میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گا اور میں فخر سے نہیں کہتا۔ اور قیامت کے دن میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گا۔ اور میں فخر سے نہیں کہتا، اور میں جنت کے دروزے کے پاس آؤں گا اور اس کی کنڈی پکڑوں گا، وہ کہیں گے: ''کون ہے؟'' میں کہوں گا: ''میں محمد ﷺ ہوں۔'' وہ میرے لئے دروازہ کھول دیں گے، میں داخل ہو جاؤں گا۔ میں اللہ الجبار کو اپنی طرف متوجہ پاؤں گا تو اس کے لئے سجدہ کروں گا۔ تو اللہ فرمائیں گے: ''اے محمد ﷺ! اپنا سر اٹھا اور بات کر، تیری بات سنی جائے گی، اور تو جو کہے گا قبول کیا جائے گا، سفارش کر، تیری سفارش قبول کی جائے گی۔ تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور کہوں گا: ''اے اللہ! میری امت کو معاف کر دے۔'' تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ''اپنی امت کے پاس جا جس کے دل میں تو جو کے دانے کے برابر ایمان پائے اسے جنت میں داخل کر دے۔ تو میں جاؤں گا جس کے دل میں جو کے دانے کے برابر ایمان پاؤں گا اس کو جنت میں داخل کر دوں گا۔ پھر میں اللہ الجبار کو اپنی طرف متوجہ پاؤں گا اور پھر اسے سجدہ کروں گا۔ اللہ فرمائیں گے: ''اے محمد ﷺ! اپنا سر اٹھا، بات کر، تیری بات سنی جائے گی اور کہہ، اسے قبول کیا جائے گا، اور سفارش کر، تیری سفارش قبول کی جائے گی۔'' تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور کہوں گا: ''اے اللہ! میری امت

مِثْقَالَ ذٰلِكَ أَدْخَلْتُهُمُ الْجَنَّةَ وَفُرِغَ مِنْ حِسَابِ النَّاسِ وَأُدْخِلَ مَنْ بَقِيَ مِنْ أُمَّتِي فِي النَّارِ مَعَ أَهْلِ النَّارِ فَيَقُولُ أَهْلُ النَّارِ مَا أَغْنَى عَنْكُمْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُونَ بِهِ شَيْئًا فَيَقُولُ الْجَبَّارُ فَبِعِزَّتِي لَأُعْتِقَنَّهُمْ مِنَ النَّارِ فَيُرْسِلُ إِلَيْهِمْ فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ وَقَدِ امْتُحِشُوا فَيُدْخَلُونَ فِي نَهَرِ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ فِيهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي غُثَاءِ السَّيْلِ وَيُكْتَبُ بَيْنَ أَعْيُنِهِمْ هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ اللّٰهِ فَيُذْهَبُ بِهِمْ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ هٰؤُلَاءِ الْجَهَنَّمِيُّونَ فَيَقُولُ الْجَبَّارُ بَلْ هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الْجَبَّارِ۔ ❶

کو معاف کردے۔'' اللہ فرمائیں گے: ''اپنی امت کے پاس جا اور جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان پائے، اسے جنت میں داخل کردے، میں جاؤں گا جس کے دل میں اس کے برابر ایمان پاؤں گا اسے جنت میں داخل کردوں گا۔ لوگوں کے حساب سے فراغت کے بعد میری امت کے باقی لوگ دوزخ والوں کے ساتھ دوزخ میں داخل کردیئے جائیں گے۔ پس اہل جہنم ان سے کہیں گے: ''اس بات نے تمہیں فائدہ کیا دیا کہ تم اللہ کی عبادت کرتے تھے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے؟'' تب اللہ فرمائیں گے: ''مجھے میری عزت کی قسم! میں انہیں آگ سے ضرور آزاد کروں گا۔ پھر ان کے پاس قاصد بھیجے گا۔ تو وہ آگ سے نکالیں جائیں گے اور وہ بالکل جل چکے ہوں گے، تو انہیں نہر حیات میں داخل کیا جائے گا۔ تو وہ اس میں اس طرح اُگیں گے، جیسے سیلاب میں بیج اگتا ہے۔ ان کی آنکھوں کے درمیان لکھ دیا جائے گا کہ یہ اللہ کے آزاد کردہ ہیں۔ پھر ان کو لیجایا جائے گا۔ پھر وہ جنت میں داخل کردیئے جائیں گے۔ ان سے جنت والے کہیں گے: ''یہ جہنمی ہیں۔'' تو اللہ فرمائیں گے: ''نہیں، بلکہ یہ اللہ کے آزاد کردہ ہیں۔''

54۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ..........

---

❶ ''اسنادہ ضعیف'' اس کی سند میں عبداللہ بن صالح، کثیر الخطا وکانت فیہ' ہے۔ مسند احمد 144/3، دلائل النبوۃ 479/5۔ یاد رہے اس حدیث کو امام احمد نے ابو سلمہ خزاعی اور منصور بن سلمہ سے بھی روایت کیا ہے۔ اور اس کی سند صحیح ہے۔ مسند احمد 145/3۔

عَنِ ابْنِ غَنْمٍ قَالَ نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَشَقَّ بَطْنَهُ ثُمَّ قَالَ جِبْرِيْلُ قَلْبٌ وَّكِيعٌ فِيهِ أُذُنَانِ سَمِيْعَتَانِ وَعَيْنَانِ بَصِيرَتَانِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ الْمُقَفِّيْ الْحَاشِرُ خُلُقُكَ قَيِّمٌ وَّلِسَانُكَ صَادِقٌ وَّنَفْسُكَ مُطْمَئِنَّةٌ قَالَ أَبُو مُحَمَّد وَكِيعٌ يَعْنِي شَدِيدًا ❶

ابن غنم بیان کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئے اور آپ کا پیٹ چاک کیا۔ پھر جبرائیل نے کہا: اس میں وکیع دل ہے، اس میں دو سننے والے کان ہیں اور دو دیکھنے والی آنکھیں ہیں۔ محمد ﷺ اللہ کے آخری رسول ہیں۔ اور سب کو اکٹھا کرنے والے ہیں، آپ کا اخلاق اچھا ہے، آپ کی زبان سچی ہے اور آپ کا نفس مطمئن ہے۔'' ابومحمد نے کہا: وکیع کا معنی مضبوط ہے۔

55۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ..........

عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ أَدْرَكَ بِيَ الْأَجَلَ الْمَرْحُومَ وَاخْتَصَرَ لِيَ اخْتِصَارًا فَنَحْنُ الْآخِرُونَ وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنِّي قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ إِبْرَاهِيمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَمُوسٰى صَفِيُّ اللّٰهِ وَأَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَمَعِيَ لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَنِي فِي أُمَّتِي وَأَجَارَهُمْ مِنْ ثَلَاثٍ لَا يَعُمُّهُمْ بِسَنَةٍ وَلَا يَسْتَأْصِلُهُمْ عَدُوٌّ وَلَا يَجْمَعُهُمْ عَلٰى ضَلَالَةٍ۔ ❷

عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کے بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نے مجھے رحم کی ہوئی مقرادہ گھڑی دی اور میرے لیے اختصار کیا۔ ہم دنیا میں تو سب سے آخر میں ہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے۔ اور میں یہ بات فخریہ نہیں کرتا: ابراہیم علیہ السلام کے خلیل ہیں اور موسیٰ علیہ السلام کے چنے ہوئے ہیں، اور میں اللہ کا حبیب ہوں۔ اور قیامت کے دن میرے پاس حمد کا جھنڈا ہو گا۔ اور بے شک اللہ عزوجل نے امت کے متعلق مجھ سے وعدہ کیا ہے اور انہیں تین باتوں سے پناہ دی ہے کہ ان کو عام طور پر قحط سالی میں مبتلا نہیں کرے گا۔ اور دشمن ان کا قلع قمع نہیں کر سکے گا۔ اور نہ ان سب کو ضلالت پر جمع کرے گا۔''

فوائد:...... سبھی امت کا قحط سالی، مکمل تباہی اور ضلالت سے محفوظ ہونا یہ انعام رب تعالیٰ ہے۔ نیز سبھی امت کا گمراہی پر اکٹھے نہ ہونا جیسا کہ ابن ماجہ کی صحیح روایت بھی ہے۔''ان امتی لا تجتمع علی

---

❶ اس کی سند میں تین علتیں ہیں۔ عبداللہ بن صالح اور معاویہ بن یحییٰ دونوں ضعیف ہیں اور عبدالرحمن بن غنم تابعی ہیں۔ خصائص الکبریٰ امام سیوطی 162/1-161۔

❷ ''اسناده ضعيف ومنقطع'' كنزل العمال حديث 32080، البداية والنهاية 270/6۔

الـضـلالة" "میری امت گمراہی پر اکٹھی نہیں ہوسکتی۔" یہ اجماع کے حجت ہونے پر دلیل ہے۔ آج کل کئی اہل علم بڑی ڈھٹائی سے اجماع کا انکار کرتے ہیں، جبکہ یہ درست نہیں۔

[9]...... بَاب مَا أُكْرِمَ النَّبِيّ ﷺ بِنُزُولِ الطَّعَامِ مِنْ السَّمَاءِ

آسمان سے کھانے کے نزول کی وجہ سے نبی ﷺ کی بزرگی کا بیان

56۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَرْطَاةُ بْنُ الْمُنْذِرِ............

عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَسْلَمَةَ السَّكُونِيَّ وَقَالَ غَيْرُ مُحَمَّدٍ سَلَمَةَ السَّكُونِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ قَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ أُتِيتَ بِطَعَامٍ مِنَ السَّمَاءِ قَالَ نَعَمْ أُتِيتُ بِطَعَامٍ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هَلْ كَانَ فِيهِ مِنْ فَضْلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا فُعِلَ بِهِ قَالَ رُفِعَ إِلَى السَّمَاءِ وَقَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنِّي غَيْرُ لَابِثٍ فِيكُمْ إِلَّا قَلِيلًا ثُمَّ تَلْبَثُونَ حَتّٰى تَقُولُوا مَتٰى مَتٰى ثُمَّ تَأْتُونِي أَفْنَادًا يُفْنِي بَعْضُكُمْ بَعْضًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مُوْتَانٌ شَدِيدٌ وَبَعْدَهُ سَنَوَاتُ الزَّلَازِلِ۔ ❶

ضمرہ بن حبیب بیان کرتے ہیں کہ میں نے مسلمہ سکونی رضی اللہ عنہ سے سنا اور محمد کے علاوہ سلمہ سکونی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ جب کسی کہنے والے نے کہا: "اے اللہ کے رسول! کیا آپ کو آسمان سے کھانا دیا گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "جی ہاں! مجھے کھانا دیا گیا۔" اس نے کہا: "اے اللہ کے نبی! کیا اس میں سے کچھ بچا تھا؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "جی ہاں۔" اس نے کہا: "پھر آپ نے اس کھانے کا کیا کیا؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ آسمان کی طرف اٹھالیا گیا۔ اور میری طرف وحی کی ہے کہ میں تمہارے ہاں تھوڑی دیر رہوں گا۔ پھر تم رہو گے حتی کہ تم کہو گے کہ قیامت کب آئے گی؟ پھر تم میرے پاس گروہوں کی شکل میں آؤ گے۔ اور تم ایک دوسرے کو قتل کرو گے۔ قیامت کے نزدیک کثرت سے موتیں ہوں گی۔ اور اس کے بعد زلزلے والے سال ہوں گے۔"

فوائد:...... قرب قیامت کی علامات میں سے قتل وغارت اور کثرت سے زلزلوں کا آنا بھی ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ نہ قاتل کو پتہ ہوگا وہ کیوں قتل کر رہا ہے، نہ مقتول کو خبر ہوگی اسے کیوں قتل کیا جا رہا ہے۔ آج بعینہٖ یہی حالات ہیں، سینکڑوں قتل ہونے والے بے گناہ قتل ہو رہے ہیں اور کرنے والے بھی اندھا دھند بلاوجہ قتل

❶ "حدیث صحیح" اگرچہ اس کی سند میں معاویہ بن یحییٰ ضعیف ہے۔ مگر حدیث معناً صحیح ہے، مسند موصلی حدیث 6861، صحیح ابن حبان حدیث 6777: ، موارد الظمان حدیث 1861۔

کر رہے ہیں۔

57۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ..........

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أُتِيَ بِقَصْعَةٍ مِنْ ثَرِيْدٍ فَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ فَتَعَاقَبُوْهَا إِلَى الظُّهْرِ مِنْ غُدْوَةٍ يَقُوْمُ قَوْمٌ وَيَجْلِسُ آخَرُوْنَ۔ فَقَالَ رَجُلٌ لِسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَمَا كَانَتْ تُمَدُّ؟ فَقَالَ سَمُرَةُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُ مَا كَانَتْ تُمَدُّ إِلَّا مِنْ هَا هُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى السَّمَاءِ۔ ❶

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ثرید کا پیالہ لایا گیا۔ اور وہ لوگوں کے آگے رکھا گیا۔ وہ اس سے صبح سے دوپہر تک کھاتے رہے۔ پہلے لوگ کھڑے ہو جاتے اور دوسرے بیٹھ جاتے۔ ایک آدمی نے سمرہ بن جندب سے کہا: ''کیا کھانا نہیں ڈالا جاتا تھا؟'' حضرت سمرۃ نے کہا: ''تعجب کی کیا بات ہے؟ اس میں کھانا صرف اس طرف سے ڈالا جاتا تھا! اور اپنے ہاتھوں سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔

[10]...... بَاب فِي حُسْنِ النَّبِيِّ ﷺ
نبی ﷺ کے حسن کا بیان

58۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَانَ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَإِلَى الْقَمَرِ قَالَ فَلَهُوَ كَانَ أَحْسَنَ فِي عَيْنِي مِنَ الْقَمَرِ ❷

جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو چاندنی رات میں دیکھا اور آپ سرخ جوڑا پہنے ہوئے تھے۔ میں آپ ﷺ کی طرف دیکھتا اور کبھی چاند کی طرف دیکھتا۔'' جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''میری نظر میں آپ ﷺ چاند سے زیادہ حسین تھے۔''

---

❶ ''اسنادہ صحیح'' مسند احمد 12/5، دلائل النبوۃ 93/6 وقال البیھقی ''ھذا اسنادہ صحیح'' جامع الترمذی، کتاب المناقب، باب فی اثبات نبوۃ النبی ﷺ حدیث3625: وقال الترمذی ''وھذا حدیث حسن صحیح''۔

❷ ''حدیث صحیح ان شاء اللہ'' امام حاکم فرماتے ہیں ''صحیح الاسناد'' امام ذھبی رحمہ اللہ نے اس کی موافقت کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حسن غریب کہا ہے۔ امام البانی رحمہ اللہ نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ مستدرك حاکم، کتاب اللباس، باب لبس ثوب الاحمر حدیث 7461: جامع الترمذی، کتاب الادب باب ماجاء فی الرخصة فی لبس الحمرة للرجال، حدیث281:۔ مختصرشمائل الترمذی للالبانی ص27: ۔موضوعة نضرة النعیم 423/1 باب شمائلہ ﷺ۔

فوائد:...... آپ ﷺ اخلاق واوصاف کے ساتھ ساتھ کمال حسن کی خوبیوں سے متصف تھے، دیکھنے والا آپ ﷺ کے حسن کا گرویدہ ہوکررہ جاتا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ہر عضو کے حسن سے مالا مال کیا تھا، جیسا کہ اگلی احادیث میں آرہا ہے۔

59۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي الثَّابِتِ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي إِسْمٰعِيلُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ أَخِي مُوسٰى عَنْ عَمِّهِ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ............

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ إِذَا تَكَلَّمَ رُئِيَ كَالنُّورِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ۔ ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے دو دانتوں کے درمیان خلا تھا۔ جب آپ ﷺ بات کرتے تو آپ کے دانتوں کے درمیان سے نور کی طرح کچھ نکلتا ہوا دکھائی دیتا۔“

60۔ أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ انْبَأَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ............

قَالَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَنْجَدَ وَلَا أَجْوَدَ وَلَا أَشْجَعَ وَلَا أَوْضَأَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ۔ ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر بہادر اور سخی اور دلیر اور حسین و پاکیزہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔

61۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ......

عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قُلْتُ لِلرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ صِفِي لَنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَوْ رَأَيْتَهُ رَأَيْتَ الشَّمْسَ طَالِعَةً۔ ❸

ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر بیان کرتے ہیں کہ میں نے ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ آپ ہمیں رسول اللہ ﷺ کا حلیہ بیان کریں، انہوں نے کہا: ”اے میرے بیٹے! اگر تو رسول اللہ ﷺ کو دیکھتا تو کہتا: ”کہ سورج طلوع ہوا ہے۔“

---

❶ ’اسناده ضعيف“ عبدالعزيز بن ابی ثابت مردود راوی هے۔كتاب المعرفة والتاريخ 288/3، شمائل الترمذی حديث14 : ۔شرح السنة امام بغوی 223/13حديث3644 : ۔ دلائل النبوة 215/1۔

❷ ”رجاله ثقات“ الطبقات الكبرىٰ امام ابن سعد96/2۔

❸ ”اسناده ضعيف“ المعجم الكبير 274/24حديث696۔المعجم الاوسط230/5حديث4455: ۔دلائل النبوة امام ابونعيم حديث : 551۔

62۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ............

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَزْهَرَ اللَّوْنِ كَأَنَّ عَرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ إِذَا مَشٰى تَكَفَّأَ وَمَا مَسِسْتُ حَرِيرَةً وَلَا دِيبَاجَةً أَلْيَنَ مِنْ كَفِّهِ وَلَا شَمِمْتُ رَائِحَةً قَطُّ أَطْيَبَ مِنْ رَائِحَتِهِ مِسْكَةً وَلَا غَيْرَهَا۔❶

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا رنگ بہت سفید تھا۔ آپ ﷺ کا پسینہ موتیوں کی طرح تھا۔ جب آپ چلتے تو آگے کو جھک جاتے اور میں نے آپ کی ہتھیلیوں کو ریشم اور دیباج سے زیادہ نرم محسوس کیا، اور آپ ﷺ کے پسینے کی خوشبو سے بڑھ کر میں نے کوئی خوشبوخواہ کستوری یا اس کے علاوہ کسی چیز کونہیں سونگھا۔''

فوائد:...... آپ ﷺ کی خصوصیت تھی کہ آپ ﷺ کا پسینہ دوسرے لوگوں کے برعکس خوشبودار ہوتا، جیسا کہ بعض صحابیات آپ ﷺ کا پسینہ خوشبو میں ملالیتیں جس سے ان کی خوشبو میں اضافہ ہوتا۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ جنہوں نے دس سال آپ ﷺ کی خدمت کا شرف حاصل کیا، فرماتے ہیں کہ آپ کے جسد اطہر کے پسینے میں ایسی مہک تھی کہ اعلیٰ سے اعلیٰ خوشبو اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔

63۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ............

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَمَا قَالَ لِي أُفٍّ قَطُّ وَلَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَ كَذَا وَكَذَا أَوْ هَلَّا صَنَعْتَ كَذَا وَكَذَا وَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا مَسِسْتُ بِيَدِي دِيبَاجًا وَلَا حَرِيرًا أَلْيَنَ مِنْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا وَجَدْتُ رِيحًا قَطُّ أَوْ عَرْفًا كَانَ أَطْيَبَ مِنْ عَرْفِ أَوْ رِيحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ۔❷

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی، آپ ﷺ نے کبھی مجھے ''اف'' تک نہ کہا اور نہ ہی مجھے کسی کام کے کرنے پر کبھی ڈانٹا کہ تونے ایسے کیوں کیا ہے یا تو نے ایسے کیوں نہ کیا؟'' اور انس رضی اللہ عنہ بن مالک کہتے ہیں: اللہ کی قسم! میرے ہاتھوں نے دیباج اور ریشم کو نبی ﷺ کے ہاتھوں سے زیادہ نرم نہیں چھوا اور نہ ہی میں نے کبھی نبی ﷺ کی بدن کی خوشبو سے بڑھ کر کوئی خوشبو پائی۔

---

❶ صحیح مسلم۔ کتاب الفضائل، باب طيب رائحة النبیؐ حديث 6054۔

❷ صحيح البخاری۔ کتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ حديث 3561: ۔صحيح مسلم۔ کتاب الفضائل باب طيب رائحة النبی ﷺ حديث 6053۔

فوائد:...... عرصہ دراز تک کسی کے ساتھ رہا جائے اور کبھی ساتھی کی طبیعت کے ناموافق کام نہ ہو، ممکن نہیں۔ لیکن آپ ﷺ کی حلیمی کمال تھی کہ خادم کو کبھی جھڑکنا تو ایک طرف وجہ بھی دریافت نہیں کی کہ کیوں کیا اور خصوصاً جب کام کرنے والا بچہ ہو کیونکہ انس رضی اللہ عنہ کم عمر ہی تھے۔ علم نفسیات کی رو سے جو کام اچھائیوں کی حوصلہ افزائی اور برائیوں سے درگزر کر کے لیا جا سکتا ہے، جھڑک کر اسے لینا ناممکن ہے۔ ہمارے ہاں ملازمین کو ایک دن میں سینکڑوں گالیاں دی جاتی ہیں اور ان کی عزت نفس کو بری طرح مجروح کیا جاتا ہے۔ جبکہ انس رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی زبان کی طہارت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "مَا سَبَّنِي رسول الله ﷺ قَطُّ" رسول اللہ ﷺ نے مجھے کبھی گالی نہیں دی۔ نیز اس قدر نزاکت، شرافت کے باوجود آپ مرد میدان تھے۔

64۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرٍ..........

عَنْ حَبِيْبِ بْنِ خُدْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ حُرَيْشٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِيْ حِيْنَ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ فَلَمَّا أَخَذَتْهُ الْحِجَارَةُ أُرْعِبْتُ فَضَمَّنِي إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَالَ عَلَيَّ مِنْ عَرَقِ إِبْطِهِ مِثْلُ رِيحِ الْمِسْكِ۔ ❶

حبیب بن خدرہ بیان کرتے ہیں کہ بنی حریش کے ایک آدمی نے بیان کیا کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ نے ماعز بن مالک کو رجم کیا تو میں اپنے والد کے ساتھ تھا۔ جب ان کو پتھر مارے گئے تو میں ڈر گیا۔ مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھ لگا لیا۔ تو مجھ پر آپ ﷺ کی بغل سے کستوری کی طرح (خوشبودار) پسینہ بہا۔"

65۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ..........

عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ قَالَ أَرَأَيْتَ كَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا مِثْلَ الْقَمَرِ ❷

براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان سے کسی آدمی نے پوچھا: "کیا رسول اللہ ﷺ کا چہرہ تلوار کی طرح تھا؟" براء رضی اللہ عنہ نے کہا: "نہیں! وہ چاند کی طرح تھا۔"

فوائد:...... آپ ﷺ کا چہرہ گولائی میں تھا، جو کہ لمبوترے سے زیادہ حسین ہوتا ہے۔

---

❶ "رجاله ثقات غير حبيب بن خدرة" اس حدیث کو بیان کرنے میں امام دارمی منفرد ہیں۔ امام ذہبیؒ حبیب بن خدرہ کے ترجمہ میں اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے حبیب کے متعلق لکھتے ہیں: " لم يعرف ولم اره في الاسماء" ميزان الاعتدال: 454/1 ترجمه نمبر: 1703۔

❷ صحيح البخاری۔ کتاب المناقب، باب صفة النبیؐ حدیث: 3552۔

66۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ..........

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعْرَفُ بِاللَّيْلِ بِطِيبِ الرِّيحِ ۔ ❶

ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو بدن کی خوشبو کی وجہ سے پہچانے جاتے تھے۔

67۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْهَاشِمِيُّ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ..........

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَسْلُكْ طَرِيقًا أَوْ لَا يَسْلُكُ طَرِيقًا فَيَتْبَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا عَرَفَ أَنَّهُ قَدْ سَلَكَهُ مِنْ طِيبِ عَرْفِهِ أَوْ قَالَ مِنْ رِيحِ عَرَقِهِ۔ ❷

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب کسی راستہ پر چلتے، اور آپ ﷺ کے پیچھے کوئی اس راستہ پر چلتا تو آپ ﷺ کی خوشبو سے۔ یا راوی نے کہا: آپ ﷺ کے پسینہ کی خوشبو سے وہ پہچان جاتا تھا کہ آپ ﷺ اس راستہ سے گذرے ہیں۔''

[11]...... بَاب مَا أَكْرَمَ اللهُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ مِنْ كَلَامِ الْمَوْتٰى

مردوں کا نبی ﷺ سے کلام کرنا جس سے نبی ﷺ کو فضیلت دی گئی

68۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو اللَّيْثِيُّ..........

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْكُلُ الْهَدِيَّةَ وَلَا يَقْبَلُ الصَّدَقَةَ فَأَهْدَتْ لَهُ امْرَأَةٌ مِنْ يَهُودِ خَيْبَرَ شَاةً مَصْلِيَّةً فَتَنَاوَلَ مِنْهَا وَتَنَاوَلَ بِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ ثُمَّ رَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذِهِ تُخْبِرُنِي أَنَّهَا مَسْمُومَةٌ فَمَاتَ بِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ مَا حَمَلَكِ عَلَى مَا صَنَعْتِ فَقَالَتْ إِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ شَيْءٌ وَإِنْ كُنْتَ

ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ تحفہ قبول کر لیتے تھے اور صدقہ کی گئی چیز قبول نہیں کرتے تھے۔ خیبر میں ایک یہودیہ عورت نے آپ ﷺ کو بھنی ہوئی بکری کا تحفہ دیا۔ آپ ﷺ نے اس میں سے کچھ کھایا اور بشر بن براء نے بھی کھایا۔ پھر نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ اٹھالیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ بکری مجھے بتا رہی ہے کہ اس میں زہر ملایا گیا ہے۔'' پھر بشر بن براء تو فوت ہو گئے، پھر نبی ﷺ نے اس عورت کی طرف پیغام بھیجا: کہ'' تجھے ایسا کام کرنے پر کس نے آمادہ کیا۔'' اس عورت نے کہا: (تا کہ میں جان

---

❶ ''اسنادہ حسن'' مصنف ابن ابی شیبۃ 25/9۔ احلاق النبیؐ امام ابوالشیخ ص : 105۔

❷ ''اسنادہ جید'' التاریخ الکبیر امام بخاری 399/1۔

مَلِكًا أَرَحْتُ النَّاسَ مِنْكَ فَقَالَ فِيْ مَرَضِهٖ مَا زِلْتُ مِنَ الْأَكْلَةِ الَّتِيْ أَكَلْتُ بِخَيْبَرَ فَهٰذَا أَوَانُ انْقِطَاعِ أَبْهَرِي۔ ❶

سکوں) اگر آپ نبی ہوئے تو آپ کو کوئی چیز نقصان نہیں دے گی۔ اور اگر آپ ﷺ بادشاہ ہوئے تو آپ سے لوگوں کو نجات دوں۔'' پھر آپ ﷺ نے اپنی بیماری میں فرمایا: ''خیبر میں بکری کھانے کا ہمیشہ مجھ پر اثر رہا ہے۔ اب بھی اس کی وجہ سے میری رگیں کٹ رہی ہیں۔''

فوائد:...... اس حدیث سے مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوئیں: (۱) آپ ﷺ پر صدقہ حرام تھا جب کہ ہدیہ آپ ﷺ قبول کر لیتے تھے۔ (۲) اہل کتاب کا ذبیحہ جائز ہے۔ (۳) اہل کتاب کی دعوت قبول کرنا اور ان کے برتنوں کو استعمال کرنا درست ہے۔ البتہ اگر وہ اپنے برتنوں میں شراب یا سؤر کا گوشت تیار کرتے ہوں تو ان کو اچھی طرح مانجھ لینا چاہیے۔ (۴) آپ ﷺ عالم الغیب نہیں تھے، ورنہ زہر ملاتے ہی آپ ﷺ کو خبر ہو جاتی اور آپ ﷺ یہ دعوت قبول ہی نہ کرتے اور نہ آپ ﷺ کے ساتھی کی جان جاتی۔

69۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَنْبَأَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ..........

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ أَنَّ يَهُودِيَّةً مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ سَمَّتْ شَاةً مَصْلِيَّةً ثُمَّ أَهْدَتْهَا لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ الذِّرَاعَ فَأَكَلَ مِنْهَا وَأَكَلَ الرَّهْطُ مِنْ أَصْحَابِهٖ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ ارْفَعُوْا أَيْدِيَكُمْ وَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْيَهُودِيَّةِ فَدَعَاهَا فَقَالَ لَهَا أَسَمَمْتِ هٰذِهِ الشَّاةَ فَقَالَتْ نَعَمْ وَمَنْ أَخْبَرَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبَرَتْنِي هٰذِهٖ فِيْ يَدِي الذِّرَاعُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَمَاذَا أَرَدْتِ إِلٰى ذٰلِكَ))

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ خیبر والوں میں سے ایک یہودن نے بھنی ہوئی بکری میں زہر ملا دیا۔ پھر نبی ﷺ کی طرف تحفہ بھیجا۔ نبی ﷺ نے اس کا ایک بازو لے کر کھایا۔ اور آپ کے صحابہ میں سے بھی کچھ لوگوں نے کھایا۔ پھر نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: ''اپنے ہاتھ اٹھا لو۔'' پھر نبی ﷺ نے یہودن کو پیغام بھیجا اور اسے بلایا۔ پھر اس سے پوچھا: کیا تو نے اس بکری وک زہر آلود کیا تھا؟ وہ بولی: ہاں! مگر آپ کو کس نے بتایا۔ فرمایا: ''مجھے یہی بازو بتا رہا ہے، جو میرے ہاتھ میں ہے۔'' اس عورت نے کہا: ''جی ہاں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے کس وجہ سے ایسے کیا؟'' اس عورت نے کہا: ''میں نے کہا، اگر آپ نبی ہوئے تو آپ کو کچھ نقصان نہیں

❶ ''اسناده حسن'' سنن ابی داود۔ کتاب الدیات، باب فیمن سقی رَجُلا سمًّا، حدیث 4511: ، الطبقات الکبریٰ 113/1۔

قَالَتْ قُلْتُ إِنْ كَانَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا اسْتَرَحْنَا مِنْهُ فَعَفَا عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يُعَاقِبْهَا وَتُوُفِّيَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ الَّذِينَ أَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَاحْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى كَاهِلِهِ مِنْ أَجْلِ الَّذِىْ أَكَلَ مِنَ الشَّاةِ حَجَمَهُ أَبُو هِنْدٍ مَوْلٰى بَنِىْ بَيَاضَةَ بِالْقَرْنِ وَالشَّفْرَةِ وَهُوَ مِنْ بَنِىْ ثُمَامَةَ وَهُمْ حَيٌّ مِنَ الْأَنْصَارِ۔ ❷

ہوگا، اگر آپ نبی نہ ہوں گے تو اس ذریعہ سے ہم نجات پا لیں گے۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے اسے معاف کر دیا۔ اور اسے سزا نہ دی۔ اور آپ ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ لوگ بکری کھانے کی وجہ سے فوت ہو گئے۔ نبی ﷺ نے بکری کھانے کی وجہ سے کندھوں کے درمیان سینگی لگوائی۔ بنو بیاضہ سے ابوہند کے غلام نے آپ ﷺ کو چھری سے سینگ کے ساتھ سینگی لگائی۔ اور وہ بنو ثمامہ سے تھا اور وہ انصار کے قبیلہ سے تھا۔

فوائد:...... اس یہودن کا نام زینب بنت حارث تھا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ مرحب کی بہن تھی اور اسے معلوم ہوا تھا کہ آپ ﷺ بازو کا گوشت پسند کرتے ہیں۔ اس لیے اس نے اسے خصوصاً زہر آلودہ کیا تھا۔

70۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِى اللَّيْثُ حَدَّثَنِىْ سَعِيدُ بْنُ أَبِىْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ ....

عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اجْمَعُوا إِلَىَّ مَنْ كَانَ هَا هُنَا مِنَ الْيَهُودِ فَجُمِعُوا لَهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّى سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ۔ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَبُوكُمْ قَالُوْا أَبُونَا فُلَانٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَذَبْتُمْ بَلْ أَبُوكُمْ فُلَانٌ قَالُوا صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب خیبر فتح ہوا تو رسول اللہ ﷺ کو بکری کا تحفہ دیا گیا جس میں زہر ملایا گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس یہاں کے تمام یہودیوں کو جمع کرو، آپ ﷺ کے پاس وہ جمع کئے گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تم سے کسی چیز کے متعلق پوچھوں تو کیا تم سچ بتاؤ گے؟'' انہوں نے کہا: ''اے ابوالقاسم! جی ہاں۔'' ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا باپ کون ہے؟'' انہوں نے کہا: ''ہمارا باپ فلاں ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''تم نے جھوٹ بولا، بلکہ تمہارا باپ فلاں ہے۔'' وہ کہنے لگے: آپ نے بالکل سچ اور

❶ ''منقطع ضعیف'' امام زہریؒ نے جابرؓ سے نہیں سنا۔ سنن ابی داود۔ کتاب الدیات، باب فیمن سقی رجلاسما حدیث: 4510۔ دلائل النبوۃ 4/262۔

فَقَالَ لَهُمْ هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوْا نَعَمْ وَإِنْ كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَمَا عَرَفْتَ فِيْ ابَائِنَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَمَنْ أَهْلُ النَّارِ فَقَالُوْا نَكُوْنُ فِيْهَا يَسِيْرًا ثُمَّ تَخْلُفُوْنَنَا فِيْهَا قَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اخْسَئُوا فِيهَا وَاللّٰهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا ثُمَّ قَالَ لَهُمْ هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هٰذِهِ الشَّاةِ سُمًّا قَالُوا نَعَمْ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ قَالُوا أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا أَنْ نَسْتَرِيحَ مِنْكَ وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ۔ ❶

درست فرمایا۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''اگر میں تم سے کسی چیز کے متعلق پوچھوں تو کیا تم مجھے سچ بتاؤ گے؟'' انہوں نے کہا: ''جی ہاں! اگر ہم آپ سے جھوٹ بولیں گے تو آپ ہمارے جھوٹ کو ایسے ہی پہچان لیں گے جیسے ہمارے باپ کے متعلق پہچانا۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''دوزخی کون ہیں؟'' انہوں نے کہا: ''ہم اس میں تھوڑی دیر رہیں گے، پھر ہمارے بعد آپ لوگ اس میں رہیں گے۔'' رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''تم ہی اس میں ذلیل ہو کر پڑے رہو، اللہ کی قسم ہم کبھی بھی تمہارے بعد اس میں نہ رہیں گے۔'' پھر آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''اگر میں تم سے کسی چیز کے متعلق پوچھوں تو کیا مجھے سچ بتاؤ گے؟'' انہوں نے کہا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا تھا؟'' انہوں نے کہا: ''جی ہاں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں یہ کام کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟'' انہوں نے کہا: ''ہم نے ارادہ کیا تھا کہ اگر آپ جھوٹے ہوئے تو ہم آپ سے نجات پالیں گے اور اگر آپ سچے ہوئے تو آپ کو کوئی چیز نقصان نہیں دے گی۔''

فوائد:...... سبھی یہودیوں کو جمع کر کے ان پر اپنی خبرداری کی دھاک بٹھائی، تاکہ ان میں انکار کی جرأت نہ رہے، پھر ان سے زہر کا اقرار کروایا۔ نیز یہودن کو آپ ﷺ نے اولاً چھوڑ دیا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ذاتی انتقام نہیں لیتے تھے۔ لیکن بشر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاصاً اسے قتل کروا دیا تھا۔

---

❶ "حديث صحيح" مسند احمد 451/2، شرح السنة 22/14 حديث 3807: دلائل النبوة 256/4۔

[12]...... بَاب فِي سَخَاءِ النَّبِيِّ ﷺ
نبی ﷺ کی سخاوت کا بیان

71- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ............

عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَا سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ إِذَا لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ وَعَدَ۔ ❶

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے جب بھی کوئی چیز مانگی جاتی تو کبھی بھی انکار نہ کرتے۔ ابو محمد نے کہا: ''ابن عینیہ کہتے ہیں: جب آپ کے پاس کوئی چیز نہ ہوتی تو آپ وعدہ کر لیتے۔''

فوائد:...... یہ سخاوت کی انتہا ہے کہ نہ ہونے کی صورت میں بندہ معذور ہوتا ہے، کوئی اسے کچھ کہہ نہیں سکتا۔ لیکن آپ ﷺ پھر بھی گوارا نہ کرتے کہ کوئی خالی لوٹے۔

72- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ زَمْعَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ............

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَيِيًّا لَا يُسْأَلُ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ۔ ❷

سھل بن سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بہت حیا والے تھے، آپ سے جب بھی کسی چیز کا سوال ہوتا آپ وہ چیز دے دیتے۔

فوائد:...... آپ ﷺ انتہاء حیادار تھے۔ صحیح بخاری میں آتا ہے کہ وہ کنواریاں جو کہ گھروں میں پردے لگا کر رہتی ہیں، آپ ﷺ ان سے بھی زیادہ باحیا تھے۔

73- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ............

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ زَحَمْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَفِي رِجْلِي نَعْلٌ كَثِيفَةٌ فَوَطِئْتُ بِهَا عَلَى رِجْلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک عرب کے آدمی سے بیان کرتے ہیں کہ اس نے کہا: ''حنین کے دن میں نے رسول اللہ ﷺ کو زحمت دی۔ میرے پاؤں میں بہت بھاری جوتا تھا۔ مجھ سے رسول اللہ ﷺ کا پاؤں کچلا گیا۔

❶ صحيح البخاري۔ كتاب الادب، باب حسن الخلق والسخاء حديث 6034۔ صحيح مسلم۔ كتاب الفضائل، باب ماسئل رسول الله شيئًا قط فقال"لا وكثرة عطائه حديث: 6018۔

❷ "اسناده ضعيف والحديث صحيح معنًا" المعجم الكبير 78/6 حديث 5920: ، اخلاق النبى رحمه الله امام ابو الشيخ ص40۔

فَنَفَحَنِي نَفْحَةً بِسَوْطٍ فِي يَدِهِ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ أَوْجَعْتَنِي قَالَ فَبِتُّ لِنَفْسِي لَائِمًا أَقُولُ أَوْجَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَبِتُّ بِلَيْلَةٍ كَمَا يَعْلَمُ اللّٰهُ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا رَجُلٌ يَقُولُ أَيْنَ فُلَانٌ قَالَ قُلْتُ هٰذَا وَاللّٰهِ الَّذِي كَانَ مِنِّي بِالْأَمْسِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مُتَخَوِّفٌ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّكَ وَطِئْتَ بِنَعْلِكَ عَلٰى رِجْلِي بِالْأَمْسِ فَأَوْجَعْتَنِي فَنَفَحْتُكَ نَفْحَةً بِالسَّوْطِ فَهٰذِهِ ثَمَانُونَ نَعْجَةً فَخُذْهَا بِهَا ۔ ❶

آپ ﷺ کے ہاتھ میں کوڑا تھا آپ نے مجھے ہلکا سا لگایا۔ اور فرمایا: ''بسم اللہ، تو نے مجھے تکلیف دی ہے۔'' اس آدمی نے کہا: ''میں نے اس حالت میں رات گذاری کہ میں اپنے نفس کو ملامت کرتا رہا اور میں کہتا رہا کہ تو نے رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دی ہے۔ جس طرح میں نے رات گذاری اللہ ہی جانتا ہے، جب ہم نے صبح کی تو ایک آدمی کہہ رہا تھا: ''فلاں کہاں ہے؟'' میں نے دل میں کہا: ''یہ'' اللہ کی قسم! جو مجھ سے کل ہوا ہے (اسی کے متعلق بات ہوگی) کہا: ''میں (آپ ﷺ کے پاس) ڈرتا ہوا گیا تو مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے کل اپنے جوتے سے میرے پاؤں کو روند دیا اور مجھے تکلیف دی، تو میں نے تجھے ایک کوڑا لگایا۔ اس کے بدلہ میں ۸۰ دنبیاں لے لو۔''

فوائد:...... آپ ﷺ اخلاق معراج پر فائز تھے۔ ورنہ پاؤں وغیرہ روندے جانے پر اگر لاشعوری طور پر کچھ بندہ مار بھی دے تو وہ قطعاً خطا کار نہ ہوگا، لیکن آپ ﷺ نے یہ بھی گوارا نہ کیا۔

74۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ..........

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ قَالَ مَا فِي الْأَرْضِ أَهْلُ عَشَرَةِ أَبْيَاتٍ إِلَّا قَلَّبْتُهُمْ فَمَا وَجَدْتُ أَحَدًا أَشَدَّ إِنْفَاقًا لِهٰذَا الْمَالِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ۔ ❷

زہری بیان کرتے ہیں کہ جبرائیل نے کہا: میں نے زمین میں دس گھر والوں کی بستیوں کو دیکھ ڈالا، تو میں نے کسی کو رسول ﷺ سے زیادہ مال خرچ کرنے والا نہ پایا۔

فوائد:...... یہ اشارہ ہے کہ بڑے شہروں سے لے کر چھوٹی بستی میں بھی آپ ﷺ جیسا

---

❶ ''اسناده ضعيف لاجل راوٍ مدلس'' اس حدیث کی سند میں دو راوی مدلس ہیں محمد بن اسحاق کی تو صیغہ تحدیث سے صراحت موجود ہے۔ البتہ عبدالرحمٰن بن محمد محاربی کا عنعنہ موجود ہے جس کی صیغہ تحدیث سے صراحت نہیں ہے۔ اس لیے اس کی سند میں ضعف ہے۔ نیز یاد رہے صحابی کی جہالت مضر نہیں ہے۔ اس حدیث کو نقل کرنے میں امام دارمی متفرد ہیں۔

❷ ''حدیث مرسل'' تمام راوی ثقہ ہیں مگر مرسل ہونے کی وجہ سے قابل حجت نہیں ہے۔ اس کو نقل کرنے میں بھی امام دارمی متفرد ہیں۔

سخی نہ مل سکا۔ (اور مل بھی کیسے سکتا تھا؟)

[13]...... بَاب فِي تَوَاضُعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی تواضع کا بیان

75۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ عُقَيْلٍ..........

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكْثِرُ الذِّكْرَ وَيُقِلُّ اللَّغْوَ وَيُطِيْلُ الصَّلَاةَ وَيُقْصِرُ الْخُطْبَةَ وَلَا يَأْنَفُ وَلَا يَسْتَنْكِفُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَ الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ فَيَقْضِيَ لَهُمَا حَاجَتَهُمَا. ❶

عبداللہ بن ابو اوفی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ذکر کثرت سے کیا کرتے تھے اور بے ضرورت بات کم کرتے تھے۔ اور نماز لمبی پڑھتے تھے۔ اور خطبہ چھوٹا کرتے تھے۔ اور اور نہ نفرت کرتے اور نہ ناپسند سمجھتے کہ آپ بیواؤں اور مساکین کے ساتھ چل کر ان کی حاجات کو پورا کریں۔

فوائد:...... عاجزی اس قدر کہ تکبر چھو کر بھی نہ گزرا۔ اسی کی بدولت کبھی بیواؤں اور یتیموں کو حقیر نہ جانا۔ بلکہ ہمہ وقت ان کی بہتری و بھلائی کے لیے کوشاں رہتے۔

[14]......بَاب فِي وَفَاةِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کی وفات کا بیان

76۔حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ..........

قَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَأَعْلَمَنَّ مَا بَقَاءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِينَا۔ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي أَرَاهُمْ قَدْ اٰذَوْكَ وَاٰذَاكَ غُبَارُهُمْ فَلَوِ اتَّخَذْتَ عَرِيشًا تُكَلِّمُهُمْ مِنْهُ؟ فَقَالَ: ((لَا أَزَالُ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ يَطَئُونَ عَقِبِي

عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ضرور پتہ لگاؤں گا کہ نبی ﷺ ہمارے درمیان کتنی دیر رہیں گے۔ انھوں نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! میں ان کو دیکھتا ہوں کہ انہوں نے آپ کو تکلیف دی، اور ان کے گرد و غبار سے بھی آپ کو تکلیف ہوئی۔ اگر آپ ایک تخت بنوا لیں تو ان سے اس پر بیٹھ کر باتیں کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں ہمیشہ ان کے

---

❶ ''صحیح بالشواهد'' سنن نسائی۔ کتاب الجمعة باب ما يستحب من تقصير الخطبة حديث: 1413، شعب الايمان، 269/6 حديث: 8114۔

وَيُنَازِعُونِي رِدَائِي حَتَّى يَكُونَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِي يُرِيحُنِي مِنْهُمْ)) قَالَ فَعَلِمْتُ أَنَّ بَقَائَهُ فِينَا قَلِيلٌ۔ ❶

پاس ایسے ہی رہوں گا کہ وہ میرے پیچھے پڑے رہیں گے۔ اور میری چادر کھینچتے رہیں گے حتی کہ اللہ ہی مجھے ان سے آرام عطا فرمائے گا۔'' عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پس میں نے جان لیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر ہی ہمارے ہاں رہیں گے۔''

77۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰی حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ..........

عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا نَحْجُبُكَ ؟ فَقَالَ:((لَا، دَعُوهُمْ يَطَئُونَ عَقِبِي وَأَطَأُ أَعْقَابَهُمْ حَتَّى يُرِيحَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُمْ.)) ❷

داؤد بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں عرض کیا گیا: ''اے اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کے دربان نہ مقرر کر دیں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان کو چھوڑ دو وہ میرے پیچھے لگے رہیں اور میں ان کے پیچھے لگا رہوں۔ حتی کہ اللہ مجھے ان سے آرام دے دے۔''

78۔ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ أُنَيْسِ بْنِ أَبِي يَحْيٰی عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ عَاصِبًا رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ حَتَّى أَهْوَى نَحْوَ الْمِنْبَرِ فَاسْتَوَى عَلَيْهِ وَاتَّبَعْنَاهُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى الْحَوْضِ مِنْ مَقَامِي هَذَا ثُمَّ قَالَ:((إِنَّ عَبْدًا عُرِضَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا فَاخْتَارَ الْآخِرَةَ قَالَ فَلَمْ يَفْطِنْ لَهَا أَحَدٌ غَيْرُ أَبِي بَكْرٍ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَبَكَى ثُمَّ قَالَ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف تشریف لائے اور ہم مسجد میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کپڑے کے ساتھ اپنے سر کو باندھے ہوئے تھے۔ حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر کی طرف مائل ہوئے، پھر اس پر بیٹھ گئے۔ اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اکٹھے ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے، بے شک میں حوض کوثر کو یہاں سے دیکھ رہا ہوں۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک ایک بندے کو دنیا اور اس کی زینت کی پیش کش کی گئی تو اس نے آخرت کو پسند کیا۔'' ابوسعید خدری

---

❶ ''ضعیف لانقطاعه'' عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا، مصنف ابن ابی شیبة: 256/13، حدیث: 16273 کشف الاستار 156/3، حدیث: 2466۔

❷ ''اسناده معفل'' اس کو نقل کرنے میں امام دارمی متفرد ہیں۔

بَلْ نَفْدِيكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا وَأَنْفُسِنَا وَأَمْوَالِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ هَبَطَ فَمَا قَامَ عَلَيْهِ حَتّٰى السَّاعَةِ ۔ [1]

کہتے ہیں کہ ابوبکر کے علاوہ کسی نے اس بات کو نہ سمجھا، ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور وہ رو دیئے۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اپنے والدین، اپنے نفسوں اور اپنے مالوں کو آپ پر قربان کرتے ہیں۔'' ابوسعید کہتے ہیں: ''پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتر گئے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر قیامت تک کھڑے نہ ہوئے۔''

فوائد:...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چونکہ اپنے آخری لمحات کا احساس ہوگیا تھا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے کنایۃً اس کا تذکرہ فرمایا۔ مگر ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادات وفرمودات سے آگاہ تھے۔ چنانچہ انہیں سمجھنے میں دیر نہ لگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر دنیا کا پیش کیا جانا یہ اشارہ تھا جو ہر پیغمبر کو قبل از موت دیا جاتا ہے کہ چاہے تو مزید زندہ رہیے یا دائمی اجل کو لبیک کہہ دیجیے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رب کی ملاقات کو ترجیح دی۔

79۔ أَخْبَرَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدٍ مَوْلَى الْحَكَمِ بْنِ أَبِي الْعَاصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو..........

عَنْ أَبِي مُوَيْهِبَةَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي قَدْ أُمِرْتُ أَنْ أَسْتَغْفِرَ لِأَهْلِ الْبَقِيعِ فَانْطَلِقْ مَعِي فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَلَمَّا وَقَفَ عَلَيْهِمْ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْمَقَابِرِ لِيَهْنِكُمْ مَا أَصْبَحْتُمْ فِيهِ مِمَّا أَصْبَحَ فِيهِ النَّاسُ أَقْبَلَتِ الْفِتَنُ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يَتْبَعُ اٰخِرُهَا أَوَّلَهَا الْاٰخِرَةُ أَشَدُّ مِنَ الْأُولٰى ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ

ابومویہبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں، کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں بقیع والوں کے لئے بخشش کی دعا کروں۔'' تو تم بھی میرے ساتھ چلو میں آدھی رات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا۔'' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس کھڑے ہوئے تو فرمایا: ''اے قبروں والو! تم پر سلامتی ہو۔ لوگ جہاں رہ رہے ہیں ان کی بہ نسبت تم جہاں رہ رہے ہو وہ حالت تمھیں خوش گوار اور مبارک ہو۔ فتنے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح آنے لگے ہیں۔ ایک

[1] '' اسناده صحيح ''ان الفاظ سے نقل کرنے میں امام دارمی متفرد ہیں، جب کہ اس کا مضمون دیگر کتب صحاح میں تفصیل سے موجود ہے۔

فَقَالَ يَا أَبَا مُوَيْهِبَةَ إِنِّي قَدْ أُوتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الدُّنْيَا وَالْخُلْدِ فِيهَا ثُمَّ الْجَنَّةِ فَخُيِّرْتُ بَيْنَ ذٰلِكَ وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّي قُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي خُذْ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الدُّنْيَا وَالْخُلْدَ فِيهَا ثُمَّ الْجَنَّةَ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا أَبَا مُوَيْهِبَةَ لَقَدِ اخْتَرْتُ لِقَاءَ رَبِّي ثُمَّ اسْتَغْفَرَ لِأَهْلِ الْبَقِيعِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَبُدِئَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِوَجَعِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ۔ ❶

کے بعد دوسرا آتا ہے۔ دوسرا پہلے سے زیادہ سخت ہوتا ہے پھر آپ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابومویہبہ! مجھے دنیا کے خزانوں کی چابیاں اور اس میں ہمیشہ رہنا اور جنت پیش کی گئی۔ پھر اس کے درمیان اور اپنے رب سے ملاقات کے درمیان اختیار دیا گیا۔ میں نے کہا: ''میرے ماں باپ آپ پر قربان! دنیا کے خزانوں کی چابیاں، اس میں ہمیشہ رہنا پھر جنت (یہ سب) لے لیجیے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں! اللہ کی قسم! اے ابومویہبہ! میں نے اپنے رب کی ملاقات کو پسند کیا ہے۔'' پھر آپ ﷺ واپس آئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کا وہ مرض شروع ہوگیا جس میں آپ ﷺ فوت ہوئے۔

فوائد:...... خزانوں کی چابیاں، ہمیشہ رہنا اور جنت اس سب کچھ سے مراد دنیاوی عمدہ آسائشیں ہیں۔ لیکن ''كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ'' کے تحت آخر آپ کو کوچ کرنا ہے اور پھر دربارِ الٰہی میں حاضری دینی ہے۔ لیکن آپ ﷺ سابقہ انبیاء علیہم السلام کی طرح لقاء الٰہی کو ہی ترجیح دی۔

80۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاطِمَةَ فَقَالَ قَدْ نُعِيَتْ إِلَيَّ نَفْسِي فَبَكَتْ فَقَالَ لَا تَبْكِي فَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِي لِحَاقًا بِي فَضَحِكَتْ فَرَآهَا بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْنَ يَا فَاطِمَةُ

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور فرمایا: ''مجھے میری موت کی خبر دی گئی ہے۔'' تو وہ رونے لگیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''روؤ نہیں، میرے گھر والوں میں سب سے پہلے تم ہی مجھ سے ملو گی۔'' تو وہ ہنسنے لگیں۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نبی ﷺ کی بعض

❶ ''اسناده جيد''مسند احمد 488/3۔ مستدرك حاكم، كتاب المغازى، باب استغفار Wلاهل البقيع 602/3 حديث 4440 المعجم الكبير: 347/22حديث: 871۔ امام طبرانی نے اس کو دو سندوں سے روایت کیا ہے۔ ان میں سے ایک کے راوی صحیح بخاری کے راوی ہیں۔

رَأَيْنَاكِ بَكَيْتِ ثُمَّ ضَحِكْتِ قَالَتْ إِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ قَدْ نُعِيَتْ إِلَيْهِ نَفْسُهُ فَبَكَيْتُ فَقَالَ لِي لَا تَبْكِي فَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِي لَاحِقٌ بِي فَضَحِكْتُ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَجَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! وَمَا أَهْلُ الْيَمَنِ؟ فَقَالَ: هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً وَالْإِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ۔ [1]

بیویوں نے دیکھا تو انہوں نے کہا: ''اے فاطمہ! ہم نے تمہیں دیکھا تم روئیں پھر ہنسیں؟'' فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''آپ ﷺ نے مجھے بتایا کہ آپ کو موت کی خبر دی گئی ہے، تو میں رونے لگی۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''نہ روؤ، میرے گھر والوں میں تم ہی سب سے پہلے مجھے ملوگی، تو میں ہنسنے لگی۔'' اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی مدد اور فتح آ جائے اور یمن والے بھی آ گئے'' تو ایک آدمی نے کہا اور اہل یمن کیا ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: وہ بہت نرم دل ہیں اور ایمان اہل یمن کا ہے اور حکمت بھی یمن کی ہے۔''

فوائد:...... آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق آپ ﷺ کے بعد سب سے پہلے آپ کے گھر والوں میں سے فوت ہونے والیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہی تھیں، جو کہ تقریباً چھ ماہ بعد فوت ہوگئیں۔ اللہ کی مدد اور فتح سے مراد فتح مکہ ہے۔ اور اس کے بعد لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگے۔ کیونکہ اہل عرب انتظار میں تھے کہ اگر یہ نبی مکہ میں غالب آ گیا تو یہ سچا ہوگا۔ چنانچہ جونہی آپ ﷺ کو فتح ملی تو لوگ اسلام میں داخل ہونا شروع ہوگئے۔ جن میں اہل یمن سرفہرست تھے۔ اور یہ آپ ﷺ کی موت کا اعلان بھی تھا۔

81۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَجَعَ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ جَنَازَةٍ مِنَ الْبَقِيعِ فَوَجَدَنِي وَأَنَا أَجِدُ صُدَاعًا وَأَنَا أَقُولُ وَارَأْسَاهُ قَالَ بَلْ أَنَا يَا عَائِشَةُ وَا رَأْسَاهُ قَالَ وَمَا ضَرَّكِ لَوْ مُتِّ قَبْلِي فَغَسَّلْتُكِ وَكَفَّنْتُكِ وَصَلَّيْتُ

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ ایک دن بقیع میں جنازہ سے فارغ ہو کر میرے پاس تشریف لائے، آپ ﷺ نے مجھے اس حال میں پایا کہ میں تکلیف محسوس کرتی تھی۔ اور میں کہہ رہی تھی: ''ہائے میرا سر!'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! بلکہ میں کہتا ہوں ''ہائے میرا سر۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو مجھ سے پہلے فوت ہو

---

[1] صحیح البخاری ۔ کتاب المغازی باب 83 حدیث 4433 ۔ المعجم الکبیر 329/11 حدیث 11903,11904 ۔ دلائل النبوۃ امام بیہقی 167/7۔

عَلَيْكِ وَدَفَنْتُكِ؟ فَقُلْتُ لَكَأَنِّي بِكَ وَاللّٰهِ لَوْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ لَرَجَعْتَ إِلٰى بَيْتِي فَعَرَّسْتَ فِيهِ بِبَعْضِ نِسَائِكَ قَالَتْ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ بُدِئَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ۔ ❶

جائے تو میں تجھے غسل دوں اور تجھے کفن دوں اور تیری نماز جنازہ پڑھوں اور تجھے دفن کروں تو کیا اس میں تجھے کیا نقصان ہے؟'' میں نے کہا: ''گویا کہ میں آپ ﷺ کو دیکھ رہی ہوں کہ اگر آپ نے ایسا کیا تو میرے گھر میں واپس آئیں گے اور اس میں اپنی کسی بیوی کے ساتھ قیام کریں گے۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ''پھر رسول اللہ ﷺ مسکرائے، پھر آپ ﷺ کی وہ بیماری شروع ہوئی جس میں آپ فوت ہوئے۔''

فوائد:...... معلوم ہوا آپ ﷺ اپنی ازواج سے دل لگی بھی کرلیا کرتے تھے۔ مزید معلوم ہوا کہ خاوند اپنی عورت کو غسل دے سکتا ہے۔ اس روایت کے علاوہ دیگر روایات بھی اسی کی مؤید ہیں جب کہ احناف کا مؤقف حسب عادت ان صحیح روایات کے خلاف ہے۔

82۔ أَخْبَرَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُخْتَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عُرْوَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِي مَرَضِهِ صُبُّوا عَلَيَّ سَبْعَ قِرَبٍ مِنْ سَبْعِ آبَارٍ شَتّٰى حَتّٰى أَخْرُجَ إِلَى النَّاسِ فَأَعْهَدَ إِلَيْهِمْ قَالَتْ فَأَقْعَدْنَاهُ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ فَصَبَبْنَا عَلَيْهِ الْمَاءَ صَبًّا أَوْ شَنَنَّا عَلَيْهِ شَنًّا ۔الشَّكُّ مِنْ قِبَلِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ ۔ فَوَجَدَ رَاحَةً فَخَرَجَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنی مرض میں فرمایا: ''مجھ پر سات مختلف کنوؤں کا پانی ڈالو، حتی کہ میں لوگوں کے پاس جاؤں اور ان سے عہد لوں۔'' وہ کہتی ہیں: ''ہم نے آپ ﷺ کو حفصہ رضی اللہ عنہا کے ٹب میں بٹھایا، پھر ہم نے آپ ﷺ پر پانی بہایا۔ یا ہم نے آپ ﷺ پر پانی چھڑکا۔ (محمد بن اسحاق نے شک کیا ہے) پھر آپ ﷺ نے آرام پایا تو باہر گئے۔ پھر منبر پر چڑھے اور اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور احد کے شہیدوں کے لئے بخشش

❶ ''اسناده صحيح'' محمد بن اسحاق مدلس ہے مگر بیہقی کی روایت صیغہ تحدیث سے مروی ہے، مسند احمد (228/6) سنن ابن ماجه كتاب الجنائز، باب ماجاء فی غسل الرجل امراته وغسل زوجها حديث 1465 : سنن الكبرى كتاب الجنائز 396/3۔

وَاسْتَغْفَرَ لِلشُّهَدَاءِ مِنْ أَصْحَابِ أُحُدٍ وَدَعَا لَهُمْ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ عَيْبَتِي الَّتِي أَوَيْتُ إِلَيْهَا فَأَكْرِمُوا كَرِيمَهُمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ إِلَّا فِي حَدٍّ أَلَا إِنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِ اللَّهِ قَدْ خُيِّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَ اللَّهِ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللَّهِ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ وَظَنَّ أَنَّهُ يَعْنِي نَفْسَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رِسْلِكَ يَا أَبَا بَكْرٍ سُدُّوا هَذِهِ الْأَبْوَابَ الشَّوَارِعَ إِلَى الْمَسْجِدِ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ فَإِنِّي لَا أَعْلَمُ امْرَأً أَفْضَلَ عِنْدِي يَدًا فِي الصُّحْبَةِ مِنْ أَبِي بَكْرٍ۔ ❶

کی دعا کی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اما بعد! بے شک انصار میرے ہم راز ہیں، جن کے پاس مجھے جگہ ملی، تم ان کے عزت والوں کی عزت کرو اور ان کے بُرے سے درگذر کرو مگر شرعی حد میں۔ سن لو! اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے کو دنیا، اور اس چیز کے درمیان جو اللہ کے پاس ہے اختیار دیا گیا ہے، تو اس نے اس چیز کو پسند کیا ہے جو اللہ کے پاس ہے۔ پس ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور انہوں نے یقین کر لیا کہ آپ ﷺ نے اپنی ذات مراد لی ہے۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ’’اے ابوبکر! ٹھہر جاؤ، (پھر لوگوں سے فرمایا) ابوبکر کے دروازے کے علاوہ جتنے دروازے مسجد کی طرف کھلے ہیں سب بند کر دو۔ کیونکہ میں اپنے نزدیک احسان اور صحبت میں ابوبکر سے زیادہ افضل کسی کو نہیں جانتا۔‘‘

فوائد:...... (۱) بخار میں سات مختلف کنوؤں، نلکوں یا مقامات کا پانی لے کر غسل کرنا مفید ہے۔ (۲) نیز محسنوں کے احسان کا پاس کرنا کریم بندے کی علامت ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے انصار سے کریمانہ سلوک کرنے کا کہا (۳) ابوبکر رضی اللہ عنہ کی شان واضح ہوئی، مزید ان کی خلافت کی طرف اشارہ بھی ملتا ہے۔

83۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ..........

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أُوذِنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالصَّلَاةِ فِي مَرَضِهِ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ أُغْمِيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ هَلْ أَمَرْتُنَّ أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَقُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بیماری میں نماز کی اطلاع دیے گئے تو آپ نے فرمایا: ’’ابوبکر کو حکم دو کہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔‘‘ پھر آپ ﷺ پر غشی طاری ہوگئی، پھر جب آپ ﷺ کو اس سے افاقہ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ’’کیا تم نے ابوبکر کو حکم دیا ہے کہ وہ لوگوں کو نماز

❶ ” رجاله ثقات غيرمحمد بن اسحاق وهو مدلس وقد عنعن “ صحيح ابن حبان حديث: 6601,6600۔ مسند الموصلی، حديث: 4478۔

رَجُلٌ رَقِيقٌ فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَ أَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَرُبَّ قَائِلٍ مُتَمَنٍّ وَيَأْبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُونَ۔ ❶

پڑھائے؟'' میں نے کہا: ''ابوبکر بہت نرم دل آدمی ہیں، اگر آپ عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دے دیں تو بہتر ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم یوسف والیاں ہو! ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے ورنہ کئی لوگ اس کے خواہش مند ہوں گے اور باتیں کریں گے، لیکن اللہ اور ایمان والے (ابوبکرؓ کے علاوہ ہر کسی کا) انکار کر دیں گے۔''

فوائد:...... اس سے معلوم ہوا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی آپ ﷺ کے بعد خلافت کے زیادہ حقدار تھے۔ جب کہ وہ حیاۃ نبی ﷺ میں آپ ﷺ کے حکم سے آپ ﷺ کے مصلے کے وارث بنائے جا رہے ہیں۔

84۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ..........

عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ فَحُبِسَ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَلَيْلَتَهُ وَالْغَدَ حَتّٰى دُفِنَ لَيْلَةَ الْأَرْبِعَاءِ وَقَالُوْا إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَمُتْ وَلٰكِنْ عُرِجَ بِرُوْحِهِ كَمَا عُرِجَ بِرُوْحِ مُوْسٰى فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَمُتْ وَلٰكِنْ عُرِجَ بِرُوْحِهِ كَمَا عُرِجَ بِرُوْحِ مُوْسٰى وَاللّٰهِ لَا يَمُوْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى يَقْطَعَ أَيْدِيَ أَقْوَامٍ وَأَلْسِنَتَهُمْ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يَتَكَلَّمُ حَتّٰى أَزْبَدَ شِدْقَاهُ مِمَّا يُوْعِدُ وَيَقُوْلُ فَقَامَ الْعَبَّاسُ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ مَاتَ وَإِنَّهُ لَبَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْسَنُ كَمَا يَأْسَنُ الْبَشَرُ أَيْ قَوْمِ فَادْفِنُوْا صَاحِبَكُمْ فَإِنَّهُ

عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سوموار کے دن فوت ہوئے۔ آپ ﷺ اس دن اور اس رات اور کل (اگلے) دن تک رکھے گئے حتی کہ آپ ﷺ بدھ کی رات کو دفن کیے گئے۔ اور لوگ کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ فوت نہیں ہوئے بلکہ آپؐ کی روح موسیٰ علیہ السلام کی (روح کی) طرح اوپر لے جائی گئی ہے (صعقہ طور کے وقت)'' عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو انہوں نے کہا: ''رسول اللہ ﷺ فوت نہیں ہوئے، مگر آپ ﷺ کی روح موسیٰ علیہ السلام کی روح کی طرح اوپر لے جائی گئی ہے۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ فوت نہیں ہوں گے حتی کہ بہت سی قوموں کے ہاتھ اور زبانیں کاٹ ڈالیں گے۔ عمر رضی اللہ عنہ بات کرتے رہے حتی کہ دھمکانے اور بولنے کی وجہ سے ان کے منہ سے جھاگ آنے لگی۔ پھر عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو انہوں نے کہا: ''رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے ہیں۔ آپ بشر

❶ صحيح البخارى، كتاب الاذان، باب اهل العلم والفضل احق بالامامة، حديث: 679۔

أَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ أَنْ يُمِيتَهُ إِمَاتَتَيْنِ أَيُمِيتُ أَحَدَكُمْ إِمَاتَةً وَيُمِيتُهُ إِمَاتَتَيْنِ وَهُوَ أَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ أَيْ قَوْمُ فَادْفِنُوا صَاحِبَكُمْ فَإِنْ يَكُ كَمَا تَقُولُونَ فَلَيْسَ بِعَزِيزٍ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يَبْحَثَ عَنْهُ التُّرَابَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَاللّٰهِ مَا مَاتَ حَتّٰى تَرَكَ السَّبِيلَ نَهْجًا وَّاضِحًا فَأَحَلَّ الْحَلَالَ وَحَرَّمَ الْحَرَامَ وَنَكَحَ وَطَلَّقَ وَحَارَبَ وَسَالَمَ۔ مَا كَانَ رَاعِي غَنَمٍ يَتَّبِعُ بِهَا صَاحِبُهَا رُؤُوسَ الْجِبَالِ يَخْبِطُ عَلَيْهَا الْعِضَاهَ بِمِخْبَطِهٖ وَيَمْدُرُ حَوْضَهَا بِيَدِهٖ بِأَنْصَبَ وَلَا أَدْأَبَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَانَ فِيكُمْ أَيْ قَوْمِ فَادْفِنُوا صَاحِبَكُمْ قَالَ وَجَعَلَتْ أُمُّ أَيْمَنَ تَبْكِي فَقِيلَ لَهَا يَا أُمَّ أَيْمَنَ تَبْكِي عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ إِنِّي وَاللّٰهِ مَا أَبْكِي عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنْ لَّا أَكُونَ أَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ ذَهَبَ إِلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ مِنَ الدُّنْيَا وَلٰكِنِّي أَبْكِي عَلَى خَبَرِ السَّمَاءِ انْقَطَعَ قَالَ حَمَّادٌ خَنَقَتْ الْعَبْرَةُ أَيُّوبَ حِينَ بَلَغَ هَاهُنَا۔ [1]

تھے۔ جیسے بشر بدلتا ہے آپ ﷺ بھی بدلیں گے۔ اے لوگو! اپنے صاحب کو دفن کر دو۔ بے شک آپ ﷺ اللہ کے نزدیک بہت عزت والے ہیں اس بات سے کہ وہ آپ کو دو دفعہ موت دے۔ کیا تم میں سے ہر کسی کو ایک بار موت دے گا؟ اور آپ ﷺ کو دوبارہ موت دے گا اور آپ ﷺ اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ عزت والے ہیں اور اس لئے اے لوگو! اپنے صاحب کو دفن کر دو، اور اگر بات اس طرح ہے جس طرح تم کہتے ہو تو اللہ کے لئے مشکل نہیں کہ وہ زمین کو آپ ﷺ سے کرید ڈالے۔ بے شک رسول اللہ ﷺ نے انتقال نہیں کیا حتی کہ راہِ ہدایت کو کھلا ہوا واضح نہ بنا چھوڑا، حلال کو حلال کیا اور حرام کو حرام کیا، نکاح کیا اور طلاق دی۔ لڑائی کی اور صلح کی۔ کوئی بکریوں کا چرواہا جو پہاڑوں کی چوٹیوں پر اپنی چھڑی سے اپنی بکریوں کے لئے پتے جھاڑتا ہو اور ان کے حوض کو اپنے ہاتھ سے مٹی کے ساتھ درست کرتا ہو۔ وہ رسول اللہ ﷺ سے زیادہ جفاکش، محنتی مستقل مزاج نہیں ہوگا۔ وہ تمہارے پاس تھے۔ اے لوگو! اپنے ساتھی کو دفن کر دو۔" راوی کہتا ہے: کہ ام ایمن رونے لگی تو اس سے کہا گیا: "اے ام ایمن: تو رسول اللہ ﷺ پر کیوں رو رہی ہے؟" ام ایمن نے کہا: "اللہ کی قسم! میں رسول اللہ ﷺ پر اس لئے نہیں رو رہی کہ میں جانتی نہیں ہوں جس چیز کی طرف رسول اللہ ﷺ گئے ہیں وہ دنیا سے بہتر ہے، لیکن میں تو آسمانی خبریں منقطع ہونے پر رو رہی ہوں۔" حماد نے کہا: "جس وقت ایوب اس جگہ پر پہنچے تو ان کی آواز رندھ گئی۔"

[1] "رجاله ثقات غيرانه مرسل" الطبقات الكبرى لابن سعد: 53/2/2۔

فوائد:...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حواس باختگی سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ آپ جیسے مضبوط اعصاب کا مالک بھی یہ غم برداشت نہ کر سکا۔ اسی حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لَنْ يُصَابُوْا بِمِثْلِي۔" (مشکوٰۃ الجنائز) کہ مسلمانوں کو میرے فوت ہونے سے بڑا غم نہیں پہنچ سکتا۔ نیز اگلی حدیث سے بھی یہ حقیقت آشکارا ہوتی ہے۔

85۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ سَعِيدٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ هُوَ ابْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَعِيشُ بْنُ الْوَلِيدِ..........

حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمْ مُصِيبَةٌ فَلْيَذْكُرْ مُصِيبَتَهُ بِيْ فَإِنَّهَا مِنْ أَعْظَمِ الْمَصَائِبِ. ❶

مکحول بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو مصیبت آئے تو اسے (اپنی مصیبت کے ساتھ) میری جدائی کے غم کو یاد کر لینا چاہئے کیونکہ وہ سب مصیبتوں سے بڑی ہے۔''

فوائد:...... ایک مصیبت کے آنے سے دوسری مصیبت یاد آجائے تو اس کا غم ہلکا ہو جاتا ہے۔ قرآن میں جنگِ احد کے بارے میں ہے جب مسلمانوں کو بہت سے زخم لگے "فَاَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَا اَصَابَكُمْ" غم پر غم پہنچانے کا مقصد یہ تھا کہ کوئی ایک غم زیادہ تکلیف کا سبب نہ بنے۔ جس طرح نفی جمع نفی مثبت ہوتی ہے۔

86۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا فِطْرٌ..........

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمْ مُصِيبَةٌ فَلْيَذْكُرْ مُصَابَهُ بِيْ فَإِنَّهَا مِنْ أَعْظَمِ الْمَصَائِبِ۔ ❷

عطاء بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو مصیبت پہنچے تو اسے میرے غم فراق کو یاد کر لینا چاہئے کیونکہ وہ سب مصیبتوں سے بڑی پریشانی ہے۔''

87۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ..........

عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَذْكُرُ النَّبِيَّ ﷺ قَطُّ

عمرو بن محمد اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی یاد کرتے تو رو دیتے۔

---

❶ " اسناده صحيح وهو مرسل " نیز اس حدیث کو نقل کرنے میں امام دارمی متفرد ہیں۔

❷ "اسناده صحيح وهو مرسل" الطبقات الكبرى 59/2/2 عمل اليوم والليلة لابن السنى حديث 583۔

إِلَّا بَكَى۔ ❶

88۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ فَاطِمَةَ قَالَتْ يَا أَنَسُ كَيْفَ طَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ التُّرَابَ وَقَالَتْ يَا أَبَتَاهُ مِنْ رَبِّهِ مَا أَدْنَاهُ وَا أَبَتَاهُ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ وَا أَبَتَاهُ إِلَى جِبْرِيلَ نَنْعَاهُ وَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ قَالَ حَمَّادٌ حِينَ حَدَّثَ ثَابِتٌ بَكَى وَ قَالَ ثَابِتٌ حِينَ حَدَّثَ أَنَسٌ بَكَى۔ ❷

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''اے انس! تمہارے نفسوں نے یہ کیسے گوارا کر لیا کہ تم رسول اللہ ﷺ پر مٹی ڈالو۔'' اور فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''اے باپ! آپ اپنے رب کے کس قدر قریب ہو گئے! اے ابا جان! آپ کا ٹھکانہ جنت الفردوس ہے! اے ابا جان! جبرئیل کو ہم آپ کی موت کی خبر دیتے ہیں! اے ابا جان! آپ نے اپنے رب کی دعوت کو قبول کر لیا!'' حماد کہتے ہیں: جب ثابت نے یہ حدیث بیان کی تو رونے لگے!

فوائد:...... معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کے فوت ہو جانے کی بنا پر آپ ﷺ کو مٹی ڈال کر دفنا دیا گیا۔ اگر آپ ﷺ زندہ ہوتے تو فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کہنے کی طرح وہ آپ ﷺ پر مٹی ڈالنا کیسے گوارا کر سکتے تھے۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے درد کی عکاسی اس شعر سے ہوتی ہے جو ان کی طرف منسوب ہے:

صُبَّتْ عَلَيَّ مَصَائِبُ لَوْ أَنَّهَا
صُبَّتْ عَلَى الأَيَّامِ صِرْنَ لَيَالِيَا

''مجھ پر اتنے غم پڑے کہ اگر وہ دنوں پر پڑتے تو دن راتیں بن جاتے۔''

89۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ..........

عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ وَذَكَرَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ شَهِدْتُهُ يَوْمَ دَخَلَ الْمَدِينَةَ فَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا قَطُّ كَانَ أَحْسَنَ وَلَا أَضْوَأَ

اور ثابت کہتے ہیں: انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کا ذکر کرتے ہوئے کہا: ''جس دن آپ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو میں آپ کے پاس حاضر ہوا۔ جس دن

---

❶ ''اسناده صحيح'' كتاب المعرفة والتاريخ 493/1، طبقات ابن سعد 84/2/2۔

❷ صحيح البخاری۔ كتاب المغازی، باب مرض النبیؐ ووفاته حديث 4433: ۔سنن ابن ماجه، الجنائز، باب ذكر وفاته ودفنه حديث 1630۔

مِنْ يَوْمٍ دَخَلَ عَلَيْنَا فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَشَهِدْتُهُ يَوْمَ مَوْتِهِ فَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا كَانَ أَقْبَحَ وَلَا أَظْلَمَ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ۔ ❶

رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے ، میں نے اس دن سے زیادہ خوبصورت اور روشن دن اور کوئی نہیں دیکھا۔ اور جس دن آپ ﷺ کی وفات ہوئی میں آپ کے پاس حاضر ہوا۔ پس جس دن رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی میں نے اس سے زیادہ برا اور تاریک دن کوئی نہیں دیکھا۔

فوائد:...... پتہ چلا کہ اشیاء کے حسن وقبح کا خارجی عوامل سے گہرا تعلق ہوتا۔

90۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُطِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي عَبْدِ الْجَلِيلِ..........

عَنْ أَبِي حَرِيزٍ الْأَزْدِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَجِدُكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَائِمًا عِنْدَ رَبِّكَ وَأَنْتَ مُحْمَارَّةٌ وَجْنَتَاكَ مُسْتَحْيٍ مِنْ رَبِّكَ مِمَّا أَحْدَثَتْ أُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ۔ ❷

حریز ازدی بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے کہا: ''اے اللہ کے رسول! ہم قیامت کے دن آپ کو اپنے رب کے پاس کھڑا ہوا پائیں گے اور آپ کے رخسار سرخ ہوں گے۔ اور آپ اپنے رب سے اس وجہ سے شرمندہ ہوں گے کہ آپ کے بعد آپ کی امت نے بدعات جاری کیں۔''

فوائد:...... بدعت جہاں بدعتی کے لیے نقصان دہ ہوگی، وہیں آپ ﷺ کے لیے بھی شرمندگی کا باعث ہوگی، لہٰذا ایسے شنیع فعل سے حد درجہ احتراز کرنا چاہیے۔ بلکہ ایک صحیح روایت کے مطابق اللہ تعالیٰ بدعتی کی توبہ بھی قبول نہیں فرماتے۔

91۔ أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَيْحٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِي قُرَّةَ مَوْلَى أَبِي جَهْلٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ هٰذِهِ السُّورَةَ لَمَّا أُنْزِلَتْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پر یہ سورۃ نازل ہوئی: ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ

---

❶ '' اسناده صحيح'' مسند الموصلی 110,51/6 حدیث: 3378,3296۔ صحیح ابن حبان حدیث: 6634۔

❷ '' اسناده ضعيف '' البتہ حضرت ابوہریرہؓ کی صحیح حدیث اس کی شاہد ہے۔ مسند الموصلی حدیث: 6502۔

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِيْ دِينِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيَخْرُجُنَّ مِنْهَا أَفْوَاجًا كَمَا دَخَلُوهُ أَفْوَاجًا ۔ ❶

وَالْفَتْحِ.. الخ ﴾ ''جب اللہ کی مدد اور فتح آ جائے گی اور تو لوگوں کو فوج در فوج اسلام میں داخل ہوتا ہوا دیکھے گا۔'' (نصر: ۱:۲) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ ضرور اس سے ایسے ہی فوج در فوج نکل بھی جائیں گے جیسے اس میں داخل ہوئے۔

92۔ أَخْبَرَنِي أَبُوبَكْرٍ الْمِصْرِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ أَبِي أَيُّوبَ الْخُزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْأُمَوِيِّ عَنْ مَعْرُوْفِ بْنِ خَرَّبُوْذَ الْمَكِّيِّ..........

عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ دَخَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْأَهْتَمِ عَلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ مَعَ الْعَامَّةِ فَلَمْ يُفْجَأْ عُمَرُ إِلَّا وَهُوَ بَيْنَ يَدَيْهِ يَتَكَلَّمُ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ غَنِيًّا عَنْ طَاعَتِهِمْ آمِنًا لِّمَعْصِيَتِهِمْ وَالنَّاسُ يَوْمَئِذٍ فِي الْمَنَازِلِ وَالرَّأْيِ مُخْتَلِفُوْنَ فَالْعَرَبُ بِشَرِّ تِلْكَ الْمَنَازِلِ أَهْلُ الْحَجَرِ وَأَهْلُ الْوَبَرِ وَأَهْلُ الدَّبَرِ تُجْتَازُ دُوْنَهُمْ طَيِّبَاتُ الدُّنْيَا وَرَخَاءُ عَيْشِهَا لَا يَسْأَلُوْنَ اللّٰهَ جَمَاعَةً وَلَا يَتْلُونَ لَهُ كِتَابًا مَيِّتُهُمْ فِي النَّارِ وَحَيُّهُمْ أَعْمٰى نَجِسٌ مَعَ مَا لَا يُحْصٰى مِنَ الْمَرْغُوبِ عَنْهُ وَالْمَزْهُودِ فِيهِ فَلَمَّا أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَّنْشُرَ عَلَيْهِمْ رَحْمَتَهُ بَعَثَ إِلَيْهِمْ رَسُوْلًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ

خالد بن معدان کہتے ہیں کہ عبداللہ بن اہتم لوگوں کے ساتھ عمر بن عبدالعزیز کے پاس گئے۔ پس اچانک ہی عمر نے عبداللہ بن اہتم کو اپنے سامنے خطاب کرتے ہوئے پایا۔ اللہ کی حمد و ثناء بیان کی پھر کہا: 'امابعد! اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا وہ ان کی عبادت سے بے پرواہ اور ان کی نافرمانیوں سے بے خوف ہے۔ اور لوگ اس دن مختلف مراتب اور مختلف الذہن تھے، عرب سب سے بدترین منازل میں تھے۔ وہ پتھر کی جھونپڑیوں اور بالوں کے خیموں میں رہنے والے اور پسماندہ لوگ تھے۔ دنیا کی عمدہ ترین چیزیں اور اس کا وسیع عیش ان سے دور تھا۔ وہ اکٹھے ہو کر اللہ سے نہیں مانگتے تھے اور نہ ہی اس کی کتاب کو پڑھتے تھے۔ ان کے مردہ آگ میں تھے اور ان کی زندہ اندھے اور ناپاک تھے اس کے ساتھ ساتھ بے شمار فضول کاموں اور گھٹیا حرکات میں مبتلا تھے جب اللہ نے ان پر اپنی رحمت پھیلانے کا ارادہ فرمایا تو ان کی طرف انہیں میں سے ہدایت کا خواہش مند اور مومنوں کے ساتھ شفقت و مہربانی کرنے والا بھیجا۔'' اس پر سلامتی اور اللہ کی

❶ ''اسنادہ صحیح'' امام حاکم نے صحیح کہا ہے اور ذہبیؒ نے اس کی موافقت کی ہے۔ مستدرک حاکم: 4/496۔

بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
وَبَرَكَاتُهُ فَلَمْ يَمْنَعْهُمْ ذٰلِكَ أَنْ
جَرَّحُوهُ فِي جِسْمِهِ وَلَقَّبُوهُ فِي اسْمِهِ
وَمَعَهُ كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ نَاطِقٌ لَا يَقُومُ إِلَّا
بِأَمْرِهِ وَلَا يَرْحَلُ إِلَّا بِإِذْنِهِ فَلَمَّا أُمِرَ
بِالْعَزْمَةِ وَحُمِلَ عَلَى الْجِهَادِ انْبَسَطَ
لِأَمْرِ اللَّهِ لَوْثُهُ فَأَفْلَجَ اللَّهُ حُجَّتَهُ وَأَجَازَ
كَلِمَتَهُ وَأَظْهَرَ دَعْوَتَهُ وَفَارَقَ الدُّنْيَا
تَقِيًّا نَقِيًّا ثُمَّ قَامَ بَعْدَهُ أَبُوبَكْرٍ فَسَلَكَ
سُنَّتَهُ وَأَخَذَ سَبِيلَهُ وَارْتَدَّتِ الْعَرَبُ أَوْ
مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْهُمْ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ
مِنْهُمْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا الَّذِي
كَانَ قَابِلًا انْتَزَعَ السُّيُوفَ مِنْ
أَغْمَادِهَا وَأَوْقَدَ النِّيرَانَ فِي شُعَلِهَا ثُمَّ
رَكِبَ بِأَهْلِ الْحَقِّ أَهْلَ الْبَاطِلِ فَلَمْ
يَبْرَحْ يُقَطِّعُ أَوْصَالَهُمْ وَيَسْقِي الْأَرْضَ
دِمَاءَهُمْ حَتَّى أَدْخَلَهُمْ فِي الَّذِي
خَرَجُوا مِنْهُ وَقَرَّرَهُمْ بِالَّذِي نَفَرُوا عَنْهُ
وَقَدْ كَانَ أَصَابَ مِنْ مَالِ اللَّهِ بَكْرًا
يَرْتَوِي عَلَيْهِ وَحَبَشِيَّةً أَرْضَعَتْ وَلَدًا لَهُ
فَرَأَى ذٰلِكَ عِنْدَ مَوْتِهِ غُصَّةً فِي حَلْقِهِ
فَأَدَّى ذٰلِكَ إِلَى الْخَلِيفَةِ مِنْ بَعْدِهِ
وَفَارَقَ الدُّنْيَا تَقِيًّا نَقِيًّا عَلَى مِنْهَاجِ

برکت اور رحمتیں ہوں۔ اس وجہ سے انہیں اس بات سے منع نہیں کیا کہ انہوں نے آپ کے جسم کو زخمی کیا اور انہوں نے آپ ﷺ کے نام میں لقب مقرر کیا۔ اور آپ ﷺ کے پاس اللہ کی طرف سے فیصلہ کرنے والی کتاب تھی۔ آپ اللہ کے حکم ہی سے کھڑے ہوتے اور اللہ کے حکم ہی سے آگے بڑھتے۔ پھر جب آپ ﷺ کو فرائض کا حکم دیا گیا اور جہاد پر آمادہ کیا گیا۔ تو اللہ کے حکم سے آپ ﷺ کی قوت پھیلنے لگی۔ اللہ نے آپ کی حجت کو مضبوط کیا اور آپ ﷺ کو بات کو جاری کیا اور آپ کی پکار کو ظاہر کیا۔ آپ ﷺ دنیا سے اس حالت میں رخصت ہوئے کہ آپ پاک اور صاف تھے۔ پھر آپ ﷺ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ کی سنت پر چلے اور آپ کا راستہ اختیار کیا۔ اور عرب مرتد ہوگئے۔ یا ان میں سے جس نے بھی یہ حرکت کی۔ پس رسول اللہ ﷺ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ نے صرف اسی چیز کو قبول کیا جس کو آپ ﷺ نے قبول کیا تھا۔ انھوں نے تلواریں میانوں سے نکال لیں اور جنگ کی آگ بھڑکا دیا۔ پھر حق والوں کو باطل والوں کے سے ٹکرا دیا۔ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے اعضاء کاٹتے رہے اور زمین کو ان کا خون پلاتے رہے۔ حتیٰ کہ جس چیز سے وہ نکلے تھے انہیں اس میں داخل کر دیا۔ اور جس چیز سے وہ بھاگے تھے اسی میں ان کو قائم کیا۔ اور اللہ کے مال سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹ لیا جس سے وہ پانی لانے کا کام لیتے تھے۔ اور حبشی لونڈی لی جس نے ان کے لڑکے کو دودھ پلایا۔ پھر انہوں نے اپنی موت کے وقت ان (دونوں

صَاحِبِه۔ثُمَّ قَامَ بَعْدَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَمَصَّرَ الْأَمْصَارَ وَخَلَطَ الشِّدَّةَ بِاللِّينِ وَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ وَشَمَّرَ عَنْ سَاقَيْهِ وَأَعَدَّ لِلْأُمُورِ أَقْرَانَهَا وَلِلْحَرْبِ آلَتَهَا فَلَمَّا أَصَابَهُ قَيْنُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَمَرَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَسْأَلُ النَّاسَ هَلْ يُثْبِتُونَ قَاتِلَهُ فَلَمَّا قِيلَ قَيْنُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اسْتَهَلَّ يَحْمَدُ رَبَّهُ أَنْ لَا يَكُونَ أَصَابَهُ ذُو حَقٍّ فِي الْفَيْءِ فَيَحْتَجَّ عَلَيْهِ بِأَنَّهُ إِنَّمَا اسْتَحَلَّ دَمَهُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ حَقِّهِ وَقَدْ كَانَ أَصَابَ مِنْ مَالِ اللَّهِ بِضْعَةً وَثَمَانِينَ أَلْفًا فَكَسَرَ لَهَا رِبَاعَهُ وَكَرِهَ بِهَا كَفَالَةَ أَوْلَادِهِ فَأَدَّاهَا إِلَى الْخَلِيفَةِ مِنْ بَعْدِهِ وَفَارَقَ الدُّنْيَا تَقِيًّا نَقِيًّا عَلَى مِنْهَاجِ صَاحِبَيْهِ۔ثُمَّ إِنَّكَ يَا عُمَرُ بُنَيُّ الدُّنْيَا وَلَدَتْكَ مُلُوكُهَا وَأَلْقَمَتْكَ ثَدْيَيْهَا وَنَبَتَّ فِيهَا تَلْتَمِسُهَا مَظَانَّهَا فَلَمَّا وُلِّيتَهَا أَلْقَيْتَهَا حَيْثُ أَلْقَاهَا اللَّهُ هَجَرْتَهَا وَجَفَوْتَهَا وَقَذِرْتَهَا إِلَّا مَا تَزَوَّدْتَ مِنْهَا فَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَلَا بِكَ حَوْبَتَنَا وَكَشَفَ بِكَ كُرْبَتَنَا فَامْضِ وَلَا تَلْتَفِتْ فَإِنَّهُ لَا يَعِزُّ عَلَى الْحَقِّ شَيْءٌ وَلَا يَذِلُّ عَلَى الْبَاطِلِ شَيْءٌ۔ أَقُولُ قَوْلِي هٰذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلِلْمُؤْمِنِينَ

چیزوں) کی وجہ سے سخت بے چینی محسوس کی۔ پس اپنے سے بعد خلیفہ کی طرف سب چیزیں لوٹا دیں۔ اور دنیا سے اس حالت میں رخصت ہوئے کہ اپنے ساتھی کے طریقہ پر وہ بھی صاف اور پاک تھے۔ پھر اس کے بعد عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو شہروں کو بسایا اور سختی کے ساتھ نرمی ملا دی اور اپنے بازؤں سے آستینوں کو اوپر کیا اور اپنی پنڈلیوں سے دامن کو سمیٹا اور کاموں کے لئے باصلاحیت سردار تیار کیے اور لڑائی کے لئے اس کے آلات کو تیار کیا۔ پھر جب ان کو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے لوہار غلام نے زخمی کر دیا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ وہ لوگوں سے پوچھیں کہ ”کیا میرے قاتل کو اچھی طرح جانتے ہیں؟“ جب کہا گیا: کہ وہ مغیرہ بن شعبہ کا غلام ہے تو بلند آواز سے اپنے رب کی تعریف کرنے لگے کہ مال غنیمت کے کسی حق دار نے مجھے اس حالت تک نہیں پہنچایا، جو مجھ سے اس بارے جھگڑا کرتا کہ اس نے میرا خون اس لیے حلال سمجھا کہ میں نے اس کا حق حلال سمجھا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کے مال سے ۸۰ ہزار سے کچھ اوپر لے لیا تھا۔ اس کے لئے اپنا تمام سامان بیچ ڈالا۔ اور اپنی اولاد کو اس کا ضامن کرنا نامناسب سمجھا۔ اور وہ رقم اپنے بعد والے خلیفہ کو دے دی۔ اور دنیا سے اس حالت میں رخصت ہوئے کہ اپنے دونوں ساتھیوں کے طریقہ پر چلتے ہوئے پاک اور صاف تھے۔ پھر اے عمر! یقیناً تم دنیا کے چھوٹے سے بیٹے ہی ہو تمھیں اس کے بادشاہوں نے جنم دیا، اور تجھے اس کا دودھ پلایا، اور تو اس میں پروان چڑھا کہ دنیا کو اس کی

وَالْمُؤْمِنَاتِ. قَالَ أَبُو أَيُّوبَ فَكَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ فِي الشَّيْءِ قَالَ لِيَ ابْنُ الْأَهْتَمِ امْضِ وَلَا تَلْتَفِتْ ۔ ❶

گمان کی جگہوں سے تلاش کرتا تھا، پھر جب تو دنیا کا حاکم بنایا گیا تو تونے اس کو وہیں رکھا جہاں اسے اللہ نے رکھا۔ یعنی تونے اسے چھوڑ دیا اس سے دور رہا اور اسے برا سمجھا۔ مگر اس قدر کہ تونے اس سے زادِ راہ لے لیا۔ اللہ تعالیٰ ہی تمام تعریفوں کے لائق ہے کہ جس نے تیری وجہ سے ہماری حاجت رفع کی اور تیری وجہ سے ہمارا رنج دور کیا۔ پس (حق پر) چلتے رہو اور (کسی کی بات پر) توجہ نہ دو! کیونکہ حق کے مقابلہ میں کوئی چیز عزت والی نہیں اور باطل سے بڑھ کر کوئی چیز ذلیل نہیں۔ اور میں یہ بات کہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور تمام مسلمانوں مرد و عورتوں کے لئے بخشش کی دعا کرتا ہوں۔'' ابو ایوب نے کہا: 'جب عمر بن عبدالعزیز کسی خاص چیز کے بارے میں بات کرتے تھے تو کہتے: مجھے ابن ہیثم نے کہا تھا کہ (حق پر) چلتے رہو! اور کسی کی بات کی طرف توجہ نہ کرو۔''

[15]...... بَاب مَا أَكْرَمَ اللّٰهُ تَعَالَى نَبِيَّهُ ﷺ

نبی ﷺ کی موت کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کی عزت دی

93۔حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ النُّكْرِيُّ ......

حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوْزَاءِ أَوْسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُحِطَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ قَحْطًا شَدِيدًا فَشَكَوْا إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتِ انْظُرُوا قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ فَاجْعَلُوا مِنْهُ كُوًى إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ قَالَ فَفَعَلُوا فَمُطِرْنَا مَطَرًا حَتَّى نَبَتَ الْعُشْبُ وَسَمِنَتِ الْإِبِلُ حَتَّى تَفَتَّقَتْ

اوس بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ والے شدید قحط میں مبتلا کئے گئے، تو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس شکایت کی۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: 'نبی ﷺ کی قبر کی طرف دیکھو اور اس میں اس طرح سوراخ کر دو کہ آپ ﷺ اور آسمان کے درمیان چھت نہ رہے۔ اوس بن عبداللہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ایسا ہی کیا تو ہم پر بارش برسنے لگی۔ گھاس اگ آئی اور اونٹ ایسے موٹے

❶ ''اسنادہ ضعیف'' اس کی سند میں دو راوی مجہول ہیں۔ البیان و التبیین (2/117-120)

مِنَ الشَّحْمِ فَسُمِّيَ عَامَ الْفَتْقِ. ❶

ہوئے کہ ان کی کوآنکھیں چربی سے پھول گئیں اس سال کا نام عام الفتق (یعنی چوپایوں کے موٹا ہونے کا سال) رکھا گیا۔''

فوائد:...... صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات دعا میں بطور وسیلہ استعمال کی اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد طلب کی، ہاں ایک امر کو اختیار کیا جس کے سبب رحمت الٰہی جوش میں آ گئی۔

94۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ..........

عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ لَمَّا كَانَ أَيَّامُ الْحَرَّةِ لَمْ يُؤَذَّنْ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثًا وَلَمْ يُقَمْ وَلَمْ يَبْرَحْ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مِنَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ لَا يَعْرِفُ وَقْتَ الصَّلَاةِ إِلَّا بِهَمْهَمَةٍ يَسْمَعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ ـ ❷

سعید بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں کہ جب واقعہ حرہ کا زمانہ تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں تین دن تک اذان کہی گئی اور نہ اقامت ہوئی اور سعید بن مسیّب مسجد میں ہی رہے اور نماز کا وقت ایک گنگناہٹ سے پہچانتے تھے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر سے سنائی دیتی تھی۔

95۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي خَالِدٌ هُوَ ابْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدٍ هُوَ ابْنُ أَبِي هِلَالٍ ....

عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ كَعْبٌ مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ إِلَّا نَزَلَ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتَّى يَحُفُّوا بِقَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ يَضْرِبُونَ بِأَجْنِحَتِهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا أَمْسَوْا عَرَجُوا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوا مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا انْشَقَّتْ

نبیہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کعب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور وہاں لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا تو کعب نے کہا: ''ہر روز ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں حتی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو گھیر لیتے ہیں۔ اپنے پروں کو پھڑ پھڑاتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے ہیں حتی کہ جب شام ہو جاتی ہے تو وہ اوپر چلے جاتے ہیں۔ اور اتنے ہی اور اترتے ہیں اور وہ بھی اسی طرح ہی کرتے ہیں۔ حتی کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زمین پھٹے گی تو

❶ ''رجالہ ثقات'' اس کو روایت کرنے میں امام دارمی متفرد ہیں۔
❷ ''رجالہ ثقات'' اس کو روایت کرنے میں بھی امام دارمی متفرد ہیں۔

عَنْهُ الْأَرْضُ خَرَجَ فِي سَبْعِينَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَزِفُّونَهُ۔ ❶

آپ ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ نکلیں گے جو آپ ﷺ کو اللہ کے پاس پہنچا دیں گے۔

[16]......بَابُ اتِّبَاعِ السُّنَّةِ

اتباع سنت کا بیان

96۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو ....

عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الْفَجْرِ ثُمَّ وَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَأَنَّهَا مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَأَوْصِنَا فَقَالَ أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَالْمُحْدَثَاتِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَ قَالَ أَبُو عَاصِمٍ مَرَّةً وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔ ❷

عرباض رضی اللہ عنہ بن ساریہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی، پھر دلوں پر اثر کرنے والا وعظ کیا جس سے آنکھیں بہنے لگیں۔ اور اس سے دل کانپنے لگے۔ کسی نے کہا: ''اللہ کے رسول! گویا کہ یہ آپ کا الوداعی وعظ ہے، تو ہمیں اور نصیحت کیجئے! آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہیں اللہ سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اور اس بات کی وصیت کرتا ہوں کہ اپنے امیر کی بات سننا اور ماننا اگرچہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ جو کوئی تم میں سے میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا پس تو تم میری سنت کو اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑنا۔ سنت پر داڑھیں جما لینا (یعنی مضبوطی سے قائم رہنا) اور اپنے آپ کو نئی باتوں سے بچانا کیونکہ ہر نئی بات بدعت ہے۔ اور ابو عاصم نے ایک بار کہا: کہ تم نئے کاموں سے بچنا۔ بے شک ہر بدعت گمراہی ہے۔''

فوائد:...... آپ ﷺ کی یہ آخری وصیتوں میں سے ایک اہم وصیت ہے جس سے مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں:

---

❶ ''اسناده ضعيف'' القول البديع امام سخاوی (ص: 48)

❷ ''اسناده صحيح'' سنن ابی داود، کتاب السنة، باب فی لزوم السنة حديث 4607: ، سنن ابن ماجه، المقدمة، باب اتباع سنة الخلفاء الراشدين، حديث 42: ، جامع الترمذی کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة حديث 2676۔

(۱) امیر کی بات کو سننا اور ماننا یہ انتہائی ضروری ہے درخواہ ''وہ حبشی غلام ہو'' کہنے کا مطلب ہے اگر چہ وہ مرتبے میں کتنا ہی کمتر کیوں نہ ہو۔ حتی کہ ایک حدیث کے مطابق امیر اگر ظلم بھی کرے تب بھی اطاعت کرنی ہے تاکہ اجتماعیت کا نظام قائم رہے۔ لیکن وصیت کے برعکس اپنی برادری اور حسب ونسب پر فخر کرنے والے، تفاخرانہ ہتھکنڈوں سے باز نہیں آتے، اور ذرہ سی کمی وبیشی پر بغاوت کا اعلان کرتے ہیں۔ (۲) اختلاف کی صورت میں سنت نبوی اور خلفاء راشدین کی سنت کو اپنایا جائے گا۔ ''مهديين'' کی قید سے پتہ چلا کہ خلفاء کی وہ سنت جو قرآن وسنت کی ہدایت وراہنمائی کے مطابق ہو اور دین میں یہ قرآن وسنت کا نام ہے جس کی حفاظت کا ذمہ قیامت تک کے لیے رب نے اٹھایا ہے۔ چنانچہ سنت نبوی وخلفاء کو اختیار کرنے کا ہر دور میں یہی حکم ہے اور یہی باعث رشد وہدایت اور کامیابی ہے۔ (۳) بدعت سے مراد ہر وہ نیا کام جو دین میں ایجاد کیا جائے۔ ''كل بدعة'' سے مراد ہر بدعت ہے، اس میں سيئة یا حسنة کی تقسیم جائز نہیں۔ نیز عمر رضی اللہ عنہ جو تراویح کے متعلق (نعم البدعة) کا لفظ بولا وہ لغوی اعتبار سے درست ہے، جبکہ شرعی اعتبار سے اسے بدعت قرار نہیں دیا جاسکتا ہے۔ جب کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تراویح کی جماعت تین دن کروا چکے تھے۔ لیکن پھر بھی بدعت پسند لوگ حیلے بہانوں سے بدعت کے چور دروازے کھولتے رہتے ہیں۔ اور الحمد للہ اہل حدیث ایک واحد جماعت ہے جو امت مسلمہ کو محدثات وبدعات سے بچانے کے لیے کوشاں ہے۔

97- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ..........

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ مَنْ مَضَى مِنْ عُلَمَآئِنَا يَقُولُونَ الِاعْتِصَامُ بِالسُّنَّةِ نَجَاةٌ وَالْعِلْمُ يُقْبَضُ قَبْضًا سَرِيعًا فَنَعْشُ الْعِلْمِ ثَبَاتُ الدِّينِ وَالدُّنْيَا وَفِي ذَهَابِ الْعِلْمِ ذَهَابُ ذٰلِكَ كُلِّهِ۔ [1]

زہری بیان کرتے ہیں کہ جو ہمارے علماء گذر گئے ہیں وہ کہتے تھے: ''سنت کو مضبوطی سے پکڑنا نجات ہے، اور علم جلدی اٹھا لیا جائے گا۔ علم کی ترقی دین اور دنیا کا قیام ہے اور علم کا اٹھ جانا تمام (دین ودنیا) کا چلے جانا ہے۔''

فوائد:...... دینی امور ہوں یا دنیاوی ان کا علم کے بغیر چلنا ناممکن ہے لہٰذا دین ودنیا کا قیام علم کے ساتھ مشروط ہے، قرب قیامت جوں جوں علماء کے اٹھنے سے علم اٹھتا جائے گا تیسے یہ نظام بھی لپٹتا جائے گا۔

98- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ..........

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ بَلَغَنِي

عبداللہ بن دیلمی بیان کرتے ہیں مجھ کو خبر پہنچی کہ دین

[1] 'اسناده صحيح'' كتاب الزهد امام ابن المبارك حديث: 817 حلية الاولياء 369/3 كتاب المعرفة والتاريخ 386/3۔

أَنَّ أَوَّلَ الدِّينِ تَرْكًا السُّنَّةُ يَذْهَبُ الدِّينُ سُنَّةً سُنَّةً كَمَا يَذْهَبُ الْحَبْلُ قُوَّةً قُوَّةً ۔ ❶

کے چھوڑنے کا آغاز سنت کو ترک کرنے سے ہوگا۔ دین ایک ایک سنت کر کے جاتا رہے گا جیسے ایک ایک دھاگہ کر کے رسی ختم جاتی ہے۔''

99۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ.........

عَنْ حَسَّانَ قَالَ مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدْعَةً فِي دِينِهِمْ إِلَّا نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ سُنَّتِهِمْ مِثْلَهَا ثُمَّ لَا يُعِيدُهَا إِلَيْهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۔ ❷

حسان کہتے ہیں جو قوم اپنے دین میں بدعت جاری کرتی ہے اس میں سے اسی قدر اللہ تعالیٰ سنت نکال لیتا ہے۔ پھر اس کو قیامت تک نہیں لوٹاتا۔''

فوائد:...... حسان تابعی ہیں۔ ان کا یہ قول کسی حد تک ٹھیک ہے اس معنی میں مسند احمد کی روایت بھی ہے مگر وہ ضعیف ہے۔ جب کہ تجربہ اس کا شاہد ہے کہ جب بھی کوئی بدعت ایجاد ہوئی اتنی سنت اٹھالی گئی۔

100۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ.........

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ مَا ابْتَدَعَ رَجُلٌ بِدْعَةً إِلَّا اسْتَحَلَّ السَّيْفَ ۔ ❸

ابوقلابہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جس نے کوئی بدعت نکالی اس پر تلوار نکالنا جائز ہوجاتا ہے۔''

101۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ.........

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْأَهْوَاءِ أَهْلُ الضَّلَالَةِ وَلَا أَرَى مَصِيرَهُمْ إِلَّا النَّارِ، فَجَرِّبْهُمْ فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْهُمْ يَنْتَحِلُ قَوْلًا أَوْ قَالَ حَدِيثًا فَيَتَنَاهَى بِهِ الْأَمْرُ دُونَ السَّيْفِ وَإِنَّ النِّفَاقَ كَانَ ضُرُوبًا ثُمَّ تَلَا: ﴿وَمِنْهُمْ مَنْ عَاهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ آتَانَا مِنْ فَضْلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ

ابوقلابہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ خواہشات والے لوگ گمراہ ہیں اور میرا خیال ہے کہ ان کا ٹھکانہ آگ ہے۔ ان کو آزمالو ان میں کوئی ایسا نہیں ہوگا جو کسی قول کی طرف منسوب ہوتا ہو یا اس نے کوئی بات کہی ہو اور بغیر تلوار کے بات اس تک ختم ہوگئی ہو۔ اور نفاق کئی قسم کا ہے، پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی ''اور بعض ان میں سے ایسے بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا ہے کہ اگر ہمیں اپنے فضل سے

❶ 'اسناده صحيح'' الابانة، ابن بطة 350/1حديث 2290 شرح المتقاد اهل السنة والجماعة 104/1 حديث 127 كتاب المعرفة والتاريخ 386/3۔

❷ ''اسناده صحيح'' حلية الاولياء (73/6) مصادر سابقه۔

❸ 'اسناده صحيح'' كتاب الشريعه امام آجرى ص: 68 طبقات ابن سعد 134/1/7، الاعتصام شاطبى 55/1۔

مِنَ الصّٰلِحِيْنَ﴾ (التوبة: ۷۵) ﴿وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ فَإِنْ أُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَإِنْ لَمْ يُعْطَوْا مِنْهَا إِذَاهُمْ يَسْخَطُوْنَ﴾ (التوبة: ۵۸) وَمِنْهُمُ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ أُذُنٌ قُلْ أُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ (التوبة: ٦١) فَاخْتَلَفَ قَوْلُهُمْ وَاجْتَمَعُوا فِي الشَّكِّ وَالتَّكْذِيبِ وَإِنَّ هٰؤُلَاءِ اخْتَلَفَ قَوْلُهُمْ وَاجْتَمَعُوا فِي السَّيْفِ وَلَا أَرٰى مَصِيرَهُمْ إِلَّا النَّارَ قَالَ حَمَّادٌ ثُمَّ قَالَ أَيُّوبُ عِنْدَ ذَا الْحَدِيثِ أَوْ عِنْدَ الْأَوَّلِ وَكَانَ وَاللّٰهِ مِنَ الْفُقَهَاءِ ذَوِي الْأَلْبَابِ يَعْنِي أَبَا قِلَابَةَ۔ [1]

دے گا تو ہم ضرور صدقہ کریں گے اور نیکوکار ہوں جائیں گے۔(سورۃ التوبہ: ۷۵) ''اور بعض ان میں سے ایسے ہیں جو صدقات تقسیم کرنے میں آپ ﷺ پر عیب لگاتے ہیں، تو اگر اس سے دیئے جائیں تو خوش ہوتے ہیں اور اگر اس سے نہ دیئے جائیں تو فوراً ناراض ہوتے ہیں۔'' (التوبہ: ۵۸) ''اور ان میں سے بعض وہ ہیں جو نبی ﷺ کو تکلیف دیتے ہیں اور کہتے ہیں: وہ تو نرا کان ہے، کہہ دیجیے کہ کان ہے تو تمہاری بہتری کا۔'' (التوبہ: ٦١) ان منافقین کی باتیں مختلف ہیں اور شک اور جھٹلانے میں یہ اکٹھے ہیں۔ اور یہی لوگ ہیں جن کی باتیں مختلف ہیں اور قتل کرنے میں وہ اکٹھے ہیں۔ اور میرا خیال ہے ان کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا۔ حماد کہتے ہیں: پھر ایوب نے اس حدیث یا پہلی حدیث کو بیان کرتے ہوئے کہا: ''اللہ کی قسم! وہ عقل مند علماء میں سے تھے۔ یعنی ابو قلابہ ؒ۔''

فوائد:...... منافقین اگرچہ باتیں کرنے میں اور طریقہ واردات میں مختلف ہوں لیکن اسلام کے بارے شک اور اس کی تکذیب میں سبھی متفق ہیں۔ ان کے گروہ اگرچہ مختلف ہوں لیکن مخلصین کے ساتھ لڑائی میں متفق ہیں۔

[17]......بَاب التَّوَرُّعِ عَنِ الْجَوَابِ فِيمَا لَيْسَ فِيهِ كِتَابٌ وَلَا سُنَّةٌ

جس مسئلہ میں آیت یا حدیث نہ ہو اس کا جواب دینے سے پرہیز کرنا

102۔أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَطَاءٍ ....

عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَحُذَيْفَةَ أَنَّهُمَا كَانَا جَالِسَيْنِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَسَأَلَهُمَا عَنْ شَيْءٍ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ

عامر بیان کرتے ہیں کہ ابن مسعود اور حذیفہ رضی اللہ عنہما بیٹھے ہوئے تھے۔ ابن مسعود نے حذیفہ سے کہا: ''کیا تم جانتے ہو کہ یہ مجھ سے اس کے بارہ فتویٰ کیوں پوچھتے ہیں؟ اس نے کہا

[1] ''اسنادہ صحیح'' الجرح والتعدیل ابن ابی حاتم 58/5، سیر اعلام النبلاء 470/4۔ طبقات ابن سعد 133/1/7۔

لِحُذَيْفَةَ لِأَيِّ شَيْءٍ تَرَى يَسْأَلُونِي عَنْ هَذَا قَالَ يَعْلَمُونَهُ ثُمَّ يَتْرُكُونَهُ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ مَا سَأَلْتُمُونَا عَنْ شَيْءٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى نَعْلَمُهُ أَخْبَرْنَاكُمْ بِهِ أَوْ سُنَّةٍ مِنْ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ أَخْبَرْنَاكُمْ بِهِ وَلَا طَاقَةَ لَنَا بِمَا أَحْدَثْتُمْ۔ ❶

کہ وہ اسے جاننے کے بعد چھوڑ دیتے ہیں۔'' ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: ''جب تم ہم سے کوئی بات قرآن یا حدیث کی پوچھو گے ہم تمہیں بتائیں گے۔ اور جو بات تم نے نئی نکالی ہو ہم اس پر قدرت نہیں رکھتے۔''

فوائد:...... مراد جو شخص عدم علم کی بنا پر اپنے پاس سے کوئی کام کر لیتا ہے، تو اس کے لیے تو واضح کیا جائے گا، البتہ اگر کوئی جان بوجھ کر مخالف سنت کام کرتا ہے تو اسے اس کے حال پر چھوڑا جائے گا۔

103۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ....

عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ مَا خَطَبَ عَبْدُ اللّٰهِ خُطْبَةً بِالْكُوفَةِ إِلَّا شَهِدْتُهَا فَسَمِعْتُهُ يَوْمًا وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَمَانِيَةً وَأَشْبَاهَ ذٰلِكَ قَالَ هُوَ كَمَا قَالَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ كِتَابَهُ وَبَيَّنَ بَيَانَهُ فَمَنْ أَتَى الْأَمْرَ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ فَقَدْ بُيِّنَ لَهُ وَمَنْ خَالَفَ فَوَاللّٰهِ مَا نُطِيقُ خِلَافَكُمْ۔ ❷

نزال بن سبرۃ کہتے ہیں کہ عبداللہ نے جب بھی کوفہ میں خطبہ دیا میں اس میں حاضر تھا۔ میں نے ان سے سنا ان سے ایک دن کسی آدمی کے متعلق سوال کیا گیا جس نے اپنی بیوی کو آٹھ طلاقیں دیں۔ اور اس کی مثل اور باتیں تھیں۔ تو انہوں نے کہا: ''اس کا حکم وہی ہے جیسے اس نے کہا: پھر انہوں نے کہا: اللہ نے اپنی کتاب کو نازل کیا اور اس کے بیان کو ظاہر کیا پس جو شخص اس کے موافق کسی کام پر آئے تو وہ اس کے لئے ظاہر کر دیا گیا ہے۔ اور جو کوئی مخالفت کرے گا، اللہ کی قسم! ہم تمہاری مخالفت پر قدرت نہیں رکھتے۔''

104۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ....

أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ قَالَ شَهِدْتُ عَبْدَ اللّٰهِ وَأَتَاهُ رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ فِي

عبدالملک بن میسرہ کہتے ہیں کہ میں نے نزال بن سبرۃ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو ان کے پاس ایک مرد اور عورت ایک مسئلہ کے متعلق آئے۔

---

❶ ''اسناده ضعیف'' اس کو روایت کرنے میں امام دارمی متفرد ہیں۔

❷ ''موقوف صحیح''المعجم الکبیر 227/9، حدیث :8982۔

تَحْرِيمٍ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَيَّنَ فَمَنْ أَتَى الْأَمْرَ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ فَقَدْ بُيِّنَ وَمَنْ خَالَفَ فَوَاللّٰهِ مَا نُطِيقُ خِلَافَكُمْ ۔ ❶

تو انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے حق واضح کر دیا ہے پس جو کوئی اس کے طریقہ پر عمل کرے اس کے لئے حق واضح ہے اور جو کوئی مخالفت کرے تو اللہ کی قسم! ہم تمہاری مخالفت پر قدرت نہیں رکھتے۔“

فوائد:...... معلوم ہوا کہ ناواقف کو تو سمجھایا جا سکتا ہے، لیکن جان بوجھ کر شریعت کی مخالفت کرنے والے کی مخالفت کو کیسے ٹالا جا سکتا ہے؟

105۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ..........

عَنْ أَشْعَثَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ كَانَ لَا يَقُولُ بِرَأْيِهِ إِلَّا شَيْئًا سَمِعَهُ۔ ❷

اشعث کہتے ہیں کہ ابن سیرین اپنی رائے سے کوئی بات نہیں کہتے تھے۔ وہی کہتے تھے جو انہوں نے سنی ہوتی۔

فوائد:...... اہل علم محدثین کا یہی وتیرہ رہا ہے کہ انہوں نے دین میں اپنی رائے کو پیش کرنے سے حتی الوسع احتراز کیا ہے۔ اگر قرآن وسنت سے مسئلے کا علم ہو جاتا تو ٹھیک، ورنہ سائل کو لوٹا دیتے، کہ وہ کسی اور صاحب علم سے دریافت کر لے۔ جیسا کہ امام مالک رحمہ اللہ کا ایک واقعہ ہے کہ ایک شخص کہیں دور سے کئی مسئلے دریافت کرنے آیا تو سبھی کے بارے لاعلمی کا اظہار کر دیا تو وہ آپ کی امامت کی طرف اشارہ کرتا ہے، تو آپ کہتے ہیں ”جاؤ مدینہ میں اعلان کر دو کہ مالک کو کچھ پتہ نہیں۔“ آج کل جاہل لوگ ایک طرف علم کا جھوٹا دعویٰ بھی کرتے ہیں دوسری طرف ہر مسئلہ میں قرآن وحدیث کی جگہ فتویٰ میں یہی لکھتے ہیں کہ بزرگ لوگوں نے یوں کہا، حضرت صاحب یہ کہتے ہیں۔ انالله وانا اليه راجعون

106۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَثَّامٌ وَالِدُ عَلِيِّ بنِ عَثَّامٍ..........

عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ مَا سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ بِرَأْيِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ ۔ ❸

اعمش کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم کو کبھی بھی اپنے رائے سے کوئی بات کہتے ہوئے نہیں سنا۔

107۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَان حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ..........

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا قُلْتُ بِرَأْيِي مُنْذُ ثَلَاثُونَ سَنَةً قَالَ أَبُو هِلَالٍ مُنْذُ أَرْبَعُونَ سَنَةً۔ ❹

قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے تیس سال سے کبھی اپنے رائے سے کوئی بات نہیں کہی، ابو ہلال نے کہا کہ چالیس سال سے۔

---

❶ ”اسناده صحيح“ المعجم الكبير 382/9 حديث 9636۔
❷ ”اسناده صحيح“ الفقيه والمتفقه حديث: 503۔
❸ ”اسناده صحيح“ كتاب العلم ابو خيثمه حديث: 38۔
❹ ”اسناده صحيح“ حلية الاولياء 335/2۔

108۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ عَنْ أَبِي خَيْثَمَةَ ....

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سُئِلَ عَطَاءٌ عَنْ شَيْءٍ قَالَ لَا أَدْرِي قَالَ قِيلَ لَهُ أَلَا تَقُولُ فِيهَا بِرَأْيِكَ قَالَ إِنِّي أَسْتَحْيِي مِنَ اللَّهِ أَنْ يُدَانَ فِي الْأَرْضِ بِرَأْيِي۔ [1]

عبدالعزیز بن رفیع کہتے ہیں کہ عطاء سے کسی چیز کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا: ”میں نہیں جانتا۔“ عبدالعزیز کہتے ہیں ان سے کہا گیا کہ ”کیا تم اس کے متعلق اپنی رائے سے کوئی بات نہ کہو گے؟“ انہوں نے کہا: ”مجھے اللہ سے شرم آتی ہے کہ زمین میں میری رائے کی فرمانبرداری کی جائے۔“

فوائد:...... اس سے محدثین کے تقویٰ وطہارت اور ترجیح بالحدیث کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے جب کہ اس کے برعکس بعض لوگوں کا شیوہ ہی یہ رہا ہے کہ انہوں نے حدیث میں محنت کی بجائے لوگوں کو اپنی ذہانت کے بل بوتے قرآن یا جو چند احادیث انہیں معلوم تھیں ان سے اور باقی اپنی رائے سے لوگوں کی راہنمائی شروع کردی، حتی کہ بسا اوقات اپنی رائے کو حدیث کے علم میں آجانے کے باوجود اس پر ترجیح دی۔ جنہیں تاریخ اصحاب الرائے کے نام سے یاد کرتی ہے۔ (نعوذ باللّٰہ من هذا القبيح)

109۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ أَخْبَرَنِي حَاتِمٌ هُوَ ابْنُ إِسْمَعِيلَ..........

عَنْ عِيسَى عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ جَاءَهُ رَجُلٌ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ فَقَالَ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَقُولُ فِيهِ كَذَا وَكَذَا قَالَ أَخْبِرْنِي أَنْتَ بِرَأْيِكَ فَقَالَ أَلَا تَعْجَبُونَ مِنْ هَذَا أَخْبَرْتُهُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَيَسْأَلُنِي عَنْ رَأْيِي وَدِينِي عِنْدِي آثَرُ مِنْ ذَلِكَ وَاللَّهِ لَأَنْ أَتَغَنَّى أُغْنِيَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُخْبِرَكَ بِرَأْيِي۔ [2]

عیسیٰ کہتے ہیں کہ شعبی کے پاس کوئی آدمی آیا اور کسی چیز کے متعلق سوال کیا، تو انہوں نے کہا: ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس کے متعلق اس طرح کہتے تھے۔“ اس آدمی نے کہا: ”مجھے اپنی رائے بتا دیجئے۔“ انہوں نے کہا: ”کیا تم اس سے تعجب نہیں کرتے کہ میں نے اس کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف سے بتایا ہے اور وہ میری رائے پوچھ رہا ہے؟ اور میرے نزدیک میرا دین اس سے زیادہ قابل ترجیح ہے اللہ کی قسم! اگر میں گانا گاؤں تو میرے لئے یہ اس بات سے بہتر ہے کہ (دین میں) اپنی رائے بیان کروں۔“

---

[1] 'اسناده صحيح' الابانة 423/1 حدیث: 347 پر امام ابن بطہ نے اس کو روایت کیا ہے کسی اور کتاب میں موجود نہیں۔

[2] 'اسناده ضعيف' اس کی سند میں عیسیٰ الحناط، متروک راوی ہے۔ الفقيه والمتفقه بغدادی، حدیث 492۔

فوائد:...... اس سے بلاوجہ اپنی رائے کے اظہار کی شناعت وقباحت معلوم ہوتی ہے۔

110ـ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ هُوَ ابْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ عِيسَى..........

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْمُقَايَسَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ أَخَذْتُمْ بِالْمُقَايَسَةِ لَتُحِلُّنَّ الْحَرَامَ وَلَتُحَرِّمُنَّ الْحَلَالَ وَلَكِنْ مَا بَلَغَكُمْ عَمَّنْ حَفِظَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَاعْمَلُوا بِهِ۔[1]

شعبی کہتے ہیں کہ قیاس آرائیوں سے بچو! مجھے اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم قیاس آرائیوں کو لوگے تو تم حرام کو حلال اور حلال کو حرام کرنے لگو گے۔ اور لیکن جو چیز تمہیں اس شخص سے پہنچے جس نے محمد ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے یادرکھا ہے، تو اس پر عمل کرو۔''

111ـ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ..........

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِاللَّهِ فَقَالَ إِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَارِحَةَ ثَمَانِيًا قَالَ بِكَلَامٍ وَاحِدٍ قَالَ بِكَلَامٍ وَاحِدٍ قَالَ فَيُرِيدُونَ أَنْ يُبِينُوا مِنْكَ امْرَأَتَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ مِائَةَ طَلْقَةٍ قَالَ بِكَلَامٍ وَاحِدٍ قَالَ بِكَلَامٍ وَاحِدٍ قَالَ فَيُرِيدُونَ أَنْ يُبِينُوا مِنْكَ امْرَأَتَكَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَنْ طَلَّقَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ فَقَدْ بَيَّنَ اللَّهُ الطَّلَاقَ وَمَنْ لَبَّسَ عَلَى نَفْسِهِ وَكَلْنَا بِهِ لَبْسَهُ وَاللَّهِ لَا تُلَبِّسُونَ عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَنَتَحَمَّلُهُ نَحْنُ، هُوَ كَمَا تَقُولُونَ۔[2]

علقمہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس نے کہا کہ ''اس نے آج رات اپنی بیوی کو آٹھ طلاقیں دیں۔'' انہوں نے کہا: ''ایک ہی بار میں؟'' اس آدمی نے کہا: ''ایک ہی بار۔'' انہوں نے کہا: ''کیا وہ لوگ تیری بیوی کو تجھ سے جدا کرنا چاہتے ہیں؟'' اس آدمی نے کہا: ''جی ہاں۔'' علقمہ کہتے ہیں کہ ان کے پاس ایک اور آدمی آیا اس نے کہا: کہ اس نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دی ہیں۔'' انہوں نے پوچھا: ''ایک ہی دفعہ؟'' اس آدمی نے کہا: ''جی ہاں! ایک ہی دفعہ۔'' انہوں نے کہا: کیا وہ لوگ تیری بیوی کو تجھ سے جدا کرنا چاہتے ہیں؟'' اس نے کہا: ''جی ہاں۔'' تو عبداللہ نے کہا: ''جس آدمی نے اس طرح طلاق دی جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کو اس حکم دیا تو اللہ تعالیٰ نے طلاق کا معاملہ بیان فرمادیا ہے۔ اور جس شخص نے اپنے

---

[1] 'اسناده ضعيف''مثل السابق۔

[2] ''اسناده صحيح'' مصنف عبدالرزاق حديث :113443۔السنن الكبرىٰ امام بيهقى ،كتاب الخلع والطلاق، باب ماجاء فى امضاء الطلاق الثلاثة 335/7۔المعجم الكبير 379/9 حديث :9628

آپ پر معاملہ خلط ملط کر دیا تو ہم اس کے خلط ملط کرنے
کو اسی کے سپرد کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہو سکتا کہ
تم حق اور باطل کو آپس میں ملا دو اور ہم اسے برداشت کر
لیں۔ اس کا ایسے ہی حکم ہے جیسے تم کہتے ہو۔"

فوائد:...... طلاق کا واضح طریقہ قرآن وحدیث میں مذکور ہونے کے بعد، لوگوں کا اسے چھوڑ دینا اور خلاف سنت کام کو اپنا لینا، یہ انتہائی شنیع فعل ہے۔ اسی لیے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں فیصلے سے احتراز کیا کہ سنگین خلاف ورزیاں تم کرو اور فتویٰ دے کر تمہارا بوجھ ہم ہلکا کریں؟

112۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ..........

عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ: لَأَنْ يَعِيشَ الرَّجُلُ جَاهِلًا بَعْدَ أَنْ يَعْلَمَ حَقَّ اللّٰهِ عَلَيْهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَقُولَ مَا لَا يَعْلَمُ۔ ❶

قاسم کہتے ہیں کہ آدمی کا خود پر اللہ تعالیٰ کے حق کو جاننے کے بعد جاہل بن کر زندہ رہنا، اس بات سے بہتر ہے کہ وہ بات کہے جو نہیں جانتا۔

فوائد:...... معلوم بات کو ہی بیان کرنا چاہیے ورنہ یہ پکڑ کا باعث بن سکتا ہے۔ احمد کی حدیث ہے "فَمَا عَلِمْتُمْ مِنْهُ فَقُوْلُوْا وَمَا جَهِلْتُمْ فَرُدُّوْهُ إِلٰى عَالِمِهٖ" جس کا پتہ ہو کہو، ورنہ اس کے عالم کے سپرد کر دو۔

113۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ..........

عَنْ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُسْأَلُ قَالَ إِنَّا وَاللّٰهِ مَا نَعْلَمُ كُلَّ مَا تَسْأَلُونَ عَنْهُ وَلَوْ عَلِمْنَا مَا كَتَمْنَاكُمْ وَلَا حَلَّ لَنَا أَنْ نَكْتُمَكُمْ۔ ❷

ایوب کہتے ہیں کہ میں نے سنا، قاسم سے سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا: "اللہ کی قسم! ہم ہر وہ چیز نہیں جانتے جس کے بارے میں تم سوال کرتے ہو۔ اگر ہم جانتے ہوتے تو تم سے نہ چھپاتے، اور تم سے چھپانا ہمارے لئے جائز نہیں ہے۔"

فوائد:...... جیسے عدم علم کے باوجود فتویٰ دینا ظلم ہے اسی طرح علم ہونے پر چھپانا باعث عذاب ہے۔ لہٰذا راہ اعتدال کو اپنانا ہی بہتر ہے۔ حدیث میں ہے "مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهٗ، أُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ" جس سے علم کے بارے میں پوچھا گیا، پھر اس نے چھپالیا، تو اسے قیامت کے دن جہنم کی لگام

---

❶ "اسناده صحيح" حلية الاولياء 184/2۔ كتاب المعرفة والتاريخ 548/1۔

❷ "اسناده صحيح" جامع بيان العلم حديث: 1410 حلية الاولياء 184/2۔ كتاب المعرفة والتاريخ 548/1۔

پہنچائی جائے گی۔

114۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ..........

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ سُئِلَ الْقَاسِمُ عَنْ شَيْءٍ قَدْ سَمَّاهُ فَقَالَ مَا أَضْطَرُّ إِلَى مَشُورَةٍ وَمَا أَنَا مِنْ ذَا فِي شَيْءٍ ۔ ❶

ابن عون کہتے ہیں کہ قاسم سے کسی چیز کے متعلق پوچھا گیا، جس کا انہوں نے نام لیا تھا، تو انہوں نے کہا کہ میں مشورہ کرنے کے لئے مجبور نہیں ہوں اور نہ ہی میں اس چیز سے کوئی تعلق رکھتا ہوں۔

115۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ ....

عَنْ يَحْيٰى قَالَ قُلْتُ لِلْقَاسِمِ مَا أَشَدَّ عَلَيَّ أَنْ تُسْأَلَ عَنِ الشَّيْءِ لَا يَكُونُ عِنْدَكَ وَقَدْ كَانَ أَبُوكَ إِمَامًا قَالَ إِنَّ أَشَدَّ مِنْ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللّٰهِ أَنْ أُفْتِيَ بِغَيْرِ عِلْمٍ أَوْ أَرْوِيَ عَنْ غَيْرِ ثِقَةٍ ۔ ❷

یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے قاسم سے کہا: ''مجھ پر یہ بات بہت ناگوار گذرتی ہے کہ آپ سے کوئی سوال کیا جائے اور آپ کو اس کا علم نہ ہو۔ حالانکہ آپ کے والد امام تھے۔'' انہوں نے کہا: ''اللہ کے نزدیک اور اس کے نزدیک جسے اللہ کی طرف سے عقل دی گئی ہو، اس سے زیادہ سخت یہ بات ہے کہ میں علم کے بغیر فتویٰ دوں، یا غیر معتبر شخص کی حدیث بیان کروں۔''

فوائد:...... معلوم ہوا اہل علم واہل عقل کو عدم علم کی بنا پر سوال کو لوٹانا تو گوارا ہے، البتہ تکلف سے جواب دینا گوارا نہیں۔ لیکن آج کل حضرت صاحب جب تک سچا جھوٹا جواب دے نہ لیں اپنی ہتک محسوس کرتے ہیں!!!

116۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الْعَوَّامِ ....

عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ كَانُوا إِذَا نَزَلَتْ بِهِمْ قَضِيَّةٌ لَيْسَ فِيهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَثَرٌ اجْتَمَعُوا لَهَا وَأَجْمَعُوا فَالْحَقُّ فِيمَا رَأَوْا فَالْحَقُّ فِيمَا رَأَوْا ۔ ❸

مسیّب بن رافع بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی ایسا واقعہ ہوتا تھا جس کے بارے میں کوئی حدیث نبی ﷺ سے منقول نہ ہوتی تھی تو وہ (صحابہؓ) اس کے لئے جمع ہوتے تھے اور اتفاق کرتے تھے۔ حق وہی ہے جو وہ سمجھتے تھے۔ حق وہی ہے جو وہ سمجھتے تھے۔

فوائد:...... معلوم ہوا کہ کسی مسئلے میں ذاتی رائے کی بجائے کسی مسئلے پر اہل علم کا اکٹھے ہو کر غور وخوض کے بعد اتفاق کر لینا جیسا کہ خلفاء کے دور میں ہوتا رہا، اجماع کی صورت بن جاتی ہے۔

---

❶ ''اسناده صحيح'' طبقات ابن سعد 139/5۔ ❷ ''الاثر صحيح'' مقدمة صحيح مسلم، ومعرفة السنن والآثار 141/1۔
❸ ''اسناده ضعيف'' جامع بيان العلم وفضله حديث: 1824۔

117۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَنْبَأَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الْعَوَامِ بِهٰذَا۔

۱۱۷۔عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ ھشیم نے عوام سے اسی طرح روایت کی ہے۔

118۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْحِمْصِيُّ.........

أَنَّ وَهْبَ بْنَ عَمْرٍو الْجُمَحِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَعْجَلُوا بِالْبَلِيَّةِ قَبْلَ نُزُولِهَا فَإِنَّكُمْ إِنْ لَا تَعْجَلُوهَا قَبْلَ نُزُولِهَا لَا يَنْفَكُّ الْمُسْلِمُونَ وَفِيهِمْ إِذَا هِيَ نَزَلَتْ مَنْ إِذَا قَالَ وُفِّقَ وَسُدِّدَ وَإِنَّكُمْ إِنْ تَعْجَلُوهَا تَخْتَلِفْ بِكُمُ الْأَهْوَاءُ فَتَأْخُذُوا هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَأَشَارَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ۔ ❶

وہب بن عمرو جمحی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:''بلا (آفت) نازل ہونے سے پہلے جلدی نہ کرو! کیونکہ اگر تم اس کے نازل ہونے سے پہلے جلدی نہ کرو گے تو مسلمان ہمیشہ ایسی حالت میں رہیں گے کہ جب ان میں کوئی آفت نازل ہوگی تو ان میں ایسا شخص موجود ہوگا کہ جب بات کرے گا تو اللہ کی طرف سے اس کی مدد کی جائے گی اور سچائی کی توفیق دی جائے گی۔ اگر تم اس میں (قبل از وقوع فتویٰ دینے میں) جلدی کرو گے تو ادھر ادھر بھٹکنے لگو گے۔'' اور اپنے سامنے اور دائیں بائیں اشارہ کیا۔

فوائد:......اہل علم اور اہل رائے کے ہاں یہی قدر باعث اختلاف رہی ہے کہ اہل رائے نے قبل از وقوع خود مسائل گھڑے اور ان کے حل وضع کر لیے۔ جب کہ اہل علم ایسے کسی بھی مسئلہ پوچھنے والے شخص سے پہلے یہ پوچھتے کہ یہ واقعہ پیش آچکا ہے؟ ورنہ اسے کہتے کہ وہ انتظار کرے۔ اس اثر میں اسی سوچ کا اظہار ہے۔ فقہ حنفی میں بالفرض، بالفرض، بالفرض لکھ کر اس قدر حیا سوز مسائل لکھے ہیں کہ سلیم الفطرت باحیا شخص ان مسائل کا سوچ بھی نہیں سکتا۔

119۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ.........

حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْأَمْرِ يَحْدُثُ لَيْسَ فِي كِتَابٍ وَلَا سُنَّةٍ فَقَالَ ((يَنْظُرُ فِيهِ الْعَابِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ)) ❷

ابو سلمہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ سے اس بات کی بابت پوچھا گیا جو نئی واقع ہو، قرآن یا حدیث میں نہ ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا:''اس میں عبادت کرنے والے مسلمان غور کریں گے۔''

---

❶ ''اسناده ضعيف'' اس کو نقل کرنے میں امام دارمی متفرد ہیں۔

❷ ''اسناده صحيح وهو مرسل'' كتاب المراسيل امام ابی داود حديث: 458۔

فوائد:...... پتہ چلا کہ معاملہ پیش آنے کے بعد اس میں اجتہاد وغور کیا جائے گا نہ کہ پہلے ہی ٹیوے لگائے جانے شروع کر دیے جائیں گے۔

120۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ..........

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ قَالَ الْقَاسِمُ إِنَّكُمْ لَتَسْأَلُونَ عَنْ أَشْيَاءَ مَا كُنَّا نَسْأَلُ عَنْهَا وَتُنَقِّرُونَ عَنْ أَشْيَاءَ مَا كُنَّا نُنَقِّرُ عَنْهَا وَتَسْأَلُونَ عَنْ أَشْيَاءَ مَا أَدْرِي مَا هِيَ وَلَوْ عَلِمْنَاهَا مَا حَلَّ لَنَا أَنْ نَكْتُمَكُمُوهَا. ❶

ابن عون کہتے ہیں قاسم نے کہا کہ ''تم ایسی چیزوں کے متعلق سوال کرتے ہو جس کے متعلق ہم سوال نہیں کرتے تھے اور تم ایسی چیزوں میں تردید کرتے ہو جن کے متعلق ہم نہیں کرتے تھے۔ اور تم ایسی چیزوں کے متعلق سوال کرتے ہو جو میں نہیں جانتا کہ وہ کیا ہیں۔ اگر ہم ان کو جانتے ہوتے تو انہیں تم سے چھپانا ہمارے لئے جائز نہ تھا۔''

فوائد:...... معلوم ہوا سلف کا طریقہ اہل علم وفضل والا تھا نہ کہ اہل رائے والا۔

121۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ هُوَ ابْنُ أَبِي حَبِيبٍ..........

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْأَشَجِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّهُ سَيَأْتِي نَاسٌ يُجَادِلُونَكُمْ بِشُبُهَاتِ الْقُرْآنِ فَخُذُوهُمْ بِالسُّنَنِ فَإِنَّ أَصْحَابَ السُّنَنِ أَعْلَمُ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ. ❷

'' عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن کے متشابہات پر تم سے جھگڑا کریں گے۔ تو ان کو حدیثوں کے ساتھ جواب دو کیونکہ اصحاب سنن اللہ کی کتاب کو زیادہ جانتے ہیں۔''

فوائد:...... قرآن کی آیات کو اللہ نے دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ❶ محکمات، ❷ متشابہات۔ متشابہات کے بارے میں ہے ﴿فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ﴾ (آل عمران : 7) لہٰذا اہل فتنہ وتاویل متشابہات کی پیروی کرتے ہیں لہٰذا ان کے فتنے کو سرد کرنے کے لیے احادیث بہترین ہتھیار ہے۔

122۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ هُوَ ابْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ هُوَ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ مُحَمَّدِ

❶ ''اسناده صحيح'' مزید تخریج کے لیے حدیث: 113 دیکھیں۔

❷ ''موقوف صحيح'' الابانة 55/1 حدیث: 83 جامع بيان العلم حدیث: 1701۔ الفقيه والمتفقه حدیث: 608۔

بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ............

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ مَا زَالَ أَمْرُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُعْتَدِلًا لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ حَتَّى نَشَأَ فِيهِمْ الْمُوَلَّدُونَ أَبْنَاءُ سَبَايَا الْأُمَمِ أَبْنَاءُ النِّسَاءِ الَّتِي سَبَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ مِنْ غَيْرِهِمْ فَقَالُوا فِيهِمْ بِالرَّأْيِ فَأَضَلُّوهُمْ ۔ ❶

عروہ بن زبیرؓ کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل کی حالت ہمیشہ درست رہی، ان میں کوئی برائی نہ تھی حتی کہ ان میں دوغلے پیدا ہوئے، یعنی اور امتوں کی قیدی عورتوں کی اولاد جن کو بنی اسرائیل نے غیر قوموں سے قید کر لیا تھا۔ پس انہوں نے اپنے رائے سے باتیں کہہ کر انہیں گمراہ کر دیا۔

فوائد:...... معلوم ہوا کہ اہل رائے امتوں کی گمراہی کا سبب بنتے ہیں۔ گمراہی ہمیشہ قیل وقال اور فرضی موشگافیوں سے جنم لیتی ہے۔ جب محض کتاب وسنت پر اکتفا کرنا نور ہدایت ہے۔

[18]......بَاب كَرَاهِيَةِ الْفُتْيَا

(فرضی واقعات کے بارہ) فتویٰ دینے کو برا سمجھنا

123۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ....

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَزِيدَ الْمِنْقَرِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ يَوْمًا إِلَى ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ لَا تَسْأَلْ عَمَّا لَمْ يَكُنْ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَلْعَنُ مَنْ سَأَلَ عَمَّا لَمْ يَكُنْ ۔ ❷

زید منقری کہتے ہیں کہ ایک دن ایک آدمی ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ اس نے ان سے کوئی بات پوچھی جو مجھے یاد نہیں۔ اس آدمی کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''ایسی چیز کے متعلق سوال نہ کر جو واقع نہیں ہوئی۔ کیونکہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب سے سنا وہ اس شخص پر لعنت کرتے تھے جو ایسی باتوں کے متعلق سوال کرے جو واقع نہیں ہوئیں۔''

فوائد:...... اس سے اصحاب الرائے کے افعال کی شناعت کا اندازہ لگانا قطعی مشکل نہیں۔

124۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ ....

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ يَقُولُ إِذَا سُئِلَ

زہری بیان کرتے ہیں کہ ہمیں پتہ چلا کہ زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے جب کسی کام کے متعلق پوچھا جاتا تو وہ

---

❶ '' اسناده جيد'' جامع بيان العلم ،حديث:1774۔ كتاب المعرفة والتاريخ3/93۔

❷ '' اسناده جيد'' كنز العمال للهندى حديث:8906۔

عَنِ الْأَمْرِ أَكَانَ هَذَا فَإِنْ قَالُوا نَعَمْ قَدْ كَانَ، حَدَّثَ فِيهِ بِالَّذِي يَعْلَمُ وَالَّذِي يَرَى وَإِنْ قَالُوا لَمْ يَكُنْ قَالَ فَذَرُوهُ حَتّٰى يَكُونَ ۔ ❶

کہتے ہیں۔ کہ کیا یہ بات ہوئی ہے؟ پس اگر وہ کہتے: ہاں، واقع ہو چکی ہے، تو آپ اس کے بارہ میں جو جانتے ہوتے بیان کرتے یا اس بارہ میں آپ کی جو رائے ہوتی بتا دیتے اگر وہ کہتے کہ ''واقع نہیں ہوئی'' تو وہ کہتے: ''اسے چھوڑ دو، حتی کہ واقع ہو جائے۔''

125۔أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا دَاوُدُ......

عَنْ عَامِرٍ قَالَ سُئِلَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَقَالَ هَلْ كَانَ هٰذَا بَعْدُ قَالُوا لَا قَالَ دَعُونَا حَتّٰى تَكُونَ فَإِذَا كَانَتْ تَجَشَّمْنَاهَا لَكُمْ۔ ❷

عامر بیان کرتے ہیں کہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مسئلہ پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: ''کیا یہ واقعہ ہوا ہے؟'' لوگوں نے کہا: ''نہیں'' انہوں نے کہا: ''اسے چھوڑ دو حتی کہ واقع ہو جائے۔ پس جب واقع ہو گا تو ہم تمہارے لئے اس کے بتانے کی تکلیف اٹھائیں گے۔''

126۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو..........

عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ أُحَرِّجُ بِاللّٰهِ عَلَى رَجُلٍ سَأَلَ عَمَّا لَمْ يَكُنْ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَيَّنَ مَا هُوَ كَائِنٌ ۔ ❸

طاؤس کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر کہا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے میں اس شخص پر یہ چیز حرام کرتا ہوں جو اس کی بات کے متعلق پوچھے جو ابھی واقع نہیں ہوئی۔ کیونکہ اللہ نے واقع ہونے والی باتوں کو بیان کر دیا ہے۔

127۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ قَوْمًا كَانُوا خَيْرًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا سَأَلُوهُ إِلَّا عَنْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ مَسْأَلَةً

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ سے بہتر میں نے کوئی قوم نہیں دیکھی، انہوں نے آپ ﷺ کی وفات تک آپ سے صرف تیرہ مسئلے پوچھے جو سب کے

---

❶ ''هذا الاثر بلاغ من بلاغات الزهري'' امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: '' بلاغات الزهري قبض الريح'' بلاغات زہری ہوا کو قبض کرنا ہے۔ یعنی جس طرح ہوا کو مٹھی میں قبض کرنا مشکل بلکہ ناممکن ہے اسی طرح بلاغات زہری رحمہ اللہ میں انقطاع بھی گرفت سے باہر ہے۔

❷ ''رجاله ثقات لكن مقطع'' امام عامر شعبی رحمہ اللہ کا حضرت عمار بن یاسر سے سماع نہیں ہے۔ الفقيه والمتفقه 8/2 ۔

❸ ''اسناده صحيح'' جامع بيان العلم لابن عبدالبر حديث: 1807۔

حَتّٰى قُبِضَ كُلُّهُنَّ فِي الْقُرْآنِ مِنْهُنَّ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قَالَ مَا كَانُوا يَسْأَلُونَ إِلَّا عَمَّا يَنْفَعُهُمْ. ❶

سب قرآن میں ہیں۔ انہی میں سے یہ ہے: ''وہ آپ سے حرمت والے مہینے کے متعلق پوچھتے ہیں۔'' (البقرہ:۲۱۷) ''اوروہ آپ سے حیض کے متعلق پوچھتے ہیں۔'' (البقرہ: ۲۲۲) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: کہ ''وہ بے فائدہ چیزوں کے متعلق آپ سے سوال نہیں کرتے تھے۔''

فوائد:...... لہٰذا معلوم ہوا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے سبھی سوالات وقوع پذیر اشیاء کے مخفی پہلوؤں کے متعلق ہوتے تھے۔ نہ کہ ایسی اشیاء کے متعلق جو ابھی تک منصۂ شہود پر بھی نہیں آئی ہوتیں۔ آج ہمیں بھی صحابہ رضی اللہ عنہم کے طرزِ عمل کو اپنانا چاہیے۔

128۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَنْبَأَ ابْنُ عَوْنٍ..........

عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحٰقَ قَالَ لَمَنْ أَدْرَكْتُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَكْثَرُ مِمَّنْ سَبَقَنِي مِنْهُمْ فَمَا رَأَيْتُ قَوْمًا أَيْسَرَ سِيرَةً وَلَا أَقَلَّ تَشْدِيدًا مِنْهُمْ۔ ❷

عمر بن اسحٰق کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے جن کو میں نے پایا، وہ ان سے زیادہ ہیں، جو ان سے پہلے گذر گئے۔ ان سے زیادہ بے تکلف اور غیر متشدد میں نے کوئی قوم نہیں دیکھی۔

فوائد:...... بتانے کا مقصد یہ ہے کہ بے تکلفی اور نرمیٔ طبیعت کی بناء پر کئی باتیں خلافِ شرع ہو جاتی ہیں لیکن اس کے باوجود وہ دینی امور میں اس قدر محتاط تھے کہ اپنی طرف سے فتویٰ نہ جڑتے تھے۔

129۔ أَخْبَرَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ أَخْبَرَنِي..........

رَجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُبَادَةَ بْنَ نُسَيٍّ الْكِنْدِيَّ وَسُئِلَ عَنِ امْرَأَةٍ مَاتَتْ مَعَ قَوْمٍ لَيْسَ لَهَا وَلِيٌّ فَقَالَ أَدْرَكْتُ أَقْوَامًا مَا كَانُوا يُشَدِّدُونَ تَشْدِيدَكُمْ وَلَا يَسْأَلُونَ مَسَائِلَكُمْ۔ ❸

رجاء بن حیوہ کہتے ہیں کہ میں نے عبادہ بن نسی کندی سے سنا جب ان سے ایک عورت کے متعلق سوال کیا گیا جو کسی قوم کے پاس مرگئی تھی اور اس کا کوئی ولی نہ تھا۔ انہوں نے کہا: ''میں نے کچھ لوگوں کو پایا ہے وہ تمہاری طرح سختی کرنے والے تھے نہ تمہاری طرح مسئلے پوچھنے والے تھے۔''

---

❶ ''اسناده ضعيف'' الانابة 398/1 رقم:296 جامع بيان العلم: 1809۔

❷ ''اسناده جيّد'' مصنف ابن ابی شيبة 17/14 حديث: 17409۔ طبقات ابن سعد 160/1/7۔

❸ ''اسناده صحيح'' تاريخ ابن عساكر (ص:47)

130۔ أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ أَخْبَرَنِی رَجَاءُ بْنُ أَبِی سَلَمَةَ حَدَّثَنِی خَالِدُ بْنُ حَازِمٍ..........

عَنْ هِشَامِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ بِمَرْجِ الدِّيبَاجِ فَرَأَيْتُ مِنْهُ خَلْوَةً فَسَأَلْتُهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَقَالَ لِی مَا تَصْنَعُ بِالْمَسَائِلِ قُلْتُ لَوْلَا الْمَسَائِلُ لَذَهَبَ الْعِلْمُ قَالَ لَا تَقُلْ ذَهَبَ الْعِلْمُ إِنَّهُ لَا يَذْهَبُ الْعِلْمُ مَا قُرِئَ الْقُرْآنُ وَلَكِنْ لَوْ قُلْتَ يَذْهَبُ الْفِقْهُ [1]

ہشام بن مسلم قرشی کہتے ہیں کہ مجھے مرج دیباج میں ابن محیریز کے ساتھ علیحدگی میں تھا۔ تو میں نے ان سے ایک مسئلہ پوچھا، انہوں نے مجھے کہا: ''تم مسائل کا کیا کرو گے؟'' میں نے کہا: ''اگر مسائل نہ ہوتے تو علم جاتا رہتا۔'' انہوں نے کہا: ''ایسا نہ کہو کہ علم جاتا رہتا، جب تک قرآن پڑھا جائے گا علم نہیں جائے گا۔ لیکن اگر تو کہے کہ سمجھ جاتی رہے گی (تو صحیح ہے)

فوائد:...... اس سے مراد وہ سوالات ہیں جو قرآن وسنت میں موجود، یا غور وخوض سے سمجھ آنے والے ہیں۔ جب کہ عوام اور بیشتر علماء ان سے ناواقف ہیں۔

131۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ..........

عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا لَا نَدْرِی لَعَلَّنَا نَأْمُرُكُمْ بِأَشْيَاءَ لَا تَحِلُّ لَكُمْ وَلَعَلَّنَا نُحَرِّمُ عَلَيْكُمْ أَشْيَاءَ هِيَ لَكُمْ حَلَالٌ إِنَّ آخِرَ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ آيَةُ الرِّبَا وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يُبَيِّنْهَا لَنَا حَتَّى مَاتَ فَدَعُوا مَا يَرِيبُكُمْ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكُمْ۔ [2]

شعبی بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اے لوگو! ہم نہیں جانتے شاید ہم تمہیں ایسی چیزوں کا حکم کر بیٹھیں جو جائز نہ ہوں۔ اور شاید ہم تمہارے لئے ایسی چیزوں کو حرام کر بیٹھیں جو تم پر حلال ہوں۔ بے شک سب سے آخر میں جو قرآن کی آیت نازل ہوئی وہ سود کی آیت ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے اسے واضح طور پر ہم پر بیان نہیں کیا، حتی کہ آپ وفات پا گئے۔ پس جس چیز میں تمہیں شک ہوا سے چھوڑ کر ایسی چیز اختیار کرو جس میں شک نہ ہو۔

فوائد:...... دینی امور تین درجات میں تقسیم ہیں۔ (۱) حلال۔ (۲) حرام۔ (۳) متشابہات۔ حدیث میں ہے: ''اِنَّ الحلال بَيِّنٌ واَنَّ الحرامَ بيِّنٌ وَبينهما مُشْتَبِهَاتٌ'' حلال وحرام واضح جبکہ

---

[1] ''اسناده ضعيف'' حلية الاولياء 141/5 تاريخ ابن عساكر 406/38۔

[2] ''اسناده منقطع'' امام شعبی رحمہ اللہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ تفسير طبری 114/3۔

ان کے درمیان شبہات والی اشیاء ہیں۔ اور آل عمران آیت 7 میں ہے فتنہ باز، گمراہ لوگ ہی متشابہات کے پیچھے لگتے ہیں جب کہ متشابہات کا صحیح علم اللہ اور راسخ علما کو ہی ہے۔ اسی کے متعلق عمر رضی اللہ عنہ کا مندرجہ بالا فرمان ہے لہٰذا ان کے بارے میں یا توقف اختیار کیا جائے یا راسخ علماء سے دریافت کیا جائے۔

[19]...... بَاب مَنْ هَابَ الْفُتْيَا وَكَرِهَ التَّنَطُّعَ وَالتَّبَدُّعَ

اس شخص کا بیان جو فتویٰ دینے سے ڈرے اور مبالغہ اور من گھڑت بات کو برا سمجھے

132۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ جُنَادَةَ......

حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَمِّهِ قَالَ خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِ إِبْرَاهِيمَ فَاسْتَقْبَلَنِي حَمَّادٌ فَحَمَّلَنِي ثَمَانِيَةَ أَبْوَابِ مَسَائِلَ فَسَأَلْتُهُ فَأَجَابَنِي عَنْ أَرْبَعٍ وَتَرَكَ أَرْبَعًا۔ ❶

ادریس اپنے چچا سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ''میں ابراہیم کے پاس سے نکلا تو میرے سامنے حماد آئے تو مجھے آٹھ مسئلوں نے آمادہ کیا۔ میں نے ان سے پوچھا انہوں نے چار کا جواب دیا اور چار کو چھوڑ دیا۔

فوائد:...... ''مَنْ أُفْتِيَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ إِثْمُهُ عَلَى مَنْ أَفْتَاهُ.)) (ابوداؤد) جس کو بلاعلم فتویٰ دیا گیا اس کا گناہ مفتی پر ہوگا۔ یہ ارشادات محدثین اور مفتیان کرام کو محتاط بنانے والے ہیں۔

133۔ أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ......

عَنْ زُبَيْدٍ قَالَ مَا سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا عَرَفْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِهِ۔ ❷

زبید کہتے ہیں کہ جب بھی میں نے ابراہیم سے کسی چیز کے متعلق پوچھا تو ان کے چہرے پر ناگواری کو محسوس کیا۔

فوائد:...... علم کو چھپانے پر عذاب اور غلط فتویٰ پر وعید، ان دونوں کے درمیان اعتدال پر قائم رہنے کی مشکل ہی ان کی ناگواری کی وجہ تھی۔

134۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ......

عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ إِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ

عمر بن ابوزائدہ کہتے ہیں کہ شعبی سے بڑھ کر میں نے کسی شخص کو اس چیز کا اہتمام کرتے ہوئے نہیں دیکھا کہ جب

---

❶ ''اسنادہ ضعیف'' روایت کرنے میں امام دارمی متفرد ہیں۔

❷ ''اسنادہ صحیح'' کتاب المعرفۃ والتاریخ 605/2، حلیۃ الاولیاء 220/4۔

لَا عِلْمَ لِي بِهِ مِنَ الشَّعْبِيِّ۔ ❶ کسی چیز کے متعلق سوال کیا جائے تو وہ کہے میں نہیں جانتا۔"

فوائد:...... (لَا اَعْلَمُ) نصف علم ہے۔ حالانکہ بعض مرکب جاہلوں کو اس بات کا بھی پتہ نہیں ہوتا کہ ان کے پاس اس مسئلے کے بارے میں علم نہیں ہے، چنانچہ وہ تکلف پر اتر آتے ہیں۔

135- أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ....

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ- قَالَ: كَانَ الشَّعْبِيُّ إِذَا جَاءَهُ شَيْءٌ اتَّقَى وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ يَقُولُ، وَيَقُولُ وَيَقُولُ قَالَ أَبُوْ عَاصِمٍ وَكَانَ الشَّعْبِيُّ فِي هٰذَا أَحْسَنُ حَالًا عِنْدَ ابْنِ عَوْفٍ مِنْ إِبْرَاهِيمَ. ❷

ابن عونؒ کہتے ہیں کہ شعبی رحمہ اللہ کے پاس جب بھی کوئی مسئلہ پوچھنے کے لئے آتا تو وہ پرہیز کرتے۔ اور ابراہیم کہتے تھے اور کہتے تھے اور کہتے جاتے تھے۔ ابو عاصم کہتے ہیں کہ ابن عون کے نزدیک اس بارے میں شعبی رحمہ اللہ کی حالت ابراہیم رحمہ اللہ سے اچھی تھی۔

136- أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ....

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مَا لَكَ لَا تَقُولُ فِي الطَّلَاقِ شَيْئًا قَالَ مَا مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا قَدْ سَأَلْتُ عَنْهُ وَلٰكِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُحِلَّ حَرَامًا أَوْ أُحَرِّمَ حَلَالًا. ❸

جعفر بن ایاس کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے کہا کہ کیا وجہ ہے آپ طلاق کے متعلق کچھ نہیں کہتے؟" انہوں نے کہا: طلاق کے تمام مسائل میں نے پوچھے ہوئے ہیں۔ لیکن میں اس بات کو برا سمجھتا ہوں کہ حلال کو حرام کروں، یا حرام کو حلال کروں۔"

137- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ....

عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلٰى يَقُولُ لَقَدْ أَدْرَكْتُ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ عِشْرِينَ

عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے اس مسجد میں (مختلف مواقع پر) ۱۲۰ انصار صحابہ کو پایا۔ ان میں سے جب بھی کوئی

---

❶ 1 "اسناده صحيح" طبقات ابن سعد 174/6۔

❷ "اسناده صحيح" تاريخ ابو زرعه، رقم: 2004۔

❸ " اسناده صحيح" روایت کرنے میں امام دارمی متفرد ہیں۔

وَمِـائَةً مِـنَ الْأَنْصَارِ وَمَا مِنْهُمْ مِنْ أَحَدٍ يُـحَدِّثُ بِحَدِيثٍ إِلَّا وَدَّ أَنَّ أَخَاهُ كَفَاهُ الْـحَدِيثَ وَلَا يُسْأَلُ عَنْ فُتْيَا إِلَّا وَدَّ أَنَّ أَخَاهُ كَفَاهُ الْفُتْيَا ۔❶

شخص حدیث بیان کرتا تھا تو یہی پسند کرتا تھا کہ اس کا کوئی دوسرا بھائی بیان کرے۔ اور جب بھی کسی سے فتوی پوچھا جاتا تو یہی پسند کرتا تھا کہ اس کا کوئی دوسرا بھائی بیان کرے۔

فوائد:...... صحابہ رضی اللہ عنہم کا روایات میں احتیاط کا اندازہ لگانا چنداں مشکل نہیں جیسا کہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما جیسے جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ رہنے والے تھے، لیکن ان سے مروی احادیث بہت زیادہ نہیں ہیں۔

138۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ............

عَنْ دَاوُدَ قَالَ سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ إِذَا سُئِلْتُمْ قَالَ عَلَى الْخَبِيرِ وَقَعْتَ كَانَ إِذَا سُئِلَ الرَّجُلُ قَالَ لِصَاحِبِهِ أَفْتِهِمْ فَلَا يَزَالُ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْأَوَّلِ. ❷

داؤد بیان کرتے ہیں کہ میں نے شعبی رحمہ اللہ سے پوچھا: ’’جب تم سے کوئی سوال کیا جاتا تھا تو تم کیا کرتے تھے؟‘‘ شعبی نے کہا: ’’واقف کار پر واقع ہوئے، (یعنی یہ مسئلہ جاننے والے کے پاس آئے ہو) جب کسی آدمی سے سوال کیا جاتا تو وہ اپنے ساتھ والے سے کہتا کہ ان کو فتوی دو۔ ہمیشہ ایسے ہی کرتے رہتے حتی کہ وہ پہلے کی طرف لوٹ آتا۔‘‘

139۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ............

عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ إِنَّ الْعَالِمَ يَدْخُلُ فِيمَا بَيْنَ اللّٰهِ وَبَيْنَ عِبَادِهِ فَلْيَطْلُبْ لِنَفْسِهِ الْمَخْرَجَ. ❸

ابن منکدر بیان کرتے ہیں کہ عالم اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان دخیل ہوتا ہے، اسی لیے اسے چاہئے کہ وہ اپنی نفس کے لئے نکلنے کی جگہ تلاش کرلے۔‘‘

فوائد:...... عالم لوگوں کو اللہ کی جانب رواں کرتا ہے، لہٰذا اندازے کی ذرا سی غلطی لوگوں کی ضلالت اور عالم کے خسارے کا باعث بن سکتی ہے۔

140۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ....

❶ ’’اسناده صحيح‘‘ كتاب الزهد امام ابن مبارك، رقم: 58 جامع بيان العلم، رقم 1944، طبقات ابن سعد 74/6۔

❷ ’’اسناده صحيح‘‘ روایت کرنے میں امام دارمی متفرد ہیں۔

❸ ’’اسناده صحيح‘‘ حلية الاولياء 153/3، الفقيه والمتفقه رقم: 1088-1089۔

عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ أَخْرَجَ إِلَيَّ مَعْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كِتَابًا فَحَلَفَ لِي بِاللّٰهِ إِنَّهُ خَطُّ أَبِيهِ فَإِذَا فِيهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشَدَّ عَلَى الْمُتَنَطِّعِينَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشَدَّ عَلَيْهِمْ مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَإِنِّي لَأَرٰى عُمَرَ كَانَ أَشَدَّ خَوْفًا عَلَيْهِمْ أَوْ لَهُمْ. ❶

مسعر کہتے ہیں کہ مجھے معن بن عبدالرحمٰن نے ایک خط نکال کر دکھایا، اس نے میرے پاس اللہ کی قسم اٹھائی کہ وہ اس کے باپ کا خط ہے۔اور اس میں یوں لکھا تھا کہ: ''عبداللہ کہتے ہیں: اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ مبالغہ کرنے والوں کے حق میں رسول اللہ ﷺ سے زیادہ سخت میں نے کوئی نہیں دیکھا۔ اور انہیں کے حق میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے زیادہ سخت میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔ اور بے شک میں سمجھتا ہوں کہ عمر رضی اللہ عنہ بھی ان لوگوں کے بارہ میں بہت خوفزدہ ہیں۔

141۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ..........

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَاضِرٍ الْأَزْدِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه فَقُلْتُ أَوْصِنِي فَقَالَ نَعَمْ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالِاسْتِقَامَةِ اتَّبِعْ وَلَا تَبْتَدِعْ. ❷

عثمان بن حاضر ازدی کہتے ہیں کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ میں نے کہا: ''مجھے نصیحت کیجئے۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ''ٹھیک ہے، اللہ کے خوف اور استقامت کو لازم پکڑو اور اتباع کرو اور بدعت نہ نکالو۔''

142۔ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ..........

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ عَلَى الطَّرِيقِ مَا كَانَ عَلَى الْأَثَرِ. ❸

ابن سیرین کہتے ہیں لوگوں کی رائے تھی کہ جب تک کوئی حدیث کے راستے پر ہے اس وقت تک وہ ٹھیک راستہ پر ہے۔

فوائد:...... معلوم ہوا کہ قیاس اور رائے والا رستہ انتہائی خطرناک ہوتا ہے جب کہ حدیث والا راستہ سلامتی والا راستہ ہے۔ جو ضلالت کے گھٹاٹوپ اندھیروں سے نکال کر ہدایت کے اجالوں کی طرف لے جاتا ہے۔

143۔ أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا أَزْهَرُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ..........

❶ ''اسناده صحيح'' المعجم الكبير 216/10۔حديث: 10367۔ مسند ابی يعلى 437/8 حديث 5022۔ مصنف ابن ابی شيبة 50/9 حديث 6480۔

❷ ''اسناده ضعيف و صحيح بالمتابعة'' كتاب السنة امام مروزى، حديث :83 الابانة 377/1 حديث :200۔ الفقيه والمتفقه 173/1۔ ❸ ''اسناده صحيح'' جامع بيان العلم ابن عبدالبر حديث: 1778۔

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: مَا دَامَ عَلَى الْأَثَرِ فَهُوَ عَلَى الطَّرِيقِ ۔❶

ابن سیرین کہتے ہیں جب تک انسان حدیث کے راستہ پر ہے تب تک وہ صحیح راستہ پر ہے۔

144۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ.........

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ وَقَبْضُهُ أَنْ يَذْهَبَ أَهْلُهُ أَلَا وَإِيَّاكُمْ وَالتَّنَطُّعَ وَالتَّعَمُّقَ وَالْبِدَعَ وَعَلَيْكُمْ بِالْعَتِيقِ. ❷

ابوقلابہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ''علم کو اس کے ختم ہونے سے پہلے سیکھ لو۔ اس کا قبض ہو جانا یہ ہے کہ اس کے اہل جاتے رہیں گے۔ خبردار! مبالغہ اور بدعت اور بال کی کھال اتارنے سے بچو۔ اور پرانی باتوں (سنت رسول ﷺ) کو لازم پکڑو۔''

فوائد:...... علم کا خاتمہ علماء کے خاتمے کے ساتھ ہوگا۔ جیسا کہ بخاری میں بھی ہے ''يُقْبَضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ۔'' جب ثقہ عالم نہ ہوں گے یقیناً علم بھی اٹھ جائے گا۔

145۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو النُّعْمَانِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ..........

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ وَقَبْضُهُ أَنْ يُذْهَبَ بِأَصْحَابِهِ عَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي مَتَى يَفْتَقِرُ إِلَيْهِ أَوْ يُفْتَقَرُ إِلَى مَا عِنْدَهُ إِنَّكُمْ سَتَجِدُونَ أَقْوَامًا يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ يَدْعُونَكُمْ إِلَى كِتَابِ اللّٰهِ وَقَدْ نَبَذُوهُ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ فَعَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّبَدُّعَ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّنَطُّعَ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّعَمُّقَ وَعَلَيْكُمْ بِالْعَتِيقِ۔❸

ابوقلابہ کہتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: ''علم کو لازم پکڑو اس سے پہلے کہ وہ ختم ہو جائے۔ اور اس کا ختم ہونا یہ ہے کہ اہل علم جاتے رہیں گے۔ علم حاصل کرو کیونکہ تم میں سے کوئی یہ نہیں جانتا کہ کب اس کا محتاج ہوگا یا جو اس کے پاس ہے اس کی ضرورت پیش آجائے۔ عنقریب تم ایسی قوموں کو پاؤ گے جو دعویٰ کریں گے کہ تمہیں اللہ کی کتاب کی طرف بلا رہے ہیں، حالانکہ انہوں نے اسے اپنی پیٹھوں کے پیچھے پھینک دیا ہوگا۔ پس تم علم حاصل کرو اور بدعت سے بچو اور مبالغہ سے بچو اور بال کی کھال اتارنے سے بچو۔ اور پہلی باتوں (سنت رسول ﷺ) کو لازم پکڑو۔''

---

❶ ''اسناده صحيح'' مصدر سابق''۔

❷ ''رجاله ثقات غير انه منقطع'' ابوقلابہ رحمہ اللہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ الانابة 324/1۔ حدیث 168۔

❸ ''اسناده ضعيف لانقطاعه'' ابوقلابہ نے ابن مسعود کو نہیں پایا۔ المعجم الكبير 189/9 حدیث 8845۔ کتاب السنة امام مروزی حدیث: 85۔

فوائد:...... "تبدع" سے مراد نئی عبادت بنانا ہے۔ جو کہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہ ہو جب کہ "تنطع" عبادت میں غلو کا نام ہے، اور "عتیق" سے مراد سنت رسول ہے۔

146۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ حَازِمٍ..........

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ صَبِيغٌ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَجَعَلَ يَسْأَلُ عَنْ مُتَشَابِهِ الْقُرْآنِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ عُمَرُ وَقَدْ أَعَدَّ لَهُ عَرَاجِينَ النَّخْلِ فَقَالَ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ صَبِيغٌ فَأَخَذَ عُمَرُ عُرْجُونًا مِنْ تِلْكَ الْعَرَاجِينِ فَضَرَبَهُ وَقَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عُمَرُ فَجَعَلَ لَهُ ضَرْبًا حَتّٰى دَمِيَ رَأْسُهُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ حَسْبُكَ قَدْ ذَهَبَ الَّذِي كُنْتُ أَجِدُ فِي رَأْسِي۔ ❶

سلیمان بن یسار کہتے ہیں کہ ایک آدمی جس کو صبیغ کہا جاتا تھا، وہ مدینہ میں آیا تو اس نے قرآن کے متشابہات کے متعلق سوال کئے، اس کی طرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجا اور اس کے لئے کھجور کی چھتریاں تیار کیں۔ عمر نے کہا: "تو کون ہے؟" اس نے کہا: "میں اللہ کا بندہ صبیغ ہوں۔" عمر رضی اللہ عنہ ان چھتریوں سے ایک چھتری پکڑ کر اسے مارنے لگے اور کہا کہ: میں اللہ کا بندہ عمرؓ ہوں، وہ اسے مارتے رہے حتی کہ اس کا سر خون آلود ہو گیا۔ اس آدمی نے کہا: "اے امیر المؤمنین! بس کر دیں، جو (خناس) میں اپنے دماغ میں پاتا تھا وہ دُور ہو گیا ہے۔"

147۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَيَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَلَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاحْذَرُوهُمْ. ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: "وہ ذات جس نے تم پر کتاب نازل کی اس کی بعض آیات محکم ہیں، وہ اصل کتاب ہیں اور دوسری متشابہ ہیں۔" (آل عمران: ۷) پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو متشابہ کے پیچھے لگتے ہیں تو ان سے بچو۔"

---

❶ "رجاله ثقات غير انه منقطع" سلیمان بن یسار نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ كتاب الشريعه ص:75۔

❷ صحيح البخاری كتاب التفسير، باب منه آيات محكمات، حديث: 4547، صحيح مسلم، كتاب العلم، باب النهى عن اتباع متشابه القرآن والتحذير من متبعيه حديث: 6717۔

فوائد:...... متشابہات کا علم اللہ کا ایک انعام ہے۔ اگر یہ راسخ علماء کے ذریعے حاصل ہو جائے تو ٹھیک، ورنہ اس کے درپے نہیں ہونا چاہیے۔ کیونکہ ان پر عبادت کا انحصار ہے نہ ہی بلندیٔ درجات کا۔ البتہ بندہ بھٹک جائے تو ایمان کی بربادی کا باعث بن سکتی ہیں۔ سو اسی لیے اس سے بچنے کا حکم ہے۔

148۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنِ الْأَعْمَشِ..........

عَنْ شَقِيقٍ قَالَ سُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ شَيْءٍ فَقَالَ إِنِّي لَأَكْرَهُ أَنْ أُحِلَّ لَكَ شَيْئًا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ أَوْ أُحَرِّمَ مَا أَحَلَّهُ اللّٰهُ لَكَ۔ ❶

شقیق کہتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کسی چیز کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: ''میں اس بات کو برا سمجھتا ہوں کہ میں تمہارے لئے وہ چیز حلال کر دوں جس کو اللہ نے حرام کیا ہو یا تمہارے لئے وہ چیز حرام کر دوں جسے اللہ نے تمہارے لیے حلال کیا ہو۔''

149۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الْفَزَارِيِّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ..........

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ لَأَنْ أَرُدَّهُ بِعِيِّهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَكَلَّفَ لَهُ مَا لَا أَعْلَمُ۔ ❷

حمید بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں اگر میں (سائل کو) اس کی عاجزی و لاعلمی کی حالت میں واپس کر دوں تو یہ میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ میں اس کو وہ بات بنا کر کہوں، جو میں خود نہیں جانتا۔

فوائد:...... معلوم ہوا فتویٰ میں تکلف برتنا دینی روح اور طریقہ سلف کے خلاف ہے۔

150۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ..........

أَخْبَرَنِي ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ صَبِيغًا الْعِرَاقِيَّ جَعَلَ يَسْأَلُ عَنْ أَشْيَاءَ مِنَ الْقُرْآنِ فِي أَجْنَادِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى قَدِمَ مِصْرَ فَبَعَثَ بِهِ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ إِلَى عُمَرَ بْنِ

ابن عجلان، عبداللہ کے غلام نافع سے بیان کرتے ہیں کہ صبیغ عراقی مسلمانوں کے لشکر میں قرآن کی چند متشابہات باتوں کے بارے میں سوال کرنے لگا۔ حتی کہ وہ مصر میں آیا تو عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اسے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف بھجوا دیا جب قاصد ان کے پاس خط لے کر آیا تو عمر رضی اللہ عنہ

❶ ''اسنادہ صحیح'' اس اثر کو روایت کرنے میں امام صاحب متفرد ہیں۔☆[149] ''اسنادہ جید'' کتاب المعرفة والتاریخ (68/2)

❷ ''اسنادہ جید'' کتاب المعرفة والتاریخ (68/2)

الْخَطَّابِ فَلَمَّا أَتَاهُ الرَّسُولُ بِالْكِتَابِ فَقَرَأَهُ فَقَالَ أَيْنَ الرَّجُلُ قَالَ فِي الرَّحْلِ قَالَ عُمَرُ أَبْصِرْ أَيَكُونُ ذَهَبَ فَتُصِيبُكَ مِنْهُ الْعُقُوبَةُ الْمُوجِعَةُ فَأَتَاهُ بِهِ فَقَالَ عُمَرُ تَسْأَلُ مُحْدَثَةً وَأَرْسَلَ عُمَرُ إِلَى رَطَائِبَ مِنْ جَرِيدٍ فَضَرَبَهُ بِهَا حَتَّى تَرَكَ ظَهْرَهُ دَبِرَةً ثُمَّ تَرَكَهُ حَتَّى بَرَأَ ثُمَّ عَادَ لَهُ ثُمَّ تَرَكَهُ حَتَّى بَرَأَ فَدَعَا بِهِ لِيَعُودَ لَهُ قَالَ فَقَالَ صَبِيغٌ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ قَتْلِي فَاقْتُلْنِي قَتْلًا جَمِيلًا وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ تُدَاوِيَنِي فَقَدْ وَاللَّهِ بَرِئْتُ فَأَذِنَ لَهُ إِلَى أَرْضِهِ وَكَتَبَ إِلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنْ لَا يُجَالِسَهُ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَى الرَّجُلِ فَكَتَبَ أَبُو مُوسَى إِلَى عُمَرَ أَنْ قَدْ حَسُنَتْ تَوْبَتُهُ فَكَتَبَ عُمَرُ أَنِ ائْذَنْ لِلنَّاسِ بِمُجَالَسَتِهِ۔ ❶

نے خط پڑھ کر کہا ”آدمی کہاں ہے؟“ اس نے کہا: ”پڑاؤ میں ہے۔“ عمرؓ نے کہا: ”دیکھو ایسا نہ ہو کہ وہ جاتا رہے اور تجھے میری طرف سے سخت سزا ملے۔“ قاصد اسے لے کر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”تو نئی باتیں پوچھتا ہے؟“ عمر رضی اللہ عنہ نے کھجور کی تازہ ٹہنیاں لینے کے لئے بھیجا اور ان کے ساتھ اسے مارنے لگے: حتی کہ اس کی پشت کو زخمی کر دیا۔ پھر اسے چھوڑ دیا حتی کہ وہ ٹھیک ہو گیا۔ پھر دوبارہ اسے سزا دی۔ پھر اسے چھوڑ دیا حتی کہ وہ ٹھیک ہو گیا۔ پھر اسے مارنے کے لئے بلایا تو اس نے کہا: ”اگر آپ مجھے قتل کرنا چاہتے تھے تو اچھی طرح قتل کر دو۔ اگر آپ میرا علاج کرنا چاہتے تھے تو اللہ کی قسم! میں ٹھیک ہو گیا ہوں۔“ پھر اسے اس کے علاقے کی طرف جانے کی اجازت دے دی۔ اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اشعری کی طرف خط لکھا کہ مسلمانوں میں سے کوئی اس کے پاس نہ بیٹھے۔ یہ بات اس آدمی پر گراں گزری تو ابوموسیٰ نے عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ ”اس نے بہت اچھی توبہ کر لی ہے۔“ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے خط لکھا: ”لوگوں کو اس کے پاس بیٹھنے کی اجازت دے دی جائے۔“

151۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ......

سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ اسْتُفْتِيَ رَجُلٌ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقَالَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ مَا تَقُولُ فِي كَذَا وَكَذَا قَالَ يَا بُنَيَّ أَكَانَ الَّذِي سَأَلْتَنِي عَنْهُ قَالَ لَا قَالَ أَمَّا لَا فَأَجِّلْنِي

عامر کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ابی بن کعب سے فتویٰ پوچھا تو کہا: ”اے ابومنذر! تو فلاں فلاں کے متعلق کیا کہتا ہے؟“ انہوں نے کہا: ”اے بیٹے! کیا یہ بات ہو چکی ہے جس کے متعلق تو مجھ سے پوچھتا ہے؟“ اس نے کہا:

❶ ”اسناده ضعيف“ كتاب البدعة ابن وضاح ص: 56۔

حَتّٰى يَكُوْنَ فَنُعَالِجَ أَنْفُسَنَا حَتّٰى نُخْبِرَكَ۔ ❶

''نہیں'' انہوں نے کہا: ''پس تم مجھے مہلت دو! حتی کہ وہ ہو جائے تب ہم کوشش کریں کہ تجھے اس کا جواب بتا دیں۔''

152۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ فَأَخْبَرَنَا عَنْ فِرَاسٍ..........

عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ فَتًى مَا تَقُولُ يَا عَمَّاهُ فِي كَذَا وَكَذَا قَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَكَانَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَأَعْفِنَا حَتّٰى يَكُوْنَ۔ ❷

ابن عامر، مسروق سے بیان کرتے ہیں کہ میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل رہا تھا تو ایک نو جوان نے کہا: ''اے چچا! فلاں فلاں بات کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں؟'' ابی بن کعب نے کہا: ''اے بھتیجے! کیا یہ ہو چکا ہے؟'' اس نے کہا: ''نہیں۔'' ابی نے کہا: ''تم ہمیں معاف رکھو! حتی کہ وہ ہو جائے۔''

153۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ..........

عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ كَانَ إِبْرَاهِيمُ إِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُجِبْ فِيهِ إِلَّا جَوَابَ الَّذِي سُئِلَ عَنْهُ۔ ❸

اعمش کہتے ہیں کہ ابراہیم سے جب کسی چیز کے متعلق پوچھا جاتا تھا، تو جتنا پوچھا جاتا تھا، اس کے علاوہ کوئی جواب نہیں دیتے تھے۔

فوائد:...... یہ احتیاط کے پیش نظر تھا ورنہ سائل کو مزید مسائل سے آگاہ کر دینا سنت سے ثابت جیسا کہ سمندر کے پانی کے بارے میں سوال پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مچھلی وغیرہ کا حکم بھی واضح ہے بیان فرما دیا۔

(الترمذی)

154۔ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ وُهَيْبٍ..........

عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ كَانَ لَا يُفْتِي فِي الْفَرْجِ بِشَيْءٍ فِيهِ اخْتِلَافٌ۔ ❹

ہشام کہتے ہیں کہ محمد بن سیرین، شرمگاہ (نکاح وطلاق) کے کسی مسئلہ میں فتوی نہیں دیتے تھے جس میں اختلاف ہو۔''

فوائد:...... اہل علم کی موجودگی میں سائل کو دوسرے عالم کی طرف لوٹا دینا، یا جواب نہ دینا، تو ٹھیک

❶ ''اسناده ضعيف منقطع'' امام عامر شعبی رحمہ اللہ نے ابی بن کعب کو نہیں پایا۔

❷ ''اسناده صحيح'' الفقيه والمتفقه 8/2، الابانة 408/1 حديث 315۔

❸ ''اسناده صحيح'' حلية الاولياء 219/4۔

❹ ''اسناده صحيح'' روایت کرنے میں امام صاحب متفرد ہیں۔

ہے جب پورا علم نہ ہو، ورنہ علم کے ہوتے ہوئے آدمی کتمان علم کا مرتکب ہوتو یہ رویہ باعث عذاب بن جاتا ہے۔

155۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ....

حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ سَأَلْتُ طَاوُسًا عَنْ مَسْأَلَةٍ فَقَالَ لِي كَانَ هٰذَا قُلْتُ: نَعَمْ ۔ قَالَ: اَللّٰهِ؟ قُلْتُ آللّٰهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَصْحَابَنَا أَخْبَرُونَا عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّهُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَعْجَلُوا بِالْبَلَاءِ قَبْلَ نُزُولِهِ فَيَذْهَبَ بِكُمْ هَا هُنَا وَهَا هُنَا فَإِنَّكُمْ إِنْ لَمْ تَعْجَلُوا بِالْبَلَاءِ قَبْلَ نُزُولِهِ لَمْ يَنْفَكَّ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَكُونَ فِيهِمْ مَنْ إِذَا سُئِلَ سُدِّدَ وَإِذَا قَالَ وُفِّقَ۔[1]

صلت بن راشد کہتے ہیں کہ میں نے طاوس رحمہ اللہ سے ایک مسئلہ پوچھا تو انہوں نے مجھے کہا: ''کیا یہ ہو چکا ہے؟'' میں نے کہا: ''جی ہاں۔'' انہوں نے کہا: ''اللہ کی قسم!'' میں نے کہا: ''اللہ کی قسم!'' پھر انہوں نے کہا: ''ہمارے ساتھیوں نے ہمیں بتایا ہے کہ معاذ بن جبل کہتے تھے: ''اے لوگو! بلا کے نازل ہونے سے پہلے جلدی نہ کرو ورنہ وہ تمہیں ادھر ادھر لے جائے گی۔ اگر تم اس کے نازل ہونے سے پہلے جلدی نہ کرو، تو ہمیشہ مسلمانوں میں ایسے لوگ رہیں گے کہ جب ان سے سوال کیا جائے گا تو انہیں درست اور سیدھی راہ دکھائی جائے گی۔ اور جب بات کریں گے تو ان کو (صحیح مسئلہ بتانے) کی توفیق مل جائے گی۔''

156۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ..........

عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ أَدْرَكَهُ رَمَضَانَانِ فَقَالَ أَكَانَ أَوْ لَمْ يَكُنْ قَالَ لَمْ يَكُنْ بَعْدُ فَقَالَ اتْرُكْ بَلِيَّتَهُ حَتّٰى تَنْزِلَ قَالَ فَدَلَّسْنَا لَهُ رَجُلًا فَقَالَ قَدْ كَانَ فَقَالَ يُطْعِمُ عَنِ الْأَوَّلِ مِنْهُمَا ثَلَاثِينَ مِسْكِينًا لِكُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينٌ۔[2]

میمون کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ایک شخص کو دو رمضان گذر گئے (اس نے روزے نہیں رکھے۔) انہوں نے کہا: ''کیا یہ ہو چکا ہے یا ابھی نہیں ہوا؟'' اس نے کہا: ''ابھی نہیں ہوا۔'' ابن عباس نے کہا: ''بلا کے نازل ہونے تک اسے چھوڑ دو۔'' میمون کہتے ہیں: ''پس ہم نے چھپا کر ایک شخص کو ان کے پاس بھیجا اس نے کہا: ''یہ ہو چکا ہے۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ''دونوں میں سے پہلے رمضان کے بدلے وہ تیس مسکینوں کو کھانا کھلائے یعنی ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو۔''

---

[1] ''اسناده صحيح'' الا بانة 396/1 نمبر 293۔

[2] ''اسناده صحيح'' سنن الكبرى، باب المفطر يمكنه ان يصوم 253/4۔ مصنف عبدالرزاق 236/4 حديث: 7628۔

157۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الْعُمَرِيُّ ....

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ كُنْتُ أَجْلِسُ بِمَكَّةَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ يَوْمًا وَإِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَوْمًا فَمَا يَقُولُ ابْنُ عُمَرَ فِيمَا يُسْأَلُ لَا عِلْمَ لِي أَكْثَرُ مِمَّا يُفْتِي بِهِ. ❶

عبید بن جریج کہتے ہیں کہ ایک دن میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس مکہ میں ٹھہرتا تھا اور ایک دن ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پاس۔ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جو کچھ پوچھا جاتا تھا اس کے بارے میں فتویٰ دینے سے زیادہ یہی کہتے تھے: ''میں نہیں جانتا۔''

فوائد:...... ابن عمر رضی اللہ عنہما سنت کے شیدائی تھے ان سے کسی کام کے حکم کے بارے میں دریافت کیا جاتا تو یہ صرف اسی پر اکتفا کرتے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسے کیا تو ویسے ہی کرو کیونکہ یہی کامیابی کا راستہ ہے۔

158۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ..........

عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ تَعَلَّمُوا فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي مَتَى يَخْتَلُّ إِلَيْهِ۔ ❷

ابووائل کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا: ''علم حاصل کرو، کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ کب اس کو ضرورت پیش آجائے۔''

فوائد:...... لہٰذا ادھر اُدھر کی کتابوں اور علوم میں وقت کو ضائع کرنے کی بجائے ترجیحاً اور اوّلیت کی بنیاد پر قرآن وحدیث کا علم حاصل کر لینا چاہیے بعض ابتدائی حتی کہ انتہائی طالب علم بھی یہ سوچ کر وقت ضائع کرتے ہیں کہ ابھی ہمیں علم (قرآن وحدیث) کی ضرورت نہیں مبادیات کا علم حاصل کر لیا جائے گہرائی میں تب اتریں گے جب ضرورت پڑے گی۔ یہ خسارے کا سودا ہے۔ چنانچہ اپنی فہم قرآن وحدیث کو بڑھاتے رہنا چاہیے کیونکہ ضرورت کا کوئی وقت مقرر نہیں۔

[20]......بَابُ الْفُتْيَا وَمَا فِيهِ مِنَ الشِّدَّةِ......فتویٰ اور اس کے متعلق سختی کا بیان

159۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ..........

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَجْرَؤُكُمْ عَلَى الْفُتْيَا

عبید اللہ بن ابوجعفر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے فتویٰ دینے پر زیادہ جرأت کرنے والا،

---

❶ ''اسناده حسن'' الفقيه والمتفقه 172/2۔

❷ ''اسناده صحيح'' جامع بيان العلم وفضله 367/1 حديث: 510۔

أَجْرَؤُكُمْ عَلَى النَّارِ۔❶ وہ ہے جو تم میں سے آگ پر زیادہ جرأت کرنے والا ہے۔''

160۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ أَحْدَثَ رَأْيًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَمْ تَمْضِ بِهِ سُنَّةٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَدْرِ عَلَى مَا هُوَ مِنْهُ إِذَا لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ۔❷

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ''جو شخص کوئی ایسی بات نکالے جو نہ اللہ کی کتاب میں ہو اور نہ رسول اللہ ﷺ کی سنت میں ہو تو جب وہ اللہ عزوجل سے ملاقات کرے گا تو اسے پتہ نہیں ہوگا کہ اس کا دین کیا ہے!!''

فوائد:...... یقیناً جب بدعتی کا اختیار کردہ راستہ نہ حدیث شریف سے ملتا ہو اور نہ ہی قرآنِ مجید سے تو اسے تو اپنے طریق کے متعلق ذلیل و پریشان ہونا ہی پڑے گا۔

161۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو الْمُعَافِرِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أُفْتِيَ بِفُتْيَا مِنْ غَيْرِ ثَبْتٍ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى مَنْ أَفْتَاهُ.))❸

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس کسی کو بغیر دلیل کے فتویٰ دیا اس کا گناہ اسی پر ہوگا جس نے اس کو فتویٰ دیا۔''

فوائد:...... مسائل کے حل کے لیے بوقت ضرورت اہل علم کی طرف رجوع کرنا اسوۂ صحابہ سے ثابت ہے۔ لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر ذمہ دارانہ فتویٰ پر مفتی بھی گنہگار رہو گا۔

162۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ أَفْتَى بِفُتْيَا يُعَمَّى عَلَيْهَا فَإِثْمُهَا عَلَيْهِ۔❹

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ''جو شخص ایسا فتویٰ دے جس کا اسے علم نہیں تو اس کا گناہ اسی پر ہوگا۔''

---

❶ ''اسناده معضل'' كشف الخفاء رقم :113واسنى المطالب رقم :54 ۔ وجامع بيان العلم وفضله 817,817 رقم1525,1527۔

❷ ''اسناده صحيح'' المدخل امام بيهقى،190،الفقيه والمتفقه 183/1، الاحكام782/6۔

❸ ''اسناده حسن'' سنن ابوداود، كتاب العلم ،باب التوقى فى الفتيا، حديث:3657، الادب المفردحديث :259الفقيه والمتفقه 155/2۔

❹ ''اسناده صحيح'' جامع بيان العلم وفضله حديث:1626 1892، الفقيه والمتفقه155/2۔

163۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ....

حَدَّثَنَا مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ كَانَ أَبُوبَكْرٍ إِذَا وَرَدَ عَلَيْهِ الْخَصْمُ نَظَرَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ وَجَدَ فِيهِ مَا يَقْضِي بَيْنَهُمْ قَضَى بِهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي الْكِتَابِ وَعَلِمَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ الْأَمْرِ سُنَّةً قَضَى بِهِ فَإِنْ أَعْيَاهُ خَرَجَ فَسَأَلَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ أَتَانِي كَذَا وَكَذَا فَهَلْ عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي ذَلِكَ بِقَضَاءٍ فَرُبَّمَا اجْتَمَعَ إِلَيْهِ النَّفَرُ كُلُّهُمْ يَذْكُرُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيهِ قَضَاءً فَيَقُولُ أَبُو بَكْرٍ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِينَا مَنْ يَحْفَظُ عَلَى نَبِيِّنَا فَإِنْ أَعْيَاهُ أَنْ يَجِدَ فِيهِ سُنَّةً مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ جَمَعَ رُؤُوسَ النَّاسِ وَخِيَارَهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ فَإِذَا اجْتَمَعَ رَأْيُهُمْ عَلَى أَمْرٍ قَضَى بِهِ۔❶

میمون بن مہران کہتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس جب کوئی جھگڑا لے کر آتا تو وہ اللہ کی کتاب میں دیکھتے، اگر وہ اس میں کچھ پاتے جس سے لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں تو اس کے ساتھ فیصلہ کر دیتے۔اور اگر قرآن مجید سے مسئلہ کا حل نہ ملتا اور اس مسئلہ میں رسول اللہ ﷺ کا طریقہ معلوم ہو جاتا تو اس کے مطابق فیصلہ فرما دیتے۔ اور اگر ان دونوں کے نہ ملنے کی وجہ سے فتوی میں رکاوٹ ہوتی تھی۔تو نکل کر لوگوں سے پوچھتے تھے اور کہتے تھے:''میرے پاس فلاں فلاں مسئلہ آیا ہے۔کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بارے میں کوئی فیصلہ کیا ہو؟ پس بعض اوقات ان کے پاس بہت سے آدمی جمع ہو جاتے تھے اور سبھی اس بارے میں رسول اللہ ﷺ کا کوئی فیصلہ ذکر کرتے۔تو ابوبکرؓ کہتے تھے:''تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جس نے ہم میں ایسے آدمی پیدا کیے جو ہمارے نبی ﷺ کی حدیث یاد رکھتے ہیں اگر آپ ﷺ کی حدیث نہ پانے کی وجہ سے فتویٰ میں رکاوٹ ہوتی تھی تو بڑے لوگوں اور بزرگوں کو جمع کر کے ان سے مشورہ کرتے تھے اور جب کسی بات پر ان کی رائے متفق ہو جاتی تھی۔تو اسی پر فیصلہ کرتے تھے۔

164۔أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى وَعَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ ....

عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ قَالَ كَانَ عَلَى امْرَأَتِي

ابوسہیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری بیوی کے ذمہ مسجد حرام میں

❶ ''اسناده منقطع'' میمون بن مہران نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔السنن الكبرى آداب القاضى،باب ما يقضى به القاضى 114/10۔

اعْتِكَافُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَسَأَلْتُ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَعِنْدَهُ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ قُلْتُ عَلَيْهَا صِيَامٌ؟ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا يَكُونُ اعْتِكَافٌ إِلَّا بِصِيَامٍ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَعَنِ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ لَا قَالَ فَعَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ لَا قَالَ فَعَنْ عُمَرَ قَالَ لَا. قَالَ: فَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ لَا قَالَ عُمَرُ مَا أَرَى عَلَيْهَا صِيَامًا فَخَرَجْتُ فَوَجَدْتُ طَاوُسًا وَعَطَاءَ ابْنَ أَبِي رَبَاحٍ فَسَأَلْتُهُمَا فَقَالَ طَاوُسٌ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَرَى عَلَيْهَا صِيَامًا إِلَّا أَنْ تَجْعَلَهُ عَلَى نَفْسِهَا قَالَ وَقَالَ عَطَاءٌ ذَلِكَ رَأْيِي۔[1]

تین دن (نذر) کا اعتکاف تھا۔ میں نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے پوچھا اور ان کے پاس ابن شہاب تھے۔ میں نے کہا: اس پر روزے بھی ہیں؟" ابن شہاب نے کہا: "روزوں کے بغیر اعتکاف نہیں ہوتا۔" ان سے عمر بن عبدالعزیز نے پوچھا: "کیا یہ نبی ﷺ سے منقول ہے؟" اس نے کہا: نہیں۔ انھوں نے پوچھا: ابوبکرؓ سے منقول ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں! انھوں نے کہا: کیا عمرؓ سے ثابت ہے۔ انھوں نے کہا: نہیں۔" انھوں نے پوچھا: کیا عثمانؓ سے منقول ہے؟ انھوں نے کہا: "نہیں۔" عمر بن عبدالعزیزؒ نے کہا: "میرا خیال ہے اس پر روزے نہیں ہیں۔" میں باہر نکلا اور طاؤس اور عطاء بن ابی رباح کو پایا تو میں نے ان سے پوچھا تو طاؤس نے کہا: "ابن عباسؓ کی رائے تھی کہ اس پر روزے نہیں ہیں مگر یہ کہ وہ خود اپنے ذمہ لے لے۔" ابوسہل کہتے ہیں، عطاء نے کہا: "میری بھی یہی رائے ہے۔"

165۔حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ.........

عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ أَبُو سَلَمَةَ الْبَصْرَةَ أَتَيْتُهُ أَنَا وَالْحَسَنُ فَقَالَ لِلْحَسَنِ أَنْتَ الْحَسَنُ مَا كَانَ أَحَدٌ بِالْبَصْرَةِ أَحَبَّ إِلَيَّ لِقَاءً مِنْكَ وَذَلِكَ أَنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُفْتِي بِرَأْيِكَ فَلَا تُفْتِ بِرَأْيِكَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ سُنَّةٌ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

ابونضرۃ کہتے ہیں کہ ابوسلمہ بصرہ میں آئے تو میں اور حسنؓ ان کے پاس گئے۔ انہوں نے حسن سے کہا: "تم ہی حسن ہو؟" بصرہ والوں میں سے مجھے تم سے زیادہ کسی سے ملنے کی خواہش نہیں تھی۔ اور یہ اس وجہ سے کہ مجھے اس بات کا پتہ چلا ہے کہ تو اپنی رائے سے فتویٰ دیتا ہے۔ پس تم رسول اللہ ﷺ کی سنت یا اللہ کی اُتاری ہوئی کتاب کے علاوہ اپنی رائے سے فتوی بیان نہ کیا کرو۔"

[1] "اسناده صحيح" مصنف ابن ابی شیبة 87/3، معرفة السنن والآثار 395/6،مصنف عبدالرزاق 353/4۔

أَوْ كِتَابٌ مُنْزَلٌ۔ [1]

فوائد:...... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کبار تابعین میں سے ہیں اور یہ عظیم محدث بھی ہیں۔لیکن دلائل یاد نہ ہونے کی وجہ سے یا کسی مسئلے میں شرعی دلیل سے عدم واقفیت کی بنا پر سوال کو لوٹانے کی بجائے اپنی رائے سے جلد فتویٰ دے دینا یہ قابل مذمت ہے جس سے ابوسلمہ روک رہے ہیں۔

166۔ أَخْبَرَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ............

عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ لَقِيَهُ فِي الطَّوَافِ فَقَالَ لَهُ يَا أَبَا الشَّعْثَاءِ إِنَّكَ مِنْ فُقَهَاءِ الْبَصْرَةِ فَلَا تُفْتِ إِلَّا بِقُرْآنٍ نَاطِقٍ أَوْ سُنَّةٍ مَاضِيَةٍ فَإِنَّكَ إِنْ فَعَلْتَ غَيْرَ ذٰلِكَ هَلَكْتَ وَأَهْلَكْتَ ۔ [2]

جابر بن زید کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اسے طواف کے دوران ملے تو انہوں نے اسے کہا: ''اے ابوشعثاء! تو بصرہ کے عالموں سے ہے، تو فیصلہ کرنے قرآن یا نافذ ہونے والی سنت کے ساتھ فتویٰ بیان کر۔ کیونکہ اگر تو اس کے علاوہ کرے گا تو خود بھی ہلاک ہوگا اور لوگوں کو بھی ہلاک کرے گا۔''

167۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ حُرَيْثِ ابْنِ ظُهَيْرٍ............

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ أَتَى عَلَيْنَا زَمَانٌ لَسْنَا نَقْضِي وَلَسْنَا هُنَالِكَ وَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ قَدَّرَ مِنَ الْأَمْرِ أَنْ قَدْ بَلَغْنَا مَا تَرَوْنَ فَمَنْ عَرَضَ لَهُ قَضَاءٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلْيَقْضِ فِيهِ بِمَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ جَاءَهُ مَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَإِنْ جَاءَهُ مَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم پر ایسا زمانہ آیا ہے کہ ہم فیصلہ نہیں کرتے تھے اور نہ ہی اس لائق تھے۔اب اللہ نے ایسے حالات مقرر کردیئے ہیں جو کہ تم دیکھ رہے ہو پس جس کسی کو آج کے بعد کوئی فیصلہ کرنا پڑے تو وہ اللہ عزوجل کی کتاب کے ساتھ فیصلہ کرے اور اگر اس کے پاس ایسا مسئلہ آئے، جو اللہ کی کتاب میں نہ ہو، تو چاہئے کہ وہ اس سے فیصلہ کرے جس سے رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا ہو۔اور اگر اس کے پاس ایسا مسئلہ آئے جو نہ اللہ کی کتاب

---

[1] ''اسنادہ صحیح'' الفقیہ والمتفقہ رقم:1070

[2] ''اسنادہ حسن'' حلیۃ الاولیا 86/3 الفقیہ والمتفقہ 183/1، مفتاح الجنۃ للسیوطی ص:36۔

وَلَمْ يَقْضِ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ الصَّالِحُوْنَ وَلَا يَقُلْ إِنِّي أَخَافُ وَإِنِّي أُرٰى فَإِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَالْحَلَالَ بَيِّنٌ وَبَيْنَ ذٰلِكَ أُمُوْرٌ مُشْتَبِهَةٌ فَدَعْ مَا يَرِيْبُكَ إِلٰى مَا لَا يَرِيْبُكَ۔ ❶

میں ہواور نہ ہی اس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا ہو تو اسے اس کے ساتھ فیصلہ کرنا چاہئے جس کے ساتھ نیک لوگوں نے فیصلہ کیا ہو۔ اور اس طرح نہ کہے کہ میں ڈرتا ہوں اور میری رائے ہے۔ کیونکہ حرام ظاہر ہوگیا ہے اور حلال ظاہر ہوگیا ہے اور اس کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں جو چیز تمہیں شبہ میں ڈالتی ہے، اسے چھوڑ کر اس چیز کو اختیار کرو جو تمہیں شبہ میں نہ ڈالے۔''

فوائد:...... قرآن وسنت سے مسئلہ نہ ملنے کی صورت میں صالحین کے اقوال وآراء کے مطابق جواب دیا جائے گا۔ ہاں صالحین کی آراء واقوال نہ ملتے ہوں تو بندہ اپنے اجتہاد اپنی رائے کے مطابق فیصلہ کرسکتا ہے۔ کیونکہ مطلق آراء کو برا نہیں سمجھا گیا۔ جیسا کہ صالحین کے فیصلے ظاہر ہے ان کی آراء پر مشتمل ہوں گے تو متاخرین بھی ان کی طرح اپنی رائے کا اظہار کرسکتے ہیں۔ ہاں یہ بات قابل مؤخذہ ہے کہ قرآن وسنت کے بعد بندہ سلف کو چھوڑ کر خود فیصلے صادر کرنے لگے لہٰذا اسی کی شناخت بیان کی گئی ہے۔

168۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ............

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيْدَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا سُئِلَ عَنِ الْأَمْرِ فَكَانَ فِي الْقُرْآنِ أَخْبَرَ بِهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي الْقُرْآنِ وَكَانَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَخْبَرَ بِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَعَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ قَالَ فِيهِ بِرَأْيِهِ۔ ❷

عبداللہ بن ابی یزید کہتے ہیں: ''جب ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تھا اگر قرآن میں ہوتا تو بتا دیتے تھے۔ اگر قرآن میں نہ ہوتا اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہوتا تھا تو وہ بتا دیتے اور اگر یہ بھی نہ ہوتا تو ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے تھے۔ اور اگر یہ بھی نہ ہوتا تو اپنی رائے سے کہتے تھے۔''

فوائد:...... اس سے پچھلی حدیث کی تشریح کی تاکید ہوجاتی ہے۔

169۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ............

---

❶ ''اسناده جيد'' سنن النسائی ،آداب القضاة ،باب الحكم باتفاق اهل العلم حديث :5399 امام نسائی رحمہ اللہ اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:''هذا الحديثُ حَدِيثٌ جَيِّدٌ جَيِّدٌ۔

❷ ''اسناده صحيح'' مستدرك حاكم، كتاب العلم باب الناس كانوا لا يكذبون فى عهد النبى حديث:450۔

عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ إِلَيْهِ إِنْ جَاءَ كَ شَيْءٌ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَاقْضِ بِهِ وَلَا تَلْفِتْكَ عَنْهُ الرِّجَالُ فَإِنْ جَاءَ كَ مَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَانْظُرْ سُنَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاقْضِ بِهَا فَإِنْ جَاءَ كَ مَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَمْ يَكُنْ فِيهِ سُنَّةٌ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَانْظُرْ مَا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَخُذْ بِهِ فَإِنْ جَائَكَ مَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَمْ يَكُنْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ فِيهِ أَحَدٌ قَبْلَكَ فَاخْتَرْ أَيَّ الْأَمْرَيْنِ شِئْتَ إِنْ شِئْتَ أَنْ تَجْتَهِدَ بِرَأْيِكَ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَتَقَدَّمْ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأَخَّرَ فَتَأَخَّرْ وَلَا أَرَى التَّأَخُّرَ إِلَّا خَيْرًا لَكَ ۔ ❶

شریح بیان کرتے ہیں ''عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس لکھ کر بھیجا کہ اگر تمہارے پاس کوئی ایسا واقعہ آئے جو قرآن میں ہو تو اسی پر فیصلہ کرو اور لوگوں کی وجہ سے اسے نہ چھوڑو۔ اگر تمہارے پاس ایسا مسئلہ آئے جو اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق فیصلہ کرو۔ اگر تمہارے پاس ایسا مسئلہ آئے جو نہ اللہ کی کتاب میں ہو اور نہ رسول اللہ ﷺ کی سنت میں ہو تو دیکھو جس پر لوگوں نے اتفاق کیا ہو اسے لے لو۔ اور اگر تمہارے پاس ایسا مسئلہ آئے۔ جو نہ اللہ کی کتاب میں ہو، اور نہ رسول اللہ ﷺ کی سنت میں ہو اور نہ ہی اس کے متعلق کسی نے تم سے پہلے کوئی بات کی ہو، تو پھر دو کاموں میں سے جسے چاہو اختیار کر لو۔ اگر چاہو کہ اپنی رائے سے کوشش کر کے آگے بڑھو تو آگے بڑھ جاؤ۔ اور اگر پیچھے رہنا چاہو تو پیچھے رہو۔ اور میرے خیال میں پیچھے رہنا ہی تمہارے لئے بہتر ہوگا۔''

فوائد:...... معلوم ہوا اظہار رائے سے اگر بچنا ممکن ہو تو اسی کو اپنایا جائے گا۔ لیکن افسوس! آج حضرت صاحب کا سارا علم رائے کے اردگرد گھومتا ہے۔

170۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ أَخِي الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ نَاسٍ مِنْ أَهْلِ حِمْصٍ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ............

عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ كَيْفَ تَقْضِي قَالَ أَقْضِي بِكِتَابِ

معاذ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انہیں جب یمن کی طرف بھیجا۔ تو فرمایا: ''اگر تمہیں کوئی مسئلہ پیش آئے تو کیسے فیصلہ کرو گے؟'' معاذ نے کہا: ''میں اللہ کی کتاب سے فیصلہ

❶ ''اسناده جيد'' سنن النسائی، آداب القضاة ،باب الحكم باتفاق اهل العلم حديث :5401،سنن الكبرى كتاب آداب القاضی،باب ما يقضی به القاضی 115/10۔

اللّٰهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ أَجْتَهِدُ رَأْيِي وَلَا آلُوْ قَالَ فَضَرَبَ صَدْرَهُ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لِمَا يُرْضِي رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ [1]

کروں گا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اللہ کی کتاب میں نہ ہوا تو؟'' معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''پھر رسول اللہ ﷺ کی سنت سے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر رسول اللہ ﷺ کی سنت میں نہ ہوا؟'' معاذ نے کہا: ''میں اپنی رائے سے کوشش کروں گا اور کمی نہیں کروں گا۔'' راوی کہتا ہے: ''رسول اللہ ﷺ نے معاذ کے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا: ''اللہ کا شکر ہے، جس نے اپنے بھیجے ہوئے رسول کے ایلچی کو اس بات کی توفیق دی جس سے اس کا رسول خوش ہوا۔''

فوائد:...... مسائل اخذ کرنے میں قرآن وحدیث اساس ہیں۔ اور حجت ہونے میں بھی یہ مساوی ہیں۔ لہٰذا حجت پکڑتے وقت پہلے ان دونوں کو دیکھا جائے گا۔ ان کے بعد اجماع اور پھر قیاس کو دیکھا جائے گا۔ جمہور فقہا مندرجہ بالا حدیث کی بنا پر قرآن وحدیث میں بھی ترتیب کے قائل ہیں جب کہ یہ مسئلہ مرفوعاً ثابت نہیں۔ البتہ موقوفاً صحابہ رضی اللہ عنہم کے اقوال اس پر دال ہیں۔ جیسا کہ آئندہ اثر بھی اس پر شاہد ہے۔ بہر حال حدیث کا قرآن کے لیے ناسخ ہونا جیسا کہ ﴿لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ﴾ کا (سورۃ بقرہ: 180) میں وصیت کے حکم کو منسوخ کر دینا اور قرآن کے عام کو خاص کر دینا۔ مثلاً قرآن میں حرام چیزوں میں گدھے کا ذکر نہیں جبکہ حدیث نے اسے بیان کر دیا۔ ان دلائل سے جہاں سنت کی قوت کا اندازہ ہوتا ہے وہیں ان کے درجے کی برابری کا بھی پتہ لگتا ہے۔ لہٰذا حجت کے اعتبار اور ترتیب کے لحاظ سے یہ ایک درجے میں ہوں گے۔

171۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ..........

عَنْ حُرَيْثِ بْنِ ظُهَيْرٍ قَالَ أَحْسَبُهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ قَدْ أَتَى عَلَيْنَا زَمَانٌ وَمَا نُسْأَلُ وَمَا نَحْنُ هُنَاكَ وَإِنَّ اللّٰهَ قَدَّرَ أَنْ بَلَغْتُ مَا تَرَوْنَ فَإِذَا سُئِلْتُمْ عَنْ

حریث بن ظہیر کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود نے کہا: ہم پر ایسا وقت آیا کہ نہ ہم سے پوچھا جاتا تھا اور نہ ہم اس لائق تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے مقدر کر دیا ہے کہ ہم یہاں تک پہنچ گئے ہیں تو جب تم سے کوئی بات

[1] ''اسناده ضعيف منقطع'' سنن ابی داود كتاب القضاء باب اجتهاد الرائ فی القضاء حديث 3592، جامع الترمذی، كتاب الاحكام، باب ماجاء فی القاضی كيف يقضی حديث: 1238، مصنف ابن ابی شيبة 117/10 حديث: 9149۔

شَيْءٍ فَانْظُرُوا فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَفِي سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوهُ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ فَمَا أَجْمَعَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيمَا أَجْمَعَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ فَاجْتَهِدْ رَأْيَكَ وَلَا تَقُلْ إِنِّي أَخَافُ وَأَخْشَى فَإِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَالْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَ ذٰلِكَ أُمُورٌ مُشْتَبِهَةٌ فَدَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ۔ ❶

پوچھی جائے تو وہ قرآن میں دیکھو اگر قرآن میں نہ ہو تو رسول ﷺ اللہ کی سنت میں دیکھو، اگر رسول اللہ ﷺ کی سنت میں بھی نہ پاؤ، تو پھر جس پر تمام مسلمانوں نے اتفاق کیا ہو۔ اگر اس پر تمام مسلمانوں نے اتفاق نہ کیا ہو تو اپنی رائے سے کوشش کرو۔ اور ایسے نہ کہو کہ میں ڈرتا ہوں اور میں خوف کھاتا ہوں۔ کیونکہ حلال واضح ہو گیا اور حرام بھی واضح ہو گیا اور ان کے درمیان کچھ مشتبہ کام ہیں۔ پس شبہ والے کاموں کو چھوڑ کر اس کو اپناؤ جس میں شبہ نہ ہو۔''

172۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَهُ. ❷

عبدالرحمٰن بن یزید بھی عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

173۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ..........

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِنَحْوِهِ. ❸

قاسم بن عبدالرحمٰن کے والد بھی عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

174۔ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ....

حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ سَتُحْدِثُونَ وَيُحْدَثُ لَكُمْ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مُحْدَثَةً فَعَلَيْكُمْ بِالْأَمْرِ الْأَوَّلِ قَالَ حَفْصٌ كُنْتُ أُسْنِدُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثُمَّ

اعمش کہتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''لوگو! عنقریب تم نئی باتیں نکالو گے اور تمہارے لئے نئی باتیں نکالی جائیں گی، جب تم کوئی بات نئی دیکھو تو پہلی بات (حدیث) کو اختیار کرو۔'' حفص کہتے ہیں: ''میں یوں سند بیان کیا کرتا تھا۔ عن حبیب عن ابی عبدالرحمن پھر مجھے شک ہو گیا۔''

---

❶ ''اسناده جيد'' الفقيه والمتفقه (201/1)۔

❷ ''اسناده صحيح'' ❸ ''اسناده صحيح''

دَخَلَنِی مِنْهُ شَكٌّ ۔ ❶

175۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ..........

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِابْنِ مَسْعُودٍ أَلَمْ أُنَبَّأْ أَوْ أُنْبِئْتُ أَنَّكَ تُفْتِي وَلَسْتَ بِأَمِيرٍ وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلَّى قَارَّهَا ۔ ❷

ابن عون محمد سے بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: ''ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تم فتوے دیتے ہو، حالانکہ تم امیر نہیں ہو۔ جو شخص فتوی کے نفع کا مالک ہو اسی کو اس کے نقصان کا مالک کر دو۔''

فوائد:...... مفتی کے لیے امیر ہونا ضروری نہیں ۔حدیث اپنے ضعف کی بنا پر حجت نہیں ۔

[21] ...... باب يُفْتِي النَّاسَ فِي كُلِّ مَا يُسْتَفْتَى

لوگوں کو ہر قسم کے مسائل میں فتویٰ دینے کا بیان

176۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ ....

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ الَّذِي يُفْتِي النَّاسَ فِي كُلِّ مَا يُسْتَفْتَى لَمَجْنُونٌ. ❸

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو لوگوں کو ہر مسئلہ میں فتویٰ دے وہ دیوانہ ہے۔

فوائد:...... کسی بندے کا سبھی علوم سے واقف ہونا ممکن نہیں ۔ لہٰذا کوئی بندہ ہر کسی کو رطب و یابس سبھی کچھ بتاتا جائے تو یہ اس کی دیوانگی کی علامت ہے۔

177۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ ....

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ إِنَّمَا يُفْتِي النَّاسَ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ إِمَامٌ أَوْ وَالٍ وَرَجُلٌ يَعْلَمُ نَاسِخَ الْقُرْآنِ مِنَ الْمَنْسُوخِ قَالُوا يَا حُذَيْفَةُ وَمَنْ ذَاكَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَوْ أَحْمَقُ مُتَكَلِّفٌ. ❹

حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں لوگوں میں سے تین آدمی فتویٰ دے سکتے ہیں۔ پیشوا، یا والی اور وہ آدمی جو قرآن کی ناسخ، منسوخ آیات کو جانتا ہے۔انہوں نے کہا: ''ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ! وہ کون ہے؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یا تکلف کرنے والا بے وقوف۔''

---

❶ ''اسناده منقطع'' امام محمد بن مہران الاعمش الکوفی نے ابن مسعود سے نہیں سنا، کتاب السنة رقم:80 الابانة 330, 329/1۔

❷ ''اسناده ضعیف'' نیز محمد بن سیرین نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ جامع بیان العلم وفضله رقم:2064۔

❸ ''اسناده صحیح'' الفقیه والمتفقه رقم:1194۔ الابانة 418/1 رقم:326۔

❹ ''اسناده ضعیف منقطع'' امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا، جامع بیان العلم رقم: 2214 الفقیه المتفقه 156/2۔

فوائد:...... مفتی کے لیے ناسخ ومنسوخ کا معلوم ہونا ضروری ہے، کیونکہ ہوسکتا ہے اس علم سے ناواقف مفتی کسی آیت یا حدیث کی بنا پر فتویٰ دے رہا ہو حالانکہ وہ منسوخ ہو چکی ہو۔

178۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ ....

عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ إِنَّمَا يُفْتِي النَّاسَ أَحَدُ ثَلَاثَةٍ رَجُلٌ عَلِمَ نَاسِخَ الْقُرْآنِ مِنْ مَنْسُوخِهِ قَالُوْا وَمَنْ ذَاكَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ وَأَمِيرٌ لَا يَجِدُ بُدًّا أَوْ أَحْمَقُ مُتَكَلِّفٌ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدٌ فَلَسْتُ بِوَاحِدٍ مِنْ هٰذَيْنِ وَأَرْجُو أَنْ لَا أَكُونَ الثَّالِثَ. ❶

ابوعبیدہ بن حذیفہ کہتے ہیں کہ حذیفہ نے کہا: ''صرف تین آدمیوں میں سے کوئی ایک لوگوں کو فتویٰ دے سکتا ہے۔ ایک وہ آدمی جو قرآن کی ناسخ ومنسوخ آیات کو جانتا ہو۔'' انہوں نے کہا: ''وہ کون ہے؟'' حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب، اور ایسا امیر جسے (فتویٰ کے بغیر) کوئی چارہ نہ ہو۔ یا تکلف کرنے والا بے وقوف۔'' پھر محمد نے کہا: ''میں ان (پہلے) دونوں میں ایک بھی نہیں ہوں اور میں امید رکھتا ہوں کہ میں تیسرا بھی نہیں ہوں گا۔''

فوائد:...... معلوم ہوا بلا وجہ فتویٰ بازی سے پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ دو قسم کے بندے تو فتویٰ دینے کے اہل ہیں جب کہ تیسرا عدم علم کی بنا پر حدیث ''فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا'' (گمراہ ہوا اور گمراہ کیا) کی وعید کا مرتکب ہوسکتا ہے۔

179۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ ....

عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ مَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ عِلْمًا فَلْيَقُلْ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ لِمَا لَا يَعْلَمُ: اَللّٰهُ أَعْلَمُ، فَإِنَّ الْعَالِمَ إِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ قَالَ اللّٰهُ أَعْلَمُ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهِ ﴿قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ﴾ (ص ٨٦) ❷

مسروق بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جو علم جانتا ہے اسے بتا دینا چاہیے۔ اور جو نہ جانتا ہو وہ اس کے متعلق کہہ دے کہ ''اللہ ہی جانتا ہے۔'' اور انھوں نے کہا: ''عالم سے جب اس چیز کے متعلق سوال کیا جائے جو وہ نہیں جانتا تو وہ کہے: اللہ عزوجل ہی جانتا ہے۔'' اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: ''کہہ دیجئے میں تم سے دین کی تبلیغ پر کوئی اجر نہیں مانگتا اور نہ ہی میں تکلف کرنے والوں سے ہوں۔'' (ص: ٨٦)

---

❶ ''اسناده جيد'' ناسخ القرآن ومنسوخه ص: 134۔

❷ ''اسناده صحيح'' مسند الموصلي رقم: 5145، صحيح ابن حبان رقم: 4764، مسند الحميدي رقم: 116۔

180۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ....

عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ أَنَّ أَبَا مُوسَى قَالَ فِي خُطْبَتِهِ مَنْ عَلِمَ عِلْمًا فَلْيُعَلِّمْهُ النَّاسَ وَإِيَّاهُ أَنْ يَقُولَ مَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ فَيَمْرُقَ مِنَ الدِّينِ وَيَكُونَ مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ۔ ❶

ابومہلب بیان کرتے ہیں کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبہ میں فرمایا: ''جو شخص علم جانتا ہو اسے چاہیے کہ لوگوں کو سکھلا دے اور جس چیز کو وہ نہیں جانتا اس سے بچے! اور نہ وہ دین سے نکل کر تکلف کرنے والوں میں سے ہو جائے گا۔''

181۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ....

عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ وَزَاذَانَ قَالَا قَالَ عَلِيٌّ وَا بَرْدَهَا عَلَى الْكَبِدِ إِذَا سُئِلْتُ عَمَّا لَا أَعْلَمُ أَنْ أَقُولَ اللّٰهُ أَعْلَمُ۔ ❷

ابو بختری اور زاذان دونوں کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''کلیجے کو ٹھنڈا کرنے والی کیا ہی چیز ہے کہ جب مجھ سے کسی ایسی چیز کے متعلق سوال کیا جائے جس کا مجھے علم نہ ہو، تو میں کہوں کہ اللہ ہی جانتا ہے۔''

فوائد:...... بعض اشخاص اس قدر جاہل ہوتے ہیں کہ انہیں یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ وہ اس مسئلے سے ناواقف ہیں۔ حالانکہ لاعلمی کا اعتراف کرنا آدھے علم کے مترادف ہوتا ہے۔ لہٰذا ایسے مواقع پر (اللہ اعلم) کہہ کر حقیقی علمیت کا ثبوت دینا چاہیے۔

182۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ....

عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَا بَرْدَهَا عَلَى الْكَبِدِ أَنْ تَقُولَ لِمَا لَا تَعْلَمُ اللّٰهُ أَعْلَمُ۔

بختری بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''سب سے زیادہ کلیجہ کو ٹھنڈا کرنے والی یہ بات ہے کہ جب تو کوئی بات نہ جانتا ہو تو کہہ دے کہ ''اللہ ہی جانتا ہے۔''

183۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا عُمَيْرُ بْنُ عَرْفَجَةَ حَدَّثَنَا رَزِينٌ أَبُو النُّعْمَانِ..........

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ إِذَا سُئِلْتُمْ عَمَّا لَا تَعْلَمُونَ فَاهْرُبُوا قَالُوا وَكَيْفَ الْهَرَبُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ

ابونعمان کہتے ہیں علی رضی اللہ عنہ بن ابوطالب نے فرمایا: ''جب تم سے ایسی چیز کے متعلق پوچھا جائے جس کا تمہیں علم نہ ہو، تم بھاگ جاؤ۔'' کسی نے کہا: ''اے امیر المؤمنین! کیسے بھاگا

---

❶ ''اسناده منقطع'' ابورجاء نے ابومہلب سے نہیں سنا نیز اسکو نقل کرنے میں امام دارمی متفرد ہیں۔

❷ ''اسناده ضعيف'' كتاب المرسيل ص:76۔الفقيه والمتفقه 171/2، نیز روایت کا متن اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔

تَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ أَعْلَمُ۔ ❶

جائے؟'' علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ''تم یوں کہو کہ اللہ ہی جانتا ہے۔''

184۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ .... عَنْ عَزْرَةَ التَّمِيْمِيِّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَا بَرْدَهَا عَلَى الْكَبِدِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالُوا وَمَا ذٰلِكَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ أَنْ يُسْأَلَ الرَّجُلُ عَمَّا لَا يَعْلَمُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ أَعْلَمُ. ❶

عزرہ تمیمی کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''کیا ہی کلیجے کو ٹھنڈا کرنے والی بات ہے۔ تین بار یہ فرمایا۔'' لوگوں نے کہا: ''اے امیر المؤمنین! وہ کیا ہے؟'' علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''آدمی سے جب کسی ایسی چیز کے متعلق سوال کیا جس کو وہ نہیں جانتا تو وہ کہے: اللہ ہی جانتا ہے۔''

185۔ أَخْبَرَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِى الْمَغْرَاءِ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ .... عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَقَالَ لَا عِلْمَ لِي بِهَا فَلَمَّا أَدْبَرَ الرَّجُلُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ نِعْمَ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ فَقَالَ لَا عِلْمَ لِيْ بِهٖ. ❷

عروۃ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کسی آدمی نے کوئی مسئلہ پوچھا، انہوں نے کہا: ''مجھے اس کا علم نہیں۔'' جب وہ آدمی چلا گیا تو ابن عمر رضی اللہ عنہما کہنے لگے: ''ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کتنی اچھی بات کی ہے! جس کے متعلق وہ نہیں جانتا تھا اس کے متعلق سوال کیا گیا تو اس نے کہا: ''مجھے اس کا علم نہیں۔''

186۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ .... عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ ((لَا أَدْرِىْ)) نِصْفُ الْعِلْمِ. ❸

شعبی کہتے ہیں ''میں نہیں جانتا'' کہنا نصف علم ہے۔

فوائد:...... واقعی اپنی جہالت سے واقف ہونا نصف علم ہے۔ جو اپنی جہالت سے آگاہ نہیں ہوتے وہی دین کی تباہی کا اور امت کی گمراہی کا باعث بنتے ہیں۔

---

❶ ''اسنادہ ضعیف'' رزین ابونعمان مجہول ہے، نیز امام دارمی اس اثر کو نقل کرنے میں متفرد ہیں۔

❷ ''اسنادہ ؟ المدخل رقم: 794، جامع بیان العلم وفضلہ 1569۔

❸ ''اسنادہ صحیح'' الفقیہ والمتفقہ 172/2، جامع بیان العلم وفضلہ 1563۔

❹ ''اسنادہ صحیح'' الفقیہ والمتفقہ 173/2۔

187۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الْعُمَرِيُّ ....

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عُمَرَ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَا عِلْمَ لِي ثُمَّ الْتَفَتَ بَعْدَ أَنْ قَفَّا الرَّجُلُ فَقَالَ نِعْمَ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ فَقَالَ لَا عِلْمَ لِي يَعْنِي ابْنُ عُمَرَ نَفْسَهُ. ❶

نافع کہتے ہیں کہ ایک آدمی ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آ کر کسی چیز کے متعلق پوچھنے لگا۔ انہوں نے کہا: ''مجھے علم نہیں۔'' پھر جب وہ آدمی چلا تو خود لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا: ''ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کتنی اچھی بات کہی ہے کہ جب اس سے کوئی مسئلہ پوچھا گیا جسے وہ نہیں جانتا تھا تو اس نے کہا: ''مجھے علم نہیں۔'' یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہما نے خود کلامی کی۔

188۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ....

عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ كَانَ عَامِرٌ إِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ يَقُولُ لَا أَدْرِي فَإِنْ رَدُّوا عَلَيْهِ قَالَ إِنْ شِئْتَ كُنْتُ حَلَفْتُ لَكَ بِاللّٰهِ إِنْ كَانَ لِي بِهِ عِلْمٌ. ❷

مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عامر رضی اللہ عنہ سے جب کسی چیز کے متعلق سوال کیا جاتا تو وہ کہتے: ''میں نہیں جانتا'' اگر لوگ اس سے دوبارہ کہتے، تو عامر کہتے: ''اگر مجھے اس کا علم ہو تو میں تمہارے لئے اللہ کی قسم اٹھا سکتا ہوں اگر تم چاہو تو۔''

189۔ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَفْصٍ عَنْ أَشْعَثَ ....

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ مَا أُبَالِي سُئِلْتُ عَمَّا أَعْلَمُ أَوْ مَا لَا أَعْلَمُ لِأَنِّي إِذَا سُئِلْتُ عَمَّا أَعْلَمُ قُلْتُ مَا أَعْلَمُ وَإِذَا سُئِلْتُ عَمَّا لَا أَعْلَمُ قُلْتُ لَا أَعْلَمُ ۔❸

ابن سیرین کہتے ہیں کہ ''مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ مجھ سے کوئی مسئلہ پوچھا جائے، جسے میں جانتا ہوں، یا نہ جانتا ہوں کیونکہ جب مجھ سے پوچھا جائے جو میں جانتا ہوں تو جتنا میں جانتا ہوتا ہوں بتا دیتا ہوں، اور جب مجھ سے کوئی ایسا مسئلہ پوچھا جائے جو میں نہ جانتا ہوں تو میں کہتا ہوں۔ میں نہیں جانتا۔''

فوائد:...... حقیقی اہل علم کی یہ شان ہے کہ جب ان سے ایسے مسائل کے بارہ پوچھا جائے جن کا انہیں علم نہ ہو تو لاعلمی کا اظہار کر دیتے ہیں اور ایسے مواقع کی انہیں کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ جب کہ جاہلوں کے لیے یہ عزت نفس کا مسئلہ ہوتا ہے اگرچہ اس کے بدلے جہنم ہی کیوں نہ خریدنی پڑے۔

190۔ أَخْبَرَنَا هَارُونُ عَنْ حَفْصٍ ....

---

❶ ''اسناده حسن'' الفقيه والمتفقه 172/2۔ ❷ ''اسناده ضعيف'' الفقيه والمتفقه 174/2۔

❸ ''اسناده صحيح'' امام دارمی رحمہ اللہ اس کو روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ مَا سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ قَطُّ حَلَالٌ وَلَا حَرَامٌ إِنَّمَا كَانَ يَقُولُ كَانُوا يَكْرَهُونَ وَكَانُوا يَسْتَحِبُّونَ. ❶

اعمش کہتے ہیں: ''میں نے ابراہیم سے کبھی حلال اور حرام کا لفظ نہیں سنا، وہ صرف یہی کہتے تھے کہ لوگ برا سمجھتے تھے۔ اور وہ پسند کرتے تھے۔''

فوائد:...... یہ کمال احتیاط کا ایک نمونہ ہے کہ کہیں حلال کے متعلق حرام، یا حرام کے متعلق حلال لفظ نکلنے سے عاقبت نہ برباد ہو جائے۔

[22]......بَاب تَغَيُّرِ الزَّمَانِ وَمَا يَحْدُثُ فِيهِ
حالات کے بدلنے اور نئی باتیں پیدا ہونے کا بیان

191- أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ....

عَنْ شَقِيقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا لَبِسَتْكُمْ فِتْنَةٌ يَهْرَمُ فِيهَا الْكَبِيرُ وَيَرْبُو فِيهَا الصَّغِيرُ وَيَتَّخِذُهَا النَّاسُ سُنَّةً فَإِذَا غُيِّرَتْ قَالُوا غُيِّرَتْ السُّنَّةُ. قَالُوا: وَمَتَى ذٰلِكَ يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ إِذَا كَثُرَتْ قُرَّاؤُكُمْ وَقَلَّتْ فُقَهَاؤُكُمْ وَكَثُرَتْ أُمَرَاؤُكُمْ وَقَلَّتْ أُمَنَاؤُكُمْ وَالْتُمِسَتِ الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْآخِرَةِ. ❷

شقیق کہتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں ایسا فتنہ پیدا ہوگا جس میں بڑے بوڑھے ہو جائیں گے اور بچے بڑے ہو جائیں گے اور فتنے کو لوگ سنت بنالیں گے؟ جب وہ بدلا جائے گا لوگ کہیں گے سنت بدل دی گئی۔'' لوگوں نے کہا: ''اے عبدالرحمٰن! ایسا کب ہوگا؟'' انہوں نے کہا: ''جب پڑھنے والے زیادہ ہوں گے اور سمجھنے والے کم ہوں گے۔ اور تمہارے امراء زیادہ ہوں گے، تمہارے امین کم ہوں گے اور دین کے کام سے دنیا تلاش کی جائے گی۔''

فوائد:...... آج بدعات اور اپنی خواہشات کا نام سنتیں رکھ دیا گیا ہے۔ چنانچہ ایسے لوگ خود کو اہل السنۃ والجماعۃ کہتے ہیں۔ نیز آج مدارس سے فارغ ہونے والے علما کی سند حاصل کرنے والے تو بہت زیادہ ہیں۔ لیکن دین کی حقیقی سمجھ و بوجھ رکھنے والے دین کو آخرت کے لیے پڑھنے والے انتہائی کم رہ گئے ہیں۔ اور

---

❶ ''اسناده صحيح'' امام دارمی رحمہ اللہ متفرد ہیں۔

❷ ''اسناده صحيح'' مستدرك حاكم، كتاب الفتن والملاحم، باب ذكر فتنة يهرم فيها الكبير، رقم 8617، مصنف ابن ابی شيبة 24/15 رقم 19003۔

سیاستدان تو ہر طرف نظر آتے ہیں جب کہ امین کوئی نظر نہیں آتا۔ اور دوسری طرف دین کا کام کرنے سے پہلے ذاتی مفادات، وظیفہ وتنخواہ اور دیگر مراعات کو طے کیا جاتا اور ترجیحاً مدنظر رکھا جاتا ہے۔ اعاذنا الله منهم۔

192۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ....

عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا لَبِسَتْكُمْ فِتْنَةٌ يَهْرَمُ فِيهَا الْكَبِيرُ وَيَرْبُو فِيهَا الصَّغِيرُ إِذَا تُرِكَ مِنْهَا شَيْءٌ قِيلَ تُرِكَتِ السُّنَّةُ قَالُوا وَمَتَى ذَاكَ قَالَ إِذَا ذَهَبَتْ عُلَمَاؤُكُمْ وَكَثُرَتْ جُهَلَاؤُكُمْ وَكَثُرَتْ قُرَّاؤُكُمْ وَقَلَّتْ فُقَهَاؤُكُمْ وَكَثُرَتْ أُمَرَاؤُكُمْ وَقَلَّتْ أُمَنَاؤُكُمْ وَالْتُمِسَتِ الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْآخِرَةِ وَتُفُقِّهَ لِغَيْرِ الدِّينِ. ❶

علقمہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں ایسا فتنہ پیدا ہوگا جس میں بڑے بوڑھے ہو جائیں گے اور بچے بڑے ہو جائیں گے؟ جب فتنہ کی کوئی چیز چھوڑ دی جائے گی تو لوگ کہیں گے سنت چھوڑ دی گئی؟'' لوگوں نے کہا: ''ایسا کب ہوگا؟'' عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''جب تمہارے علماء جاتے رہیں گے اور جاہل زیادہ ہو جائیں گے۔ اور تمہارے پڑھنے والے زیادہ ہوں گے اور سمجھ دار کم ہوں گے، اور حاکم زیادہ ہوں گے اور دیانتدار کم ہوں گے۔ اور دین کے کاموں سے دنیا تلاش کی جائے گی۔ اور دین کے علاوہ (دنیا کے لئے) علم حاصل کیا جائے گا۔''

فوائد:...... آج ہر طرف پھیلے ہوئے تعلیمی اداروں میں دین کے علاوہ دنیا کے لیے علم حاصل کرنے کا رواج عام ہے حتی کہ دین کے لیے قائم مدارس میں پڑھنے والے بھی زیادہ تر حصولِ دنیا ہی کو مدنظر رکھے ہوئے ہیں۔ اسی طرح ایم اے عربی یا اسلامیات کرنے والوں کے مدنظر بھی لیکچرار شپ اور دنیاوی آسودگی و آسائش ہی ہوتی ہے۔ الا ماشاء اللہ...... العیاذ بالله

193۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ ....

حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ أُنْبِئْتُ أَنَّهُ كَانَ يُقَالُ وَيْلٌ لِلْمُتَفَقِّهِينَ لِغَيْرِ الْعِبَادَةِ وَالْمُسْتَحِلِّينَ لِلْحُرُمَاتِ بِالشُّبُهَاتِ. ❷

اوزاعی کہتے ہیں: ''کہ مجھے خبر دی گئی کہ عبادت سے خالی علماء پر افسوس کیا جاتا تھا۔ اور شبہات کے ساتھ حرام چیزوں کو حلال کرنے والوں پر افسوس کیا جاتا تھا۔''

194۔ أَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ سُهَيْلٍ مَوْلَى يَحْيَى بْنِ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ

---

❶ اسناده ضعيف والحديث صحيح'' كتاب البدع، ابن وجاح ص: 89۔

❷ ''اسناده ضعيف'' اقتضاء العلم العمل خطيب بغدادى ص: 78 رقم: 119، شعب الايمان رقم: 1925 : 1924۔

الشَّعْبِيِّ ....

عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضي الله عنه :لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ عَامٌ إِلَّا وَهُوَ شَرٌّ مِنَ الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ أَمَا إِنِّي لَسْتُ أَعْنِي عَامًا أَخْصَبَ مِنْ عَامٍ وَلَا أَمِيرًا خَيْرًا مِنْ أَمِيرٍ وَلٰكِنْ عُلَمَاؤُكُمْ وَخِيَارُكُمْ وَفُقَهَاؤُكُمْ يَذْهَبُونَ ثُمَّ لَا تَجِدُونَ مِنْهُمْ خَلَفًا وَيَجِيءُ قَوْمٌ يَقِيسُونَ الْأُمُورَ بِرَأْيِهِمْ ۔[1]

مسروق کہتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''جو زمانہ آئے گا وہ پہلے سے برا ہی ہوگا۔ خبردار! میری یہ مراد نہیں ہے کہ ایک سال دوسرے سال سے زیادہ سرسبز وشاداب ہوگا نہ امیر، امیر سے بہتر ہوگا۔ بلکہ تمہارے علماء اور فقہاء اور صلحاء جاتے رہیں گے۔ پھر ان کا نائب تم کسی کو نہ پاؤ گے پھر ایک قوم آئے گی جو دینی معاملات میں اپنی قیاس آرائیاں کریں گی۔''

195۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ دَاوُدَ بْنَ أَبِي هِنْدٍ ....

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَاسَ إِبْلِيسُ وَمَا عُبِدَتِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ إِلَّا بِالْمَقَايِيسِ ۔[2]

ابن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ''سب سے پہلے ابلیس نے قیاس کیا تھا اور سورج اور چاند کی پوجا قیاس ہی کی بنا پر کی گئی۔''

فوائد:...... سب سے پہلا قیاس کرنے والا شیطان تھا۔ قیاس کہتے ہیں دو چیزوں میں ایک علت ہو تو دوسری کو پہلی اصل چیز کے ساتھ ملا دینا۔ چنانچہ شیطان نے کہا کہ میں آگ سے پیدا ہوا ہوں۔ جبکہ آدم مٹی سے۔ تو آگ مٹی سے صفائی وغیرہ میں اعلیٰ ہے تو اعلیٰ چیز ہی حاکم ومعبود ہوتی ہے۔ لہٰذا اعلیٰ، ادنیٰ کے آگے نہیں جھک سکتا۔ سو اس شیطانی فعل قیاس کا پہلا فاعل شیطان تھا۔

196۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ ....

عَنْ مَطَرٍ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ قَالَ

مطر کہتے ہیں کہ حسن رحمہ اللہ نے یہ آیت پڑھی: ''تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اسے کیچڑ سے پیدا کیا۔'' (الاعراف:١٢)

---

[1] ''اسناده ضعيف '' الفقيه والمتفقه 182/1،جامع بيان العلم وفضله رقم 2007۔

[2] ''اسناده جيد'' جامع بيان العلم ، رقم 1675، تفسير طبرى 131/8،الاحكام ابن حزم 1381، الفقيه والمتفقه، رقم: 506۔

قَاسَ إِبْلِيسُ وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ قَاسَ۔❶ اور ابلیس نے قیاس کیا تھا اور وہی پہلا قیاس کرنے والا تھا۔“

197۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ....

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي أَخَافُ أَوْ أَخْشَى أَنْ أَقِيسَ فَتَزِلَّ قَدَمِي. ❷ شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مسروق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ”میں قیاس کرنے سے خوف کھاتا ہوں اور ڈرتا ہوں کہ میرا قدم نہ پھسل جائے۔“

198۔ أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ....

عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ وَاللّٰهِ لَئِنْ أَخَذْتُمْ بِالْمَقَايِيسِ لَتُحَرِّمُنَّ الْحَلَالَ وَلَتُحِلُّنَّ الْحَرَامَ. ❸ اسماعیل کہتے ہیں کہ شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ”اللہ کی قسم! اگر تم قیاس کو اختیار کرو گے تو تم حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرنے لگو گے۔“

فوائد:...... جمہور فقہاء کی ترتیب کے مطابق قیاس دینی ماخذ میں سے اگرچہ چوتھے نمبر پر آتا ہے۔ لیکن قرآن وسنت اور اجماع کے مقابلے میں یہ انتہائی حساس ہے۔ کہ ذرا سی اندازے کی غلطی دینی حکم کی تبدیلی کی صورت میں نمودار ہوتی ہے۔ لہٰذا اس میدان کو متبحر علماء کے لیے رہنے دینا چاہیے۔

199۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ....

عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ عَامِرٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَا أَبْغَضَ إِلَيَّ أَرَأَيْتَ أَرَأَيْتَ يَسْأَلُ الرَّجُلُ صَاحِبَهُ فَيَقُولُ أَرَأَيْتَ وَكَانَ لَا يُقَايِسُ۔❹ اسماعیل کہتے ہیں کہ عامر کہتے تھے: یہ کہنا مجھے سب سے زیادہ ناپسند ہے کہ ”تیری کیا رائے ہے؟“ آدمی اپنے ساتھی سے سوال کرتا ہے تو کہتا ہے ”تیری کیا رائے ہے؟“ اور عامر قیاس کیا نہیں کرتے تھے۔

200۔ أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ....

عَنِ الزِّبْرِقَانِ قَالَ نَهَانِي أَبُو وَائِلٍ أَنْ أُجَالِسَ أَصْحَابَ ((أَرَأَيْتَ۔)) ❺ زبرقان بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابووائل نے ”تیری کیا رائے ہے“ کے قائل لوگوں کے پاس بیٹھنے سے منع کیا (یعنی اہل رائے سے اجتناب کی وصیت کی)۔

---

❶ ”اسناده ضعيف“ جامع بيان العلم وفضله، رقم، 1674 تفسير طبرى 131/8۔

❷ ”اسناده صحيح“ الفقيه والمتفقه رقم:489 جامع بيان العلم وفضله رقم:1679۔

❸ ”اسناده صحيح“ الفقيه والمتفقه 183/1۔

❹ ”اثر صحيح“ الا بانة 517/2، رقم:605، جامع بيان العلم، رقم:2095۔

❺ ”اسناده صحيح“ الابانة 451/2، رقم:416 جامع بيان العلم:2094۔

201۔ أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ....

عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَوْ أَنَّ هٰؤُلَاءِ كَانُوا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ لَنَزَلَتْ عَامَّةُ الْقُرْآنِ يَسْأَلُونَكَ يَسْأَلُونَكَ. ❶

اسماعیل کہتے ہیں کہ شعبی رحمہ اللہ نے کہا: ''اگر یہ (اہل رائے) لوگ نبی ﷺ کے زمانہ میں ہوتے تو سارا قرآن اسی طرح نازل ہوتا کہ ''لوگ تم سے پوچھتے ہیں...... لوگ تم سے سوال کرتے ہیں......''

فوائد:...... قرآن میں ﴿يسألونك﴾ کا لفظ 15 مرتبہ آتا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبوت کی 23 سالہ زندگی میں آپ ﷺ سے تقریباً 15 سوال ایسے ہوئے جن کا جواب قرآن میں دینا پڑا۔ ویسے اگر کوئی حکم واضح نہ ہوتا تو بھی آپ ﷺ سے دریافت کیا جاتا تھا۔ لیکن شریعت کے نامکمل ہونے کے دور میں بھی صحابہ رضی اللہ عنہم نے ((سمعنا و اطعنا)) کو ہی زندگی کا اوڑھنا و بچھونا بنائے رکھا۔ دین کے متعلق نئے نئے پیدا ہونے والے سوالات بہت کم تھے۔ اصل میں سوالوں کی کثرت یہ بے عمل لوگوں کی نشانی ہوتی ہے جیسا کہ بنی اسرائیل کے لوگ کرتے تھے۔

202۔ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبَانَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ طَلْحَةَ عَنْ مَيْمُونٍ ....

أَبِي حَمْزَةَ قَالَ قَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ يَا أَبَا حَمْزَةَ وَاللّٰهِ لَقَدْ تَكَلَّمْتُ وَلَوْ وَجَدْتُ بُدًّا مَا تَكَلَّمْتُ وَإِنَّ زَمَانًا أَكُونُ فِيهِ فَقِيهَ أَهْلِ الْكُوفَةِ زَمَانُ سُوْءٍ۔ ❷

ابوحمزہ کہتے ہیں کہ مجھے ابراہیم رحمہ اللہ نے کہا: ''اے ابوحمزہ! اللہ کی قسم میں نے کلام کیا (یعنی رائے کو اختیار کیا) اگر میں خلاصی پاتا تو کبھی کلام نہ کرتا۔ اور وہ زمانہ جس میں میں کوفہ والوں کا عالم ہوا کرتا تھا وہ (میرا) برا زمانہ ہے۔''

203۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ لَيْثٍ ....

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ إِيَّاكَ وَالْمُكَايَلَةَ يَعْنِي فِي الْكَلَامِ۔ ❸

مجاہد کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''بدلہ دینے (مجادلہ) سے بچو یعنی باتوں کا جواب دینے سے۔''

204۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرٍ الْهُذَلِيُّ ....

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ شَهِدْتُ شُرَيْحًا وَجَاءَهُ

شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں شریح رحمہ اللہ کے پاس حاضر ہوا اور

---

❶ ''اسناده صحيح'' روایت کرنے میں امام دارمی متفرد ہیں۔

❷ ''اسناده ضعيف'' كتاب الكنى، دولابى 158/1، حلية الاولياء 223/4۔

❸ ''اسناده ضعيف'' كتاب العلم، ابوخيثمه، رقم: 65، الفقيه والمتفقه 182/1، الاحكام، امام ابن حزم 1287/7۔

رَجُلٌ مِنْ مُرَادٍ فَقَالَ يَا أَبَا أُمَيَّةَ مَا دِيَةُ الْأَصَابِعِ قَالَ عَشْرٌ عَشْرٌ - قَالَ يَا سُبْحَانَ اللّٰهِ أَسَوَاءٌ هَاتَانِ؟ جَمَعَ بَيْنَ الْخِنْصِرِ وَالْإِبْهَامِ - فَقَالَ شُرَيْحٌ يَا سُبْحَانَ اللّٰهِ أَسَوَاءٌ أُذُنُكَ وَيَدُكَ؟ فَإِنَّ الْأُذُنَ يُوَارِيهَا الشَّعْرُ وَالْكُمَّةُ وَالْعِمَامَةُ فِيهَا نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي الْيَدِ نِصْفُ الدِّيَةِ - وَيْحَكَ: إِنَّ السُّنَّةَ سَبَقَتْ قِيَاسَكُمْ فَاتَّبِعْ وَلَا تَبْتَدِعْ فَإِنَّكَ لَنْ تَضِلَّ مَا أَخَذْتَ بِالْأَثَرِ - قَالَ أَبُوبَكْرٍ فَقَالَ لِيَ الشَّعْبِيُّ يَا هُذَلِيُّ لَوْ أَنَّ أَحْنَفَكُمْ قُتِلَ وَهٰذَا الصَّبِيُّ فِي مَهْدِهِ أَكَانَ دِيَتُهُمَا سَوَاءً قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَأَيْنَ الْقِيَاسُ. ❶

ان کے پاس ”مراد“ قبیلہ سے ایک آدمی آیا، اس نے کہا: ”اے ابوامیہ! انگلیوں کی دیت کیا ہے؟“ انہوں نے کہا: ”دس، دس اونٹ۔“ اس نے کہا: ”سبحان اللہ! کیا یہ دونوں برابر ہیں؟“ اس نے چھنگلی اور انگوٹھے کو اکٹھا کر کے اشارہ کیا۔ شریح نے کہا: ”سبحان اللہ! کیا تیرے ہاتھ اور کان برابر ہیں؟“ کان کو بال اور ٹوپی اور پگڑی ڈھانپ لیتی ہے، اس میں نصف دیت ہو اور ہاتھ میں بھی نصف دیت؟ تجھ پر افسوس ہے تم پر تمہارے قیاس سے پہلے سنت گذر چکی ہے۔ سنت کی پیروی کر اور بدعت مت نکال! جب تک تو حدیث کو اختیار کرے گا ہرگز گمراہ نہیں ہوگا۔“ ابوبکر کہتے ہیں کہ مجھے شعبی رحمہ اللہ نے کہا: ”اے ہذلی! اگر تمہارا احنف (عقلمند آدمی) اور جھولے میں یہ بچہ قتل کیا جائے تو کیا ان کی دیت برابر ہوگی؟“ میں نے کہا: ”جی ہاں۔“ اس نے کہا: ”پھر قیاس کہاں گیا؟“

فوائد:...... دین کا ہر ایک کی عقل کے مطابق ہونا ضروری نہیں۔ البتہ ہر عقل کے لیے ضروری ہے کہ وہ دین کے تابع ہو۔ حکم الٰہی یا ارشادِ رسول آجانے کے بعد عقلی گھوڑے دوڑانا یہ شیطان لعین اور اس کے حواریوں کی بُری عادت، جبکہ مؤمن کی شان سر تسلیم خم کرنا ہوتا ہے جس طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر دین قیاس کے مطابق ہوتا تو پاؤں کا نچلا حصہ بنسبت اوپر والے کے مسح کے زیادہ موزوں تھا۔ (صحیح سنن ابوداؤد)

205۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ ....

قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُفْتَحُ الْقُرْآنُ عَلَى النَّاسِ حَتّٰى يَقْرَأَهُ الْمَرْأَةُ وَالصَّبِيُّ وَالرَّجُلُ فَيَقُولُ الرَّجُلُ قَدْ قَرَأْتُ

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”قرآن لوگوں کے لئے کھول دیا جائے گا، حتی کہ اسے عورت، بچہ اور آدمی پڑھے گا۔ پھر کوئی آدمی کہے گا: میں نے قرآن پڑھا، میری پیروی نہیں کی گئی۔

---

❶ ”اسناده ضعيف“ ابوبكر الهذلى متروك هے، مصنف عبدالرزاق، رقم: 17703، جامع بيان العلم وفضله رقم: 2024۔

الْقُرْآنَ فَلَمْ أُتَّبَعْ وَاللّٰهِ لَأَقُومَنَّ بِهِ فِيهِمْ لَعَلِّي أُتَّبَعُ فَيَقُومُ بِهِ فِيهِمْ فَلَا يُتَّبَعُ فَيَقُولُ قَدْ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ فَلَمْ أُتَّبَعْ وَقَدْ قُمْتُ بِهِ فِيهِمْ فَلَمْ أُتَّبَعْ لَأَحْتَصِرَنَّ فِي بَيْتِي مَسْجِدًا لَعَلِّي أُتَّبَعُ فَيَحْتَصِرُ فِي بَيْتِهِ مَسْجِدًا فَلَا يُتَّبَعُ فَيَقُولُ قَدْ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ فَلَمْ أُتَّبَعْ وَقُمْتُ بِهِ فِيهِمْ فَلَمْ أُتَّبَعْ وَقَدِ احْتَصَرْتُ فِي بَيْتِي مَسْجِدًا فَلَمْ أُتَّبَعْ وَاللّٰهِ لَآتِيَنَّهُمْ بِحَدِيثٍ لَا يَجِدُونَهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَمْ يَسْمَعُوهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ لَعَلِّي أُتَّبَعُ قَالَ مُعَاذٌ فَإِيَّاكُمْ وَمَا جَاءَ بِهِ فَإِنَّ مَا جَاءَ بِهِ ضَلَالَةٌ ۔❶

اللہ کی قسم! میں اس کے ساتھ لوگوں میں کھڑا ہوں گا شاید میری پیروی کی جائے گی ۔ پھر وہ اس کے ساتھ لوگوں میں کھڑا ہوتا ہے تو اس کی پیروی نہیں کی جاتی۔'' پھر وہ کہتا ہے: ''میں نے قرآن پڑھا، میری پیروی نہیں کی گئی اس کے ساتھ میں لوگوں میں کھڑا تو بھی میری پیروی نہیں کی گئی۔ البتہ میں اپنے گھر میں مسجد بناؤں گا شاید کہ میری پیروی کی جائے گی۔ پھر وہ اپنے گھر میں مسجد بناتا ہے تو اس کی پیروی نہیں کی جاتی۔تو وہ کہتا ہے: ''میں نے قرآن پڑھا۔ میری پیروی نہیں کی گئی۔ اور میں اس کے ساتھ لوگوں میں کھڑا ہوا تو میری پیروی نہیں کی گئی۔ اور میں نے اپنے گھر میں مسجد بنائی تو پھر بھی میری پیروی نہیں کی گئی۔ اب میں ان کے پاس ایسی بات (یعنی بدعت) لے کر آؤں گا جس کو وہ اللہ کی کتاب میں نہیں پائیں گے۔ اور نہ ہی انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوگی۔ شاید کہ میری پیروی کی جائے۔'' معاذؓ نے فرمایا: ''وہ شخص جو بات (یعنی بدعت) لے کر آئے اس سے بچو۔ کیونکہ وہ جو بات لائے گا وہ گمراہی ہوگی۔''

فوائد:...... یہ بات تجربے سے ثابت ہے کہ غرائب کا متلاشی دین میں غلط باتوں کو رواج دینے کا باعث بنتا ہے۔ لہٰذا لوگوں کی راہنمائی معروف باتوں کے ذریعے ہی کرنی چاہیے۔ آج کل اکثر خطباء اپنے خطاب کو چمکانے کے لیے نہ جانے کہاں کہاں سے من گھڑت واقعات ڈھونڈ لاتے ہیں اور بلکہ ہماری تحقیق کے مطابق کئی واعظین خود بہت بڑے وضاع (من گھڑت) ہوتے ہیں اور اس کے ذریعہ عوام میں اپنی دھاگ بٹھاتے ہیں۔

---

❶ "اسناده صحيح" سنن ابى داود، كتاب السنة، باب من دعا الى السنة حديث :4611، كتاب المعرفة والتاريخ 321/2، الابانة 308/1، رقم:143، كتاب البدع، ابن وضاح، رقم:59۔

[23].....بَاب فِي كَرَاهِيَةِ أَخْذِ الرَّأْيِ

رائے کو اختیار کرنے کی برائی کا بیان

206۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ....

هُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ قَالَ: قَالَ لِيَ الشَّعْبِيُّ مَا حَدَّثُوكَ هٰؤُلَاءِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَخُذْ بِهِ وَمَا قَالُوهُ بِرَأْيِهِمْ فَأَلْقِهِ فِي الْحُشِّ ۔❶

ابن مغول کہتے ہیں کہ مجھے شعبی نے کہا: ''جو بات یہ لوگ تمہیں رسول اللہ ﷺ سے نقل کر کے سنائیں اسے لے لو اور جو اپنی رائے سے کہیں اسے گندگی کے ڈھیر پر پھنک دو۔''

207۔ أَخْبَرَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ ....

أَخْبَرَنِي رَجَاءُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَةَ بْنَ أَبِي لُبَابَةَ يَقُولُ قَدْ رَضِيتُ مِنْ أَهْلِ زَمَانِي هٰؤُلَاءِ أَنْ لَا يَسْأَلُونِي وَلَا أَسْأَلُهُمْ إِنَّمَا يَقُولُ أَحَدُهُمْ أَرَأَيْتَ أَرَأَيْتَ ۔❷

رجاء بن ابوسلمۃ کہتے ہیں کہ میں نے عبدہ بن ابولبابہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں اپنے زمانہ والوں سے اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ نہ وہ مجھ سے سوال کریں اور نہ میں ان سے سوال کروں۔ وہ صرف یہی کہنا جانتے ہیں: ''کہ تمہارا کیا خیال ہے، تمہارا کیا خیال ہے؟''

208۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا خَطًّا ثُمَّ قَالَ هٰذَا سَبِيلُ اللّٰهِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوطًا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ هٰذِهِ سُبُلٌ عَلَى كُلِّ سَبِيلٍ مِنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُو إِلَيْهِ ثُمَّ تَلَا: وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ۔❸

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے لئے رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خط کھینچا، پھر فرمایا: ''یہ اللہ کا راستہ ہے۔'' پھر اس کے دائیں بائیں اور خط کھینچے، پھر فرمایا: ''یہ دیگر راستے ہیں، ان میں سے ہر راستہ پر شیطان ہے، جو اپنی طرف بلاتا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ''بے شک یہ میرا سیدھا راستہ ہے اس کی پیروی کرو اور دیگر راستوں کی پیروی نہ کرو۔ ورنہ وہ تمہیں اس کے راستہ سے ہٹا دیں گے۔'' (انعام:۱۵۳)

---

❶ ''اسناده صحيح''الابانة 517/2،رقم: 607، الاحكام فى اصول الاحكام 1030/6، جامع بيان العلم رقم: 1066۔

❷ ''اسناده حسن''تاريخ ابى زرعه رقم: 743۔

❸ ''اسناده حسن'' مسند احمد 435/1،565،شرح السنة 196/1 رقم: 97 كتاب السنة ، مروزى رقم: 11,12۔

فوائد:...... اس سے معلوم ہوا کہ صراط مستقیم صرف ایک ہی ہے، جو سیدھا اللہ کی طرف لے جاتا ہے۔ جس کے بارے وضاحت کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ ہے جس پر میں اور میرے ساتھی ہیں (ترمذی، صحیح) اس سے معلوم ہوا قرآن وحدیث ہی دنیا و آخرت کی کامیابی کی ضمانت ہیں۔

209۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ....

عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ﴾ (النعام:۱۵۳) قَالَ الْبِدَعَ وَالشُّبُهَاتِ ۔❶

مجاہد اللہ تعالیٰ کا فرمان: ''اور راستوں کی پیروی نہ کرو'' کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ بدعت اور شبہات کی پیروی چھوڑ دو۔

210۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنْبَأَنَا ....

عَمْرُو بْنُ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نَجْلِسُ عَلَى بَابِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ فَإِذَا خَرَجَ مَشَيْنَا مَعَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَجَاءَنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ فَقَالَ أَخَرَجَ إِلَيْكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَعْدُ قُلْنَا لَا فَجَلَسَ مَعَنَا حَتَّى خَرَجَ فَلَمَّا خَرَجَ قُمْنَا إِلَيْهِ جَمِيعًا فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنِّي رَأَيْتُ فِي الْمَسْجِدِ انِفًا أَمْرًا أَنْكَرْتُهُ وَلَمْ أَرَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ إِلَّا خَيْرًا قَالَ فَمَا هُوَ فَقَالَ إِنْ عِشْتَ فَسَتَرَاهُ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَسْجِدِ قَوْمًا حِلَقًا جُلُوسًا يَنْتَظِرُونَ الصَّلَاةَ فِي كُلِّ حَلْقَةٍ رَجُلٌ وَفِي أَيْدِيهِمْ حَصًى فَيَقُولُ كَبِّرُوا مِائَةً

عمر بن یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے سنا وہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود کے دروازے پر صبح کی نماز سے پہلے بیٹھتے تھے، جب آپ باہر آتے تو ہم آپ کے ساتھ مسجد کی طرف جاتے۔ ہمارے پاس ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے کہا: ''ابوعبدالرحمٰن ابھی باہر نہیں آئے؟'' ہم نے کہا: ''نہیں۔'' پھر وہ بھی ہمارے ساتھ بیٹھ گئے، حتی کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود باہر آئے۔ جب وہ باہر آئے تو ہم سب ان کی طرف کھڑے ہوئے، ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اے ابوعبدالرحمٰن! میں نے مسجد میں ابھی ایک کام دیکھا ہے، وہ مجھے برا معلوم ہوا ہے اور اللہ کا شکر ہے کہ میں نے بہتر ہی دیکھا ہے عبداللہ بن مسعود نے کہا: ''وہ کیا ہے؟'' ابوموسیٰ نے کہا: ''اگر آپ زندہ رہے تو اسے دیکھ لیں گے۔'' ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں نے ایک جماعت کو حلقوں کی شکل میں مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا۔ وہ نماز کا انتظار کر رہے تھے۔ ہر حلقہ میں

❶ ''اسناده صحيح'' حلية الاولياء 293/3، الابانة رقم: 134، الدرالمنثور 56/3۔

فَيُكَبِّرُوْنَ مِائَةً فَيَقُولُ هَلِّلُوا مِائَةً فَيُهَلِّلُوْنَ مِائَةً وَيَقُوْلُ سَبِّحُوْا مِائَةً فَيُسَبِّحُونَ مِائَةً قَالَ فَمَاذَا قُلْتَ لَهُمْ قَالَ مَا قُلْتُ لَهُمْ شَيْئًا انْتِظَارَ رَأْيِكَ وَانْتِظَارَ أَمْرِكَ قَالَ أَفَلَا أَمَرْتَهُمْ أَنْ يَعُدُّوْا سَيِّئَاتِهِمْ وَضَمِنْتَ لَهُمْ أَنْ لَا يَضِيعَ مِنْ حَسَنَاتِهِمْ ثُمَّ مَضٰى وَمَضَيْنَا مَعَهُ حَتّٰى أَتَى حَلَقَةً مِنْ تِلْكَ الْحِلَقِ فَوَقَفَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ مَا هٰذَا الَّذِي أَرَاكُمْ تَصْنَعُونَ قَالُوا يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَصًى نَعُدُّ بِهِ التَّكْبِيرَ وَالتَّهْلِيلَ وَالتَّسْبِيحَ قَالَ فَعُدُّوا سَيِّئَاتِكُمْ فَأَنَا ضَامِنٌ أَنْ لَا يَضِيعَ مِنْ حَسَنَاتِكُمْ شَيْءٌ وَيْحَكُمْ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ مَا أَسْرَعَ هَلَكَتَكُمْ هٰؤُلَاءِ صَحَابَةُ نَبِيِّكُمْ ﷺ مُتَوَافِرُونَ وَهٰذِهِ ثِيَابُهُ لَمْ تَبْلَ وَآنِيَتُهُ لَمْ تُكْسَرْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَعَلَى مِلَّةٍ هِيَ أَهْدٰى مِنْ مِلَّةِ مُحَمَّدٍ أَوْ مُفْتَتِحُوْ بَابِ ضَلَالَةٍ قَالُوا وَاللّٰهِ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا أَرَدْنَا إِلَّا الْخَيْرَ قَالَ وَكَمْ مِنْ مُرِيدٍ لِلْخَيْرِ لَنْ يُصِيبَهُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَنَا أَنَّ قَوْمًا يَقْرَئُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ وَايْمُ اللّٰهِ مَا أَدْرِي لَعَلَّ أَكْثَرَهُمْ مِنْكُمْ

ایک آدمی ہے اوران کے ہاتھوں میں کنکریاں ہیں وہ کہتا ہے: سو بار اللہ اکبر پڑھوتو وہ سو بار ''اللہ اکبر'' پڑھتے ہیں۔ پھر وہ کہتا ہے: سو بار ''لا الہ الا اللہ'' پڑھوتو وہ سو بار ''لا الہ الا اللہ پڑھتے ہیں۔ پھر وہ کہتا ہے: سو بار ''سبحان اللہ'' کہو تو وہ سو بار ''سبحان اللہ'' کہتے ہیں۔'' عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: ''پھر تو نے ان سے کیا کہا؟'' ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں نے آپ کی رائے کا انتظار کرتے ہوئے اور آپ کے کام کا انتظار کرتے ہوئے ان سے کچھ نہیں کہا۔'' انہوں نے کہا: ''کیا تم نے انہیں حکم نہیں دیا تھا کہ وہ اپنی برائیوں کو شمار کریں؟'' اور اور ان کو ضمانت دینا تھی اس طرح سے نہ گننے سے ان کی نیکیاں ضائع نہیں ہوں گی۔'' پھر وہ چلے اور ہم بھی آپ کے ساتھ چلے۔ حتی کہ آپ ان حلقوں میں سے ایک کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا: ''یہ کیا ہے، جو میں تمہیں کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں؟'' انہوں نے کہا: ''اے ابو عبداللہ! ہم ان کنکریوں کے ساتھ اللہ اکبر، لاالہ الا اللہ اور سبحان اللہ کوشمار کرتے ہیں۔'' انہوں نے فرمایا: ''اپنی برائیوں کو شمار کرو۔'' میں ضامن ہوں کہ نہ گننے سے تمھاری نیکیوں سے کوئی چیز ضائع نہیں ہوگی۔ اے محمد ﷺ کی امت! تم پر افسوس ہے کہ تم کتنی جلدی ہلاک ہو رہے ہو۔ یہ تمہارے نبی ﷺ کے صحابہؓ کثرت سے موجود ہیں۔ اور آپ ﷺ کے کپڑے ابھی بوسیدہ نہیں ہوئے اور ان کے برتن ابھی ٹوٹے۔ مجھے اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یا تو تم ایسے (بدعت والے) طریقے پر ہو جس میں محمد ﷺ کے طریقہ سے

ثُمَّ تَوَلَّى عَنْهُمْ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ سَلَمَةَ رَأَيْنَا عَامَّةَ أُولَئِكَ الْحِلَقِ يُطَاعِنُونَا يَوْمَ النَّهْرَوَانِ مَعَ الْخَوَارِجِ۔ ❶

زیادہ ہدایت ہے یا تم نے گمراہی کا دروازہ کھولا ہوا ہے" انہوں نے کہا: "اے ابو عبدالرحمٰن ! اللہ کی قسم! ہم نے تو صرف بھلائی کا ارادہ کیا تھا۔" انہوں نے کہا: "بہت سے لوگ نیکی کا ارادہ کرتے ہیں مگر انہیں نیکی حاصل نہیں ہوتی۔ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: "ایک قوم قرآن پڑھے گی جوان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا۔ اور اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا شاید کہ ان کے اکثر تم سے ہی ہوں۔" پھر آپ ان کے پاس سے واپس آئے۔ عمرو بن سلمۃ کہتے ہیں "ہم نے ان حلقوں کے تمام لوگوں کو دیکھا۔ جو نہروان کے دن خارجیوں کے ساتھ مل کر ہمارے خلاف جنگ کر رہے تھے۔"

فوائد:...... اس سے قبل تین باتیں معلوم ہوئیں (۱) صحابہ رضی اللہ عنہم کا آپس میں اہل علم کا اکرام کرنا (۲) بدعت کو اچھائی سمجھ کر اپنایا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ بدعت معروف گناہوں سے بھی کئی گنا خطرناک ہوتی ہے۔ کیونکہ گناہ کرنے والے آخر دل کی خلش کے ہاتھوں مجبور ہو کر توبہ کر لیتے ہیں، جب کہ بدعتی کا ساری زندگی اس سے جان چھڑانا مشکل ہوتا ہے۔ (۳) سب سے افضل عبادت ذکر اللہ بھی اگر سنت سے ہٹ کر کیا جائے گا تو وہ بھی باعث ضلالت وندامت ہوگا۔ آج ہر مسلمان اپنے عمل کا جائزہ لے کہ وہ شریعت الٰہی کے مطابق چل رہا ہے یا کسی مولوی صاحب کے خودساختہ دین کا پیروکار ہے؟ (العیاذباللہ)

211۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبٍ ....

عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اتَّبِعُوا وَلَا تَبْتَدِعُوا فَقَدْ كُفِيتُمْ۔ ❷

ابو عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: "(سنت کی) اتباع کرو اور بدعت مت نکالو۔ تمہیں یہی نصیحت کافی ہے۔"

فوائد:...... کیونکہ اتباع رسولؐ باعث اطمینان ہے جب کہ نیا کام (بدعت) باعث خلجان ہے کہ یہ بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوتا بھی ہے کہ نہیں۔ لہٰذا عقلمندوں کی ترجیح پہلی ہوگی۔

212۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ

❶ "اسنادہ جید" مصنف ابن ابی شیبہ 306/15 رقم :19736 ، المعجم الکبیر رقم :8636، امام احمد اور ترمذی رحمہ اللہ نے مختصر ذکر کیا ہے۔ 444/1، ترمذی کتاب الفتن، باب صفة المارقة۔

❷ "اسنادہ ضعیف" جامع التحصیل ص:254 کتاب الزھد امام وکیع رقم:315، کتاب الزھد، امام احمد ص:162۔

عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَفْضَلَ الْهُدٰى هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ۔ ❶

جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور اللہ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا: ''سب سے افضل طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے اور بدترین کام نئے کام (بدعات) ہیں۔ اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

فوائد:...... آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق بدعت بلاتفریق گمراہی ہے، یعنی بدعت حسنہ وسیئہ کو الگ الگ کرنا غلط ہے۔ حدیث کے مطابق بدعت ایسی چیز کو کہتے ہیں جو دین اسلام میں نئی ایجاد کی گئی ہو۔ اور وہ اس سے نہ ہو۔ لہٰذا بدعت ہر ایسا کام ہے جس کو حصول تقرب کے لیے کیا جائے، جبکہ قرآن وسنت سے اس کی کوئی دلیل ملتی ہو نہ ہی خیر القرون ۔صحابہ وتابعین وغیرہم کے دور سے اس کی تائید ہوتی ہو۔

213۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ أَسْلَمَ الْمِنْقَرِيِّ ....

عَنْ بِلَازِ بْنِ عِصْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُوْلُ وَكَانَ إِذَا كَانَ عَشِيَّةَ الْخَمِيسِ لِلَيْلَةِ الْجُمُعَةِ قَامَ فَقَالَ إِنَّ أَصْدَقَ الْقَوْلِ قَوْلُ اللّٰهِ وَإِنَّ أَحْسَنَ الْهُدٰى هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَالشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ وَإِنَّ شَرَّ الرَّوَايَا رَوَايَا الْكَذِبِ وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مَا هُوَ آتٍ قَرِيبٌ ۔ ❷

بلاز بن عصمۃ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا جب کہ آپ ہر جمعرات کے پچھلے پہر وعظ فرمایا کرتے تھے۔ پس آپ نے فرمایا: ''سب سے سچی بات اللہ کی ہے اور سب سے اچھا طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے۔ اور بدنصیب وہ شخص ہے جو اپنی ماں کے پیٹ سے ہی بدنصیب پیدا ہوا۔ اور سب سے برے راوی وہ ہیں جو جھوٹ کو روایت کرنے والے ہیں اور سب سے برے کام بدعات ہیں۔ ہر چیز جو آنے والی ہے وہ قریب ہے۔''

214۔ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَيُّوبَ ....

---

❶ '' اسنادہ حسن'' کتاب السنة ،ابن ابی عاصم ، رقم 24، کتاب السنة، مروزی، رقم:73، الابانة، رقم :148، صحیح مسلم ، کتاب الجمعه باب رفع الصوت فی الخطبة حدیث:2002، سنن النسائی ، کتاب العیدین ،باب کیف الخطبة حدیث:1577

❷ صحیح البخاری، کتاب الاعتصام والسنة باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ حدیث:6098۔ سنن ابن ماجه، المقدمه باب اجتناب البدع والجدل 46۔

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ مَا أَخَذَ رَجُلٌ بِبِدْعَةٍ فَرَاجَعَ سُنَّةً ۔❶

ابن سیرین کہتے ہیں کہ جو آدمی بدعت کو پکڑ لے وہ سنت کی طرف نہیں لوٹتا۔

215۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ............

عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ۔❷

ثوبان کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں اپنی امت کے حق میں گمراہ کرنے والے حکمرانوں سے ڈرتا ہوں۔''

فوائد:...... حکمران جب گمراہی پر آمادہ ہو جائیں تو بگاڑ پیدا ہوتے دیر نہیں لگتی۔ کیونکہ لوگ اپنے بادشاہوں کے دین پر ہوتے ہیں جیسا کہ ہمارے ملک کی اکثریت کا حال ہے۔

216۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَبُو الْوَلِيدِ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ............

عَنْ حَيَّةَ بِنْتِ أَبِي حَيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَجُلٌ بِالظَّهِيرَةِ فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتَ قَالَ أَقْبَلْتُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي فِي بُغَاءٍ لَنَا فَانْطَلَقَ صَاحِبِي يَبْغِي وَدَخَلْتُ أَنَا أَسْتَظِلُّ بِالظِّلِّ وَأَشْرَبُ مِنَ الشَّرَابِ فَقُمْتُ إِلَى لُبَيْنَةٍ حَامِضَةٍ رُبَّمَا قَالَتْ فَقُمْتُ إِلَى ضَيْحَةٍ حَامِضَةٍ فَسَقَيْتُهُ مِنْهَا فَشَرِبَ وَشَرِبْتُ قَالَتْ وَتَوَسَّمْتُهُ فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَنْ أَنْتَ فَقَالَ أَنَا أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ أَنْتَ أَبُو بَكْرٍ صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الَّذِي

حیۃ بنت ابو حیۃ کہتی ہیں: دوپہر کے وقت ہمارے پاس ایک آدمی آیا، میں نے کہا: ''اے اللہ کے بندے: تو کہاں سے آیا ہے؟'' اس نے کہا: ''میں اور میرا ساتھی اپنی کوئی چیز تلاش کرنے آئے ہیں۔ میرا ساتھی تلاش کرنے لگا اور میں سایہ حاصل کرنے اور پانی پینے کے لئے آیا ہوں۔'' میں اٹھ کر تھوڑا سا کھٹا دودھ لائی اور بعض اوقات حیۃ نے کہا: ''میں کھٹا دہی لائی۔ میں نے اس سے اس آدمی کو پلایا تو اس نے پی لیا اور میں نے بھی پیا۔ حیۃ کہتی ہیں کہ میں نے اس کا تعارف پوچھا اور کہا: ''اے اللہ کے بندے تو کون ہے؟'' اس نے کہا: ''میں ابوبکر ہوں۔'' میں نے کہا: ''کیا تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھی ابوبکر ہو، جن کی خبر ہم نے سنی

---

❶ ''اسناده ضعيف'' الباعث، ابو شامه المقدسی ص:26۔

❷ صحيح مسلم، كتاب الفتن، باب هلاك هذه الامة، حديث: 7187۔سنن ابی داود، كتاب الفتن، باب ذكر الفتن ودلائلها، حديث:4252۔جامع ترمذی، كتاب الفتن باب ماجاء فی الائمة المضلين حديث:2230۔

سَمِعْتُ بِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ فَذَكَرْتُ غَزْوَنَا خَثْعَمًا وَغَزْوَةَ بَعْضِنَا بَعْضًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْأُلْفَةِ وَأَطْنَابِ الْفَسَاطِيطِ وَشَبَّكَ ابْنُ عَوْنٍ أَصَابِعَهُ وَوَصَفَهُ لَنَا مُعَاذٌ وَشَبَّكَ أَحْمَدُ فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ حَتّٰى مَتٰى تَرٰى أَمْرَ النَّاسِ هٰذَا قَالَ مَا اسْتَقَامَتِ الْأَئِمَّةُ قُلْتُ مَا الْأَئِمَّةُ قَالَ أَمَا رَأَيْتِ السَّيِّدَ يَكُونُ فِي الْحِوَاءِ فَيَتَّبِعُونَهُ وَيُطِيعُونَهُ فَمَا اسْتَقَامَ أُولٰئِكَ۔ ❶

ہے؟'' اس نے کہا: ''جی ہاں۔'' حیۃ کہتی ہیں: ''پھر میں نے خثعم سے اپنے جنگ کرنے کا ذکر کیا اور ہمارے ایک دوسرے سے جاہلیت میں جنگ کرنے کا بھی ذکر کیا۔ اور ان چیزوں کا ذکر کیا جو ہمیں اللہ نے آپس میں اُلفت و اتفاق دیا اور خیموں کی رسیوں کی مانند کس دیا۔ اور ابن عون نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسری میں داخل کیا اور اسے ہمارے لیے معاذ رضی اللہ عنہ نے بھی بیان کیا اور احمد نے بھی اپنی انگلیاں ایک دوسری میں ڈالیں۔ میں نے کہا: ''اے اللہ کے بندے! تم کب تک لوگوں کو اس حالت میں دیکھتے رہوگے؟'' اس نے کہا: ''جب تک پیشوا درست رہیں گے۔'' میں نے کہا: ''پیشوا کون ہیں؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''کیا تو نے نہیں دیکھا کہ محلّہ میں سردار ہوتا ہے لوگ اس کی پیروی کرتے ہیں اور اس کی بات مانتے ہیں۔ تو یہ لوگ جب تک درست رہے، تمہارے حالات درست رہیں گے۔''

فوائد:...... معلوم ہوا معاشروں کی اصلاح کا انحصار ان کے امیروں، ان کے سرداروں پر ہے۔

217۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَخٍ لِعَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ..........

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ۔

ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تم پر گمراہ کرنے والے پیشواؤں سے زیادہ خوف رکھتا ہوں۔''

218۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بَيَانِ بْنِ أَبِي بِشْرٍ..........

عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ دَخَلَ

قیس بن ابوحازم کہتے ہیں: ابوبکر رضی اللہ عنہ قبیلہ احمس میں سے

❶ ''اسنادہ حسن'' امام دارمی رحمہ اللہ روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

أَبُوْ بَكْرٍ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ أَحْمَسَ يُقَالُ لَهَا زَيْنَبُ قَالَ فَرَآهَا لَا تَتَكَلَّمُ فَقَالَ مَا لَهَا لَا تَتَكَلَّمُ قَالُوا نَوَتْ حَجَّةً مُصْمِتَةً ـ فَقَالَ لَهَا تَكَلَّمِي فَإِنَّ هٰذَا لَا يَحِلُّ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ. قَالَ فَتَكَلَّمَتْ فَقَالَتْ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا امْرُؤٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ ـ قَالَتْ مِنْ أَيِّ الْمُهَاجِرِينَ؟ قَالَ مِنْ قُرَيْشٍ ـ قَالَتْ فَمِنْ أَيِّ قُرَيْشٍ أَنْتَ؟ قَالَ إِنَّكِ لَسَئُوْلٌ أَنَا أَبُوْبَكْرٍ ـ قَالَتْ مَا بَقَاؤُنَا عَلَى هٰذَاالْأَمْرِ الصَّالِحِ الَّذِيْ جَاءَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْدَ الْجَاهِلِيَّةِ؟ فَقَالَ بَقَاؤُكُمْ عَلَيْهِ مَا اسْتَقَامَتْ بِكُمْ أَئِمَّتُكُمْ قَالَتْ وَمَا الْأَئِمَّةُ؟ قَالَ أَمَا كَانَ لِقَوْمِكِ رُؤُسَاءُ وَأَشْرَافٌ يَأْمُرُوْنَهُمْ فَيُطِيْعُوْنَهُمْ؟ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَهُمْ مِثْلُ أُولٰئِكَ عَلَى النَّاسِ ـ[1]

ایک عورت کے پاس گئے۔ جس کا نام زینب تھا۔ قیس کہتے ہیں: کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ وہ بولتی نہیں ہے۔" لوگوں نے کہا: "اس نے چپ رہ کر حج کرنے کی نیت کی ہے۔" ابوبکر نے کہا: "تو بات کر، یہ حلال نہیں ہے، یہ جاہلیت کے کاموں سے ہے۔" راوی کہتا ہے: "وہ بولنے لگی۔" اس نے کہا: "تو کون ہے؟" ابوبکر نے کہا: "میں مہاجرین میں سے ایک آدمی ہوں۔" اس نے کہا: "کون سے مہاجرین؟" ابوبکر نے کہا: "قریش کے مہاجرین۔" اس نے کہا: "تم کونسے قریش سے ہو؟" ابوبکر نے کہا: "تم بہت سوال کرنے والی ہو، میں ابوبکر ہوں۔" اس نے کہا: "ہم اس درست حالت پر کب تک قائم رہیں گے جس کو اللہ تعالیٰ جاہلیت کے بعد لایا؟" ابوبکر نے کہا: "جب تک تمہارے پیشوا تمہارے ساتھ سیدھے اور درست رہے۔" اس نے کہا: "کون سے پیشوا؟" انہوں نے کہا: "کیا تمہاری قوم کے سردار، اور بزرگ نہیں ہیں کہ جو ان کو حکم دیتے ہیں تو وہ ان کی بات کو مانتے ہیں؟" اس نے کہا: "کیوں نہیں۔" انہوں نے کہا: "وہ لوگوں کے لئے ان کی طرح ہوں گے۔"

219ـ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيّ عَنْ سُفْيَانَ ....

عَنْ وَاصِلٍ عَنِ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا عَائِذَةُ قَالَتْ رَأَيْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يُوْصِي الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ وَيَقُوْلُ مَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ مِنِ امْرَأَةٍ أَوْ رَجُلٍ فَالسَّمْتَ

واصل سے بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت جس کا نام عائذہ تھا اس نے کہا: میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو مردوں اور عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے دیکھا اور وہ فرما رہے تھے: "جو کوئی تم میں سے (اس فتنوں اور بدعات کے زمانہ

[1] صحیح بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب ایام الجاهلیة رقم: 3834۔

الْأَوَّلَ فَإِنَّكُمْ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ السَّمْتُ الطَّرِيقُ۔ ❶

کو) پائے تو پہلی خصلت اور راستہ اپنائے ہاں پہلی خصلت اور راستہ اپنائے تو تم فطرت پر رہو گے۔'' عبداللہ نے کہا: ''سمت راستہ کو کہتے ہیں۔''

فوائد:...... راستے کے چناؤ میں پہلے لوگوں کے راستے کا انتخاب کرنا چاہیے یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم کا راستہ کیونکہ یہ لوگ دین فطرت، شریعت، حقیقت اور سچائی کے زیادہ قریب تھے۔

220۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَخْبَرَنَا عَلِيٌّ هُوَ ابْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ ....

عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ قَالَ لِي عُمَرُ هَلْ تَعْرِفُ مَا يَهْدِمُ الْإِسْلَامَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ يَهْدِمُهُ زَلَّةُ الْعَالِمِ وَجِدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْكِتَابِ وَحُكْمُ الْأَئِمَّةِ الْمُضِلِّينَ۔ ❷

زیاد بن حدیر کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: ''کیا تو جانتا ہے کہ اسلام کو کونسی چیز گرا دیتی ہے؟'' حدیر کہتے ہیں: میں نے کہا: ''نہیں۔'' انہوں نے کہا: ''عالم کا پھسل جانا اسے گرا دیتا ہے۔ کتاب کے ساتھ منافق کا جھگڑا، اور گمراہ کرنے والے پیشواؤں کا حکم۔''

فوائد:...... سو اسلام کی بربادی کا باعث بننے والے یہ تین گروہ ہیں (۱) عالم جب یہ سیدھی راہ سے بہک جائیں تو کثیر عوام کو بھی ساتھ لے ڈوبتے ہیں (۲) اسی طرح دل سے اسلام کو نہ ماننے والا جب قرآن کو لے کر بحث ومناظرے کے میدان میں اتر آئے (۳) اور گمراہ حکمران۔ آج تک انہیں تین طبقوں نے دین کو نقصان پہنچایا ہے۔

221۔ أَخْبَرَنَا هَارُونُ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ لَيْثٍ ....

عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ لَا تُجَالِسُوا أَصْحَابَ الْخُصُومَاتِ فَإِنَّهُمْ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِ اللّٰهِ۔ ❸

حکم بیان کرتے ہیں کہ محمد بن علی نے کہا: ''جھگڑا کرنے والوں کے پاس مت بیٹھو۔ کیونکہ وہ اللہ کی آیات میں مداخلت کرتے ہیں۔''

222۔ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ....

عَنْ مُبَارَكٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ سُنَّتُكُمْ وَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ۔ بَيْنَهُمَا، بَيْنَ

مبارک بیان کرتے ہیں کہ حسن نے کہا: ''اس ذات کی قسم! جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ تمہاری حقیقی راہ دین دو

---

❶ ''اسناده صحيح'' مصنف ابن ابی شيبة 113/14، رقم: 17856، طبقات ابن سعد 358/8۔

❷ ''اسناده صحيح'' الابانة، رقم: 643,641، الفقيه والمتفقه رقم: 607، جامع بيان العلم رقم: 1867۔

❸ ''اسناده ضعيف'' الابانة رقم: 384۔

الْغَالِي وَالْجَافِي فَاصْبِرُوا عَلَيْهَا رَحِمَكُمُ اللّٰهُ فَإِنَّ أَهْلَ السُّنَّةِ كَانُوا أَقَلَّ النَّاسِ فِيمَا مَضَى وَهُمْ أَقَلُّ النَّاسِ فِيمَا بَقِيَ الَّذِينَ لَمْ يَذْهَبُوا مَعَ أَهْلِ الْإِتْرَافِ فِي إِتْرَافِهِمْ وَلَا مَعَ أَهْلِ الْبِدَعِ فِي بِدَعِهِمْ وَصَبَرُوا عَلَى سُنَّتِهِمْ حَتَّى لَقُوا رَبَّهُمْ فَكَذٰلِكُمْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَكُونُوا۔ ❶

گروہوں کے درمیان ہے۔ افراط کرنے والوں اور اس سے دُور رہنے والوں کے درمیان ہے۔ اللہ تم پر رحم کرے، اسی پر قائم رہو۔ کیونکہ گذشتہ زمانہ میں اہل سنت کم تھے اور آئندہ بھی کم ہوں گے۔ اہل سنت وہ لوگ ہیں جو عیش کرنے والوں کے ساتھ ان کی عیش میں شامل نہ ہوئے۔ اور نہ اہل بدعت کے ساتھ ان کی بدعت میں شامل ہوئے۔ اور اپنے رب سے ملتے وقت تک اپنے طریقہ پر قائم رہے۔ اللہ نے چاہا تو تم بھی ایسے ہی رہو۔''

فوائد:......اسلام افراط وتفریط کے درمیان راہ اعتدال کا نام ہے۔ لہٰذا ہر کام میں میانہ روی مقصود اسلام ہے۔

223۔ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ وَمَالِكِ ابْنِ الْحَارِثِ ....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الْقَصْدُ فِي السُّنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الْاِجْتِهَادِ فِي الْبِدْعَةِ۔ ❷

عبدالرحمٰن بن یزید سے منقول ہے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''سنت میں درمیانی چال چلنا، بدعت میں کوشش کرنے سے بہتر ہے۔''

[24]......بَاب الْاِقْتِدَاءِ بِالْعُلَمَاءِ ....علماء کی پیروی کرنے کا بیان

224۔ أَخْبَرَنَا مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ عَنْ شَرِيكٍ ....

عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَقَدْ أَدْرَكْتُ أَقْوَامًا لَوْ لَمْ يُجَاوِزْ أَحَدُهُمْ ظُفُرًا لَمَا جَاوَزْتُهُ كَفَى إِزْرَاءً عَلَى قَوْمٍ أَنْ تُخَالَفَ أَفْعَالُهُمْ۔ ❸

ابوحمزہ بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم رحمہ اللہ نے کہا: ''میں نے ایسے لوگ پائے (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) اگر ان میں سے کوئی شخص ناخن کے برابر آگے نہ بڑھتا، تو میں بھی آگے نہ بڑھتا، کسی قوم کی ذلت کے لئے کافی ہے کہ ان (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کے فعل کی مخالفت کی جائے۔''

---

❶ ''اسناده ضعيف'' الباعث ابو شامه، ص:26۔مفتاح السنة، سيوطی ص36۔

❷ ''اسناده جيد'' شرح اصول اعتقاد اهل السنة رقم:114,14۔ جامع بيان العلم، رقم:2334۔

❸ ''اسناده ضعيف والمتن صحيح'' حلية الاولياء227/4۔

225۔ أَخْبَرَنَا يَعْلٰى ....

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ قَالَ أُولُو الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ وَطَاعَةُ الرَّسُولِ اتِّبَاعُ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ ❶

عبدالملک بیان کرتے ہیں کہ عطاء نے یہ آیت پڑھی: ''اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکمرانوں کی اطاعت کرو۔'' (النساء: ۵۹) انہوں نے کہا: ''اولی الامر سے مراد علم اور فقہ والے ہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرنا قرآن اور سنت کی پیروی کرنا ہے۔''

فوائد:...... '' أُولی الامر '' سے علماء وحکمران دونوں ہی مراد لیے جاتے ہیں، جب کہ عطاء اس سے اہل علم مراد لیتے ہیں۔ یعنی علماء کی اطاعت بھی ضروری ہے، لیکن ان کی اطاعت ان کاموں میں ہوگی جو کہ قرآن وسنت سے ثابت ہوں کیونکہ ''اللہ'' اور ''رسول'' کے لفظ کے ساتھ تو ''اطیعوا'' آیا ہے جب کہ ''اولی الامر'' اس سے خالی ہے لہٰذا علماء کی اطاعت ان کی اطاعت کے تابع ہوگی۔ جیسا کہ متفق علیہ حدیث (لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الخَالِقِ) خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی کوئی اطاعت نہیں۔

226۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ....

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَدْهَمَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ شُبْرُمَةَ عَنْ شَيْءٍ وَكَانَتْ عِنْدِي مَسْأَلَةٌ شَدِيدَةٌ فَقُلْتُ رَحِمَكَ اللّٰهُ انْظُرْ فِيهَا قَالَ إِذَا وَضَحَ لِيَ الطَّرِيقُ وَوَجَدْتُ الْأَثَرَ لَمْ أَحْبِسْ۔ ❷

ابراہیم بن ادھم کہتے ہیں کہ میں نے ابن شبرمۃ سے کوئی مسئلہ پوچھا اور وہ مسئلہ میرے نزدیک بہت اہم تھا، میں نے کہا: ''اللہ آپ پر رحم کرے اس میں غور کیجئے۔'' انہوں نے کہا: ''جب راستہ میرے لئے واضح ہوجائے گا اور جب میں کوئی حدیث پالوں گا تو میں اسے اپنے پاس نہیں رکھوں گا۔''

227۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ ....

حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ جَابِرٍ مِنْ أَهْلِ هَجَرَ قَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لِي رَسُولُ

عوف کہتے ہیں کہ ایک آدمی جس کا نام سلیمان بن جابر ہے جو کہ ھجر والوں سے تھا۔ اس نے کہا: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''علم سیکھو

---

❶ ''اسناده صحيح'' الفقيه والمتفقه، رقم: 101، تفسير طبرى 147/5، الدر المنثور 176/2۔

❷ ''اسناده صحيح، امام دارمی رحمہ اللہ اس کو روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

اللّٰهِ ﷺ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ فَإِنِّي امْرُؤٌ مَقْبُوضٌ وَالْعِلْمُ سَيُقْبَضُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ حَتَّى يَخْتَلِفَ اثْنَانِ فِي فَرِيضَةٍ لَا يَجِدَانِ أَحَدًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا. ❶

اور لوگوں کو سکھلاؤ۔ فرائض سیکھو اور لوگوں کو سکھلاؤ۔ قرآن سیکھو اور لوگوں کو سکھلاؤ۔ بے شک میں فوت کیا جانے والا انسان ہوں، اور علم قبض کر لیا جائے گا اور فتنے عام ہو جائیں گے۔ حتی کہ ایک فرض میں دو آدمی اختلاف کریں گے تو اپنے درمیان کسی کو فیصلہ کرنے والا نہیں پائیں گے۔''

228۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي خَلِيفَةَ قَالَ سَمِعْتُ زِيَادَ بْنَ مِخْرَاقٍ ذَكَرَ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ أَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَأَبَا مُوسَى إِلَى الْيَمَنِ قَالَ تَسَانَدَا وَتَطَاوَعَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا فَقَدِمَا الْيَمَنَ فَخَطَبَ النَّاسَ مُعَاذٌ فَحَضَّهُمْ عَلَى الْإِسْلَامِ وَأَمَرَهُمْ بِالتَّفَقُّهِ وَالْقُرْآنِ وَقَالَ إِذَا فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ فَاسْأَلُونِي أُخْبِرْكُمْ عَنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمَكَثُوا مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَمْكُثُوا فَقَالُوا لِمُعَاذٍ قَدْ كُنْتَ أَمَرْتَنَا إِذَا نَحْنُ تَفَقَّهْنَا وَقَرَأْنَا أَنْ نَسْأَلَكَ فَتُخْبِرَنَا بِأَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ لَهُمْ مُعَاذٌ إِذَا ذُكِرَ الرَّجُلُ بِخَيْرٍ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِذَا ذُكِرَ بِشَرٍّ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے معاذ بن جبل اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا: ''ایک دوسرے پر اعتماد کرنا اور ایک دوسرے کی بات ماننا اور ایک دوسرے کے لیے آسانی کرنا اور نفرت نہ پھیلانا پس وہ دونوں یمن میں آئے تو معاذ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور انہیں اسلام پر رغبت دلائی اور انہیں قرآن سمجھنے کا حکم دیا۔'' اور فرمایا: ''جب تم ایسے کر لو تو مجھ سے پوچھنا، میں تمہیں دوزخیوں اور جنتیوں کے متعلق بتاؤں گا، پس جتنی دیر اللہ نے چاہا وہ ٹھہرے۔'' پھر انہوں نے معاذ سے کہا: ''تم نے ہمیں حکم دیا تھا کہ جب ہم قرآن سمجھ لیں اور پڑھ لیں تو ہم تم سے پوچھیں، اور تم ہمیں دوزخیوں اور جنتیوں کے متعلق بتاؤ گے۔ تو معاذ نے کہا: ''جب آدمی کا ذکر بھلائی سے کیا جائے تو وہ جنتی ہے اور جس کا ذکر برائی سے کیا جائے، وہ دوزخی ہے۔''

---

❶ ''سنده ضعيف وللمتن شواهد'' مستدرك حاكم، كتاب الفرائض، باب تعلموا الفرائض حديث 8021۔ سنن الدارقطنى 81/4 حديث: 45۔ سنن الكبرىٰ بيهقى 208/6، كتاب الفرائض باب الحث على تعليم الفرائض۔

فَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ ۔[1]

فوائد:...... بندے زمین پر اللہ کے گواہ ہوتے ہیں، ان کی گواہی پر قیامت کے دن بندے کے بارے میں فیصلہ کیا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ ایک دفعہ آپ ﷺ کے پاس سے جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی تعریف کی۔ تو آپ ﷺ نے کہا واجب ہوگئی۔ دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے برائی بیان کی۔ تو آپ ﷺ نے کہا واجب ہوگئی۔ تو صحابہ رضی اللہ عنہم کے دریافت کرنے پر آپ ﷺ نے بتایا کہ تمہاری تعریف پر ایک کے لیے جنت جب کہ برائی پر دوسرے کے لیے جہنم واجب ہوگئی۔ (بخاری)

229۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ............

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ؟ قَالَ أَتْقَاهُمْ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَيُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ نَبِيُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيلِ اللّٰهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا ۔[2]

عبیداللہ کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن ابوسعید سے سنا، وہ اپنے باپ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''عرض کیا گیا: ''اے اللہ کے رسول! کون سے لوگ بہت اچھے ہیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''پرہیز گار لوگ۔'' لوگوں نے کہا: ''ہم آپ سے اس کے متعلق نہیں پوچھتے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''یوسف بن یعقوب جو اللہ کے نبی ہیں اور وہ اللہ کے نبی کے بیٹے ہیں اور وہ اللہ کے خلیل کے بیٹے ہیں۔'' لوگوں نے کہا: ''اس کے متعلق بھی ہم نہیں پوچھ رہے ہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر عرب کے قبیلوں کے متعلق تم مجھ سے پوچھتے ہو؟'' جو لوگ ان میں سے جاہلیت میں بہتر تھے وہی اسلام میں بہتر ہیں۔ جب کہ وہ سمجھ حاصل کریں۔''

فوائد:...... معلوم ہوا کہ (۱) جاہلیت میں خیر سے متصف لوگ اسلام قبول کر کے جب اس کے احکام ومسائل میں رسوخ حاصل کرلیں تو یہ بہترین افراد ہیں۔ (۲) آپ ﷺ غیب دان نہیں تھے، تبھی تو صحابہ کی مراد سمجھنے میں آپ کو دقت پیش آئی۔

---

[1] ''سندہ منقطع'' زیاد بن مخارق نے ابن عمر سے نہیں سنا۔ نیز حدیث کا پہلا حصہ صحیح ثابت ہے۔

[2] صحيح بخاری، كتاب احاديث الانبياء باب قول الله تعالیٰ'' واتخذالله ابراهيم خليلا'' حديث: 3353۔

230۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ.........

عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ۔[1]

معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا، وہ فرماتے تھے: ''جس کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرے اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے۔''

فوائد:...... جیسا کہ کائنات میں انبیاء علیہم السلام اللہ کے پسندیدہ و چنیدہ ہوتے ہیں اسی طرح ان کے ورثا کا بھی اللہ تعالیٰ انتخاب کرتے ہیں، حدیث میں ''اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ'' علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں۔ آج علماء کو اپنے منصب و مقام کا لحاظ کرنا چاہیے اور اپنے کردار و عمل میں انبیاء و رسل علیہم السلام کی نقل کرنی چاہیے۔

231۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ۔[2]

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرے اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے۔''

232۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ.........

عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ۔[3]

معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایات ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرماتے ہیں: ''جس کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرے اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے۔''

233۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ الزَّهْرَانِيُّ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ هُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي

---

[1] ''حديث صحيح'' صحيح بخارى، كتاب فرض الخمس، قول الله تعالىٰ'' فان لله خمسه و للرسول'' حديث 3116، صحيح مسلم كتاب الامارة باب قوله تعالىٰ لاتزال طائفة من امتى ظاهرين على الحق حديث: 4933۔

[2] ''اسناده صحيح'' جامع ترمذى كتاب العلم، باب اذا اراد الله بعبد خيرًا: 2645الفقيه والمتفقه برقم: 4۔

[3] تخريج سابق۔

عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ ....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّـهُ شَهِـدَ خُطْبَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي وَاللّٰهِ لَا أَدْرِيْ لَعَلِّيْ لَا أَلْقَاكُمْ بَعْدَ يَـوْمِيْ هَذَا بِمَكَانِيْ هَذَا فَرَحِمَ اللّٰهُ مَنْ سَـمِعَ مَـقَـالَتِـيَ الْيَـوْمَ فَـوَعَاهَا فَرُبَّ حَـامِلِ فِقْهٍ وَلَا فِقْهَ لَهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَـى مَنْ هُـوَ أَفْـقَـهُ مِـنْـهُ وَاعْلَمُوْا أَنَّ أَمْـوَالَـكُـمْ وَدِمَـائَـكُـمْ حَـرَامٌ عَلَيْكُمْ كَـحُرْمَةِ هَذَا الْيَوْمِ فِي هَذَا الشَّهْرِ فِي هَـذَا الْبَلَدِ وَاعْلَمُوا أَنَّ الْقُلُوْبَ لَا تُغِلُّ عَـلَـى ثَـلَاثٍ إِخْلَاصِ الْـعَـمَلِ لِلّٰـهِ وَمُـنَـاصَـحَةِ أُولِـى الْأَمْـرِ وَعَلَى لُزُومِ جَـمَـاعَةِ الْـمُـسْـلِمِـيـنَ فَـإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ [1]

محمد بن جبیر بن مطعم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ حجۃ الوداع کے دن عرفہ میں رسول اللہ ﷺ کے خطبہ کے دن حاضر ہوئے۔ (آپ ﷺ نے فرمایا:) ''اے لوگو! اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا شاید کہ اس دن کے بعد اپنی اس جگہ پر تم سے پھر ملاقات نہ کروں اس شخص پر اللہ رحم کرے جس نے آج میری بات کو سنا اور پھر اسے یاد کیا۔ بعض اوقات علم حاصل کرنے والا اسے نہیں سمجھتا۔ اور بعض اوقات علم حاصل کرنے والا اس سے زیادہ فقیہ ہوتا ہے اور جان لو کہ تمہارے مال اور تمہارے خون تم پر حرام ہیں جس طرح تمہارے اس شہر میں اس مہینے میں اس دن کی حرمت ہے اور جان لو کہ دل تین باتوں پر خیانت نہیں کرتے۔ (۱) اللہ کے لئے خالص عمل کرنا۔ (۲) اور حکمرانوں کی خیرخواہی کرنا۔ (۳) اور مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنا کیونکہ ان کی دعا ان کے علاوہ سب کو گھیرے ہوئے ہوتی ہے۔''

فوائد:...... اس سے درج ذیل باتیں معلوم ہوئیں: (۱) آپ ﷺ کے رجائیت والے کلام سے پتہ چلا کہ آپ ﷺ غیب دان نہیں تھے۔ ورنہ آپ ﷺ قطعیت کے ساتھ کہتے کہ آئندہ تم کو مل نہ سکوں گا (۲) علم دین کو حاصل کرکے آگے پہنچانے والا رحمت الٰہی کا مستحق ہے (۳) بلا اجازت کسی کا مال لینا یا جانی نقصان پہنچانا حرام ہے۔

نیز حکمرانوں کی خیرخواہی کا مطلب ان کی معروف میں اطاعت کرنا ہے۔ اور جماعت المسلمین کو چھوڑنا حرام ہے۔ یعنی جب مسلمان ایک خلیفہ پر متحد ہوں تو اس کے احکام سے روگردانی کرنا بغاوت اختیار کرنا

---

[1] "اسناده حسن والحديث صحيح" مسند موصلی حديث 7413۔ مجمع الزوائد:598، المحدث الفاصل بين الراوی والواعي رقم:11,6,5,3۔

ناجائز ہے حدیث میں ہے "مَنْ شَذَّ شَذَّ فِي النَّارِ" (ترمذی)

234۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْخَيْفِ مِنْ مِنًى فَقَالَ نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا ثُمَّ أَدَّاهَا إِلَى مَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَا فِقْهَ لَهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَطَاعَةُ ذَوِي الْأَمْرِ وَلُزُومُ الْجَمَاعَةِ فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تَكُونُ مِنْ وَرَائِهِمْ۔ (1)

محمد بن جبیر بن مطعم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ منی میں "خیف" جگہ پر کھڑے ہوئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش رکھے جس نے میری بات سنی پھر اسے یاد کیا پھر اسے اس شخص کی طرف لوٹایا جس نے اسے نہیں۔ بعض اوقات علم والے علم کو سمجھتے نہیں ہیں اور بعض اوقات سننے والا سکھانے والے سے زیادہ فقیہ ہوتا ہے اور مومن کا دل تین باتوں میں خیانت نہیں کرتا۔ (۱) اللہ کے لئے خالص عمل کرنا۔ (۲) حکمرانوں کی خیر خواہی کرنا۔ (۳) اور مسلمانوں کی جماعت کو لازمی پکڑنا کیونکہ ان کی دعا ان کے علاوہ سب کو گھیرے ہوئے ہوتی ہے۔

235۔ أَخْبَرَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سُلَيْمَانَ............

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ بِنِصْفِ النَّهَارِ قَالَ فَقُلْتُ مَا خَرَجَ هٰذِهِ السَّاعَةَ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ إِلَّا وَقَدْ سَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَأَتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ نَعَمْ سَأَلَنِي عَنْ حَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا

عبدالرحمٰن بن ابان بن عثمان اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ زید بن ثابت دن کے نصف حصے میں مروان بن حکم کے پاس سے نکلے۔ ابان کہتے ہیں میں نے کہا: اس وقت مروان نے آپ سے کچھ پوچھا ہے جس کے لئے آپ اس وقت باہر آئے ہیں، میں ان کے پاس آیا میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا: "جی ہاں! مروان سے مجھ سے ایک حدیث پوچھی ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: "اللہ

(1) "اسناده ضعيف والحديث صحيح" مجمع الزوائد حديث 598 مسند موصلی حديث 7413-7414۔

فَحَفِظَهُ فَأَدَّاهُ إِلَى مَنْ هُوَ أَحْفَظُ مِنْهُ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيهٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ لَا يَعْتَقِدُ قَلْبُ مُسْلِمٍ عَلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ قُلْتُ مَا هُنَّ قَالَ إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ وَالنَّصِيحَةُ لِوُلَاةِ الْأَمْرِ وَلُزُومُ الْجَمَاعَةِ فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ وَمَنْ كَانَتْ الْآخِرَةُ نِيَّتَهُ جَعَلَ اللَّهُ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا نِيَّتَهُ فَرَّقَ اللَّهُ عَلَيْهِ شَمْلَهُ وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَلَمْ يَأْتِهِ مِنْ الدُّنْيَا إِلَّا مَا قُدِّرَ لَهُ قَالَ وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى قَالَ هِيَ الظُّهْرُ۔ ❶

اسے خوش رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اسے یاد کیا پھر اسے اس شخص کی طرف پہنچایا جو اس سے زیادہ یاد رکھنے والا ہے۔ بعض اوقات علم والا فقیہ نہیں ہوتا بعض اوقات علم سیکھنے والا، سکھانے والے سے زیادہ فقیہ ہوتا ہے۔ مسلمانوں کا دل تین باتوں پر یقین کرے گا تو جنت میں داخل ہوگا۔'' زید بن ثابت کہتے ہیں: میں نے کہا: ''وہ کیا ہیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''(۱) خالص عمل کرنا اور۔ (۲) حکمرانوں کی خیر خواہی کرنا اور جماعت کو لازم پکڑنا کیونکہ ان کی دعا ان کے علاوہ لوگوں کو بھی گھیرتی ہے اور جو شخص آخرت کی نیت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں بے پرواہی ڈال دیتا ہے اور اللہ اس کے تمام کاموں کو اکٹھا کر دیتا ہے۔ اور دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر آتی ہے اور جس شخص کی نیت دنیا کی ہو تو اللہ اس کے تمام کاموں کو بکھیر دیتا ہے اور اس کی آنکھوں کے سامنے ضرورت مندی ہوتی ہے۔ اور اس کے پاس دنیا اتنی ہی آتی ہے جتنی اس کے لئے مقدر کی گئی ہے۔'' ابان کہتے ہیں: ''میں نے زید بن ثابت سے نماز وسطیٰ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: ''وہ ظہر کی نماز ہے۔''

فوائد:...... جب انسان کی نظر اخروی انعامات پر ٹک جاتی ہے تو دنیاوی چکا چوند کی حرص و ہوس اس کے دل سے نکل جاتی ہے پھر جب وہ بے پرواہ ہوتا ہے تو اس کے پاس دنیا کا سامان ناک رگڑتے ہوئے آتا ہے جب کہ وہ اس کے لیے بے معنی ہوتا ہے۔ اور وہ دنیاوی ھم و غم سے بے نیاز مطمئن پرسکون زندگی گزارتا ہے۔ جبکہ دنیا کا طالب وہ کام تو بہت کرتا ہے لیکن اس کی پوری نہیں پڑتی۔ مستقل رونا اس کا مقدر ٹھہرتا ہے اس

❶ "اسناده صحيح" موارد الظمان ، حديث 72,73۔ صحيح ابن حبان حديث: 67-680،مجمع الزوائد حديث 587،598۔

کے باوجود ملتا وہی ہے جو مقدر میں ہوتا ہے لہٰذا عقلمند کی ترجیح اول آخرت ہی ہوتی ہے۔ نیز صلاۃ الوسطیٰ کا بیان کتاب الصلاۃ میں آئے گا۔

236۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زُبَيْدٍ الْيَامِيِّ عَنْ أَبِي الْعَجْلَانِ ....

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ نَضَّرَ اللَّهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ ثَلَاثٌ لَا يَغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ وَالنَّصِيحَةُ لِكُلِّ مُسْلِمٍ وَلُزُومُ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّ دُعَاءَهُمْ يُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ۔❶

ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا تو فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس آدمی کو خوش رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی پھر اسے اسی طرح آگے پہنچایا جیسے اس نے سنی تھی۔ بعض اوقات جس کے پاس بات پہنچائی جاتی ہے وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھتا ہے۔ تین باتوں پر مسلمان آدمی کا دل خیانت نہیں کرتا (۱) اللہ کے لئے خالص عمل کرنا (۲) اور ہر مسلمان کے لئے خیر خواہی کرنا۔ (۳) اور مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنا، کیونکہ ان کی دُعا انھیں پیچھے سے گھیرے رکھتی ہے۔''

[25]......بَابُ اتِّقَاءِ الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّثَبُّتِ فِيهِ
نبی ﷺ سے حدیث نقل کرنے میں احتیاط اور اس کی تحقیق کرنے کا بیان

237۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔❷

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا اسے چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنالے۔''

فوائد:...... بعثت نبوی کا مقصد قرآن کا بیان وتشریح تھی اس لیے انبیاء علیہم السلام کو مبعوث الیھم کی زبان میں بھیجا گیا (ابراھیم:4) سو معلوم ہوا کہ حدیث قرآن کا بیان وتشریح ہے لہٰذا یہ بھی دین کا منبع اور احکام کا ماخذ

---

❶ '' اسناده ضعيف والحديث صحيح'' مجمع الزوائد حديث588۔

❷ '' اسناده صحيح'' مصنف ابن ابی شيبة 763/8 حديث 6302 مسند احمد 303/3، سنن ابن ماجه المقدمه، باب التغليظ فی تعمد الكذب علی رسول الله صلی الله عليه وسلم، حديث:33۔

ٹھہرا لہٰذا اس میں اپنی طرف سے اضافہ یا کسی قسم کی کمی وبیشی دین میں کمی بیشی کا سبب ہے اسی لیے اس کے متعلق اس قدر شدید وعید وارد ہوئی۔

238۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔[1]

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا اسے چاہئے کہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنالے۔“

239۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُرْوَةَ ....

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي كَذِبًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔[2]

عبداللہ بن زبیر، زبیر سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جس شخص نے میری طرف سے جھوٹی حدیث بیان کی اسے چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں تیار کرے۔“

240۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي الصَّبَّاحُ بْنُ مُحَارِبٍ ....

عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَعْلَى ابْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔[3]

عمر بن عبداللہ بن یعلی بن مرۃ اپنے باپ اور اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا اسے چاہئے کہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنالے۔“

241۔ أَخْبَرَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ....

عَنْ عَتَّابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ لَوْلَا أَنِّي أَخْشَى أَنْ أُخْطِءَ لَحَدَّثْتُكُمْ بِأَشْيَاءَ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ

عتاب بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: کہ ”اگر مجھ کو غلطی کا خوف نہ ہوتا تو میں تمہارے پاس وہ باتیں بیان کرتا جو میں نے رسول اللہ ﷺ

---

[1] ”اسناده ضعيف والحديث صحيح“ اس کی سند میں عبدالاعلی راوی ضعیف ہے مگر متن صحیح ہے۔

[2] صحيح بخاری، كتاب العلم، باب اثم من كذب على النبي ﷺ حديث: 106۔

[3] ”اسناده ضعيف والحديث صحيح“

اللّٰهِ ﷺ أَوْ قَالَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَذَاكَ أَنِّي سَمِعْتُهُ ﷺ يَقُولُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔ ❶

سے سنیں یا انھوں نے اس طرح کہا: کہ جو رسول اللہ نے فرمائی تھیں اور خوف یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے اسے اپنا ٹھکانہ آگ میں بنا لینا چاہئے۔''

فوائد:...... وعید کا خوف ہی تھا جس نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی بیان حدیث میں محتاط کر دیا۔ جیسا کہ ایک واقعہ جو کئی صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان ہوا ہم دیکھتے ہیں کہ اس کو بیان کرنے والا ایک ہی ہے یہ اسی احتیاط کا ہی نتیجہ ہے۔

242۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَعَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ وَعَنِ التَّيْمِيِّ وَعَنْ عَتَّابٍ مَوْلَى ابْنِ هُرْمُزَ سَمِعُوا............

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔ ❷

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے اسے اپنا ٹھکانہ آگ میں بنا لینا چاہئے۔''

243۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبٍ............

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَدِيثِ عَنِّي فَمَنْ قَالَ عَلَيَّ فَلَا يَقُلْ إِلَّا حَقًّا أَوْ إِلَّا صِدْقًا وَمَنْ قَالَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔ ❸

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ ممبر پر فرما رہے تھے: ''اے لوگو! میری طرف سے زیادہ حدیثیں نقل کرنے سے بچو، جو شخص مجھ پر بات کہنا چاہے وہ حق بات یا سچی بات کہے اور جو کوئی مجھ پر ایسی بات کہے جو میں نے نہیں کہی تو اسے چاہئے کہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنا لے۔''

فوائد:...... معلوم ہوا صحابہ رضی اللہ عنہم کی قلت روایت کا ایک سبب آپ ﷺ کی یہ وصیت بھی تھی۔ روایات صرف انہیں صحابہ رضی اللہ عنہم سے زیادہ ہیں جن کا زیادہ عرصہ آپ ﷺ کے ساتھ گزرا۔ دیگر

---

❶ " اسناده صحيح"

❷ " اسناده صحيح" مصنف ابن ابى شيبة 763/8 حديث :6303۔ مسند احمد 113/3،مشكل الآثار 169/1۔

❸ "اسناد صحيح"

صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایات نہ ہونے کے برابر ہیں۔

244۔ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ ....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. ❶

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے اسے اپنا ٹھکانہ آگ میں بنالے۔

[26]......بَاب فِي ذَهَابِ الْعِلْمِ
علم کے جاتے رہنے کا بیان

245۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنْ قَبْضُ الْعِلْمِ قَبْضُ الْعُلَمَاءِ فَإِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا۔ ❷

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں سے کھینچ کر قبض نہیں کرے گا اور لیکن علم کا قبض ہونا علماء کا فوت ہونا ہے۔ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے لوگ سوال کریں گے تو وہ بغیر علم کے فتوی دیں گے وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔''

246۔ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ..........

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ خُذُوا الْعِلْمَ قَبْلَ أَنْ يَذْهَبَ قَالُوا وَكَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَفِينَا كِتَابُ اللّٰهِ قَالَ فَغَضِبَ لَا يُغْضِبُهُ اللّٰهُ

ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''علم کے ختم ہو جانے سے پہلے علم حاصل کر لو۔'' لوگوں نے کہا: ''اے اللہ کے نبی ﷺ! علم کیسے چلا جائے گا اور ہمارے پاس اللہ کی کتاب ہے؟'' راوی کہتا ہے کہ آپ

---

❶ ''اسناده صحيح''

❷ صحيح البخاري، كتاب العلم ، باب كيف يقبض العلم، حديث :100۔ كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب ما يذكر من ذم الراى وتكلف القياس حديث:7303۔

ثُمَّ قَالَ ثَكِلَتْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ أَوَلَمْ تَكُنِ التَّوْرَاةُ وَالْإِنْجِيلُ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمْ شَيْئًا إِنَّ ذَهَابَ الْعِلْمِ أَنْ يَذْهَبَ حَمَلَتُهُ إِنَّ ذَهَابَ الْعِلْمِ أَنْ يَذْهَبَ حَمَلَتُهُ۔ ❶

غضبناک ہو گئے آپ کو اللہ غصہ نہ دلائے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری مائیں تم کو گم پائیں کیا بنی اسرائیل میں تورات و انجیل نہیں تھی ان کو کسی چیز کا فائدہ نہیں دیا، بے شک علم کا جانا یہ ہے کہ عالم چلے جائیں گے۔ بے شک علم کا جانا یہ ہے کہ عالم چلے جائیں گے۔''

فوائد:...... تورات وانجیل کے موجود ہونے کے باوجود بنی اسرائیل سے علم کا اٹھ جانا اس سے معلوم ہوا کہ کتابوں کی موجودگی ہی صرف علم کے لیے کافی نہیں جب تک ان کو پڑھا اور سمجھا نہ جائے اس کے معنی ومفہوم پر عبور نہ حاصل کیا جائے۔ یعنی حقیقی علم فقاہت ہے۔

247۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ ....

حَدَّثَنَا هِلَالٌ هُوَ ابْنُ خَبَّابٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مَا عَلَامَةُ هَلَاكِ النَّاسِ قَالَ إِذَا هَلَكَ عُلَمَاؤُهُمْ. ❷

خباب کے بیٹے ہلال بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر سے پوچھا میں نے کہا: ''اے ابوعبداللہ! لوگوں کے ہلاک ہونے کی علامت کیا ہے؟'' انہوں نے کہا: ''جب ان کے علماء ہلاک ہو جائیں گے۔''

فوائد:...... دین سے وابستگی اصل زندگی ہے اور دین سے دوری بربادی ہے۔ جہاں جہاں بے دینی ہوگی وہاں وہاں ویرانی ہوگی اور جہاں دین کا صحیح علم ہوگا وہاں خیر ہی خیر ہوگی۔

248۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا مَسْعُودُ بْنُ سَعْدٍ الْجُعْفِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رُبَيِّعَةَ ....

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا بَقِيَ الْأَوَّلُ حَتّٰى يَتَعَلَّمَ أَوْ يُعَلِّمَ الْآخِرَ فَإِنْ هَلَكَ الْأَوَّلُ قَبْلَ أَنْ يُعَلِّمَ أَوْ يَتَعَلَّمَ الْآخِرُ هَلَكَ النَّاسُ ❸

سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ''لوگ ہمیشہ بھلائی پر رہیں گے جب تک پہلے لوگ باقی رہیں گے حتی کہ پچھلے ان سے علم پڑھ لیں۔ یا وہ بعد والوں کو علم پڑھا دیں۔ اگر وہ بعد والوں کو علم دینے سے پہلے اٹھ جائیں گے تو لوگ ہلاک ہو

❶ ''حسن بشواهد'' سنن ابن ماجه، المقدمة، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم حديث: 228۔

❷ ''اسناده صحيح'' مصنف ابن ابى شيبة 40/15، جامع بيان العلم حديث: 1023۔ شعب الايمان 253/2۔ حديث: 1662، حلية الاولياء 276/4۔

❸ '' اسناده ضعيف'' كتاب الزهد، امام احمد ص: 151۔

جائیں گے۔''

249۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا أَبُو كُدَيْنَةَ عَنْ قَابُوسَ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا ذَهَابُ الْعِلْمِ قُلْنَا لَا قَالَ ذَهَابُ الْعُلَمَاءِ ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ علم کا جانا کیا ہے؟'' ہم نے کہا: ''نہیں'' انہوں نے کہا: ''علماء کا چلے جانا۔''

250۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَسْعَدَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَاصِمٍ ....

عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ أَتَدْرِي كَيْفَ يُنْقَصُ الْعِلْمُ قَالَ قُلْتُ كَمَا يُنْقَصُ الثَّوْبُ وَكَمَا يَقْسُو الدِّرْهَمُ قَالَ لَا وَإِنَّ ذَلِكَ لَمِنْهُ قَبْضُ الْعِلْمِ قَبْضُ الْعُلَمَاءِ. ❷

ابووائل بیان کرتے ہیں کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''کیا تم جانتے ہو کہ علم کیسے کم کیا جائے گا؟'' ابو وائل کہتے ہیں، میں نے کہا: ''جیسے کپڑا کم ہو جاتا ہے اور جس طرح درہم کم ہو جاتا ہے؟'' حذیفہ نے کہا: نہیں! یہ بھی اسی سے ہے لیکن علم کا کم ہونا علماء کا فوت ہو جانا ہے۔''

251۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ..........

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ مَا لِي أَرَى عُلَمَائَكُمْ يَذْهَبُونَ وَجُهَّالَكُمْ لَا يَتَعَلَّمُونَ فَتَعَلَّمُوا قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ فَإِنَّ رَفْعَ الْعِلْمِ ذَهَابُ الْعُلَمَاءِ. ❸

ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ''مجھے کیا ہے؟ کہ میں دیکھ رہا ہوں، تمہارے علماء جا رہے اور تمہارے جاہل علم حاصل نہیں کرتے علم اٹھ جانے سے پہلے علم حاصل کرو۔ علم کا اٹھ جانا علماء کا چلے جانا ہے۔''

فوائد:...... معلوم ہوا لٹریچر تا کتابوں کا بہت زیادہ ہونا یہ کثرت علم کی علامت نہیں یہ حصول علم کا ایک ذریعہ ہیں جب کہ علم کا اصل منبع علماء ہی ہیں۔

252۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَسَدٍ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ بُرْدٍ ....

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ

سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ ابودرداء نے کہا:

❶ ''اسناده صحيح'' كتاب العلم ابى خيثمه حديث:53، مجمع الزوائد حديث:1007۔

❷ ''فى اسناده محمد بن اسعد وفيه كلام'' امام دارمی روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

❸ ''اسناده ضعيف منقطع'' سالم بن ابی الجعد نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ كتاب الزهد، امام احمد ص:144، حلية الاولياء 221/1، جامع بيان العلم وفضله رقم:1044۔

قَالَ النَّاسُ عَالِمٌ وَمُتَعَلِّمٌ وَلَا خَيْرَ فِيمَا بَعْدَ ذَلِكَ. ❶

"علم جاننے والے اور علم سکھانے والے (بہترین) لوگ ہیں اور اس کے بعد کسی میں بھلائی نہیں ہے۔"

253۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَسَدٍ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ....

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ مُعَلِّمُ الْخَيْرِ وَالْمُتَعَلِّمُ فِي الْأَجْرِ سَوَاءٌ وَلَيْسَ لِسَائِرِ النَّاسِ بَعْدُ خَيْرٌ. ❷

سالم بیان کرتے ہیں کہ درداء رضی اللہ عنہ نے کہا: "جو علم سیکھے اور سکھائے دونوں اجر میں برابر ہیں اور باقی لوگوں کے لئے بھلائی نہیں۔"

254۔أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ....

عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ اغْدُ عَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا أَوْ مُسْتَمِعًا وَلَا تَكُنِ الرَّابِعَ فَتَهْلِكَ. ❸

حسن بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: "تم علم سیکھنے والے یا سکھانے والے یا سننے والے بنو اور چوتھی حالت میں نہ ہو تم ہلاک ہو جاؤ گے۔"

فوائد:...... زندگی مسلسل سیکھتے رہنے کا نام ہے جونہی یہ سلسلہ رکتا ہے ہلاکت کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ ہمارے اسلاف کا تعلیمی شوق بڑھاپے میں بھی جوان رہتا تھا۔

255۔أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رُبَيِّعَةَ قَالَ قَالَ سَلْمَانُ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا بَقِيَ الْأَوَّلُ حَتَّى يَتَعَلَّمَ الْآخِرُ فَإِذَا هَلَكَ الْأَوَّلُ قَبْلَ أَنْ يَتَعَلَّمَ الْآخِرُ هَلَكَ النَّاسُ. ❹

عبداللہ بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: "لوگ ہمیشہ بھلائی پر رہیں گے جب تک ان میں پہلے لوگ ہوں گے حتی کہ وہ دوسروں کو علم سکھائیں گے اور جب پہلے لوگ بعد والوں کو علم سکھانے سے قبل اٹھ جائیں یا یہ کہ بعد والوں نے ابھی علم نہ پڑھا ہو۔ تو لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔"

256۔أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ ....

---

❶ "اسناده منقطع ضعيف" سلیمان بن موسیٰ نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ (یہ پہلے اثر کا حصہ ہے)

❷ "اسناده منقطع" مصنف ابن ابی شیبة 730/8 رقم: 6174۔ جامع بیان العلم وفضله رقم: 141۔

❸ "اسناده ضعيف" حسن بصری رحمہ اللہ کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔ مصنف ابن ابی شیبة 729/8 رقم: 6171، کتاب المعرفة والتاریخ 299/3۔

❹ "اسناده ضعيف" یہ اثر 248 پر گزر چکا ہے۔

عَنِ الْأَحْنَفِ قَالَ قَالَ عُمَرُ تَفَقَّهُوا قَبْلَ أَنْ تُسَوَّدُوا. ❶

احنف بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''علم حاصل کرو اس سے قبل کہ تم سردار بنائے جاؤ۔''

فوائد:...... اس سے مراد بچپنے ہی میں علم حاصل کرو کیونکہ بڑے ہونے پر اس کا سیکھنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ ویسے بھی بچپن میں ذہن نشین کی ہوئی بات بھولتی نہیں ہے۔ الحفظ فی الصغر کالنقش فی الحجر۔

257۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ رُسْتُمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْسَرَةَ............

عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ تَطَاوَلَ النَّاسُ فِي الْبِنَاءِ فِي زَمَنِ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ يَا مَعْشَرَ الْعُرَيْبِ الْأَرْضَ الْأَرْضَ إِنَّهُ لَا إِسْلَامَ إِلَّا بِجَمَاعَةٍ وَلَا جَمَاعَةَ إِلَّا بِإِمَارَةٍ وَلَا إِمَارَةَ إِلَّا بِطَاعَةٍ فَمَنْ سَوَّدَهُ قَوْمُهُ عَلَى الْفِقْهِ كَانَ حَيَاةً لَهُ وَلَهُمْ وَمَنْ سَوَّدَهُ قَوْمُهُ عَلَى غَيْرِ فِقْهٍ كَانَ هَلَاكًا لَهُ وَلَهُمْ. ❷

تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگوں نے لمبی لمبی عمارتیں بنانے میں فخر کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اے عرب کی حقیر قوم! زمین پر ہی رہو، زمین کو ہی اپناؤ، کیونکہ اسلام جماعت کے ساتھ ہے اور جماعت حکمرانی کے ساتھ ہے اور حکمرانی اطاعت کے ساتھ ہے اور جس کو بغیر علم کے اس کی قوم سردار بنائے وہ اپنے اور ان کے لئے ہلاکت کا سبب ہوگا۔

فوائد:...... معلوم ہوا......(۱) اونچی عمارتیں اسلام میں ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھی گئیں ہیں۔ جیسا کہ حدیث جبریل میں اسے قیامت کی نشانیوں میں سے بتایا گیا ہے۔ (مسلم) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی جب ایک صحابی نے ذرا اونچا مکان بنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے گرادیا۔ لیکن آج کل بڑے بڑے دین کے دعویدار کروڑوں روپیہ عمارتوں پر ضائع کردیتے ہیں......(۲) قوم کے سربراہ اہل علم میں سے ہونے چاہئیں ورنہ تباہی وہلاکت کا اندیشہ ہے۔

---

❶ ''اسناد صحیح'' کتاب الزهد، امام وکیع، رقم: 102 مصنف ابن ابی شیبة 729/8، رقم: 6167، الفقیه والمتفقه 78/2 شعب الایمان رقم: 1669، الالماع للقاضی ص: 244۔

❷ ''اسناده ضعیف'' صفوان بن رستم مجہول ہے اور عبدالرحمٰن بن میسرہ نے تمیم داری کو نہیں پایا۔ جامع بیان العلم و فضله، رقم: 326۔

[27].....بَاب الْعَمَلِ بِالْعِلْمِ وَحُسْنِ النِّيَّةِ فِيهِ
علم پر عمل اور اچھی نیت کا بیان

258- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ....

أَنَّ الْمُهَاصِرَ بْنَ حَبِيبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنِّي لَسْتُ كُلَّ كَلَامِ الْحَكِيمِ أَتَقَبَّلُ وَلَكِنِّي أَتَقَبَّلُ هَمَّهُ وَهَوَاهُ فَإِنْ كَانَ هَمُّهُ وَهَوَاهُ فِي طَاعَتِي جَعَلْتُ صَمْتَهُ حَمْدًا لِي وَوَقَارًا وَإِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ. ❶

مہاصر بن حبیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میں دانا کی ہر بات کو قبول نہیں کرتا لیکن میں اس کی ہر خواہش اور اس کا ارادہ قبول کرتا ہوں۔ اگر اس کا ارادہ اور اس کی خواہش میری فرماں برداری میں ہو تو اگرچہ وہ بات نہ بھی کرے، میں اس کی خاموشی کو اپنے لئے تعریف اور وقار بنا دیتا ہوں۔''

فوائد:...... اطاعت الٰہی کا ارادہ وخواہش بھی اگرچہ اس کا اظہار نہ ہی کیا گیا ہو اسے اللہ اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر اسے اس کی نیت کا اجر عطا فرما دیتے ہیں۔

259- أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ....

عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَالَ أَبُثُّ الْعِلْمَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ حَتَّى يَعْلَمَهُ الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ وَالْعَبْدُ وَالْحُرُّ وَالصَّغِيرُ وَالْكَبِيرُ فَإِذَا فَعَلْتُ ذَلِكَ بِهِمْ أَخَذْتُهُمْ بِحَقِّي عَلَيْهِمْ۔ ❷

ابوزاہریہ مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''آخری زمانہ میں علم پھیلایا جائے گا حتی کہ مرد اور عورت غلام اور آزاد، چھوٹا اور بڑا سب علم پڑھیں گے۔ جب ان کے ساتھ یہ معاملہ کروں گا تو اپنے حق کی وجہ سے جو ان پر ہوگا ان کو پکڑ لوں گا۔''

260- أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ حُسَيْنٍ ....

عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ مَنْ طَلَبَ شَيْئًا مِنْ هَذَا الْعِلْمِ فَأَرَادَ بِهِ مَا عِنْدَ اللّٰهِ

ہشام بیان کرتے ہیں کہ حسن نے کہا: ''جو شخص اس علم سے کچھ تلاش کرے اور اس کے ساتھ اس چیز کا ارادہ کرے جو

---

❶ '' اسناده ضعيف'' صدقہ بن عبداللہ ضعیف ہے امام دارمی رحمہ اللہ اس کو نقل میں متفرد ہیں۔

❷ '' اسناده مرسل'' حلية الاولياء 100/6، جامع بيان العلم وفضله رقم: 1210۔

يُدْرِكُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَمَنْ أَرَادَ بِهِ الدُّنْيَا فَذَاكَ وَاللّٰهِ حَظُّهُ مِنْهُ. ❶

اللہ کے پاس ہے تو اگر اللہ نے چاہا تو وہ پالے گا۔ اور جو کوئی اس سے دنیا کا ارادہ کرے تو اللہ کی قسم! علم سے اس کا حصہ یہی ہے۔''

فوائد:...... حصول علم اگر فقط حصول دنیا کے لیے ہو تو یہ آخرت میں خسارے کا باعث ہوگا جب کہ رضائے الٰہی کے لیے حاصل کیا گیا علم آخرت کے ساتھ ساتھ دنیا کو بھی سنوار دیتا ہے۔

261۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ....

بْنِ عِيسَى قَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَا تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ لِثَلَاثٍ لِتُمَارُوا بِهِ السُّفَهَاءَ وَتُجَادِلُوا بِهِ الْعُلَمَاءَ وَلِتَصْرِفُوا بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْكُمْ وَابْتَغُوا بِقَوْلِكُمْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ فَإِنَّهُ يَدُومُ وَيَبْقَى وَيَنْفَدُ مَا سِوَاهُ. ❷

ابن عیسیٰ بیان کرتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: ''تین باتوں کے لئے علم نہ سیکھو، (۱) اس لئے کہ تم اس کے ذریعے بے وقوفوں سے جھگڑا کرو۔ (۲) اس لئے کہ عالموں سے مقابلہ کرو۔ (۳) اس لئے کہ لوگوں کے چہرے اپنی طرف متوجہ کرو۔ اور اپنی بات کے ساتھ وہ چیز تلاش کرو جو اللہ کے پاس ہے کیونکہ وہ ہمیشہ باقی رہے گی۔ اور جو اس کے علاوہ ہے وہ ختم ہو جائے گی۔''

فوائد:...... اس عارضی لذت کے لیے برسوں محنت سراسر گھاٹے کا سودا ہے۔

262۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ كُونُوا يَنَابِيعَ الْعِلْمِ مَصَابِيحَ الْهُدَى أَحْلَاسَ الْبُيُوتِ سُرُجَ اللَّيْلِ جُدُدَ الْقُلُوبِ خُلْقَانَ الثِّيَابِ تُعْرَفُونَ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ وَتَخْفَوْنَ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ۔ ❸

اسی اسناد کے ساتھ ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: ''علم کے چشمے اور ہدایت کے چراغ اور گھروں کے کمبل اور رات کے چراغ بن جاؤ۔ دلوں کے راستے ہوں گے اور کپڑے پرانے ہوں گے تو تم آسمان والوں کے ہاں معروف ہو جاؤ گے اور زمین والوں پر چھپے رہو گے۔''

فوائد:...... اہل علم کی ہمیشہ ہی شان رہی ہے کہ انہوں نے ظاہر کو سنوارنے کی بجائے اندرون کو

---

❶ '' اسناده صحيح'' اقتضاء العلم والعمل رقم: 103، امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ۔

❷ '' اسناده ضعيف'' محمد بن عون متروک ہے۔ الفقيه والمتفقه رقم: 810۔ جامع بيان العلم رقم: 257۔

❸ '' اسناده ضعيف'' شعب الايمان بيهقی، رقم: 1729۔

چمکایا ہے اور ہمیشہ سادگی ہی ان کا طرۂ امتیاز رہی ہے۔اور یہی اصل سرمایہ ہے۔

263۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَارَةَ بْنِ حَزْمٍ ....

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَطْلُبُ هٰذَا الْعِلْمَ أَحَدٌ لَا يُرِيدُ بِهِ إِلَّا الدُّنْيَا إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ❶

عبداللہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جو شخص دنیا حاصل کرنے کے لئے (دین کا)علم پڑھے اللہ اس پر قیامت کے دن جنت کی خوشبو بھی حرام کردے گا۔''

264۔ أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ....

عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلشَّعْبِيِّ أَفْتِنِي أَيُّهَا الْعَالِمُ فَقَالَ الْعَالِمُ مَنْ يَخَافُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ۔ ❷

مالک بن مغول بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے شعبی سے کہا:''اے عالم! مجھے فتویٰ دو۔'' شعبی نے کہا:''عالم تو وہ ہوتا ہے جو اللہ سے ڈرتا ہے۔''

فوائد:...... ان کا اشارہ ﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾ اللہ سے اس کے عالم بندے ہی ڈرتے ہیں۔آیت کی طرف تھا۔

265۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مَزْيَدٍ ....

عَنْ أَوْفَى بْنِ دَلْهَمٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ تُعْرَفُوْا بِهِ وَاعْمَلُوْا بِهِ تَكُوْنُوْا مِنْ أَهْلِهِ فَإِنَّهُ سَيَأْتِي بَعْدَ هٰذَا زَمَانٌ لَا يَعْرِفُ فِيهِ تِسْعَةُ عُشَرَائِهِمُ الْمَعْرُوفَ وَلَا يَنْجُو مِنْهُ إِلَّا كُلُّ نُوَمَةٍ فَأُولٰئِكَ أَئِمَّةُ الْهُدٰى وَمَصَابِيحُ الْعِلْمِ لَيْسُوا بِالْمَسَايِيحِ وَلَا

اوفی بن دلہم بیان کرتے ہیں کہ انہیں علی کی طرف سے یہ خبر پہنچی کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:''علم سیکھو اس سے تم مشہور ہو گے اور اس پر عمل کرو تو اس کے ساتھ تم اہل علم سے ہو جاؤ گے۔ بے شک اس کے بعد ایک زمانہ آئے گا اس میں دس آدمیوں میں سے نو آدمی اچھی بات نہیں جانیں گے۔اور اس کی برائی سے کوئی نہیں بچے گا۔مگر ہر گم نام نظر انداز کیا ہوا، یہی لوگ ہدایت کے پیشواء ہوں گے اور علم کے

---

❶ '' اسناده صحيح 'الى عبدالله بن عبدالرحمن وهو مرسل'' اس کی شاہد روایت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ سنن ابن ماجه المقدمة رقم :252۔ مصنف ابن ابی شيبة 731/8، رقم :6178۔

❷ '' اسناده صحيح'' مصنف ابن ابی شيبة 48/14 رقم :6373 حلية الاولياء 311/4۔

الْمَذَايِيعِ الْبُذْرِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد نُوَمَةٌ غَافِلٌ عَنِ الشَّرِّ الْمَذَايِيعُ الْبُذْرِ كَثِيرُ الْكَلَامِ ❶

چراغ۔ یہ لوگ نہ ہی فساد برپا کرنے والے ہوں گے چغل خور ہوں گے نہ باتونی اور نہ بکواس کرنے والے۔ابو محمد نے کہا: ''نومة: برائی سے بے خبر کو کہتے ہیں۔''

المذاييع: چغل خور، بہت زیادہ باتیں کرنے والا۔

فوائد:...... بندہ علم سے معروف اور عمل سے عالم بنتا ہے کیونکہ علم کا عمل سے بہت گہرہ تعلق ہے جیسا کہ (فاطر:28) آیت سے واضح ہے کیونکہ علم سے خشیت حاصل ہوتی ہے اور خشیت سے عمل میں رغبت، چنانچہ عمل نہ ہوتو خشیت گئی، خشیت نہ ہوتو علم گیا۔

266۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ....

عَنْ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ بَعْدَ أَنْ تَعْلَمُوا فَلَنْ يَأْجُرَكُمُ اللَّهُ بِالْعِلْمِ حَتَّى تَعْمَلُوا۔ ❷

یزید بن جابر بیان کرتے ہیں کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا: ''علم سیکھنے کے بعد تم جو چاہو کرو تمہیں اللہ تعالیٰ علم کے ساتھ پناہ نہیں دے گا حتی کہ تم عمل کرو۔''

فوائد:...... معلوم ہوا علم بلا عمل وبال ہے۔

267۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَالِدِ بْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مَزْيَدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ ....

ابْنَ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدٍ أَنَّهُ أَتَى ابْنَ مُنَبِّهٍ فَسَأَلَهُ عَنِ الْحَسَنِ وَقَالَ لَهُ كَيْفَ عَقْلُهُ فَأَخْبَرَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّا لَنَتَحَدَّثُ أَوْ نَجِدُ فِي الْكُتُبِ أَنَّهُ مَا آتَى اللَّهُ عَبْدًا عِلْمًا فَعَمِلَ بِهِ عَلَى سَبِيلِ الْهُدَى فَيَسْلُبُهُ عَقْلَهُ حَتَّى

یزید بن جابر حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ ابن منبہ کے پاس آ کر حسن کا حال پوچھنے لگے اور انہوں نے کہا: ''اس کی عقل کیسی تھی؟'' انہوں نے اسے بتایا پھر فرمایا: ''ہم لوگ کہا کرتے تھے یا کتابوں میں پاتے تھے کہ ایسا نہیں ہوسکتا کہ اللہ کسی بندے کو علم دے اور وہ ہدایت کے راستے پر ہو کر اس پر عمل کرے اور اللہ اس سے اس کی

❶ ''اسنادہ منقطع'' اوفی بن دلھم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔ کتاب الزھد امام احمد 130۔ شعب الایمان رقم:9670۔

❷ ''اسنادہ منقطع'' یزید بن جابر الادری نے معاذ بن جبل کو نہیں پایا۔ کتاب الزھد، امام ابن مبارك، :62، حلية الاولياء 236/1۔

يَقْبِضَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ. ❶

عقل چھین لے حتی کہ اللہ اس کی روح کو اپنے پاس قبض کر لے۔''

268۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ بْنِ قَيْسٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ سَيْفٍ الْحِمْصِيُّ قَالَ............

حَدَّثَنِي أَبُو كَبْشَةَ السَّلُولِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَالِمًا لَا يَنْتَفِعُ بِعِلْمِهِ. ❷

ابوکبشہ سلولی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابودرداء رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے: ''قیامت کے دن مرتبے میں بدترین لوگوں میں سے وہ عالم (بھی) ہوگا جو اپنے علم سے فائدہ نہ اُٹھاتا ہو۔''

269۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو قُدَامَةَ ....

عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مَنْ يَزْدَدْ عِلْمًا يَزْدَدْ وَجَعًا. ❸

مالک بن دینار بیان کرتے ہیں کہ ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا: ''جو شخص علم میں زیادہ ہو جاتا ہے وہ دردمند بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔''

فوائد:...... علم سے معرفت الٰہی حاصل ہوتی ہے جوں جوں رب کی معرفت بڑھتی جاتی ہے ویسے ہی اس کی ذات کا جلال وعظمت بندے پر خوف طاری کرتا جاتا ہے۔ اور آدمی دنیا کی حقیقی لذتوں کے ساتھ ساتھ آخرت کی بہاریں حاصل کرنے والا بن جاتا ہے۔

270۔ وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مَا أَخَافُ عَلَى نَفْسِي أَنْ يُقَالَ لِي مَا عَلِمْتَ وَلَكِنْ أَخَافُ أَنْ يُقَالَ لِي مَاذَا عَمِلْتَ. ❹

اور ابودرداء نے کہا: ''میں اپنے نفس پر اس بات سے نہیں ڈرتا کہ مجھے کہا جائے: تم نے کتنا علم پڑھا؟ مگر میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ مجھے کہا جائے: ''تو نے کیا عمل کیا؟''

---

❶ '' اسناده ضعيف'' سعد نا معلوم ہے۔ شعب الايمان رقم: 1883۔

❷ '' اسناده ضعيف جدًا'' ابن قاسم جس کا مکمل نام، عبدالغفار بن قاسم بن قیس ہے وہ مردود و متروک راوی ہے۔ امام ابن مبارك، رقم: 40، حلية الاولياء 233/1۔

❸ '' اسناده ضعيف'' مالک بن دینار نے ابودرداء کو نہیں پایا۔ اور ابوقدامہ حارث بن عبید ضعیف ہے، جامع بيان العلم رقم: 900۔

❹ '' اسناده كالسابق'' مصنف ابن ابی شيبة 311/13، رقم 16446۔ كتاب الزهد، ابن مبارك، رقم: 39، اقتضاء العلم والعمل، رقم: 54۔

فوائد:...... قیامت میں اعمال کا ہی حساب وکتاب ہوگا جو کہ پکڑ یا نجات کا باعث بنیں گے۔ علم کا سوال تو نہیں ہوگا البتہ یہ بلندی درجات کا باعث ضرور بنے گا۔

271۔ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يَذْكُرُ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَدَارُسُ الْعِلْمِ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ خَيْرٌ مِنْ إِحْيَائِهَا۔ ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ''ایک گھڑی علم کا پڑھنا اور پڑھانا رات بھر جاگنے سے بہتر ہے۔''

272۔ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ إِنِّي لَأُجَزِّءُ اللَّيْلَ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ فَثُلُثٌ أَنَامُ وَثُلُثٌ أَقُومُ وَثُلُثٌ أَتَذَكَّرُ أَحَادِيثَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. ❷

اور ابوہریرۃ نے کہا: ''میں رات کو تین حصوں میں تقسیم کر لیتا ہوں ایک تہائی حصہ میں سوتا ہوں اور ایک تہائی میں قیام کرتا ہوں اور ایک تہائی میں رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو یاد کرتا ہوں۔''

273۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ....

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ مَنْ ابْتَغَى شَيْئًا مِنَ الْعِلْمِ يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ آتَاهُ اللّٰهُ مِنْهُ مَا يَكْفِيهِ. ❸

حسن بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے علم سے کچھ تلاش کرے، تو اللہ اسے اتنا دے گا جو اسے کافی ہوگا۔''

[28]......بَاب مَنْ هَابَ الْفُتْيَا مَخَافَةَ السَّقَطِ

غلطی کے خوف سے فتویٰ دینے سے ڈرنا

274۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ ....

حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ حَدِيثٍ فَحَدَّثَنِيهِ فَقُلْتُ إِنَّهُ يُرْفَعُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَا عَلَى مَنْ دُونَ النَّبِيِّ ﷺ أَحَبُّ إِلَيْنَا فَإِنْ كَانَ فِيهِ زِيَادَةٌ أَوْ نُقْصَانٌ

عاصم کہتے ہیں کہ میں نے شعبی سے ایک حدیث پوچھی تو اس نے بیان کی میں نے کہا کہ یہ نبی ﷺ کی طرف مرفوع ہے۔ شعبی نے کہا: ''نہیں، یہ نبی ﷺ کے علاوہ شخص سے ہے ہمیں یہ بات پسند ہے کیونکہ اگر اس میں

❶ ''اسنادہ ضعیف ولکن لهذا الاثر شواهد كثيرة'' المدخل، امام بیهقی رقم:459، جامع بيان العلم رقم: 107۔ الفقيه والمتفقه 14⓫19/1۔

❷ ''اسنادہ اسناد سابقه'' امام دارمی رحمہ اللہ نقل کرنے میں متفرد ہیں۔

❸ ''اسنادہ صحیح'' مصنف ابن ابی شيبة: 553/13 رقم 17248، حلية الاولياء: 228/4۔

كَانَ عَلَى مَنْ دُونَ النَّبِيِّ ﷺ. ❶ زیادتی یا کمی ہوگی تو نبی ﷺ کے علاوہ اسی شخص ہی ہوگی ۔''

فوائد:...... اس سے محدثین کی احتیاط کا اندازہ لگانا قطعی مشکل نہیں کہ انہوں نے روایت بالحدیث میں کستور احتیاط سے کام لیا ہے۔ یعنی حدیث کی براہ راست نبی ﷺ کی جانب نسبت کرنے کی بجائے کہا کہ فلاں شخص نے اس طرح بیان کیا ہے تا کہ کسی غلطی سے وعید کے زمرے میں نہ آ جائیں۔

275۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ فَقِيلَ لَهُ أَمَا تَحْفَظُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَدِيثًا غَيْرَ هَذَا قَالَ بَلَى وَلَكِنْ أَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ عَلْقَمَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ. ❷

ابرہیم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع کیا۔ ان سے کہا گیا: ''کیا آپ کو نبی ﷺ کی اس حدیث کے علاوہ کوئی اور حدیث یاد ہے؟'' انہوں نے کہا: ''کیوں نہیں! مگر یہ بات کہنی مجھے زیادہ اچھی لگتی ہے کہ عبداللہ کہتے ہیں علقمہ نے کہا:''

فوائد:...... ''محاقلة'' تیار فصل کی دانوں کے ساتھ خرید وفروخت کرنا۔ ''مزابنة'' اتری کھجور کی کھجور پر لگی کھجوروں سے خرید وفروخت کرنا۔ ان میں دھوکہ ہونے کی وجہ سے یہ حرام ہیں۔

276۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ....

عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِذَا حَدَّثَ بِحَدِيثٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ هَذَا أَوْ نَحْوَهُ أَوْ شِبْهَهُ أَوْ شَكْلَهُ. ❸

اسماعیل بن عبیداللہ کہتے ہیں کہ ابودرداء رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کرتے تو کہتے: ''اس طرح یا اس کے مشابہ یا اس جیسی۔''

فوائد:...... یہ کہنے کی بجائے کہ آپ ﷺ نے یہ فرمایا اس جیسی یا اس کے مشابہ کہنا زیادہ قرین قیاس ہے۔

277۔ أَخْبَرَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ....

عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ ربیعہ بن یزید کہتے ہیں کہ ابودرداء رضی اللہ عنہ جب کوئی حدیث

❶ ''اسناده صحيح'' مصنف ابن ابی شيبة 754/8، رقم :6275

❷ ''اسناده صحيح'' الطبقات لابن سعد 190/6۔

❸ ''اسناده ضعيف'' اسماعیل بن عبیداللہ المخزومی نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ اور محمد بن کثیر ضعیف ہے۔ تاریخ ابوزرعہ رقم:1473، الكفاية ص:206۔

إِذَا حَـدَّثَ حَـدِيثًا قَالَ اللّٰهُمَّ إِلَّا هَكَذَا أَوْ كَشَكْلِهِ. ❶

بیان کرتے تو کہتے: ''مگر اس طرح یا اس جیسی۔''

278۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُسْلِمٍ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ ....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ كُنْتُ لَا تَفُوتُنِي عَشِيَّةُ خَمِيسٍ إِلَّا آتِي فِيهَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ فَمَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ لِشَيْءٍ قَطُّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ حَتّٰى كَانَتْ ذَاتَ عَشِيَّةٍ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَاغْرَوْرَقَتَا عَيْنَاهُ وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهُ فَأَنَا رَأَيْتُهُ مَحْلُولَةً أَزْرَارُهُ وَقَالَ أَوْ مِثْلُهُ أَوْ نَحْوُهُ أَوْ شَبِيهٌ بِهِ. ❷

ابراہیم تیمی اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ عمرو بن میمون نے کہا: ''میں ہر جمعرات کی رات عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس جاتا تھا۔ میں نے کبھی ان کو یہ کہتے ہوئے نہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حتی کہ ایک رات انہوں نے کہا: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:'' عمرو بن میمون کہتے ہیں: ''ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔'' اور انہوں نے کہا: ''یہ اس جیسی ہے یا اس کی مثل ہے یا اس کے مشابہہ ہے۔''

فوائد:...... (قَالَ رَسُوْلُ الله) کس قدر ذمہ داری والا جملہ، صحابہ رضی اللہ عنہم کے فعل سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

279۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ عَنِ الشَّعْبِيِّ ....

وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ إِذَا حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْأَيَّامِ تَرَبَّدَ وَجْهُهُ وَقَالَ هَكَذَا أَوْ نَحْوَهُ هَكَذَا أَوْ نَحْوَهُ۔ ❸

ابن سیرین بیان کرتے ہیں کہ اگر ابن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے دنوں کی حدیث بیان کرتے تو ان کا چہرہ متغیر ہو جاتا اور کہتے: ''اس طرح یا اس جیسی، اس طرح یا اس جیسی۔''

280۔ أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ....

حَدَّثَنَا تَوْبَةُ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ قَالَ لِي

توبہ عنبری بیان کرتے ہیں کہ مجھے شعبی نے کہا: ''کیا

❶ '' اسناده منقطع'' ربیعہ بن یزید نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ حلية الاولياء 23/1، الكفاية ص: 205۔

❷ '' اسناده صحيح'' مصنف ابن ابی شيبة 753/8۔ سنن ابن ماجه، المقدمه: 23 باب التوقی فی الحديث عن رسول، المحدث الفاصل 549۔

❸ '' اسناده ضعيف'' اشعث بن سوار ضعیف ہے۔

الشَّعْبِيُّ أَرَأَيْتَ فُلَانًا الَّذِي يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ قَعَدْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ سَنَتَيْنِ أَوْ سَنَةً وَنِصْفًا فَمَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا إِلَّا هَذَا الْحَدِيثَ. ❶

تم نے فلاں شخص کو دیکھا ہے جو کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؟'' میں ابن عمر کے پاس دو سال یا اڑھائی سال رہا تو میں نے اس حدیث کے علاوہ ان کو رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا۔''

فوائد:...... جس حدیث کے بیان میں صحابہ رضی اللہ عنہم اور ائمہ حفظہ اللہ نے اس قدر ذمہ داری کا ثبوت دیا ہو اس کے بارے میں لوگوں میں شکوک وشبہات پیدا کرنا اورعوام ذہنوں کو پراگندہ کرنا جیسا کہ منکرین حدیث کا طریقہ کار رہا ہے کس طرح درست ہوسکتا ہے۔

281۔ أَخْبَرَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ....

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ جَالَسْتُ ابْنَ عُمَرَ سَنَةً فَلَمْ أَسْمَعْهُ يَذْكُرُ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔ ❷

عبداللہ بن ابوسفر کہتے ہیں کہ شعبی نے کہا: میں نے ابن عمر کے پاس ایک سال مجلس اختیار کی، میں نے انہیں رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث ذکر کرتے ہوئے نہیں سنا۔

282۔ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ ....

عَنْ ثَابِتِ بْنِ قُطْبَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُحَدِّثُنَا فِي الشَّهْرِ بِالْحَدِيثَيْنِ أَوِ الثَّلَاثَةِ. ❸

ثابت بن قطبہ انصاری کہتے ہیں کہ عبداللہ ہمیں ایک ماہ میں دو یا تین حدیثیں بیان کرتے تھے۔

283۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ ....

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ مَرَّ بِنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا بِبَعْضِ مَا

عبدالملک عبید کہتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ بن مالک کا ہمارے پاس سے گذر ہوا تو ہم نے کہا: ''ہمیں کوئی حدیث سنائیں

---

❶ " اسناده صحيح" السنن الكبرىٰ 323/9،باب ما جاء في الضب، مصنف ابن ابي شيبة 755/8 رقم :6278۔المحدث الفاصل رقم:739۔

❷ " اسناده صحيح" سنن ابن ماجه، المقدمه :26باب التوقي في الحديث عن رسول الله W، مصنف ابن ابي شيبة755/8رقم: 6279۔

❸ " اسناده حسن" امام دارمی بایں الفاظ روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ وَأَتَحَلَّلُ. ❶

جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔" انہوں نے کہا: "جی ہاں!"

284۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ.........

عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كَانَ أَنَسٌ قَلِيلَ الْحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ إِذَا حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. ❷

محمد کہتے ہیں انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی کم ہی حدیثیں بیان کرتے تھے، جب رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کرتے تو کہتے: "یا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔"

فوائد:...... "اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ الله" حدیث بیان کرتے ہوئے اس کا آخر میں استعمال کرنا انتہائی پر اہمیت ہے لہٰذا اسے اپنانا بہتر ہے۔ اور کمال احتیاط وورع کی نشانی ہے۔

285۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ ....

عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كَانَ أَنَسٌ إِذَا حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَدِيثًا قَالَ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. ❸

محمد کہتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کرتے تو کہتے: "جس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔"

286۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ....

حَدَّثَنِي السَّائِبُ ابْنُ يَزِيدَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ سَعْدٍ إِلَى مَكَّةَ فَمَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ. ❹

سائب بن یزید کہتے ہیں کہ میں سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ گیا تو میں نے انہیں رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کرتے نہیں سنا، حتی کہ ہم مدینہ لوٹ آئے۔

287۔ أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا بَيَانٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ ....

---

❶ "اسناده جيّد"

❷ "اسناده صحيح" مصنف ابن ابی شيبة 754/8 رقم 6274 سنن ابن ماجه، المقدمه، باب التوقی فی الحديث عن رسول الله ﷺ الكفاية ص: 206۔ جامع بيان العلم وفضله، رقم: 426۔

❸ "اسناده صحيح"

❹ "اسناده صحيح" سنن ابن ماجه ،المقدمه، باب التوقی فی الحديث عن رسول الله W، مصنف ابن ابی شيبة 755/8۔ رقم: 6277۔

عَنْ قَرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ عُمَرَ شَيَّعَ الْأَنْصَارَ حِينَ خَرَجُوا مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ أَتَدْرُونَ لِمَ شَيَّعْتُكُمْ قُلْنَا لِحَقِّ الْأَنْصَارِ قَالَ إِنَّكُمْ تَأْتُونَ قَوْمًا تَهْتَزُّ أَلْسِنَتُهُمْ بِالْقُرْآنِ اهْتِزَازَ النَّخْلِ فَلَا تَصُدُّوهُمْ بِالْحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا شَرِيكُكُمْ قَالَ فَمَا حَدَّثْتُ بِشَيْءٍ وَقَدْ سَمِعْتُ كَمَا سَمِعَ أَصْحَابِي. ❶

قرظہ بن کعب بیان کرتے ہیں کہ عمر نے انصار کو رخصت کیا جب وہ مدینہ سے جانے لگے تو عمر نے کہا: ’’کیا تم جانتے ہو کہ میں تمہیں کیوں رخصت کرنے آیا ہوں؟‘‘ ہم نے کہا: ’’انصار کے لئے‘‘ عمر نے کہا: ’’تم ایسی قوم کے پاس جا رہے ہو جن کی زبانیں قرآن کی تلاوت کی وجہ سے کھجور کی شاخوں کی طرح ہلتی ہوں گی۔ تم ان کو رسول اللہ ﷺ کی حدیث سے نہ روکنا اور میں تمہارا شریک ہوں۔‘‘ قرظہ کہتے ہیں: ’’میں نے ان کو کوئی حدیث نہیں سنائی حالانکہ میں نے بھی اپنے ساتھیوں کی طرح احادیث سن رکھی تھیں۔‘‘

فوائد:...... اسلام کے بیشتر احکام احادیث کے ساتھ خاص ہیں۔ مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوۃ وغیرہ ان کو حدیث کے بغیر سمجھنا ناممکن ہے۔ اس لیے ان کے بارے حدیث کا بیان ناگزیر ہے۔ البتہ ایسی احادیث مثلاً جو آپ ﷺ کے ظاہری حسن کے متعلق یا اور خوبیوں کے متعلق یعنی جن کا براہِ راست مسائل سے تعلق نہیں یہ دوسری قسم سے عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو روکا ہوگا۔ (واللہ اعلم)

288۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ..........

عَنْ قَرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَهْطًا مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى الْكُوفَةِ فَبَعَثَنِي مَعَهُمْ فَجَعَلَ يَمْشِي مَعَنَا حَتّٰى أَتَى صِرَارَ وَصِرَارُ مَاءٌ فِي طَرِيقِ الْمَدِينَةِ فَجَعَلَ يَنْفُضُ الْغُبَارَ عَنْ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ تَأْتُونَ الْكُوفَةَ فَتَأْتُونَ قَوْمًا لَهُمْ أَزِيزٌ بِالْقُرْآنِ فَيَأْتُونَكُمْ فَيَقُولُونَ قَدِمَ أَصْحَابُ

قرظہ بن کعب کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے انصار کا ایک لشکر کوفہ کی طرف بھیجا تو مجھے بھی ان کے ساتھ بھیجا اور وہ ہمارے ساتھ چلنے لگے حتی کہ صرار پر آئے مدینہ کے راستہ میں ایک کنواں ہے اور وہ اپنے پاؤں سے گرد وغبار اتارنے لگے پھر انہوں نے کہا: ’’تم کوفہ جا رہے ہو تم ایسی قوم کے پاس جاؤ گے جن کی آوازیں قرآن (پڑھنے) کی وجہ سے رونے کی طرح ہوں گی اور وہ کہیں گے کہ محمد ﷺ کے ساتھی آ گئے، محمد ﷺ کے ساتھی آ گئے، وہ تمہارے

❶ ’’اسناده صحيح‘‘ طبقات ابن سعد 2/6، جامع بيان العلم وفضله 1691، مستدرك حاكم: 102/1۔

مُحَمَّدٍ قَدِمَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ فَيَأْتُونَكُمْ فَيَسْأَلُونَكُمْ عَنِ الْحَدِيثِ فَاعْلَمُوا أَنَّ أَسْبَغَ الْوُضُوءِ ثَلَاثٌ وَثِنْتَانِ تُجْزِيَانِ ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ تَأْتُونَ الْكُوفَةَ فَتَأْتُونَ قَوْمًا لَهُمْ أَزِيزٌ بِالْقُرْآنِ فَيَقُولُونَ قَدِمَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ قَدِمَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ فَيَأْتُونَكُمْ فَيَسْأَلُونَكُمْ عَنِالْحَدِيثِ فَأَقِلُّوا الرِّوَايَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا شَرِيكُكُمْ فِيهِ قَالَ قَرَظَةُ وَإِنْ كُنْتُ لَأَجْلِسُ فِي الْقَوْمِ فَيَذْكُرُونَ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي لَمِنْ أَحْفَظِهِمْ لَهُ فَإِذَا ذَكَرْتُ وَصِيَّةَ عُمَرَ سَكَتُّ قَالَ أَبُو مُحَمَّد مَعْنَاهُ عِنْدِي الْحَدِيثُ عَنْ أَيَّامِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ السُّنَنَ وَالْفَرَائِضَ۔ ❶

پاس آئیں گے اور تم سے کوئی حدیث پوچھیں گے تو رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کم روایت کرنا اور میں اس بارے میں تمہارا شریک ہوں۔'' قرظہ کہتے ہیں: ''میں لوگوں میں بیٹھتا اور وہ نبی ﷺ کی حدیث کا ذکر کرتے اور مجھے آپ کی حدیثیں سب سے زیادہ یاد تھیں جب میں ذکر کرنے لگتا تو مجھے عمر رضی اللہ عنہ کی بات یاد آتی اور میں خاموش ہو جاتا۔'' ابو محمد کہتے ہیں: ''ان حدیثوں کا مطلب میرے نزدیک یہ ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی لڑائی کی حدیثیں تھیں، سنن و فرائض کی حدیثیں نہ تھیں۔''

289۔ أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ............

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ ارْتَعَدَ ثُمَّ قَالَ نَحْوَ ذَلِكَ أَوْ فَوْقَ ذَاكَ۔ ❷

علقمہ کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر وہ کانپ گئے پھر کہا: ''اس طرح یا اس سے زائد۔''

290۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ............

عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ

ابو نجیح بیان کرتے ہیں کہ مجاہد نے کہا: میں ابن عمر کے

❶ ''اسناده ضعيف'' سنن ابن ماجه، المقدمه، باب التوقى فى الحديث عن رسول الله ﷺ معرفة السنن والاثار، رقم:17739۔

❷ ''اسناده صحيح'' مسند احمد رقم:4016 طبع مكتب اسلامى، مستدرك حاكم:111/1۔

صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمْ أَسْمَعْهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِحَدِيثٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَأُتِيَ بِجُمَّارٍ فَقَالَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرًا مِثْلَ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ النَّخْلَةُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا أَصْغَرُ الْقَوْمِ فَسَكَتُّ قَالَ عُمَرُ وَدِدْتُ أَنَّكَ قُلْتَ وَعَلَيَّ كَذَا. ❶

ساتھ مدینہ گیا۔ میں نے انہیں رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے صرف ایک بار یہی بیان کیا کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا ایک درخت کا گودا لایا گیا آپ ﷺ نے فرمایا: ''درختوں میں سے ایک درخت ہے جو مسلمان آدمی کی طرح ہے۔'' میں نے ارادہ کیا کہ میں کہوں: ''وہ کھجور کا درخت ہے۔'' پھر میں نے دیکھا کہ ''میں لوگوں میں سے چھوٹا ہوں، تو میں خاموش ہوگیا۔'' عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''میری خواہش تھی کہ تم نے کہہ دیا ہوتا اور مجھے اتنا زیادہ بار ہوتا۔''

فوائد:...... اس سے درج ذیل باتیں معلوم ہوئیں: (۱) صحابہ رضی اللہ عنہم کا کم کم حدیث بیان کرنا (۲) کھجور کا درخت مسلمان کی طرح ہونا مثلاً آندھیوں، طوفانوں اور ادھر ادھر جھولنے کے باوجود اپنی جڑ پر کھڑے رہنا جس طرح مسلمان مصائب میں ڈٹا رہتا ہے۔ پھر جس طرح کھجور نرم، میٹھی اور شرینی سے لبریز ہوتی ہے اسی طرح مسلمان نرم زبان، صاحب ایمان اور باخلاق ہوتا ہے، کھجور کھانے سے تقویت ملتی ہے اسی طرح مومن کے پاس بیٹھنے سے روحانیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ (۳) چھوٹوں کا بڑوں کی محفل میں خاموشی اختیار کرنا (۴) اگر کوئی علمی بات کسی کی سمجھ میں نہ آرہی ہو تو اسے بڑوں کی محفل میں بیان کیا جاسکتا ہے۔

291۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْهَدَادِيُّ ....

حَدَّثَنَا صَالِحٌ الدَّهَّانُ قَالَ مَا سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ قَطُّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِعْظَامًا وَاتِّقَاءً أَنْ يَكْذِبَ عَلَيْهِ۔ ❷

صالح دھان کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن یزید کو کبھی یہ کہتے ہوئے نہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اسے بڑی بات سمجھنے اور آپ پر جھوٹ باندھنے سے پرہیز کرنے کی وجہ سے۔''

292۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ ....

---

❶ ''صحیح البخاری، کتاب العلم، باب قول المحدث حدثنا، حدیث: 61،صحیح مسلم۔کتاب صفات المنافقین، باب مثل المومن مثال النخلة، حدیث: 7030۔

❷ ''اسنادہ جید'' کتاب المعرفة امام فسوی 15/2۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ جَاءَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى كَعْبٍ يَسْأَلُ عَنْهُ وَكَعْبٌ فِي الْقَوْمِ فَقَالَ كَعْبٌ مَا تُرِيدُ مِنْهُ فَقَالَ أَمَا إِنِّي لَا أَعْرِفُ لِأَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَكُونَ أَحْفَظَ لِحَدِيثِهِ مِنِّي فَقَالَ كَعْبٌ أَمَا إِنَّكَ لَنْ تَجِدَ طَالِبَ شَيْءٍ إِلَّا سَيَشْبَعُ مِنْهُ يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ إِلَّا طَالِبَ عِلْمٍ أَوْ طَالِبَ دُنْيَا فَقَالَ أَنْتَ كَعْبٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ لِمِثْلِ هَذَا جِئْتُ۔ ❶

عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کعب رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی بات پوچھنے آئے اور کعب لوگوں میں تھے کعب نے کہا: ''آپ ان سے کیا چاہتے ہیں؟'' پھر ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''آپ جان لیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے کسی کو مجھ سے زیادہ حدیثیں یاد نہیں ہیں۔'' تو کعب نے کہا: تو جس کو بھی کوئی چیز تلاش کرنے والا پائے گا وہ کسی نہ کسی دن اس سے سیر ہو جائے گا۔ مگر علم تلاش کرنے والا یا دنیا تلاش کرنے والا کبھی اس سے سیر نہیں ہوتا۔'' ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''کیا تو کعب ہے؟'' انہوں نے کہا: ''ہاں۔'' ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں اسی لئے آیا تھا۔''

293۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ............

عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ قَالَ مَنْ جَمَعَ عِلْمَ النَّاسِ إِلَى عِلْمِهِ وَكُلُّ طَالِبِ عِلْمٍ غَرْثَانُ إِلَى عِلْمٍ۔ ❷

طاوس کہتے ہیں: ''عرض کی گئی اے اللہ کے رسول ﷺ! لوگوں میں زیادہ عالم کون ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے علم کے ساتھ لوگوں کے علم کو جمع کرے اور طالب علم علم کا بھوکا ہے۔''

فوائد:...... معلوم ہوا علم کو مسلسل لوگوں سے حاصل کرنے سے ہی آدمی بڑا عالم بن سکتا ہے۔ اور یہ اسی کے لیے ممکن ہے جو علم کی بھوک مٹنے نہ دے۔ نیز انسان غور کرنے سے جان سکتا ہے کہ ہر دوسرے شخص میں اللہ نے کوئی نہ کوئی خوبی ضرور پیدا کی ہے۔ جس کو یہ حاصل کر کے اپنے علم میں اضافہ کر سکتا ہے۔

294۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ............

عَنِ الْخَلِيلِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ

خلیل بن مرۃ بیان کرتے ہیں کہ معاویہ بن قرۃ نے کہا:

---

❶ ''اسناده منقطع ضعيف'' مستدرك حاكم 92/1، امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''فيه انقطاع''

❷ ''اسناده صحيح''

قُرَّةَ قَالَ كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا الْمَشْيَخَةُ وَهُمْ يَتَرَاجَعُونَ فِيهِمْ عَابِدُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ شَابٌّ فِي نَاحِيَةِ الْقَوْمِ أَفِيضُوا فِي ذِكْرِ اللّٰهِ بَارَكَ اللّٰهُ فِيكُمْ فَنَظَرَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فِي أَيِّ شَيْءٍ رَآنَا ثُمَّ قَالَ بَعْضُهُمْ مَنْ أَمَرَكَ بِهَذَا فَمُرْ لَئِنْ عُدْتَ لَنَفْعَلَنَّ وَلَنَفْعَلَنَّ. ❶

''میں ایک حلقہ میں تھا جس میں بوڑھے لوگ موجود تھے اور وہ آپس میں باتیں کر رہے تھے ان میں عابد بن عمرو بھی تھے ایک نوجوان لوگوں کے کنارے سے بولا: اللہ کے ذکر کی طرف متوجہ ہو جاؤ اللہ تم میں برکت کرے تو لوگوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا کہ اس نے ہمیں کس کام دیکھا ہے۔ پھر ان میں سے ایک شخص نے اس سے کہا: اس بات کا تجھے کس نے حکم دیا ہے؟'' تو یہاں سے چلا جا اگر دوبارہ تو نے یہ بات کہی تو ہم اس طرح اور اس طرح کریں گے۔''

فوائد:...... یعنی مشائخ نے مسائل کے بارے گفتگو کو ذکر اللہ کے معنی میں لیا کہ دینی امور میں گفتگو بھی اللہ کے ذکر کے مترادف ہے۔

295۔ أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ ....

عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ نِعْمَ الْمَجْلِسُ مَجْلِسٌ يُنْشَرُ فِيهِ الْحِكْمَةُ وَتُرْجَى فِيهِ الرَّحْمَةُ. ❷

عون بن عبداللہ کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا: ''کیسی اچھی وہ مجلس ہے جس میں علم پھیلایا جائے اور اس میں رحمت کی امید کی جائے۔''

[29]......بَاب مَنْ قَالَ الْعِلْمُ الْخَشْيَةُ وَتَقْوَى اللّٰهِ

اس شخص کا بیان جو کہے: ''علم اللہ کا ڈر اور خوف ہے!''

296۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ....

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَشَخَصَ بِبَصَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ هَذَا أَوَانُ يُخْتَلَسُ الْعِلْمُ مِنَ

ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ نے اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھائی پھر فرمایا: ''جس وقت لوگوں سے علم چھین لیا جائے گا حتی کہ علم

---

❶ " اسناده ضعيف ولكن له شواهد۔

❷ رجاله ثقاتٌ غير انه منقطع" عون بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔ جامع بيان العلم رقم: 215۔

النَّاسِ حَتّٰی لَا یَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلٰی شَیْءٍ فَقَالَ زِیَادُ بْنُ لَبِیدٍ الْأَنْصَارِیُّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَکَیْفَ یُخْتَلَسُ مِنَّا وَقَدْ قَرَأْنَا الْقُرْآنَ فَوَاللّٰهِ لَنَقْرَأَنَّهُ وَلَنُقْرِئَنَّهُ نِسَائَنَا وَأَبْنَائَنَا فَقَالَ ثَکِلَتْكَ أُمُّكَ یَا زِیَادُ إِنْ کُنْتُ لَأَعُدُّكَ مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الْمَدِینَةِ هَذِهِ التَّوْرَاةُ وَالْإِنْجِیلُ عِنْدَ الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارَی فَمَاذَا یُغْنِی عَنْهُمْ قَالَ جُبَیْرٌ فَلَقِیتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ قَالَ قُلْتُ أَلَا تَسْمَعُ مَا یَقُولُ أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِی قَالَ قَالَ صَدَقَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِنْ شِئْتَ لَأُحَدِّثَنَّكَ بِأَوَّلِ عِلْمٍ یُرْفَعُ مِنَ النَّاسِ الْخُشُوعُ یُوْشِكُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَ الْجَمَاعَةِ فَلَا تَرَی فِیهِ رَجُلًا خَاشِعًا. ❶

کی کسی چیز پر قدرت نہیں رکھیں گے۔'' زیاد بن لبید انصاری نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! ہم سے علم کیسے چھینا جائے گا، حالانکہ ہم قرآن پڑھتے ہیں اللہ کی قسم ہم خود بھی پڑھیں گے اور اپنی عورتوں اور بیٹوں کو بھی پڑھائیں گے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے زیاد! تجھے تیری ماں گم پائے، میں تجھے مدینہ کے سمجھداروں میں شمار کرتا تھا، یہ تورات اور انجیل یہودیوں اور عیسائیوں کے پاس ہے۔ تو انہیں کیا فائدہ ہوا؟'' جبیر کہتے ہیں میں عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ کو ملا، میں نے کہا: ''کیا تو نے سنا ہے، جو تیرا بھائی ابودرداء کہتا ہے؟ پھر میں نے اسے اس بات کی خبر دی جو ابودرداء نے کہی تھی۔ اس نے کہا: ''ابودرداء نے سچ کہا ہے اگر تو چاہے تو میں تجھے پہلے علم کے متعلق بتاؤں جو لوگوں سے اٹھا لیا جائے گا وہ عاجزی ہے قریب ہے کہ تو کسی جامع مسجد میں داخل ہو تو کوئی عاجزی کرنے والا آدمی نہ پاؤ۔''

فوائد:...... معلوم ہوا خشوع وخضوع کا علم سے گہرا تعلق ہے کیونکہ علم سے رب کی معرفت اور معرفت سے خشوع وخشیت حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ عدم خشوع عدم علم پر دلالت کرتا ہے۔ مزید اگلی حدیث دیکھئے۔

297۔ أَخْبَرَنَا یَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِیمَ حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْوَلِیدُ بْنُ جَمِیلٍ الْکِنَانِیُّ............

حَدَّثَنَا مَکْحُولٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِی عَلَی أَدْنَاکُمْ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ

مکحول بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عالم کی فضیلت عابد پر اس طرح ہے جس طرح میری فضیلت تمہارے ادنی پر ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ

❶ ''صحیح بالشواهد'' جامع ترمذی، کتاب العلم باب ما جاء فی ذهاب العلم رقم: 2655، مستدرك حاكم 1/99، مجمع الزوائد رقم 994-993-992۔

الْآيَةَ إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ سَمَاوَاتِهِ وَأَرْضِيهِ وَالنُّونَ فِي الْبَحْرِ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يُعَلِّمُونَ النَّاسَ الْخَيْرَ. ❶

آیت پڑھی: ''اللہ سے اس کے علماء بندے ہی ڈرتے ہیں۔'' (فاطر: ۲۸) ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے اور آسمان و زمین والے اور سمندر کی مچھلیاں ان لوگوں پر رحمت کی دعائیں کرتی ہیں۔ جو لوگوں کو بھلائی سکھائیں۔''

فوائد:...... عابد کی عبادت کا فائدہ صرف اسی کی ذات کو جب کہ عالم کے علم کا فائدہ جمیع الناس کو ہوتا ہے لہٰذا اس کے بتانے سے جتنوں کو عبادت کی توفیق ملے گی ان سب کا ثواب برابر اس کے اکاؤنٹ میں جمع ہوتا جائے گا۔ نیز سبھی مخلوقات کی دعائیں بطور بونس حاصل ہوں گی۔

298۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَسَدٍ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ عَنْ سُفْيَانَ ....

عَنْ لَيْثٍ عَنْ رَجُلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ لَا يَكُونُ الرَّجُلُ عَالِمًا حَتّٰى لَا يَحْسُدَ مَنْ فَوْقَهُ وَلَا يَحْقِرَ مَنْ دُونَهُ وَلَا يَبْتَغِيَ بِعِلْمِهِ ثَمَنًا۔ ❷

لیث ایک آدمی سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی اس وقت تک عالم نہیں بن سکتا جب تک وہ اپنے سے بڑوں پر حسد نہ کرے اور چھوٹوں کو حقیر نہ سمجھے اور اپنے علم سے دنیا نہ تلاش کرے۔''

فوائد:...... عالم کے لیے ان تین چیزوں سے بری ہونا ضروری ہے: (۱) بڑوں سے حسد (۲) کمتروں کو حقیر جاننا (۳) علم کے ذریعے دنیا طلبی۔ لیکن آج کل یہ تینوں اوصاف رزیلہ اکثر علماء نے اپنے اوپر لازم کر لیے ہیں۔

299۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ ....

عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْأَعْلَى التَّيْمِيَّ يَقُولُ مَنْ أُوتِيَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَا يُبْكِيهِ لَخَلِيقٌ أَنْ لَا يَكُونَ أُوتِيَ عِلْمًا يَنْفَعُهُ لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى نَعَتَ الْعُلَمَاءَ ثُمَّ

مسعر کہتے ہیں کہ میں نے عبدالاعلیٰ تیمی کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''جس کو ایسا علم دیا جائے جس سے وہ نہ روئے تو وہ اس لائق ہے کہ اسے وہ علم نہ دیا جائے جو اسے نفع پہنچائے۔ کیونکہ اللہ نے عالموں کی صفت بیان کی ہے۔''

---

❶ '' حسن انشاء اللہ'' جامع ترمذی، کتاب العلم، باب ما جاء فی فضله الفقه علی العبادة رقم: 2686، المعجم الکبیر طبرانی 278/8 رقم: 7911، الدر المنثور 251/5۔

❷ '' اسناده ضعیف'' مصنف ابن شیبة 223/13 رقم: 16477، حلیة الاولیاء 306/1، جامع بیان العلم رقم: 858۔

قَرَأَ الْقُرْآنَ إِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ إِلَى قَوْلِهِ يَبْكُونَ. ❶

پھر انہوں نے قرآن کی یہ آیت پڑھی: ''بے شک وہ لوگ جو علم دیئے گئے ..الخ۔'' (اسراء: ۱۰۹،۱۰۷)

فوائد:...... یعنی علماء کے جلیل اوصاف میں سے ایک بڑا وصف ان کا خوف الٰہی سے رونا ہے۔ بلکہ ایک محدث فرماتے ہیں: باعمل عالم دین دو چیزوں سے کبھی سیر نہیں ہوتا (۱) اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا سے (۲) اور اپنے گناہوں کو یاد کر کے رونے سے۔

300۔ أَخْبَرَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ ....

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ۔ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ لَا تَكُونُ عَالِمًا حَتّٰى يَكُونَ فِيكَ ثَلَاثُ خِصَالٍ لَا تَبْغِي عَلَى مَنْ فَوْقَكَ وَلَا تَحْقِرُ مَنْ دُونَكَ وَلَا تَأْخُذُ عَلٰى عِلْمِكَ دُنْيَا۔ ❷

عبیداللہ بن عمر عمری بیان کرتے ہیں کہ ابوحازم نے کہا: ''تو اس وقت تک عالم نہیں ہوسکتا جب تک تجھ میں تین خوبیاں نہ ہوں۔ (۱) اپنے سے بڑے پر ظلم نہ کرو۔ (۲) اپنے سے چھوٹے کو حقیر نہ جانو۔ (۳) اپنے علم سے دنیا تلاش نہ کرو۔''

فوائد:...... عالم باعمل ہی حقیقی مقبول عالم ہے ورنہ علم بلاعمل وبال ہے اسی طرح اپنے آپ کو نمایاں کرنے کے لیے علم کا حصول گناہ کا باعث ہے۔ نیز حصول علم کے بعد ہر وقت رب تعالیٰ کی طرف دھیان رہنا چاہیے۔ تبھی علم موجب خیر ہوتا ہے۔

301۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ ....

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى الدِّمَشْقِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ لَا تَكُونُ عَالِمًا حَتّٰى تَكُونَ مُتَعَلِّمًا وَلَا تَكُونُ بِالْعِلْمِ عَالِمًا حَتّٰى تَكُونَ بِهِ عَامِلًا وَكَفَى بِكَ إِثْمًا أَنْ لَا تَزَالَ مُخَاصِمًا وَكَفَى بِكَ إِثْمًا أَنْ لَا تَزَالَ مُمَارِيًا وَكَفَى بِكَ

سلیمان بن موسیٰ دمشقی ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کہا: ''تم عالم نہیں بنو گے حتی کہ تم علم سیکھو اور تم علم سے عالم نہیں بن سکتے حتی کہ تم اس پر عمل کرو، اور تمہارے گناہ کے لئے یہی کافی ہے کہ تم بحث کرنے والے بن جاؤ۔ اور تمہارے گناہ کے لئے یہی کافی ہے کہ اللہ کی ذات کے علاوہ باتیں کرو۔''

---

❶ '' اسناده جيد'' كتاب امام ابن مبارك ص:125،حلية الاولياء 88/5مصنف ابن ابى شيبة542/13۔

❷ '' اسناده ضعيف'' حلية الاولياء 342/3۔

كَاذِبًا أَنْ لَا تَزَالَ مُحَدِّثًا فِي غَيْرِ ذَاتِ اللّٰهِ۔ ❶

فوائد:...... عالم باعمل ہی حقیقی مقبول عالم ہے ورنہ علم بلاعمل وبال ہے اسی طرح اپنے آپ کو نمایاں کرنے کے لیے علم کا حصول گناہ کا باعث ہے۔ نیز حصول علم کے بعد ہر وقت رب تعالیٰ کی طرف دھیان رہنا چاہیے۔ تبھی علم موجب خیر ہوتا ہے۔

302۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَخِيهِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ ....

عَنْ عِمْرَانَ الْمِنْقَرِيِّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ يَوْمًا فِي شَيْءٍ قَالَهُ يَا أَبَا سَعِيدٍ لَيْسَ هَكَذَا يَقُولُ الْفُقَهَاءُ فَقَالَ وَيْحَكَ وَرَأَيْتَ أَنْتَ فَقِيهًا قَطُّ إِنَّمَا الْفَقِيهُ الزَّاهِدُ فِي الدُّنْيَا الرَّاغِبُ فِي الْآخِرَةِ الْبَصِيرُ بِأَمْرِ دِينِهِ الْمُدَاوِمُ عَلَى عِبَادَةِ رَبِّهِ. ❷

عمران منقری کہتے ہیں کہ میں نے ایک دن حسن سے ایک بات کہی جس کے وہ قائل تھے کہ ”اے ابوسعید! علماء تو ایسے نہیں کہتے۔ تو انہوں نے کہا: ”تجھ پر افسوس ہے کیا کبھی تو نے کوئی عالم دیکھا؟ عالم تو صرف وہ ہوتا ہے جو دنیا سے بے رغبتی کرنے والا ہو۔ اور آخرت کا خواہش مند ہو اپنے دینی کام پر نظر رکھنے والا ہو۔ اپنے رب کی عبادت پر ہمیشگی کرنے والا ہو۔“

303۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ إِسْمَعِيلَ الْبَجَلِيُّ ....

عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قِيلَ لَهُ مَنْ أَفْقَهُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ أَتْقَاهُمْ لِرَبِّهِ. ❸

معسر کہتے ہیں کہ سعد بن ابراہیم سے کہا گیا کہ اہل مدینہ میں سب سے زیادہ عالم کون ہے؟“ انہوں نے کہا: ”ان میں سے وہ جو اپنے رب سے زیادہ ڈرتا ہو۔“

304۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ....

عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ إِنَّمَا الْفَقِيهُ مَنْ يَخَافُ اللّٰهَ۔ ❹

لیث بن ابوسلیم بیان کرتے ہیں کہ مجاہد نے کہا: ”عالم وہ ہے جو اللہ سے ڈرے۔“

---

❶ ” اسناده حسن“ كتاب الزهد امام وكيع، رقم :220، اقتضاء العلم رقم:16۔

❷ ” اسناده صحيح“ مصنف ابن ابی شيبة:498/13، رقم :17037۔ حلية الاولياء :147/2۔

❸ ” حسن بالشواهد“ حلية الاولياء169/3۔

❹ ” اسناده ضعيف والمعنى صحيح“ مصنف ابن ابی شيبة :17301حلية الاولياء 280/3، جامع بيان العلم رقم:1547۔

305۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ عَنْ يَعْقُوبَ الْقُمِّيِّ حَدَّثَنِي لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ يَحْيَى هُوَ ابْنُ عَبَّادٍ ....

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ إِنَّ الْفَقِيهَ حَقَّ الْفَقِيهِ مَنْ لَمْ يُقَنِّطِ النَّاسَ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُمْ فِي مَعَاصِي اللَّهِ وَلَمْ يُؤَمِّنْهُمْ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ وَلَمْ يَدَعِ الْقُرْآنَ رَغْبَةً عَنْهُ إِلَى غَيْرِهِ إِنَّهُ لَا خَيْرَ فِي عِبَادَةٍ لَا عِلْمَ فِيهَا وَلَا عِلْمٍ لَا فَهْمَ فِيهِ وَلَا قِرَائَةٍ لَا تَدَبُّرَ فِيهَا۔ ❶

علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''عالم وہ ہے جو علم کو سمجھے، اور لوگوں کو اللہ کی رحمت سے مایوس نہ کرے اور لوگوں کو اللہ کی نافرمانیوں میں رخصت نہ دے۔ اور لوگوں کو اللہ کے عذاب سے بے خوف نہ کرے اور قرآن کو چھوڑ کر کسی دوسری چیز کی طرف رغبت نہ کرے، کیونکہ علم کے بغیر عبادت میں کوئی بھلائی نہیں ہے اور سمجھ کے بغیر علم نہیں، اور سوچ کے بغیر تلاوت نہیں۔''

306۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ لَيْثٍ ....

عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ الْفَقِيهُ حَقُّ الْفَقِيهِ الَّذِي لَا يُقَنِّطُ النَّاسَ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ وَلَا يُؤَمِّنُهُمْ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ وَلَا يُرَخِّصُ لَهُمْ فِي مَعَاصِي اللَّهِ إِنَّهُ لَا خَيْرَ فِي عِبَادَةٍ لَا عِلْمَ فِيهَا وَلَا خَيْرَ فِي عِلْمٍ لَا فَهْمَ فِيهِ وَلَا خَيْرَ فِي قِرَائَةٍ لَا تَدَبُّرَ فِيهَا. ❷

یحییٰ بن عباد کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''مکمل عالم اور فقیہ وہ ہے جو لوگوں کو اللہ کی رحمت سے مایوس نہ کرے اور لوگوں کو اللہ کے عذاب سے بے خوف نہ کرے اور لوگوں کو اللہ کی نافرمانی میں رخصت نہ دے کیونکہ بغیر علم کے عبادت میں بھلائی نہیں۔ اور سمجھ کے بغیر علم میں بھلائی نہیں۔ اور تدبر کے بغیر تلاوت میں بھلائی نہیں۔''

307۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنِي عَمِّي جَرِيرُ بْنُ زَيْدٍ............

أَنَّهُ سَمِعَ تُبَيْعًا يُحَدِّثُ عَنْ كَعْبٍ قَالَ

تبیع کہتے ہیں کہ کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''بے شک میں

---

❶ ''اسنادہ ضعیف'' فضائل القرآن، ابن ضریس رقم: 69، حلیۃ الاولیاء 77/1، الفقیہ والمتفقہ 161/2۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ 171/2 حدیث: 734۔

❷ ''اسنادہ ضعیف'' تعلیق اول دیکھیں۔

إِنِّى لَأَجِدُ نَعْتَ قَوْمٍ يَتَعَلَّمُونَ لِغَيْرِ الْعَمَلِ وَيَتَفَقَّهُونَ لِغَيْرِ الْعِبَادَةِ وَيَطْلُبُونَ الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْآخِرَةِ وَيَلْبَسُونَ جُلُودَ الضَّأْنِ وَقُلُوبُهُمْ أَمَرُّ مِنَ الصَّبْرِ فَبِى يَغْتَرُّونَ أَوْ إِيَّاىَ يُخَادِعُونَ فَحَلَفْتُ بِى لَأُتِيحَنَّ لَهُمْ فِتْنَةً تَتْرُكُ الْحَلِيمَ فِيهَا حَيْرَانَ. ❶

ان لوگوں کا حال پاتا ہوں جو عمل کرنے کے لیے علم نہیں پڑھیں گے۔ اور نہ ہی عبادت کے لیے علم پڑھیں گے اور آخرت کے کام سے دنیا تلاش کریں گے۔ اور بھیڑ کے چمڑے پہنیں گے اور ان کے دل ایلوے سے بھی زیادہ کڑوے ہوں گے۔ وہ مجھے دھوکا دیں گے یا میرے ساتھ مکر کریں گے تو میں اپنی قسم اٹھاتا ہوں کہ میں ان کے درمیان ایسا فتنہ نکالوں گا جو انہیں حیران کر دے گا اور ان کے بڑے بڑے عقلمندوں کو بھی حیران کر دے گا۔''

308۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ ....

حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ هَرِمِ بْنِ حَيَّانَ أَنَّهُ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْعَالِمَ الْفَاسِقَ فَبَلَغَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ وَأَشْفَقَ مِنْهَا مَا الْعَالِمُ الْفَاسِقُ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ هَرِمٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَاللّٰهِ مَا أَرَدْتُ بِهِ إِلَّا الْخَيْرَ يَكُونُ إِمَامٌ يَتَكَلَّمُ بِالْعِلْمِ وَيَعْمَلُ بِالْفِسْقِ فَيُشَبِّهُ عَلَى النَّاسِ فَيَضِلُّوا۔ ❷

ابوعمران جونی بیان کرتے ہیں کہ ہرم بن حیان نے کہا کہ ''فاسق عالم سے بچو۔'' عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا تو اس کی طرف لکھا: ''فاسق عالم کون ہے؟'' اور ہرم اس سے ڈر گئے پھر عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اس نے لکھا: ''اے امیر المومنین! اللہ کی قسم! میں نے اپنی بات سے صرف لوگوں کی خیر خواہی کا ارادہ کیا تھا۔ اس کے بعد ایسے پیشوا ہوں گے جو علم کے ساتھ باتیں کریں گے اور فسق پر عمل کریں گے۔ اور لوگوں کو شبہ میں ڈال کر گمراہ کریں گے۔''

فوائد:...... معلوم ہوا بے عمل عالم فاسق ہے ایسوں کی صحبت سے بچنا چاہیے۔

309۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ إِسْمَعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِى الْمُهَاجِرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ

محمد بن مطرف اور عبدالعزیز بن اسماعیل بن عبیداللہ بن ابومہاجر بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''جو کوئی اپنے دین کی عزت چاہے وہ بادشاہ کے

❶ '' اسنادہ صحیح'' شعب الایمان رقم: 1918۔

❷ '' اسنادہ صحیح'' طبقات ابن سعد 96/1/7، سیراعلام النبلاء 49/4۔

مَنْ أَرَادَ أَنْ يُكْرِمَ دِينَهُ فَلَا يَدْخُلْ عَلَى السُّلْطَانِ وَلَا يَخْلُوَنَّ بِالنِّسْوَانِ وَلَا يُخَاصِمَنَّ أَصْحَابَ الْأَهْوَاءِ. ❶

پاس نہ جائے اور تنہائی میں عورتوں سے نہ ملے اور خواہشات والوں سے جھگڑا نہ کرے۔''

فوائد:...... یہ تینوں خصلتیں دین کونقصان دینے والی ہیں۔ چنانچہ ان سے احتراز ہی بہتر ہے۔

310۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ....

عَنْ يُونُسَ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ إِيَّاكَ وَالْخُصُومَةَ وَالْجِدَالَ فِي الدِّينِ وَلَا تُجَادِلَنَّ عَالِمًا وَلَا جَاهِلًا أَمَّا الْعَالِمُ فَإِنَّهُ يَخْزُنُ عَنْكَ عِلْمَهُ وَلَا يُبَالِي مَا صَنَعْتَ وَأَمَّا الْجَاهِلُ فَإِنَّهُ يُخَشِّنُ بِصَدْرِكَ وَلَا يُطِيعُكَ. ❷

یونس کہتے ہیں کہ: مجھے میمون بن مہران نے خط لکھا کہ جھگڑے سے بچو اور دین میں جھگڑا نہ کرو اور عالم اور جاہل سے جھگڑا نہ کرو کیونکہ عالم کے علم کو تیری طرف سے غم پہنچے گا اور جو تو کرے گا وہ اس کی پرواہ نہیں کرے گا۔ اور جو جاہل ہیں وہ تیرے سینے کو سخت دے گا اور تیری بات نہیں مانے گا۔''

فوائد:...... معلوم ہوا جاہل وعالم دونوں سے جھگڑا نقصان دہ ہے کیونکہ عالم کو اس سے ٹھیس پہنچے گی وہ تیری خیرخواہی سے رک سکتا ہے جب کہ جاہل مانے گا کچھ بھی نہیں البتہ تجھے پریشان ضرور کرے گا۔

311۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ....

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَام لِابْنِهِ دَعِ الْمِرَاءَ فَإِنَّ نَفْعَهُ قَلِيلٌ وَهُوَ يُهَيِّجُ الْعَدَاوَةَ بَيْنَ الْإِخْوَانِ. ❸

یحیٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں کہ سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا: ''جھگڑے کو چھوڑ دو کیونکہ اس کا فائدہ کم ہے اور وہ بھائیوں کے درمیان عداوت پھیلاتا ہے۔''

312۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ....

عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ مَنْ

اسماعیل بن ابوحکیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جو کوئی اپنے دین کو

❶ ''اسناده ضعيف'' امام دارمی نقل کرنے میں متفرد ہیں۔

❷ ''اسناده صحيح'' حلية الاولياء 82/4، الانساب 188/3۔ الاكمال مع التعليق 254/2۔

❸ ''اسناده معضل'' امام دارمی متفرد ہیں۔

جَـعَـلَ دِيـنَهُ غَرَضًا لِلْخُصُومَاتِ أَكْثَرَ التَّنَقُّلَ. ❶

جھگڑے کا نشانہ بنائے گا وہ اپنے دین کو بدلتا رہے گا۔''

فوائد:...... دینی موضوعات پر عموماً بحث ومباحثہ کرتے رہنا یہ ژولیدہ فکری کا باعث ہے ان سے بچنا ہی بہتر ہے۔

313۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ....

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ كَتَبَ عُـمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ إِنَّـهُ مَـنْ تَـعَبَّدَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ مَا يُفْسِدُ أَكْثَرَ مِـمَّـا يُصْلِحُ وَمَنْ عَدَّ كَلَامَهُ مِنْ عَـمَـلِـهِ قَـلَّ كَلَامُهُ إِلَّا فِيمَا يَعْنِيهِ وَمَنْ جَـعَـلَ دِيـنَـهُ غَـرَضًـا لِلْخُصُومَةِ كَثُرَ تَنَقُّلُهُ. ❷

سعید بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے مدینہ والوں کو لکھا: ''جو کوئی بغیر علم کے عبادت کرے اس کے نیک کاموں سے زیادہ برے کام ہوں گے۔ اور جو کوئی اپنی باتوں کو عمل میں شمار کرے اس کی زیادہ باتیں بامقصد ہی ہوں گی۔ اور جو اپنے دین کو جھگڑے کا نشانہ بنائے وہ اپنے دین کو بدلتا رہے گا۔''

314۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ ....

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَـزِيـزِ قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَهْوَاءِ فَقَالَ عَلَيْكَ بِدِينِ الْأَعْرَابِيِّ وَالْغُلَامِ فِي الْكُتَّابِ وَالْهُ عَمَّا سِوَى ذَلِكَ قَـالَ أَبُـو مُـحَمَّدٍ كَثُرَ تَنَقُّلُهُ أَيْ يَنْتَقِلُ مِنْ رَأْيٍ إِلَى رَأْيٍ. ❸

جعفر بن برقان بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز سے کسی آدمی نے خواہش کے متعلق کچھ پوچھا تو انہوں نے کہا: ''دیہاتیوں اور مدرسے کے لڑکوں کا دین لازم پکڑو اور جو اس کے علاوہ ہو اس سے تعلق نہ رکھو۔'' ابومحمد کہتے ہیں کہ ''دین کو بدلنا یعنی رائے پر رائے کو بدلتے رہنا۔''

---

❶ '' اسناده صحيح'' الشريعة امام آجرى ص :62، اصول اعتقاد اهل السنة، اللاركائى رقم :216۔جامع بيان العلم وفضله:1770۔

❷ ''رجاله ثقات غيرانه منقطع'' سعید بن عبدالعزیز نے عمر بن عبدالعزیز کو نہیں پایا۔ جامع بيان العلم، رقم:132۔

❸ '' اسناده مقطع'' جعفر بن برقان نے ابن عبدالعزیز کو نہیں پایا۔ شرح اصول اعتقاد اهل السنة رقم :250۔

[30].....بَاب فِي اجْتِنَابِ الْأَهْوَاءِ

خواہشات سے بچنا

315۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ ....

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِذَا رَأَيْتَ قَوْمًا يَنْتَجُونَ بِأَمْرٍ دُونَ عَامَّتِهِمْ فَهُمْ عَلَى تَأْسِيسِ الضَّلَالَةِ۔ ❶

اوزاعی بیان کرتے ہیں کہ عمر بن رضی اللہ عنہ عبدالعزیز نے فرمایا: ''جب تم لوگوں کو دیکھو کہ وہ اپنے عام لوگوں کے علاوہ کوئی بات کر رہے ہیں تو وہ گمراہی کی بنیاد ڈال رہے ہیں۔''

فوائد:...... فتنے وگمراہی کی ابتداعموماً لوگوں کی آپس میں سرگوشی سے ہی شروع ہوتی ہے۔اہل ضلالت پہلے آپس میں مشورہ طے کر کے پھر لوگوں میں اس کو پھیلاتے ہیں۔

316۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحٰقَ ....

عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ قَالَ إِبْلِيسُ لِأَوْلِيَائِهِ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ تَأْتُونَ بَنِي آدَمَ فَقَالُوا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ قَالَ فَهَلْ تَأْتُونَهُمْ مِنْ قِبَلِ الِاسْتِغْفَارِ قَالُوا هَيْهَاتَ ذَاكَ شَيْءٌ قُرِنَ بِالتَّوْحِيدِ قَالَ لَأَبُثَّنَّ فِيهِمْ شَيْئًا لَا يَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ مِنْهُ قَالَ فَبَثَّ فِيهِمُ الْأَهْوَاءَ. ❷

ابن مبارک بیان کرتے ہیں کہ اوزاعی نے کہا: ''ابلیس نے اپنے دوستوں سے کہا: تم کس راستے سے ابن آدم کے پاس جاتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہر راستے سے۔'' ابلیس نے کہا: کیا تم ان کے پاس استغفار کی طرف سے بھی جاتے ہو؟ انہوں نے کہا: افسوس ہے کہ یہ ایسی چیز ہے جو توحید کے ساتھ ہی ملائی ہوئی ہے۔ ابلیس نے کہا: میں لوگوں کے درمیان ایسی چیز پھیلاؤں گا جس کی وجہ سے وہ اللہ سے استغفار نہیں کریں گے۔'' راوی کہتے ہیں: پھر اس نے لوگوں میں خواہشات کو پھیلا دیا۔''

فوائد:...... استغفار رب کی رحمتوں کا بہانہ اور بخششوں کا ذریعہ ہے۔ جب شیطان نے رب کو چیلنج دیا کہ وہ ان کو دین سے گمراہ کرتا رہے گا۔ تو رب نے کہا کہ میں انہیں بخشتا رہوں گا۔ چنانچہ استغفار ابلیس کے

---

❶ اسنادہ منقطع'' امام اوزاعی رحمہ اللہ نے عمر بن عبدالعزیز کو نہیں پایا۔ کتاب الشهد امام احمد ص :289۔ جامع بيان العلم رقم:1774۔شرح اصول اعتقاد اهل السنة رقم:251۔

❷ ''اسنادہ صحیح'' شرح اصول اعتقاد اهل السنة رقم:237 ، کتاب المعرفة للفسوي 389/3۔

راستے کی ایک بہت بڑی آفت ہے۔ سواس کا حل اس نے خواہشات کی صورت میں نکالا ہے یہ بندے کو دین سے غافل کر کے ضلالتوں میں مبتلا کر دیتیں ہیں۔

317۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الْمُحَارِبِيِّ ....

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ مَا أَدْرِي أَيُّ النِّعْمَتَيْنِ عَلَيَّ أَعْظَمُ أَنْ هَدَانِي لِلْإِسْلَامِ أَوْ عَافَانِي مِنْ هٰذِهِ الْأَهْوَاءِ. ❶

اعمش بیان کرتے ہیں کہ مجاہد نے کہا: میں نہیں جانتا کہ مجھ پر دونعمتوں میں سے کون سی نعمت بڑی ہے؟ اللہ نے مجھے اسلام کی ہدایت دی یا، ان خواہشات سے نجات دی۔''

فوائد:...... اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ خواہشات سے بچت کو ائمہ اپنے لیے کتنا بڑا احسان تصور کرتے تھے۔

318۔ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْأَعْوَرِ..........

عَنْ حَبَّةَ بْنِ جُوَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا أَوْ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ لَوْ أَنَّ رَجُلًا صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ وَقَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ ثُمَّ قُتِلَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ لَحَشَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ مَنْ يُرَى أَنَّهُ كَانَ عَلَى هُدًى. ❷

حبہ بن جوین کہتے ہیں کہ میں نے علی سے سنا یا اس نے کہا کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اگر کوئی شخص ہمیشہ روزے رکھے اور ہمیشہ نماز پڑھے تو پھر رکن اور مقام کے درمیان مارا جائے تو قیامت کے دن اللہ اس کا حشر اس شخص کے ساتھ کرے گا جس کو وہ ہدایت پر دیکھتا تھا۔''

فوائد:...... لوگوں کا خصوصاً عزیزوں کے ساتھ صلہ رحمی کا تعلق زبان اور جسم تک ہی محدود ہے البتہ قلبی لگاؤ علمی وابستگی صالحین کے ساتھ ہونی چاہیے۔

319۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ هَارُونَ هُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ..........

عَنْ أَبِي صَادِقٍ قَالَ قَالَ سَلْمَانُ لَوْ وَضَعَ رَجُلٌ رَأْسَهُ عَلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ

ابو صادق کہتے ہیں کہ سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اگر کوئی شخص اپنا سر حجر اسود پر رکھے اور دن کو روزہ رکھے اور رات کو نماز

---

❶ " رجاله ثقات" عبدالرحمٰن بن محمد محاربی مدلس ہے اور اس کا عنعنہ ہے اس وجہ سے اس میں ضعف ہے۔ حلیة الاولیاء 218/2۔

❷ "اسناده ضعيف ولكن شاهد"

فَصَامَ النَّهَارَ وَقَامَ اللَّيْلَ لَبَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ هَوَاهُ. ❶

پڑھے، پھر رکن اور مقام کے درمیان مارا جائے تو قیامت کے دن اللہ اس کا حشر اس شخص کے ساتھ کرے گا جس کی خواہشات پر وہ چلتا تھا۔''

320۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ هُوَ ابْنُ أَبِى الْأَسْوَدِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ عَنْ أَبِى صَادِقٍ الْأَزْدِيِّ ....

عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِذٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ كُونُوا فِى النَّاسِ كَالنَّحْلَةِ فِى الطَّيْرِ إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ الطَّيْرِ شَىْءٌ إِلَّا وَهُوَ يَسْتَضْعِفُهَا وَلَوْ يَعْلَمُ الطَّيْرُ مَا فِى أَجْوَافِهَا مِنَ الْبَرَكَةِ لَمْ يَفْعَلُوا ذٰلِكَ بِهَا خَالِطُوا النَّاسَ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَأَجْسَادِكُمْ وَزَايِلُوهُمْ بِأَعْمَالِكُمْ وَقُلُوبِكُمْ فَإِنَّ لِلْمَرْءِ مَا اكْتَسَبَ وَهُوَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ مَنْ أَحَبَّ. ❷

ربیعہ بن ناجذ کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''تم لوگوں میں اس طرح رہو جس طرح شہد کی مکھیاں پرندوں میں ہوتی ہیں۔ تمام پرندے انہیں کمزور سمجھتے ہیں اگر پرندے جان لیں کہ ان کے پیٹوں میں کیسی برکت ہے تو ان کے ساتھ اس طرح نہ کریں۔ اپنی زبان اور جسم کے ساتھ لوگوں سے ملے رہو، اور اپنے اعمال اور دلوں سے ان سے الگ رہو۔ کیونکہ آدمی کے لئے وہ کچھ ہے جو اس نے کمایا۔ اور وہ قیامت کے دن اس شخص کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا تھا۔''

321۔ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنِى بَقِيَّةُ ....

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ نِعْمَ وَزِيرُ الْعِلْمِ الرَّأْىُ الْحَسَنُ. ❸

اوزاعی بیان کرتے ہیں کہ زہری نے کہا: ''اچھی رائے علم بہت اچھا وزیر ہے۔''

فوائد:...... جو عالم جتنی اچھی رائے کا مالک ہوگا لوگوں میں اس کی مقبولیت اسی کے مطابق ہوگی۔ بشرطیکہ رائے میں آوارگی نہ ہو بلکہ کتاب وسنت کے رنگ میں رنگی ہوئی ہو۔

322۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ..........

عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كَفَى بِالْمَرْءِ عِلْمًا أَنْ يَخْشَى اللّٰهَ وَكَفَى

مسلم بیان کرتے ہیں کہ مسروق نے کہا: ''آدمی کے علم کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اللہ سے ڈرے۔ اور آدمی کی

❶ '' اسناده ضعيف'' ❷ '' اسناده صحيح''

❸ '' اسناده صحيح'' جامع بيان العلم وفضله رقم: 1615۔

بِالْمَرْءِ جَهْلًا أَنْ يُعْجَبَ بِعِلْمِهِ۔ ❶ جہالت کے لئے یہی کافی ہے کہ اپنے علم کی وجہ سے غرور کرے۔''

فوائد:...... معلوم ہوا عجب، خود پسندی جہالت کی علامت ہے۔ بلکہ صحیح حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خشیت انسان کو دنیا وآخرت کی تمام آفتوں سے نجات دلاتی ہے اور اپنے آپ پر تعجب کرنا کہ میں بڑی عالی شخصیت ہوں، یا میرے کمالات بڑے ہیں اس طرح کی سوچ انسان کو تباہ و برباد کر دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں زیور خشیت سے آراستہ فرمائے اور عجب نفس کی ہلاکتوں سے محفوظ فرمائے۔

323۔ قَالَ وَقَالَ مَسْرُوقٌ الْمَرْءُ حَقِيقٌ أَنْ يَكُونَ لَهُ مَجَالِسُ يَخْلُو فِيهَا فَيَذْكُرُ ذُنُوبَهُ فَيَسْتَغْفِرُ اللَّهَ تَعَالَى مِنْهَا. ❷

مسلم کہتے ہیں کہ مسروق نے کہا: ''آدمی کے لئے لائق ہے کہ اس کے لئے ایسی مجلسیں ہوں جنمیں وہ تنہا رہے۔ اپنے گناہوں کو یاد کر کے اللہ سے بخشش مانگے۔''

فوائد:...... لوگوں کے ساتھ مجلس میں اپنے عیوب پر نظر کرنا ان کی معافی مانگنا مشکل ہے۔ آدمی لوگوں میں شرم محسوس کرتا ہے۔ اس لیے تنہائی میں زیادہ سے زیادہ استغفار کرنا چاہیے۔ تنہائی کے آنسوؤں اور استغفار کی برکتیں بے حد وحساب ہیں۔

[31]......بَاب مَنْ رَخَّصَ فِي الْحَدِيثِ إِذَا أَصَابَ الْمَعْنَى
جب حدیث نقل کرنے والا اسکے معنی کو پالے تو حدیث نقل کرنیکی اجازت ہے

324۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنِي مَعْنٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ ....

عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ إِذَا حَدَّثْنَاكُمْ بِالْحَدِيثِ عَلَى مَعْنَاهُ فَحَسْبُكُمْ. ❸

واثلہ بن اسقع بیان کرتے ہیں کہ جب ہم تم کو حدیث کے معنی بتلا دیں تو وہ تمہیں کافی ہے۔

فوائد:...... محدثین نے الفاظ سے ہٹ کر حدیث کا صرف معنی بیان کرنے کو جائز قرار دیا ہے کہ مفہوم آپ ﷺ والا ہی ہو۔ لیکن الفاظ محدث اپنی طرف سے استعمال کرلے جیسے روایت بالمعنی کہا جاتا

---

❶ ''اسناده صحيح'' شعب الايمان رقم:848۔ حلية الاولياء 95/2، جامع بيان العلم وفضله رقم:963۔

❷ ''اسناده صحيح'' مصنف ابن ابی شيبة 403/13 رقم:16720، حلية الاولياء92/2۔

❸ ''اسناده صحيح'' المحدث الفاصل بين الراوی والواعی رقم:685۔ المعجم الكبير، 54/22، 65 رقم:158,128، مستدرك حاكم 569/3۔

ہے۔ لیکن اس کے لیے حد درجہ احتیاط کی ضرورت ہے۔

325۔ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ....

عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا حَدَّثَ لَمْ يُقَدِّمْ وَلَمْ يُؤَخِّرْ وَكَانَ الْحَسَنُ إِذَا حَدَّثَ قَدَّمَ وَأَخَّرَ۔ ❶

ہشام بیان کرتے ہیں ابن سیرین جب کوئی حدیث بیان کرتے تو مقدم اور موخر نہیں کرتے تھے اور حسن جب حدیث بیان کرتے تو مقدم اور موخر کر لیتے۔

326۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا ....

جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ يُحَدِّثُ بِالْحَدِيثِ الْأَصْلُ وَاحِدٌ وَالْكَلَامُ مُخْتَلِفٌ. ❷

جریر بن حازم بیان کرتے ہیں کہ حسن حدیث بیان کرتے تو اس کا اصل ایک ہی ہوتا اور الفاظ مختلف ہوتے تھے۔

327۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ ....

عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الشَّاةِ بَيْنَ الرَّبِيضَيْنِ أَوْ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا إِنَّمَا قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَزِدْ فِيهِ وَلَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ وَلَمْ يُجَاوِزْهُ وَلَمْ يُقَصِّرْ عَنْهُ۔ ❸

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''منافق کی مثال اس بکری کی طرح ہے جو دو باڑوں کے درمیان مذبذب ہو تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''نہیں! آپ نے تو ایسے اور ایسے فرمایا تھا۔'' راوی کہتا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب نبی ﷺ سے کوئی حدیث سنتے تو نہ اس میں زیادتی کرتے اور نہ کمی کرتے۔ نہ اس کو زیادہ بڑھاتے اور نہ اسے مختصر کرتے۔

فوائد:...... اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں: (۱) منافق ساری زندگی یکسوئی کی دولت سے محروم تذبذب کا شکار رہتا ہے۔ مسلمانوں کے ساتھ مفاد ہو تو ان کے ساتھ ورنہ کافروں کا ہم نوا۔ (۲) ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت باللفظ یعنی نبی ﷺ والے الفاظ ہی حدیث کے طور پر بیان کرتے تھے۔

---

❶ ''اسناده صحيح'' المحدث الفاصل بين الراوى والواعى رقم: 686,687۔

❷ ''اسناده صحيح'' الكفاية فى قوانين الرواية ص: 207۔

❸ ''اسناده صحيح'' الكفاية خطيب بغدادى ص: 173۔

328۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ....

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَانَ الشَّعْبِيُّ وَالنَّخَعِيُّ وَالْحَسَنُ يُحَدِّثُونَ بِالْحَدِيثِ مَرَّةً هٰكَذَا وَمَرَّةً هٰكَذَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُمْ لَوْ حَدَّثُوا بِهِ كَمَا سَمِعُوهُ كَانَ خَيْرًا لَهُمْ. ❶

ابن عون کہتے ہیں کہ شعبی اور نخعی اور حسن حدیث بیان کرتے تو ایک بار اس طرح اور ایک بار اسطرح۔ میں نے یہ بات محمد بن سیرین سے کہی تو انہوں نے کہا: ''اگر وہ اسی طرح بیان کرتے ہیں جس طرح انہوں نے آپ سے سنی تو ان کے لئے بہتر ہوتا۔''

329۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا عَثَّامٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ....

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ إِنِّي لَأَسْمَعُ الْحَدِيثَ لَحْنًا فَأَلْحَنُ اتِّبَاعًا لِمَا سَمِعْتُ. ❷

عمارۃ بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ ابومعمر نے کہا: ''میں حدیث کو غلطی سمیت سنتا ہوں تو جس سے وہ سنی اس کی اتباع میں مَیں بھی غلط بولتا ہوں۔''

فوائد:...... محدثین کے کمال احتیاط کا علم ہوتا ہے کہ وہ حتی الوسع کوشش کرتے کہ الفاظ بدلنے نہ پائیں۔

[32]....بَاب فِي فَضْلِ الْعِلْمِ وَالْعَالِمِ
علم اور عالم کی فضیلت

330۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ رَأَى مُجَاهِدٌ طَاوُسًا فِي الْمَنَامِ كَأَنَّهُ فِي الْكَعْبَةِ يُصَلِّي مُتَقَنِّعًا وَالنَّبِيُّ ﷺ عَلَى بَابِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اكْشِفْ قِنَاعَكَ وَأَظْهِرْ قِرَائَتَكَ قَالَ فَكَأَنَّهُ عَبَّرَهُ عَلَى الْعِلْمِ فَانْبَسَطَ

ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں کہ مجاہد نے طاؤس کو خواب میں دیکھا گویا کہ وہ کعبہ میں سر کو ڈھانپے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں اور نبی ﷺ کعبہ کے دروازہ پر ہیں۔ آپ ﷺ نے اس سے کہا: ''اے اللہ کے بندے! اپنے رومال کو کھول دے اور اپنی قراءت ظاہر کر۔'' ابراہیم کہتے ہیں گویا کہ مجاہد نے اس کی تعبیر علم سے قرار دی اس کے

❶ ''اسناده صحيح'' المحدث الفاصل ص:689، الكفاية:206۔

❷ ''اسناده صحيح'' الكفاية ص:186۔

بَعْدَ ذَٰلِكَ فِي الْحَدِيثِ۔ [1] بعد طاؤس نے حدیث کے علم کو پھیلایا۔

331۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ كَعْبٍ قَالَ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا مُتَعَلِّمَ خَيْرٍ أَوْ مُعَلِّمَهُ. [2]

عبداللہ بن ضمرۃ بیان کرتے ہیں کہ کعب نے فرمایا: ''علم پڑھنے والے اور پڑھانے والے کے علاوہ جو کچھ دنیا میں ہے معلون ہے۔''

فوائد:...... دنیا کی رغبت رحمت الٰہی سے دوری کا باعث ہے انسان کا مقصد تخلیق چونکہ فقط عبادت الٰہی ہے لہٰذا اس مقصد کی تکمیل کے لیے ضروریات کا حصول درست البتہ کثرت کی طلب مکروہ ہے۔آج انسان کی بے چینی و ہلاکت کا اصل سبب دنیا کی محبت اور آخرت سے غفلت ہے۔

332۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ....

عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ النَّاسُ عَالِمٌ وَمُتَعَلِّمٌ وَمَا بَيْنَ ذَٰلِكَ هَمَجٌ لَا خَيْرَ فِيهِ. [3]

بحیر بن سعد سے روایت ہے کہ خالد بن معدان نے کہا: ''لوگ تو وہ ہیں جو عالم ہیں یا طالب علم ہیں اور جوان کے درمیان ہیں وہ بے وقوف ہیں ان میں بھلائی نہیں۔''

333۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ هِشَامٍ ....

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ كَانُوا يَقُولُونَ مَوْتُ الْعَالِمِ ثُلْمَةٌ فِي الْإِسْلَامِ لَا يَسُدُّهَا شَيْءٌ مَا اخْتَلَفَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ. [4]

حسن سے روایت ہے کہ: لوگ کہتے تھے عالم کی موت اسلام میں سوراخ ہوتی ہے۔ جب تک اور دن رات آتے جاتے ہیں اسے کوئی چیز بند نہیں کرسکتی۔''

334۔ أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا مُنْذِرٌ هُوَ ابْنُ النُّعْمَانِ ....

عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ مَجْلِسٌ

وہب بن منبہ نے کہا: ''وہ مجلس جس میں علم کی گفتگو کی

---

[1] '' اسنادہ صحیح'' لکنہ مرسل۔ حلیۃ الاولیاء 5/4۔

[2] '' اسنادہ حسن'' جامع الترمذی ، کتاب الزھد، باب الدنیا ملعونۃ حدیث:2323،سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد،باب مثل الدنیا حدیث:4112،مصنف ابن ابی شیبۃ 534/13حدیث:17181، شعب الایمان حدیث:1708۔

[3] '' اسنادہ ضعیف و لہ شاھد'' موارد الظمأن رقم:498، جامع بیان العلم وفضلہ رقم :114کتاب الزھد ،امام احمد ص:136۔

[4] '' اسنادہ صحیح'' کتاب الزھد امام احمد ص:262، جامع بیان العلم رقم:1021، شعب الایمان رقم:1719۔

يُتَنَازَعُ فِيهِ الْعِلْمُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ قَدْرِهِ صَلَاةً لَعَلَّ أَحَدَهُمْ يَسْمَعُ الْكَلِمَةَ فَيَنْتَفِعُ بِهَا سَنَةً أَوْ مَا بَقِيَ مِنْ عُمُرِهِ. ❶

جائے۔ میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ اسی قدر نماز پڑھی جائے شاید کہ لوگوں میں سے کوئی اس کی بات کو سن لے۔ تو وہ ایک برس تک یا جب تک اس کی عمر ہو اسے فائدہ دیتا رہے۔''

فوائد:...... (مَنْ دَلَّ عَلٰی خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهَا) قاعدے کے تحت عالم عابد سے کئی درجے افضل ہے۔ اور اس پر کئی احادیث دلالت کرتی ہیں۔

335۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ قَالَ..........

قَالَ سُفْيَانُ: مَا أَعْلَمُ عَمَلًا أَفْضَلَ مِنْ طَلَبِ الْعِلْمِ وَحِفْظِهِ لِمَنْ أَرَادَ اللّٰهَ بِهِ۔ ❷

سفیان فرماتے ہیں کہ: جس شخص سے اللہ تعالیٰ کا رادہ کرے میں اس کے لیے علم پڑھنے اور اسے یاد کرنے سے بہتر کوئی چیز نہیں جانتا۔''

336۔ وَقَالَ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ إِنَّ النَّاسَ لَيَحْتَاجُونَ إِلَى هٰذَا الْعِلْمِ فِي دِينِهِمْ كَمَا يَحْتَاجُونَ إِلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فِي دُنْيَاهُمْ. ❸

حسن بن صالح کہتے ہیں: ''لوگ اپنے دین میں اس علم کی طرف محتاج ہو جائیں گے جس طرح وہ کھانے اور پینے اور دنیاوی کاموں میں ایک دوسرے کے محتاج ہوتے ہیں۔''

337۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَجَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَا حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ....

عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ تَعَلَّمُوا قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ الْعِلْمُ فَإِنَّ قَبْضَ الْعِلْمِ قَبْضُ الْعُلَمَاءِ وَإِنَّ الْعَالِمَ وَالْمُتَعَلِّمَ فِي الْأَجْرِ سَوَاءٌ۔ ❹

سالم بن ابو جعد کہتے ہیں کہ ابودرداء نے کہا: ''علم پڑھو اس سے قبل کہ علم قبض کر لیا جائے۔ علم کا قبض ہونا علماء کا فوت ہونا ہے۔ اور علم پڑھانے والا اور پڑھنے والا ثواب میں برابر ہیں۔''

فوائد:...... وقت درس اگرچہ برابر ہوں لیکن معلم کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ مابعد کے اعتبار سے متعلّم کو صرف اس کی ذات کی حد تک ہی علم کا فائدہ ہوتا ہے جب کہ معلم کا علم دوسروں کی رہنمائی کا سبب بنتا ہے۔

---

❶ '' اسناده صحيح'' امام دارمی رحمہ اللہ متفرد ہیں۔

❷ '' اسناده صحيح'' حلية الاولياء 363/6، جامع بيان العلم رقم: 100,99۔

❸ '' اسناده صحيح'' شرف اصحاب الحديث رقم: 178 مصنف ابن ابی شيبه 730/8 رقم: 6172۔

❹ '' اسناده منقطع''

اور وہ دوسروں کی نیکیوں سے بھی حصہ پاتا ہے۔

338۔ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ....

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْخُرَاسَانِيِّ عَنِ الضَّحَّاكِ وَلَكِنْ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ قَالَ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ أَنْ يَكُونَ فَقِيهًا. ❶

ابوعبداللہ خراسانی بیان کرتے ہیں کہ ضحاک نے یہ آیت پڑھی: ''مگر چونکہ تم کتاب سکھاتے ہو اس لیے تم رب والے بن جاؤ۔'' (آل عمران: ۷۹) انہوں نے کہا: ''ہر قرآن پڑھنے والے پر لازم ہے کہ وہ فقیہ ہو۔''

فوائد:...... ہر مسلمان کے لیے اتنی فقاہت حاصل کرنا ضروری ہے جو اس کو اطاعت الٰہی پر مدد فراہم کر سکے اس کے برعکس لوگوں کی راہنمائی کے لیے فقاہت کا حصول فرض کفایہ ہے دیکھیے (سورۃ توبہ:122)

339۔ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَفْصٍ ....

عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ عَنِ الْحَسَنِ لَوْلَا يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ قَالَ الْحُكَمَاءُ الْعُلَمَاءُ. ❷

اشعث بن سوار بیان کرتے ہیں کہ حسن نے کہا: ''انہیں رب والے اور عالم کیوں نہیں روکتے۔'' (مائدہ: ۶۳) اس سے مراد حکماء اور علماء ہیں۔

340۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الْفَزَارِيِّ ....

عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ قَالَ عُلَمَاءُ فُقَهَاءُ. ❸

عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر نے کہا: ''اللہ والے بن جاؤ۔'' یعنی علماء اور فقہاء بن جاؤ۔

341۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ يُرَادُ لِلْعِلْمِ الْحِفْظُ وَالْعَمَلُ وَالِاسْتِمَاعُ وَالْإِنْصَاتُ وَالنَّشْرُ. ❹

عبیداللہ بن سعید نے کہا: میں نے سفیان بن عینیہ سے سنا وہ کہتے تھے: ''علم سے مراد یاد رکھنا اور عمل کرنا اور سننا اور خاموش رہنا اور پھیلانا ہے۔''

---

❶ ''اسناده حسن'' الكنىٰ دولابی 61/2، دُرمنثور 47/2۔

❷ ''اسناده ضعيف'' اشعث بن سوار ضعیف ہے اور امام دارمی رحمہ اللہ اس حدیث کو نقل کرنے میں متفرد ہیں۔

❸ ''اسناده ضعيف'' ابواسحاق ابراہیم بن محمد الفزاری ان میں سے نہیں، جنہوں نے عطاء سے قبل الاختلاط سنا ہے۔ شعب الایمان رقم:1856۔ تفسیر طبری 327/3۔

❹ ''اسناده صحيح'' شعب الایمان رقم:1797، حلیة الاولیاء 274/7، لالماع قاضی عیاض ص:221۔

فوائد:...... بمطابق حدیث علم علماء کے فوت ہونے سے قبض ہوگا ظاہری بات کتابوں میں لکھا تو پھر نہیں مٹے گا۔ وہ اسی طرح موجود ہوگا۔ تو یہ دو قسم کے علم ہو گئے۔ کتابوں میں مکتوب دوسرا علماء کے سینوں میں محفوظ۔ لہٰذا علماء کے سینوں میں موجود علم کو اصل علم قرار دیا گیا ہے اور اسی کے خاتمے کو علم کے خاتمے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس علم کا طریقہ کار یہی ہے خاموشی سے سنا جائے، حفظ کر کے عمل کیا جائے۔ پھر آگے پہنچایا جائے۔ اسی لیے سفیان رحمہ اللہ نے اسے علم سے تعبیر کیا ہے۔

342۔قَالَ و أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ ....

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ أَجْهَلُ النَّاسِ مَنْ تَرَكَ مَا يَعْلَمُ وَأَعْلَمُ النَّاسِ مَنْ عَمِلَ بِمَا يَعْلَمُ وَأَفْضَلُ النَّاسِ أَخْشَعُهُمْ لِلّٰهِ۔ ❶

اور سفیان بن عیینہ نے کہا: ''لوگوں میں سب سے زیادہ جاہل وہ ہے جو علم کو جاننے کے بعد چھوڑ دے، اور لوگوں میں سب سے زیادہ عالم وہ ہے جو علم پر عمل کرے، اور لوگوں میں سب سے افضل وہ ہے جو اللہ عزوجل کے لیے سب سے زیادہ عاجزی کرے۔

343۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ هُوَ ابْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ..........

عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ مَنْهُومَانِ لَا يَشْبَعَانِ مَنْهُومٌ فِي الْعِلْمِ لَا يَشْبَعُ مِنْهُ وَمَنْهُومٌ فِي الدُّنْيَا لَا يَشْبَعُ مِنْهَا فَمَنْ تَكُنِ الْآخِرَةُ هَمَّهُ وَبَثَّهُ وَسَدَمَهُ يَكْفِي اللّٰهُ ضَيْعَتَهُ وَيَجْعَلُ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَمَنْ تَكُنِ الدُّنْيَا هَمَّهُ وَبَثَّهُ وَسَدَمَهُ يُفْشِي اللّٰهُ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ وَيَجْعَلُ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ثُمَّ لَا يُصْبِحُ إِلَّا فَقِيرًا وَلَا يُمْسِي إِلَّا فَقِيرًا. ❶

سیار بیان کرتے ہیں کہ حسن نے کہا: ''دو حرص کرنے والے سیر نہیں ہوتے ایک علم میں حرص کرنے والا اس سے سیر نہیں ہوتا۔ اور دنیا میں حرص کرنے والا اس سے سیر نہیں ہوتا۔ جس شخص کا غم اور رنج اور خواہش آخرت کے متعلق ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ معاش کے لئے کافی ہوتا ہے۔ اور اس کے دل میں اس سے بے پروائی ڈال دیتا ہے اور جس شخص کا غم اور رنج اور خواہش دنیا کے متعلق ہو۔ تو اللہ اس کے کاموں کو بکھیر دیتے ہیں اور اس کی فقیری کو اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے پھر اس کی ہر صبح وشام فقیری کی حالت میں گذرتی ہے۔''

---

❶ ''اسنادہ صحیح'' امام دارمی روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

❷ ''اسنادہ صحیح الی الحسن''۔

فوائد:...... علم اور دولت دو ایسی چیزیں کہ ان کی حرص بندے کو آرام سے نہیں بیٹھنے دیتی۔ علم کا حریص طمانیت سے زندگی بسر کرتا ہے جب کہ دولت کا حریص زندگی بھر آسودگی حاصل نہیں کرسکتا ہے۔

344۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ ....

عَنْ عَوْنٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَنْهُومَانِ لَا يَشْبَعَانِ صَاحِبُ الْعِلْمِ وَصَاحِبُ الدُّنْيَا وَلَا يَسْتَوِيَانِ أَمَّا صَاحِبُ الْعِلْمِ فَيَزْدَادُ رِضًا لِلرَّحْمٰنِ وَأَمَّا صَاحِبُ الدُّنْيَا فَيَتَمَادَى فِي الطُّغْيَانِ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللّٰهِ كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغَى أَنْ رَآهُ اسْتَغْنَى قَالَ وَقَالَ الْآخَرُ إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ. [1]

عون کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا: ''دو حرص کرنے والے سیر نہیں ہوئے۔ صاحب علم اور صاحب دنیا اور وہ دونوں برابر نہیں ہوتے صاحب علم تو اللہ کی رضا کو بڑھاتا ہے اور جو صاحب دنیا ہے وہ سرکشی میں بھٹکتا رہتا ہے۔'' پھر عبداللہ نے یہ آیت پڑھی: ''خبردار! انسان اپنے آپ کو دولت مند دیکھتا ہے تو سرکشی کرتا ہے۔'' (اقرأ: ۶) اور دوسری یہ آیت پڑھی: ''اللہ تعالیٰ سے اس کے علماء بندے ہی ڈرتے ہیں۔'' (فاطر: ۲۸)

فوائد:...... معلوم ہوا دولت سے سرکشی جب کہ علم سے خشیت پیدا ہوتی ہے سو انجام کے اعتبار سے خشیت ہی بہتر ہے۔

345۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ الْأَزْهَرِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ....

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ قَالَ مَنْ خَشِيَ اللّٰهَ فَهُوَ عَالِمٌ. [2]

عکرمہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی: ''اللہ تعالیٰ سے اس کے علماء بندے ہی ڈرتے ہیں۔'' (فاطر: ۲۸) انہیں نے کہا: ''جو اللہ سے ڈرے وہی عالم ہے۔''

346۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْهُومَانِ لَا يَشْبَعَانِ طَالِبُ عِلْمٍ وَطَالِبُ دُنْيَا. [3]

ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ دو حرص کرنے والے سیر نہیں ہوتے۔ ''علم کا متلاشی اور دنیا کا متلاشی۔''

---

[1] '' اسناده منقطع '' و له شاهد ضعيف ۔ایضًا۔

[2] '' اسناده ضعيف'' محمد بن حمید ضعیف ہے اور سماک رحمہ اللہ عکرمہ رحمہ اللہ سے روایت میں مضطرب ہے۔

[3] '' اسناده ضعيف''مصنف ابن ابی شيبة 729/8۔ رقم:6169، جامع بيان العلم رقم:583۔

347۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ....

يَـزِيدُ بْنُ رَبِيعَةَ الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ يَـقُـولُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ طَلَبَ الْعِلْـمَ فَـأَدْرَكَـهُ كَانَ لَـهُ كِفْلَانِ مِنَ الْأَجْرِ فَإِنْ لَمْ يُدْرِكْهُ كَانَ لَهُ كِفْلٌ مِنَ الْأَجْرِ. ❶

ربیعہ بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے واثلہ بن اسقع کو یہ کہتے ہوئے سنا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جوکوئی علم تلاش کرے اور اسے پالے اس کے لئے ثواب کے دو حصے ہوں گے اگر اسے نہ پائے تو اس کے لئے ثواب کا ایک حصہ ہوگا۔''

348۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَوْفٍ ....

عَـنْ عَبَّـاسٍ الْعَمِّيِّ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ دَاوُدَ النَّبِيَّ ﷺ كَـانَ يَـقُـولُ فِي دُعَـائِهِ سُبْحَـانَكَ اللّٰهُـمَّ أَنْتَ رَبِّي تَعَالَيْتَ فَوْقَ عَـرْشِكَ وَجَـعَـلْتَ خَشْيَتَكَ عَـلَـى مَـنْ فِي السَّـمٰـوَاتِ وَالْأَرْضِ فَـأَقْرَبُ خَلْقِكَ مِنْكَ مَنْزِلَةً أَشَدُّهُمْ لَكَ خَشْيَةً وَمَا عِلْمُ مَنْ لَمْ يَخْشَكَ وَمَا حِكْمَةُ مَنْ لَمْ يُطِعْ أَمْرَكَ. ❷

ابن عباس ؓ کہتے ہیں کہ میرے چچا نے کہا: ''مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ داؤد نبی علیہ السلام اپنی دعا میں یہ پڑھتے تھے: ''اے اللہ! تو پاک ہے تو میرا رب ہے تو عرش پر قائم ہے اور تو نے اپنا خوف ان لوگوں پر قائم کیا جو آسمان اور زمین میں ہیں اور تیری مخلوق میں سے مرتبہ میں تجھ سے زیادہ قریب وہ شخص ہے جسے تیرا زیادہ خوف ہے اور جسے تیرا خوف ہو اس کا علم کیا ہے۔ (یعنی اس کی کوئی حیثیت نہیں) اور جس نے تیرے حکم کی اطاعت نہ کی اس کی دانائی کیا ہے۔''

فوائد:...... معلوم ہوا کوئی کتنا ہی عالی دماغ ودانا کیوں نہ ہو خشیت واطاعت الٰہی کے بغیر وہ جاہل ہی ہے۔ کاش یہ سچی حقیقت ہمیں سمجھ آجائے۔

349۔ أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا سَلَّامٌ هُوَ ....

ابْنُ أَبِي مُطِيعٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْهَزْهَازِ

ابن ابومطیع کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہزہاز سے سنا وہ

---

❶ ''اسناده ضعيف'' یزید بن ربیعہ صنعانی، متروک، منکر الحدیث ہے۔ جامع بيان العلم رقم:213، الفقيه والمتفقه 85/2۔ مسند الشهاب قضاعی رقم:481۔

❷ ''اسناده ضعيف'' عباس العمی مجہول ہے، مصنف ابن ابی شيبة 277/10، رقم:9430، الدر المنثور 250/5۔

يُحَدِّثُ عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ اغْدُعَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا وَلَا خَيْرَ فِيمَا سِوَاهُمَا. ❶

ضحاک سے بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا: ''علم پڑھنے والے یا پڑھانے والے ہو جاؤ اور جوان کے علاوہ ہیں اس میں بھلائی نہیں۔''

350۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ....

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سَتَكُونُ فِتَنٌ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا إِلَّا مَنْ أَحْيَاهُ اللّٰهُ بِالْعِلْمِ. ❷

ابوامامہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب ایسا فتنہ ہوگا کہ صبح کو آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر اس شخص کے علاوہ جسے اللہ علم کے ساتھ زندہ رکھے۔''

فوائد:...... یہ قرب قیامت کی علامت ہے کہ حالات اس قدر بے یقینی والے ہو جائیں گے کہ پل پل میں انسانی کیفیت بدلے گی۔

351۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ رِيَابٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اغْدُ عَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا وَلَا تَغْدُ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ فَإِنَّ مَا بَيْنَ ذَلِكَ جَاهِلٌ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَبْسُطُ أَجْنِحَتَهَا لِلرَّجُلِ غَدَا يَبْتَغِي الْعِلْمَ مِنَ الرِّضَا بِمَا يَصْنَعُ. ❸

عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں: ''تم عالم بنو یا طالب علم اس کے درمیان میں مت رہو کیونکہ اس کے درمیان جاہل ہوتا ہے اور جو علم حاصل کرنے کے لئے چلتا ہے فرشتے اس سے خوش ہو کر اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔''

352۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ....

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ رَجُلَيْنِ كَانَا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ

حسن کہتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ سے ان دو آدمیوں کے متعلق پوچھا گیا جو بنی اسرائیل میں سے تھے ایک عالم تھا

---

❶ ''اسناده منقطع والاثر صحيح'' ضحاک بن مزاحم نے ابن مسعود سے نہیں سنا۔ لیکن مزید تفصیل کے لیے۔ 254 اور 351 دیکھیں۔

❷ '' اسناده ضعيف'' سنن ابن ماجه ، كتاب الفتن،باب ما يكون من الفتن رقم: 3954۔ المعجم الكبير طبراني 2789/8 رقم: 7910۔ تاريخ بغداد 385/6۔

❸ '' اسناده منقطع'' ہارون بن رئاب نے ابن مسعود کو نہیں پایا۔ كتاب المعرفة والتاريخ 399/3، جامع بيان العلم رقم: 146۔

أَحَدُهُمَا كَانَ عَالِمًا يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَالْآخَرُ يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ أَيُّهُمَا أَفْضَلُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَضْلُ هَذَا الْعَالِمِ الَّذِي يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ عَلَى الْعَابِدِ الَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ رَجُلًا. ❶

جو صرف فرض نماز پڑھتا تھا اور پھر بیٹھ کر لوگوں کو علم سکھاتا تھا اور دوسرا دن کو روزے رکھتا اور رات کو نماز پڑھتا دونوں میں سے کون سا افضل ہے؟'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس عالم کی فضیلت جو صرف فرض نماز پڑھ کر لوگوں کو علم سکھلاتا ہے اس عابد پر جو دن کو روزے رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے ایسی ہے جیسی میری فضیلت تم میں سے عام شخص پر ہے۔''

353- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ ....

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا سُمَيْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُصُّ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَذْكُرُ الْعِلْمَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَمَيَّلْتُ إِلَى أَيِّهِمَا أَجْلِسُ فَنَعَسْتُ فَأَتَانِي آتٍ فَقَالَ مَيَّلْتَ إِلَى أَيِّهِمَا تَجْلِسُ إِنْ شِئْتَ أَرَيْتُكَ مَكَانَ جِبْرَائِيلَ مِنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ. ❷

ابن سیرین روایت کرتے ہیں کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو سمیر بن عبدالرحمٰن وعظ کر رہے تھے اور حمید بن عبدالرحمٰن مسجد کے ایک کونے میں علمی تذکرہ کر رہے تھے۔ مجھے شک ہوا کہ میں دونوں میں سے کس کے پاس بیٹھوں تو میں سو گیا اور میرے پاس ایک آنے والا آیا اس نے کہا: ''تمہیں شک ہوا ہے کہ میں کس کے پاس بیٹھوں؟ اگر تم چاہو تو حمید بن عبدالرحمٰن کے پاس تمہیں جبرائیل کی جگہ دکھا دوں۔''

فوائد:...... اس علمی مجلس کی وعظ کی مجلس پر برتری ثابت ہوتی ہے۔

354- أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ دَاوُدَ ابْنِ جَمِيلٍ ....

عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ

کثیر بن قیس کہتے ہیں کہ میں دمشق کی مسجد میں ابودرداء کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو ایک آدمی آیا اس نے کہا: ''اے

---

❶ ''اسناده منقطع'' امام دارمی اس کو روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

❷ ''اسناده ضعيف'' حسن بن ذکوان مدلس ہے اس کے عنعنہ کی تصریح نہیں۔ جامع بيان العلم رقم: 219۔

فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ إِنِّي أَتَيْتُكَ مِنَ الْمَدِينَةِ مَدِينَةِ الرَّسُولِ ﷺ لِحَدِيثٍ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَمَا جَاءَ بِكَ تِجَارَةٌ قَالَ لَا قَالَ وَلَا جَاءَ بِكَ غَيْرُهُ قَالَ لَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ بِهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ بِهِ طَرِيقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ حَتَّى الْحِيتَانُ فِي الْمَاءِ وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ النُّجُومِ إِنَّ الْعُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَإِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَ بِهِ أَخَذَ بِحَظِّهِ أَوْ بِحَظٍّ وَافِرٍ. ❶

ابودرداء! میں آپ کے پاس مدینۃ الرسول ﷺ سے ایک حدیث لینے کے لئے آیا ہوں مجھے خبر ملی ہے کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے اسے بیان کرتے ہیں؟'' ابودرداء نے کہا: ''تو تجارت کے لئے نہیں آیا؟'' اس نے کہا: ''نہیں۔'' کہا: ''نہ ہی کسی اورکام کے لئے؟'' اس نے کہا: ''نہیں۔'' تو ابودرداء نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرماتے تھے: ''جوعلم کی تلاش میں کسی راستہ پر چلے تو اللہ اس کی وجہ سے اس کے لئے جنت کے راستوں میں سے ایک راستہ آسان کردے گا اور فرشتے طالب علم سے خوش ہوکر اپنے بازو اس کے نیچے بچھا دیتے ہیں اور جتنے لوگ آسمان و زمین میں ہیں حتی کہ مچھلیاں پانی میں طالب علم کی بخشش کی دعا کرتے ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چاند کی فضیلت ستاروں پر۔ بے شک علماء، انبیاء کے وارث ہیں بے شک انبیاء نے ورثہ میں درہم و دینار نہیں چھوڑے انہوں نے صرف علم کا ورثہ چھوڑا تو جس نے علم کا حصہ لیا اس نے وافر حصہ لے لیا۔''

فوائد:...... علماء کی فضیلت میں اتنی بات ہی کافی ہے کہ یہ انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں اس کے بعد علماء کی رفعت شان معلوم کرنا چنداں مشکل نہیں۔

355۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الْفَزَارِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

---

❶ '' اسنادہ ضعیف لکن بشواھد یتقوی ،الشعب للبیھقی (1296) واخرجہ الفسوی 401/3 نیز دیکھیے ترغیب وترھیب 94/1۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مُعَلِّمُ الْخَيْرِ يَسْتَغْفِرُ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى الْحُوتُ فِي الْبَحْرِ. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ''بھلائی کی تعلیم دینے والے کی بخشش کے لیے ہر چیز دعا کرتی ہے حتی کہ سمندر میں مچھلیاں بھی۔''

356۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ رَجُلٍ يَسْلُكُ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا إِلَّا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ. ❷

ابوہریرۃ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص علم حاصل کرنے کے لئے کسی راستہ پر چلے گا اللہ اس کی وجہ سے جنت کی طرف اس کا راستہ آسان کر دیں گے اور جسے اس کا عمل پیچھے کر دے اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھائے گا۔''

فوائد:...... آخرت میں خاندانی شرافت کسی کام نہ آئے گی بلکہ نجات کا انحصار عمل پر ہو گا۔ آپ ﷺ قبیلہ قریش، چچا عباس، پھوپھی صفیہ، بیٹی فاطمہ سبھی کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ عمل کرو میں تمہارے کسی کام نہ آؤں گا۔ (متفق علیہ)

357۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ عَنْ يَعْقُوبَ هُوَ الْقُمِّيُّ عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا سَلَكَ رَجُلٌ طَرِيقًا يَبْتَغِي فِيهِ الْعِلْمَ إِلَّا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَنْ يُبْطِءْ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ۔ ❸

ابن عباس کہتے ہیں: ''جو شخص کسی راستہ پر علم کی تلاش میں چلتا ہے اللہ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتے ہیں اور جو اپنے عمل کی وجہ سے پیچھے رہ جائے اسے اس کا نسب آگے نہیں بڑھا سکتا۔''

358۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ ....

عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ عَنْ مُطَرِّفٍ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ قَالَ هَلْ مِنْ طَالِبِ خَيْرٍ فَيُعَانَ

ابن شوذب بیان کرتے ہیں کہ مطرف نے اس آیت کی تفسیر میں کہا: ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾ ''کہ کیا کوئی بھلائی کا طالب ہے کہ اس معاملہ

❶ ''اسنادہ جید'' مصنف ابن ابی شیبۃ 728/8 رقم 6164۔ جامع بیان العلم رقم: 796۔

❷ ''اسنادہ صحیح'' سنن ابی داود، کتاب العلم، باب الحث علی طلب العلم: 3643۔ مصنف ابن ابی شیبۃ 729/8 رقم: 6168۔

❸ ''اسنادہ صحیح'' مصنف ابن ابی شیبۃ 728/8 رقم: 6165۔

عَلَيْهِ. ❶

میں اس کی مدد کی جائے۔"

359۔ وَأَخْبَرَنَا مَرْوَانُ عَنْ ضَمْرَةَ قَالَ طَالِبُ عِلْمٍ. ❷

ضمرۃ سے روایت ہے اس نے کہا: "طالب علم۔"

360۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ هُوَ الْقُمِّيُّ عَنْ عَامِرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ..........

كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِذَا رَأَى طَلَبَةَ الْعِلْمِ قَالَ مَرْحَبًا بِطَلَبَةِ الْعِلْمِ وَكَانَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَوْصَى بِكُمْ۔ ❸

ابو درداء رضی اللہ عنہ جب طالب علموں کو دیکھتے تو طالب علموں کو خوش آمدید کہتے: اور فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے تمہارے لیے یہی وصیت کی ہے۔"

361۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِمَجْلِسَيْنِ فِي مَسْجِدِهِ فَقَالَ كِلَاهُمَا عَلَى خَيْرٍ وَأَحَدُهُمَا أَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِهِ أَمَّا هَؤُلَاءِ فَيَدْعُونَ اللّٰهَ وَيَرْغَبُونَ إِلَيْهِ فَإِنْ شَاءَ أَعْطَاهُمْ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ وَأَمَّا هَؤُلَاءِ فَيَتَعَلَّمُونَ الْفِقْهَ أَوِ الْعِلْمَ وَيُعَلِّمُونَ الْجَاهِلَ فَهُمْ أَفْضَلُ وَإِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا قَالَ ثُمَّ جَلَسَ فِيهِمْ۔ ❹

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی مسجد میں دو مجلسوں کے پاس سے گذرے تو فرمایا: "دونوں بھلائی پر ہیں اور دونوں میں سے ایک اپنے ساتھ والی سے افضل ہے، یہ لوگ جو اللہ کو پکارتے ہیں اور اللہ کی طرف رغبت رکھتے ہیں۔ اگر چاہے تو ان کو دے اور چاہے تو روک دے۔ اور یہ دوسرے لوگ سمجھ و علم حاصل کرتے ہیں اور جاہل کو علم سکھاتے ہیں تو یہی افضل ہیں اور میں بھی معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔" اس نے کہا: "پھر آپ ﷺ اسی مجلس میں بیٹھ گئے۔"

362۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ..........

عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ أَنَّهُ قَالَ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ إِنَّ الْعِلْمَ خَيْرٌ مِنَ

مطرف بن عبداللہ بن شخیر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا: "اے میرے بیٹے! علم کے بغیر عمل

❶ "اسناده ضعيف" محمد بن کثیر بن ابی عطا ضعیف ہے۔ تفسير طبری 97/27⓫96

❷ "اسناده حسن" جامع بيان العلم رقم: 1945 تفسير ابن كثير 453/7۔

❸ "اسناده معضل" امام دارمی متفرد ہیں۔

❹ "اسناده ضعيف" كتاب الزهد ابن مبارك رقم: 1389۔ الفقيه والمتفقه 11/1⓫10، مقدمه ابن ماجه رقم: 229۔

الْعَمَلِ. ❶
کرنے سے بہتر ہے کہ علم حاصل کرو۔''

فوائد:...... حکمت کا سب سے زیادہ حقدار مومن ہے آپ ﷺ نے فرمایا مومن کو یہ جہاں سے بھی ملے اسے لے لینی چاہیے اور اگر کسی کے پاس ہو تو وہ اپنے بھائی کو بتائے یہ اس کے لیے بہترین تحفہ ہوگا۔

363۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ..........

أَخْبَرَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيَّ يَقُولُ لَيْسَ هَدِيَّةٌ أَفْضَلَ مِنْ كَلِمَةِ حِكْمَةٍ تُهْدِيهَا لِأَخِيكَ. ❷

شرحبیل بن شریک بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ابو عبدالرحمٰن حبلی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ: ''تم اپنے بھائی کو دانائی کی بات کہو اس سے بڑھ کر کوئی ہدیہ نہیں ہے۔''

364۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ..........

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْمُجْتَهِدِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ حُضْرُ الْفَرَسِ الْمُضَمَّرِ السَّرِيعِ۔ ❸

زہری کہتے ہیں: ''عالم کی فضیلت عابد کے مقابلہ میں سو درجے بڑھ کر ہے ہر دو درجوں کے درمیان تعمیر کردہ تیز رفتار گھوڑوں کی دوڑ سے پانچ سو برس کی مسافت ہے۔''

365۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي السَّكَنُ بْنُ أَبِي كَرِيمَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ قَالَ يَرْفَعُ اللّٰهُ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا بِدَرَجَاتٍ. ❹

ابن عباس رضی اللہ عنہما آیت ﴿يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ﴾ کی تفسیر میں کہتے ہیں: ''مومنوں کے مقابلہ میں علماء کو کئی درجے بلند کرتا ہے۔''

366۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَعِيلَ عَنْ عَمْرِو بْنِ كَثِيرٍ..........

---

❶ ''اسناده ضعيف'' حلية الاولياء 209/2، الفقيه والمتفقه 19/1۔

❷ ''اسناده صحيح'' امام دارمی رحمہ اللہ روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

❸ ''اسناده ضعيف'' حلية الاولياء 365/3۔

❹ ''اسناده صحيح'' مستدرك حاكم 481/2، امام حاکم نے صحیح کہا اور امام ذہبی رحمہ اللہ نے موافقت کی ہے۔

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ جَائَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الْإِسْلَامَ فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّيْنَ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ. ❶

حسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کو موت آئے اور وہ علم حاصل کر رہا ہوتا کہ اس سے اسلام کو زندہ کرے۔ تو جنت میں اس کے اور نبیوں کے درمیان ایک درجے کا فاصلہ ہوگا۔''

367۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مِهْرَانُ حَدَّثَنَا أَبُو سِنَانٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ..........

عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ذَهَبَ عُمَرُ بِثُلُثَيِ الْعِلْمِ فَذَكَرْتُ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ ذَهَبَ عُمَرُ بِتِسْعَةِ أَعْشَارِ الْعِلْمِ۔ ❷

عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ نے کہا: کہ'' عمر رضی اللہ عنہ دو تہائی علم لے گئے۔'' اس کا ذکر ابراہیم سے کیا گیا تو انہوں نے کہا: ''عمر رضی اللہ عنہ دس حصوں سے علم کے لئے گئے۔''

368۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ هَارُوْنَ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ يَتَذَاكَرُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا أَظَلَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتّٰى يَخُوضُوْا فِي حَدِيْثٍ غَيْرِهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَبْتَغِي بِهِ الْعِلْمَ سَهَّلَ اللّٰهُ طَرِيقَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ. ❸

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ''جب اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں لوگ جمع ہوتے ہیں اور قرآن کا ذکر کرتے ہیں اور اسے آپس میں پڑھتے ہیں تو فرشتے اپنے پروں سے ان پر سایہ کیے رکھتے ہیں حتی کہ وہ کسی اور بات میں مشغول ہو جائیں۔ اور جو کوئی ایسے راستہ پر چلے جس میں اسے علم کی تلاش ہو تو اللہ اس کے ذریعے اس کے لئے جنت کے راستوں میں سے ایک راستہ آسان کر دیتے ہیں اور جسے اس کے اعمال پیچھے چھوڑ دیں وہ اپنے نسب کی وجہ سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔''

فوائد:...... معلوم ہوا گھر میں قرآن کی تلاوت اس کا ذکر برکت فرشتوں کی آمد کا باعث ہے تو لازماً ایسے گھروں میں شیاطین کا ورود ممکن نہیں لہٰذا گھروں سے شیطاطین کو بھگانے کے لیے قرآن اکسیر ہے۔ اور بالخصوص سورۂ بقرہ، آیۃ الکرسی اور معوذات پر لازماً پابندی کرنا چاہیے۔

---

❶ ''اسناده ضعيف جدا'' المعجم الكبير والاوسط طبرانی رقم: 9450۔

❷ ''اسناده ضعيف'' امام دارمی متفرد ہیں۔

❸ ''اسناده صحيح'' شعب الايمان رقم: 671۔

369۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ..........

عَنْ زِرٍّ قَالَ غَدَوْتُ عَلٰى صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِيِّ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ قُلْتُ ابْتِغَاءُ الْعِلْمِ قَالَ أَلَا أُبَشِّرُكَ قُلْتُ بَلٰى فَقَالَ رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ. ❶

زرّ کہتے ہیں میں صفوان بن عسال مرادی کے پاس صبح کے وقت گیا اور میں چاہتا تھا کہ موزوں پر مسح کے متعلق ان سے پوچھوں تو انہوں نے کہا: کیسے آئے ہو؟ میں نے کہا: علم کی تلاش میں'' انہوں نے کہا: ''کیا تجھے خوشخبری نہ دوں؟'' میں نے کہا: ''کیوں نہیں۔'' انہوں نے نبی ﷺ سے مرفوع حدیث بیان کرتے ہوئے کہا: ''بے شک فرشتے طالب علم کے لئے اپنے بازو زمین پر بچھا دیتے ہیں اس لئے کہ وہ اس کی طلب سے خوش ہوتے ہیں۔''

[33]......بَاب مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ بِغَيْرِ نِيَّةٍ فَرَدَّهُ الْعِلْمُ إِلَى النِّيَّةِ

اس شخص کا بیان جو بغیر نیت کے علم حاصل کرے اور علم اسے نیت کی طرف لوٹا دے

370۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ ....

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ مَا كَانَ طَلَبُ الْحَدِيثِ أَفْضَلَ مِنْهُ الْيَوْمَ قَالُوا لِسُفْيَانَ إِنَّهُمْ يَطْلُبُونَهُ بِغَيْرِ نِيَّةٍ قَالَ طَلَبُهُمْ إِيَّاهُ نِيَّةٌ. ❷

یحیٰی بن یمان کہتے ہیں کہ میں چالیس برس سفیان سے سنتا رہا وہ کہتے تھے کہ آج کل علم حاصل کرنے میں جو فضیلت ہے وہ پہلے نہیں تھی لوگوں نے سفیان سے کہا: ''لوگ نیت کے بغیر علم حاصل کرتے ہیں۔'' سفیان نے کہا: ''ان کا علم حاصل کرنا ہی نیت ہے۔''

فوائد:...... بلانیت علم کی یہ صورت ہوسکتی ہے کہ آدمی ویسے ہی چلا آئے دیکھیں یہ اہل علم کیا بحث ومباحثہ کرتے ہیں اگرچہ وہ حصول علم کے لیے نہ ہی آیا ہو اس کا اپنی مصروفیت کو چھوڑ کر علم کی محفل میں بیٹھنا ہی نیت ہے یعنی ثواب کا باعث ہے۔ جیسا کہ ذکر کی مجلس سے لوٹنے والے فرشتوں میں اللہ اپنے بندوں کی

---

❶ ''اسناده حسن'' صحيح ابن حبان رقم:1319،موارد الظمأن رقم:79 مسند حميدی رقم:906۔

❷ ''اسناده حسن'' الجامع الاخلاق الراوی رقم:779،المحدث الفاصل بين الراوی والواعی رقم:40،جامع بيان العلم رقم:1382۔

مغفرت کا اعلان کرتا ہے۔ فرشتے کہتے ہیں ان میں ایک بندہ بلانیت کسی غرض سے آیا تھا تو رب تعالیٰ فرماتا ہے: "لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ" ان میں بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا۔ (بخاری)

371- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ....

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَجْلَحِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ طَلَبْنَا هَذَا الْعِلْمَ وَمَا لَنَا فِيهِ كَبِيرُ نِيَّةٍ ثُمَّ رَزَقَ اللَّهُ بَعْدُ فِيهِ النِّيَّةَ۔ ❶

عبداللہ بن اجلح بیان کرتے ہیں کہ مجاہد نے کہا: ''ہم نے یہ علم حاصل کیا اور ہماری اس کے متعلق کوئی بڑی نیت نہ تھی۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں نیت نصیب کی۔''

فوائد:...... پتہ چلا ابتدا جب فضائل سے بے خبری ہوتی ہے تو نیت اتنی پختہ نہیں ہوتی لیکن جوں جوں سمجھ پختہ ہوتی جاتی ہے نیت میں بھی پختگی آنا شروع ہو جاتی ہے۔ اور پھر اعمال میں حسن پیدا ہوتا ہے۔

372- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ....

عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَقَدْ طَلَبَ أَقْوَامٌ الْعِلْمَ مَا أَرَادُوا بِهِ اللَّهَ وَلَا مَا عِنْدَهُ قَالَ فَمَا زَالَ بِهِمُ الْعِلْمُ حَتَّى أَرَادُوا بِهِ اللَّهَ وَمَا عِنْدَهُ. ❷

یونس بن عبد بیان کرتے ہیں کہ حسن نے کہا: ''بہت سی قوموں نے علم حاصل کیا مگر نہ تو اس سے اللہ کی رضا مندی چاہی نہ وہ چیز جو اس کے پاس ہے۔'' حسن کہتے ہیں: ''ان میں برابر علم رہا حتی کہ انہوں نے اللہ کی رضا مندی طلب کی اور وہ چیز بھی جو اس کے پاس ہے۔''

فوائد:...... عمل اور علم میں یہ فرق ہے کہ عمل ابتدا سے خلوص نیت سے کرنا ضروری ہے کیونکہ عمل سے فراغت کے بعد اس کا کوئی اثر نہیں رہتا۔ جب کہ علم حاصل ہونے کے بعد چھن نہیں سکتا وہ آپ کے پاس محفوظ ہو گیا اب جب بھی آپ کی نیت خالص ہوئی اس نے فائدہ دینا شروع کر دیا۔

[34]......بَاب التَّوْبِيخِ لِمَنْ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِغَيْرِ اللَّهِ

جو شخص اللہ کی رضا مندی کے علاوہ کسی اور غرض سے علم حاصل کرے اس کو ڈرانے کا بیان

373- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ ....

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ قَالَ أَبُو مُسْلِمٍ

ابو قلابہ کہتے ہیں: ابو مسلم خولانی نے کہا: ''علماء تین قسم کے

---

❶ " اسناده حسن" كتاب المعرفة والتاريخ 712/1، المحدث الفاصل بين الراوى والواعى رقم: 39۔

❷ اس سند کے تمام راوی ثقہ ہیں مگر حسان بن مسلم کا ترجمہ مجھے نہیں ملا، نیز امام دارمی روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

الْخَوْلَانِيُّ الْعُلَمَاءُ ثَلَاثَةٌ فَرَجُلٌ عَاشَ فِيْ عِلْمِهِ وَعَاشَ مَعَهُ النَّاسُ فِيهِ وَرَجُلٌ عَاشَ فِيْ عِلْمِهِ وَلَمْ يَعِشْ مَعَهُ فِيهِ أَحَدٌ وَرَجُلٌ عَاشَ النَّاسُ فِي عِلْمِهِ وَكَانَ وَبَالًا عَلَيْهِ. ❶

ہوتے ہیں وہ شخص جس کی اپنے علم (سے فائدہ اٹھانے) میں زندگی گذری اور لوگوں کی زندگی بھی اس کے ساتھ اس کے علم میں گذری اور وہ شخص جس کی زندگی اپنے علم سے (فائدہ اٹھانے) میں گذری اور کسی کی زندگی اس کے علم سے فائدہ اٹھانے میں نہ گذری۔ اور وہ شخص کہ لوگوں کی زندگی اس کے علم سے فائدہ اٹھانے میں گذری لیکن اس نے خود اپنے علم سے فائدہ نہ اٹھایا اس لئے علم اس پر وبال بن گیا۔

فوائد:...... اپنے علم سے فائدہ نہ اٹھانے سے مراد اس پر عمل نہ کرنا ہے۔ اور نہ ہی آگے پہنچانا ہے۔ رسول اللہ ﷺ اپنی دعاؤں میں ایسے علم سے پناہ مانگتے تھے۔

374/1۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ ....

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ مُوْسٰى يَا رَبِّ أَيُّ عِبَادِكَ أَحْكَمُ قَالَ الَّذِي يَحْكُمُ لِلنَّاسِ كَمَا يَحْكُمُ لِنَفْسِهِ۔ قَالَ يَا رَبِّ أَيُّ عِبَادِكَ أَغْنٰى قَالَ أَرْضَاهُمْ بِمَا قَسَمْتُ لَهُ۔ قَالَ يَا رَبِّ أَيُّ عِبَادِكَ أَخْشٰى لَكَ قَالَ أَعْلَمُهُمْ بِي۔ ❷

عطاء سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: موسیٰ نے اپنے رب سے کہا: ''اے میرے رب! تیرے بندوں میں سے کون بڑا حاکم ہے؟'' اللہ نے فرمایا: ''وہ شخص جو لوگوں کے لئے وہی فیصلہ کرتا ہے جو اپنے نفس کے لئے کرتا ہے۔'' موسیٰ نے کہا: ''اے اللہ! تیرے بندوں میں سب سے زیادہ بے پروا کون ہے؟'' اللہ نے فرمایا: ''وہ شخص جس کو میں نے جتنا دیا اس پر وہ راضی ہوگیا۔'' موسیٰ نے کہا: ''اے اللہ! تیرے بندوں میں سب سے زیادہ ڈرنے والا کون ہے؟'' اللہ نے فرمایا: ''جس کو میرا سب سے زیادہ علم ہے۔''

فوائد:...... معلوم ہوا بہترین حکمران عادل حکمران ہے بہترین دولت قناعت ہے اور سب سے بڑا

---

❶ ''اسناده صحيح'' مصنف ابن ابی شیبة 55/14 رقم: 17547 حلية الاولياء 121/5۔

❷ ''اسناده صحيح الى عطاء وهو منقطع'' كتاب الزهد ابن مبارك 223 كتاب العلم لابى خيثمه رقم: 86۔

عالم سب سے بڑا متقی ہے۔لیکن دنیا کے حریصوں کو یہ حقیقت جلد سمجھ نہیں آتی۔

375۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ....

عَنْ سُفْيَانَ قَالَ كَانَ يُقَالُ الْعُلَمَاءُ ثَلَاثَةٌ عَالِمٌ بِاللَّهِ يَخْشَى اللَّهَ لَيْسَ بِعَالِمٍ بِأَمْرِ اللَّهِ وَعَالِمٌ بِاللَّهِ عَالِمٌ بِأَمْرِ اللَّهِ يَخْشَى اللَّهَ فَذَاكَ الْعَالِمُ الْكَامِلُ وَعَالِمٌ بِأَمْرِ اللَّهِ لَيْسَ بِعَالِمٍ بِاللَّهِ لَا يَخْشَى اللَّهَ فَذَلِكَ الْعَالِمُ الْفَاجِرُ۔ ❶

سفیان کہتے ہیں: پہلے کہا جاتا تھا کہ علماء کی تین قسمیں ہیں ! اللہ کی ذات کا عالم لیکن اس کے حکم کو جاننے والا جو اللہ سے ڈرتا ہے۔ اور اللہ کی ذات اور اس کے حکم کا عالم جو اللہ سے ڈرتا ہے۔ پس وہ کامل عالم ہے۔ اور اللہ کے حکم کا عالم لیکن اس کی ذات کا عالم نہیں جو اللہ سے نہیں ڈرتا پس فاسق عالم ہے۔''

فوائد:...... اللہ کے بارے علم کی دو اقسام ہوئیں: (۱) اللہ کی ذات کا علم (۲) اللہ کے احکام کا علم۔ اس اعتبار سے علماء کی تین قسمیں بنیں: (۳) جس میں دونوں کی معرفت ہے وہ کامل عالم اور خشیت کا پیکر ہے۔ (۴) فقط پہلی قسم کا عالم یہ بھی خشیت کی بنا پر صحیح ہے۔ (۵) فقط دوسری قسم کا عالم جس میں پہلی قسم کے علم کے نہ ہونے پر خشیت نہیں وہ عالم فاسق ہے۔

376۔ أَخْبَرَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ....

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْعِلْمُ عِلْمَانِ فَعِلْمٌ فِي الْقَلْبِ فَذَلِكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذَلِكَ حُجَّةُ اللَّهِ عَلَى ابْنِ آدَمَ . ❷

حسن نے کہا: علم کی دو قسمیں ہیں: ''ایک وہ جو دل میں ہو، یہی فائدہ دینے والا علم ہے اور وہ علم جو زبان پر ہو یہ ابن آدم پر اللہ کی حجت ہے۔''

فوائد:...... جس علم کا اثر دل تک ہو وہی پر اثر اور بلندی درجات کا باعث ہے جب کہ فقط زبانی علم جس کا دل پر اثر نہ ہو یہ قیامت کے دن بندے کے پاؤں کی بیڑی بن جائے گا۔ اور اسے دردناک عذاب سے دوچار کرے گا۔

377۔ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ..........

عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ

حسن نبی ﷺ سے بھی ایسے ہی حدیث بیان کرتے

❶ '' اسناده صحيح''حلية الاولياء 280/7، شعب الايمان 1919۔

❷ ''اسناده صحيح'' مصنف ابن ابى شيبة 235/13 رقم، تاريخ بغداد 348/4۔

ذَٰلِكَ. ❶

ہیں۔

378ـ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنْبَأَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ تَعَلَّمُوا تَعَلَّمُوا فَإِذَا عَلِمْتُمْ فَاعْمَلُوا۔ ❷

عبداللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ''علم حاصل کرو، علم حاصل کرو، تو جب تم حاصل کرلو پھر عمل کرو۔''

379ـ أَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَعِيلَ هُوَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَدِّبُ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ مَنْ حَدَّثَهُ ....

عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِأَرْبَعٍ دَخَلَ النَّارَ أَوْ نَحْوَ هَذِهِ الْكَلِمَةِ لِيُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ لِيَصْرِفَ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ أَوْ لِيَأْخُذَ بِهِ مِنَ الْأُمَرَاءِ. ❸

ابو وائل بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا: ''جو شخص علم کو چار چیزوں کے لئے حاصل کرے وہ آگ میں داخل ہوگا یا اس طرح کی بات کی علم کے ذریعہ علماء سے مقابلہ کرے یا اس کے ذریعہ بے وقوفوں سے جھگڑا کرے یا اس کے ذریعہ سے لوگوں کی توجہ اپنی طرف کرے یا اس کے ذریعہ سے مالداروں سے مال حاصل کرے۔''

380ـ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ ....

عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِيِّ قَالَ قَرَأْتُ فِي كِتَابٍ بَلَغَنِي أَنَّهُ مِنْ كَلَامِ عِيسَى تَعْمَلُونَ لِلدُّنْيَا وَأَنْتُمْ تُرْزَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ عَمَلٍ وَلَا تَعْمَلُونَ لِلْآخِرَةِ وَأَنْتُمْ لَا تُرْزَقُونَ فِيهَا إِلَّا بِالْعَمَلِ وَإِنَّكُمْ عُلَمَاءَ السَّوْءِ الْأَجْرَ تَأْخُذُونَ

ہشام (صاحب الدستوائی) سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ''میں نے کتاب میں پڑھا تو مجھے خبر پہنچی کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کے کلام سے ہے کہ: تم دنیا کے کام کرتے ہو حالانکہ دنیا میں بغیر کام کئے روزی دی جاتی ہے اور تم بڑے عالم ہو کر مزدوری تو لے لیتے ہو مگر کام خراب کرتے ہو قریب ہے کہ کام والا تم سے اپنا کام مانگے۔ اور قریب

---

❶ ''اسناده صحيح'' امام دارمی اس کو روایت کرنے میں متفرد ہیں۔ یاد رہے! امام ابن جوزی رحمہ اللہ العلل المتناهيه رقم: 89 پر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع نقل کیا ہے۔ لیکن اس کی سند میں ایک کذاب راوی ہے۔

❷ ''اسناده ضعيف'' مصنف ابن ابی شيبة 294/13 رقم: 16394، حلية الاولياء 131/1، جامع بيان العلم رقم: 1266، اقتضاء العلم العمل رقم: 10۔

❸ ''اسناده ضعيف'' المطالب العالية رقم: 3028۔

وَالْعَمَلَ تُضَيِّعُونَ يُوشِكُ رَبُّ الْعَمَلِ أَنْ يَطْلُبَ عَمَلَهُ وَتُوشِكُونَ أَنْ تَخْرُجُوا مِنَ الدُّنْيَا الْعَرِيضَةِ إِلَى ظُلْمَةِ الْقَبْرِ وَضِيقِهِ اللَّهُ نَهَاكُمْ عَنِ الْخَطَايَا كَمَا أَمَرَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ كَيْفَ يَكُونُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مَنْ سَخِطَ رِزْقَهُ وَاحْتَقَرَ مَنْزِلَتَهُ وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ ذَلِكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ كَيْفَ يَكُونُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مَنْ اتَّهَمَ اللَّهَ فِيمَا قَضَى لَهُ فَلَيْسَ يَرْضَى شَيْئًا أَصَابَهُ كَيْفَ يَكُونُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مَنْ دُنْيَاهُ آثَرُ عِنْدَهُ مِنْ آخِرَتِهِ وَهُوَ فِي الدُّنْيَا أَفْضَلُ رَغْبَةً كَيْفَ يَكُونُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مَنْ مَصِيرُهُ إِلَى آخِرَتِهِ وَهُوَ مُقْبِلٌ عَلَى دُنْيَاهُ وَمَا يَضُرُّهُ أَشْهَى إِلَيْهِ أَوْ قَالَ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِمَّا يَنْفَعُهُ كَيْفَ يَكُونُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مَنْ يَطْلُبُ الْكَلَامَ لِيُخْبِرَ بِهِ وَلَا يَطْلُبُهُ لِيَعْمَلَ بِهِ. [1]

ہے کہ تم وسیع وعریض دنیا سے نکل کر اندھیری اور تنگ قبر میں چلے جاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں گناہوں سے اس طرح منع کرتا ہے جس طرح اس نے تمہیں نماز اور روزے کا حکم دیا وہ شخص کیسے علماء سے ہوگا جو اپنی رزق پر ناراض ہو اور اپنے مرتبہ کو حقیر سمجھے۔ حالانکہ وہ جانتا ہے کہ یہ چیزیں تو اللہ کی قدرت اور اس کے علم سے ہوئی ہیں۔ اور وہ شخص کیسے علماء میں سے ہوگا جو اللہ پر ان چیزوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کو تہمت لگائے۔ جو اس نے اس کے لئے مقرر کی ہیں۔ اور جو مصائب اسے پہنچی ہیں وہ اس پر صابر اور راضی نہیں ہوتا۔ وہ شخص کیسے علماء میں شمار ہوگا جو آخرت پر دنیا کو ترجیح دیتا ہے حالانکہ آخرت دنیا سے زیادہ رغبت کے قابل چیز ہے۔ اور وہ شخص کس طرح علماء میں شمار ہوگا جس کی واپسی آخرت کی طرف ہے اور وہ دنیا کی طرف متوجہ ہے اور وہ ان چیزوں کی زیادہ خواہش کرتا ہے جو اس کے لئے نقصان دہ ہیں یا انہوں نے کہا: ان چیزوں کی طرف زیادہ محبت رکھتا ہے اس چیز سے، جو اسے نفع دے۔ وہ شخص علماء سے ہوسکتا ہے جو اس لئے علم حاصل کرے کہ اسے لوگوں کے پاس بیان کرے اور اس پر عمل کے لئے علم حاصل نہیں کرتا۔''

381- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ.........

عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ كَانَ يُقَالُ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَانْتَفِعُوا بِهِ وَلَا تَعَلَّمُوهُ لِتَتَجَمَّلُوا بِهِ فَإِنَّهُ يُوشِكُ إِنْ طَالَ

حبیب بن عبید سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: پہلے کہا جاتا تھا کہ علم حاصل کرو اور اس سے فائدہ اٹھاؤ، اور علم اس لیے حاصل نہ کرو، کہ تم اس سے زینت حاصل کرو قریب

[1] "اسنادہ معضل" کتاب الزھد، امام احمد ص:75۔ حلیة الاولیاء 279/6۔

بِكُمْ عُمُرٌ أَنْ يَتَجَمَّلَ ذُو الْعِلْمِ بِعِلْمِهِ كَمَا يَتَجَمَّلُ ذُو الْبِزَّةِ بِبِزَّتِهِ. ❶

ہے کہ تمہاری عمر لمبی ہو جائے اور علم والے اپنے علم سے زینت حاصل کریں جس طرح لباس والا اپنے لباس سے زینت حاصل کرتا ہے۔''

فوائد:...... جس طرح خوبصورت لباس دوسروں کے ذہن میں اچھا تاثر پیدا کرتا ہے اسی طرح حصول علم کا بھی یہ مقصد ٹھہرا لیا جائے کہ لوگوں کو متاثر کر کے ان کے دلوں میں ایک مقام پیدا کیا جائے یہ سوچ وفعل مذموم ہے۔علم تو محض بھلائی حاصل کرنے، پھیلانے اور رضائے الٰہی حاصل کرنے کے لیے سیکھا جاتا ہے۔

382۔ أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ ....

عَنِ الْأَحْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الشَّرِّ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي عَنِ الشَّرِّ وَاسْأَلُونِي عَنِ الْخَيْرِ يَقُولُهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ أَلَا إِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَاءِ وَإِنَّ خَيْرَ الْخَيْرِ خِيَارُ الْعُلَمَاءِ. ❷

احوص بن حکیم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے برائی کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ سے برائی کے متعلق مت پوچھو بھلائی کے متعلق پوچھو اس طرح آپ ﷺ نے تین دفعہ فرمایا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''خبردار! بدترین وہ ہے جو علماء میں سے بدترین ہو اور بہترین وہ ہے جو بہترین علماء میں سے ہو۔''

فوائد:...... اہل علم کا بہترین لوگوں میں ہونا اس میں کوئی دورائے نہیں جیسا پیچھے گزری احادیث سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔اوراسی طرح ان کا بدترین ہونا جب یہ صحیح منہج سے ہٹ جائیں تو اس میں بھی کوئی شک نہیں۔کیونکہ جو جتنی بلندی سے گرے گا وہ اتنا ہی زخم زیادہ کھائے گا قیامت کو جن تین بندوں سے جہنم بھڑکائی جائے گی ان میں سے ایک قاری ہوگا کہ جس نے دنیا کو مطمع نظر ٹھہرا لیا ہوگا اور آخرت کو بھلا دیا ہوگا۔

383۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا بِهِ حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ ....

---

❶ ''اسناده صحيح'' كتاب الزهد، امام احمد ص :386، ابن المبارك رقم:1345، حلية الاولياء 102/6، اقتضاء العلم العمل رقم:35۔

❷ ''اسناده ضعيف'' احوص ضعیف الحفظ ہے اور بقیہ کی تدلیس۔

عَنْ عِيسَى قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ إِنَّمَا كَانَ يَطْلُبُ هَذَا الْعِلْمَ مَنْ اجْتَمَعَتْ فِيهِ خَصْلَتَانِ الْعَقْلُ وَالنُّسُكُ فَإِنْ كَانَ نَاسِكًا وَلَمْ يَكُنْ عَاقِلًا قَالَ هَذَا أَمْرٌ لَا يَنَالُهُ إِلَّا الْعُقَلَاءُ فَلَمْ يَطْلُبْهُ وَإِنْ كَانَ عَاقِلًا وَلَمْ يَكُنْ نَاسِكًا قَالَ هَذَا أَمْرٌ لَا يَنَالُهُ إِلَّا النُّسَّاكُ فَلَمْ يَطْلُبْهُ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَلَقَدْ رَهِبْتُ أَنْ يَكُونَ يَطْلُبُهُ الْيَوْمَ مَنْ لَيْسَتْ فِيهِ وَاحِدَةٌ مِنْهُمَا لَا عَقْلٌ وَلَا نُسُكٌ۔ ❶

عیسیٰ بیان کرتے ہیں میں نے شعبی کو یہ کہتے ہوئے سنا: ’’اس علم کو صرف وہی حاصل کرتے تھے جس میں دو خوبیاں اکٹھی ہوں عقل اور عبادت۔ اگر وہ عبادت کرنے والا ہوتا اور اس میں عقل نہ ہوتی تھی تو وہ کہتا تھا: ’’یہ ایسی چیز ہے جسے عقلمند ہی حاصل کر سکتے ہیں۔ اور وہ اسے حاصل کرتا تھا۔‘‘ اگر وہ عقلمند ہوتا اور عابد نہ ہوتا تو وہ کہتا: ’’یہ ایسی چیز ہے جسے عابد ہی حاصل کر سکتے ہیں اور وہ اسے حاصل نہ کرتا تھا۔‘‘ شعبی نے کہا: ’’میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ آجکل اسے وہ لوگ نہ حاصل کرتے ہوں جن میں ان دونوں سے ایک چیز بھی نہ ہو۔ نہ عقل اور نہ عبادت۔‘‘

فوائد:...... سلف کی یہی خوبی تھی کہ وہ نیک اور سمجھدار لوگوں کو اس جانب راغب کرتے اور ایسے لوگ حصول علم کے بعد اس کی ترویج و ترقی میں اپنا کردار ادا کرتے جب کہ آج زوال علم کی یہی وجہ ہے کہ ہم ناکام اور نکمّے لوگوں کو دین پڑھنے کے لیے مدارس جب کہ ذہن بچوں کو کالج روانہ کرتے ہیں۔(العیاذ باللہ) اسی سوچ سے ہمارے باطن کا اچھی طرح اندازہ ہوجاتا ہے۔ کہ ہمارے دلوں میں دین کی کیا اہمیت ہے؟

384۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ زَعَمَ لِي سُفْيَانُ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ لَا يَطْلُبُ الْعِلْمَ حَتَّى يَتَعَبَّدَ قَبْلَ ذَلِكَ أَرْبَعِينَ سَنَةً. ❷

ابو عاصم کہتے ہیں سفیان نے کہا: ’’میرا خیال ہے کہ پہلے آدمی علم حاصل نہ کرتا تھا حتی کہ وہ اس سے پہلے چالیس سال عبادت کر لے۔‘‘

385۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ .... أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ وَلِيُبَاهِيَ بِهِ

ابو علاء کہتے ہیں کہ مکحول نے کہا: ’’جو کوئی اس لئے علم حاصل کرے کہ اس کے ساتھ بے وقوفوں سے جھگڑا

❶ ’’اسناده صحيح‘‘ العقل وفضلُه ابن ابى دنيا رقم:51،شعب الايمان رقم :1801۔

❷ ’’اسناده صحيح‘‘ المحدث الفاصل بين الراوي والواعى رقم:51

الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيَصْرِفَ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ. ❶

کرے گا اور اس سے علماء سے مقابلہ کرے گا اور اس سے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے گا تو وہ جہنم کی آگ میں ہوگا۔‘‘

386- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ بِسْطَامَ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ ....

عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ يُرِيدُ أَنْ يُقْبِلَ بِوُجُوهِ النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ اللَّهُ جَهَنَّمَ. ❷

مکحول بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جو شخص اس لئے علم حاصل کرے کہ اس کے ذریعہ علماء سے مقابلہ کرے، اس کے ساتھ بے وقوفوں سے جھگڑا کرے یا اس کے ساتھ وہ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہے اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل کرے گا۔‘‘

387- أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ............

شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا يُحْفَظُ حَدِيثُ الرَّجُلِ عَلَى قَدْرِ نِيَّتِهِ. ❸

شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ’’آدمی کی بات اتنی ہی محفوظ کی جاتی ہے جتنی اس کی نیت ہو۔‘‘

فوائد:...... مراد جو جس قدر خالص نیت، عالم باعمل ہے ہوتا لوگوں کا اسی قدر اس کے ارشادات کی جانب دھیان ہوتا ہے۔ سمجھدار لوگ بدعمل کے قریب سے گزرنا پسند نہیں کرتے۔

388- أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ....

عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنِّي لَأَحْسَبُ الرَّجُلَ يَنْسَى الْعِلْمَ كَانَ يَعْلَمُهُ لِلْخَطِيئَةِ كَانَ يَعْمَلُهَا. ❹

قاسم کہتے ہیں کہ مجھے عبداللہ نے کہا: ’’میرا خیال ہے کہ آدمی پڑھا ہوا علم اس گناہ کی وجہ سے بھول جاتا ہے جس پر وہ عمل کرتا ہے۔‘‘

---

❶ ’’اسناده صحيح‘‘ مصنف ابن شيبة 731/8 رقم: 6177، جامع بيان العلم رقم: 1132۔

❷ ’’رجاله ثقات غير انه مرسل‘‘۔

❸ ’’اسناده ضعيف‘‘ امام دارمی اس کو روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

❹ ’’اسناده ضعيف‘‘ كتاب الزهد، ابن مبارك رقم: 83، امام وكيع 269 امام احمد: 195، حلية الاولياء 131/1۔ اقتضاء العلم العمل رقم: 96۔

فــوائــد :...... گناہ دل کو آلودہ کرنے کا سبب بنتا ہے۔لہٰذا ایسا دل علم کو سمیٹ نہیں سکتا۔امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنے استاذ وکیع کو حافظے کی خرابی کی شکایت کرتے ہیں تو وہ انہیں گناہ چھوڑنے کی نصیحت کرتے ہیں۔ہمارے طالب علم بادام کثرت سے کھاتے ہیں یامقوی دماغ نسخہ جات استعمال کرتے ہیں۔یہ بھی درست ہے لیکن قوتِ حافظہ کے لیے سب سے بڑی اکسیر ''ترک گناہ'' ہے۔گناہوں کا شائق علم کی کثرت وبرکت کو حاصل نہیں کرسکتا۔

389۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ بَلَغَنِي ....

أَنَّ لُقْمَانَ الْحَكِيمَ كَانَ يَقُولُ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ لَا تَعَلَّمِ الْعِلْمَ لِتُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِتُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ تُرَائِيَ بِهِ فِي الْمَجَالِسِ وَلَا تَتْرُكِ الْعِلْمَ زُهْدًا فِيهِ وَرَغْبَةً فِي الْجَهَالَةِ يَا بُنَيَّ اخْتَرِ الْمَجَالِسَ عَلَى عَيْنِكَ وَإِذَا رَأَيْتَ قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ فَاجْلِسْ مَعَهُمْ فَإِنَّكَ إِنْ تَكُنْ عَالِمًا يَنْفَعْكَ عِلْمُكَ وَإِنْ تَكُنْ جَاهِلًا يُعَلِّمُوكَ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِمْ بِرَحْمَتِهِ فَيُصِيبَكَ بِهَا مَعَهُمْ وَإِذَا رَأَيْتَ قَوْمًا لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ فَلَا تَجْلِسْ مَعَهُمْ فَإِنَّكَ إِنْ تَكُنْ عَالِمًا لَا يَنْفَعْكَ عِلْمُكَ وَإِنْ تَكُنْ جَاهِلًا زَادُوكَ غَيًّا وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِمْ بِعَذَابٍ فَيُصِيبَكَ مَعَهُمْ۔ ❶

بے شک لقمان حکیم اپنے بیٹے سے کہتے تھے: ''اے میرے بیٹے! علم اس لئے حاصل نہ کر کہ اس سے علماء میں فخر کرے۔ یا اس سے بے وقوفوں سے جھگڑا کرے یا اس کے ساتھ مجلسوں میں ریاکاری کرے اور علم کو اس سے بے رغبت ہو کر اور جہالت میں رغبت کرتے ہوئے نہ چھوڑ اے میرے بیٹے! مجلسوں کو سمجھ سوچ کر اختیار کر، اور جب تم کسی جماعت کو دیکھو کہ وہ اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ تو اس کے ساتھ بیٹھ جاؤ اگر تو عالم ہوگا تو تیرا علم تجھے نفع دے گا اور اگر تو جاہل ہوگا تو وہ تجھے سکھلا دیں گے۔ شاید کہ اللہ ان پر رحمت سے متوجہ ہو تو تجھے بھی ان کے ساتھ رحمت پہنچے اور جب تو ایسی مجلس کو دیکھے جو اللہ کا ذکر نہیں کرتے تو ان کے ساتھ مت بیٹھ۔ کیونکہ اگر تو عالم ہوگا تو تمہارا علم تمہیں نفع نہ دے گا اور اگر تم جاہل ہو گے تو وہ تجھے سرکشی اور جہالت میں بڑھا دیں گے اور شاید کہ اللہ ان پر عذاب سے متوجہ ہو تو تجھے بھی ان کے ساتھ سزا پہنچے۔''

---

❶ ''اسناده حسن'' جامع بيان العلم رقم:678، حلية الاولياء 55/9

فوائد:...... علماء کے لیے صالحین اوراہل علم مجلس ہی باعث خیر ہوتی ہے جب کہ جاہل کی مصاحبت کسی طور بھی درست نہیں۔البتہ اس کی اصلاح وتربیت کے لیے اس معصیت میں کوئی حرج نہیں۔

390۔ أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ سُمَيْرٍ ....

عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ قَالَ لَا تُحَدِّثِ الْبَاطِلَ الْحُكَمَاءَ فَيَمْقُتُوكَ وَلَا تُحَدِّثِ الْحِكْمَةَ لِلسُّفَهَاءِ فَيُكَذِّبُوكَ وَلَا تَمْنَعِ الْعِلْمَ أَهْلَهُ فَتَأْثَمَ وَلَا تَضَعْهُ فِي غَيْرِ أَهْلِهِ فَتُجَهَّلَ إِنَّ عَلَيْكَ فِي عِلْمِكَ حَقًّا كَمَا أَنَّ عَلَيْكَ فِي مَالِكَ حَقًّا۔ ❶

کثیر بن مرة سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ''باطل کو حکماء کے پاس مت بیان کرو پس وہ تم سے بغض رکھیں گے اور بے وقوفوں کے پاس دانائی کی بات مت بیان کرو پس وہ تمہیں جھٹلا دیں گے اور علم کو اس کے اہل سے نہ بند کر رکھو ورنہ گنہگار ہو جاؤ گے۔ اور علم کو اس کے غیر اہل کے پاس نہ رکھو ورنہ تم جہالت کی طرف منسوب کیے جاؤ گے۔ تم پر تمہارے علم کے متعلق لوگوں کا حق ہے جیسا کہ تم پر تمہارے مال میں لوگوں کا حق ہے۔''

فوائد:...... ہر بندے سے اس کی ذہنی استعداد کے مطابق بات کرنی چاہیے کیونکہ علماء میں جہالت کی بات ان کے بغض جب کہ جہلاء میں علم کی بات ان کے استہزاء کا باعث ہے۔ (وَضْعُ الشَّيْءِ فِي غَيْرِ مَحَلِّهِ) شئے کو اس کے غیر مقام میں رکھنا ظلم ہے۔

391۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ ....

أَنَّ أَبَا فَرْوَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَانَ يَقُولُ لَا تَمْنَعِ الْعِلْمَ مِنْ أَهْلِهِ فَتَأْثَمَ وَلَا تَنْشُرْهُ عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهِ فَتُجَهَّلَ وَكُنْ طَبِيبًا رَفِيقًا يَضَعُ دَوَائَهُ حَيْثُ يَعْلَمُ أَنَّهُ يَنْفَعُ۔ ❷

فروة بیان کرتے ہیں کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کہتے تھے: ''علم والوں سے علم نہ روکو ورنہ تم گناہ گار ہو جاؤ گے اور نہ ہی تم اس نااہل کے پاس پھیلاؤ ورنہ تم جہالت کی طرف منسوب کیے جاؤ گے اور نرم دل طبیب کی طرح ہو جاؤ۔ جو دوا وہاں رکھتا ہے جہاں اسے فائدہ مند لگتی ہے۔''

---

❶ ''اسناده صحيح'' كتاب الزهد،امام احمدص: 386،المحدث الفاصل رقم: 804، الجامع لاخلاق الراوي وآداب السامع رقم: 790۔

❷ ''اسناده ضعيف'' المحدث الفاصل رقم: 808، حلية الاولياء 273/7۔

392۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ غَيْلَانَ ....

عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ لَا تُطْعِمْ طَعَامَكَ مَنْ لَا يَشْتَهِيهِ۔❶

مطرف سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ: تم اس شخص کو اپنا کھانا مت کھلاؤ جو اس کی خواہش نہیں رکھتا۔"

فوائد:...... بھرے پیٹ والے کو کھلانا بیوقوفی ہے کیونکہ ان کو اس کی حاجت نہیں اسی طرح جاہلوں میں علمی گفتگو نادانی ہے۔

393۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُوْرَ سَمِعَ ....

شَهْرَ بْنَ حَوْشَبٍ يَقُولُ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ لَا تَعَلَّمِ الْعِلْمَ لِتُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ تُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ وَتُرَائِيَ بِهِ فِي الْمَجَالِسِ وَلَا تَتْرُكِ الْعِلْمَ زَهَادَةً فِيهِ وَرَغْبَةً فِي الْجَهَالَةِ وَإِذَا رَأَيْتَ قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ فَاجْلِسْ مَعَهُمْ إِنْ تَكُنْ عَالِمًا يَنْفَعْكَ عِلْمُكَ وَإِنْ تَكُنْ جَاهِلًا عَلَّمُوكَ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِمْ بِرَحْمَتِهِ فَيُصِيبَكَ بِهَا مَعَهُمْ وَإِذَا رَأَيْتَ قَوْمًا لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ فَلَا تَجْلِسْ مَعَهُمْ إِنْ تَكُنْ عَالِمًا لَمْ يَنْفَعْكَ عِلْمُكَ وَإِنْ تَكُنْ جَاهِلًا زَادُوكَ غَيًّا أَوْ عِيًّا وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِمْ بِسَخَطٍ فَيُصِيبَكَ بِهِ مَعَهُمْ.❷

شہر بن حوشب کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا: "اے میرے بیٹے! علم اس لئے حاصل نہ کرنا کہ اس کے ذریعہ سے علماء میں فخر کرو یا اس کے ذریعہ بے وقوفوں سے جھگڑا کرو یا اس کے ذریعہ مجلسوں میں ریاکاری کرو اور علم سے بے رغبتی اور جہالت سے رغبت کرتے ہوئے علم نہ چھوڑو اور تم جب کسی جماعت کو دیکھو کہ وہ اللہ کا ذکر کر رہے ہیں تو ان کے ساتھ بیٹھو اگر تم عالم ہو گے تو تمہارا علم تمہیں فائدہ دے گا اور اگر تم جاہل ہوگے تو وہ تجھے علم سکھا دیں گے۔ اور شاید کہ اللہ ان پر اپنی رحمت کے ساتھ جہان کے تو تجھے بھی ان کے ساتھ اس کا کچھ حصہ پہنچ جائے اور جب دیکھو کہ کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کر رہے تو ان کے ساتھ نہ بیٹھو، کیوں کہ اگر تم عالم ہوتے تو تمہارا علم تمھیں فائدہ نہیں پہنچا سکے گا اور اگر جاہل ہوئے تو تمہاری گمراہی اور جہالت میں اضافہ ہی کر دیں گے اور شاید کہ اللہ تعالیٰ ان پر غصہ سے متوجہ ہو اور اس کا غصہ تمہیں بھی پہنچ جائے۔"

---

❶ "اسناده صحيح" المحدث الفاصل: 843، الجامع لاخلاق الراوى رقم: 738۔

❷ "اسناده صحيح" حلية الاولياء 6/63، جامع بيان العلم رقم 679۔

394۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ثُوَيْرٍ ....

عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَا حَمَلَةَ الْعِلْمِ اعْمَلُوا بِهِ فَإِنَّمَا الْعَالِمُ مَنْ عَمِلَ بِمَا عَلِمَ وَوَافَقَ عِلْمُهُ عَمَلَهُ وَسَيَكُونُ أَقْوَامٌ يَحْمِلُونَ الْعِلْمَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يُخَالِفُ عَمَلُهُمْ عِلْمَهُمْ وَتُخَالِفُ سَرِيرَتُهُمْ عَلَانِيَتَهُمْ يَجْلِسُونَ حِلَقًا فَيُبَاهِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَغْضَبُ عَلَى جَلِيسِهِ أَنْ يَجْلِسَ إِلَى غَيْرِهِ وَيَدَعَهُ أُولَئِكَ لَا تَصْعَدُ أَعْمَالُهُمْ فِي مَجَالِسِهِمْ تِلْكَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى۔ ❶

یحیٰی بن جعدہ بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اے علم حاصل کرنے والو! اس پر عمل کرو۔ عالم صرف وہی ہے جو علم پر عمل کرے اور اس کا عمل اس کے علم کے مطابق ہو۔ عنقریب ایسی قومیں ہوں گی کہ وہ علم کو اٹھائے ہوں گے اور ان کا علم ان کی ہنسلیوں سے آگے نہیں گزرے گا ان کا عمل ان کے علم کا مخالف ہوگا۔ اور باطن ان کے ظاہر کے خلاف ہوگا۔ وہ حلقے بنا کر بیٹھیں گے اور ایک دوسرے پر فخر کریں گے۔ حتی کہ آدمی اپنے ہم مجلس سے اس لئے ناراض ہو جائے گا کہ وہ اور شخص کے پاس بیٹھنے لگا اور وہ اسے چھوڑ دے گا ان لوگوں کے اعمال جو ان کی مجلسوں میں ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں چڑھیں گے۔''

فوائد:...... صرف پڑھ کر یاد کر لینے کا نام ہی علم نہیں بلکہ عالم کہلانے کے لیے اس پر عمل کرنا ضروری ہے لغوی طور پر تو بے عمل عالم کہلا سکتا ہے لیکن شرعی طور پر جب تک اس کے علم پر عمل کی گواہی نہیں ہوگی وہ حقیقی عالم نہیں کہلائے گا۔ کیونکہ قرآن میں خشیت کو علماء کا علم ٹھہرایا گیا ہے (فاطر:28) عمل خشیت کا مظہر ہوتا ہے۔

395۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ..........

عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كَفَى بِالْمَرْءِ عِلْمًا أَنْ يَخْشَى اللَّهَ وَكَفَى بِالْمَرْءِ جَهْلًا أَنْ يُعْجَبَ بِعِلْمِهِ۔ ❷

مسلم بیان کرتے ہیں کہ مسروق نے کہا: ''آدمی کے عالم ہونے کے لئے یہی بات کافی ہے کہ وہ اللہ سے ڈرے اور آدمی کو مغرور ہونے کے لئے یہی بات کافی ہے کہ وہ اپنے عمل پر تکبر کرے۔''

396۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنْبَأَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُجَيْرٍ..........

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ لَوْ أَنَّ أَدْنَى

معاویہ بن قرۃ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ''اگر اس

---

❶ ''اسناده ضعيف'' اقتضاء العلم العمل رقم:9 الجامع لاخلاق الراوي رقم:321۔

❷ ''اسناده صحيح'' رقم سابق:322۔

هٰذِهِ الْأُمَّةِ عِلْمًا أَخَذَتْ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ بِعِلْمِهِ لَرَشَدَتْ تِلْكَ الْأُمَّةُ۔ ❶

امت کے ادنیٰ علم والے آدمی کے علم کو ہی قوموں میں سے کوئی قوم حاصل کرلے تو وہ ہدایت پا جائے۔''

397۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ..........

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيُصِيبُ الْبَابَ مِنَ الْعِلْمِ فَيَعْمَلُ بِهِ فَيَكُونُ خَيْرًا لَهُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا لَوْ كَانَتْ لَهُ فَجَعَلَهَا فِي الْآخِرَةِ۔ ❷

حسن سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ''جب آدمی علم کے دروازہ تک پہنچ جائے اور اس پر عمل کرے تو یہ چیز اس کے لئے تمام دنیا کے مل جانے سے بہتر ہے جبکہ وہ اسے آخرت کے کاموں میں صرف کرے۔''

فوائد:...... دنیاوی مال حاصل کرنے کے بعد اس کی سخاوت سے کہیں بہتر ہے کہ علم حاصل کر کے اس پر عمل پیرا ہوا جائے۔ "خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ۔" (بخاری) حدیث اس پر شاہد ہے۔

398۔ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا طَلَبَ الْعِلْمَ لَمْ يَلْبَثْ أَنْ يُرَى ذَلِكَ فِي بَصَرِهِ وَتَخَشُّعِهِ وَلِسَانِهِ وَيَدِهِ وَصِلَتِهِ وَزُهْدِهِ۔ ❸

حسن سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ''پہلے جب کوئی علم حاصل کرتا تو اس میں دیر نہیں لگتی تھی کہ اس کی نظر اور اس کی عاجزی اس کی زبان اور اس کے ہاتھ اور اس کی نماز اور اس کے زہد میں علم کا اثر دیکھا جاتا۔''

فوائد:...... اس علم کو خلوص سے لیا جائے تو اس کا عادات پر اثر انداز ہونا لازم ہے۔

399۔ قَالَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ انْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ هَذَا الْحَدِيثَ فَإِنَّمَا هُوَ دِينُكُمْ. ❹

محمد سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''تم غور کیا کرو یہ حدیث تم کس سے لے رہے ہو، کیونکہ یہ تمہارا دین ہے۔''

فوائد:...... حدیث دین اسلام کا منبع اور اہم ستون ہے ابتداء علماء حدیث کو لیتے ہوئے اتنی تحقیق تفتیش نہیں کرتے تھے لیکن رفتہ رفتہ جب اسلام میں نئے نئے لوگوں کی آمد شروع ہوئی اور کئی اہل اہواء بھی در آئے اور حدیث میں رائے زنی شروع کی تو علماء نے ﴿إِنْ جَائَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاءٍ فَتَبَيَّنُوا﴾ (الحجرات: 6) کے تحت راویوں میں جانچ پڑتال شروع کردی امام محمد کا قول بھی اسی ضمن ہے۔ نیز حدیث کے اصولوں کو

❶ ''اسناده حسن'' امام دارمی روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

❷ '' اسناده صحيح'' صحيح مسلم ،المقدمه باب بيان ان الاسناد من الدين۔

❸ اسناده صحيح'' صحيح مسلم ،المقدمه باب بيان ان الاسناد من الدين۔

❹ '' اسناده صحيح'' صحيح مسلم ،المقدمه باب بيان ان الاسناد من الدين۔

بدعت کہنا حماقت ہے کیونکہ یہ تمام کے تمام آیات واحادیث سے مستنبط ہیں۔

400۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ مَا ازْدَادَ عَبْدٌ عِلْمًا فَازْدَادَ فِي الدُّنْيَا رَغْبَةً إِلَّا ازْدَادَ مِنَ اللَّهِ بُعْدًا۔❶

بشر بن حکم بیان کرتے ہیں میں نے سفیان کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''جس بندے کو علم زیادہ ہو۔ اور اس کی رغبت دنیا میں زیادہ ہو گئی تو وہ اللہ سے زیادہ دور ہو جاتا ہے۔''

401۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ....

عَنْ حَسَّانَ قَالَ مَا ازْدَادَ عَبْدٌ بِاللَّهِ عِلْمًا إِلَّا ازْدَادَ النَّاسُ مِنْهُ قُرْبًا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ۔❷

حسان سے مروی کہ انہوں نے کہا: ''جس بندے کو اللہ تعالیٰ کا علم زیادہ ہو اللہ کی مہربانی سے لوگ اس کے زیادہ قریب ہو جائیں گے۔''

فوائد:...... مال ودولت کی طرح اللہ نے اس علم میں بھی ایک چاشنی وحلاوت رکھی کہ اگر کوئی خود کسی مجبوری کی بنا پر اس کو حاصل نہ کرسکتا ہو تو وہ اہل علم کے قریب ہو کر استفادہ کی کوشش کرنے لگتا ہے۔

402۔ أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ شُرَيْحٍ يُحَدِّثُ..........

عَنْ عَمِيرَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِهِ اذْهَبْ فَاطْلُبِ الْعِلْمَ فَخَرَجَ فَغَابَ عَنْهُ مَا غَابَ ثُمَّ جَائَهُ فَحَدَّثَهُ بِأَحَادِيثَ فَقَالَ لَهُ أَبُوهُ يَا بُنَيَّ اذْهَبْ فَاطْلُبِ الْعِلْمَ فَغَابَ عَنْهُ أَيْضًا زَمَانًا ثُمَّ جَائَهُ بِقَرَاطِيسَ فِيهَا كُتُبٌ فَقَرَأَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ هَذَا سَوَادٌ فِي بَيَاضٍ فَاذْهَبِ اطْلُبِ الْعِلْمَ فَخَرَجَ فَغَابَ عَنْهُ مَا غَابَ ثُمَّ جَائَهُ فَقَالَ لِأَبِيهِ سَلْنِي عَمَّا بَدَا لَكَ فَقَالَ لَهُ أَبُوهُ

عمیرۃ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ: ''کسی آدمی نے اپنے بیٹے سے کہا:'' جاؤ! علم حاصل کرو، وہ باہر گیا تو اس سے کچھ دیر اوجھل رہا پھر آیا اور اس نے اسے کچھ حدیثیں بیان کیں تو اس کے باپ نے اس سے کہا: ''اے میرے بیٹے! جاؤ علم کی تلاش کرو'' تو وہ اپنے باپ سے ایک عرصہ غائب رہا پھر کاغذ لے کر آیا اس میں کچھ لکھا ہوا تھا اس نے اپنے باپ کے پاس پڑھا۔ تو اس سے اس کے باپ نے کہا: '' یہ سیاہی سفیدی میں ہے، جاؤ علم تلاش کرو۔'' پھر وہ باہر گیا اور کچھ دیر اس سے دور رہا، پھر اس کے پاس آیا اور اپنے باپ سے کہا: مجھ سے جو پوچھنا چاہو

❶ '' اسناده صحيح'' امام دارمی اس کو روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

❷ '' صحيح'' اخرجه ابو نعيم فی الحلية 74/6۔

أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّكَ مَرَرْتَ بِرَجُلٍ يَمْدَحُكَ وَمَرَرْتَ بِآخَرَ يَعِيبُكَ قَالَ إِذًا لَمْ أَلُمِ الَّذِي يَعِيبُنِي وَلَمْ أَحْمَدِ الَّذِي يَمْدَحُنِي. قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِصَفِيحَةٍ؟ قَالَ أَبُو شُرَيْحٍ لَا أَدْرِي أَمِنْ ذَهَبٍ أَوْ وَرِقٍ فَقَالَ إِذًا لَمْ أُهَيِّجْهَا وَلَمْ أَقْرَبْهَا فَقَالَ اذْهَبْ فَقَدْ عَلِمْتَ۔ ❶

پوچھ لو؟ اس کے باپ نے کہا: اگر تمہارا گزر ایسے آدمی کے پاس سے ہو جو تمہاری تعریف کر رہا ہو اور دوسرے ایسے آدمی کے پاس سے ہو کہ وہ تمہاری عیب جوئی کر رہا ہو۔ تو تمہارا کیا حال ہوگا؟ اس نے کہا: ایسے وقت میں میں اس شخص کو ملامت نہ کروں گا جو مجھے عیب دے رہا ہو، اور نہ ہی اس شخص کی تعریف کروں گا جو میری تعریف کر رہا ہو، اس کے باپ نے کہا: اگر تو ایک پیالے کے پاس سے گذرے تو تیرا کیا حال ہوگا؟ ابوشریح نے کہا: ''میں نہیں جانتا ہوں کہ اس نے پیالہ سونے کا کہا ہے یا چاندی کا؟ سو اس کے بیٹے نے کہا: اس وقت نہ ہی میں اس پیالے کو ٹھوکر لگاؤں گا اور نہ ہی اس کے قریب ہوں گا۔'' اس کے باپ نے کہا: جاؤ! تم نے علم حاصل کر لیا۔''

فوائد:...... معلوم ہوا علم سے جب تک عمل کو مہمیز نہیں ملتی تب تک وہ ناقص ہی رہتا ہے۔

403- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ..........

عَنِ السَّكَنِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ مُنَبِّهٍ يَقُولُ يَا بُنَيَّ عَلَيْكَ بِالْحِكْمَةِ فَإِنَّ الْخَيْرَ فِي الْحِكْمَةِ كُلَّهُ وَتُشَرِّفُ الصَّغِيرَ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْعَبْدَ عَلَى الْحُرِّ وَتَزِيدُ السَّيِّدَ سُؤْدُدًا وَتُجْلِسُ الْفَقِيرَ مَجَالِسَ الْمُلُوكِ۔ ❷

سکن بن عمیر کہتے ہیں کہ میں نے وہب بن منبہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''اے میرے بیٹے! دانائی کو لازم پکڑ۔ کیونکہ تمام بھلائی دانائی میں ہے اور دانائی چھوٹے کو بڑے سے اور غلام کو آزاد سے بزرگی میں بڑھا دیتی ہے اور سردار کی سرداری بڑھا دیتی ہے اور فقیر کو بادشاہوں کی جگہ پر بٹھا دیتی ہے۔''

404- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَخْبَرَنِي بَقِيَّةُ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ..........

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ وَمَا نَحْنُ لَوْلَا

ابودرداء کہتے ہیں: ''اگر علم کی باتیں نہ ہوتی تو ہم کیا

---

❶ ''صحیح'' ملاحظہ کریں تعلیق سابق۔

❷ ''ضعیف'' بقیہ مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

كَلِمَاتُ الْعُلَمَاءِ؟ ❶ کرتے؟''

فوائد:...... مجرب اور علماء وعقلاء کی باتیں سمجھداری کا بہت بڑا ذریعہ ہوتی ہیں جو کہ ان کی تفشیش یا عملی زندگی کا نچوڑ ہوتی ہیں ان کے بغیر سمجھ حاصل کرنا دشوار اور مشکل ہے۔

[35]......بَابُ اجْتِنَابِ أَهْلِ الْأَهْوَاءِ وَالْبِدَعِ وَالْخُصُومَةِ
اہل خواہشات و بدعت اور جھگڑا کرنے والوں سے پرہیز کرنا

405۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ............

قَالَ أَبُوْ قِلَابَةَ لَا تُجَالِسُوْا أَهْلَ الْأَهْوَاءِ وَلَا تُجَادِلُوْهُمْ فَإِنِّي لَا آمَنُ أَنْ يَغْمِسُوْكُمْ فِي ضَلَالَتِهِمْ أَوْ يَلْبِسُوا عَلَيْكُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ۔ ❷

ابو قلابہ نے کہا کہ تم خواہشات والوں کے پاس نہ بیٹھو اور نہ ہی ان سے جھگڑا کرو کیونکہ میں اس بات سے بے خوف نہیں ہوں کہ وہ تم کو اپنی گمراہی میں ڈبو دیں گے۔ یا وہ اس چیز کے متعلق جسے تم جانتے ہو تم پر خلط ملط کر دیں گے۔

فوائد:...... ''الصّحبة مؤثرة'' صحبت اثر انداز ہوتی ہے کے مطابق آدمی کا خواہشات کے ماروں کی صحبت سے ان کا اثر قبول کرنا ضروری ہے اس لیے ایسوں سے بچنا ہی بہتر ہے۔

406۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ............

عَنْ أَيُّوبَ قَالَ رَآنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ جَلَسْتُ إِلَى طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ فَقَالَ لِي أَلَمْ أَرَكَ جَلَسْتَ إِلَى طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ لَا تُجَالِسَنَّهُ۔ ❸

ایوب بیان کرتے ہیں مجھے سعید بن جبیر نے طلق بن حبیب کے پاس بیٹھے ہوئے دیکھا تو انہوں نے مجھے کہا: ''میں نے تمہیں طلق بن حبیب کے پاس بیٹھے ہوئے دیکھا تم اس کے پاس مت بیٹھا کرو۔

407۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنِي أَبُوْ صَخْرٍ............

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ فُلَانًا يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ

نافع بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر کے پاس کوئی آدمی آیا اس نے کہا: ''فلاں آدمی آپ کو سلام کہتا ہے؟'' ابن عمر رضی اللہ عنہ

---

❶ ''صحیح'' اخرجه الخطیب فی (الفقیه والمتفقه)

❷ ''صحیح'' اخرجه ابن بطه فی (الابانة)(63) والآجری فی (الشریعه)ص(671)۔

❸ ''صحیح'' اخرجه ابن وضاح فی (البدع)(145)

قَالَ بَلَغَنِي أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ فَإِنْ كَانَ قَدْ أَحْدَثَ فَلَا تَقْرَأْ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔ ❶

نے کہا: ''مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ اس نے بدعت نکالی ہے اگر واقعی اس نے بدعت نکالی ہے تو اس کو میرا سلام نہ کہنا۔''

408۔ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَغْرَاءَ.........

حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ كَانَ إِبْرَاهِيمُ لَا يَرَى غِيبَةً لِلْمُبْتَدِعِ۔ ❷

اعمش بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم بدعت ایجاد کرنے والے کی برائی بیان کرنے کو غیبت نہیں سمجھتے تھے۔

فوائد:...... دینی و دنیاوی سے شر سے بچانے کے لیے کسی کو کسی کی برائی کے بارے میں آگاہ کرنا غیبت میں شمار نہیں ہوتا۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو ایک آنے والے کے برے اخلاق کے بارے تنبیہ کی اور قریب آجانے پر اس سے کشادہ روئی سے بات کی (بخاری) تو یہاں پر متنبہ کرنے کا مقصد اس کے شر سے بچانا تھا۔ لہٰذا بدعتی کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کرنا کہ لوگ اس کی بدعت کو سنت سمجھ کر اپنا نہ لیں ضروری ہے۔ آج کل بھی اہل بدعت کی بر مار ہے متنبہ رہیں۔

409۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ.........

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ إِنَّمَا سُمِّيَ الْهَوَى لِأَنَّهُ يَهْوِي بِصَاحِبِهِ۔ ❸

ابن شبرمہ بیان کرتے ہیں کہ شعبی نے کہا: ''خواہش کا نام ''هوىٰ'' اس لئے رکھا گیا کہ وہ اپنے ساتھی کو گرا دیتی ہے۔''

فوائد:...... '' هَوَى '' کا معنی اوپر سے نیچے گرنا ہے اور خواہش بھی اس کا معنی کیا جاسکتا ہے وہ اس لیے کہ جہنم چونکہ نیچے ہے تو یہ اس کو جنت کی بلندیوں سے جہنم کی گہرائیوں میں گرانے کا سبب ہے۔

410۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ قَالَ ....

كَانَ مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ يَقُولُ إِيَّاكُمْ وَالْمِرَاءَ فَإِنَّهَا سَاعَةُ جَهْلِ الْعَالِمِ وَبِهَا يَبْتَغِي الشَّيْطَانُ زَلَّتَهُ۔ ❹

مسلم بن یسار کہتے تھے: جھگڑنے سے بچو۔ کیونکہ وہ عالم کی جہالت کا وقت ہوتا ہے اور اسی دوران میں شیطان عالم کی لغزش تلاش کرتا ہے۔''

---

❶ ''صحیح'' دارمی بیان کرنے میں اکیلے ہیں۔

❷ ''صحیح'' اخرجه اللالکائی فی (شرح اصول اعتقاد اهل السنة)(276)

❸ ''صحیح'' اخرجه اللالکائی فی (شرح اصول اعتقاد اهل السنة)(229) وابو نعیم فی الحلیة 320/4۔

❹ ''صحیح'' اخرجه الآجری فی الشریعه(ص:61)وابو نعیم فی الحلیة(294/2)

411۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ............

عَنْ أَسْمَاءَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ دَخَلَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ الْأَهْوَاءِ عَلَى ابْنِ سِيرِينَ فَقَالَا يَا أَبَا بَكْرٍ نُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ؟ قَالَ لَا قَالَا فَنَقْرَأُ عَلَيْكَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ لَا لَتَقُومَانِ عَنِّي أَوْ لَأَقُومَنَّ. قَالَ: فَخَرَجَا فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَا أَبَا بَكْرٍ وَمَا كَانَ عَلَيْكَ أَنْ يَقْرَأَا عَلَيْكَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى؟ قَالَ إِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْرَأَا عَلَيَّ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَيُحَرِّفَانِهَا فَيَقِرُّ ذٰلِكَ فِي قَلْبِي. ❶

اسماء بن عبید بیان کرتے ہیں کہ خواہشات کے پجاری دو آدمی ابن سیرین کے پاس آئے۔ انہوں نے کہا: ''اے ابوبکر! ہم تمہارے پاس کوئی حدیث بیان کریں۔'' انہوں نے کہا: ''نہیں۔'' ان آدمیوں نے کہا: ''ہم تمہارے پاس اللہ کی کتاب کی کوئی آیت پڑھیں۔'' انہوں نے کہا: ''نہیں تم میرے قریب سے اٹھ جاؤ یا میں اٹھ جاتا ہوں۔'' راوی کہتا ہے: وہ دونوں باہر چلے گئے تو لوگوں میں سے کسی نے کہا: ''اے ابوبکر! اگر وہ اللہ کی کتاب سے آپ کے پاس کوئی آیت پڑھ دیتے تو آپ پر کیا حرج تھا۔'' انہوں نے کہا: ''مجھے اس بات کا خوف ہے کہ وہ میرے پاس کوئی آیت پڑھیں اور وہ تحریف کریں جو میرے دل میں ٹھہر جائے۔''

فوائد:...... علماء کی بات چونکہ مطالعہ وتحقیق پر مبنی ہوتی ہے لہٰذا ان کی بات باعث نفع ہوتی ہے جب کہ جہلا کی بات ذہنی اختراع یا کوئی یاوہ گوئی ہوتی ہے عموماً ان کا علم سے کم ہی تعلق ہوتا ہے سو ایسی کوئی بات ذہن میں بیٹھ جانا باعث نقصان ہے۔ لہٰذا ایسوں کی باتوں سے احتراز ہی بہتر ہے۔

412۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ............

عَنْ سَلَّامِ بْنِ أَبِي مُطِيعٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ الْأَهْوَاءِ قَالَ لِأَيُّوبَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَسْأَلُكَ عَنْ كَلِمَةٍ قَالَ فَوَلَّى وَهُوَ يُشِيرُ بِأُصْبُعِهِ وَلَا نِصْفَ كَلِمَةٍ وَأَشَارَ لَنَا سَعِيدٌ بِخِنْصِرِهِ الْيُمْنَى. ❷

سلام بن ابو مطیع کہتے ہیں: خواہشات رکھنے والوں سے ایک آدمی نے کہا: ''اے ابوبکر! کیا میں تم سے کوئی بات پوچھوں؟'' ایوب نے منہ پھیر لیا۔ اور وہ اپنی انگلی سے اشارہ کر رہے تھے کہ آدھی بات بھی نہیں پوچھنی۔ اور سعید نے ہمارے پاس دائیں ہاتھ کی چھنگلی سے اشارہ کیا۔

---

❶ ''صحیح'' اخرجه ابن بطه فی (الابانة)(398) والآجری فی الشريعه (ص:62)

❷ ''صحیح'' اخرجه ابن بطه فی (الابانة)(402)وابو نعيم فی الحلية 9/3۔

فوائد:...... اگر واقعی کسی مخلص کو علم کی تلاش ہو تو ٹھیک ورنہ بے تکے سوالات اور قیل وقال سے کنارہ کشی علماء کا شیوہ رہا ہے۔

413۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ..........

عَنْ كُلْثُومِ بْنِ جَبْرٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ سَعِيدَ ابْنَ جُبَيْرٍ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ أَزِيشَانُ۔ ❶

کلثوم بن جبر سے منقول ہے کہ ایک آدمی نے سعید بن جبیر سے کسی چیز کے متعلق پوچھا تو انہیں نے اسے جواب نہ دیا۔ جب ان سے کہا گیا تو انہوں نے کہا: ''وہ خواہش والوں سے تھا۔''

414۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ عَنْ لَيْثٍ..........

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ لَا تُجَالِسُوا أَصْحَابَ الْخُصُومَاتِ فَإِنَّهُمُ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِ اللهِ۔ ❷

ابوجعفر محمد بن علی نے کہا کہ: جھگڑنے والوں کے پاس مت بیٹھو کیونکہ وہ لوگ اللہ کی آیات میں بحث کرتے ہیں۔

فوائد:...... قرآنی آیات میں غور وفکر کرنا ان سے احکام مستنبط کرنا تو درست بلکہ مطلوب ہے لیکن ان میں جھگڑا کرنا قطعی ناپسندیدہ ہے۔ ایک دفعہ آپ ﷺ نے مسجد میں صحابہ کو اس طرح بحث وجھگڑا کرتے دیکھا تو انتہائی ناپسند فرمایا۔

415۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ ....

عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُمَا قَالَا لَا تُجَالِسُوا أَصْحَابَ الْأَهْوَاءِ وَلَا تُجَادِلُوهُمْ وَلَا تَسْمَعُوا مِنْهُمْ. ❸

ہشام کہتے ہیں کہ حسن اور ابن سیرین دونوں نے کہا: ''خواہشات والوں کے پاس مت بیٹھو اور نہ ہی ان سے جھگڑا کرو۔ اور نہ ہی ان سے کوئی بات سنو۔''

416۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أُمَيٍّ..........

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ إِنَّمَا سُمُّوا أَصْحَابَ

شعبی کہتے ہیں کہ ''خواہشات والے'' اس لیے نام رکھا گیا

---

❶ ''صحیح'' دارمی بیان کرنے میں اکیلے ہیں۔

❷ ''ضعیف'' اخرجه ابن بطه فی الابانة (543)

❸ ''صحیح'' اخرجه ابن عبدالبر فی جامع بیان العلم(1803)وابن بطه فی الابانة:395

الْأَهْوَاءِ لِأَنَّهُمْ يَهْوُونَ فِي النَّارِ۔ (1)

کہ وہ آگ میں گرتے ہیں۔"

[36].....بَاب التَّسْوِيَةِ فِي الْعِلْمِ

علم میں مرتبے کا برابر ہونا

417۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ..........

عَنِ ابْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ الشَّرِيفُ وَالْوَضِيعُ عِنْدَهُ سَوَاءٌ غَيْرَ طَاوُسٍ وَهُوَ يَحْلِفُ عَلَيْهِ۔ (2)

سفیان بیان کرتے ہیں کہ ابو میسرہ نے کہا: "طاؤس کے علاوہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا جس کے نزدیک معزز اور معمولی آدمی برابر ہوں اور وہ اس بات پر قسم کھاتے تھے۔"

فوائد:...... حق یہی ہے کہ اس علم شریف کے حصول میں سبھی برابر ہوں کیونکہ آپ ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کرنے سے کہیں بھی نہیں ملتا کہ آپ ﷺ نے درس وتعلیم کے وقت کبار صحابہ رضی اللہ عنہم کو خصوصی اہمیت دی ہو بلکہ سبھی برابر بیٹھتے اور علم سے برابر حصہ پاتے۔

یاد رہے! حصول علم میں اپنی بڑائی جتاتے ہوئے امتیازی سلوک کی حرص رکھنے والے علم کی روشنی سے محروم رہتے ہیں۔

418۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ..........

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَكْرَهُ كِتَابَةَ الْعِلْمِ حَتَّى أَكْرَهَنَا عَلَيْهِ السُّلْطَانُ فَكَرِهْنَا أَنْ نَمْنَعَهُ أَحَدًا۔ (3)

سفیان بیان کرتے ہیں کہ زہری نے کہا: "ہم علمی مضامین لکھنا برا سمجھتے تھے حتی کہ ہمیں اس کے لکھنے پر حکمرانوں نے مجبور کیا۔ تو ہم نے اس بات کو برا جانا کہ کسی کو لکھنے سے منع کریں۔"

419۔ أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ..........

حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ كَلَّمُوا مُحَمَّدًا فِي رَجُلٍ يَعْنِي يُحَدِّثُهُ فَقَالَ لَوْ كَانَ رَجُلًا مِنَ الزِّنْجِ لَكَانَ عِنْدِي وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي هٰذَا سَوَاءً۔ (4)

ابن عون کہتے ہیں: لوگوں نے محمد سے ایک شخص کے متعلق بات کی یعنی وہ اس سے حدیث نقل کرتے ہیں انہوں نے کہا: "اگر وہ حبشیوں میں سے ہوتا تو اس بارے میں میرے نزدیک وہ اور عبداللہ بن محمد برابر ہوتے۔"

---

(1) "احسن" اخرجه اللالكائی فی شرح اصول اعتقاد اهل السنة: 229 (2) "صحیح" اخرجه ابو نعیم فی الحلیة 16/4۔

(3) "صحیح" اخرجه ابن عبدالبر فی جامع بیان العلم 1096 وعبدالرزاق 258/11، (20486)

(4) "صحیح" دارمی بیان کرنے میں اکیلے ہیں۔

420۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ..........

عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الصَّلْتِ بْنِ رَاشِدٍ سَأَلَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ طَاوُسًا عَنْ مَسْأَلَةٍ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقِيلَ لَهُ هَذَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ ذَلِكَ أَهْوَنُ لَهُ عَلَيَّ. ❶

حماد بن زیاد بیان کرتے ہیں کہ صلت بن راشد نے کہا: کہ مسلم بن قتیبہ نے طاؤس سے کوئی مسئلہ پوچھا تو انہوں نے اس کا جواب نہ دیا، ان سے کہا گیا: ''یہ سلم بن قتیبہ ہے۔'' انہوں نے کہا: ''یہ اس کے لئے مجھ پر زیادہ آسان ہے۔''

فوائد:...... طاؤس رحمہ اللہ نے علم میں برابری کرتے ہوئے اس کی خصوصی شان کے سبب اسے خاص اہمیت نہ دی بلکہ واضح کر دیا کہ اس کا سائل ہونا، طالب علم ہونا اس کو میرے سامنے مطیع کرتا ہے میرے نزدیک یہ دوسروں کے برابر ہی ہے۔

[37]......بَاب فِي تَوْقِيرِ الْعُلَمَاءِ
علماء کی عزت کرنا

421۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ بَقِيَّةَ قَالَ..........

حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ مَا خِفْتُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ مَخَافَةَ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ۔ ❷

حبیب بن صالح کہتے ہیں کہ میں لوگوں میں سے کسی سے اتنا نہیں ڈرتا تھا جتنا خالد بن معدان سے ڈرتا تھا۔

فوائد:...... ان کا یہ خوف ان کی ذات سے نہیں بلکہ علمی وجاہت سے تھا کہ یہ ان کے علمی جلال سے مرعوب تھے۔

422۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ....

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ كُنَّا نَهَابُ إِبْرَاهِيمَ هَيْبَةَ الْأَمِيرِ. ❸

سفیان بیان کرتے ہیں کہ مغیرہ نے کہا: ''ہم ابراہیم سے حکمرانوں کی طرح ڈرتے تھے۔''

423۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ..........

---

❶ ''صحیح'' دارمی بیان کرنے میں اکیلے ہیں۔

❷ ''صحیح'' بقیہ مدلس ہے لیکن سماع کی صراحت موجود ہے۔

❸ ''صحیح'' الفسوی فی المعرفة 604/2۔ والخطیب 297

عَنْ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَوْمًا بِحَدِيثٍ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَاسْتَعَدْتُهُ فَقَالَ لِي مَا كُلَّ سَاعَةٍ أَحْلُبُ فَأَشْرَبُ۔ ❶

ایوب سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''سعید بن جبیر نے ایک دن کوئی حدیث بیان کی میں ان کی طرف کھڑا ہوا تا کہ وہ اسے دوبارہ دہرائیں تو انہوں نے مجھے کہا: ''میں ہر وقت دودھ نہیں دوہتا کہ پیتا رہوں۔''

فوائد:...... یعنی میں مسلسل دودھ پینے کی وجہ سے اتنا توانا نہیں ہوں کہ ہر وقت دہرا دہرا کر توانائی خرچ کرتا رہوں۔ یعنی دہرانے سے انکار کر دیا اور ایوب ان کے علمی دبدبے کی بنا پر اصرار نہ کر سکے۔

424۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ هُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ وَيَحْيَى بْنُ ضُرَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قَيْسٍ............

عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَرِهَ الْحَدِيثَ فِي الطَّرِيقِ۔ ❷

عطاء بیان کرتے ہیں کہ ابوعبدالرحمٰن حدیث کو راستے میں بیان کرنے کو برا سمجھتے تھے۔

425۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ ضُرَيْسٍ حَدَّثَنَا أَبُو سِنَانٍ............

عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَحَدَّثَ بِحَدِيثٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مَنْ حَدَّثَكَ هَذَا أَوْ مِمَّنْ سَمِعْتَ هَذَا فَغَضِبَ وَمَنَعَنَا حَدِيثَهُ حَتَّى قَامَ۔ ❸

حبیب بن ابوثابت بیان کرتے ہیں کہ ہم سعید بن جبیر کے پاس تھے کہ انہوں نے کوئی حدیث بیان کی ان سے کسی آدمی نے کہا: ''آپ کے پاس یہ حدیث کس نے بیان کی یا آپ نے یہ حدیث کس سے سنی؟'' تو وہ ناراض ہو گئے اور اس حدیث کو ہم سے روک لیا حتی کہ وہ اٹھ گئے۔

فوائد:...... اس میں پوچھنے کی کراہت نہیں پوچھنا سوال کرنا متعلم کا حق ہے لیکن ادب کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ اس آدمی کی طرح درمیان میں بول پڑنا اور بے ادبی والے انداز سے مخاطب کرنا ناروا اور غلط ہے۔ جو کہ سعید رحمۃ اللہ علیہ کو ناگوار گزرا۔

426۔ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سُفْيَانَ............

---

❶ ''صحیح'' اخرجه ابن ابی شيبة 105/9 (6688) والخطيب فی الجامع: 974۔

❷ ''ضعیف'' اخرجه الخطيب فی الجامع: 395۔

❸ '' اسناده جيد'' ابوسنان، سعید بن سنان ہے۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ لَوْ رَفَقْتُ بِابْنِ عَبَّاسٍ لَأَصَبْتُ مِنْهُ عِلْمًا كَثِيرًا۔❶

زہری بیان کرتے ہیں کہ ابوسلمیٰ نے کہا: ''اگر تم ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ رہتے۔ تو تم اس سے بہت زیادہ علم حاصل کرتے۔''

427۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ.........

عَنْ أُمِّ عَبْدِ اللّٰهِ بِنْتِ خَالِدٍ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْرَمَ لِلْعِلْمِ مِنْ أَبِي۔❷

ام عبداللہ بنت خالد کہتی ہیں: ''کہ میں نے علم میں اپنے باپ سے زیادہ سخی کسی کو نہیں دیکھا۔''

فوائد:...... علمی سخاوت یہی ہے کہ بلا تکلف ہر سائل کو جواب دیا جائے اور احادیث بیان کی جائیں انہیں انکار نہ کیا جائے۔

[38]......بَاب فِي الْحَدِيثِ عَنِ الثِّقَاتِ
ثقہ لوگوں سے حدیث نقل کرنے کا بیان

428۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ.........

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ قُلْتُ لِطَاوُسٍ إِنَّ فُلَانًا حَدَّثَنِي بِكَذَا وَكَذَا؟ قَالَ إِنْ كَانَ صَاحِبُكَ مَلِيًّا فَخُذْ عَنْهُ۔❸

اوزاعی بیان کرتے ہیں کہ سلیمان بن موسیٰ نے کہا میں نے طاؤس سے کہا: ''فلاں آدمی نے مجھے اس طرح اور اس طرح حدیث بیان کی۔'' انہوں نے کہا: ''اگر تمہارا ساتھی معتبر ہے تو اس سے حدیث لے لو۔''

فوائد:...... اس سے سمجھ آتی ہے کہ معتبر، ثقہ راویوں سے روایت لینا جلیل محدثین کا وتیرہ تھا اور اس کو وہ ہر وقت پیش نظر رکھتے۔

429۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.........

عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ لَا يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ إِلَّا الثِّقَاتُ۔❹

مسعر کہتے ہیں کہ سعد بن ابرہیم نے کہا: ''صرف معتبر لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کرنی چاہیے۔''

---

❶ '' صحیح اخرجه الفسوی فی المعرفة 1/559 والخطیب فی الجامع :385۔

❷ ''ضعیف'' اس میں بقیہ بن ولید کا عنعنہ ہے۔ اخرجه احمد فی الجامع فی العلل 1/317 (2409) والبخاری فی الکبیر 3/176۔

❸ '' حسن'' اخرجه العقیلی فی الضعفاء 1/12 وابوزرعه فی تاریخه :601۔ والخطیب فی الکفایه ص:132۔

❹ ''صحیح اخرجه الخطیب فی الکفایة ص:32۔ ومسلم فی مقدمه 1/15، والخطیب فی الجامع:143۔

430۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ..........

عَنْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ كَانُوا لَا يَسْأَلُونَ عَنِ الْإِسْنَادِ ثُمَّ سَأَلُوا بَعْدُ لِيَعْرِفُوا مَنْ كَانَ صَاحِبَ سُنَّةٍ أَخَذُوا عَنْهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبَ سُنَّةٍ لَمْ يَأْخُذُوا عَنْهُ قَالَ أَبُو مُحَمَّد مَا أَظُنُّهُ سَمِعَهُ مِنْ عَاصِمٍ۔ ❶

عاصم بیان کرتے ہیں کہ ابن سیرین نے کہا: ’’پہلے لوگ سندوں کے متعلق نہیں پوچھا کرتے تھے پھر پوچھنے لگے تاکہ جان لیں کہ کون شخص محدث تھا لوگوں نے اس سے حدیث حاصل کی اور کون محدث نہیں تھا کہ لوگوں نے اس سے حدیث حاصل نہ کی۔‘‘ ابومحمد کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ یہ روایت انہوں نے عاصم سے نہیں سنی۔

فوائد:...... ابتداء میں یہی حالت تھی کہ سبھی حدیث سے لے لی جاتی اتنی جانچ پڑتال نہ کی جاتی لیکن فتنہ پیدا ہوجانے کے بعد محدثین نے کہنا شروع کردیا۔ (سَمُّوْا لَنَا رِجَالَكُمْ) اپنے راویوں کے نام لو۔ تاکہ کھرے کھوٹے کی تمیز ہوسکے۔

431۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ..........

عَنْ عَاصِمٍ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ مَا حَدَّثْتَنِي فَلَا تُحَدِّثْنِي عَنْ رَجُلَيْنِ فَإِنَّهُمَا لَا يُبَالِيَانِ عَمَّنْ أَخَذَا حَدِيثَهُمَا قَالَ أَبُو مُحَمَّد عَبْدُ اللّٰهِ لَا أَظُنُّهُ سَمِعَهُ۔ ❷

عاصم کہتے ہیں کہ محمد بن سیرین نے کہا: ’’جو آپ مجھ سے بیان کریں جو احادیث کریں تو فلاں دو آدمیوں سے بیان نہ کرو کیونکہ وہ دونوں اس بات کی پرواہ نہیں کرتے تھے کہ انہوں نے اپنی حدیثیں کس سے حاصل کیں۔‘‘ ابومحمد کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ اس نے یہ حدیث نہیں سنی۔

432۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ..........

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ قَالَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ إِذَا حَدَّثْتَنِي فَحَدِّثْنِي عَنْ أَبِي زُرْعَةَ فَإِنَّهُ حَدَّثَنِي بِحَدِيثٍ ثُمَّ سَأَلْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ بِسَنَةٍ فَمَا أَخْرَمَ مِنْهُ حَرْفًا۔ ❸

عمارہ بن قعقاع کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ’’جب تم میرے پاس حدیث نقل کرو تو ابوذر ہی سے نقل کرو کیونکہ انھوں نے مجھے حدیث بیان کی پھر ان سے ایک برس کے بعد پوچھا تو انہوں نے اس سے ایک حرف بھی کم نہیں کیا۔‘‘

---

❶ ’’حسن‘‘ اخرجه الخطيب فى الكفاية ص:122۔ وابو نعيم فى الحلية :278/2۔

❷ ’’ضعیف‘‘ محمد راوی ضعیف ہے۔

❸ ’’ضعیف‘‘ محمد بن حمید ضعیف ہے۔ اخرجه الترمذى فى العلل الملحق بجامعه 51/5۔

فوائد:...... بہتر یہی ہے کہ روایت بالکل من وعن اسی طرح بیان کی جائے البتہ اگر کوئی لفظ تبدیل بھی ہو جائے یہ روایت کی صحت میں قادح نہیں ایسی روایت میں کوئی حرج نہیں۔ بشرط کے معنی ومفہوم میں تبدیلی واقع نہ ہو۔ اور اس چیز کا خیال گہرا عالم ہی رکھ سکتا ہے۔

433- أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ..........

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ دِينٌ فَلْيَنْظُرِ الرَّجُلُ عَمَّنْ يَأْخُذُ دِينَهُ۔ (1)

ابن عون کہتے ہیں کہ محمد نے کہا: ''یہ علم دین ہے۔ ہر آدمی کو دیکھنا چاہئے کہ وہ اپنا دین کس سے حاصل کرتا ہے۔''

434- أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هُشَيْمٍ..........

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانُوا إِذَا أَتَوُا الرَّجُلَ لِيَأْخُذُوا عَنْهُ نَظَرُوا إِلَى صَلَاتِهِ وَإِلَى سَمْتِهِ وَإِلَى هَيْئَتِهِ۔ (2)

مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ''پہلے لوگ جب دین حاصل کرنے کے لئے کسی آدمی کے پاس جاتے تھے تو اس کی نماز اور اس کے طریقے کی حالت کو دیکھتے تھے۔ پھر اس سے دین حاصل کرتے تھے۔''

فوائد:...... اس میں محدثین کی احتیاط کی جھلک دیکھی جا سکتی ہے۔ کہ انہوں نے کس طرح جانچ پھٹک کے بعد روایت کو جمع کیا ہے۔

435- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ..........

أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانُوا إِذَا أَتَوُا الرَّجُلَ يَأْخُذُونَ عَنْهُ الْعِلْمَ نَظَرُوا إِلَى صَلَاتِهِ وَإِلَى سَمْتِهِ وَإِلَى هَيْئَتِهِ ثُمَّ يَأْخُذُونَ عَنْهُ۔ (3)

مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ''پہلے لوگ جب دین حاصل کرنے کے لئے کسی کے پاس جاتے اس کی نماز اور اس کے طریقے اور اس کی حالت کو دیکھتے پھر اس سے دین حاصل کرتے۔

436- أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَوْحٍ..........

عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ نَحْوَ حَدِيثِ

ہشام نے حسن سے ابراہیم کی حدیث کی طرح نقل کیا

---

(1) ''صحیح''(399) کے تحت تخریج گزر چکی ہے۔

(2) ''صحیح'' اخرجه ابو نعیم فی الحلية 225/4 والخطيب فی الجامع:136۔

(3) ''صحیح'' اخرجه ابن ابی حاتم فی الجرح والتعديل 16/2 والخطيب فی الكفاية ص:157۔

إِبْرَاهِيمَ۔❶ ہے۔

437۔ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ أَبِيهِ............

عَنِ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ كُنَّا نَأْتِي الرَّجُلَ لِنَأْخُذَ عَنْهُ فَنَنْظُرُ إِذَا صَلَّى فَإِنْ أَحْسَنَهَا جَلَسْنَا إِلَيْهِ وَقُلْنَا هُوَ لِغَيْرِهَا أَحْسَنُ وَإِنْ أَسَائَهَا قُمْنَا عَنْهُ وَقُلْنَا هُوَ لِغَيْرِهَا أَسْوَأُ قَالَ أَبُو مَعْمَرٍ لَفْظُهُ نَحْوُ هٰذَا۔❷

ربیع بیان کرتے ہیں کہ ابوعالیہ نے کہا: ''جب ہم کسی کے پاس علم حاصل کرنے کے لئے جاتے جب وہ نماز پڑھتا ہم دیکھتے تھے اگر وہ نماز کو اچھی طرح ادا کرتا تو ہم اس کے پاس بیٹھ جاتے اور ہم کہتے تھے کہ نماز کے علاوہ دوسرے کام بھی اچھی طرح کرے گا اور اگر وہ نماز کو بری طرح ادا کرتا تھا تو اس کے پاس سے اٹھ جاتے۔ کہ وہ نماز کے علاوہ اور کاموں کو بھی زیادہ بری طرح ادا کرتا ہو گا۔'' ابومعمر کہتے ہیں: ابراہیم بن اسماعیل کے الفاظ بھی اسی طرح ہیں۔

فوائد:...... نماز اسلام کی پہلی اور اہم علامت ہے یہ حقیقت ہے کہ نماز میں عمدگی بندے کے ہر کام کو سنوار دیتی ہے اور اس میں سستی کا خمیازہ ہر کام میں خسارے کی صورت میں بھگتنا پڑتا ہے۔ اہل علم کا قول ہے کہ جو شخص اپنی نماز صحیح کر لیتا ہے رب تعالی اس کی زندگی کے تمام معاملات صحیح کر دیتے ہیں۔

438۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ لَا أَدْرِي سَمِعْتُهُ مِنْهُ أَوْ لَا............

ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ دِينٌ فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ۔❸

ابن عون بیان کرتے ہیں کہ محمد نے کہا: ''یہ دین کا علم ہے۔ تم دیکھو کہ اپنا دین کس سے حاصل کرتے ہو۔''

439۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ............

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ قُلْتُ لِطَاوُسٍ إِنَّ فُلَانًا حَدَّثَنِي بِكَذَا وَكَذَا؟

سلیمان بن موسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے طاؤس سے کہا: ''فلاں آدمی نے مجھے فلاں اور فلاں حدیث بیان کی۔

---

❶ "صحیح" سابق اثر دیکھیے۔

❷ "حسن" اخرجه ابو نعيم فى الحلية 220/2۔

❸ "اثر صحیح" (433,399) کے تحت گزر چکی ہے۔

قَالَ فَإِنْ كَانَ صَاحِبُكَ مَلِيًّا فَخُذْ عَنْهُ۔❶

انہوں نے کہا: اگر تیسرا ساتھی اعتماد والا ہو تو اس سے حدیث لے لو۔

440۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ ....

قَالَ جَاءَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَعِدْ عَلَيَّ الْحَدِيثَ الْأَوَّلَ قَالَ لَهُ بُشَيْرٌ مَا أَدْرِي عَرَفْتَ حَدِيثِي كُلَّهُ وَأَنْكَرْتَ هَذَا أَوْ عَرَفْتَ هَذَا وَأَنْكَرْتَ حَدِيثِي كُلَّهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّا كُنَّا نُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ لَمْ يَكُنْ يُكْذَبُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَكِبَ النَّاسُ الصَّعْبَ وَالذَّلُولَ تَرَكْنَا الْحَدِيثَ عَنْهُ۔❷

طاؤس کہتے ہیں: بشیر بن کعب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور انھیں حدیث بیان کرنے لگا، تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: پہلی حدیث مجھے سنائیے۔ بشیر نے ان سے کہا: ''میں نہیں جانتا کہ آپ نے میری تمام حدیثیں جان لیں اور اس حدیث کو نہیں جانا۔ یا اس حدیث کو جان لیا اور میری تمام حدیثوں کو نہیں جانا۔'' تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ''ہم رسول اللہ ﷺ سے حدیث نقل کیا کرتے تھے۔ جب آپ پر جھوٹ نہیں باندھا جاتا تھا۔ جب لوگوں نے برے بھلے کاموں کو اختیار کیا تو ہم نے آپ سے حدیث نقل کرنا چھوڑ دی۔''

فوائد:...... اس سے پتہ چلتا ہے کہ جھوٹ کا فتنہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے دور میں ہی شروع ہو گیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے اس کے بعد احتیاط کرتے ہوئے احادیث چنیدہ لوگوں کو اور کم بیان کرنا شروع کر دیں۔

441۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا نَحْفَظُ الْحَدِيثَ وَالْحَدِيثُ يُحْفَظُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى رَكِبْتُمُ الصَّعْبَ وَالذَّلُولَ۔❸

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ''ہم حدیث یاد رکھتے تھے اور حدیث رسول اللہ ﷺ سے یاد رکھی جاتی تھی۔ حتی کہ تم سخت اور نرم سواریاں استعمال کرنے لگے۔ (یعنی تمام صحیح ضعیف رطب و یابس جمع کرنے لگے۔)''

---

❶ '' حسن'' (428) کے تحت تخریج گزر چکی ہے۔

❷ ''اسناده قوى، واخرجه مسلم فى مقدمه 12/1-13 وابن عدى فى الكامل۔ 61/1-62۔

❸ '' صحيح اخرجه مسلم فى المقدمه 13/1 وابن عدى فى الكامل 62/1۔

442۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ لَيْثٍ ....

عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ يُوشِكُ أَنْ يَظْهَرَ شَيَاطِينُ قَدْ أَوْثَقَهَا سُلَيْمَانُ يُفَقِّهُوْنَ النَّاسَ فِي الدِّيْنِ. ❶

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''قریب ہے کہ وہ شیطان ظاہر ہوں گے جن کو سلیمان نے باندھ رکھا تھا۔ وہ لوگوں کو دین کی باتیں سمجھائیں گے۔''

443۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ ....

عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ انْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُوْنَ هَذَا الْحَدِيْثَ فَإِنَّهُ دِيْنُكُمْ. ❷

ہشام بیان کرتے ہیں کہ محمد نے کہا: ''دیکھو تم حدیث کس سے حاصل کرتے ہو کیونکہ یہ تمہارا دین ہے۔''

فوائد...... حدیث چونکہ دین ہے لہٰذا اس کو لینے میں حد درجہ احتیاط لازم ہے حتی کہ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں تک کہا کہ سند دین کا لازمی جزو ہے یہ نہ ہو تو جو شخص جو چاہے کہے۔

[39]......بَاب مَا يُتَّقَى مِنْ تَفْسِيرِ حَدِيثِ النَّبِيِّ وَقَوْلِ غَيْرِهِ عِنْدَ قَوْلِهِ ﷺ

نبی ﷺ کی حدیث کی تفسیر کرنے سے اور آپ ﷺ کے قول کے وقت کسی دوسرے کے قول سے پرہیز کرنا

444۔ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ ....

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لِيُتَّقَى مِنْ تَفْسِيرِ حَدِيثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَمَا يُتَّقَى مِنْ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ. ❸

معتمر اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی تفسیر کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔ جس طرح قرآن کی تفسیر سے پرہیز کیا جاتا ہے۔

فوائد:...... تفسیر کہتے ہیں ایسے اصول کا علم جس کے ذریعے اللہ کے کلام کا مطلب بندہ اپنی استطاعت کے مطابق معلوم کرے۔ شرعی طور پر یہ بالکل جائز وروا ہے۔ بہرحال معمر رحمۃ اللہ علیہ کے باپ کے قول سے مراد ایسی تفسیر ہے جو بندہ کامل علم حاصل کیے بغیر معنی ومفہوم پر مکمل دسترس کے بغیر اپنی رائے سے قرآن یا حدیث کا مفہوم متعین کرنا شروع کر دے یہ ممنوع وناروا ہے۔

---

❶ ''ضعیف'' لیث بن ابی سلیم ضعیف ہے۔ اخرجه ابن عدی فی الکامل 59/1۔ والسیوطی فی اللآلی المصنوعة 250/1۔

❷ ''صحیح'' دارمی بیان کرنے میں اکیلے ہیں۔

❸ ''صحیح'' دارمی بیان کرنے میں اکیلے ہیں۔

445۔ أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ ....

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَا تَخَافُونَ أَنْ تُعَذَّبُوا أَوْ يُخْسَفَ بِكُمْ أَنْ تَقُولُوا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ وَقَالَ فُلَانٌ۔ ❶

معتمر اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ''تم جو کہتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے فرمایا اور فلاں آدمی نے کہا تو کیا تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ تم پر عذاب کیا جائے یا تم زمین میں دھنسا دیئے جاؤ۔''

فوائد:...... آپ ﷺ کے قول کے مقابلے میں دوسرے کے قول کا ذکر شدید وعید کا سبب ہے سو اس سے احتراز کرنا چاہیے۔

446۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى..........

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ رضی اللہ عنہ إِنَّهُ لَا رَأْيَ لِأَحَدٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَإِنَّمَا رَأْيُ الْأَئِمَّةِ فِيمَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ كِتَابٌ وَلَمْ تَمْضِ بِهِ سُنَّةٌ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا رَأْيَ لِأَحَدٍ فِي سُنَّةٍ سَنَّهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔ ❷

اوزاعی کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے لکھا تھا کہ: ''قرآن میں کسی کی رائے نہیں، صرف اماموں کی اس مسئلے میں رائے ہے جس کے بارے میں نہ قرآن نازل ہوا ہو اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث گذری ہو۔ اور جس طریقہ کو رسول اللہ ﷺ نے مقرر کیا ہو اس میں کسی کی رائے نہیں ہوسکتی۔''

فوائد:...... عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے واضح ہوجاتا ہے کہ ائمہ حدیث ہی تفسیر کرنے کے صحیح حقدار ہیں عامی کو یہ لائق نہیں۔ اور تفسیر بالحدیث فہم قرآن کا اصل ذریعہ ہے۔

447۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ ....

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ خَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْ بَعْدَ نَبِيِّكُمْ نَبِيًّا وَلَمْ يُنْزِلْ بَعْدَ هَذَا الْكِتَابِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْهِ

معتمر بن سلیمان بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر نے کہا: ''عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا تو فرمایا: ''اے لوگو! اللہ تمہارے نبی کے بعد کوئی نبی نہیں بھیجے گا اور جو اس نے اپنے نبی پر کتاب نازل کی ہے اس کے بعد کوئی کتاب بھی نازل نہیں کرے گا جو اللہ نے اپنے نبی کی زبان پر

❶ ''صحیح'' اخرجه الخطيب فی الفقيه -380,379 ، وابن عبدالبر فی (جامع بيان العلم)(2099,2097,2095)

❷ صحيح، أخرجه ابن بطه فی الإبانة (100) والآجرلی(ص:59)

كِتَابًا فَمَا أَحَلَّ اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ فَهُوَ حَلَالٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَا حَرَّمَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ فَهُوَ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَلَا وَإِنِّي لَسْتُ بِقَاضٍ وَلٰكِنِّي مُنَفِّذٌ وَلَسْتُ بِمُبْتَدِعٍ وَلٰكِنِّي مُتَّبِعٌ وَلَسْتُ بِخَيْرٍ مِنْكُمْ غَيْرَ أَنِّي أَثْقَلُكُمْ حِمْلًا أَلَا وَإِنَّهُ لَيْسَ لِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ أَنْ يُطَاعَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ أَلَا هَلْ أَسْمَعْتُ۔❶

حلال کر دیا ہے وہ قیامت تک حلال رہے گا اور جو اس نے اپنے نبی کی زبان پر حرام کر دیا ہے وہ قیامت تک حرام رہے گا خبردار! میں قاضی نہیں ہوں لیکن میں احکام جاری کرنے والا ہوں اور میں بدعت نکالنے والا نہیں ہوں بلکہ میں سنت کی فرمانبرداری کرنے والا ہوں۔ اور اس بات کے سوا کہ مجھ پر تم سے زیادہ بوجھ ہے میں تم سے بہتر نہیں ہوں۔ خبردار! یقیناً اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کسی کے حق میں یہ جائز نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے اُس کی فرمانبرداری کی جائے۔ خبردار! میں نے تم کو سنا دیا۔''

448۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ....

عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ قَالَ كَانَ طَاوُسٌ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اتْرُكْهُمَا قَالَ إِنَّمَا نُهِيَ عَنْهَا أَنْ تُتَّخَذَ سُلَّمًا۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَإِنَّهُ قَدْ نُهِيَ عَنْ صَلَاةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَلَا أَدْرِي أَتُعَذَّبُ عَلَيْهَا أَمْ تُؤْجَرُ لِأَنَّ اللّٰهَ يَقُولُ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ قَالَ سُفْيَانُ تُتَّخَذَ سُلَّمًا يَقُولُ يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ۔❷

ہشام بن حجیر بیان کرتے ہیں کہ طاؤس عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے تو ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''تم ان کو چھوڑ دو۔'' طاؤس نے کہا: ''منع تو صرف اس بات سے کیا گیا ہے کہ انہیں نوافل کے جواز کا ذریعہ اور سبب بنالیا جائے۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے، میں نہیں جانتا اس کے پڑھنے سے تمہیں عذاب دیا جائے گا یا ثواب دیا جائے گا۔ کیونکہ اللہ فرماتا ہے: ''جب اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کوئی بات مقرر کر دیں تو کسی مسلمان مرد و عورت کے لائق نہیں کہ ان کو اپنے کام سے کچھ اختیار ہو اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے تو واضح گمراہ ہو گیا۔'' (احزاب: ۳۷) سفیان کہتے ہیں؟ ''سلما کا یہ معنی ہے کہ عصر کے بعد رات تک نماز پڑھی جائے۔''

---

❶ صحيح، أخرجه ابن سعد في الطبقات :5/250-251

❷ صحيح، أخرجها البيهقي، كتاب الصلاة، باب جماع ابواب الساعات التي نكره فيها صلاة التطوع :2/453، والخطيب في الفقية والمتفقه (386)

فوائد:...... آپ ﷺ نے عصر کے بعد نماز سے منع کیا ہے جب کہ خود آپ ﷺ نے پڑھی بھی ہیں لہٰذا علماء کا اس میں اختلاف ہے۔ لہٰذا آپ ﷺ کے فرمان کی بنا پر ابن عباس علیہ السلام طاؤس کو منع فرماتے ہیں جب کہ وہ جواب میں اس کی تفسیر کرتے ہوئے اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں کہ اسے سیڑھی نہ بنایا جائے یہ ممنوع ہے تو ابن عباس علیہ السلام ان کو اس تفسیر سے نہیں روکتے جو کہ اس کے جواز پر دال ۔ نیز سابقہ (446) حدیث میں عمر رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ کہ تفسیر امام کرسکتا ہے عامی کو یہ حق حاصل نہیں۔ کیونکہ عامی علوم وفنون کا ماہر نہیں۔

449۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ ....

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِنُسْخَةٍ مِنَ التَّوْرَاةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَذِهِ نُسْخَةٌ مِنَ التَّوْرَاةِ فَسَكَتَ فَجَعَلَ يَقْرَأُ وَوَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ يَتَغَيَّرُ فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ ثَكِلَتْكَ الثَّوَاكِلُ مَا تَرَى مَا بِوَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَنَظَرَ عُمَرُ إِلَى وَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ ﷺ رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا۔ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ بَدَا لَكُمْ مُوسَى فَاتَّبَعْتُمُوهُ وَتَرَكْتُمُونِي لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ وَلَوْ كَانَ حَيًّا وَأَدْرَكَ نُبُوَّتِي لَاتَّبَعَنِي۔ [1]

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تورات کا ایک نسخہ لے کر گئے۔ عرض کی! ''اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ تورات کا نسخہ ہے۔'' آپ ﷺ خاموش رہے اور عمر رضی اللہ عنہ اسے پڑھنے لگے تو رسول اللہ ﷺ کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ تو ابوبکر نے کہا: ''تجھے گم پانے والیاں گم پائیں کیا تو رسول اللہ ﷺ کے چہرے کی حالت نہیں دیکھتا؟'' عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے چہرے کی طرف دیکھا اور کہا: ''میں اللہ کے غصے سے اور اس کے رسول کے غصے سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ ہم اللہ کو رب اور اسلام کو دین اور محمد ﷺ کو نبی بنانے پر راضی ہو گئے۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ اگر موسیٰ علیہ السلام تم پر ظاہر ہو جائیں تم ان کی پیروی کرنے لگو اور مجھے چھوڑ دو، تو اس طرح یقیناً تم سیدھے راستہ سے بہک جاؤ اگر وہ زندہ ہوتے اور میری نبوت کو پا لیتے تو یقیناً میری پیروی کرتے۔''

[1] حسن، أخرجه ابن ابی شیبه فی المصنف: 47/9 (6472)، و ابن عبدالبر فی جامع بیان العلم (1497,1495)

فوائد:...... اس حدیث سے محل استدلال یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میرے بلمقابل موسیٰ علیہ السلام کی بات بھی مانی جائے تو یہ بھی گمراہی کا سبب ہے۔تو عام آدمی یا کسی امام کی کیا حیثیت ہوسکتی ہے۔ (اللہ سمجھنے کی توفیق دے)

450۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ....

أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي رَبَاحٍ شَيْخٌ مِنْ آلِ عُمَرَ قَالَ رَأَى سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ رَجُلًا يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ الرَّكْعَتَيْنِ يُكْثِرُ فَقَالَ لَهُ فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَيُعَذِّبُنِي اللَّهُ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا وَلَكِنْ يُعَذِّبُكَ اللَّهُ بِخِلَافِ السُّنَّةِ۔ ❶

سفیان بیان کرتے ہیں کہ ابو رباح جو عمر کے خاندان کے ایک شیخ میں ہیں وہ کہتے ہیں کہ سعید بن میبّب نے ایک شخص کو دیکھا جو عصر کے بعد دو رکعت نماز اکثر پڑھا کرتا تھا۔ انھوں نے اس کو روکا تو وہ کہنے لگا: ''اے ابومحمد! کیا اللہ مجھے نماز پڑھنے کی بنا پر عذاب کرے؟''انہوں نے کہا: ''نہیں۔'' لیکن سنت کے خلاف عمل کرنے پر تجھے عذاب دے گا۔''

فوائد:...... عصر کے بعد سنتوں کا خلاف سنت ہونا محل نظر ہے کیونکہ بعض علماء نے آپ ﷺ کے فعل کو حجت بناتے ہوئے انہیں صحیح قرار دیا ہے۔ البتہ سعید بن میبّب رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق خلاف سنت کام واقعی موجب ہلاکت ہے۔

[40]......بَاب تَعْجِيلِ عُقُوبَةِ مَنْ بَلَغَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثٌ فَلَمْ يُعَظِّمْهُ وَلَمْ يُوَقِّرْهُ.

اس شخص پر جلدی عذاب نازل ہونا جس کے پاس نبی ﷺ کی حدیث پہنچے اور وہ اس کی تعظیم اور توقیر نہ کرے

451۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْعَجْلَانِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ فِي بُرْدَيْنِ خَسَفَ اللَّهُ بِهِ الْأَرْضَ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَقَالَ لَهُ فَتًى قَدْ

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ ایک آدمی جوڑا پہنے ہوئے تکبر کے ساتھ چل رہا تھا اللہ نے اسے زمین میں دھنسا دیا۔ اور وہ قیامت تک اس میں دھنستا چلا جائے گا۔'' ایک نوجوان

❶ صحيح، أخرجه الخطيب فى الفقيه والمتفقه (387)

سَمَّاهُ وَهُوَ فِي حُلَّةٍ لَهُ يَا أَبَاهُرَيْرَةَ أَهَكَذَا كَانَ يَمْشِي ذٰلِكَ الْفَتَى الَّذِي خُسِفَ بِهِ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ فَعَثَرَ عَثْرَةً كَادَ يَتَكَسَّرُ مِنْهَا فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لِلْمَنْخَرَيْنِ وَلِلْفَمِ إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ۔ ❶

نے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ ! سے کہا جس کا انہوں نام لیا تھا وہ جوڑا پہنے ہوئے تھا کہ ''اے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ! کیا اسی طرح وہ نوجوان چلتا تھا جو زمین میں دھنسایا گیا۔'' پھر اس نے اپنا ہاتھ مارا اور اس طرح پھسلا کہ قریب تھا وہ مرجاتا۔ ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے نتھنوں اور منہ کے متعلق کہا کہ ہم تیری طرف سے مذاق کرنے والوں کو کافی ہیں۔''

فوائد:...... اس شخص کا پھسلنا یہ یقیناً اللہ کی جانب سے تنبیہ تھی کہ اللہ نے اسے فوری مذاق کے جواب ذلت وخسارے سے دوچار کردیا۔

452۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ هُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قَيْسٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ....

عَنْ خِرَاشِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَتًى يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ شَيْخٌ لَا تَخْذِفْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ فَغَفَلَ الْفَتَى وَظَنَّ أَنَّ الشَّيْخَ لَا يَفْطِنُ لَهُ فَخَذَفَ فَقَالَ لَهُ الشَّيْخُ أُحَدِّثُكَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ الْخَذْفِ ثُمَّ تَخْذِفُ وَاللّٰهِ لَا أَشْهَدُ لَكَ جَنَازَةً وَلَا أَعُودُكَ فِي مَرَضٍ وَلَا أُكَلِّمُكَ أَبَدًا فَقُلْتُ لِصَاحِبٍ لِي يُقَالُ لَهُ مُهَاجِرٌ انْطَلِقْ إِلَى خِرَاشٍ فَاسْأَلْهُ فَأَتَاهُ فَسَأَلَهُ عَنْهُ فَحَدَّثَهُ۔ ❷

خراش بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے ایک نوجوان کو مسجد میں کنکری پھینکتے ہوئے دیکھا تو اس سے ایک شیخ نے کہا: ''کنکری نہ پھینک کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ کنکری پھینکنے سے منع کرتے تھے تو وہ لڑکا نہ سمجھا اور خیال کیا کہ بزرگ نہیں سمجھ پائیں گے، اس لیے وہ پھر بھی کنکری پھینکنے لگا تو اس بزرگ نے اسے کہا میں تجھے حدیث بیان کررہا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ انھوں نے کنکری پھینکنے سے منع کیا ہے اور تو پھر بھی کنکریاں پھینک رہا ہے۔ اللہ کی قسم! بیماری کی حالت میں، میں تیری بیمار پرسی نہیں کروں گا اور نہ میں تجھ سے کبھی بات کروں گا۔'' تو میں نے اپنے ساتھی سے کہا: ''جس کا نام

❶ متفق عليه، أخرجه البخارى، كتاب الذبائح، باب الخذف والبندقة (5479) ومسلم، كتاب الصيد والذبائح، باب اباحة مايستعان به على الاصطياد وكراهة الخذف (5033)

❷ متفق عليه، أخرجه البخارى، كتاب التفسير، باب (اذيبايعونك تحت الشجرة) (4741) ومسلم، كتاب الصيدوالذبائح باب اباحة مايستعان به على الاصطياد والعدو وكراهة الخذف (5025)

مہاجر ہے کہ خراش کے پاس چلو اور اس سے پوچھو۔'' تو اس نے ان کے پاس جا کر وہ حدیث پوچھی تو انہوں نے بیان کی۔

فوائد:...... معلوم ہوا کسی دینی وجہ کی بنا پر تین دن سے زیادہ قطع تعلقی کرنا جائز ہے البتہ کوئی ذاتی وجہ ہو تو تین دن سے زیادہ قطع تعلقی ناجائز ہے۔ نیز کسی شریر کی شرارتوں سے بچنے کے لیے اس سے اعراض کرنا بالکل درست ہے۔

453۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهَا لَا تَصْطَادُ صَيْدًا وَلَا تَنْكَأُ عَدُوًّا وَلٰكِنَّهَا تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ فَرَفَعَ رَجُلٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعِيدٍ قَرَابَةٌ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ هٰذِهِ وَمَا تَكُونُ هٰذِهِ فَقَالَ سَعِيدٌ أَلَا أُرَانِي أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ تَهَاوَنُ بِهِ لَا أُكَلِّمُكَ أَبَدًا۔ [1]

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کنکری پھینکنے سے منع کیا اور فرمایا: ''بے شک یہ کنکری پھینکنا نہ شکار کرتا ہے اور نہ دشمن کو زخمی کر کے مارتا ہے، مگر دانت توڑتا ہے اور آنکھ پھوڑتا ہے۔'' تو ایک شخص جو سعید کا رشتہ دار تھا اس نے زمین سے ایک چیز اٹھائی اور کہا: ''یہ کیا ہے؟'' تو سعید نے کہا: ''کیا میں تجھے نہیں دیکھ رہا کہ میں نے تو تجھ سے رسول اللہ کی حدیث بیان کی اور تم اس کو معمولی کام قرار دے رہے ہو میں تم سے کبھی کلام نہیں کروں گا۔''

فوائد:...... ''خذف'' کہتے ہیں انگلیوں سے پھینکنا، یعنی سبّابہ انگلی اور انگوٹھے کی مدد سے۔ اس سے منع کیا گیا ہے۔ جیسا کہ اس کی وجہ بھی بیان کی گئی ہے۔

454۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ....

بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ رَأَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ يَخْذِفُ فَقَالَ لَا تَخْذِفْ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْخَذْفِ وَكَانَ يَكْرَهُهُ وَإِنَّهُ

ابن بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مغفل نے اپنے ساتھیوں میں سے کسی آدمی کو کنکری پھینکتے ہوئے دیکھا انہوں نے کہا: ''کنکری نہ پھینکو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کنکری پھینکنے سے منع کرتے تھے۔ یا اس کو برا سمجھتے تھے۔

[1] صحیح، پیچھے تخریج گزر گئی ہے۔

لَا يُنْكَأُ بِهِ عَدُوٌّ وَلَا يُصَادُ بِهِ صَيْدٌ وَلٰكِنَّهُ قَدْ يَفْقَأُ الْعَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ ثُمَّ رَآهُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ أَلَمْ أُخْبِرْكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَنْهٰى عَنْهُ ثُمَّ أَرَاكَ تَخْذِفُ وَاللّٰهِ لَا أُكَلِّمُكَ أَبَدًا . ❶

اور نہ تو اس سے دشمن مرتا ہے اور نہ اس سے شکار ہوتا ہے لیکن وہ کبھی آنکھ پھوڑتا ہے اور دانت توڑتا ہے۔'' پھر انہوں نے کہا: ''کیا میں نے تجھے بتایا نہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس سے منع کرتے تھے۔ پھر میں تجھے کنکری پھینکتے ہوئے دیکھ رہا ہوں اللہ کی قسم! میں تجھ سے کبھی کلام نہیں کروں گا۔''

455۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ ....

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَ ابْنُ سِيرِينَ رَجُلًا بِحَدِيثٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ أَنَّ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ أُحَدِّثُكَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَتَقُولُ قَالَ فُلَانٌ لَا أُكَلِّمُكَ أَبَدًا۔ ❷

قتادہ بیان کرتے ہیں کہ ابن سیرین نے کسی آدمی کے پاس نبی ﷺ کی کوئی حدیث بیان کی تو اس آدمی نے کہا: ''فلاں ایسے اور ایسے کہتا ہے۔'' ابن سیرین نے کہا: ''میں تیرے پاس نبی ﷺ کی حدیث بیان کر رہا ہوں اور تو کہتا ہے کہ فلاں اور فلاں نے اس طرح اور اس طرح کہا۔ میں تجھ سے کبھی بھی بات نہیں کروں گا۔''

فوائد:...... سلف صالحین، محدثین کرام کا یہ وتیرہ تھا کہ وہ آپ ﷺ کے مقابلے میں کسی قول کو ترجیح کو درکنار سننا بھی گوارا نہیں کرتے تھے۔ عبداللہ بن عمر علیہ السلام سے بھی ایسا واقعہ ثابت ہے جو کہ اگلی حدیث میں آرہا ہے۔

456۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا اسْتَأْذَنَتْ أَحَدَكُمْ امْرَأَتُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا فَقَالَ فُلَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ إِذًا وَاللّٰهِ أَمْنَعُهَا فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ

ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم سے کسی کی بیوی مسجد میں جانے کی اجازت چاہے تو وہ اسے منع نہ کرے۔'' تو عبداللہ کے فلاں بیٹے نے کہا: ''اللہ کی قسم ہم تو انہیں اس وقت منع کریں گے۔''

---

❶ متفق عليه، أخرجه البخاری، كتاب الذبائح والصيد، باب الخذف والبندقة (5479) ومسلم، كتاب الصيد والذبائح، باب اباحة مايستعان به..........(1954)

❷ حسن، أخرجه ابوداؤد، كتاب الصلاة، باب ماجاء في خروج النساء إلى المساجد (567)

ابْـنُ عُـمَـرَ فَشَتَـمَـهُ شَتِيـمَةً لَـمْ أَرَهُ يَشْتِـمُهَـا أَحَـدًا قَبْـلَـهُ قَـطُّ ثُـمَّ قَـالَ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَتَقُولُ إِذًا وَاللّٰهِ أَمْنَعُهَا. ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اسے ایسی گالی دی کہ میں نے ان کو اس سے پہلے کسی کو ایسی گالی دیتے ہوئے نہیں دیکھا پھر کہا: ”میں تم سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تم کہتے ہو کہ اللہ کی قسم! ہم انہیں منع کریں گے۔“

457۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ مَعْرُوفٍ ....

عَـنْ أَبِي الْمُخَارِقِ قَالَ ذَكَرَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّـامِـتِ أَنَّ النَّبِـيَّ ﷺ نَهَـى عَنْ دِرْهَـمَيْـنِ بِـدِرْهَمٍ. فَقَالَ فُلَانٌ مَا أَرَى بِهَـذَا بَـأْسًا يَدًا بِيَدٍ. فَقَالَ عُبَادَةُ أَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَتَـقُولُ لَا أَرَى بِهِ بَأْسًا وَاللّٰهِ لَا يُظِلُّنِي وَإِيَّاكَ سَقْفٌ أَبَدًا. ❷

ابومخارق کہتے ہیں کہ عبادہ بن صامت نے ذکر کیا کہ نبی ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ: ”ایک درہم کے بدلہ میں دو درہم دیئے جائیں گے۔“ تو فلاں نے کہا: ”میرا خیال ہے دست بدست ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔“ تو عبادۃ نے کہا: ”میں کہتا ہوں کہ نبی ﷺ نے فرمایا اور تم کہتے ہو کہ میرا خیال ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔ اللہ کی قسم! میں اور تو ایک چھت کے سائے میں کبھی نہیں رہیں گے۔“

458۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ زَمْعَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ..........

عَـنِ ابْـنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَطْرُقُوا النِّسَاءَ لَيْلًا. قَالَ وَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَـافِلًا فَـانْسَـاقَ رَجُلَانِ إِلَى أَهْـلَيْهِـمَـا فَـكِلَاهُـمَا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا۔ ❸

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”رات کے وقت عورتوں کے پاس نہ جاؤ۔“ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ رات کو سفر سے لوٹ کر آئے اور دو آدمی اپنے گھر والوں کے پاس گئے تو ان دونوں نے اپنی عورت کے پاس ایک آدمی کو پایا۔

---

❶ متفق عليه ، أخرجه البخاري، كتاب الأذان، باب،خروج النساء ألى المساجد بليل (865) ومسلم، كتاب الصلاة باب، خروج النساء ألى المساجد اذا لم يترتب عليه فتنة (422)

❷ اسناده ضعيف لكن يتقوى بشواهده

❸ صحيح أخرجه البزار فى كشف الاستار 2/186-187(1487) والطبرانى فى الكبير 11/245(11626)

فوائد:...... اس حدیث میں اشارہ ہے کہ ان کو حدیث کے انکار کی بنا پر اس قبیح حالت سے دوچار ہونا پڑا۔

459۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ الْأَسْلَمِيِّ..........

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ نَزَلَ الْمُعَرَّسَ ثُمَّ قَالَ لَا تَطْرُقُوا النِّسَاءَ لَيْلًا فَخَرَجَ رَجُلَانِ مِمَّنْ سَمِعَ مَقَالَتَهُ فَطَرَقَا أَهْلَيْهِمَا فَوَجَدَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا۔ ❶

سعید بن میسّب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر سے آتے تو ''معرس'' مقام (پڑاؤ کی جگہ) پر اترتے تو دو آدمی ان لوگوں میں سے جنھوں نے آپ کی اس بات کو سنا تھا وہ باہر نکلے اور رات ہی کو اپنی عورتوں کے پاس گئے۔ تو انہوں نے اپنی بیویوں کے پاس ایک ایک آدمی کو پایا۔

460۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ..........

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَرْمَلَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يُوَدِّعُهُ بِحَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ فَقَالَ لَهُ لَا تَبْرَحْ حَتَّى تُصَلِّيَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَخْرُجُ بَعْدَ النِّدَاءِ مِنَ الْمَسْجِدِ إِلَّا مُنَافِقٌ إِلَّا رَجُلٌ أَخْرَجَتْهُ حَاجَتُهُ وَهُوَ يُرِيدُ الرَّجْعَةَ إِلَى الْمَسْجِدِ. فَقَالَ إِنَّ أَصْحَابِي بِالْحَرَّةِ قَالَ فَخَرَجَ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ سَعِيدٌ يُولَعُ بِذِكْرِهِ حَتَّى أُخْبِرَ أَنَّهُ وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَانْكَسَرَتْ فَخِذُهُ۔ ❷

عبدالرحمٰن بن حرملۃ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی سعید بن میسّب کے پاس حج یا عمرہ کے لئے رخصت ہونے کے لئے آیا تو انہوں نے اس سے کہا: ''نماز پڑھنے تک ٹھہر جاؤ۔'' کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اذان کے بعد مسجد سے صرف منافق ہی باہر جاتا ہے اس شخص کے علاوہ جو کسی ضرورت کی وجہ سے باہر گیا ہو اور مسجد کی طرف لوٹنے کا ارادہ رکھتا ہو۔'' تو اس آدمی نے کہا: ''میرے ساتھی 'حرہ' جگہ پر ہیں۔'' عبدالرحمٰن کہتے ہیں: ''وہ باہر چلا گیا۔'' عبدالرحمٰن کہتے ہیں: ''سعید بن میسّب کو اس کا انجام سننے اور اس دلیری کی سزا معلوم کرنے کا شوق رہا، حتی کہ ان کو خبر دی گئی کہ وہ اپنی سواری سے گر پڑا اور اس کی ران کی ہڈی ٹوٹ گئی۔

---

❶ مرسل سنده حسن، أخرجه الخرائط فى مساوئ الأخلاق (846)

❷ حسن، أخرجه البيهقى 3/57-56 وعبدالرزاق (1945)

فوائد:...... معلوم ہوا اسلام کے احکامات پر عمل کرتے کوئی دیر ہو بھی جائے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ بندہ کسی مصیبت سے دوچار ہو کر ہمیشہ کے لیے لیٹ ہو جائے۔

[41]......بَاب مَنْ كَرِهَ أَنْ يُمِلَّ النَّاسَ

جو شخص اس بات کو برا جانتا ہو کہ اس کی باتوں کی وجہ سے لوگ پریشان ہو جائیں

461۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ............

عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَا تُمِلُّوا النَّاسَ. ❶

ابواحوص بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا: ''تم لوگوں کو پریشان نہ کیا کرو۔''

فوائد:...... تبلیغ ہو یا کوئی دوسرا معاملہ لوگوں کے احساسات وجذبات کا خیال رکھنا ضروری ہے تاکہ جب تک وہ دلچسپی کا مظاہرہ کریں ان سے بات کی جائے یہ نہ ہو کہ انہیں اکتاہٹ ہی میں مبتلا کر دیا جائے۔ کہ پھر وہ بات سننے سے ہی جائیں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نصیحت کرنے میں ہمارا خیال رکھا کرتے تھے۔ (بخاری) آپ ﷺ روزانہ نصیحت سے بھی احتراز کرتے کہ لوگ اکتا نہ جائیں بلکہ شوق برقرار رہے۔

462۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ عَنْ كُرْدُوسٍ............

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ لِلْقُلُوبِ نَشَاطًا وَإِقْبَالًا وَإِنَّ لَهَا تَوْلِيَةً وَإِدْبَارًا فَحَدِّثُوا النَّاسَ مَا أَقْبَلُوا عَلَيْكُمْ۔ ❷

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''کبھی دلوں کو خوشی اور توجہ ہوتی ہے اور کبھی ان کو غفلت اور بے رغبتی ہوتا ہے۔ جب تک لوگ تمہاری طرف متوجہ رہیں تو لوگوں سے باتیں کرو۔''

463۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ قَالَ............

سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ كَانَ يُقَالُ حَدِّثِ الْقَوْمَ مَا أَقْبَلُوا عَلَيْكَ بِوُجُوهِهِمْ فَإِذَا الْتَفَتُوا فَاعْلَمْ أَنَّ لَهُمْ حَاجَاتٍ۔ ❸

حسن کہتے تھے کہ: ''پہلے کہا جاتا تھا لوگوں سے باتیں کرو جب تک وہ تمہاری طرف متوجہ رہیں اور جب وہ ادھر ادھر دیکھنے لگیں تو جان لو کہ ان کی بھی ضروریات ہیں۔''

---

❶ صحیح، أخرجه ابو خیثمه فی العلم (99) والخطیب فی الجامع (1422)

❷ ضعیف، لیکن شواھد سے کچھ قوت پکڑ لیتی ہے، أخرجه ابو نعیم فی الحلیة 134/1، وابن ابی شیبه 69/9

❸ حسن، أخرجه ابن ابی شیبه 69/9 ومسلم، کتاب الزهد، باب التثبت فی الحدیث (7435)

فوائد:...... سلف کا طریقہ باعث اطاعت ہے کہ مولانا صاحب خطاب کے دوراں لوگوں کی ضروریات کا خیال رکھتے ہوئے انہیں کام کی نصیحت کرے نہ کہ وہ آپ کا خطاب ختم نہ ہوتا دیکھ کر خود ہی اٹھنا شروع ہوجائیں۔

[42]......بَاب مَنْ لَمْ يَرَ كِتَابَةَ الْحَدِيثِ

کتابت حدیث کا ناجائز سمجھنے والے شخص کا بیان

464۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ..........

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَكْتُبُوا عَنِّي شَيْئًا إِلَّا الْقُرْآنَ فَمَنْ كَتَبَ عَنِّي شَيْئًا غَيْرَ الْقُرْآنِ فَلْيَمْحُهُ۔ ❶

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قرآن کے علاوہ میری کوئی بات نہ لکھا کرو جو کوئی قرآن کے علاوہ میری کوئی بات لکھے تو وہ اسے مٹا دے گا۔''

فوائد:...... اس حکم کو ابتدائے اسلام پر محمول کریں گے کیونکہ آپ ﷺ کے دور میں کتابت حدیث ثابت ہے۔ متعدد احادیث اس پر دال ہیں مثلاً بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث وہ کہتے ہیں کہ میری ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث کی تعداد کے زیادہ ہونے کی وجہ میرا لکھنا تھا اور بخاری میں ہی صحیفے کا ذکر ہے جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بعض احکام کے متعلق تھا وغیرہ۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ کے دور میں بھی کتابت حدیث رواج تھا۔ البتہ مٹانے کا حکم ابتدا اسلام میں اس لیے ہوسکتا ہے کہ قرآن کی کتابت کے ساتھ حدیث مل نہ جائے۔ جب یہ خدشہ زائل ہوا تو یہ حکم بھی منسوخ ہوگیا اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے لکھنا شروع کردیا۔ بلکہ آپ ﷺ نے خود بھی زکاۃ وغیرہ کے احکام لکھوائے۔

465۔ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ..........

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُمْ اسْتَأْذَنُوا النَّبِيَّ ﷺ فِي أَنْ يَكْتُبُوا عَنْهُ فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُمْ۔ ❷

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے نبی ﷺ سے کوئی بات لکھنے کی اجازت مانگی تو آپ نے ان کو اجازت نہ دی۔

---

❶ صحیح، سابقہ تخریج ملاحظہ کیجئے۔

❷ صحيح، أخرجه الترمذى، كتاب العلم، باب ماجاء فى كراهية كتابة العلم (2667) وابن عبدالبر فى جامع بيان العلم (335)

466- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ............

عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ يَا شِبَاكُ أَرُدُّ عَلَيْكَ يَعْنِي الْحَدِيثَ؟ مَا أَرَدْتُ أَنْ يُرَدَّ عَلَيَّ حَدِيثٌ قَطُّ۔ ❶

ابن شبرمة بیان کرتے کہ شعبی کہتے تھے: ''اے شباک! کیا میں تجھے وہ حدیث لوٹا دوں؟ حالانکہ میں نہیں چاہتا کہ کوئی مجھے دوبارہ حدیث لوٹائے۔''

467- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُولُ............

سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ يَقُولُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ بِحَدِيثٍ فَلَقِيتُهُ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ فَأَخَذْتُ بِلِجَامِهِ فَقُلْتُ يَا أَبَا بَكْرٍ أَعِدْ عَلَيَّ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثْتَنَا بِهِ. قَالَ وَتَسْتَعِيدُ الْحَدِيثَ قَالَ قُلْتُ وَمَا كُنْتَ تَسْتَعِيدُ الْحَدِيثَ؟ قَالَ لَا قُلْتُ وَلَا تَكْتُبُ قَالَ لَا. ❷

مالک بن انس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ زہری ایک حدیث لائے اور میں ان سے ایک راستہ پر ملا اور ان کی سواری کی لگام پکڑ لی اور میں نے کہا: ''اے ابوبکر! جو حدیث آپ نے ہمیں بیان کی تھی اسے دوبارہ بیان کیجئے۔'' انہوں نے کہا: ''تم حدیث کو لوٹانا چاہتے ہو؟'' مالک کہتے ہیں میں نے کہا: ''آپ حدیث کو نہیں لوٹایا کرتے تھے؟'' انہوں کہا: ''نہیں۔''

فوائد:...... *اس اثر میں محل شاہد یہ الفاظ ہیں ''ولا تکتب'' آپ لکھتے بھی نہیں تھے تو زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں نہیں اس معلوم ہوا حدیث کی باقاعدہ کتابت نہیں تھی زیادہ حافظے پر اعتماد کیا جاتا تھا۔ لیکن بعد میں خود عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ مقام حاصل ہوا کہ یہ حدیث کے پہلے مدون بنے۔ (بخاری)*

468- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ............

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ كَانَ قَتَادَةُ يَكْرَهُ الْكِتَابَةَ فَإِذَا سَمِعَ وَقْعَ الْكِتَابِ أَنْكَرَهُ وَالْتَمَسَهُ بِيَدِهِ۔ ❸

اوزاعی کہتے ہیں کہ قتادہ رضی اللہ عنہ لکھنے کو برا جانتے تھے اور جب لکھنے والوں کی لکھنے کی آواز سنتے تھے تو اس کو برا سمجھتے تھے اور اپنے ہاتھ طلب کر لیتے تھے۔

---

❶ صحيح أخرجه ابوزرعه فى تاريخه (1981) والخطيب فى الجامع (361)

❷ صحيح أخرجه ابوزرعه فى تاريخه (952) والخطيب فى الجامع (461)

❸ ضعيف، *محمد بن کثیر ضعیف ہے، نیز دارمی بیان میں منفرد ہیں۔*

469۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَ كَانَ الْأَوْزَاعِيُّ يَكْرَهُهُ. ❶

ابومغیرہ کہتے ہیں کہ اوزاعی بھی اسے برا سمجھتے تھے۔

فوائد:...... ابتدا میں حفاظ، محدثین عظام کے خصوصی اہتمام کی بنا پر حدیث محفوظ تھی۔ ائمہ کے حافظے پر اعتماد تھا۔ اور سلف کا عام طریقہ نہ لکھنے کا تھا (اگرچہ لکھنے کا جواز بھی موجود تھا لہٰذا اس سلسلہ کے عام ہونے کی وجہ سے ائمہ کتابت حدیث سے احتراز برتتے تھے۔ پھر بعد میں جب فتنے بڑھے اور علم کے ضیاع کا خدشہ ہوا تو یہ کراہت بھی جاتی رہی محدثین نے کتابت کا خاص اہتمام شروع کر دیا۔

470۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ ....

عَنْ مَنْصُورٍ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ يَكْرَهُ الْكِتَابَ يَعْنِي الْعِلْمَ. ❷

منصور بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم لکھنے کو برا سمجھتے تھے یعنی علم کو۔

471۔ أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَزْهَرُ..........

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا كِتَابًا لَاتَّخَذْتُ رَسَائِلَ النَّبِيِّ ﷺ. ❸

ابن عون بیان کرتے ہیں کہ ابن سیرین نے کہا: ''اگر میں کوئی کتاب لینا چاہتا تو نبی ﷺ کے رسائل لیتا۔''

472۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ..........

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ رَأَيْتُ حَمَّادًا يَكْتُبُ عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لَهُ إِبْرَاهِيمُ أَلَمْ أَنْهَكَ قَالَ إِنَّمَا هِيَ أَطْرَافٌ. ❹

ابن ادریس بیان کرتے ہیں کہ ابن عون نے کہا: میں نے حماد کو ابراہیم کی باتیں لکھتے ہوئے دیکھا تو اس سے ابراہیم نے کہا: ''کیا میں نے تجھے منع نہیں کیا؟'' اس نے کہا: ''یہ تو حاشیے ہیں۔''

473۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ..........

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ لِي عَبِيدَةُ لَا تُخَلِّدَنَّ عَلَيَّ كِتَابًا. ❺

ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ مجھے عبیدہ نے کہا: ''میری باتوں کو چمڑے پر نہ لکھنا۔''

❶ صحیح، دارمی بیان میں اکیلے ہیں۔ ❷ صحیح، اخرجه ابو خیثمه فی العلم (160)

❸ صحیح، أخرجه الخطیب فی تقسید العلم (ص:48)

❹ صحیح أخرجه ابو خیثمه فی العلم(135) وابن ابی شیبه 50/9 (6481) وابو نعیم فی الحلیة (225/4)

❺ صحیح، أخرجه ابن ابی شیبه 54/9 (6502) والخطیب فی تقیید العلم، ص:46-47

فوائد:...... ان کا مقصد یہ تھا کہ عارضی طور پر مجھ سے لکھ لیکن کسی ایسی شئے پر نہ لکھنا جس سے پھر مٹ نہ سکے اور وہ مستقل محفوظ ہو جائے کہ کہیں کوئی خلاف شرع نکلی بات چل نہ نکلے اور بعد والے اس سے رہنمائی لینے لگیں۔

474۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ مَا كَتَبْتُ عَنْ مُحَمَّدٍ إِلَّا حَدِيثَ الْأَعْمَاقِ فَلَمَّا حَفِظْتُهُ مَحَوْتُهُ. ❶

سعید بن عامر بیان کرتے ہیں کہ ہشام نے کہا: ''میں نے محمد سے صرف اعماق والی حدیث لکھی۔ اس کو بھی جب یاد کر لیا تو مٹا ڈالا۔ (شاید اس سے مسلم کی حدیث مراد ہو جو کتاب الفتن میں ہے، لا تقوم الساعة حتى ينزل الروم بالاعماق۔ رقم: ٢٨٩٧)

فوائد:...... ''اعماق'' مدینہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔ یہ حدیث تھوڑی لمبی تھی لہٰذا یاد کرنے کے لیے اس کو لکھنے کی ضرورت پیش آئی۔

475۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ مَا كَتَبْتُ حَدِيثًا قَطُّ. ❷

مروان بن محمد بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن عبدالعزیز سے یہ کہتے ہوئے سنا: ''میں نے کبھی کوئی حدیث نہیں لکھی۔''

476۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ.........

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ مَا كَتَبْتُ شَيْئًا قَطُّ. ❸

ابراہیم سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کبھی کوئی چیز (حدیث) نہیں لکھی۔

477۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا أَبُودَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.........

عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَأَلْتُ عَبِيدَةَ قِطْعَةَ جِلْدٍ أَكْتُبُ فِيهِ فَقَالَ يَا إِبْرَاهِيمُ لَا تُخَلِّدَنَّ عَنِّي كِتَابًا. ❹

اسماعیل بن رجاء کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ''میں نے عبیدہ سے چمڑے کا ایک ٹکڑا مانگا تاکہ میں اس میں کچھ لکھوں۔'' تو انہوں نے کہا: ''اے ابراہیم! میری باتوں کو ہمیشہ کے لیے نہ لکھنا۔''

---

❶ صحيح، أخرجه الرامهرمزى فى المحدث الفاصل (373)

❷ صحيح، أخرجه ابن عبدالبر فى جامع بيان العلم (367)

❸ صحيح أخرجه الرمهرمزى فى المحدث الفاصل (367)

❹ صحيح سابقہ (473) نمبر اثر ملاحظہ فرمائیں۔

فوائد:...... یہ پیچھے (473) کے گزر چکی ہے " لا تخلّان" لا تجلّان" دو نسخے ہیں البتہ مراد ایک ہی ہے کہ مستقل کوئی بات نہ لکھنا۔اس میں فتوی کے بارے احتیاط کا پہلو مضمر ہے۔

478۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ..........

عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ مِثْلَهُ. ❶

حکم بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم نے عبیدہ کی حدیث کی طرح نقل کیا۔

479۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيكٍ..........

عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُكْتَبَ الْحَدِيثُ فِي الْكَرَارِيسِ. وَيَقُولُ يُشَبَّهُ بِالْمَصَاحِفِ. ❷

ابومعشر بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم حدیث کو کتابوں میں لکھنے کو برا سمجھتے تھے۔اور وہ کہتے تھے۔کہ "وہ قرآن کے مشابہ ہو جائیں گی۔"

480۔ قَالَ يَحْيَى وَوَجَدْتُ فِي كِتَابِي عَنْ زِيَادٍ الْكَاتِبِ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ وَاكْتُبْ كَيْفَ شِئْتَ. ❸

یحییٰ کہتے ہیں: کہ میں نے اپنی کتاب میں یوں پایا کہ زیاد کاتب ابومعشر سے نقل کرتے ہیں "اورتم جس طرح چاہو لکھو۔"

481۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ..........

عَنْ نُعْمَانَ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ عَبِيدَةَ دَعَا بِكُتُبِهِ فَمَحَاهَا عِنْدَ الْمَوْتِ وَقَالَ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَلِيَهَا قَوْمٌ فَلَا يَضَعُونَهَا مَوَاضِعَهَا. ❹

نعمان بن قیس بیان کرتے ہیں کہ عبیدہ نے اپنی کتابوں کو منگوایا اور موت کے وقت انہیں مٹا دیا اور انہوں نے کہا: "میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ کوئی قوم کتابوں کی وارث بنے اور وہ انہیں ان درست مرتبہ ومقام پر نہ رکھے۔"

فوائد:......کتابوں میں درج اقوال وآراء کا درجہ یہی ہے کہ قرآن وحدیث کا مطلب سمجھنے میں ان کو دوسرے ائمہ کے اقوال سے ملا کر راجح مفہوم معلوم کیا جاسکے۔لیکن اگر کوئی عقیدت ہر بات میں خاص امام کے موقف کو ترجیح دینے لگے تو یہ غلط ہے اوران کے درجے میں غلو ہے۔اور گمراہی کی راہ کھلتی ہے۔

482۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ وَزَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ..........

❶ صحيح أخرجه ابن سعد 63/4

❷ صحيح، أخرجه ابن ابی شيبه 18/9، (6360) وابن عبدالبر فی الجامع (365)

❸ صحیح، دارمی بیان میں منفرد ہیں۔

❹ صحيح، أخرجه ابن ابی شيبه 17/9(6353) وابن سعد فی الطبقات 63/6

عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُكْتَبَ الْعِلْمُ فِي الْكَرَارِيسِ ❶

لیث بیان کرتے ہیں کہ مجاہد کتابوں میں علم لکھنے کو برا سمجھتے تھے۔

483۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحٍ..........

حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ مَا زَالَ هَذَا الْعِلْمُ عَزِيزًا تَتَلَاقَاهُ الرِّجَالُ حَتَّى وَقَعَ فِي الصُّحُفِ فَحَمَلَهُ أَوْ دَخَلَ فِيهِ غَيْرُ أَهْلِهِ۔ ❷

ابن مبارک بیان کرتے ہیں کہ اوزاعی نے کہا یہ علم ہمیشہ عزت والا رہا اور لوگ اس کو حاصل کرتے رہے یہاں تک کہ علم کی ساری باتیں کتابوں میں پہنچ گئیں۔ یا وہ لوگ جو اس کے اہل نہ تھے وہ اس میں داخل ہو گئے۔

فوائد:...... علم جب ذہن سے اگلے ذہن میں منتقل ہوتا ہے تو وہ متحرک و نافع ہوتا ہے۔ جب کتابوں میں محفوظ ہو جائے تو ذہن پرسکون ہو جاتے ہیں اور علم کتابوں تک محدود رہ جاتا ہے براہِ راست علم لینے مخلص و صالح لوگ ہوتے ہیں جب کہ کتابوں کا پھر کوئی بھی وارث بن سکتا ہے۔

484۔ أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ..........

أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ يَكْتُبُ وَيُكْتِبُ وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ لَا يَكْتُبُ وَلَا يُكْتِبُ۔ ❸

شعبہ بیان کرتے ہیں کہ یونس نے کہا: ''حسن لکھتے بھی تھے اور لکھاتے بھی تھے اور ابن سیرین نہ لکھتے تھے اور نہ لکھاتے تھے۔

485۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ ....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ قَالَ بَلَغَ ابْنَ مَسْعُودٍ أَنَّ عِنْدَ نَاسٍ كِتَابًا يُعْجَبُونَ بِهِ فَلَمْ يَزَلْ بِهِمْ حَتَّى أَتَوْهُ بِهِ فَمَحَاهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا هَلَكَ أَهْلُ الْكِتَابِ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ أَقْبَلُوا عَلَى كُتُبِ عُلَمَائِهِمْ وَتَرَكُوا كِتَابَ رَبِّهِمْ۔ ❹

ابراہیم تیمی بیان کرتے ہیں کہ ابن مسعود کو خبر پہنچی کہ لوگوں کے پاس ایک کتاب ہے وہ اس پر تعجب کرتے ہیں تو وہ ہمیشہ اس کے پیچھے پڑے رہے حتی کہ لوگ وہ کتاب ان کے پاس لائے تو انہوں نے اسے مٹا ڈالا پھر انہوں نے کہا: ''تم سے پہلے اہل کتاب ہلاک ہو گئے۔ کیونکہ انہوں نے اپنے علماء کی کتابوں پر توجہ دی۔ اور اپنے رب کی کتاب کو چھوڑ دیا۔''

---

❶ صحيح بالشاهد، أخرجه ابن ابی شيبه 18/9 (6359) والخطيب فی تقيدی العلم (ص:47)

❷ صحيح، أخرجه الخطيب فی تقييد العلم (ص:63) وابن عبدالبر فی جامع بيان العلم (371)

❸ صحيح، دیکھئے جامع بیان العلم 1/90 (390,387)

❹ صحيح، أخرجه الخطيب فی تقييد العلم (ص:56) وابن عبدالبر فی جامع بيان العلم (319)

فوائد:...... علماء کی کتابوں کا مطلب ایسی کتابیں جو ان کی آراء واقوال پر مشتمل تھیں لہٰذا مستقل قرآن وحدیث کو براہِ راست چھوڑ کر ائمہ کے اقوال و آراء کے پیچھے پڑ جانا باعث گمراہی ہے۔

486۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ..........

عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبِيدَةَ أَكْتُبُ مَا أَسْمَعُ مِنْكَ قَالَ لَا قُلْتُ فَإِنْ وَجَدْتُ كِتَابًا أَقْرَؤُهُ قَالَ لَا۔ ❶

محمد کہتے ہیں کہ میں نے عبیدہ سے کہا: ''جو میں آپ سے سنتا ہوں وہ لکھ لیا کروں؟ انہوں نے کہا: ''نہیں۔'' میں نے کہا: ''اگر میں کوئی کتاب پاؤں تو اسے پڑھوں؟'' انہوں نے کہا: ''نہیں۔''

487۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ..........

عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَلَا تُكْتِبُنَا فَإِنَّا لَا نَحْفَظُ فَقَالَ لَا إِنَّا لَنْ نُكْتِبَكُمْ وَلَنْ نَجْعَلَهُ قُرْآنًا وَلَكِنِ احْفَظُوا عَنَّا كَمَا حَفِظْنَا نَحْنُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. ❷

ابونضرۃ کہتے ہیں کہ میں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ خدری سے کہا: ''آپ ہمیں لکھواتے کیوں نہیں ہیں؟ کیونکہ ہمیں یاد نہیں رہتا۔'' تو انہوں نے کہا: ''ہم تمہیں ہرگز نہیں لکھوائیں گے۔ اور ہم اسے ہرگز قرآن نہیں بنائیں گے۔ اور لیکن تم ہم سے اس طرح یاد کرو جس طرح ہم رسول اللہ ﷺ سے یاد کرتے تھے۔''

فوائد:...... معلوم ہوا کہ دور صحابہ رضی اللہ عنہم میں قرآن کو لکھنے کا عام رواج تھا البتہ حدیث ضرورت کی بنا پر لکھی جاتی تھی کیونکہ ابتداء اس کے قرآن کے ساتھ اختلاط کا خطرہ تھا پھر رفتہ رفتہ یہ خطرہ کم ہوتا گیا۔

488۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ....

قَالَ سَمِعْتُ أَبَا كَثِيرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ لَا يَكْتُبُ وَلَا يُكْتِبُ. ❸

ابوکثیر کہتے تھے کہ: میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے: ''ابوہریرہ نہ لکھتا ہے اور نہ لکھواتا ہے۔''

489۔ أَخْبَرَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مُوسَى..........

---

❶ صحيح أخرجه الخطيب فى تقييد العلم (ص:45) وابن ابى شيبه 9/17(6356)

❷ صحيح، أخرجه الخطيب فى تقييد العلم (ص:38) وابن ابى شيبه، 9/52 (6491)

❸ صحيح، أخرجه ابو خيثمه فى العلم (140) وابن عبدالبر فى جامع بيان العلم (357)

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ أَنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ حَدِيثَ أَبِيهِ فَرَآهُ أَبُو مُوسٰى فَمَحَاهُ. ❶

حمید بن ہلال کہتے ہیں کہ ابوبردۃ اپنے باپ کی حدیث کو لکھا کرتے تھے۔ اس کو ابوموسیٰ نے دیکھا تو مٹا دیا۔

490۔ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ .... حَدَّثَنِي قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَوْنٍ وَاللّٰهِ مَا كَتَبْتُ حَدِيثًا قَطُّ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ قَالَ ابْنُ سِيرِينَ لَا وَاللّٰهِ مَا كَتَبْتُ حَدِيثًا قَطُّ. ❷

قریش بن انس کہتے ہیں کہ مجھے ابن عون نے کہا: ''اللہ کی قسم! میں نے کبھی حدیث نہیں لکھی۔'' ابن عون کہتے ہیں کہ مجھے ابن سیرین نے کہا: ''میں نے بھی کبھی کوئی حدیث نہیں لکھی۔'' اور ابن عون نے کہا: ''میرے پاس ابن سیرین نے کہا: ''میں نے بھی کبھی کوئی حدیث نہیں لکھی۔''

491۔ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ قَالَ لِي ابْنُ سِيرِينَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَرَادَنِي مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ وَهُوَ أَمِيرٌ عَلَى الْمَدِينَةِ أَنْ أَكْتُبَهُ شَيْئًا قَالَ فَلَمْ أَفْعَلْ قَالَ فَجَعَلَ سِتْرًا بَيْنَ مَجْلِسِهِ وَبَيْنَ بَقِيَّةِ دَارِهِ قَالَ فَكَانَ أَصْحَابُهُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِ وَيَتَحَدَّثُونَ فِي ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ فَأَقْبَلَ مَرْوَانُ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أُرَانَا إِلَّا قَدْ خُنَّاهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ قَالَ قُلْتُ وَمَا ذَاكَ قَالَ مَا أُرَانَا إِلَّا قَدْ خُنَّاكَ قَالَ قُلْتُ وَمَا ذَاكَ قَالَ إِنَّا أَمَرْنَا رَجُلًا يَقْعُدُ خَلْفَ هٰذَا السِّتْرِ فَيَكْتُبُ مَا تُفْتِي هٰؤُلَاءِ وَمَا تَقُولُ۔ ❸

ابن عون نے کہا: ''مجھے ابن سیرین نے کہا زید بن ثابت سے روایت ہے کہ مروان بن حکم جب مدینہ کا حاکم تھا اس نے چاہا کہ میں اس کے لئے کچھ لکھوں۔'' زید بن ثابت نے کہا ہے کہ میں نے یہ کام نہ کیا، اس نے کہا: ''مروان نے اپنی مجلس کے درمیان اور اپنے باقی گھر کے درمیان پردہ لگا لیا اور لوگ اس کے پاس آتے جاتے تھے اور اس جگہ پر علم کے متعلق باتیں کرتے تھے۔'' مروان اپنے ساتھیوں پر متوجہ ہوئے اور انہوں نے کہا: ''ہمارا خیال ہے کہ ہم اس کی خیانت کر رہے ہیں پھر میری طرف متوجہ ہوئے، کہتے ہیں: میں نے کہا: کیا بات ہے؟ اس نے کہا: ''ہمارا خیال ہے ہم آپ کی خیانت کر رہے ہیں۔'' میں نے کہا: ''کیا بات ہے۔'' اس نے کہا: ''ہم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ اس پردے کی اوٹ میں بیٹھے اور جو کچھ آپ ان لوگوں کو فتویٰ

❶ صحیح ، أخرجه الخطیب فی تقیید العلم (ص :39 ،40) وابن ابی شیبه 9/53 (6495)
❷ قریش بن انس کو اختلاط ہو گیا تھا اور یہ بخاری کا راوی ہے اسی راوی پر سند کا انحصار ہے۔
❸ اس کی بھی سابقہ سند ہی ہے۔ أخرجه مختصراً ابن ابی شیبه 9/53 (6497) وابن عبدالبر فی جامع بیان العلم (349)

دیتے ہیں اور جو کچھ آپ کہتے ہیں اسے لکھتا رہے۔‘‘

فوائد:...... معلوم ہوا ساتذہ کی باتیں لکھنے یا ریکارڈ کرنے کے لیے ان سے اجازت لینا ضروری ہے ورنہ یہ خیانت اور اخلاقاً بری حرکت ہوگی۔

492۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ..........

عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ إِنَّ سَالِمًا أَتَمُّ مِنْكَ حَدِيثًا قَالَ إِنَّ سَالِمًا كَانَ يَكْتُبُ۔[1]

منصور کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم سے کہا: ’’بے شک سالم آپ سے حدیث کے اعتبار سے بڑھ کر ہیں، انہوں نے کہا: اس لیے کہ سالم لکھا کرتے تھے۔‘‘

فوائد:...... سالم تابعی ہیں لہٰذا ان سے بھی کتابت حدیث ثابت ہوئی۔

493۔ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ يَزِيدَ الْحِمْصِيُّ ....

عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ قَالَ وَفَدْتُ مَعَ أَبِي إِلَى يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ بِحُوَّارِينَ حِينَ تُوُفِّيَ مُعَاوِيَةُ نُعَزِّيهِ وَنُهَنِّيهِ بِالْخِلَافَةِ فَإِذَا رَجُلٌ فِي مَسْجِدِهَا يَقُولُ أَلَا إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُرْفَعَ الْأَشْرَارُ وَتُوضَعَ الْأَخْيَارُ أَلَا إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَظْهَرَ الْقَوْلُ وَيُخْزَنَ الْعَمَلُ أَلَا إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُتْلَى الْمَثْنَاةُ فَلَا يُوجَدُ مَنْ يُغَيِّرُهَا قِيلَ لَهُ وَمَا الْمَثْنَاةُ قَالَ مَا اسْتُكْتِبَ مِنْ كِتَابٍ غَيْرِ الْقُرْآنِ فَعَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ فَبِهِ هُدِيتُمْ وَبِهِ تُجْزَوْنَ وَعَنْهُ تُسْأَلُونَ فَلَمْ أَدْرِ مَنِ الرَّجُلُ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ بَعْدَ

عمرو بن قیس کہتے ہیں کہ: ’’جب معاویہ نے انتقال کیا تو میں قاصد بن کر حوارین جگہ پر اپنے والد کے ساتھ یزید بن معاویہ کے پاس گیا تاکہ ہم اس کو تعزیت دیں اور خلافت کی مبارک باد دیں تو ایک شخص وہاں کی مسجد میں کہہ رہا تھا۔ یاد رکھو قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ باتیں عام ہو جائیں گی اور عمل کم ہو جائیں گے۔ خبردار قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بات ہے کہ ’’مثناۃ‘‘ پڑھی جائے کوئی شخص نہ ہوگا کہ اس کو بدل دے۔‘‘ اس سے کہا گیا: ’’مثناۃ، کیا چیز ہے؟‘‘ اس نے کہا: ’’قرآن کے علاوہ جو کتاب لکھی جائے۔ قرآن کو لازم پکڑو۔ کیونکہ اسی سے تم ہدایت پاؤ گے اور اس کی وجہ سے تمہیں ثواب دیا جائے اور اسی کے متعلق تم سے سوال کیا جائے گا۔‘‘ تو میں نہ جان سکا کہ وہ کون شخص ہے اس کے بعد میں نے ’’حمص‘‘ میں یہ بات بیان کی تو لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: ’’کیا

[1] صحيح، أخرجه الخطيب في تقييد العلم (ص:53)

ذَلِكَ بِحِمْصَ فَقَالَ لِي رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَوَ مَا تَعْرِفُهُ قُلْتُ لَا قَالَ ذَلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو۔ ❶

آپ اسے پہچانتے ہیں؟'' میں نے کہا: ''نہیں۔'' اس نے کہا: ''وہ عبداللہ بن عمرو تھے۔''

فوائد:...... معلوم ہوا صحابہ رضی اللہ عنہم کی ترجیح قرآن پڑھنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنن پر عمل پیرا ہونا تھا۔ جبکہ وہ قرآن وسنت سے ہٹ کر دوسرے علوم کے پڑھنے کو گمراہی خیال کرتے تھے۔

494۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو زُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ ....

عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ جَاءَ أَبُو قُرَّةَ الْكِنْدِيُّ بِكِتَابٍ مِنَ الشَّامِ فَحَمَلَهُ فَدَفَعَهُ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَنَظَرَ فِيهِ فَدَعَا بِطَسْتٍ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَرَسَهُ فِيهِ وَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاتِّبَاعِهِمُ الْكُتُبَ وَتَرْكِهِمْ كِتَابَهُمْ قَالَ حُصَيْنٌ فَقَالَ مُرَّةُ أَمَا إِنَّهُ لَوْ كَانَ مِنَ الْقُرْآنِ أَوِ السُّنَّةِ لَمْ يَمْحُهُ وَلَكِنْ كَانَ مِنْ كُتُبِ أَهْلِ الْكِتَابِ۔ ❷

مرة ہمدانی بیان کرتے ہیں کہ: ''ابوقرّ ۃ کندی شام سے ایک کتاب لائے اور اسے اٹھا کر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹا دیا انہوں نے اسے دیکھا اور ایک تھال منگوایا پھر پانی منگوایا اور اس کتاب کو اس میں مل دیا اور انہوں نے کہا: ''تم سے پہلے لوگ صرف اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ انہوں نے اور کتاب کی پیروی کی اور اپنی کتابوں کو چھوڑ دیا۔'' حصین کہتے ہیں: ''مرة نے کہا: ''اگر وہ قرآن ہوتا یا حدیث ہوتی تو عبداللہ بن مسعود اسے نہ مٹاتے لیکن وہ اہل کتاب کی کتاب تھی۔''

فوائد:...... اس میں کتابت حدیث کی صراحت ہے کہ اگر قرآن یا سنت میں سے کچھ ہوتا تو ابن مسعود علیہ السلام اسے نہ مٹاتے۔ یعنی ان کے نزدیک کتابت حدیث جائز تھی۔

495۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو..........

عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِكَتِفٍ فِيهِ كِتَابٌ فَقَالَ كَفَى بِقَوْمٍ ضَلَالًا أَنْ يَرْغَبُوا عَمَّا جَاءَ بِهِ نَبِيُّهُمْ إِلَى مَا جَاءَ بِهِ نَبِيٌّ غَيْرُ نَبِيِّهِمْ أَوْ كِتَابٌ

یحییٰ بن جعدہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بازو کی ہڈی لائی گئی اس میں کچھ لکھا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی قوم کی گمراہی کے لئے یہی بات کافی ہے کہ اپنے نبی کی لائی ہوئی چیز کو چھوڑ کر کسی اور نبی کی لائی ہوئی چیز کی

---

❶ صحيح أخرجه الحاكم 4/555-554

❷ صحيح أخرجه الخطيب فى تقييد العلم (ص:53)

غَيْرُ كِتَابِهِمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَوَ لَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ الْآيَةَ. ❶

طرف رغبت کریں، یا اپنی کتاب کے علاوہ کسی اور کی کتاب کو اختیار کریں۔'' تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل کی: ''کیا ان کو کافی نہیں کہ ہم نے تم پر کتاب نازل کی جو ان پر پڑھی جاتی ہے بے شک اس میں البتہ رحمت اور نصیحت ہے مومنوں کے لیے۔'' (العنکبوت:۵۱)

فوائد:...... معلوم ہوا سابقہ کتب ساوی کو طلب ہدایت کے لیے پڑھنا ناجائز ہے ہاں کفار کا رد کرنے کے لیے ان کو تبلیغ کی غرض سے ان کی کتابوں سے حوالے لینے کے لیے مطالعہ کرنا اس میں کوئی حرج نہیں۔ ان شاء اللہ

496۔ أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ............

عَنِ الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَأَيْتُ مَعَ رَجُلٍ صَحِيفَةً فِيهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَقُلْتُ أَنْسِخْنِيهَا فَكَأَنَّهُ بَخِلَ بِهَا ثُمَّ وَعَدَنِي أَنْ يُعْطِيَنِيهَا فَأَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ فَإِذَا هِيَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ إِنَّ مَا فِي هَذَا الْكِتَابِ بِدْعَةٌ وَفِتْنَةٌ وَضَلَالَةٌ وَإِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ هَذَا وَأَشْبَاهُ هَذَا إِنَّهُمْ كَتَبُوهَا فَاسْتَلَذَّتْهَا أَلْسِنَتُهُمْ وَأُشْرِبَتْهَا قُلُوبُهُمْ فَأَعْزِمُ عَلَى كُلِّ امْرِءٍ يَعْلَمُ بِمَكَانِ كِتَابٍ إِلَّا دَلَّ عَلَيْهِ وَأُقْسِمُ بِاللّٰهِ قَالَ شُعْبَةُ فَأَقْسَمَ بِاللّٰهِ قَالَ أَحْسَبُهُ أَقْسَمَ لَوْ أَنَّهَا ذُكِرَتْ لَهُ

اشعث اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں اور وہ عبداللہ کے ساتھیوں سے تھے: کہ ایک شخص کے پاس ایک صحیفہ تھا اس میں لکھا تھا: "سبحان الله و الحمد لله و لا اله الاالله وَالله اکبر۔ "میں نے اُسے کہا: ''مجھے بھی یہ لکھوا دو۔'' تو گویا اس نے اس میں بخل سے کام لیا اور مجھے سے وعدہ کیا کہ مجھے دے دے گا تو میں عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس وقت وہ صحیفہ ان کے ہاتھ میں تھا انہوں نے کہا: ''جو اس کتاب میں ہے۔ وہ بدعت، فتنہ اور گمراہی ہے اور اس نے اور اس جیسی چیزوں نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا۔ انہوں نے یہ باتیں لکھیں تو ان کی زبانوں نے اس پہ لذت حاصل کی اور ان باتوں کی محبت ان کے دلوں میں پلا دی گئی۔ پھر میں ہر آدمی کو حکم کرتا ہوں کہ جس کو کسی جگہ پر کسی کتاب کی خبر ہو تو وہ اس کی خبر دے اور انہوں نے اللہ کی قسم اٹھائی۔ شعبہ کہتے ہیں: میں

❶ حسن لغيره أخرجه ابوداؤد في مراسيله (454) وابن جرير في التفسير 7/21

بِـدَيلـرٍ لِهِنْدٍ أُرَاهُ يَعْنِي مَكَانًا بِالْكُوفَةِ بَعِيدًا إِلَّا أَتَيْتُهُ وَلَوْ مَشْيًا. ❶

گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے اس بات کی قسم کھائی کہ اگر ان سے کسی بات کا ذکر کیا جائے جو کسی گر جے۔ میرا خیال ہے کہ ان کی مراد یہ تھی کہ کوفہ کے کسی دور کے مقام میں ہو تو میں وہاں جاؤں اگر چہ پیدل چل کر جانا پڑے۔''

فوائد:...... عبداللہ بن مسعود علیہ السلام نے جو صحیفے کو بدعت وضلالت سے تعبیر کیا تو لازماً اس میں غیر مسنون وظائف یا دوسرے اقوال وغیرہ اس کی وجہ ہوں گے کیونکہ کتابت حدیث کے لیے ایسے شدید الفاظ کا ذکر درست نہیں۔ جب کہ کتابت ثابت بھی ہے۔

497۔ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ..........

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَتَبُوا كِتَابًا فَتَبِعُوهُ وَتَرَكُوا التَّوْرَاةَ. ❷

ابو بردۃ بیان کرتے ہیں کہ ابو موسیٰ نے کہا: ''جو کتابیں بنی اسرائیل نے لکھیں۔ لوگوں نے ان کی پیروی کی اور تورات کو چھوڑ دیا۔''

فوائد:...... اس سے مراد ان کی تأویلات پر مبنی کتب ہیں۔

498۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عُثْمَانَ أَبِي الْمُغِيرَةِ..........

عَنْ عَفَّاقٍ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ إِنَّ نَاسًا يَسْمَعُونَ كَلَامِي ثُمَّ يَنْطَلِقُونَ فَيَكْتُبُونَهُ وَإِنِّي لَا أُحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَكْتُبَ إِلَّا كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ. ❸

عفاق محاربی اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن مسعود سے سنا وہ کہہ رہے تھے: ''لوگ میری باتیں سنتے ہیں پھر اسے لکھنے کے لئے چل پڑتے ہیں۔ اور میں اللہ عزوجل کی کتاب کے علاوہ کسی کو کوئی بات لکھنے کی اجازت نہیں دیتا۔''

499۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ..........

عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ مَا كَتَبْتُ سَوْدَاءَ فِي بَيْضَاءَ وَلَا

ابن شبرمہ کہتے ہیں کہ میں نے شعبی سے سنا وہ کہہ رہے تھے: ''میں نے سیاہی کو سفیدی میں نہیں لکھا اور نہ ہی میں

❶ صحيح أخرجه الخطيب فى تقييد العلم (ص:55) وابن ابی شیبه 53/9(6498)

❷ صحيح ، أخرجه الخطيب فى تقييد العلم (ص:56)

❸ جيد ، دارمی بیان مین منفرد ہیں۔

اسْتَعَدْتُ حَدِيثًا مِنْ إِنْسَانٍ. ❶ نے کسی سے کوئی حدیث دوبارہ کہلوائی ہے۔''

فوائد:...... ایک مرتبہ سن کر ہی اسے زبانی یاد کرلیا۔

[43]......بَاب مَنْ رَخَّصَ فِي كِتَابَةِ الْعِلْمِ
جس شخص کے نزدیک علمی باتیں لکھنا جائز ہے

500۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو............

عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَخِيهِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنِّي إِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَلَا أَكْتُبُ۔ ❷

وہب بن منبہ اپنے بھائی سے بیان کرتے ہیں کہ اس نے ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے عبداللہ بن عمرو کے علاوہ کسی کو مجھ سے زیادہ حدیثیں یاد نہ تھیں کیونکہ وہ لکھ لیتے تھے اور میں نہ لکھتا تھا۔''

فوائد:...... (464) نمبر حدیث کے تحت اس کی وضاحت گزر چکی ہے۔

501۔ أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ بْنِ الْأَخْنَسِ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ............

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كُنْتُ أَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ أَسْمَعُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أُرِيدُ حِفْظَهُ فَنَهَتْنِي قُرَيْشٌ وَقَالُوا تَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَشَرٌ يَتَكَلَّمُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا فَأَمْسَكْتُ عَنِ الْكِتَابِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَوْمَأَ بِإِصْبَعِهِ

عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ میں جو بات رسول اللہ ﷺ سے سنتا تھا اسے یاد رکھنے کی غرض سے لکھ لیتا تھا۔ تو قریش نے مجھے منع کیا۔ اور انہوں نے کہا: ''تو ہر بات جو رسول اللہ ﷺ سے سنتا ہے لکھ لیتا ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ انسان ہیں وہ غصہ اور خوشی میں بات کرتے ہیں۔'' تو میں لکھنے سے رک گیا پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس اس بات کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے اپنی انگلی سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: ''لکھو!

---

❶ صحيح أخرجه الرمهرمزي في المحدث الفاصل (365) وابو خيثمه في العلم (28)

❷ صحيح أخرجه البخاري، كتاب العلم، باب كتابة العلم (113)

إِلَى فِيهِ وَقَالَ اكْتُبْ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا خَرَجَ مِنْهُ إِلَّا حَقٌّ۔ ❶

قسم اس ذات کے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس (منہ) سے حق کے علاوہ کوئی بات نہیں نکلتی۔‘‘

فوائد:...... دینی احکام میں آپ ﷺ کی زبان غلطی سے پاک تھی جیسا کہ قرآن میں ہے کہ آپ ﷺ کی ہر بات وحی کی بناپر ہوتی تھی۔ اس میں خواہش کو دخل نہ ہوتا (النجم:3) نیز اس سے معلوم ہوا آپ ﷺ نے خود حدیث لکھنے کی اجازت مرحمت فرمائی اس میں منکرین حدیث کے اعتراض کہ دورِ نبوی میں حدیث نہیں لکھی گئی بہترین رد ہے۔

502۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُخْبِرٌ ....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَرْوِيَ مِنْ حَدِيثِكَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَسْتَعِينَ بِكِتَابِ يَدِي مَعَ قَلْبِي إِنْ رَأَيْتَ ذَلِكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ كَانَ قَالَهُ ع حَدِيثِي ثُمَّ اسْتَعِنْ بِيَدِكَ مَعَ قَلْبِكَ۔ ❷

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی: ’’اے اللہ کے رسول! میں چاہتا ہوں کہ آپ کی حدیثیں بیان کروں اور میں چاہتا ہوں کہ اپنے دل کے ساتھ اپنے ہاتھ کے لکھنے سے بھی مدد لوں اگر آپ اس کو مناسب سمجھیں۔‘‘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’اگر میری حدیث ہو تو دل کے ساتھ اپنے ہاتھ سے بھی مدد لو۔‘‘

503۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ..........

عَنْ أَبِي قَبِيلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ حَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَكْتُبُ إِذْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الْمَدِينَتَيْنِ تُفْتَحُ أَوَّلًا قُسْطَنْطِينِيَّةُ أَوْ رُومِيَّةُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا بَلْ مَدِينَةُ هِرَقْلَ أَوَّلًا۔ ❸

ابوقبیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے سنا انہوں نے کہا: ’’ایک وقت ہم رسول اللہ ﷺ کے گرد لکھ رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے سے سوال کیا گیا کہ قسطنطنیہ اور رومیہ دونوں شہروں سے کون سا پہلے فتح ہوگا؟‘‘ نبی ﷺ نے فرمایا: ’’نہیں، بلکہ ہرقل کا شہر پہلے فتح ہوگا۔‘‘

---

❶ صحيح أخرجه احمد (163/2) وابن ابى شيبه (9/49-50) والحاكم فى المستدرك (1/105-106)

❷ ضعيف أخرجه ابن سعد فى الطبقات (4/2/9)

❸ اسناده قوى أخرجه احمد (2/174) وابن ابى شيبه (5/329) والطبرانى فى الأوائل (61)

504۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي ضَمْرَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِمَا ثَبَتَ عِنْدَكَ مِنَ الْحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَبِحَدِيثِ عَمْرَةَ فَإِنِّي قَدْ خَشِيتُ دُرُوسَ الْعِلْمِ وَذَهَابَهُ۔ ❶

عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کے پاس لکھ بھیجا کہ ''تمہارے نزدیک جو رسول اللہ ﷺ کی احادیث ثابت ہیں ان کو اور عمرہ کی احادیث کو میرے پاس لکھ کر بھیجو۔ کیونکہ میں علم کے مٹ جانے اور اس کے اہل کے چلے جانے سے ڈرتا ہوں۔''

فوائد:...... عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے اس حکم کی بنا پر امام زہری رحمۃ اللہ علیہ، ابوبکر بن محمد کو پہلے مدون حدیث کا اعزاز حاصل ہوا۔ بعض نے دوسروں کے نام بھی لیے ہیں لیکن راجح یہی معلوم ہوتا ہے۔ (مرآۃ البخاری)

505۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ أَنِ انْظُرُوا حَدِيثَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاكْتُبُوهُ فَإِنِّي قَدْ خِفْتُ دُرُوسَ الْعِلْمِ وَذَهَابَ أَهْلِهِ۔ ❷

عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے اہل مدینہ کی طرف لکھ کر بھیجا کہ ''رسول اللہ ﷺ کی حدیثوں کو دیکھو اور انہیں لکھو کیونکہ میں علم کے مٹ جانے اور ان اہل کے چلے جانے سے ڈرتا ہوں۔''

506۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ....

عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ قَالَ يَعِيبُونَ عَلَيْنَا الْكِتَابَ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي فِي كِتَابٍ۔ ❸

ایوب بیان کرتے ہیں کہ ابوملیح نے کہا: لوگ ہمارے لکھنے پر نکتہ چینی کرتے تھے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اس کا علم میرے پاس کتاب میں لکھا ہوا ہے۔'' (طٰہٰ: ۵۲)

فوائد:...... فرعون نے کہا کہ سابقہ شرک پر فوت ہونے والوں کا کیا بنے گا تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ

---

❶ صحيح أخرجه الخطيب فى تقييد العلم (105-106)

❷ صحيح أخرجه الرامهرمزى فى المحدث الفاصل (346) والخطيب فى تقييد العلم (ص:106)

❸ صحيح أخرجه ابن ابى شيبه (51/9) (6487) والخطيب فى تقييد العلم (ص:110)

ان کا علم میرے رب کے پاس لکھا ہوا ہے (طہ) اس آیت سے ابوملیح رحمۃ اللہ علیہ نے استدلال کیا کہ جب رب نے ہر قسم کا علم لکھا ہے تو ہمیں لکھنے میں کیا چیز مانع ہے۔

507۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ..........

حَدَّثَنَا سَوَادَةُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ قُرَّةَ أَبَا إِيَاسٍ يَقُوْلُ كَانَ يُقَالُ مَنْ لَمْ يَكْتُبْ عِلْمَهُ لَمْ يُعَدَّ عِلْمُهُ عِلْمًا۔[1]

سوادۃ بن حیان کہتے ہیں کہ میں نے معاویہ بن قرۃ ابوایاس کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''پہلے کہا جاتا تھا جس نے اپنی علمی باتیں نہ لکھیں اس نے علم کو علم نہ جانا۔''

فوائد:...... یعنی علم کی حفاظت کا بہترین طریقہ اسے لکھ لینا ہے تو گویا جو جس چیز کو جتنی اہمیت دیتا ہے اس کی حفاظت کی اتنی ہی فکر کرتا ہے۔ لہٰذا جسے بھولنے کا خدشہ ہو اور پھر لکھے نہ گویا اس کے ہاں اس علم کی کوئی قدر نہیں۔

508۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ....

بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا كَانَ يَقُوْلُ لِبَنِيْهِ يَا بَنِيَّ قَيِّدُوا هٰذَا الْعِلْمَ۔[2]

حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنے بیٹوں سے کہا کرتے تھے: ''اے میرے بیٹو! اس علم کو مقید کر لو۔''

509۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيْلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ..........

عَنْ سَلْمٍ الْعَلَوِيِّ قَالَ رَأَيْتُ أَبَانَ يَكْتُبُ عِنْدَ أَنَسٍ فِي سَبُّوْرَةٍ۔[3]

سلم علوی کہتے ہیں کہ میں نے ابان کو دیکھا کہ وہ انس رضی اللہ عنہ کے پاس تختی لکھ رہے تھے۔

510۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ..........

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ جَابِرٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ عَنْ كِتَابِ الْعِلْمِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ۔[4]

حسن بن جابر بیان کرتے ہیں کہ انہوں ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے علمی باتیں لکھنے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: ''اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔''

---

[1] صحيح أخرجه ابن عبدالبر فی جامع بيان العلم (417) والخطيب فی تقييد العلم (ص:109)

[2] حسن أخرجه الخطيب فی تقييد العلم (ص:97) والحاكم 106/1

[3] اسناده جيّد أخرجه الخطيب فی تقييد العلم (ص:109)

[4] صحيح اخرجه ابن عبدالبر فی جامع بيان العلم (285) وابوزرعه فی تاريخه (1726) والخطيب فی تقييد العلم (ص:98)

511۔ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ..........

عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ قَالَ كُنْتُ أَكْتُبُ مَا أَسْمَعُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أُفَارِقَهُ أَتَيْتُهُ بِكِتَابِهِ فَقَرَأْتُهُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ لَهُ هٰذَا سَمِعْتُ مِنْكَ قَالَ نَعَمْ۔ ❶

بشیر بن نہیک بیان کرتے ہیں کہ جو بات میں ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے سنتا تھا وہ لکھ لیتا تھا۔ جب میں نے اس سے الگ ہونا چاہا تو اس کے پاس اپنی کتاب لے کر آیا اور اسے پڑھا اور میں نے ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے کہا: ''کیا یہ وہی ہے جو میں نے آپ سے سنا؟'' انہوں نے کہا: ''جی ہاں۔''

512۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ..........

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ أَسْمَعُ مِنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ الْحَدِيثَ بِاللَّيْلِ فَأَكْتُبُهُ فِي وَاسِطَةِ الرَّحْلِ۔ ❷

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں جو حدیث ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے رات کو سنتا اسے کجاوے کے آگے لکھ لیتا۔

513۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَا يُرَغِّبُنِي فِي الْحَيَاةِ إِلَّا الصَّادِقَةُ وَالْوَهْطُ فَأَمَّا الصَّادِقَةُ فَصَحِيفَةٌ كَتَبْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَمَّا الْوَهْطُ فَأَرْضٌ تَصَدَّقَ بِهَا عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ كَانَ يَقُومُ عَلَيْهَا۔ ❸

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ: ''مجھے زندگی کی رغبت صرف صادقہ اور وہط دلاتی ہیں۔ صادقہ وہ صحیفہ ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن کر لکھا تھا اور وہط ایک زمین ہے جو عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے صدقہ میں دی تھی۔ اور وہ اس کی دیکھ بھال کرتے تھے۔''

514۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ..........

أَبِي سُفْيَانَ عَنْ عَمِّهِ عَمْرِو بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَيِّدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ۔ ❹

عمرو بن ابوسفیان کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے: ''علم کو لکھ کر مقید کرلو۔''

---

❶ صحیح اخرجه ابو خيثمه فى العلم (137) وابن ابى شيبه 50/9 (6483)

❷ حسن اخرجه الخطيب فى تقييد العلم (ص:102)

❸ ضعيف اخرجه الخطيب فى تقييد العلم (ص:84) وابن عبدالبر فى جامع بيان العلم (394)

❹ ضعيف اخرجه ابن ابى شيبه 49/9 (6478) وابن عبدالبر فى جامع بيان العلم (394) والحاكم فى المستدرك (106/1)

515۔ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ....

أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الثَّقَفِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ قَيِّدُوا هَذَا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ۔ ❶

''عبدالمالک بن عبداللہ بن ابوسفیان ثقفی بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''علم کو لکھ کر محفوظ کرلو۔''

فوائد:...... کیونکہ قرآن کے بارے میں آتا ہے یہ بندھے اونٹ سے بھی زیادہ جلدی بھاگتا ہے اگر اس کی حفاظت نہ کی جائے (بخاری) یعنی سبھی علوم جن کا ذہن سے تعلق ہے سبھی اسی قبیل کے ہیں جب کہ ان کو مقید کرنے کا بہترین طریقہ لکھنا ہی ہے۔

516۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ....

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ لَيْلًا وَكَانَ يُحَدِّثُنِي بِالْحَدِيثِ فَأَكْتُبُهُ فِي وَاسِطَةِ الرَّحْلِ حَتَّى أُصْبِحَ فَأَكْتُبَهُ۔ ❷

عثمان بن حکیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ رات کے وقت مکہ کے راستے میں چلتا تھا وہ مجھے سے حدیث بیان کرتے تو میں اسے کجاوے کے آگے لکھ لیتا حتیٰ کہ صبح اسے میں نقل کر لیتا۔''

517۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ عَنْ يَعْقُوبَ الْقُمِّيِّ...........

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ أَكْتُبُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي صَحِيفَةٍ وَأَكْتُبُ فِي نَعْلَيَّ۔ ❸

جعفر بن ابومغیرہ بیان کرتے ہیں کہ سعید بن جبیر نے کہا: ''میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس صحیفہ میں لکھتا تھا اور اپنی جوتی میں لکھتا تھا۔''

فوائد:...... درج ذیل اور آئندہ حدیث کے ضعف کی بنا پر ابن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے جوتے پر لکھنا ثابت نہیں اگر ثابت مانا بھی جائے تو اس سے مراد اشارے ہوں گے جس طرح بندہ پوری تحریر یاد کرکے اس کے اشارے دے لیتا ہے اشارے سارا واقعہ بالتفصیل ذہن میں تازہ ہوجاتا ہے۔

---

❶ صحیح لغیرہ دارمی بیان میں اکیلے ہیں۔

❷ صحیح اخرجه ابن ابی شیبه 51/9 (6485) وابن عبدالبر فی جامع بیان العلم (405)

❸ ضعیف اخرجه الخطیب فی تقیید العلم (ص:102)

518۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا مَنْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ أَبِي الْمُغِيرَةِ..........

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ أَجْلِسُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَكْتُبُ فِي الصَّحِيفَةِ حَتَّى تَمْتَلِءَ ثُمَّ أَقْلِبُ نَعْلَيَّ فَأَكْتُبُ فِي ظُهُورِهِمَا۔ ❶

سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ کر صحیفے میں لکھا کرتا تھا حتی کہ وہ بھر جاتا پھر میں اپنے جوتے الٹا تو اس کی پشت پر لکھتا۔

519۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا فُضَيْلٌ..........

عَنْ عُبَيْدٍ الْمُكْتِبِ قَالَ رَأَيْتُهُمْ يَكْتُبُونَ التَّفْسِيرَ عِنْدَ مُجَاهِدٍ۔ ❷

عبدالمکتب بیان کرتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو دیکھا وہ مجاہد کے پاس تفسیر لکھتے۔

520۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو وَكِيعٍ..........

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَنَشٍ قَالَ رَأَيْتُهُمْ يَكْتُبُونَ عِنْدَ الْبَرَاءِ بِأَطْرَافِ الْقَصَبِ عَلَى أَكُفِّهِمْ۔ ❸

عبداللہ بن حنش بیان کرتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو براء کے پاس دیکھا وہ سرکنڈے کی نوک کے ساتھ اپنی ہتھیلیوں پر لکھتے تھے۔

521۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ عَنْ هَارُونَ بْنِ..........

عَنْتَرَةَ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ بِحَدِيثٍ فَقُلْتُ أَكْتُبُهُ عَنْكَ قَالَ فَرَخَّصَ لِي وَلَمْ يَكَدْ۔ ❹

عنترہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہ کوئی حدیث بیان کرتے تو میں کہتا: ''میں اسے آپ کی طرف سے لکھ لوں؟ تو وہ مجھے بہت مشکل سے اجازت دیتے۔''

522۔ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورٍ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي السَّائِبِ..........

عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ

رجاء بن حیوۃ بیان کرتے ہیں کہ ھشام بن عبدالملک نے

❶ ضعیف اخرجه الرمهرمزی فی المحدث الفاصل (347) والخطیب فی تقیید العلم (ص:102)

❷ صحیح اخرجه الخطیب فی تقیید العلم (ص:105)

❸ صحیح اخرجه ابو خیثمه فی العلم (147) وابن ابی شیبه 51/9، (6489)

❹ صحیح اخرجه ابن ابی شیبه 55/9 (6503)

كَتَبَ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ إِلَى عَامِلِهِ أَنْ يَسْأَلَنِي عَنْ حَدِيثٍ قَالَ رَجَاءٌ فَكُنْتُ قَدْ نَسِيتُهُ لَوْلَا أَنَّهُ كَانَ عِنْدِي مَكْتُوبًا۔❶

اپنے عامل (گورنر) کی طرف لکھا کہ وہ مجھ سے کوئی حدیث پوچھیں۔ رجاء کہتے ہیں: ''اگر میں نے اسے اپنے پاس لکھا نہ ہوتا تو میں اسے بھول گیا ہوتا۔''

523۔ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ..........

أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ قَالَ كَانَ يُسْأَلُ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ وَيُكْتَبُ مَا يُجِيبُ فِيهِ بَيْنَ يَدَيْهِ۔❷

ہشام بن غاز بیان کرتے ہیں کہ ''عطاء بن ابو رباح سے مسائل پوچھے جاتے تھے جو وہ جواب دیتے ان کے سامنے وہ لکھ لیے جاتے۔''

524۔ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي السَّائِبِ..........

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى أَنَّهُ رَأَى نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ يُمْلِي عِلْمَهُ وَيُكْتَبُ بَيْنَ يَدَيْهِ۔❸

سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے غلام نافع کو دیکھا کہ وہ اپنے علم کو بولتے اور ان کے سامنے وہ لکھا جاتا تھا۔''

525۔ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ..........

حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ كَانَ سُفْيَانُ يَكْتُبُ الْحَدِيثَ بِاللَّيْلِ فِي الْحَائِطِ فَإِذَا أَصْبَحَ نَسَخَهُ ثُمَّ حَكَّهُ۔❹

مبارک بن سعید بیان کرتے ہیں کہ: ''ابوسفیان رات کو دیوار پر حدیث لکھتے تھے جب صبح ہوتی اسے لکھ لیتے پھر اسے کھرچ ڈالتے۔''

526۔ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا أَبُو غِفَارٍ الْمُثَنَّى بْنُ سَعْدٍ الطَّائِيُّ..........

حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنِي فُلَانٌ

عون بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز سے کہا: ''رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے

❶ صحیح اخرجه ابوزرعه فی ا تاریخه (793) والخطیب فی تقیید العلم (ص:108)

❷ صحیح دارمی بیان میں اکیلے ہیں۔

❸ صحیح اخرجه ابوزرعه فی تاریخه (792)

❹ صحیح دارمی بیان میں منفرد ہیں۔

رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَعَرَفَهُ عُمَرُ قُلْتُ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْحَيَاءَ وَالْعَفَافَ وَالْعِيَّ عِيَّ اللِّسَانِ لَا عِيَّ الْقَلْبِ وَالْفِقْهَ مِنَ الْإِيمَانِ وَهُنَّ مِمَّا يَزِدْنَ فِي الْآخِرَةِ وَيُنْقِصْنَ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا يَزِدْنَ فِي الْآخِرَةِ أَكْثَرُ وَإِنَّ الْبَذَاءَ وَالْجَفَاءَ وَالشُّحَّ مِنَ النِّفَاقِ وَهُنَّ مِمَّا يَزِدْنَ فِي الدُّنْيَا وَيُنْقِصْنَ فِي الْآخِرَةِ وَمَا يُنْقِصْنَ فِي الْآخِرَةِ أَكْثَرُ۔ ❶

فلاں نے مجھ سے حدیث بیان کی۔'' عمر نے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو میں نے کہا: اس نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شرم اور پرہیز گاری اور زبان کی رکاوٹ نہ کہ دل کی رکاوٹ اور سمجھ ایمان سے ہے اور یہ چیزیں ان باتوں میں سے ہیں جن سے آخرت میں زیادتی اور دنیا میں کمی ہوتی ہے۔ اور بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن سے آخرت میں زیادتی ہوتی ہے اور دنیا سے کمی ہوتی ہے اور بدزبانی اور برائی اور بخیلی یہ نفاق سے ہیں اور یہ ان چیزوں سے ہیں جن سے دنیا سے زیادتی ہوتی ہے اور آخرت میں کمی ہوتی ہے اور بہت زیادہ چیزیں ایسی ہیں جن سے آخرت میں کمی ہوتی ہے۔

فوائد:...... معلوم ہوا کہ شرم وحیاء اور پرہیزگاری وسکوت دنیا میں اگرچہ ان میں قلیل سا نقصان ہوسکتا ہے۔ کہ آپ کی شرافت کا ناجائز فائدہ اٹھالیا جائے لیکن ان کا اخروی فائدہ زیادہ ہے اور اسی طرح زبان آوری دھوکہ دہی، کمینگی سے اگرچہ دنیا میں تھوڑا فائدہ مل لیکن اس کا اخروی نقصان انتہائی زیادہ ہے جب کہ حقیقت فائدہ یا نقصان ہوتا وہی ہے جو مقدر میں لکھا جاچکا ہے بس ذرا دل کو تسلی دینے والی بات ہے۔

527۔ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ..........

قَالَ أَبُو قِلَابَةَ خَرَجَ عَلَيْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ وَمَعَهُ قِرْطَاسٌ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا لِصَلَاةِ الْعَصْرِ وَهُوَ مَعَهُ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا هَذَا الْكِتَابُ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَدَّثَنِي بِهِ عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَأَعْجَبَنِي فَكَتَبْتُهُ فَإِذَا فِيهِ هَذَا الْحَدِيثُ۔ ❷

ابوقلابہ کہتے ہیں کہ: ''عمر بن عبدالعزیز ظہر کی نماز کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے اور ان کے پاس کاغذ تھا۔ پھر عصر کی نماز کے وقت ہمارے پاس آئے اور وہ کاغذ ان کے پاس ہی تھا۔ میں نے ان سے کہا: ''اے امیر المؤمنین! یہ کیا لکھا ہوا ہے؟'' انہوں نے کہا: ''یہ ایک حدیث ہے جو مجھ سے عون بن عبداللہ نے بیان کی تو مجھے اچھی لگی اور میں نے اسے لکھ لیا تو اس (کاغذ) میں یہی حدیث تھی۔''

---

❶ صحیح اخرجه الطبرانی فی الکبیر 29/19 (63) والبخاری فی الکبیر 88/3

❷ صحیح دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

528۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا مَسْعُودٌ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ..........

عَنْ شُرَحْبِيلَ أَبِي سَعْدٍ قَالَ دَعَا الْحَسَنُ بَنِيهِ وَبَنِي أَخِيهِ فَقَالَ يَا بَنِيَّ وَبَنِي أَخِي إِنَّكُمْ صِغَارُ قَوْمٍ يُوشِكُ أَنْ تَكُونُوا كِبَارَ آخَرِينَ فَتَعَلَّمُوا الْعِلْمَ فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ أَنْ يَرْوِيَهُ أَوْ قَالَ يَحْفَظَهُ فَلْيَكْتُبْهُ وَلْيَضَعْهُ فِي بَيْتِهِ۔ ❶

شرجیل بن سعد بیان کرتے ہیں کہ حسن نے اپنے بیٹوں اور اپنے بھائی کے بیٹوں کو بلایا اور کہا: ''اے میرے بیٹو اور بھتیجو! تم لوگوں میں چھوٹے ہو قریب ہے کہ (بعد والوں) میں بڑے ہو جاؤ، تم علم سیکھو۔ اور تم میں سے جس سے علمی باتیں روایت نہ ہو سکیں یا انہوں نے کہا یا د نہ ہو سکیں تو وہ اسے لکھ لے اور اسے اپنے گھر میں رکھ لے۔''

فوائد:...... آج کا بچہ کل کا بزرگ ہے لہٰذا جو آج سیکھے گا وہی کل سکھائے گا اس لیے اس عمر کو ہرگز ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

[44]......بَاب مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً أَوْ سَيِّئَةً

جو شخص برا یا اچھا طریقہ جاری کرے

529۔ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَاهُ عَاصِمٌ عَنْ شَقِيقٍ..........

عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً عُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أَوْزَارِهِ شَيْءٌ۔ ❷

جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اچھا طریقہ جاری کرے اس کے بعد اس پر عمل کیا جائے تو اس شخص کے لئے اس طریقہ پر عمل کرنے والوں کو برابر اجر ہوگا اور کرنے والے کے اجر سے کچھ کم نہ ہوگا۔ اور جو شخص برا طریقہ جاری کرے تو اس کے لئے اس پر عمل کرنے والوں کے برابر گناہ ہوگا اور عمل کرنے والے کے گناہ سے کچھ کم نہ کیا جائے گا۔''

فوائد:...... یہ اہل خیر کے حق میں ایک بہترین تحفہ جب کہ اہل شر کے لیے بدترین وعید ہے۔ اس لیے بندے کو خیر کی کنجی کے ساتھ خیر کا دروازہ کھولنا چاہیے تاکہ یہ خیر کے خزانوں سے دولت پاتا رہے۔ ''مسلم''

---

❶ ضعيف اخرجه الخطيب فى تقييد العلم (ص:91)

❷ صحيح اخرجه مسلم، كتاب العلم، باب: من سن سنة حسنة أو سيئة (6741) و ابن ماجه فى المقدمة، باب من سنة حسنة أو سيئة (203)

میں جس نے خیر پر رہنمائی کی اس کے لیے عمل کرنے والے جتنا اجر ہے۔اور اسی طرح شر کی کنجی بننے والے کی بربادی کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔جیسا کہ ابن آدم قابیل کے بارے میں آتا ہے دنیا میں جو بھی کوئی ظلماً قتل ہوتا ہے تو اس کے گناہ کا ایک حصہ قابیل کے حصے آتا ہے(بخاری) لہٰذا ایسے گناہ جن کے جاری ہوجانے کا خدشہ مثلاً الٹا نام ڈال دینا وغیرہ ان سے حد درجہ احتیاط کرنی چاہیے۔

530۔ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ مَوْلَى الْحُرَقَةِ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُوْرِ مَنْ اتَّبَعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا۔ [1]

ابو ہریرۃ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جو شخص ہدایت کی طرف بلائے۔تو اسے ان لوگوں کے عمل کے برابر ثواب ہوگا جنہوں نے اس کی پیروی کی اور ان لوگوں کے ثواب سے اللہ کچھ کمی نہیں کرے گا اور جو شخص گمراہی کی طرف بلائے اس پر لوگوں کے گناہوں کے برابر گناہ ہوگا اور لوگوں کے گناہ سے کچھ کمی نہ کی جائے گی۔''

فوائد:...... اس سے داعی الی اللہ کے اجر کی عظمت اور داعی الی الشر کی بدبختی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے

531۔ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ يَعْنِي ابْنَ صُبَيْحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ الْعَبْسِيِّ..........

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَبْطَئُوا حَتّٰى بَانَ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ بِصُرَّةٍ فَتَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰى رُئِيَ فِي وَجْهِهِ السُّرُوْرُ فَقَالَ مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً

جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور لوگوں کو صدقہ کی رغبت دلائی تو انہوں نے دیر کی حتی کہ آپ کے چہرے پر غضب کے آثار ظاہر ہوئے پھر انصار میں سے ایک آدمی تھیلی لایا۔تو لوگ بھی پیچھے آنے لگے حتی کہ آپ ﷺ کے چہرے پر خوشی دیکھی گئی پھر آپ ﷺ نے فرمایا:''جو کوئی اچھا طریقہ

---

[1] صحيح اخرجه مسلم، كتاب العلم، باب: من سن سنة حسنة (6745) وابوداؤد، كتاب السنة، باب: لزوم السنة (4609)

كَانَ لَهُ أَجْرُهُ وَمِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهُ وَمِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ۔❶

جاری کرے اس کو ان لوگوں کے برابر ثواب ہوگا جنہوں نے اس پر عمل کیا اور ان کے ثواب سے کچھ کمی نہ ہوگی۔ اور جو کوئی برا طریقہ جاری کرے گا اسے لوگوں کے اعمال کے برابر گناہ ہوگا جنھوں نے اس کی پیروی کی اور ان کے گناہ سے کچھ کمی نہ ہوگی۔''

فوائد:...... معلوم ہوا جب کوئی اجتماعی نیکی کا کام شروع ہونے لگے تو سب سے پہلے شروع کرنے کی کوشش کرنی چاہیے کیونکہ اس سے بندہ بلا مشقت ایک عظیم اجر کا مستحق قرار پاجاتا ہے۔

532۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ هُوَ ابْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ.........

حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَنَا أَعْظَمُكُمْ أَجْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِأَنَّ لِي أَجْرِيْ وَمِثْلَ أَجْرِ مَنْ اتَّبَعَنِيْ۔❷

حسان بن عطیہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے قیامت کے دن تم سب سے زیادہ اجر ملے گا کیونکہ میرے لئے میرا ثواب بھی ہوگا اور اس شخص کی مانند ثواب بھی ہوگا جس نے میری پیروی کی۔''

فوائد:...... اس سے پتہ چلتا ہے کہ راہنما کس قدر جزیل اجر کا مالک بنتا ہے کہ اس کے پیروکار کبھی بھی اس داعی کی عظمت کو نہیں پا سکتے۔

533۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ بِشْرٍ.........

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ دَعَا إِلٰى أَمْرٍ وَلَوْ دَعَا رَجُلٌ رَجُلًا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَوْقُوفًا بِهِ لَازِمًا بِغَارِبِهِ ثُمَّ قَرَأَ وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ۔❸

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی کو برائی کی دعوت دے اگرچہ ایک ہی آدمی ہو تو قیامت کے دن اس کی وجہ سے روکا جائے گا۔ اور وہ اس کی پشت پر چمٹا ہوگا۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ''ان کو کھڑا کرو ان سے سوال کیا جائے گا۔'' (الصّفت: ۲۴)

فوائد:...... یعنی بندہ اگر کسی ایک شخص کی بھی گمراہی کا سبب بن گیا تو اس کے اپنے اعمال اسے چھڑا

---

❶ صحیح اخرجه اللالكائی فی شرح اصول اعتقاد اهل السنة (5)

❷ مرسل، ضعیف دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

❸ اسناده ضعیف لیکن اس کے شواہد بھی موجود ہیں۔ ترمذی کتاب التفسیر باب : ومن سورة الصافات (3226) والحاکم 430/2

نہیں سکیں گے۔ نیز اس سے فتویٰ میں احتیاط کا بھی درس ملتا ہے۔

534۔ أَخْبَرْنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ ....

أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ أَرْبَعٌ يُعْطَاهَا الرَّجُلُ بَعْدَ مَوْتِهِ ثُلُثُ مَالِهِ إِذَا كَانَ فِيهِ قَبْلَ ذَلِكَ لِلَّهِ مُطِيعًا وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يَدْعُو لَهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ وَالسُّنَّةُ الْحَسَنَةُ يَسُنُّهَا الرَّجُلُ فَيُعْمَلُ بِهَا بَعْدَ مَوْتِهِ وَالْمِائَةُ إِذَا شَفَعُوا لِلرَّجُلِ شُفِّعُوا فِيهِ۔[1]

ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ''چار چیزیں جو آدمی کو اس کی موت کے بعد دی جاتی ہیں اس کی تہائی مال جبکہ اس میں اللہ کی فرمانبرداری کرنے والا ہو۔ اور نیک اولاد جو اس کے مرنے کے بعد اس کے لئے دعائیں کرے اور اچھا طریقہ جسے اس نے لوگوں کے درمیان جاری کیا اور اس کی موت کے بعد اس پر عمل کیا گیا۔ اور سو آدمی جب ایک آدمی کے لئے سفارش کریں تو ان کی سفارش ان کے متعلق قبول کی جاتی ہے۔

فوائد:...... کوئی بھی نیکی کا کام کہ میت اس کے اجرا کا سبب بنی ہو اس کا ثواب اسے بعد میں بھی پہنچتا رہتا ہے۔ جیسے مسلم وغیرہ میں تین چیزوں کا ذکر ہے: (۱) صدقہ جاریہ (۲) لوگوں کے لیے مفید علم (۳) نیک لڑکا۔ لہٰذا ولد صالح سنت حسنۃ جو کہ مذکورہ حدیث میں ہیں ان کا اسی قبیل سے تعلق ہے۔ جب کہ اس سے ہٹ کر بھی کچھ امور میت کے لیے نافع ہوتے ہیں جن میں سے دو کا مزید ذکر اس حدیث میں ہے (۴) تہائی مال صدقہ کا ثواب جب زندگی میں مرنے والا اس کو حلال طریقے سے کما کر اس میں اللہ کے حقوق کا پاس کرتا رہا ہو۔ (۵) 100 مکمل یا اس سے کثرت مراد ہوسکتی ہے کیونکہ مسلم کی حدیث میں 40 کا عدد بھی آیا ہے۔ موحد بندے اس کے لیے سفارش کریں تو وہ بھی اس کے لیے نافع ثابت ہوتی ہے۔ نیز آج کل کئی لوگوں نے ایصالِ ثواب کے خودساختہ انداز تراشے ہیں وہ صرف لوگوں کا مال ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔ (واللہ اعلم)

[45]...... بَاب مَنْ كَرِهَ الشُّهْرَةَ وَالْمَعْرِفَةَ
شہرت اور تعریف کو برا سمجھنے والے شخص کا بیان

535۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ..........

عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ جَهَدْنَا بِإِبْرَاهِيمَ

اعمش سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''ہم نے بہت

[1] صحیح دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

حَتّٰى أَنْ نُجْلِسَهُ إِلَى سَارِيَةٍ فَأَبٰى۔❶ کوشش کی کہ ابراہیم کوستون کے ساتھ ٹیک لگا کر بٹھائیں تو انہوں نے انکار کر دیا۔‘‘

فوائد:...... اس میں چونکہ تکبر کا شائبہ ہوتا ہے نیز ساری مجلس میں ایک بندہ ٹیک لگائے بیٹھا ہوتو یہ امتیاز کا باعث بنتا ہے غالبًا اسی لیے وہ ممتاز ہونے کو ناپسند کرتے تھے۔(واللہ اعلم)

536۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ....

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَسْتَنِدَ إِلَى السَّارِيَةِ۔❷ مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم ستون کے ساتھ ٹیک لگانے کو برا سمجھتے تھے۔

537۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ............

عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ كَانَ إِبْرَاهِيمُ لَا يَبْتَدِئُ الْحَدِيثَ حَتّٰى يُسْأَلَ۔❸ مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم کوئی حدیث پہلے شروع نہیں کرتے تھے حتی کہ ان سے پوچھی جائے۔

فوائد:...... یعنی پوچھنے پر جواب دیتے نہ کہ توجہ حاصل کرنے کے لیے خود ہی بیان کرنا شروع کر دیتے۔

538۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ............

عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ كَانَ الْحَارِثُ بْنُ قَيْسٍ الْجُعْفِيُّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ وَكَانُوا مُعْجَبِينَ بِهِ فَكَانَ يَجْلِسُ إِلَيْهِ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ فَيُحَدِّثُهُمَا فَإِذَا كَثُرُوا قَامَ وَتَرَكَهُمْ۔❹ خیثمہ کہتے ہیں کہ: ’’حارث بن قیس جعفی عبداللہ کے ساتھیوں میں سے تھے۔ اور وہ لوگوں کو بہت پسند تھے ان کے پاس ایک دو آدمی بیٹھ جاتے اور وہ ان سے باتیں کرتے۔ جب لوگ زیادہ ہو جاتے تو وہ کھڑے ہو جاتے اوران کو چھوڑ دیتے۔‘‘

فوائد:...... جتنا جمگھٹا زیادہ ہوگا اتنی ہی شہرت وپہچان زیادہ ہوگی لہٰذا حارث اس سے بچنے کے لیے تنہائی وعاجزی اختیار کرتے۔

539۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ............

❶ صحيح اخرجه ابوزرعه فى تاريخه (1997) وابن ابى شيبه 109/9 (6680)

❷ صحيح اخرجه ابن سعد 190/6

❸ صحيح تهذيب المزئى 273/5 معلقًا

❹ صحيح تهذيب المزئى 273/5 معلقاً

عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قِيلَ لَهُ حِينَ مَاتَ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ قَعَدْتَ فَعَلَّمْتَ النَّاسَ السُّنَّةَ فَقَالَ أَتُرِيدُونَ أَنْ يُوطَأَ عَقِبِي۔ ❶

ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ علقمہ نے کہا جس وقت عبداللہ نے وفات پائی ان سے کہا گیا اگر آپ بیٹھ جاتے تو لوگوں کو حدیث پڑھاتے۔ انہوں نے کہا: ''کیا تم چاہتے ہو کہ لوگ میرے پیچھے چلیں؟''

540۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ هَارُونَ بْنَ عَنْتَرَةَ..........

عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ أَتَيْنَا أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ لِنَتَحَدَّثَ إِلَيْهِ فَلَمَّا قَامَ قُمْنَا وَنَحْنُ نَمْشِي خَلْفَهُ فَرَهَقَنَا عُمَرُ فَتَبِعَهُ فَضَرَبَهُ عُمَرُ بِالدِّرَّةِ قَالَ فَاتَّقَاهُ بِذِرَاعَيْهِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا نَصْنَعُ قَالَ أَوَ مَا تَرَى فِتْنَةً لِلْمَتْبُوعِ مَذَلَّةً لِلتَّابِعِ۔ ❷

سلیم بن حنظلہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ: ''ہم ابی بن کعب کے پاس آئے تاکہ ہم ان سے باتیں کریں جب وہ کھڑے ہو گئے تو ہم بھی کھڑے ہو گئے اور ان کے پیچھے چلنے لگے۔'' عمر نے ہمیں پہچان لیا اور ان کے پیچھے جا کر کوڑے سے مارا۔ راوی کہتا ہے: انہوں نے اپنے ہاتھوں سے اسے روک دیا اور انہوں نے کہا: ''اے امیر المؤمنین! ہم نے کیا کیا ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''کیا تم نہیں دیکھتے کہ جو متبوع کے لئے فتنہ ہے وہ تابع کے لئے ذلت۔''

فوائد:...... یعنی پیروی کرنے والے کے دل میں اپنی حقارت ہوتی ہے جب کہ متبوع قائد کے لیے یہ چیز آزمائش کا سبب بن جاتی ہے کہ لوگ اس کے پیچھے پیچھے پھریں جو کہ بسا اوقات قائد کی بے اعتدالیوں کا سبب بن جاتی ہے مثلاً تکبر و دکھلاوہ وغیرہ۔

541۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ....

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ تُوطَأَ أَعْقَابُهُمْ۔ ❸

منصور بیان کرتے ہیں کہ لوگ اس بات کو برا سمجھتے تھے کہ ان کے پیچھے چلا جائے۔

فوائد:...... سیرت طیبہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عموماً آگے چلا کرتے تھے۔

---

❶ صحيح أخرجه ابن سعد 60/6

❷ صحيح ابن ابی شيبه 20/9 (6366) والبيهقی، كتاب الزهد الكبير (303)

❸ صحيح العلم لأبی خيثمه (158) وابن ابی شيبه 642/80 (5864)

542۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ..........

عَنْ بِسْطَامِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ إِذَا مَشَى مَعَهُ الرَّجُلُ قَامَ فَقَالَ أَلَكَ حَاجَةٌ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ قَضَاهَا وَإِنْ عَادَ يَمْشِي مَعَهُ قَامَ فَقَالَ أَلَكَ حَاجَةٌ۔ ❶

بسطام بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ محمد بن سیرین کے ساتھ جب کوئی آدمی چلتا تو وہ کھڑے ہو جاتے اور کہتے: ''کیا تجھے کوئی ضرورت ہے؟'' اگر اسے ضرورت ہوتی تو وہ اسے پورا کر دیتے۔ اور اگر وہ ان کے ساتھ دوبارہ چلتا تو پھر کھڑے ہو جاتے اور کہتے: ''کیا تجھے کوئی ضرورت ہے؟''

فوائد:...... معلوم ہوا بلاوجہ علما کے تعظیم کے لیے ساتھ چلنا غلط ہے جو کہ علماء کے فتنے اس کی ذلت کا باعث ہوتا لہذا علماء کو بھی عوام کو ٹوک دینا چاہیے۔

543۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِيَّاكُمْ أَنْ تُوطَأَ أَعْقَابُكُمْ۔ ❷

حمزہ بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ''تم اس سے بچو کہ لوگ تمہارے پیچھے چلیں۔''

544۔ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ..........

عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ أَنَّهُ رَأَى أُنَاسًا يَتْبَعُونَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ فَأُرَاهُ قَالَ نَهَاهُمْ وَقَالَ إِنَّ صَنِيعَكُمْ هَذَا أَوْ مَشْيَكُمْ هَذَا مَذَلَّةٌ لِلتَّابِعِ وَفِتْنَةٌ لِلْمَتْبُوعِ۔

ہیثم بیان کرتے ہیں عاصم بن ضمرۃ نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ سعید بن جبیر کے پیچھے چل رہے ہیں اور اس نے کہا میرا خیال ہے کہ انہوں نے ان کو روک دیا۔ اور انہوں نے کہا کہ ''تمہارا اس طرح کرنا یا تمہارا اس طرح چلنا تابع کے لئے ذلت اور متبوع کے لئے فتنہ ہے۔''

545۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ أَسْوَدَ..........

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ شَاوَرْتُ مُحَمَّدًا فِي بِنَاءٍ أَرَدْتُ أَنْ أَبْنِيَهُ فِي الْكَلَّاءِ قَالَ فَأَشَارَ عَلَيَّ وَقَالَ إِذَا أَرَدْتَ أَسَاسَ

ابن عون کہتے ہیں کہ میں نے مکان بنانے کے متعلق محمد سے مشورہ لیا میں ''الکلاء'' مقام پر اپنا مکان بنانا چاہتا ہوں۔ انہوں نے مجھے دیا اور کہا: ''جب تو بنیاد ڈالنے

❶ صحیح دارمی بیان میں منفرد ہیں۔

❷ ضعیف ابوحمزہ میمون الاعور ضعیف ہے اور دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

الْبِنَاءِ فَآذِنِّي حَتّٰى أَجِيءَ مَعَكَ قَالَ فَأَتَيْتُهُ قَالَ فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَمْشِي إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَمَشٰى مَعَهُ فَقَامَ فَقَالَ أَلَكَ حَاجَةٌ قَالَ لَا قَالَ أَمَّا لَا فَاذْهَبْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ أَنْتَ أَيْضًا فَاذْهَبْ قَالَ فَذَهَبْتُ حَتّٰى خَالَفْتُ الطَّرِيقَ۔ ❶

کا ارادہ کرے تو مجھے اطلاع دینا حتی کہ میں تیرے ساتھ جاؤں۔'' ابن عون کہتے ہیں کہ میں ان کے پاس آیا تو اس وقت ہم چلنے لگے تو ایک آدمی آیا وہ بھی ان کے ساتھ چلنے لگا وہ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا: ''کیا تجھے کوئی ضرورت ہے؟'' انہوں نے کہا: ''اگر نہیں تو پھر جاؤ۔'' پھر میری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے: ''تم بھی جاؤ۔'' ابن عون کہتے ہیں: ''میں گیا حتی کہ میں نے راستہ بدل لیا۔''

فوائد:...... معلوم ہوا بلاوجہ علما کے تعظیم کے لیے ساتھ چلنا غلط ہے جو کہ علماء کے فتنے اس کی ذلت کا باعث ہوتا لہٰذا علماء کو بھی عوام کو ٹوک دینا چاہیے۔

546۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ..........

عَنْ نُسَيْرٍ أَنَّ الرَّبِيعَ كَانَ إِذَا أَتَوْهُ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكُمْ يَعْنِي أَصْحَابَهُ۔ ❷

نسیر بیان کرتے ہیں کہ ربیع کے پاس جب لوگ آتے تو وہ کہتے: ''میں تمہارے برے کاموں سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔'' یعنی اپنے ساتھیوں سے کہتے۔

فوائد:...... علم کی اس قدر فضیلتوں کے باوجود کفاف کی خواہش کرنا اس سے پتہ چلتا ہے کہ ائمہ علمی پھسلاہٹ یا اس میں غلطی کو کس قدر اہمیت دیتے تھے کہ وہ فضیلت کے ثواب کی بجائے غلطی کے عذاب سے زیادہ خوفزدہ رہتے تھے۔ کیونکہ کہاوت ''زلّ العالِم زلّ العالَم'' عالم کی پھسلاہٹ جہاں کی پھسلاہٹ ہے۔ عالم کی گمراہی دنیا کی گمراہی کا سبب بنتی ہے۔

547۔ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ رَجَاءٍ الْأَنْصَارِيِّ..........

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بِشْرٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ فَاجْتَمَعَ إِلَيْهِ أَصْحَابُهُ وَهُوَ سَاكِتٌ فَقِيلَ لَهُ أَلَا

عبدالرحمٰن بن بشر بیان کرتے ہیں کہ ہم خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ تو ان کے پاس ان کے ساتھی جمع ہو گئے اور وہ خاموش تھے ان سے کہا گیا: ''تم اپنے

---

❶ صحیح (542) ملاحظہ فرمائیں۔

❷ صحیح العلم لأبی خیثمه (129)

تُحَدِّثُ أَصْحَابَكَ قَالَ أَخَافُ أَنْ أَقُولَ لَهُمْ مَا لَا أَفْعَلُ۔ ❶

ساتھیوں سے باتیں کیوں نہیں کرتے؟'' انہوں نے کہا: ''میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ میں انہیں وہ بات کہہ دوں جو میں خود نہیں کرتا۔''

548۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ..........

عَنْ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي نَجَوْتُ مِنْ عَمَلِي كَفَافًا لَا لِيْ وَلَا عَلَيَّ۔ ❷

صالح بیان کرتے ہیں کہ میں نے شعبی سے سنا انہوں نے کہا: ''میری خواہش ہے کہ میں علم سے برابر ہو کر نجات پاؤں میرا نہ نفع ہو اور نہ نقصان۔''

549۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ..........

عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَمْشِي وَنَاسٌ يَطَئُونَ عَقِبَهُ فَقَالَ لَا تَطَئُوا عَقِبِي فَوَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أُغْلِقُ عَلَيْهِ بَابِي مَا تَبِعَنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ۔ ❸

حسن بیان کرتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ چل رہے تھے اور لوگ ان کے پیچھے چل رہے تھے تو انہوں نے کہا: ''میرے پیچھے نہ چلو اللہ کی قسم! اگر تم جان لو کہ جو میں تم پر دروازے بند کر دوں گا تو تم میں سے کوئی آدمی بھی میرے پیچھے نہ آتے۔''

فوائد:...... اس میں آپ کی کسرنفسی کا بیان ہے کہ اس قدر جلیل القدر صحابی بھی نیکی کے گھمنڈ میں مبتلا ہونے کی بجائے اپنے آپ کو حقیر خیال کرتے تھے۔

550۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ..........

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ فِتْنَةٌ لِلْمَتْبُوعِ مَذَلَّةٌ لِلتَّابِعِ۔ ❹

مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ سعید بن جبیر نے کہا: ''جو متبوع کے لئے فتنہ ہے وہ تابع کے لئے ذلت ہے۔''

551۔ أَخْبَرَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ..........

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أُمَيٍّ قَالَ مَشَوْا خَلْفَ عَلِيٍّ فَقَالَ عَنِّي خَفْقَ نِعَالِكُمْ

سفیان بیان کرتے ہیں کہ امی نے کہا: ''لوگ علی کے پیچھے چلے تو علی نے کہا: ''تم اپنی جوتیوں کی آواز مجھ سے دور

❶ حسن ان شاء الله العلم لأبی خیثمه (16)

❷ صحيح المعرفه للقسوى (592/2) والجامعه لابن عبدالبر (1726)

❸ منقطع ،ضعيف أخرجه ابن ابى شيبه 20/9(6365)

❹ حسن لغيره دیکھئے، (544)

فَإِنَّهَا مُفْسِدَةٌ لِقُلُوبِ نَوْكَى الرِّجَالِ ❶

کرو، کیونکہ اس سے بے وقوف لوگوں کے دل بگڑ جاتے ہیں۔"

فوائد:...... یعنی دلوں میں تکبر ونخوت پیدا ہو جاتی ہے۔

552۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ............

عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ إِنَّ خَفْقَ النِّعَالِ حَوْلَ الرِّجَالِ قَلَّ مَا يُلَبِّثُ الْحُمْقَى۔ ❷

یزید بن حازم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حسن کو یہ کہتے ہوئے سنا: "لوگوں کے گرد جوتیوں کی آواز بے وقوفوں علم میں آگے بڑھنے سے پیچھے کر دیتا ہے۔"

553۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُكْتِبُ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ هُوَ ابْنُ مَالِكٍ............

حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ كَانَ إِذَا جَلَسَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ أَوِ الرَّجُلَانِ قَامَ فَتَنَحَّى۔ ❸

لیث بیان کرتے ہیں کہ طاؤس کے پاس جب ایک دو آدمی بیٹھ جاتے تو وہ اٹھ جاتے اور علیحدہ ہو جاتے۔

554۔ أَخْبَرَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُرَيْجٍ............

عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ وَعَنْ عِلْمِهِ مَا فَعَلَ بِهِ وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ وَعَنْ جِسْمِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ۔ ❹

ابو برزہ رضی اللہ عنہ اسلمی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن کسی انسان کے قدم نہیں ہلیں گے حتی کہ اس شخص کی عمر کے متعلق سوال ہوگا کہ اس نے اسے کہاں گزاری؟ اور اس کے علم کے متعلق پوچھا جائے گا کہ اس نے کتنا عمل کیا؟ اور اس کے مال کے متعلق سوال ہوگا کہ اسے کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ اور اس کے جسم کے متعلق کہ کس چیز نے اسے بوڑھا کیا؟"

فوائد:...... سوال تو بہت سے ہوں گے لیکن ان میں سے ان چار کو خصوصی اہمیت حاصل ہونے کی

❶ صحیح ابن عبدالبر نے اپنی جامع میں اسے معلقاً بیان کیا ہے۔ (899)

❷ صحيح الجامع للخطيب (934) وابن سعد : 122/1/7

❸ ضعیف لیث بن ابی سلیم ضعیف ہے۔

❹ صحيح أخرجه الطبراني في الاوسط: 105/3 (2212) نیز آئندہ دیکھئے۔

وجہ سے خصوصاً ذکر کیا گیا ہے۔ خاص طور پر علم کے ذکر سے معلوم ہوا کہ علم برائے علم کی بجائے علم برائے عمل حقیقی نافع ہے ورنہ بلاعمل یہ بوجھ ہے قرآن میں اہل کتاب کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا﴾ (الجمعه: 5) کہ اہل تورات علم دیے جانے کے بعد بھی جب اس پر عمل پیرا نہ ہوئے تو ان کی مثال گدھے کی مثال ہے جو بوجھ اٹھائے ہوئے ہو۔

555۔ أَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ رَاشِدٍ حَدَّثَنِي فُلَانٌ الْعُرَنِيُّ..........

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَا يَدَعُ اللّٰهُ الْعِبَادَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ حَتّٰى يَسْأَلَهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ عَمَّا أَفْنَوْا فِيهِ أَعْمَارَهُمْ وَعَمَّا أَبْلَوْا فِيهِ أَجْسَادَهُمْ وَعَمَّا كَسَبُوْا فِيمَا أَنْفَقُوْا وَعَمَّا عَمِلُوْا فِيمَا عَلِمُوْا۔ [1]

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا: ”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندے کو نہیں چھوڑے گا جس دن لوگ رب العالمین کے لئے کھڑے ہوں گے حتی کہ ان سے چار چیزوں کے متعلق پوچھ لے۔ کہ لوگوں نے اپنی زندگیاں کہاں صرف کیں؟ اور کس چیز میں انہوں نے اپنے جسموں کو بوڑھا کیا؟ اور کہاں سے انہوں نے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ اور اس علم پر کہاں تک عمل کیا؟

556۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ..........

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعٍ عَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ وَعَنْ جَسَدِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا وَضَعَهُ وَعَنْ عِلْمِهِ مَاذَا عَمِلَ فِيهِ۔ [2]

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا: ”قیامت کے دن انسان کے قدم نہیں ہلیں گے حتی کہ چار چیزوں کے متعلق سوال ہو اس کی عمر کے متعلق کہ اسے کہاں صرف کیا؟ اور یہ کہ اس نے اپنا جسم کہاں بوسیدہ کیا؟ اور اس کے مال کے متعلق کہ اسے کہاں سے کمایا اور کیسے خرچ کیا؟ اور اس کے علم کے متعلق کہ کہاں تک اس نے عمل کیا؟“

---

[1] ضعیف اس میں جہالت ہے۔

[2] صحيح أخرجه البزار (3437) والخطيب في الاقتضاء (2) تاريخ بغداد (11/441-442)

557۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ............

عَنْ لَيْثٍ قَالَ قَالَ لِي طَاوُسٌ مَا تَعَلَّمْتَ فَتَعَلَّمْ لِنَفْسِكَ فَإِنَّ النَّاسَ قَدْ ذَهَبَتْ مِنْهُمُ الْأَمَانَةُ. ❶

لیث کہتے ہیں کہ مجھے طاؤس نے کہا: ''تم جو علم بھی حاصل کرو اپنے نفس کے لئے حاصل کرو۔ کیونکہ لوگوں سے امانتیں جاتی رہیں۔''

فوائد:...... ان سے امانتیں جاتی رہیں مراد وہ اب دیئے جانے کے قابل نہیں رہے علم کو صرف خود عمل کے لیے حاصل کرو۔

558۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ....

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ أَدْرَكْتُ النَّاسَ وَالنَّاسِكُ إِذَا نَسَكَ لَمْ يُعْرَفْ مِنْ قِبَلِ مَنْطِقِهِ وَلَكِنْ يُعْرَفُ مِنْ قِبَلِ عَمَلِهِ فَذَلِكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ۔ ❷

عمارۃ بن مہران کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: ''میں نے لوگوں کو اس حالت میں پایا کہ عابد جب عبادت کرتا تھا تو اپنے کلام کی وجہ سے نہیں پہچانا جاتا تھا بلکہ اپنے علم کی وجہ سے پہچانا جاتا تھا۔ اور وہی فائدہ مند علم ہے۔''

فوائد:...... جس طرح عابد کا پتہ کلام کی بجائے اس کے عمل سے لگتا ہے اسی طرح مفید علم وہ ہے جس کا پتہ عمل سے لگے نہ کہ زبان سے یعنی عالم کا عمل اس کے علم کی گواہی دے تو ایسے عالم کا علم اس کے نافع ہوگا۔

[46]......بَاب الْبَلَاغ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَعْلِيمِ السُّنَنِ

رسول اللہ ﷺ سے سن کر لوگوں تک پہنچانے اور حدیث پڑھانے کا بیان

559۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ قَالَ سَمِعْتُ ....

عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔❸

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ کہہ رہے تھے: ''میری طرف سے پہنچا دو اگرچہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو اور بنی اسرائیل سے بیان کرو کوئی حرج نہیں اور جو کوئی مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے اسے اپنا ٹھکانہ آگ میں بنانا چاہئے۔''

---

❶ ضعيف أخرجه ابن ابی شيبه: 510/13 (17086) والرامهرمزی (704) حلية الاولياء: 11/4

❷ صحيح دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

❸ صحيح احمد: 214/2، والبخاری فی أحاديث الانبياء، باب: ماذخر عن بنی اسرائيل (3491)

فوائد:...... معلوم ہوا (۱) تبلیغ ہر شخص کے ذمے ہے کیونکہ چند ایک آیت تک تو ہر مسلمان کی رسائی ہوتی ہے تبلیغ صرف علماء کے لیے خاص نہیں بلکہ جسے بھی کوئی اچھی بات معلوم ہو وہ اسے آگے پہنچائے یہ لازم ہے۔ (۲) حدیث بیان کرتے ہوئے احتیاط سے کام لیا جائے اگر حدیث ضعیف ہو تو اسے نہ بیان کیا جائے اگر لازمی بیان کرنی ہو تو ساتھ اس کا ضعف بیان کر دیا جائے۔ آج کل ہمارے خطباء نے جو تساہلانہ طرزِ عمل اپنا رکھا ہے وہ یقیناً دین کے لیے نقصان دہ ہے۔

560۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ أَبُو عِيسَى الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَوْفٍ الشَّيْبَانِيُّ..........

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ لَا يَغْلِبُونَا عَلَى ثَلَاثٍ أَنْ نَأْمُرَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَنُعَلِّمَ النَّاسَ السُّنَنَ۔ ❶

ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا: ''تین باتوں پر لوگ ہم پر غالب نہ ہوں یہ کہ ہم نیکی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں اور لوگوں کو حدیث پڑھائیں۔''

فوائد:...... امر بالمعروف والنہی عن المنکر جب تک اس فریضے سے پہلوتہی اختیار نہ کی جائے معاشرے میں خیر کا پہلو غالب رہتا ہے ورنہ ضلالت اپنے پر پھیلائے معاشروں کو دبوچ لیتی ہے۔ اس فریضے میں سستی دوسروں کے ساتھ ساتھ بندے کو خود لے ڈوبتی ہے۔ جیسے بنی اسرائیل کے تین گروہوں (۱) برائی کرنے والے (۲) مصلحت پسند سست لوگ (۳) نہی عن المنکر کرنے والوں میں سے فقط آخری گروہ ہی بچا تھا۔ اول الذکر دونوں عذاب سے دوچار ہوئے تھے۔

561۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ..........

حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ كَانَ أَبُو أُمَامَةَ إِذَا قَعَدْنَا إِلَيْهِ يَجِيئُنَا مِنَ الْحَدِيثِ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ وَيَقُولُ لَنَا اسْمَعُوا وَاعْقِلُوا وَبَلِّغُوا عَنَّا مَا تَسْمَعُونَ قَالَ سُلَيْمٌ بِمَنْزِلَةِ الَّذِي يُشْهِدُ عَلَى مَا عَلِمَ۔ ❷

سلیم بن عامر بیان کرتے ہیں کہ جب ہم ابوامامہ کے پاس بیٹھتے۔ تو وہ ہمیں بڑی بڑی باتیں سناتے۔ اور لوگوں سے کہتے: ''سنو اور سوچو اور جو بات تم ہم سے سنتے ہو وہ پہنچا دو۔'' سلیم کہتے ہیں: ''(جو سن کر آگے پہنچاتا ہے) وہ اس شخص کے مرتبہ پر ہے جو اس چیز کی گواہی دیتا ہے جو وہ جانتا ہے۔''

---

❶ منقطع، ضعيف احمد: 165/5، والبيهقي في الاعتقاد (ص: 154)

❷ صحيح الطبراني الكبير: 187/8 (7673) والجامع لابن عبدالبر (726)

562۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ هُوَ ابْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ..........

حَدَّثَنِي أَبُوْ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْتُ أَبَا ذَرٍّ وَهُوَ جَالِسٌ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْوُسْطَى وَقَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ يَسْتَفْتُونَهُ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَوَقَفَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَلَمْ تُنْهَ عَنِ الْفُتْيَا فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَرَقِيبٌ أَنْتَ عَلَيَّ لَوْ وَضَعْتُمُ الصَّمْصَامَةَ عَلَى هٰذِهِ وَأَشَارَ إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ ظَنَنْتُ أَنِّي أُنْفِذُ كَلِمَةً سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ تُجِيزُوا عَلَيَّ لَأَنْفَذْتُهَا۔ ❶

ابوکثیر بیان کرتے ہیں کہ میرے باپ نے کہا کہ میں ابوذر کے پاس گیا اور وہ 'جمرہ وسطیٰ' کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اور لوگ جمع ہو کر ان سے فتویٰ پوچھ رہے تھے۔ ان کے پاس ایک آدمی آ کر کھڑا ہو گیا پھر اس نے کہا: ''کیا میں نے تم کو فتویٰ دینے سے منع نہیں کیا؟'' تو انہوں نے اپنا سر اس کی طرف اٹھا کر کہا: ''کیا تو مجھ پر نگرانی کرتا ہے؟'' اور اپنی گدی کی طرف اشارہ کر کے کہا: ''اگر تم اس پر تلوار رکھو پھر میں گمان کروں کہ رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی بات کو اس سے پہلے ختم کر لوں گا کہ تم مجھے تلوار سے مارو تو البتہ میں اسے ضرور ختم کروں گا۔''

فوائد:...... پتہ چلتا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم تبلیغ دین کے کس قدر شیدائی تھے کہ جن کی قربانیاں ہم تک دین کے پہنچنے کا سبب بنیں۔ مگر آج ہمارے پاس دین پھیلانے کے لیے وقت نہیں۔

563۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبَّادٌ هُوَ ابْنُ الْعَوَّامِ عَنْ عَوْفٍ..........

عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ شَيْءٍ فَقَالَ يَا أَبَا الْعَالِيَةِ أَتُرِيدُ أَنْ تَكُوْنَ مُفْتِيًا فَقُلْتُ لَا وَلٰكِنْ لَا آمَنُ أَنْ تَذْهَبُوا وَنَبْقَى. فَقَالَ صَدَقَ أَبُو الْعَالِيَةِ۔ ❷

ابوعالیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کوئی مسئلہ پوچھا تو انہوں نے کہا: ''اے ابو عالیہ! کیا تو چاہتا ہے کہ تو مفتی بن جائے؟'' میں نے کہا: ''نہیں، لیکن میں اس بات سے بے خوف نہیں کہ تم چلے جاؤ اور ہم باقی رہ جائیں۔'' انہوں نے کہا: ''ابوعالیہ نے سچ کہا۔''

564۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنْ حُصَيْنٍ..........

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ عَبِيدَةُ يَأْتِي عَبْدَ اللّٰهِ كُلَّ خَمِيسٍ فَيَسْأَلُهُ عَنْ أَشْيَاءَ

ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ ہر جمعرات کو عبداللہ کے پاس جاتے تھے۔ اور ان سے وہ باتیں پوچھتے تھے جو

❶ ضعیف حلیة الأولیاء: 160/1

❷ صحیح دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

غَابَ عَنْهَا فَكَانَ عَامَّةُ مَا يُحْفَظُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِمَّا يَسْأَلُهُ عَبِيْدَةُ عَنْهُ۔ ❶

ان سے مخفی تھیں تو اکثر وہ باتیں جو عبداللہ کو یاد ہوتیں انہیں باتوں سے ہوتیں جو عبیدہ ان سے پوچھا کرتے تھے۔

فوائد:...... یعنی اکثر باتوں کا علم سوال کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ حصول علم کا بہترین طریقہ یہی ہے جو عبیدہ نے اپنایا کہ طالب علم خود مطالعہ کر کے سوالات جمع کر کے لے جائے تاکہ استاذ صاحب سے ان کے جواب دریافت کرے ورنہ بلا مطالعہ نہ سوالات ہی بنتے ہیں نہ استاذ سے دریافت ہی کیا جا سکتا ہے۔

565۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا غَسَّانُ هُوَ ابْنُ مُضَرَ.........

عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ مَا لَكُمْ لَا تَسْأَلُوْنِيْ أَفْلَسْتُمْ۔ ❷

سعید بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے سنا عکرمہ کہہ رہے تھے: ''تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم مجھ سے پوچھتے نہیں؟ کیا تم سست ہو گئے ہو؟''

فوائد:...... اہل علم کی یہ شان ہے کہ وہ سوالات کو پسند کرتے ہیں اور طلباء کو ترغیب بھی دیتے ہیں کیونکہ تکرار، مباحثہ، متعلّم و معلم دونوں کے فائدے کا باعث ہے۔ سوال نہ کرنا یہ طالب علم کی سستی اور سوال کرنے نہ دینا یہ استاذ کی نالائقی کی دلیل ہے۔ بہرحال سوال برائے سوال نہ ہو بلکہ علم اور خیر کے اضافے کا باعث ہو تبھی مفید ہے۔

566۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُكْتِبُ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ صَالِحٍ.........

حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ الْعِلْمُ خَزَائِنُ وَتَفْتَحُهَا الْمَسْأَلَةُ۔ ❸

یونس کہتے ہیں کہ ابن شہاب نے کہا: ''علم خزانہ ہے اور سوال اس کو کھولتا ہے۔''

567۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحٰقَ.........

عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ مَنْ رَقَّ وَجْهُهُ رَقَّ عِلْمُهُ۔ ❹

جریر بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ''جس کا چہرہ کمزور ہو گیا اس کا علم کمزور ہو گیا۔''

فوائد:...... مراد حصول علم کے وقت سوالات کی زیادتی مضبوط علم کا باعث ہے۔

---

❶ صحیح ابن ابی شیبه : 46/9 (6469) الطبقات لابن سعد (124/6)

❷ صحیح ابن ابی شیبه: 9/45-46، (1070)

❸ ضعیف المعرفه للفسوی 634/1، وحلية الأولياء 362/3

❹ صحیح دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

568۔ وَوَكِيعٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ مَنْ رَقَّ وَجْهُهُ جَهِلَ عِلْمُهُ۔ ❶

وکیع اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ شعبی نے کہا: ''جس کا چہرہ کمزور ہوگیا اس کا علم کمزور ہوگیا۔''

569۔ وَعَنْ ضَمْرَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَنْ رَقَّ وَجْهُهُ رَقَّ عِلْمُهُ. ❷

ضمرۃ، حفص بن عمر سے بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''جس کا چہرہ کمزور ہوگیا اس کا علم کمزور ہو گیا۔''

570۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحٰقَ..........

عَنْ جَرِيرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ لَا يَتَعَلَّمُ مَنِ اسْتَحْيَا وَاسْتَكْبَرَ۔ ❸

جریر ایک آدمی سے بیان کرتے ہیں کہ مجاہد نے کہا: ''جس نے شرم اور تکبر کیا وہ بے علم رہا۔''

فوائد:...... سوال ذہن میں آجائے تو پھر نہ کیا جائے اس کی دو ہی وجہیں ہوسکتی ہیں: (۱) شرم (۲) تکبر۔ یعنی یا بندہ شرما جائے کہ بولتا کیسا لگوں گا پتہ نہیں بات بنے گی بھی کہ نہیں۔ یا تکبر آجائے یہ شخص میرا استاذ بننے کے لائق نہیں۔ اس کو مجھ سے زیادہ تو علم ہے اتنا علم نہیں۔ لہٰذا جب سوال نہیں ہوگا جہالت مقدر ٹھہرے گی۔

571۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ..........

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَجْمَعُ بَنِيهِ فَيَقُولُ يَا بَنِيَّ تَعَلَّمُوا فَإِنْ تَكُونُوا صِغَارَ قَوْمٍ فَعَسَى أَنْ تَكُونُوا كِبَارَ آخَرِينَ وَمَا أَقْبَحَ عَلَى شَيْخٍ يُسْأَلُ لَيْسَ عِنْدَهُ عِلْمٌ۔ ❹

ہشام بن عروۃ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنے بیٹوں کو جمع کر کے کہتے تھے: ''اے بیٹو! علم سیکھو۔ تم لوگوں میں چھوٹے ہو۔ قریب ہے کہ تم بعد والوں میں بڑے ہو جاؤ اور شیخ (زیادہ عمر والے آدمی) کے لئے یہ بات کس قدر بری ہے کہ اس سے سوال کیا جائے اور اس کے پاس علم نہ ہو۔''

فوائد:...... عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کو حصول علم کے لیے ابھار رہے ہیں یہ بات واقعی باعث ندامت ہے کہ بچے بڑوں سے سوال دریافت کریں جو کہ اس کے علم کے متعلق ہو اور وہ جواب نہ دے

❶ صحیح دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔
❷ ضعیف حفص بن عمر مجہول ہے۔
❸ صحيح حلية الأولياء: 3/287، وأخرجه القاضي عياض (ض: 53)
❹ صحیح المحدث، الفاصل للرامهرمزی (68) والمعرفه والتاريخ للفسوى (551/1)

سکے۔ اور بچوں کے سامنے ذلت کا سامنا ہے۔ لہٰذا ایسے وقت سے بچنے کے لیے ضروری ہے بچپن میں بھرپور طریقے سے علم حاصل کیا جائے۔ (وفقنا الله لذلك)

572۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْخِرِّيتِ..........

عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَضَعُ فِي رِجْلَيَّ الْكَبْلَ وَيُعَلِّمُنِي الْقُرْآنَ وَالسُّنَنَ۔ ❶

عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ میرے پاؤں میں بیڑی ڈالتے میں زنجیر ڈال دیتے تھے اور مجھے قرآن اور حدیث پڑھاتے۔

فوائد:...... معلوم ہوا تعلیم میں ڈانٹ ڈپٹ بھی درست ہے اگر کوئی پڑھائی پر توجہ نہ دے رہا ہو تو اس پر سختی کی جا سکتی ہے۔ بلکہ ایک مرحلہ میں سختی ہی مفید ہوتی ہے۔

573۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ..........

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الضُّرَيْسِ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ مَنْ تَرَأَّسَ سَرِيعًا أَضَرَّ بِكَثِيرٍ مِنَ الْعِلْمِ وَمَنْ لَمْ يَتَرَأَّسْ طَلَبَ وَطَلَبَ حَتَّى يَبْلُغَ۔ ❷

یحییٰ بن ضریس کہتے ہیں میں نے سفیان کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''جو شخص جلد سردار بن جائے گا وہ بہت سے علم میں نقصان پہنچائے گا اور جو جلد سردار نہ بنے گا وہ علم حاصل کرتا رہے گا حتی کہ وہ (اپنے مقصد اور سرداری تک) پہنچ جائے گا۔''

574۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَبَّابٍ..........

عَنْ حُصَيْنِ ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ عِلْمٌ لَا يُقَالُ بِهِ كَكَنْزٍ لَا يُنْفَقُ مِنْهُ۔ ❸

حصین بن عقبہ کہتے ہیں کہ سلمان نے کہا: ''علم جو بیان نہ کیا جائے وہ اس خزانے کی مانند ہے جسے خرچ نہ کیا جائے۔''

575۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللهِ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي عِيَاضٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَثَلُ عِلْمٍ لَا يُنْتَفَعُ بِهِ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''علم کی مثال جس سے فائدہ نہ اٹھایا جائے اس

---

❶ صحيح المعرفة والتاريخ للفسوى: 5/3

❷ ضعيف محمد بن حميد ضعیف ہے۔

❸ صحيح ابن ابی شیبه: 13/334 (16514) العلم لأبی خيثمه (12)

يُنْفَقُ مِنْهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔[1]
خزانے کی طرح جسے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا جائے۔“

فوائد:...... ساری زندگی مال جمع کرتا رہے نہ کوئی دنیاوی آسائش اور نہ اللہ کی راہ میں دے کر اخروی فائدہ ایسا مال باعث حسرت وافسوس ہوگا اسی طرح علم بھی اگر اس سے فائدہ نہ اٹھایا گیا لوگوں کو نہ سنایا گیا تو یہ بھی فضائل سے محرومی کا سبب اور باعث حسرت ہوگا۔

576۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ إِسْحٰقَ..........

عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَمِّهِ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ سَلْمَانَ كَتَبَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ إِنَّ الْعِلْمَ كَالْيَنَابِيعِ يَغْشَاهُنَّ النَّاسُ فَيَخْتَلِجُهُ هَذَا وَهَذَا فَيَنْفَعُ اللّٰهُ بِهِ غَيْرَ وَاحِدٍ وَإِنَّ حِكْمَةً لَا يُتَكَلَّمُ بِهَا كَجَسَدٍ لَا رُوحَ فِيهِ وَإِنَّ عِلْمًا لَا يُخْرَجُ كَكَنْزٍ لَا يُنْفَقُ مِنْهُ وَإِنَّمَا مَثَلُ الْعَالِمِ كَمَثَلِ رَجُلٍ حَمَلَ سِرَاجًا فِي طَرِيقٍ مُظْلِمٍ يَسْتَضِيءُ بِهِ مَنْ مَرَّ بِهِ وَكُلٌّ يَدْعُو لَهُ بِالْخَيْرِ۔[2]

موسیٰ بن یسار اپنے چچا سے بیان کرتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی کہ سلمان رضی اللہ عنہ نے ابودرداء رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا: ”علم کی مثال ایسی ہے جیسے چشمے ہوں جس پر لوگ جھکتے ہیں اور اس کو یہ بھی اور وہ بھی کھینچتا ہے اور بہت سے لوگوں کو اس سے اللہ فائدہ پہنچاتا ہے۔ اور اس علم کی مثال جسے بیان نہ کیا جائے اس جسم کی طرح ہے جس میں روح نہ ہو، اور اس علم کی مثال جو باہر نہیں نکالا جاتا ہے اس خزانے کی طرح ہے جسے خرچ نہ کیا جائے۔ اور عالم کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے اندھیرے راستہ میں چراغ اٹھایا۔ جو بھی اس کے پاس سے گذرتا ہے اس سے روشنی حاصل کرتا ہے اور سب اس کے لئے بھلائی کی دعا کرتے ہیں۔“

577۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيِّ..........

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يَتْبَعُ الرَّجُلَ بَعْدَ مَوْتِهِ ثَلَاثُ خِلَالٍ صَدَقَةٌ تَجْرِي بَعْدَهُ وَصَلَاةُ وَلَدِهِ عَلَيْهِ وَعِلْمٌ

حماد بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ”آدمی کی موت کے بعد تین چیزوں کا ثواب جاری رہتا ہے، صدقہ جو اس کے بعد جاری رہتا ہے۔ اور اس کی اولاد جو اس کے لئے

---

[1] حسن لغیرہ احمد : 449/2، والبزار: 100/1 (176) والعلم لابی خیثمہ (162)

[2] منقطع، ضعیف ابن ابی شیبہ 334/13 (16515)

أَفْشَاهُ يُعْمَلُ بِهِ بَعْدَهُ۔❶

دعا کرتی ہے۔ اور علم جسے اس نے پھیلایا۔ اور اس کے بعد اس پر عمل کیا گیا۔''

578۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنِي إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ............

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ صَدَقَةٍ تَجْرِي لَهُ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهُ۔❷

ابو ہریرۃ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو تین عملوں کے علاوہ اس کے تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں: علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے، صدقہ جو اس کے لئے جاری ہو۔ یا نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔''

فوائد:...... اس کی کچھ وضاحت حدیث 534 میں گزر گئی ہے۔ انسان جب فوت ہو جاتا ہے تو دو چیزیں اس کے نفع کا باعث بنتی ہیں: (۱) اس کا اپنا عمل (۲) غیر کا عمل۔ اپنے عمل کی مذکورہ حدیث سے وضاحت ہوتی ہے ان تینوں اعمال کے اجراء کا سبب اس کی اپنی جان ہے۔ اور دوسرا غیروں کے عمل سے بعض چیزیں ثابت ہیں۔ مثلاً کسی غیر کے لیے دعا کرنا جنازہ پڑھنے والوں کا سفارش کرنا۔ میت کے ولی کا میت کی طرف سے صدقہ وحج وغیرہ کرنا۔

579۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ صَالِحِ بْنِ رُسْتُمَ الْمُزَنِيِّ عَنِ الْحَسَنِ............

عَنْ أَبِي مُوسٰى أَنَّهُ قَالَ حِينَ قَدِمَ الْبَصْرَةَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أُعَلِّمُكُمْ كِتَابَ رَبِّكُمْ وَسُنَّتَكُمْ وَأُنَظِّفُ طُرُقَكُمْ۔❸

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ جس وقت وہ بصرہ میں آئے۔ تو انہوں نے کہا: ''مجھے تمہاری طرف عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے بھیجا ہے کہ میں تمہیں تمہارے رب کی کتاب پڑھاؤں اور حدیث پڑھاؤں اور تمہارا راستہ صاف کر دوں۔''

---

❶ صحیح دارمی بیان کرنے میں اکیلے ہیں۔

❷ صحيح مسلم، كتاب الوصية، باب مايلحق الانسان من الثواب بعد وفاته (4199) الترمذى، كتاب الأحكام، باب الوقف (1376)

❸ ضعيف الترمذى، كتاب العلم، باب: فضل طلب العلم (2650)

580۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَلَّى حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَخْبَرَةَ..........

عَنْ سَخْبَرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضَى۔ ❶

سخبرۃ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص علم تلاش کرے وہ اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہوگا۔''

فوائد:...... گناہوں کے کفارے کی فضیلت اگر چہ حاصل نہ بھی ہو پھر بھی صحیح احادیث میں وارد فضائل اس کے جنتی ہونے میں مدد ومعاون ہیں۔ جیسا کہ حدیث میں جو علم کی تلاش میں راستے پر چلا تو اللہ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتے ہیں۔ (مسلم)

[47]...... بَاب الرِّحْلَةِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ وَاحْتِمَالِ الْعَنَاءِ فِيهِ

علم حاصل کرنے کے لئے سفر کرنا اور اس پر مشقتیں اٹھانا

581۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ..........

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ لَقَدْ أَقَمْتُ فِي الْمَدِينَةِ ثَلَاثًا مَا لِي حَاجَةٌ إِلَّا وَقَدْ فَرَغْتُ مِنْهَا إِلَّا أَنَّ رَجُلًا كَانُوا يَتَوَقَّعُونَهُ كَانَ يَرْوِي حَدِيثًا فَأَقَمْتُ حَتَّى قَدِمَ فَسَأَلْتُهُ۔ ❷

ابو قلابہ کہتے ہیں کہ: ''میں مدینہ میں تین (روز یا مہینے یا برس) رہا۔ میں اپنی تمام ضرورتوں سے فارغ ہو گیا تھا مگر ایک آدمی سے لوگ توقع رکھتے تھے کہ وہ حدیث بیان کرے گا تو میں اور ٹھہر گیا حتی کہ وہ آئے اور میں نے ان سے پوچھ لیا۔''

582۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ..........

عَنِ ابْنِ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُولُ إِنْ كُنْتُ لَأَرْكَبُ إِلَى مِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ فِي الْحَدِيثِ الْوَاحِدِ لِأَسْمَعَهُ۔ ❸

جابر کہتے ہیں کہ میں نے بسر بن عبید اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''میں ان شہروں میں سے کسی شہر کی طرف سوار ہو کر جاتا تھا تو ایک حدیث کے لیے جاتا تھا تاکہ اسے سنوں۔''

فوائد:...... سلف سے کئی ایک واقعات مذکور ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ کس طرح ایک ایک

---

❶ ضعيف الترمذى، كتاب العلم، باب: فضل طلب العلم (2650)

❷ صحيح المحدث الفاصل للرامهرمزى (112) والجامع للخطيب (1752)

❸ ضعيف المعرفه والتاريخ للفسوى (386/3) وجامع بيان العلم لابن عبدالبر (576)

حدیث کے لیے مشقتیں جھیل کر اور سفر کر کے انہوں نے ان کو جمع کیا جو کہ آج ہمیں ہزاروں کی تعداد میں جمع نظر آتی ہیں۔

583۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو قَطَنٍ عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ ....

عَنْ أَبِي خَلْدَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ كُنَّا نَسْمَعُ الرِّوَايَةَ بِالْبَصْرَةِ عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ نَرْضَ حَتَّى رَكِبْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَسَمِعْنَاهَا مِنْ أَفْوَاهِهِمْ۔ [1]

ابوخلدۃ بیان کرتے ہیں کہ ابوعالیہ نے کہا: ''ہم بصرۃ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں سے روایات کو سنتے تھے تو ہم خوش نہ ہوتے تھے حتی کہ سوار ہو کر مدینہ گئے اور اہل مدینہ کے منہ سے سنیں۔''

فوائد:...... یعنی اگر کوئی صحابی بھی براہِ راست آپ ﷺ سے سنانے کی بجائے درمیان میں کسی صحابی وغیرہ کا واسطہ ڈال دیتا تو وہ خود جا کر ان سے سنتے جو براہ راست اللہ کے رسول ﷺ سے بیان کر رہا ہو اس میں بے اعتمادی کی تو کوئی وجہ نہ تھی بس شوق ہوتا کہ سامع اور آپ ﷺ کے درمیان کم سے کم واسطے ہیں اور سند عالی بن جائے۔

584۔ أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ..........

عَبْدِ الرَّحْمَنِ التُّسْتَرِيِّ قَالَ قَالَ دَاوُدُ النَّبِيُّ ﷺ قُلْ لِصَاحِبِ الْعِلْمِ يَتَّخِذْ عَصًا مِنْ حَدِيدٍ وَنَعْلَيْنِ مِنْ حَدِيدٍ وَيَطْلُبُ الْعِلْمَ حَتَّى تَنْكَسِرَ الْعَصَا وَتَنْخَرِقَ النَّعْلَانِ۔ [2]

عبدالرحمن قشیری بیان کرتے ہیں کہ داؤد نبی ﷺ نے فرمایا: ''علم کے شائق سے کہو وہ ایک لوہے کی لاٹھی اور لوہے کا جوتا بنا لے اور علم تلاش کرے حتی کہ وہ لاٹھی ٹوٹ جائے اور جوتا پھٹ جائے۔''

فوائد:...... اس میں حصول علم کے لیے سخت محنت کا اشارہ ہے۔

585۔ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ حُصَيْنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مِنْ آلِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ..........

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَلَبْتُ الْعِلْمَ فَلَمْ أَجِدْهُ

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ: ''میں نے علم تلاش کیا تو

---

[1] صحيح المعرفه والتاريخ للفسوی: 1/441-442، وابوزرعه فی تاريخه (924) وابن عبدالبر فی المهيد (1/56)

[2] اسناده مظلم، ضعيف رواه ابن عبدالبر (جامع بيان العلم: 577) والرحلة للخطيب (ص: 86) ملاحظہ فرمائیں۔

أَكْثَرَ مِنْهُ فِي الْأَنْصَارِ فَكُنْتُ آتِي الرَّجُلَ فَأَسْأَلُ عَنْهُ فَيُقَالُ لِي نَائِمٌ فَأَتَوَسَّدُ رِدَائِي ثُمَّ أَضْطَجِعُ حَتَّى يَخْرُجَ إِلَى الظُّهْرِ فَيَقُولُ مَتَى كُنْتَ هَاهُنَا يَا ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ؟ فَأَقُولُ مُنْذُ زَمَنٍ طَوِيلٍ فَيَقُولُ بِئْسَ مَا صَنَعْتَ هَلَّا أَعْلَمْتَنِي؟ فَأَقُولُ أَرَدْتُ أَنْ تَخْرُجَ إِلَيَّ وَقَدْ قَضَيْتَ حَاجَتَكَ۔ [1]

انصار سے زیادہ کسی میں نہ پایا ان میں سے جس شخص کے پاس جاتا تھا ان سے اس کے متعلق پوچھتا تو مجھے کہا جاتا: ''وہ سوئے ہوئے ہیں۔'' میں اپنی چادر کا تکیہ بناتا اور لیٹ جاتا۔ حتی کہ وہ ظہر کے وقت باہر آتے تو کہنے لگتے: ''اے رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد! تم یہاں کب آئے ہو؟ تو میں کہتا: ''میں بہت دیر سے آیا ہوں۔'' تو وہ کہتا تم نے برا کیا مجھے بتایا کیوں نہیں۔ تو میں کہتا: ''میں نے پسند کیا کہ آپ اپنی تمام ضرورتوں سے فارغ ہو کر باہر آئیں۔''

فوائد:...... ابن عباس رضی اللہ عنہما اس قدر ذی شان تھے کہ اگر کسی کا دروازہ کھٹکا کر اسے باہر نکلنے کا کہتے تو وہ لازماً آپ کی بات سننے نکلتا آپ کی علمیت آپ کا مقام باوجود آپ کے چھوٹے ہونے کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں مسلّم تھا لیکن آپ اس کو علم کا استخفاف جانتے ہوئے خود علم کی بنا پر اس بندے کی قدر کرتے ہوئے انتہائی پر مشقت انتظار کی زحمت برداشت کرتے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم علم اور اہل علم کی کس قدر تعظیم کرتے انہیں مقام سے نوازتے کیونکہ جو بندہ جس چیز کو جتنی اہمیت دیتا ہے وہ اس کے صاحب کو بھی اسی مقام سے نوازتا ہے۔ لہٰذا صحابہ رضی اللہ عنہم وسلف حفظہ اللہ کے ہاں اس علم شریف کا انتہائی مقام تھا لہٰذا ان کے نزدیک اہل علم بھی نہایت ذی شان تھے۔

586۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وُجِدَ أَكْثَرُ حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ هَذَا الْحَيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَآتِي الرَّجُلَ مِنْهُمْ فَيُقَالُ هُوَ نَائِمٌ فَلَوْ شِئْتُ أَنْ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا: ''رسول اللہ ﷺ کی زیادہ احادیث اس قبیلہ انصار کے پاس پائی گئیں اللہ کی قسم! میں ان کے کسی صاحب کے پاس جاتا تھا تو کہا جاتا تھا کہ وہ سوئے ہوئے ہیں۔ اگر میں چاہتا

[1] أثر صحيح أخرجه ابن عبدربه فى جامع بيان العلم (568) والخطيب فى الجامع: (221)

يُوقَظَ لِي فَأَدَعُهُ حَتَّى يَخْرُجَ لِأَسْتَطِيبَ بِذَلِكَ حَدِيثَهُ. ❶

کہ وہ میرے لیے جگادیئے جائیں (تو وہ جگادیئے جاتے) مگر میں انھیں چھوڑ دیتا یہاں تک کہ وہ باہر آتے اور میں ان سے حدیث اچھی طرح سے حاصل کر لیتا۔''

فوائد:...... سوعلماء کی قدر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے ہاں اس علم کا کس قدر مقام ومرتبہ ہے۔

587۔ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.........

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ لَوْ رَفَقْتُ بِابْنِ عَبَّاسٍ لَأَصَبْتُ مِنْهُ عِلْمًا كَثِيرًا۔ ❷

ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگر میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہتا تو میں ان سے بہت زیادہ علم حاصل کر لیتا۔

588۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ.........

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كُنْتُ آتِي بَابَ عُرْوَةَ فَأَجْلِسُ بِالْبَابِ وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أَدْخُلَ لَدَخَلْتُ وَلَكِنْ إِجْلَالًا لَهُ۔ ❸

زہری بیان کرتے ہیں کہ ''میں عروۃ کے دروازے کے پاس ہی بیٹھ جاتا اگر اندر جانا چاہتا تو جا سکتا تھا مگر ان کی تعظیم کی خاطر نہ جاتا تھا۔''

فوائد:...... یعنی معاشرت اور تعلق کے اعتبار سے اتنی بے تکلفی تھی کہ ان کے گھر اجازت کے ساتھ آجا سکتا تھا لیکن فقط علمی عظمت اس سے مانع رہتی۔

590۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ.........

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا فُلَانُ هَلُمَّ فَلْنَسْأَلْ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَإِنَّهُمُ الْيَوْمَ كَثِيرٌ فَقَالَ وَا عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَتَرَى النَّاسَ يَحْتَاجُونَ إِلَيْكَ وَفِي النَّاسِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ

عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ فوت کئے گئے تو میں نے کسی انصاری آدمی سے کہا: ''اے فلاں! آؤ نبی ﷺ کے اصحاب سے مسائل پوچھیں۔ کیونکہ آج وہ بہت زیادہ ہیں۔'' اس نے کہا: ''اے ابن عباس رضی اللہ عنہ! تجھ پر تعجب ہے، تمہارا کیا خیال ہے کہ لوگ تمہارے محتاج ہو جائیں گے۔ حالانکہ نبی ﷺ کے اصحاب سے وہ لوگ ہیں جنہیں تم دیکھ رہے

---

❶ حسن العلم لابی خیثمه (133) والمعرفه للفسوی: 540/1

❷ صحیح المعرفه للفسوی: 559/1، والجامع للخطیب (385)

❸ صحیح الجامع للخطیب (222) والمعرفه للفسوی (638/1) والحلیة لأبی نعیم (362/3)

تَـرَى فَتَـرَكَ ذٰلِكَ وَأَقْبَلْتُ عَلَى الْمَسْأَلَةِ فَإِنْ كَـانَ لَيَبْلُغُنِي الْحَدِيثُ عَنِ الـرَّجُلِ فَـآتِيهِ وَهُوَ قَائِلٌ فَأَتَوَسَّدُ رِدَائِي عَـلٰـى بَابِهِ فَتَسْفِي الرِّيحُ عَلٰى وَجْهِيَ التُّرَابَ فَيَخْرُجُ فَيَرَانِي فَيَقُولُ يَا ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ مَا جَاءَ بِكَ أَلَا أَرْسَلْتَ إِلَيَّ فَـآتِيَكَ؟ فَأَقُولُ لَا أَنَا أَحَقُّ أَنْ آتِيَكَ فَأَسْأَلُهُ عَنِ الْحَدِيثِ. قَـالَ فَبَقِيَ الـرَّجُـلُ حَتّٰى رَآنِي وَقَدْ اجْتَمَعَ الـنَّـاسُ عَـلَـيَّ فَقَالَ كَانَ هٰذَا الْفَتَى أَعْقَلَ مِنِّي۔[1]

ہو۔‘‘ اس آدمی نے اس کو چھوڑ دیا۔ اور میں مسائل پوچھنے کی طرف متوجہ ہوا تو مجھے خبر پہنچی کہ فلاں آدمی کے پاس حدیث ہے میں اس کے پاس جاتا تو وہ سویا ہوا ہوتا، میں اس کے دروازے پر ہی اپنی چادر کا تکیہ لگا لیتا اور ہوا کی وجہ سے میرے چہرے پر مٹی آ جاتی۔ وہ باہر نکلتا اور مجھے دیکھتا پھر کہتا: ’’اے رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد! آپ یہاں کیوں آئے؟ میری طرف پیغام بھیجتے میں آپ کے پاس آ جاتا؟۔‘‘ میں کہتا: ’’نہیں‘‘ میں آپ کے پاس آنے کا زیادہ حق رکھتا ہوں۔‘‘ پھر میں ان سے حدیث پوچھتا، وہ (انصاری) آدمی باقی رہا حتی کہ اس نے مجھے دیکھا کہ لوگ میرے پاس جمع ہیں تو اس نے کہا: ’’یہ نوجوان مجھ سے زیادہ عقلمند نکلا۔‘‘

فوائد:...... معلوم ہوا! جب ابن عباس رضی اللہ عنہما انصاری کو حصول علم کے لیے متوجہ کیا تو اس سے مثبت جواب نہ پا کر ابن عباس علیہ السلام اکیلے ہی علم کی جانب راغب ہوگئے اور مشقتیں جھیل کر علمی رتبوں سے ہمکنار ہوئے۔ رفعت مقام کی بدولت آپ لوگوں کو پیغام کے ذریعے بلا بھی سکتے یا ان کے گھر جا کر ان کو باہر طلب بھی کر سکتے تھے لیکن آپ نے اسے علم کے وقار کے خلاف جانا اور اس سے احتراز کیا اور اس معزز علم کی بنا ان کو عزت دی۔

591- أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰـهِ بْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ رَحَلَ إِلٰى فَضَالَةَ ابْنِ عُبَيْدٍ وَهُوَ بِمِصْرَ فَقَدِمَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَمُدُّ لِنَاقَةٍ لَهُ فَقَالَ مَرْحَبًا قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ آتِكَ زَائِرًا وَلٰكِنْ سَمِعْتُ

عبداللہ بن بریدۃ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے ایک آدمی نے فضالہ بن عبید کے پاس جانے کے لئے سفر کیا اور وہ مصر میں تھے اور وہ ان کے پاس گئے تو وہ اپنی اونٹنی کو چارہ دے رہے تھے۔ تو انہوں نے کہا: ’’خوش آمدید۔‘‘ اس آدمی نے کہا: ’’میں آپ سے ملاقات کے

[1] صحيح المعرفه للفسوى: 542/1، والحاكم: 106/1

أَنَا وَأَنْتَ حَدِيثًا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَجَوْتُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَكَ مِنْهُ عِلْمٌ قَالَ مَا هُوَ قَالَ كَذَا وَكَذَا۔ ❶

لئے نہیں آیا ہوں۔لیکن میں نے اور آپ نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث سنی تھی۔ مجھے امید ہے کہ آپ کے پاس اس کا علم ہوگا۔'' انہوں نے کہا: ''وہ کون سی حدیث ہے؟ ''انہوں نے کہا: ''اس طرح اور اس طرح ہے۔''

فوائد:...... حدیث سننے نہیں بلکہ صرف تصدیق کے لیے حجاز سے مصر تک کا سفر اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ کس قدر اہتمام سے اس علم کو جمع کر کے ہم تک پہنچایا گیا ہے۔ دنیا میں ایسی مثالیں ڈھونڈنا تقریباً ناممکن ہیں۔مگر افسوس! کہ آج ہمارے بعض علماء وخطباء حدیث کی تحقیق کے لیے قریب کی لائبریری میں جانے کی جسارت بھی نہیں کرتے۔ اناللہ وانا الیه راجعون۔

[48]......بَاب صِيَانَةِ الْعِلْمِ

حفاظت علم کا بیان

592۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ..........

عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ دَخَلَ السُّوقَ فَسَاوَمَ رَجُلًا بِثَوْبٍ فَقَالَ هُوَ لَكَ بِكَذَا وَكَذَا وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ غَيْرَكَ مَا أَعْطَيْتُهُ۔ فَقَالَ فَعَلْتُمُوهَا فَمَا رُئِيَ بَعْدَهَا مُشْتَرِيًا مِنَ السُّوقِ وَلَا بَائِعًا حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ ❷

عبدالاعلیٰ بیان کرتے ہیں کہ حسن بازار گئے ایک آدمی سے کپڑے کی قیمت لگائی اس نے کہا: ''آپ کے لئے اتنے کا ہے، اللہ کی قسم! اگر آپ کے علاوہ کوئی اور ہوتا تو میں اسے نہ دیتا۔'' انہوں نے کہا: ''تم یہ بات کر چکے۔'' پھر اس کے بعد انہیں بازار میں نہ خریدتے ہوئے دیکھا گیا اور نہ بیچتے ہوئے حتیٰ کہ اللہ سے جا ملے۔''

فوائد:...... آپ کا دینی علم چونکہ آپ کے لیے دنیاوی نفع کا باعث بنا تو آپ نے اس کو انتہائی ناپسند جانا کیونکہ ان کی حصول علم کے لیے اٹھائی جانے مشقتوں کا سبب فقط آخرت ہوتی تھی۔ اس لیے امام حسن کو یہ گوارا نہ ہوا کہ اس سے کوئی دنیاوی فائدہ ملے اور پھر اس بندے کی کسی مسئلے میں رعایت رکھنی پڑے۔ آج کل اکثر اہل علم دینی علم کی بنیاد پر دنیاوی پروٹوکول کے بھرپور خواہش مند ہوئے ہیں اور معیار کا استقبال نہ ہونے پر سخت ناراض ہوجاتے ہیں۔

---

❶ صحیح سعید کا یزید سے سماع قدیم ہے۔ واللہ اعلم

❷ صحیح عبدالأعلی، ابن عامر ہے۔

593۔ أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ عَنْ حُسَامٍ..........

عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ لَا يَشْتَرِي مِمَّنْ يَعْرِفُهُ۔ ❶

ابومعشر بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم جسے پہچانتے تھے اس سے نہ خریدتے تھے۔

594۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْوَلِيدِ الْمُزَنِيِّ..........

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ قَسَمَ مُصْعَبُ بْنُ الزُّبَيْرِ مَالًا فِي قُرَّاءِ أَهْلِ الْكُوفَةِ حِينَ دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَبَعَثَ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْقِلٍ بِأَلْفَيْ دِرْهَمٍ فَقَالَ لَهُ اسْتَعِنْ بِهَا فِي شَهْرِكَ هَذَا فَرَدَّهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَعْقِلٍ وَقَالَ لَمْ نَقْرَأِ الْقُرْآنَ لِهَذَا۔ ❷

عبید بن حسن بیان کرتے ہیں کہ جس وقت رمضان کا مہینہ ہوا تو مصعب بن زبیر نے اہل کوفہ کے علماء کو مال تقسیم کیا۔ عبدالرحمٰن بن معقل کی طرف دو ہزار درہم بھیجے اور ان سے کہا: ''اس مہینے میں ان سے مدد حاصل کرو۔'' عبدالرحمٰن بن معقل نے انہیں واپس کر دیا اور کہا: ''ہم نے قرآن اس لئے نہیں پڑھا۔''

فوائد:...... ایک تو مال اس علم کی بدولت مل رہا تھا جس کے حصول مقصد فقط آخرت تھی۔ اس لیے انہوں نے اسے ناپسند کیا دوسرا کسی سے مال لینے کے بعد بندہ اس کو بلیغ طریقے سے امر بالمعروف والنہی عن المنکر سے قاصر ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ہر دو لحاظ سے یہ علماء کے لیے نقصان دہ ہے۔

595۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ..........

حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ مَنْ أَرْبَابُ الْعِلْمِ قَالَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ بِمَا يَعْلَمُونَ قَالَ فَمَا يَنْفِي الْعِلْمَ مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ قَالَ الطَّمَعُ۔ ❸

عبیداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے کہا: اہل علم کون ہیں؟ انہوں نے کہا: ''وہ لوگ جس چیز کو جانتے ہیں اس پر عمل کرتے ہیں۔'' انہوں نے کہا: ''علم کو لوگوں کے سینے سے کیا چیز نکالتی ہے؟'' عبداللہ بن سلام نے کہا: ''لالچ۔''

فوائد:...... اس سے دو چیزیں معلوم ہوئیں: (۱) حقیقی عالم وہ ہے جو عامل بھی ہو۔ کیونکہ علم کے لیے

---

❶ صحیح جدًا دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

❷ صحیح محمد بن سعید ابن اصبهانی اور عبدالسلام، ابن حرب ہے۔

❸ صحیح دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

خشیت وعمل لازم ہے ۔قرآن میں ہے کہ اللہ سے اس کے عالم بندے ہی ڈرتے ہیں۔(فاطر:28) ڈرعبادت کو مستلزم ۔(۲)علم کے لیے انتہائی نقصان دہ چیز لالچ ہے لہٰذا جب بھی علماء میں لالچ آئے گا وہ اپنے علم کی قدر کھوکر رسوا ہو جائیں گے۔

596۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ....

عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ مَا أُوِيَ شَيْءٌ إِلَى شَيْءٍ أَزْيَنَ مِنْ حِلْمٍ إِلَى عِلْمٍ۔❶

زید بیان کرتے ہیں کہ عطاء نے کہا:''ایسی اچھی کسی چیز کے ساتھ جمع نہیں ہوئی جیسے بردباری علم کے ساتھ ہے۔''

فوائد:...... معلوم ہوا علم طبیعت میں ٹھہراؤ سنجیدگی لاتا ہے۔ بندے میں برداشت کا مادہ پیدا کرتا ہے۔اگر یہ اوصاف نہ ہوں تو معلوم ہوجاتا ہے کہ بندہ علم کے ثمرات حاصل نہیں کرسکا اور علم کو اچھی طرح اپنے فن کے برتن میں سمیٹ نہیں سکا۔

597۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ....

أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ زَيْنُ الْعِلْمِ حِلْمُ أَهْلِهِ۔❶

عاصم احول بیان کرتے ہیں کہ عامر شعبی نے کہا:''علم کی زینت اہل علم کی بردباری ہے۔''

598۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ ....

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ مَا حُمِلَ الْعِلْمُ فِي مِثْلِ جِرَابِ حِلْمٍ۔❸

سلمة بن وہرام بیان کرتے ہیں کہ عامر شعبی نے کہا: ''بردباری کی تھیلی جیسی کسی اور چیز میں علم نہیں۔''

599۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ..........

عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ زَيْنُ الْعِلْمِ حِلْمُ أَهْلِهِ۔❹

ابن شبرمہ بیان کرتے ہیں کہ شعبی نے کہا:''علم کی زینت اہل علم کی بردباری ہے۔''

600۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مُطَرِّفُ بْنُ مَازِنٍ ....

---

❶ صحیح أخرجه ابو خیثمه فی العلم (81) وابن عبدالبر (807)

❷ صحیح أخرجه ابن ابی شیبه 596/8 (5673) والحلية: 318/4

❸ ضعیف زمعہ بن صالح ضعیف ہے۔أخرجه ابن ابی شیبه 597/8 (5675) والحليلة 9 :/24، والبیهقی فی الشعب (8531)

❹ صحیح (597) میں یہ گزر چکا ہے۔

عَنْ يَعْلَى بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ إِنَّ الْحِكْمَةَ تَسْكُنُ الْقَلْبَ الْوَادِعَ السَّاكِنَ۔ ❶

یعلی بن مقسم بیان کرتے ہیں کہ وہب بن منبہ نے کہا: حکمت ٹھہرے ہوئے ساکن دل کو تسکین دیتی ہے۔“

فوائد:...... علم وحکمت بندے کو دنیاوی بے ثباتی اوراخروی انعامات سے شناسائی عطا کر کے اس کے دل کو سکون سے لبریز کر دیتی ہے۔

601۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ شِنْتُمُ الْعِلْمَ وَأَذْهَبْتُمْ نُورَهُ وَلَوْ أَدْرَكَنِي وَإِيَّاكُمْ عُمَرُ لَأَوْجَعَنَا۔ ❷

محمد بن احمد بیان کرتے ہیں کہ میں نے سفیان کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ عبیداللہ نے کہا: ”تم نے علم کو عیب دار کر دیا ہے اورتم نے اس کی چمک زائل کر دی ہے اگر مجھے اور تمہیں عمر رضی اللہ عنہ پالیتے تو سزا دیتے۔“

فوائد:...... علم کا مقصد رضائے الٰہی وعمل ہے۔ جو چیز اپنا مقصد کھو دے وہ عیب دار وقبیح ہو جاتی ہے۔

602۔ أَخْبَرَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أُمِّيِّ الْمُرَادِيِّ قَالَ.........

قَالَ عَلِيٌّ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ فَإِذَا عَلِمْتُمُوهُ فَاكْظِمُوا عَلَيْهِ وَلَا تَشُوبُوهُ بِضَحِكٍ وَلَا بِلَعِبٍ فَتَمُجَّهُ الْقُلُوبُ۔ ❸

علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”علم پڑھو جب تم علم پڑھ لو تو اس پر پردہ ڈال دو اور اس کے ساتھ ہنسی اور کھیل نہ اختیار کرو۔ ورنہ لوگوں دل اسے اگل دیں گے۔“

فوائد:...... معلوم ہوا کہ حصول علم کے سنجیدگی ومتانت اس کی حفاظت کا ذریعہ ورنہ لہوولعب اس کے زوال کا باعث بن سکتے ہیں۔

603۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ.........

عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ مَنْ ضَحِكَ ضَحْكَةً مَجَّ مَجَّةً مِنَ الْعِلْمِ۔ ❹

علی بن حسین رحمہ اللہ سے مروی ہے انہوں نے کہا: ”جو ایک بار ہنسا اس نے علم کو اگل دیا۔“

604۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ.........

عَنْ سُفْيَانَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ لِكَعْبٍ مَنْ

سفیان بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کعب سے کہا:

❶ ضعیف مطرف بن حازن ضعیف ہے، دارمی منفرد ہیں۔
❷ صحيح أخرجه الخطيب فى شرف اصحاب الحديث (284)
❸ صحيح الحلية 7/300، والجامع للخطيب (213)
❹ صحيح الحلية 3/133۔134 والشعب للبيهقى (1830)

أَرْبَابُ الْعِلْمِ قَالَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ بِمَا يَعْلَمُونَ قَالَ فَمَا أَخْرَجَ الْعِلْمَ مِنْ قُلُوبِ الْعُلَمَاءِ قَالَ الطَّمَعُ۔ ❶

''اہل علم کون ہیں؟'' انہوں نے کہا: ''جو علم پر عمل کرتے ہیں۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''علم کو علماء کے دلوں سے کونسی چیز نکالتی ہے؟'' انہوں نے کہا: ''لالچ۔''

605۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ.........

عَنْ عُمَرَ ابْنِ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ كُنْتُ نَازِلًا عَلٰى عَمْرِو بْنِ النُّعْمَانِ فَأَتَاهُ رَسُولُ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ حِينَ حَضَرَهُ رَمَضَانُ بِأَلْفَيْ دِرْهَمٍ فَقَالَ إِنَّ الْأَمِيرَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَقَالَ إِنَّا لَمْ نَدَعْ قَارِئًا شَرِيفًا إِلَّا وَقَدْ وَصَلَ إِلَيْهِ مِنَّا مَعْرُوفٌ فَاسْتَعِنْ بِهَذَيْنِ عَلٰى نَفَقَةِ شَهْرِكَ هَذَا فَقَالَ أَقْرِئِ الْأَمِيرَ السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ إِنَّا وَاللّٰهِ مَا قَرَأْنَا الْقُرْآنَ نُرِيدُ بِهِ الدُّنْيَا وَدِرْهَمَهَا۔ ❷

عمر رضی اللہ عنہ بن ایوب کہتے ہیں کہ ابوایاس نے کہا: ''میں عمرو بن نعمان کے پاس گیا اس کے پاس مصعب بن عمیر کا ایلچی دو ہزار درہم لے کر آیا۔ اور اس وقت رمضان کا مہینہ تھا۔ اس نے کہا: ''امیر المؤمنین تجھے سلام کہتے ہیں۔ اور اس نے کہا: ہم نے کسی معزز عالم کو نہیں چھوڑا مگر اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ احسان کیا۔ آپ ان دو ہزار سے اپنے اس مہینہ کے خرچ پر مدد حاصل کریں۔'' انہوں نے کہا: ''امیر المؤمنین کو میرا سلام کہنا اور ان سے کہنا: ''اللہ کی قسم! ہم نے قرآن اس لئے نہیں پڑھا کہ اس سے دنیا اور اس کے درہم حاصل کریں۔''

[49]......بَاب السُّنَّةُ قَاضِيَةٌ عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ

حدیث کا قرآن کے حق میں فیصل ہونے کا بیان

606۔ أَخْبَرَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ.........

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ جَابِرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ الْكِنْدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حَرَّمَ أَشْيَاءَ يَوْمَ خَيْبَرَ الْحِمَارَ وَغَيْرَهُ ثُمَّ قَالَ لَيُوشِكُ بِالرَّجُلِ مُتَّكِئًا عَلٰى أَرِيكَتِهِ يُحَدَّثُ بِحَدِيثِي

حسن بن جابر بیان کرتے ہیں کہ مقدام بن معد یکرب کندی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ: رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن گدھا اور اس کے علاوہ کئی چیزوں کو حرام کیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''قریب ہے کہ ایک آدمی اپنی چارپائی پر تکیہ لگائے ہوئے ہو جب میری کوئی حدیث بیان اس سے

---

❶ اسناده معضل ضعيف ولكن يصح بالأثر (595)

❷ صحيح ابن ابی شيبه: 481/10 (10054)

يَقُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ مَا وَجَدْنَا فِيهِ مِنْ حَلَالٍ اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ أَلَا وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ هُوَ مِثْلُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ ❶

بیان کی جائے تو وہ کہے: ''ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب ہے جس چیز کو ہم اس میں حلال پاتے ہیں اسے حلال کریں گے اور جس چیز کو ہم حرام پاتے ہیں اسے حرام کریں گے۔ خبردار! بے شک جو اللہ تعالیٰ کے رسول نے حرام کیا ہے اسی طرح ہے جو اللہ نے حرام کیا ہے۔''

فوائد:...... اس سے درج ذیل باتیں معلوم ہوئیں: (۱) گھریلو گدھا کھانا پہلے حلال تھا پھر خیبر کے موقع پر حرام کیا گیا۔ اس کے علاوہ وہ چیزیں نکاح متعہ وغیرہ ہے۔ (۲) قرآن کی طرح حدیث بھی حجت ہے۔ ایسا حکم جو قرآن میں نہ ہو حدیث سے ملے تو اسے اپنانا لازم ہے۔ اصل میں یہ بھی عمل بالقرآن ہے قرآن میں ہے جو رسول تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے روکیں اس سے رک جاؤ۔ (الحشر: 7) اس سے منکرین حدیث کا رد ہوتا ہے کیونکہ آپ ﷺ صراحتاً فرما رہے ہیں جو کہے کہ حدیث چھوڑو ہمیں قرآن کافی ہے تو وہ غلط کار ہے۔ (مفہوم) نیز چار پائی پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوئے اس میں آدمی کے تکبر کی جانب اشارہ ہے کہ انکار حدیث متکبرین کی علامت ہے۔

607۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الْفَزَارِيِّ............

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ السُّنَّةُ قَاضِيَةٌ عَلَى الْقُرْآنِ وَلَيْسَ الْقُرْآنُ بِقَاضٍ عَلَى السُّنَّةِ۔ ❷

اوزاعی بیان کرتے ہیں کہ یحییٰ بن ابوکثیر نے کہا: ''حدیث قرآن کے حق میں فیصلہ کرنے والی ہے اور قرآن حدیث کے حق میں فیصلہ کرنے والا نہیں ہے۔''

608۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ............

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ قَالَ كَانَ جِبْرِيلُ يَنْزِلُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِالسُّنَّةِ كَمَا يَنْزِلُ عَلَيْهِ بِالْقُرْآنِ۔ ❸

اوزاعی بیان کرتے ہیں کہ حسان نے کہا: ''جبرایل نبی ﷺ پر اسی طرح حدیث لے کر اترتے تھے جس طرح آپ پر قرآن لے کر اترتے تھے۔''

فوائد:...... احکام مستنبط کرنے کے اعتبار سے قرآن وحدیث برابر ہیں کیونکہ دونوں منبع وحی ہیں

---

❶ صحیح أخرجه احمد (132/3) والترمذی، کتاب العلم، باب: مانهی عنه ان یقال عند حدیث النبی ﷺ (2666)

❷ صحیح الإبانة لابن بطه (88، 89) وأخرجه المروزی فی السنة (103) وابن عبدالبر فی الجامع (2353)

❸ صحیح أخرجه ابن بطه (219) والمروزی فی السنة (102)

فرق صرف یہ ہے ایک وحی متلوّ اور دوسری غیر متلوّ ہے۔ایک کے مکمل الفاظ اللہ تعالیٰ کے ہیں اور دوسری وحی آپ ﷺ کے ارشادات ہیں۔

609۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ............

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ السُّنَّةُ سُنَّتَانِ سُنَّةٌ الْأَخْذُ بِهَا فَرِيضَةٌ وَتَرْكُهَا كُفْرٌ وَسُنَّةٌ الْأَخْذُ بِهَا فَضِيلَةٌ وَتَرْكُهَا إِلَى غَيْرِ حَرَجٍ۔ ❶

اوزاعی بیان کرتے ہیں کہ مکحول نے کہا: ''سنت کی دو قسمیں ہیں: ایک وہ جس پر عمل کرنا لازم ہے اور اسے چھوڑنا کفر ہے اور ایک وہ ہے جس پر عمل کرنا فضیلت ہے اور اسے چھوڑ کر غیر کی طرف جانا گناہ ہے۔''

فوائد:...... مثلاً جس سنت کا تعلق عقائد وعبادات اور حلال وحرام وغیرہ سے ہو اس کو اپنانا لازمی ہے اور جن کا تعلق روزمرہ عادات یا طبیعت کے میلان کے ساتھ ہو، اگر اس کو اپنانے میں کمی رہ جائے تو کوئی حرج نہیں مثلاً آپ ﷺ کدو پسند کرتے، گریبان کا پہلا بٹن کھولے رکھتے تھے وغیرہ وغیرہ یہ امور لازمی سنت کا درج نہیں تھے۔

610۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ............

عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ حَدَّثَ يَوْمًا بِحَدِيثٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا يُخَالِفُ هَذَا قَالَ أَلَا أُرَانِي أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتُعَرِّضُ فِيهِ بِكِتَابِ اللَّهِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعْلَمَ بِكِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى مِنْكَ۔ ❷

یعلی بن حکیم بیان کرتے ہیں سعید بن جبیر نے ایک دن نبی ﷺ کی حدیث بیان کی تو ایک آدمی نے کہا: ''قرآن میں اس کے خلاف ہے۔'' انہوں نے کہا: ''کیا میں دیکھ نہیں رہا کہ میں تمہارے پاس رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کر رہا ہوں اور تو قرآن کے ذریعہ سے اس کو عیب لگا رہا ہے رسول اللہ ﷺ تجھ سے زیادہ قرآن کو جانتے تھے۔''

---

❶ صحالسنة للمروزی (105) والإبانة لابن بطه (101)

❷ صحيح الشريعه للآجری (ص: 58) والإبانة لابن بطه (81)

[50]......بَاب تَأْوِيلِ حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی تاویل کرنا

611۔ أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ..........

عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ إِذَا حُدِّثْتُمْ بِالْحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَظُنُّوا بِهِ الَّذِي هُوَ أَهْيَأُ وَالَّذِي هُوَ أَهْدَى وَالَّذِي هُوَ أَتْقَى۔❶

عون بن عبداللہ کہتے ہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ’’جب تم سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کی جائے تو اس کا وہ مطلب سمجھو جس میں زیادہ اچھا بہتری اور ہدایت و پرہیزگاری والا ہو۔‘‘

فوائد:...... حدیث رسول ﷺ سے متشابہات کی پیروی کرنے یا گمراہ سوچ کی آبیاری کرنے کے لیے احادیث کی تاویل کرنے کی بجائے خلوص نیت سے اقرب الی لصواب مطالب بیان کرنے چاہیں ورنہ سوائے خسارے کے کچھ حاصل ہونے والا نہیں اس کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ سلف کے اقوال کو دیکھا جائے ان کی سمجھ کو مقدم رکھا جائے۔ مگر افسوس کہ فقہ حنفی میں اس اصول کا ہرگز پاس نہیں رکھا گیا۔

612۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ..........

عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِذَا حُدِّثْتُمْ شَيْئًا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَظُنُّوا بِهِ الَّذِي هُوَ أَهْدَى وَالَّذِي هُوَ أَتْقَى وَالَّذِي هُوَ أَهْيَأُ۔❷

ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ’’جب تم سے رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کی جائے تو اس کا وہ مطلب سمجھو جس میں زیادہ ہدایت، پرہیزگاری اور بہتری ہو۔‘‘

613۔ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ صَالِحِ بْنِ عُمَرَ..........

عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ إِذَا حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

عاصم بن کلیب اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث بیان کرتے تو کہتے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جو شخص مجھ پر جان

---

❶ صحیح آئندہ اثر اس کا شاہد ہے۔ احمد : 1/385، وابن ماجه فی المقدمه، باب: تعظيم حديث رسول الله والتغليظ على من عارضه (19)

❷ صحیح

مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔ ❶

بوجھ کر جھوٹ باندھے اسے اپنا ٹھکانہ آگ میں بنا لینا چاہیے۔''

فوائد:...... جھوٹ گھڑنا صرف الفاظ ہی آپ کے ذمے تھوپنا نہیں بلکہ حدیث رسول کی جانتے بوجھتے اپنی ضلالت کی ترویج کے لیے تاویل بھی اسی ذمرے میں آئے گی۔

614۔ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا حَدَّثَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُونِي أُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ تَجِدُوهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ أَوْ حَسَنًا عِنْدَ النَّاسِ فَاعْلَمُوا أَنِّي قَدْ كَذَبْتُ عَلَيْهِ۔ ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہ جب کوئی حدیث بیان کرتے تو کہتے: ''جب تم مجھ سے سنو کہ میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کر رہا ہوں۔ اور تم اسے قرآن یا لوگوں کے نزدیک بہتر نہ پاؤ تو جان لو کہ میں نے آپ ﷺ پر جھوٹ باندھا۔''

فوائد:...... صحیح حدیث کبھی قرآن یا فطرت وعقل کے مخالف نہیں ہوگی لیکن شرط یہ ہے کہ وہ عقل مستقیم وکامل ہو کیونکہ بعض اوقات علم کی کمی کی بنا پر ایک حدیث خلاف عقل محسوس ہوتی اس میں حدیث کا نہیں بلکہ عقل کا قصور ہوتا ہے۔ اسی لیے کچھ عرصے بعد جب اس کی حکمت سمجھ آتی ہے تو عقل عش عش کر اٹھتی ہے۔ مثلاً ہاتھ چاٹنا یا کھانے کے برتن کو اچھی طرح صاف اگرچہ بے دین عقل اس سے کراہت کرتی ہے لیکن تجربات ان کے فوائد کی گواہی دے رہے ہیں اور انہیں حکمت کے موتی قرار دے رہے ہیں۔

615۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ.............

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ إِنَّ أَزْهَدَ النَّاسِ فِي عَالِمٍ أَهْلُهُ۔ ❸

سلیمان احوال بیان کرتے ہیں کہ عکرمہ نے کہا: عالم کو حقارت اور بے رغبتی سے الگ تھلگ چھوڑ دینے والے اس کے اپنے گھر کے لوگ ہوتے ہیں۔''

فوائد:...... دامی کے نسخہ میں ھندیہ میں ''فی عالمٍ'' کے الفاظ ہیں اور یہی زیادہ بہتر ہیں۔ نیز مجمع الامثال میں اسی طرح کی ایک ضرب المثل بھی ہے۔ ''اَزْهَدُ النَّاسِ فِي عَالِمٍ جِيْرَانُهُ'' یعنی عالم کی بے قدری کرنے میں اس سے آگے اس کے گھر اور آس پاس والے ہی ہوتے ہیں۔ جیسا کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

---

❶ صحیح

❷ منقطع، ضعیف کلیب بن شھاب کی کوئی روایت ابن عباس سے متصل نہیں۔

❸ صحیح دارمی بیان کرنے میں اکیلے ہیں۔ جبکہ اس کے شواہد موجود ہیں۔

کو ان کی والدہ مجبور کر کے کسی عالم کے پاس مسئلہ دریافت کرنے لے جاتی ہیں تو وہ امام صاحب کے سامنے ہچکچاتا ہے تو آپ اسے کہتے ہیں کہ میری والدہ آپ کے جواب سے ہی مطمئن ہوں گی لہٰذا وہ عالم جواب دے دیتا ہے۔

[51].....بَاب مُذَاكَرَةِ الْعِلْمِ
علمی باتوں پر گفتگو کرنے کا بیان

617۔ أَخْبَرَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ وَأَبِي مَسْلَمَةَ..........

عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ تَذَاكَرُوا الْحَدِيثَ فَإِنَّ الْحَدِيثَ يُهَيِّجُ الْحَدِيثَ۔ ❶

ابونضرۃ بیان کرتے ہیں کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: ''حدیث میں گفتگو کرو، کیونکہ ایک حدیث دوسری حدیث کو تازہ کرتی ہے۔''

فوائد:...... جس طرح فلسفی بات کرتا ہے تو بات سے بات نکالتا ہے اسی طرح جب اہل حدیث احادیث کا تذکرہ کرتے ہیں تو حدیث سے حدیث یاد آتی جاتی ہے۔ اور سابقہ پڑھی سنی حدیثیں مذاکرے سے تازہ ہو جاتی ہیں۔

618۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ..........

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ تَذَاكَرُوا الْحَدِيثَ فَإِنَّ الْحَدِيثَ يُهَيِّجُ الْحَدِيثَ۔ ❷

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: ''حدیث میں گفتگو کرو کیونکہ ایک حدیث، دوسری حدیث تازہ کرتی ہے۔''

619۔ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ تَذَاكَرُوا الْحَدِيثَ فَإِنَّ الْحَدِيثَ يُهَيِّجُ الْحَدِيثَ۔ ❸

ابونضرۃ بیان کرتے ہیں کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: ''حدیث میں گفتگو کرو کیونکہ ایک حدیث دوسری حدیث کو یاد دلاتی ہے۔''

620۔ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي بِشْرٍ..........

❶ صحیح آئندہ حوالہ دیکھئے۔

❷ صحيح أخرجه ابن ابی شيبه : 733/8 (6184) والرامهرمزی فی المحدث الفاصل (723) والخطيب فی الجامع (1882)

❸ صحیح سابقہ حوالہ ملاحظہ کریں۔

عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ۔ ❶

ابونضرة، ابوسعید سے نقل کرتے ہیں اور اس میں اس سے زیادہ کلام ہے۔

621۔ وَابْنِ عُلَيَّةَ.........

عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ۔ ❷

اور جریری بھی بواسطہ ابونضرۃ ابوسعید سے یہی نقل کرتے ہیں۔

622۔ أَخْبَرَنَا أَبُو مَسْلَمَةَ يَعْنِي عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَفِيهِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا ❸

ابوسلمة ابونضرة کے طریق سے ابوسعید سے یہی قول روایت کرتے ہیں اس میں اُس نے زیادہ کلام ہے۔''

623۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ.........

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي طَاوُسٌ اذْهَبْ بِنَا نُجَالِسِ النَّاسَ۔ ❹

سفیان بیان کرتے ہیں کہ عمرو نے کہا: طاؤس نے مجھ سے کہا: ''ہمیں بھی ساتھ لے جاؤ ہم لوگوں میں بیٹھیں۔''

624۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُمِّيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي الْمُغِيرَةِ.........

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَذَاكَرُوا هَذَا الْحَدِيثَ لَا يَنْفَلِتْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِثْلَ الْقُرْآنِ مَجْمُوعٌ مَحْفُوظٌ وَإِنَّكُمْ إِنْ لَمْ تَذَاكَرُوا هٰذَا الْحَدِيثَ يَنْفَلِتْ مِنْكُمْ وَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ حَدَّثْتُ أَمْسِ فَلَا أُحَدِّثُ الْيَوْمَ بَلْ حَدِّثْ أَمْسِ وَلْتُحَدِّثْ الْيَوْمَ وَلْتُحَدِّثْ غَدًا۔ ❺

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ عمرو نے کہا: طاؤس نے مجھ سے کہا: ''اس حدیث میں گفتگو کرو کہیں یہ تمہیں بھول نہ جائے یہ قرآن کی طرح اکٹھی محفوظ نہیں کی گئی۔ اگر تم اس حدیث کے ساتھ مذاکرہ نہ کرو گے تو یہ تمہارے دلوں سے نکل جائے گی اور تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میں نے کل حدیث بیان کی تھی آج نہ کروں گا بلکہ گذشتہ کل بیان کرو اور آج بیان کرو اور آئندہ کل بھی بیان کرو۔''

---

❶ صحیح سابقہ ہی مکرر ہے۔ ❷ صحیح أخرجه الخطيب فى الجامع (1883)

❸ صحیح گذشتہ اثر (617) ملاحظہ کیجئے۔

❹ حسن دارمی منفرد ہیں۔

❺ ضعيف جعفر، سعید سے روایت کرنے میں صحیح نہیں، أخرجه الرامهرمزى فى المحدث الفاصل (729)

فوائد:...... حدیث کو یاد رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ ایک دفعہ پڑھ کر چھوڑنے کی بجائے اس کو مسلسل دوہرایا جائے کوئی بھی علم اس کو یاد رکھنے کا یہی طریقہ ہے ورنہ آہستہ آہستہ ذہن سے محو ہوتا چلا جاتا ہے۔

625۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا مِنْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ أَبِي الْمُغِيرَةِ..........

حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رُدُّوا الْحَدِيثَ وَاسْتَذْكِرُوهُ فَإِنَّهُ إِنْ لَمْ تَذْكُرُوهُ ذَهَبَ وَلَا يَقُولَنَّ رَجُلٌ لِحَدِيثٍ قَدْ حَدَّثَهُ قَدْ حَدَّثْتُهُ مَرَّةً فَإِنَّهُ مَنْ كَانَ سَمِعَهُ يَزْدَادُ بِهِ عِلْمًا وَيَسْمَعُ مَنْ لَمْ يَسْمَعْ۔ ❶

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ''حدیث کو دہرایا کرو اور اسے یاد کیا کرو، کیونکہ اگر تم اسے یاد نہ کرو گے تو وہ بھول جائے گی اور کوئی آدمی یہ نہ کہے کہ میں نے اسی حدیث کو ایک بار بیان کر چکا ہوں کیونکہ جس نے سنی ہوگی اس کو وہ اور زیادہ معلوم ہو جائے گی اور جس نے نہ سنی ہوگی وہ اسے سن لے گا۔''

فوائد:...... معلوم ہوا حدیث کا تکرار یاد والے کے لیے پختگی جب کہ جاہل کے لیے علم باعث ہوگا۔

626۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ..........

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ تَذَاكَرُوا فَإِنَّ إِحْيَاءَ الْحَدِيثِ مُذَاكَرَتُهُ۔ ❷

یزید بن ابوزیاد بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمن بن ابولیلیٰ نے کہا: ''تم حدیث میں گفتگو کرتے رہو کیونکہ حدیث کو زندہ رکھنا اس میں گفتگو کرنا ہے۔''

627۔ أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ..........

عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ تَذَاكَرُوا الْحَدِيثَ فَإِنَّ ذِكْرَهُ حَيَاتُهُ۔ ❸

ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ علقمہ نے کہا: ''حدیث میں گفتگو کرو کیا کیونکہ اس میں گفتگو کرنا ہی اس کی زندگی ہے۔''

628۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ..........

عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ ابْنُ شِهَابٍ يُحَدِّثُ الْأَعْرَابَ۔ ❹

زیادہ بن سعد بیان کرتے ہیں کہ ابن شہاب دیہاتی لوگوں سے حدیث بیان کرتے تھے۔

---

❶ ضعیف مندل بن علی ضعیف ہے۔ ❷ ضعیف المحدث الفاصل للرامهرمزی (727)

❸ صحیح أخرجه الخطيب فی الجامع (1886) وابن ابی شیبه (6188) ❹ صحیح الجامع للخطیب (1888)

629۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ..........

عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ كَانَ إِسْمَعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ يَجْمَعُ صِبْيَانَ الْكُتَّابِ يُحَدِّثُهُمْ يَتَحَفَّظُ بِذٰلِكَ۔ ❶

اعمش بیان کرتے ہیں کہ اسماعیل بن رجاء بچوں کو جمع کر کے ان کے پاس حدیث بیان کرتے تھے وہ اس طرح حدیث یاد کرتے تھے۔

فوائد:...... کیا بہترین طریقہ ہے کوئی آدمی میسر نہ ہو تو بچوں کو جمع کرنا ان سے احادیث کا دور کرنا چنداں مشکل نہیں۔

630۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ..........

عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ الشَّقَرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدِّثْ حَدِيثَكَ مَنْ يَشْتَهِيهِ وَمَنْ لَا يَشْتَهِيهِ فَإِنَّهُ يَصِيرُ عِنْدَكَ كَأَنَّهُ إِمَامٌ تَقْرَؤُهُ۔ ❷

ابوعبداللہ شقری بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ''اپنی حدیث بیان کرتے رہو لوگ اس کی خواہش کرتے ہوں یا نہ کرتے ہوں کیونکہ وہ تمہارے نزدیک ایک کتاب کی طرح ہو جائے گی ہے جسے تم پڑھ رہے ہو۔''

فوائد:...... وعظ و تدریس میں یہ فرق ہے کہ وعظ اگر لوگوں کو اس میں دلچسپی ہو تو کرو۔ انہیں اکتاہٹ میں مبتلا نہیں کرنا چاہیے پیچھے گزر چکا۔ البتہ تدریس کے بارے سلف، ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کی یہی رائے ہے کہ حدیث بلا اکتاہٹ کا خیال رکھے بیان کی جا سکتی کیونکہ سامع اس سے مستفید ہو یا نہ ہو البتہ استاذ کو یہ چیز لازمی نفع دے گی۔

631۔ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ ....

عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ مِنَّا حَدِيثًا فَتَذَاكَرُوهُ بَيْنَكُمْ۔ ❸

حجاج عطاء سے بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ''جب تم ہم سے کوئی حدیث سنو تو اس پر آپس میں گفتگو کیا کرو۔''

632۔ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَنْ هُشَيْمٍ..........

أَخْبَرَنَا يُونُسُ قَالَ كُنَّا نَأْتِي الْحَسَنَ

یونس کہتے ہیں ہم حسن کے پاس جاتے تھے اور جب ان

---

❶ صحیح الجامع لابن عبدالر(712) والجامع للخطیب (780)

❷ صحیح الجامع للخطیب(1886) وابن ابی شیبہ: 734/8 (6188)

❸ ضعیف حجاج بن أرطاة ضعیف ھے،الجامع الخطیب(469) المحدث الفاصل للرامھرمزی (728)

فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ تَذَاكَرْنَا بَيْنَنَا۔❶

ان کے پاس سے آتے تھے تو آپس میں گفتگو کرتے تھے۔

633۔ أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حُنَيْنِ ابْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَرْوِيَ حَدِيثًا فَلْيُرَدِّدْهُ ثَلَاثًا۔❷

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا: ''جب تم میں سے کوئی حدیث بیان کرنا چاہے تو اسے تین بار دہرانا چاہئے۔''

فوائد:...... سنی ہوئی بات جب تک زبان سے ادا نہ کی جائے اس کا نقش ذہن پر زیادہ گہرا نہیں ہوتا اور وہ جلد مٹ جاتا ہے۔لہٰذا علمی بات کم از کم دو تین دفعہ زبان یا قلم سے نکال لی جائے تو وہ زیادہ دیر تک یاد رہتی ہے۔

634۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ إِحْيَاءُ الْحَدِيثِ مُذَاكَرَتُهُ..........

فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ يَرْحَمُكَ اللَّهُ كَمْ مِنْ حَدِيثٍ أَحْيَيْتَهُ فِي صَدْرِي كَانَ قَدْ مَاتَ. ❸

عبداللہ بن شداد نے کہا: ''اللہ آپ رحم کرے، کتنی حدیثیں جو بھول چکیں تھیں آپ نے انہیں میرے سینے میں زندہ کیا۔''

635۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ..........

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ الْحَارِثُ بْنُ يَزِيدَ الْعُكْلِيُّ وَابْنُ شُبْرُمَةَ وَالْقَعْقَاعُ بْنُ يَزِيدَ وَمُغِيرَةُ إِذَا صَلَّوُا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ جَلَسُوا فِي الْفِقْهِ فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَهُمْ إِلَّا أَذَانُ الصُّبْحِ۔ ❹

محمد بن فضیل اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ حارث بن یزید عکلی اور ابن شبرمہ اور قعقاع بن یزید اور مغیرہ جب عشاء کی نماز پڑھ لیتے تو فقہ کے لئے بیٹھتے، انہیں صبح کی اذان کے علاوہ کوئی چیز جدا نہ کرتی۔

فوائد:...... سبحان اللہ سلف کس قدر علم کے شائق وشیداء تھے کہ علم کے لیے سونا بھول جائے ان کی

❶ صحیح دارمی مفرد ہیں۔
❷ صحیح الجامع الخطیب(640)
❸ ضعیف یزید بن ابی زیادہ ضعیف ہے،الجامع الخطیب(472) العلم لأبی خیشمه(73)
❹ صحیح العلم لأبی خیشمه(108)والمعرفه للفسوی (2/614)

یہ مشقتیں محنتیں اس دین کی آبیاری کا سبب بنیں۔ (جزاھم اللہ)

636۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ سَمِعْتُ شَرِيكًا ذَكَرَ عَنْ لَيْثٍ..........

عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُسٍ وَمُجَاهِدٍ قَالَ عَنْ اثْنَيْنِ مِنْهُمْ لَا بَأْسَ بِالسَّمَرِ فِي الْفِقْهِ۔ ❶

عطاء اور طاؤس اور مجاہد ان تینوں میں سے دو اصحاب سے لیث یوں بیان کرتے ہیں: ''علمی باتوں پر رات بھر گفتگو کرنے میں کوئی حرج نہیں۔''

فوائد:...... عشاء کے بعد آپ ﷺ نے باتیں کرنے سے منع کیا۔ (ترمذی) لیکن ترمذی میں ہی حدیث ہے کہ آپ ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء کے بعد مسلمانوں کے امور کے بارے گفتگو فرمالیا کرتے تھے۔ لہٰذا اکثر علماء نے اسی بنا پر علمی واصلاحی مجالس کے برپا کرنے کو عشاء کے بعد جائز رکھا ہے۔ جیسا کہ پچھلی حدیث میں سلف کا فعل بھی ذکر کیا گیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ترجمۃ الباب باندھ کر اس مسئلہ کا جواز صحیح حدیث سے پیش فرمایا ہے۔ نیز آئندہ آثار بھی ملاحظہ فرمائیں۔

637۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ..........

عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ لَا بَأْسَ بِالسَّمَرِ فِي الْفِقْهِ۔ ❷

لیث بیان کرتے ہیں کہ مجاہد نے کہا: ''رات بھر علمی گفتگو کرنے میں کوئی حرج نہیں۔''

638۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ ....

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَدَارُسُ الْعِلْمِ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ خَيْرٌ مِنْ إِحْيَائِهَا۔ ❸

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ''ایک گھڑی علم پڑھنا، پڑھانا رات بھر جاگنے (قیام کرنے) سے بہتر ہے۔''

639۔ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى عَنْ هُشَيْمٍ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ..........

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ كُنَّا نَأْتِي جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ تَذَاكَرْنَا فَكَانَ أَبُو الزُّبَيْرِ أَحْفَظَنَا لِحَدِيثِهِ۔

عطاء سے مروی ہے انہوں نے کہا: ''ہم جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس جاتے اور جب وہاں سے واپس آتے تھے تو آپس میں (علمی) گفتگو کرتے، اور زبیر کو ان کی حدیثیں سب سے زیادہ یاد ہوتیں۔''

---

❶ ضعیف آئندہ حوالہ ملاحظہ کیجئے۔

❷ ضعیف ،العلم لأبی خیثمه(110)

❸ ضعیف ابن جریج نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ أخرجه معمر فی جامعه الملحق بمصنف عبدالرزاق(20469)

640۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ تَذَاكَرَ ابْنُ شِهَابٍ لَيْلَةً بَعْدَ الْعِشَاءِ حَدِيثًا وَهُوَ جَالِسٌ مُتَوَضِّئًا قَالَ فَمَا زَالَ ذَلِكَ مَجْلِسَهُ حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ مَرْوَانُ جَعَلَ يَتَذَاكَرُ الْحَدِيثَ۔

مروان بن محمد کہتے ہیں کہ میں نے لیث بن سعد سے یہ کہتے ہوئے سنا: ''ابن شہاب نے ایک رات عشاء کے بعد ایک حدیث کا ذکر کیا اور وہ وضو کر کے بیٹھے ہوئے تھے۔'' وہ کہتے ہیں: ''ان کی مجلس ایسے ہی رہی حتی کہ صبح ہوگئی۔'' مروان کہتے ہیں: ''کہ وہ مسلسل حدیث کا ذکر کرتے رہے۔''

641۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ..........

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كُنْتُ إِذَا لَقِيتُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَكَأَنَّمَا أُفْجِرُ بِهِ بَحْرًا۔

محمد بن اسحٰق کہتے ہیں کہ زہری نے کہا: ''جب میں عبیداللہ بن عبداللہ سے کوئی سوال کرتا تو گویا کہ اس سوال کی وجہ سے میں نے دریا بہا دیا۔''

فوائد:...... اس میں ان کی علمی لیاقت کا بیان ہے کہ ایک سوال کے جواب میں علم کے دریا بہا دیتے۔

642۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ..........

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ الْحَارِثُ الْعُكْلِيُّ وَأَصْحَابُهُ يَتَجَالَسُونَ بِاللَّيْلِ وَيَذْكُرُونَ الْفِقْهَ۔

عثمان بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ حارث عکلی اور اس کے ساتھی رات کو بیٹھتے اور علمی گفتگو کرتے۔

643۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْرَائِيلَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ أَوْ..........

عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَذَاكَرُوا هَذَا الْحَدِيثَ فَإِنَّ حَيَاتَهُ مُذَاكَرَتُهُ۔

ابوالاحوص بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اس حدیث میں گفتگو کرو، کیونکہ اس پر گفتگو کرنا ہی اس کی زندگی ہے۔''

644۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ..........

عَنْ عَوْنٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لِأَصْحَابِهِ حِينَ قَدِمُوا عَلَيْهِ هَلْ تَجَالَسُونَ قَالُوا لَيْسَ نَتْرُكُ ذَاكَ قَالَ فَهَلْ تَزَاوَرُونَ

عون بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس جب ان کے ساتھی آئے۔ تو انہوں نے کہا: ''کیا تم جمع ہو کر بیٹھتے ہو؟'' انہوں نے کہا: ''ہم اسے نہیں چھوڑتے۔'' عبداللہ

قَالُوْا نَعَمْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ الرَّجُلَ مِنَّا لَيَفْقِدُ أَخَاهُ فَيَمْشِي فِي طَلَبِهِ إِلَى أَقْصَى الْكُوْفَةِ حَتَّى يَلْقَاهُ. قَالَ فَإِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا بِخَيْرٍ مَا فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ۔ ❶

نے کہا: ''کیا تم ایک دوسرے سے ملاقات بھی کرتے ہو؟'' انہوں نے کہا: ''جی ہاں، اے عبدالرحمٰن! ہم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی کو نہیں پاتا تو وہ اس کی تلاش میں کوفہ کے آخر تک جاتا ہے حتی کہ اس سے ملاقات کرے۔'' عبداللہ نے کہا: ''جب تک تم یہ کام کرتے رہو گے ہمیشہ بھلائی کے ساتھ رہو گے۔''

645۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ..........

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ آفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ وَتَرْكُ الْمُذَاكَرَةِ۔ ❷

اوزاعی بیان کرتے ہیں کہ زہری نے کہا: ''علم کی آفت بھول جانا ہے اور گفتگو چھوڑ دینا ہے۔''

فوائد:...... کسی بھی چیز پر آنے والی آفت اس کی بربادی کا سبب ہوتی ہے۔ اسی طرح علم کے لیے بھول جانا ایک آفت جو کہ اس کو برباد کر کے رکھ دیتی ہے۔ اکثر سلف سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ لہٰذا یاد رکھنے کا بہترین طریقہ آپس میں علماء کا بیٹھ کر تکرار کرنا ہے۔

646۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَنْبَأَنَا أَبُوْ عُمَيْسٍ..........

عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ آفَةُ الْحَدِيثِ النِّسْيَانُ۔ ❸

قاسم بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''حدیث کی آفت اسے بھول جانا ہے۔''

647۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ طَارِقٍ..........

عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ آفَةً وَآفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ۔ ❹

حکیم بن جابر کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا: ''ہر چیز کی آفت ہوتی ہے اور علم کی آفت اسے بھولنا ہے۔''

648۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ..........

عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

اعمش بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❶ منقطع ضعيف أخرجه الطبرانی فی الكبير: 9/226(8979)

❷ ضعيف اولید مدلس عن سے بیان کرتا ہے۔ أخرجه بن عساكر فی تاريخ دمشق۔ لالزهری(235)

❸ منقطع، ضعيف مصنف ابن ابی شيبه: 8/734(6191)، بہرحال یہ اثر صحیح ہے چونکہ آئندہ اثر اس کا شاہد ہے۔

❹ صحيح سابقہ حوالہ دیکھئے۔

آفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ وَإِضَاعَتُهُ أَنْ تُحَدِّثَ بِهٖ غَيْرَ أَهْلِهٖ۔ ❶

"علم کی آفت اسے بھول جانا ہے اور اسے ضائع کرنا یہ ہے کہ اسے نا اہل کے پاس بیان کیا جائے۔"

649۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنْبَأَنَا أَبُوْ حَمْزَةَ الثُّمَالِيُّ.........

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ غَائِلَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ۔ ❷

حسن سے مروی ہے انہوں نے کہا: "علم کی مصیبت یہ ہے کہ اسے بھلا دیا جائے۔"

650۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا كَهْمَسٌ.........

عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ تَذَاكَرُوْا هٰذَا الْحَدِيْثَ وَتَزَاوَرُوْا فَإِنَّكُمْ إِنْ لَمْ تَفْعَلُوْا يَدْرُسْ۔ ❸

ابن بریدہ کہتے ہیں کہ علی نے فرمایا: "اس حدیث میں گفتگو کرتے رہو اور ایک دوسرے سے ملاقات کرتے رہو۔ کیونکہ اگر تم ایسا نہ کرو گے تو وہ (علم) مٹا دیا جائے گا۔"

651۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ ....

سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُوْلُ قَالَ الزُّهْرِيُّ كُنْتُ أَحْسَبُ بِأَنِّي أَصَبْتُ مِنَ الْعِلْمِ فَجَالَسْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ فَكَأَنِّي كُنْتُ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ. ❹

سفیان کہتے ہیں کہ زہری نے کہا: "میں گمان کرتا تھا کہ میں نے علم حاصل کر لیا ہے میں عبیداللہ کے پاس بیٹھا تو گویا میں گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی پر ہوں۔"

فوائد:...... اپنے تئیں جاہلوں میں بندہ اپنے آپ کو بہت کچھ سمجھ بیٹھتا ہے۔ لیکن حقیقی علمیت کا اندازہ باہم علماء کے ساتھ مل بیٹھنے سے مسائل میں غور وخوض سے ہوتا ہے۔ کیونکہ بعض چیزیں بذاتِ خود بڑی کامل ومزین ہوتی ہیں لیکن بوقت تقابل ان کی اصلیت معلوم ہوتی ہے۔

[52]...... بَابُ اخْتِلَافِ الْفُقَهَاءِ

علماء کا اختلاف ہونا

652۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ.........

عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ قِيلَ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ

حمید کہتے ہیں کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ بن عبدالعزیز سے کہا:

❶ صحیح بطور اعمش کے قول کے۔ المحدث الفاصل للرامهرمزی (793) الجامع لابن عبدالبر (790)

❷ صحیح الجامع لابن عبدالبر (689)

❸ صحیح أخرجه ابن ابی شیبه 733/8، (6185) الجامع لخطیب (388,387)

❹ صحیح التاریخ لابی زرعه (1395)

لَوْ جَمَعْتَ النَّاسَ عَلَى شَيْءٍ فَقَالَ مَا يَسُرُّنِي أَنَّهُمْ لَمْ يَخْتَلِفُوا قَالَ ثُمَّ كَتَبَ إِلَى الْآفَاقِ وَإِلَى الْأَمْصَارِ لِيَقْضِ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ فُقَهَاؤُهُمْ. ❶

''اگر آپ لوگوں کو ایک ہی چیز پر جمع کر دیتے (تو بہتر ہوتا)۔'' انہوں نے کہا:'' مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ وہ اختلاف نہ کریں؟'' حمید کہتے ہیں:''پھر انہوں نے تمام مقامات یا تمام شہروں کی طرف لکھا۔ کہ ہر قوم اس چیز کے مطابق فیصلہ کرے جس پر ان کے علماء متفق ہوں۔''

فوائد:...... اس سے کئی ایک باتیں معلوم ہوئیں: (۱) تابعین وتبع تابعین کے سنہری دور میں ابھی تک تقلید کے جراثیم سرایت نہیں کیے تھے لوگ مختلف فقہا میں سے جس کی بات قرآن وحدیث کے زیادہ قریب ہوتی اسے لے لیتے۔ (۲) علماء کا دلیل کی بنا پر آپس میں اختلاف نہ تو عمر رضی اللہ عنہ نے اسے معیوب سمجھا نہ اس کو ختم کرنے کی کاوش کی۔ بلکہ یہ کہا کہ مجھے ان اختلاف نہ کرنا پسند نہیں یعنی ہر مجتہد کو اپنی رائے کے اظہار اور اس پر عمل کا پورا پورا اختیار ہے۔ (۳) بہر حال اپنے گورنروں کی جانب یہی پیغام بھیجا کہ جمہور کی رائے کا احترام کیا جائے کیونکہ عموماً جمہور کا طریق ہی ہدایت کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

653۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ..........

عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا أُحِبُّ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يَخْتَلِفُوا فَإِنَّهُمْ لَوِ اجْتَمَعُوا عَلٰى شَيْءٍ فَتَرَكَهُ رَجُلٌ تَرَكَ السُّنَّةَ وَلَوِ اخْتَلَفُوا فَأَخَذَ رَجُلٌ بِقَوْلِ أَحَدٍ أَخَذَ بِالسُّنَّةِ۔ ❷

عون بن عبداللہ بیان کرتے ہیں:''کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ اختلاف نہ کریں کیونکہ اگر وہ ایک بات پر متفق ہو جائیں اور ایک آدمی اسے چھوڑ دے تو اس نے سنت کو چھوڑ دیا۔ اور اگر وہ اختلاف کریں اور کوئی آدمی کسی ایک کے قول کو اختیار کر لے تو اس نے سنت کو اختیار کر لیا۔''

فوائد:...... حقیقت یہی ہے کہ اجماع ایک شرعی مأخذ ہے جب سبھی علماء ایک موقف پر جمع ہو جائیں اس کے بعد آنے والوں میں سے کسی کو اس کے خلاف کی اجازت نہیں۔ کیونکہ اجماع کے ذریعے کسی حکم کے مستحکم ہو جانے کے بعد وہ سنت قرار پاتی ہے۔ اس کا انکار یا اس سے اختلاف ناجائز ٹھہرتا ہے۔

654۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ..........

---

❶ صحيح الفقيه والمتفقه (745)

❷ ضعيف المسعودی ضعیف ہے۔

عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ رُبَّمَا رَأَى ابْنُ عَبَّاسٍ الرَّأْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ۔ ❶

لیث کہتے ہیں کہ طاؤس نے کہا: ”ایک بار ابن عباس رضی اللہ عنہ رائے پر قائم ہوئے پھر اسے چھوڑ دیا۔“

فوائد:...... اہل علم کی یہی شان رہی ہے انہوں نے کبھی کسی مسئلے کو اَنا کا مسئلہ نہیں بنایا۔ جب بھی ان پر ان کے موقف کے خلاف دلیل واضح ہوئی انہوں نے اس کو چھوڑنے میں دیر نہیں لگائی۔

655۔ أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنْبَأَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ..........

عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ قَالَ لِي عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِنَّ عُمَرَ قَالَ لِي إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ فِي الْجَدِّ رَأْيًا فَإِنْ رَأَيْتُمْ أَنْ تَتَّبِعُوهُ فَاتَّبِعُوهُ قَالَ عُثْمَانُ إِنْ نَتَّبِعْ رَأْيَكَ فَإِنَّهُ رَشَدٌ وَإِنْ نَتَّبِعْ رَأْيَ الشَّيْخِ قَبْلَكَ فَنِعْمَ ذُو الرَّأْيِ كَانَ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَجْعَلُهُ أَبًا۔ ❷

مروان بن حکم کہتے ہیں کہ مجھے عثمان بن عفان نے کہے کہ مجھے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”میں نے دادا کے متعلق ایک رائے قائم کی۔ اگر تم اس کی پیروی کرنا مناسب سمجھو تو اس کی پیروی کرو۔“ عثمان نے کہا: ”اگر ہم آپ کی رائے مان لیں گے تو بہتر ہے اور اگر آپ سے پہلے شیخ کی رائے تسلیم کریں گے تو اچھا ہے۔ وہ بھی اچھی رائے قائم کرنے والے تھے۔“ مروان کہتے ہیں: ”ابوبکر دادا کو باپ کے حکم میں قرار دیتے تھے۔“

فوائد:...... اصحاب خیر، اہل علم واہل دانش کا یہ وتیرہ رہا ہے کہ انہوں نے دوسروں کے مقابلے میں اپنی رائے کا اظہار تو کیا ہے لیکن عوام کو مجبور نہیں کیا کہ فیصلہ ان کی رائے پر ہو اور اسے ہی ترجیح دی جائے یہی راہ ہدایت اور بچاؤ کا راستہ ہے۔

[53]...... بَاب فِي الْعَرْضِ ....(حدیث) پیش کرنا

656۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ..........

حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ قَالَ عَرَضْتُ عَلَى الشَّعْبِيِّ أَحَادِيثَ الْفِقْهِ فَأَجَازَهَا لِي۔ ❸

عاصم احول بیان کرتے ہیں کہ میں نے فقہ کے لئے شعبی کے سامنے حدیثیں پیش کیں انہوں نے مجھے اسے روایت کرنے کی اجازت دے دی۔

---

❶ ضعیف اللیث ضعیف ہے۔ ❷ صحیح الحاکم 340/4

❸ صحیح المعرفه للفسوی 826/2، والکفایه للخطیب (ص 624)

فوائد:...... روایت لینے کا جس طرح ایک طریقہ حدیث کا استاذ سے سننا ہے اسی طرح محدثین کے اس کے سات مزید طریقے بیان کیے جاتے ہیں جس میں ایک عرض یعنی شاگرد استاذ پر حدیث کو پیش کرتا ہے لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ احادیث شیخ کی ذاتی ہوں کسی دوسرے شیخ سے سنی ہوئیں نہ ہوں۔ مقصد یہ ہوتا ہے کہ شیخ کے سننے سے منضبط ومحفوظ ہو جائیں اور وہ محفوظ ہو جائیں عرض کا درجہ سماع کے بعد آتا ہے۔

657- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ..........

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِرَجُلٍ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ بِسِهَامٍ أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا قَالَ نَعَمْ۔ [1]

سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمرو بن دینار سے کہا: ''کیا تم نے جابر بن عبداللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کو فرمایا جو تیر لئے ہوئے مسجد سے گذرا ''اپنے تیروں کی نوک بند کر۔'' انھوں نے کہا: ''جی ہاں۔''

فوائد:...... اس میں بھی محل استشہاد یہی ہے کہ سفیان نے اپنے شیخ عمر پر حدیث پیش کی۔

658- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ..........

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ قَالَ نَعَمْ۔ [2]

سفیان کہتے ہیں میں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے کہا: ''کیا تو نے اپنے باپ سے سنا کہ وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں اس کا بوسہ لیتے تھے؟'' اس نے کہا: ''جی ہاں۔''

659- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا مِسْكِينُ بْنُ بُكَيْرٍ..........

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ مَنْصُورٌ بِحَدِيثٍ فَلَقِيتُهُ فَقُلْتُ أُحَدِّثُ بِهِ عَنْكَ قَالَ أَوَلَيْسَ إِذَا كَتَبْتُ إِلَيْكَ

شعبہ کہتے ہیں کہ میرے پاس منصور نے ایک حدیث لکھی میں ان سے ملا اور کہا: ''کیا میں آپ کی طرف سے اسے نقل کروں؟'' انہوں نے کہا: ''کیا ایسا نہیں ہے کہ جب

---

[1] متفق علیه البخاری ،کتاب الصلاة(451)باب يؤخذبالفول و النبل اذا مر بالمسجد،ومسلم،کتاب البروالصله،باب: من مر بسلاح فی مسجد أ و سوق(2614)

[2] متفق علیه البخاری،کتاب الصوم ،باب القبلة للصائم(1928)وسلم کتاب الصیام،باب ،أن القبلة فی الصوم لیست محرمة(3569)

فَقَدْ حَدَّثْتُكَ۔ ❶ میں نے اس کو تمہارے پاس لکھ بھیج دیا تو گویا میں نے تم سے بیان کر دی؟''

فوائد:...... اس میں شاگرد کا استاذ پر پیش کرنا تو اس کا بیان کرنا نہیں البتہ یہ ہے کہ کوئی لکھ کر اگر حدیث دے تو یہ بھی اس کی جانب سے بیان کرنا ہوتا ہے۔

660۔ قَالَ وَسَأَلْتُ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيَّ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

شعبہ کہتے ہیں: ''میں نے ایوب سختیانی سے پوچھا تو انہوں نے بھی ایسے ہی کہا۔''

661۔ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ..........

عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عَرَضْتُ عَلَيْهِ كِتَابًا فَقُلْتُ أَرْوِيهِ عَنْكَ قَالَ وَمَنْ حَدَّثَكَ بِهِ غَيْرِيْ۔ ❶ معمر کہتے ہیں کہ زہری نے کہا: میں نے ان کے سامنے ایک کتاب پیش کی۔ میں نے کہا: ''کیا اس کو آپ کی طرف سے نقل کروں؟'' انہوں نے کہا: ''میرے علاوہ اور کس نے تیرے پاس اسے بیان کیا ہے؟''

فوائد:...... یعنی استاذ کو کتاب دکھا کر پوچھا کہ یہ آپ کے جانب سے بیان کردوں تو انہوں نے پوچھا کہ میرے علاوہ یہ تمہیں کس نے بیان کی ہے یعنی اس کا بیان کرنے والا میں ہی ہوں میری لکھوائی کتاب ہی ہے لہٰذا مجھ سے بیان کرلو۔

662۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَطَاءٍ مَوْلٰى الْمُزَنِيِّينَ ....

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَرْضُ الْكِتَابِ وَالْحَدِيثُ سَوَاءٌ۔ ❸ عروۃ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ کتاب پیش کرنا اور حدیث پیش کرنا برابر ہے۔

فوائد:...... یعنی حدیث چاہے استاذ کے سامنے پڑھ کر پیش کی جائے یا لکھ کر کوئی فرق نہیں دونوں طرح درست ہے۔

663۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَطَاءٍ..........

❶ صحيح دونوں ایک ہی سند سے ہیں۔أخرجهما الفسوی فی المعرفة والتاريخ : 2/825۔826 والخطيب فی الكفاية (ص343، 344)

❷ صحيح المعرجه للفسوى 2/827، والكفاية للخطيب (ص:266)

❸ ضعيف المحدث الفاصل للرامهرمزى (468) والكفاية للخطيب (ص 264)

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَرْضُ الْكِتَابِ وَالْحَدِيثُ سَوَاءٌ۔ ❶

جعفر بن محمد اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ قرآن اور حدیث پیش کرنا برابر ہے۔

664۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ ....

كَانَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ يَرَى عَرْضَ الْكِتَابِ وَالْحَدِيثُ سَوَاءً وَكَانَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ يَرَى ذَلِكَ۔ ❷

زید بن اسلم کتاب اور حدیث کو بیان کرنا برابر سمجھتے تھے۔ اور ابن ابوذئب بھی اس کے بیان کرنے کو برا سمجھتے تھے۔

665۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ..........

عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ كَانَ يَرَى الْعَرْضَ وَالْحَدِيثُ سَوَاءً۔ ❸

مالک بن انس حدیث اور کتاب کے پیش کرنے کو برابر سمجھتے تھے۔

[54]...... بَاب الرَّجُلِ يُفْتِي بِشَيْءٍ ثُمَّ يَبْلُغُهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَيَرْجِعُ إِلَى قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ

جو شخص کسی بات کا فتویٰ دیتا ہے پھر اس کے متعلق نبی ﷺ کا قول معلوم ہو تو اس کی طرف لوٹ آتا ہے

666۔ أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ..........

كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَقُولُ يَقُومُ عَنْ يَسَارِهِ فَحَدَّثْتُهُ عَنْ سُمَيْعٍ الزَّيَّاتِ. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقَامَهُ عَنْ يَمِينِهِ فَأَخَذَ بِهِ. ❹

ابراہیم کہتے تھے ایک مقتدی امام کے بائیں طرف کھڑا ہونا چاہیے تو میں نے اسے بیان کیا کہ سمیع الزیات نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ ''نبی ﷺ نے اسے اپنی دائیں طرف کھڑا کیا تھا۔'' تو اس نے اسے اختیار کیا۔

668۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ ....

---

❶ ضعيف المعرفه للفنسوى 826/2

❷ ضعیف دارمی بیان میں منفرد ہیں۔

❸ صحيح الكفاية للخطيب (ص 270)

❹ صحيح أخرجه البخارى كتاب الأذان باب وضوء الصبيان (859) ومسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الدعاء فى الصلاة الليل وقيامه (723)

عَنْ عَقَّارِ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ نَشَدَ عُمَرُ النَّاسَ أَسَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ أَحَدٌ مِنْكُمْ فِي الْجَنِينِ فَقَامَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ قَضَى فِيهِ عَبْدًا أَوْ أَمَةً فَنَشَدَ النَّاسَ أَيْضًا فَقَامَ الْمَقْضِيُّ لَهُ فَقَالَ قَضَى النَّبِيُّ ﷺ لِي بِهِ عَبْدًا أَوْ أَمَةً فَنَشَدَ النَّاسَ أَيْضًا فَقَامَ الْمَقْضِيُّ عَلَيْهِ فَقَالَ قَضَى النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ غُرَّةً عَبْدًا أَوْ أَمَةً فَقُلْتُ أَتَقْضِي عَلَيَّ فِيهِ فِيمَا لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَلَا نَطَقَ أَنْ تُطِلَّهُ فَهُوَ أَحَقُّ مَا يُطَلُّ فَهَمَّ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ مَعَهُ فَقَالَ أَشِعْرٌ فَقَالَ عُمَرُ لَوْلَا مَا بَلَغَنِي مِنْ قَضَاءِ النَّبِيِّ ﷺ لَجَعَلْتُهُ دِيَةً بَيْنَ دِيَتَيْنِ. ❶

عقار بن المغیرہ مغیرہ بن شعبہ اپنے باپ مغیرہ بن شعبہ سے بیان کرتے ہیں کہ عمر نے لوگوں سے پوچھا: ''کیا تم میں سے کسی نے نبی ﷺ سے جنین کے متعلق سنا ہے؟'' تو مغیرہ بن شعبہ نے کھڑے ہو کر کہا: '' آپ نے اس کے متعلق غلام یا لونڈی کا حکم دیا ہے۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے دوبارہ پوچھا تو وہ شخص کھڑا ہوا جس کے لئے مقرر کیا گیا تھا اس نے کہا: ''نبی ﷺ نے میرے لئے اس کے متعلق غلام یا لونڈی کا حکم دیا تھا۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے پھر پوچھا تو وہ شخص کھڑا ہوا جس فیصلہ ہوا تھا اس نے کہا: ''نبی ﷺ نے مجھ پر غلام یا لونڈی کا حکم مقرر کیا تھا اور میں نے کہا: '' آپ کیسے یہ حکم مقرر کرتے ہیں حالانکہ اس نے نہ کھایا اور نہ پیا نہ چلایا اور نہ بولا آپ اسے باطل کر دیں تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔'' نبی ﷺ نے اس کی طرف ایک چیز لے کر ارادہ کیا جو آپ کے پاس تھی اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو شاعر ہے؟'' عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اگر مجھے رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ معلوم نہ ہوتا تو میں اس کے لئے دو دیتوں سے ایک دیت مقرر کرتا۔''

فوائد:...... اس حدیث سے بھی محل شاہد یہی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث معلوم ہونے پر اپنی رائے کو پس پشت ڈال دیا۔

669۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ كَانَ سَلَّامٌ يَذْكُرُ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعْرِفَ خَطَأَ مُعَلِّمِكَ فَجَالِسْ غَيْرَهُ. ❷

سعید بن عامر بیان کرتے ہیں کہ سلام ایوب کا قول ذکر کرتے تھے کہ جب تم اپنے استاد کی غلطی معلوم کرنا چاہو تو اس کے علاوہ اور لوگوں میں بیٹھو۔''

❶ صحیح ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی متفق علیہ حدیث اس کی شاہد ہے۔

❷ صحيح الحلية 3/9، التاريخ لأبي زرعه (2072)

فوائد:...... تاریخ شاہد ہے کہ جس نے ایک ہی استاذ سے فیض حاصل کیا یا ایک استاذ کے ہاں زیادہ عرصہ ٹھہرا رہا تو اس نے اپنے شیخ اپنے استاذ کی سوچ کو ہی اپنایا یا وہ اسی کا اسیر ہو کر رہ گیا اس کا ذہن زیادہ وسعت اختیار نہ کر سکا۔ جب کہ جن لوگوں نے کثیر شیوخ سے استفادہ کیا اپنے آپ کو ایک ہی حلقہ درس تک محدود نہ کیا بلکہ سبھی شیوخ سے استفادہ کر کے پھر جن کی رائے قرین قیاس تھی اسے اپنایا وہی راہ یاب ہو پایا۔ کیونکہ یہ لازم ہے ایک شیخ سے مسلسل استفادہ سے اس کی سوچ اس کی علمیت کا سکہ آپ کے ذہن میں بیٹھ جائے گا۔ مخالف دلائل معلوم نہ ہونے کی بنا پر آپ کی وہی سوچ پختہ ہو جائے گی لہٰذا دوسرے شیوخ کی مجالس میں حاضری سوچ میں وسعت اور درستی کا باعث ہے۔

670۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ.........

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ تَذَاكَرْنَا بِمَكَّةَ الرَّجُلَ يَمُوتُ فَقُلْتُ عِدَّتُهَا مِنْ يَوْمِ يَأْتِيهَا الْخَبَرُ لِقَوْلِ الْحَسَنِ وَقَتَادَةَ وَأَصْحَابِنَا قَالَ فَلَقِيَنِي طَلْقُ بْنُ حَبِيبٍ الْعَنَزِيُّ فَقَالَ إِنَّكَ عَلَيَّ كَرِيمٌ وَإِنَّكَ مِنْ أَهْلِ بَلَدٍ الْعُيُونُ إِلَيْهِمْ سَرِيعَةٌ وَإِنِّي لَسْتُ آمَنُ عَلَيْكَ قَالَ وَإِنَّكَ قُلْتَ قَوْلًا هَا هُنَا خِلَافَ قَوْلِ أَهْلِ الْبَلَدِ وَلَسْتُ آمَنُ۔ فَقُلْتُ وَفِي ذَا اخْتِلَافٌ. قَالَ نَعَمْ عِدَّتُهَا مِنْ يَوْمِ يَمُوتُ فَلَقِيتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ عِدَّتُهَا مِنْ يَوْمِ تُوُفِّيَ قَالَ وَسَأَلْتُ مُجَاهِدًا فَقَالَ عِدَّتُهَا مِنْ يَوْمِ تُوُفِّيَ. وَسَأَلْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ فَقَالَ مِنْ يَوْمِ تُوُفِّيَ. وَسَأَلْتُ أَبَا قِلَابَةَ فَقَالَ مِنْ يَوْمِ تُوُفِّيَ. وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ

حماد بن زید بیان کرتے ہیں کہ ایوب نے کہا: ”ہم نے آپس میں اس شخص کا ذکر کیا جو فوت ہو جاتا ہے۔“ تو میں نے کہا: ”اس کی عدت اس دن سے شروع ہو گی جس دن اس کی بیوی کو خبر ملی حسن، قتادہ اور اس کے ساتھیوں کا یہی قول ہے۔“ ایوب کہتے ہیں مجھے طلق بن حبیب عنزی ملے اس نے کہا: ”آپ میرے نزدیک بزرگ ہیں اور آپ اس شہر کے لوگوں میں سے ہیں جن کی طرف نظریں تیز جاتی ہیں، میں آپ کے غلطی میں واقعہ ہونے سے بے خوف نہیں ہوں کہنے لگے آپ نے یہاں کے شہریوں کے خلاف ایک بات کہی ہے اور میں بے خوف نہیں ہوں۔“ میں نے کہا: ”کیا اس بات میں اختلاف ہے؟“ انھوں نے کہا: ”جی ہاں! اس کی عدت اس دن سے شروع ہو گی جس دن وہ فوت ہوا۔“ تو میں سعید بن جبیر سے ملا میں نے ان سے پوچھا: انھوں نے کہا: ”اس کی عدت اس دن سے شروع ہو گی جس دن وہ فوت ہوا۔“ اور میں نے مجاہد سے پوچھا تو انھوں نے کہا: ”اس کی عدت اس دن سے

فَقَالَ مِنْ يَوْمِ تُوُفِّيَ. قَالَ: وَحَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مِنْ يَوْمِ تُوُفِّيَ وَسَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ مِنْ يَوْمِ تُوُفِّيَ. قَالَ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ مِنْ يَوْمِ تُوُفِّيَ. قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ مِنْ يَوْمِ تُوُفِّيَ. قَالَ حَمَّادٌ وَسَمِعْتُ لَيْثًا حَدَّثَ عَنِ الْحَكَمِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ مِنْ يَوْمِ تُوُفِّيَ. قَالَ وَقَالَ عَلِيٌّ مِنْ يَوْمِ يَأْتِيهَا الْخَبَرُ. قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَقُولُ مِنْ يَوْمِ تُوُفِّيَ۔ [1]

شروع ہوگی جس دن وہ فوت ہوا۔'' اور میں نے عطاء بن ابی رباح سے پوچھا تو انھوں نے کہا: ''اسی دن سے جس دن وہ فوت ہوا۔'' میں نے ابو قلابہ سے پوچھا تو انھوں نے کہا: ''اسی دن سے جس دن وہ فوت ہوا۔'' میں نے محمد بن سیرین سے کہا تو انھوں نے کہا: ''اسی دن سے جس دن وہ فوت ہوا۔'' حماد کہتے ہیں کہ مجھے نافع نے حدیث بیان کی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ''اسی دن سے جس دن وہ فوت ہوا۔ اور میں نے عکرمہ سے سنا، وہ کہتے تھے: ''اسی دن سے جس دن وہ فوت ہوا۔'' انھوں نے کہا کہ جابر بن زید نے کہا: اسی دن سے جس دن وہ فوت ہوا۔ وہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی کہتے ہیں کہ جس دن وہ فوت ہوا، اسی دن شروع ہوگی۔ حماد کہتے ہیں: میں نے لیث سے سنا وہ حکم سے بیان کررہے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما انھوں نے کہا کہ علی کہتے ہیں کہ جس دن اس کے پاس خبر پہنچی اس دن شروع ہوگی۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے کہا: ''میں کہتا ہوں، جس دن وہ فوت ہوا۔''

فوائد:...... ایوب رحمہ اللہ نے اپنے شیوخ کے مطابق جیسا سنا ویسا فتویٰ دے دیا لیکن طلق کے ملنے پر مخالف رائے کا پتہ چلا تو ان کا دھیان اس جانب گیا اور ان کی سوچ میں وسعت پیدا ہوگئی لہٰذا سبیل الرشاد کے حصول کے لیے کثیر شیوخ سے استفادہ ضروری ہے۔

[55]...... بَاب الرَّجُلُ يُفْتِي بِالشَّيْءِ ثُمَّ يَرَى غَيْرَهُ

جو شخص کسی چیز کا فتویٰ دے پھر اسے بدل دے

671۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ..........

[1] صحیح مصنف ابن ابی شیبہ 5/196-198 و سنن ابن منصور، 10/249 (19005)

عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ أَتَيْنَا عُمَرَ فِي الْمُشَرَّكَةِ فَلَمْ يُشَرِّكْ ثُمَّ أَتَيْنَاهُ الْعَامَ الْمُقْبِلَ فَشَرَّكَ فَقُلْنَا لَهُ فَقَالَ تِلْكَ عَلَى مَا قَضَيْنَا وَهَذِهِ عَلَى مَا قَضَيْنَا۔ ❶

وہب بن منبہ بیان کرتے ہیں کہ حکم بن مسعود نے کہا: ''ہم عمر کے پاس مشرکہ میں آئے تو انہوں نے شریک نہیں کیا۔ پھر ہم ان کے پاس دوسرے سال گئے تو انہوں نے شریک کر دیا۔ ہم نے ان سے وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا: ''وہ فیصلہ اس حکم کی بنا پر تھا جو ہم نے پہلے کیا۔ اور یہ اس حکم کی بنا پر ہے جو ہم نے اب کیا۔''

فوائد:...... کسی نئی بات کے ظہور کے سبب اگر فتویٰ بدلنا پڑے تو انا کا مسئلہ بنائے بغیر اس کو بدل لینا چاہیے اس میں کوئی حرج نہیں ۔ بلکہ یہ خداخوف علماء کو شیوہ رہا ہے کہ وہ حقیقت بدلنے کی بجائے اپنا موقف بدلیا کرتے تھے۔

[56]...... بَاب فِي إِعْظَامِ الْعِلْمِ
علم کی تعظیم کرنے کا بیان

672- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ..........

حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ الْأَسْوَدُ قَالَ قَالَ ابْنُ مُنَبِّهٍ كَانَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِيمَا مَضَى يَضَنُّونَ بِعِلْمِهِمْ عَنْ أَهْلِ الدُّنْيَا فَيَرْغَبُ أَهْلُ الدُّنْيَا فِي عِلْمِهِمْ فَيَبْذُلُونَ لَهُمْ دُنْيَاهُمْ وَإِنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ الْيَوْمَ بَذَلُوا عِلْمَهُمْ لِأَهْلِ الدُّنْيَا فَزَهِدَ أَهْلُ الدُّنْيَا فِي عِلْمِهِمْ فَضَنُّوا عَلَيْهِمْ بِدُنْيَاهُمْ۔ ❷

حجاج اسود بیان کرتے ہیں کہ ابن منبہ نے کہا: ''پہلے علم والے جو گذر چکے ہیں اپنے علم سے دنیا والوں پر کنجوسی کرتے تھے۔ تو دنیا والے ان کے علم میں رغبت کرتے تھے اور ان پر اپنی دنیا خرچ کرتے تھے۔ اور آج کل اہل علم نے دنیا والوں کے لئے اپنے علم کو عالم کر دیا ہے اور دنیا والے ان کے علم سے بے رغبت ہو گئے ہیں۔ اور انہوں نے علم والوں پر اپنی دنیا سے کنجوسی کی۔''

فوائد:...... علم کی بات راغب لوگوں کو ہی سنانی بتانی چاہیے جو کہ اس کے اہل ہوں اس سے علم کی قدر ہوتی ہے اور علماء کی بھی جب کہ جاہلوں کے سامنے علم کے موتی بکھیرنا بھینس کے آگے بین بجانے کے مترادف ہے۔ امام اعمش کا قول بھی گزر چکا ہے کہ علم کا ضیاع غیر اہل لوگوں میں اس کا بیان کرنا ہے۔

---

❶ صحیح ابن ابی شیبه 255/11 (11144) مصنف عبدالرزاق 249/10 (19005)

❷ منقطع، ضعیف حجاج اسود نے وہب کو نہیں پایا۔

673- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْكُمَيْتِ............

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ وَهْبٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مُوسَى قَالَ مَرَّ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يُرِيدُ مَكَّةَ فَأَقَامَ بِهَا أَيَّامًا فَقَالَ هَلْ بِالْمَدِينَةِ أَحَدٌ أَدْرَكَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا لَهُ أَبُو حَازِمٍ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ لَهُ يَا أَبَا حَازِمٍ مَا هَذَا الْجَفَاءُ. قَالَ أَبُو حَازِمٍ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَأَيُّ جَفَاءٍ رَأَيْتَ مِنِّي. قَالَ أَتَانِي وُجُوهُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَلَمْ تَأْتِنِي. قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أُعِيذُكَ بِاللَّهِ أَنْ تَقُولَ مَا لَمْ يَكُنْ مَا عَرَفْتَنِي قَبْلَ هَذَا الْيَوْمِ وَلَا أَنَا رَأَيْتُكَ. قَالَ فَالْتَفَتَ سُلَيْمَانُ إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ فَقَالَ أَصَابَ الشَّيْخُ وَأَخْطَأْتُ. قَالَ سُلَيْمَانُ يَا أَبَا حَازِمٍ مَا لَنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ. قَالَ لِأَنَّكُمْ أَخْرَبْتُمُ الْآخِرَةَ وَعَمَّرْتُمُ الدُّنْيَا فَكَرِهْتُمْ أَنْ تُنْقَلُوا مِنَ الْعُمْرَانِ إِلَى الْخَرَابِ. قَالَ أَصَبْتَ يَا أَبَا حَازِمٍ فَكَيْفَ الْقُدُومُ غَدًا عَلَى اللَّهِ. قَالَ أَمَّا الْمُحْسِنُ فَكَالْغَائِبِ يَقْدُمُ عَلَى أَهْلِهِ وَأَمَّا الْمُسِيءُ فَكَالْآبِقِ يَقْدُمُ عَلَى

علی بن وہب ہمدانی بیان کرتے ہیں کہ ضحاک بن موسیٰ نے کہا کہ سلیمان بن عبدالملک کا مدینہ سے گزر ہوا اور وہ مکہ جانا چاہتے تھے تو چند دن مدینہ ہی میں قیام کیا انہوں نے مدینہ والوں سے کہا: ''کیا مدینہ میں کوئی ایسا آدمی ہے جو نبی ﷺ کے صحابہ سے ملا ہو؟'' انہوں نے کہا: ''ابو حازم ہیں۔'' انہوں نے ان کی طرف پیغام بھیجا، جب ابو حازم، سلیمان بن عبدالملک کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: ''اے ابو حازم! یہ کیسی جفا ہے؟'' ابو حازم نے کہا: ''اے امیرالمؤمنین ! آپ نے مجھ میں کونسی جفا دیکھی ہے؟'' انہوں نے کہا: ''میرے پاس مدینہ کے تمام لوگ آئے ہیں اور آپ میرے پاس نہیں آئے۔'' انہوں نے کہا: ''اے امیر المومنین! میں آپ کے لئے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ آپ وہ بات کہیں جو نہ ہوئی ہو، آج سے پہلے نہ میں آپ کو پہچانتا تھا اور نہ ہی میں نے آپ کو دیکھا تھا۔'' ضحاک بن موسیٰ کہتے ہیں کہ سلیمان نے محمد بن شہاب زہری کی طرف متوجہ ہو کر کہا: ''شیخ نے سچ کہا ہے اور تو نے غلطی کی ہے۔'' سلیمان نے کہا: ''اے ابوحازم! ہمیں کیا ہے کہ ہم موت کو برا سمجھتے ہیں۔'' ابو حازم نے کہا: ''اس لئے کہ تم نے آخرت کو اجاڑ دیا اور دنیا کو آباد کیا اور اب آبادی سے اجاڑ کی طرف منتقل ہونے کو برا سمجھتے ہو۔'' سلیمان نے کہا: ''اے ابو حازم! آپ نے سچ کہا اور کل کو اللہ کے پاس کیسے جانا ہوگا۔'' ابوحازم نے کہا: ''نیکی کرنے والا ایسے ہوگا جیسے غائب رہنے والا اپنے گھر والوں کے پاس

مَوْلَاهُ. فَبَكَى سُلَيْمَانُ وَقَالَ لَيْتَ شِعْرِي مَا لَنَا عِنْدَاللّٰهِ. قَالَ اعْرِضْ عَمَلَكَ عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ وَأَيَّ مَكَانٍ أَجِدُهُ قَالَ إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ. قَالَ سُلَيْمَانُ فَأَيْنَ رَحْمَةُ اللّٰهِ يَا أَبَا حَازِمٍ. قَالَ أَبُو حَازِمٍ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ. قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ يَا أَبَا حَازِمٍ فَأَيُّ عِبَادِ اللّٰهِ أَكْرَمُ قَالَ أُولُو الْمُرُوئَةِ وَالنُّهٰى. قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ فَأَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ أَبُو حَازِمٍ أَدَاءُ الْفَرَائِضِ مَعَ اجْتِنَابِ الْمَحَارِمِ. قَالَ سُلَيْمَانُ فَأَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ قَالَ أَبُوحَازِمٍ دُعَاءُ الْمُحْسَنِ إِلَيْهِ لِلْمُحْسِنِ. قَالَ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ لِلسَّائِلِ الْبَائِسِ وَجُهْدُ الْمُقِلِّ لَيْسَ فِيهَا مَنٌّ وَلَا أَذًى. قَالَ فَأَيُّ الْقَوْلِ أَعْدَلُ قَالَ قَوْلُ الْحَقِّ عِنْدَ مَنْ تَخَافُهُ أَوْ تَرْجُوهُ. قَالَ فَأَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَكْيَسُ قَالَ رَجُلٌ عَمِلَ بِطَاعَةِ اللّٰهِ وَدَلَّ النَّاسَ عَلَيْهَا. قَالَ فَأَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَحْمَقُ قَالَ رَجُلٌ انْحَطَّ فِي هَوَى أَخِيهِ وَهُوَ ظَالِمٌ فَبَاعَ آخِرَتَهُ بِدُنْيَا غَيْرِهِ. قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ أَصَبْتَ فَمَا تَقُولُ فِيمَا نَحْنُ

جاتا ہے اور جو برائی کرنے والا ہے وہ بھاگے ہوئے غلام کی طرح ہے جو اپنے آقا کے پاس جاتا ہے۔'' سلیمان رو دیئے اور انہوں نے کہا: ''کاش میں سمجھتا کہ ہمارے لئے اللہ کے پاس کیا ہے؟'' ابو حازم نے کہا: ''اپنے اعمال کو اللہ کی کتاب پر پیش کرو۔'' سلیمان نے کہا: ''انہیں میں کہاں پاؤں گا؟'' ابو حازم نے کہا: ''نیک لوگ نعمتوں میں ہوں گے۔ اور بدکار لوگ دوزخ میں ہوں گے۔'' (الانفطار:۱۴،۱۳) سلیمان نے کہا: ''اے ابوحازم! اللہ کی رحمت کہاں ہوگی؟'' ابو حازم نے کہا: ''اللہ کی رحمت نیکی کرنے والوں کے قریب ہے۔'' سلیمان نے ان سے کہا: ''اے ابو حازم! اللہ کے بندوں میں سے زیادہ عزت والا کون ہے؟'' انہوں نے کہا: ''صاحب مروت اور عقل مند۔'' سلیمان نے کہا: ''کون سے اعمال زیادہ افضل ہیں؟'' ابو حازم نے کہا: ''فرائض ادا کرنا حرام کردہ چیزوں سے پرہیز کرنا۔'' سلیمان نے کہا: ''کونسی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟'' ابو حازم نے کہا: ''جس پر احسان کیا گیا ہو اس کی دعا اپنے محسن کے لئے۔'' سلیمان نے کہا: ''کونسا صدقہ افضل ہے؟'' ابو حازم نے کہا: ''مصیبت زدہ سائل کو دینا اور جتلانا کرنے والے تنگ دست کی کمائی کوشش، جس میں احسان اور تکلیف دینا نہ ہو۔'' سلیمان نے کہا: ''کون سی بات زیادہ انصاف والی ہے؟'' ابوحازم نے کہا: ''اس شخص کے پاس سچی بات کہنا جس سے تمہیں خوف ہو یا جس سے تجھے کچھ اُمید ہو۔'' سلیمان نے کہا: ''مومنین میں سے زیادہ عقلمند کون ہے؟'' ابوحازم نے کہا:

فِيهِ. قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ تُعْفِينِي. قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ لَا وَلَكِنْ نَصِيحَةٌ تُلْقِيهَا إِلَيَّ. قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ آبَائَكَ قَهَرُوا النَّاسَ بِالسَّيْفِ وَأَخَذُوا هَذَا الْمُلْكَ عَنْوَةً عَلَى غَيْرِ مَشُورَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَلَا رِضَاهُمْ حَتَّى قَتَلُوا مِنْهُمْ مَقْتَلَةً عَظِيمَةً فَقَدْ ارْتَحَلُوا عَنْهَا فَلَوْ أُشْعِرْتَ مَا قَالُوا وَمَا قِيلَ لَهُمْ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا أَبَا حَازِمٍ. قَالَ أَبُو حَازِمٍ كَذَبْتَ إِنَّ اللَّهَ أَخَذَ مِيثَاقَ الْعُلَمَاءِ لَيُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا يَكْتُمُونَهُ. قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ فَكَيْفَ لَنَا أَنْ نُصْلِحَ قَالَ تَدَعُونَ الصَّلَفَ وَتَمَسَّكُونَ بِالْمَرُوئَةِ وَتَقْسِمُونَ بِالسَّوِيَّةِ. قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ كَيْفَ لَنَا بِالْمَأْخَذِ بِهِ قَالَ أَبُو حَازِمٍ تَأْخُذُهُ مِنْ حِلِّهِ وَتَضَعُهُ فِي أَهْلِهِ. قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ هَلْ لَكَ يَا أَبَا حَازِمٍ أَنْ تَصْحَبَنَا فَتُصِيبَ مِنَّا وَنُصِيبَ مِنْكَ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ. قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ وَلِمَ ذَاكَ قَالَ أَخْشَى أَنْ أَرْكَنَ إِلَيْكُمْ شَيْئًا قَلِيلًا فَيُذِيقَنِي اللَّهُ ضِعْفَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ. قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ ارْفَعْ إِلَيْنَا حَوَائِجَكَ قَالَ

''ایسا آدمی جو اللہ کی عبادت کرے اور لوگوں کو بھی اس کی ترغیب دے۔'' سلیمان نے کہا: ''کونسا مومن احمق ہے؟'' ابو حازم نے کہا: ''وہ آدمی جو اپنے ظالم بھائی کی خواہش میں گر گیا اور اپنی آخرت کو غیر کی دنیا کے بدلہ میں بیچ ڈالا۔'' سلیمان نے ان سے کہا: ''آپ نے سچ کہا، آپ ہمارے متعلق کیا کہتے ہیں؟'' ابو حازم نے کہا: ''اے امیر المؤمنین! مجھے معاف رکھئے۔'' سلیمان نے کہا: ''نہیں، مگر مجھے نصیحت کیجئے۔'' انہوں نے کہا: ''اے امیر المؤمنین! تمہار باپ دادا نے لوگوں کو تلواروں سے مغلوب کر دیا اور اس ملک کو زبردستی مسلمان کے مشورے اور خوشی کے بغیر لے لیا۔ حتی کہ ان میں سے بہت لوگ مارے گئے اور بڑی خونریزی کی وہ سے دنیا سے چلے گئے۔ کاش! آپ کو علم ہوتا کہ انہوں نے کیا کہا اور ان سے کیا کہا گیا۔'' پھر ان کی مجلس کے ایک آدمی نے ابو حازم سے کہا: ''اے ابوحازم! تم نے بری بات کہی۔'' ابو حازم نے کہا: ''تو جھوٹ بول رہا ہے کیونکہ اللہ نے علماء سے وعدہ لیا ہے کہ علم کو لوگوں کے سامنے واضح کریں گے اور اسے نہیں چھپائیں گے۔'' سلیمان نے ان سے کہا: ''ہماری اصلاح کیسے ہو گی؟'' ابو حازم نے کہا: ''تم شیخی کو چھوڑ دو اور عاجزی کو تھام لو اور مال برابر تقسیم کرو۔'' سلیمان نے کہا: ''ہمارے لئے مال لینا کیسا ہے؟'' ابوحازم نے کہا: ''تم اسے جائز طریقے سے لو اور اس کے حقداروں میں صرف کرو۔'' سلیمان نے ان سے کہا: ''اے ابو حازم! آپ کو کیا ہے آپ ہمارے پاس رہیں آپ کو ہم سے فائدہ پہنچے

تُنْجِيْنِيْ مِنَ النَّارِ وَتُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ. قَالَ
سُلَيْمَانُ لَيْسَ ذَاكَ إِلَيَّ قَالَ أَبُو حَازِمٍ
فَمَا لِي إِلَيْكَ حَاجَةٌ غَيْرُهَا. قَالَ
فَادْعُ لِي قَالَ أَبُو حَازِمٍ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ
سُلَيْمَانُ وَلِيَّكَ فَيَسِّرْهُ لِخَيْرِ الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ وَإِنْ كَانَ عَدُوَّكَ فَخُذْ
بِنَاصِيَتِهِ إِلَى مَا تُحِبُّ وَتَرْضَى. قَالَ لَهُ
سُلَيْمَانُ قَطُّ قَالَ أَبُو حَازِمٍ قَدْ أَوْجَزْتُ
وَأَكْثَرْتُ إِنْ كُنْتَ مِنْ أَهْلِهِ وَإِنْ لَمْ
تَكُنْ مِنْ أَهْلِهِ فَمَا يَنْفَعُنِي أَنْ أَرْمِيَ عَنْ
قَوْسٍ لَيْسَ لَهَا وَتَرٌ. قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ
أَوْصِنِي قَالَ سَأُوصِيكَ وَأُوجِزُ عَظِّمْ
رَبَّكَ وَنَزِّهْهُ أَنْ يَرَاكَ حَيْثُ نَهَاكَ
أَوْ يَفْقِدَكَ حَيْثُ أَمَرَكَ فَلَمَّا خَرَجَ
مِنْ عِنْدِهِ بَعَثَ إِلَيْهِ بِمِائَةِ دِينَارٍ وَكَتَبَ
إِلَيْهِ أَنْ أَنْفِقْهَا وَلَكَ عِنْدِي مِثْلُهَا
كَثِيرٌ. قَالَ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ وَكَتَبَ إِلَيْهِ يَا
أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أُعِيذُكَ بِاللَّهِ أَنْ
يَكُونَ سُؤَالُكَ إِيَّايَ هَزْلًا أَوْ رَدِّي
عَلَيْكَ بَذْلًا وَمَا أَرْضَاهَا لَكَ
فَكَيْفَ أَرْضَاهَا لِنَفْسِي. وَكَتَبَ إِلَيْهِ
إِنَّ مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ لَمَّا وَرَدَ مَاءَ
مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهَا رِعَاءً يَسْقُونَ وَوَجَدَ
مِنْ دُونِهِمْ جَارِيَتَيْنِ تَذُودَانِ فَسَأَلَهُمَا

اور ہمیں آپ سے فائدہ پہنچے۔'' انہوں نے کہا: ''میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔'' سلیمان نے ان سے کہا: ''کیوں؟'' انہوں نے کہا: ''میں تمہاری طرف تھوڑا سا جھک جاؤں گا تو اللہ دنیا اور آخرت کا دوگنا عذاب مجھے چکھائے گا۔'' سلیمان نے ان سے کہا: ''اپنی ضرورتوں کو ہمارے پاس پیش کیجئے۔'' ابوحازم نے ان سے کہا: ''تو مجھے آگ سے نجات دلا کر جنت میں داخل کرے گا؟'' سلیمان نے کہا: ''مجھے اس پر اختیار نہیں ہے۔'' ابوحازم نے کہا: ''اس کے علاوہ میری کوئی ضرورت نہیں ہے۔'' سلیمان نے کہا: ''میرے لئے دعا کیجئے۔'' ابو حازم نے کہا: ''اے اللہ! اگر سلیمان تیرا دوست ہے تو دنیا اور آخرت کی تمام بھلائیاں اس کے لئے آسان کر دے اور اگر یہ تیرا دشمن ہے تو اسے پیشانی سے پکڑ کر ایسی چیز کی طرف راغب کر جسے تو پسند کرتا ہے اور جس سے تو خوش ہے۔'' سلیمان نے ان سے کہا: ''بس کیجئے۔'' ابو حازم نے کہا: '' اگر تو اس کا اہل ہے تو میں نے مختصر مگر جامع دعا کی ہے اگر تو اس کا اہل نہیں ہے تو مجھے یہ بات کیا فائدہ دے گی کہ میں ایسی کمان سے تیر چلاؤں جس میں تانت نہیں ہے۔'' سلیمان نے ان سے کہا: ''مجھے نصیحت کیجئے۔'' ابوحازم نے کہا: ''میں آپ کو نصیحت کروں گا اور مختصر کروں گا، اپنے رب کی عظمت بیان کرو اور اسے اس بات سے پاک رکھو کہ وہ تمہیں وہاں دیکھے جہاں سے اس نے منع کیا ہے یا اس جگہ نہ پائے جہاں جانے کا اس نے تجھے حکم دیا ہے۔'' اور جب سلیمان اس کے پاس سے باہر گیا۔ تو ابو حازم کی

فَقَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّى يُصْدِرَ الرِّعَاءُ وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ فَسَقَى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّى إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ وَذَلِكَ أَنَّهُ كَانَ جَائِعًا خَائِفًا لَا يَأْمَنُ فَسَأَلَ رَبَّهُ وَلَمْ يَسْأَلِ النَّاسَ فَلَمْ يَفْطِنِ الرِّعَاءُ وَفَطِنَتِ الْجَارِيتَانِ فَلَمَّا رَجَعَتَا إِلَى أَبِيهِمَا أَخْبَرَتَاهُ بِالْقِصَّةِ وَبِقَوْلِهِ فَقَالَ أَبُوهُمَا وَهُوَ شُعَيْبٌ هَذَا رَجُلٌ جَائِعٌ فَقَالَ لِإِحْدَاهُمَا اذْهَبِي فَادْعِيهِ فَلَمَّا أَتَتْهُ عَظَّمَتْهُ وَغَطَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ إِنَّ أَبِي يَدْعُوكَ لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا فَشَقَّ عَلَى مُوسَى حِينَ ذَكَرَتْ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا وَلَمْ يَجِدْ بُدًّا مِنْ أَنْ يَتْبَعَهَا إِنَّهُ كَانَ بَيْنَ الْجِبَالِ جَائِعًا مُسْتَوْحِشًا فَلَمَّا تَبِعَهَا هَبَّتِ الرِّيحُ فَجَعَلَتْ تَصْفِقُ ثِيَابَهَا عَلَى ظَهْرِهَا فَتَصِفُ لَهُ عَجِيزَتَهَا وَكَانَتْ ذَاتَ عَجُزٍ وَجَعَلَ مُوسَى يُعْرِضُ مَرَّةً وَيَغُضُّ أُخْرَى فَلَمَّا عِيلَ صَبْرُهُ نَادَاهَا يَا أَمَةَ اللَّهِ كُونِي خَلْفِي وَأَرِينِي السَّمْتَ بِقَوْلِكِ ذَا. فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى شُعَيْبٍ إِذَا هُوَ بِالْعَشَاءِ مُهَيَّأً فَقَالَ لَهُ شُعَيْبٌ اجْلِسْ يَا شَابُّ فَتَعَشَّ. فَقَالَ

طرف سو دینار بھیجے اور لکھا: ''ان کو خرچ کرو آپ کے لئے میرے پاس اس کی مثل بہت زیادہ ہیں۔'' راوی کہتا ہے کہ ابو حازم نے واپس کر دیا اور اسے لکھا: ''اے امیر المؤمنین! میں آپ کو اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں کہ آپ مجھ سے کوئی فضول سوال کریں۔ یا آپ اور تیری بخشش کو تجھ پر واپس کر دوں اور میں انہیں آپ کے لئے بھی پسند نہیں کرتا اپنے لئے کیسے پسند کروں گا اور اس کی طرف یہ لکھا: ''موسیٰ بن عمران جب مدین میں پانی کے پاس پہنچے تو وہاں چرواہوں کو پایا۔ جو پانی پلا رہے تھے۔ اوران کے علاوہ دو لڑکیوں کو پایا جو (اپنے جانوروں کو) روک رہی تھیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا: ''ہم چرواہوں کے لوٹ جانے کے بعد پلائیں گی کیونکہ ہمارا باپ بہت بوڑھا ہے۔'' موسیٰ علیہ السلام نے انہیں پانی پلایا پھر سائے کی طرف چلے۔ اور کہا: ''اے میرے رب! میں اس بھلائی کا محتاج ہوں۔ جو تو نے میرے پاس اتاری۔'' اور یہ بات اس وجہ سے کہی کہ وہ بھوکے اور خوفزدہ تھے۔ اور کہیں امن نہ پایا تو اپنے رب سے سوال کیا۔ اور لوگوں سے سوال نہ کیا۔ اور چرواہے نہ سمجھ سکے اور دونوں لڑکیاں سمجھ گئیں۔ جب وہ اپنے باپ کے پاس واپس گئیں تو انہوں نے اس قصے کی اور موسیٰ کی بات کی خبر دی۔ تو ان کے باپ نے کہا اور وہ شعیب تھے: ''کہ وہ آدمی بھوکا ہے۔'' ان دونوں میں سے ایک سے کہا کہ اسے بلا لاؤ۔ جب وہ موسیٰ کے پاس گئی تو اس کی عزت کی اور اپنے چہرے کو چھپایا۔ اور کہنے لگی: ''میرا باپ تجھے بلا رہا ہے

لَهُ مُوسَى أَعُوذُ بِاللّٰهِ فَقَالَ لَهُ شُعَيْبٌ لِمَ أَمَا أَنْتَ جَائِعٌ. قَالَ بَلَى وَلٰكِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ هٰذَا عِوَضًا لِمَا سَقَيْتُ لَهُمَا وَإِنَّا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ لَا نَبِيعُ شَيْئًا مِنْ دِينِنَا بِمِلْءِ الْأَرْضِ ذَهَبًا. فَقَالَ لَهُ شُعَيْبٌ لَا يَا شَابُّ وَلٰكِنَّهَا عَادَتِي وَعَادَةُ آبَائِي نَقْرِي الضَّيْفَ وَنُطْعِمُ الطَّعَامَ فَجَلَسَ مُوسَى فَأَكَلَ. فَإِنْ كَانَتْ هٰذِهِ الْمِائَةُ دِينَارٍ عِوَضًا لِمَا حَدَّثْتُ فَالْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ فِي حَالِ الِاضْطِرَارِ أَحَلُّ مِنْ هٰذِهِ وَإِنْ كَانَ لِحَقٍّ لِي فِي بَيْتِ الْمَالِ فَلِي فِيهَا نُظَرَاءُ فَإِنْ سَاوَيْتَ بَيْنَنَا وَإِلَّا فَلَيْسَ لِي فِيهَا حَاجَةٌ۔[1]

تاکہ تجھے اس کی مزدوری دے جو تو نے ہمارے جانوروں کو پانی پلایا ہے۔'' جس وقت اس نے اپنے جانوروں کو پانی پلانے کی مزدوری کا ذکر کیا تو یہ بات موسیٰ علیہ السلام پر مشکل گزری۔ اورانہوں نے اس بات کے علاوہ کوئی چارا نہ سمجھا کہ اس کے پیچھے چلیں کیونکہ وہ ان پہاڑوں کے درمیان بھوکے اور خوفزدہ تھے۔ جب وہ اس کے پیچھے چلنے لگے تو ہوا تیز چلنے لگی اور اس لڑکی کے کپڑوں کو اس کی پشت سے اڑانے لگی۔ تو موسیٰ کو اس کا پچھلا حصہ نظر آنے لگا۔ اور وہ بڑے سرینوں والی تھی۔ اور موسیٰ کبھی منہ پھیر لیتے اور کبھی آنکھیں بند کر لیتے جب برداشت نہ ہوا تو اسے آواز دی: ''اے اللہ کی بندی! میرے پیچھے ہو جا اور مجھے یہ کہہ کر راستہ دکھا کہ وہ (راستہ) ہے۔'' جب شعیب کے پاس گئے تو کھانا تیار تھا۔ شعیب نے ان سے کہا: ''اے نوجوان! بیٹھ جا اور کھانا کھالے۔'' موسیٰ نے ان سے کہا: ''میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔'' شعیب نے ان سے کہا: ''کیوں، کیا تم بھوکے نہیں ہو؟'' موسیٰ نے کہا: ''کیوں نہیں مگر میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ یہ اس کے عوض میں نہ ہو جو میں نے آپ کے جانوروں کو پانی پلایا ہے۔ اور میں ایسے خاندان سے ہوں جو سونے سے بھری ہو زمین کے بدلہ میں بھی اپنے دین سے کچھ فروخت نہیں کرتے۔'' شعیب نے کہا: ''نہیں اے نوجوان! میری اور میرے آباء واجداد کی عادت ہے کہ ہم مہمان کو دعوت دیتے ہیں اور کھانا کھلاتے ہیں۔'' تو موسیٰ بیٹھ گئے اور بیٹھ کر کھانا کھایا۔'' اگر یہ سو دینار اس کے بدلہ میں ہیں جو میں نے بیان کیا ہے تو مجبوری کی حالت میں مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اس سے زیادہ حلال ہے اور اگر یہ بیت المال سے ملا ہے تو میرے علاوہ اور بہت سے حقدار ہیں۔ اور آپ نے ہمارے درمیان تقسیم میں برابری کی ہے تو ٹھیک ہے ورنہ مجھے ان کی کوئی ضرورت نہیں۔''

---

[1] ضعیف اس میں مسلسل مجہول راوی ہیں۔ الحلیۃ 3/234، 237

فوائد:...... حق کہنا اور ڈٹ جانا یہی علماء کی شان ہے کہ نہ تو مال کی لالچ اور نہ ہی سلطنت کا خوف کوئی بھی چیز ان کے انحراف کا باعث نہ بن سکی۔

674۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عُثْمَانَ الْبَصْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقَسْمَلِيِّ ....

أَخْبَرَنَا زَيْدٌ الْعَمِّيُّ عَنْ بَعْضِ الْفُقَهَاءِ أَنَّهُ قَالَ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ اعْمَلْ بِعِلْمِكَ وَأَعْطِ فَضْلَ مَالِكَ وَاحْبِسِ الْفَضْلَ مِنْ قَوْلِكَ إِلَّا بِشَيْءٍ مِنَ الْحَدِيثِ يَنْفَعُكَ عِنْدَ رَبِّكَ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ إِنَّ الَّذِي عَلِمْتَ ثُمَّ لَمْ تَعْمَلْ بِهِ قَاطِعٌ حُجَّتَكَ وَمَعْذِرَتَكَ عِنْدَ رَبِّكَ إِذَا لَقِيتَهُ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ إِنَّ الَّذِي أُمِرْتَ بِهِ مِنْ طَاعَةِ اللَّهِ لَيَشْغَلُكَ عَمَّا نُهِيتَ عَنْهُ مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ لَا تَكُونَنَّ قَوِيًّا فِي عَمَلِ غَيْرِكَ ضَعِيفًا فِي عَمَلِ نَفْسِكَ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ لَا يَشْغَلَنَّكَ الَّذِي لِغَيْرِكَ عَنِ الَّذِي لَكَ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ جَالِسِ الْعُلَمَاءَ وَزَاحِمْهُمْ وَاسْتَمِعْ مِنْهُمْ وَدَعْ مُنَازَعَتَهُمْ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ عَظِّمِ الْعُلَمَاءَ لِعِلْمِهِمْ وَصَغِّرِ الْجُهَّالَ لِجَهْلِهِمْ وَلَا تُبَاعِدْهُمْ وَقَرِّبْهُمْ وَعَلِّمْهُمْ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ لَا تُحَدِّثْ بِحَدِيثٍ فِي مَجْلِسٍ حَتَّى تَفْهَمَهُ وَلَا تُجِبْ امْرَأً فِي قَوْلِهِ حَتَّى تَعْلَمَ مَا قَالَ

زید عمی بیان کرتے ہیں کہ بعض علماء نے کہا: ''اے صاحب علم! اپنے علم پر عمل کر اور اپنے مال سے زائد حصہ لوگوں کو دے اور اپنی زائد بات کو روک لے۔ صرف وہ بات کہو جو تجھے تیرے رب کے نزدیک نفع دے۔ اے صاحب علم! جس بات کا تجھے علم ہوا پھر تو نے اس پر عمل نہ کیا تو جس وقت تو اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو یہ بات تیری حجت اور معذرت کو ختم کر دی گی۔ اے صاحب علم! اللہ کی عبادت جس کا تجھے حکم کیا گیا ہے وہ تجھے اس کی نا فرمانی سے روکے گی۔ جس سے تجھے منع کیا گیا ہے۔ اے صاحب علم! اپنے کام میں کمزور اور غیر کے کام میں مضبوط نہ ہو۔ اور اے صاحب علم! دوسروں کا کام تجھے اپنے کام سے نہ روکے۔ اے صاحب علم! علماء کی تعظیم کر اور ان پر ہجوم رکھ اور ان کی باتیں سنو اور ان سے جھگڑا نہ کرو۔ اے صاحب علم! علماء کے علم کی وجہ سے ان کی تعظیم کر اور جاہلوں کو ان کی جہالت کی وجہ سے چھوٹا جان اور ان کو دور نہ کر بلکہ ان کو قریب کر اور ان کو علم پڑھا اے عالم! کسی مجلس میں کوئی بات نہ کر حتی کہ تو اسے سمجھ لے۔ تو کسی کی بات کا جواب نہ دے حتی کہ اس کو سمجھ لے جو اس نے تجھے بات کہی۔ اے صاحب علم! اللہ سے اور لوگوں سے دھوکا نہ کھا کیونکہ اللہ سے دھوکا کھانا یہ ہے کہ اس کے حکم کو چھوڑ دیا جائے۔ اور لوگوں سے دھوکا کھانا یہ ہے کہ ان کی

لَكَ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ لَا تَغْتَرَّ بِاللَّهِ وَلَا تَغْتَرَّ بِالنَّاسِ فَإِنَّ الْغِرَّةَ بِاللَّهِ تَرْكُ أَمْرِهِ وَالْغِرَّةَ بِالنَّاسِ اتِّبَاعُ أَهْوَائِهِمْ وَاحْذَرْ مِنَ اللَّهِ مَا حَذَّرَكَ مِنْ نَفْسِهِ وَاحْذَرْ مِنَ النَّاسِ فِتْنَتَهُمْ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ إِنَّهُ لَا يَكْمُلُ ضَوْءُ النَّهَارِ إِلَّا بِالشَّمْسِ كَذَلِكَ لَا تَكْمُلُ الْحِكْمَةُ إِلَّا بِطَاعَةِ اللَّهِ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ إِنَّهُ لَا يَصْلُحُ الزَّرْعُ إِلَّا بِالْمَاءِ وَالتُّرَابِ كَذَلِكَ لَا يَصْلُحُ الْإِيمَانُ إِلَّا بِالْعِلْمِ وَالْعَمَلِ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ كُلُّ مُسَافِرٍ مُتَزَوِّدٌ وَسَيَجِدُ إِذَا احْتَاجَ إِلَى زَادِهِ مَا تَزَوَّدَ وَكَذَلِكَ سَيَجِدُ كُلُّ عَامِلٍ إِذَا احْتَاجَ إِلَى عَمَلِهِ فِي الْآخِرَةِ مَا عَمِلَ فِي الدُّنْيَا يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَحُضَّكَ عَلَى عِبَادَتِهِ فَاعْلَمْ أَنَّهُ إِنَّمَا أَرَادَ أَنْ يُبَيِّنَ لَكَ كَرَامَتَكَ عَلَيْهِ فَلَا تَحَوَّلَنَّ إِلَى غَيْرِهِ فَتَرْجِعَ مِنْ كَرَامَتِهِ إِلَى هَوَانِهِ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ إِنَّكَ إِنْ تَنْقُلْ الْحِجَارَةَ وَالْحَدِيدَ أَهْوَنُ عَلَيْكَ مِنْ أَنْ تُحَدِّثَ مَنْ لَا يَعْقِلُ حَدِيثَكَ وَمَثَلُ الَّذِي يُحَدِّثُ مَنْ لَا يَعْقِلُ حَدِيثَهُ كَمَثَلِ الَّذِي يُنَادِي الْمَيِّتَ وَيَضَعُ الْمَائِدَةَ لِأَهْلِ

خواہشات کی فرمانبرداری کی جائے۔ اور اللہ کی طرف سے اس چیز سے ڈر جس چیز سے اس نے تجھے ڈرایا ہے۔ اور لوگوں کو اس کے فتنہ سے خبردار کرو۔ اے صاحب علم! دن کی روشنی سورج کے بغیر مکمل نہیں ہوتی۔ اسی طرح علم اللہ کی فرمانبرداری کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔ اے صاحب علم! کھیتی پانی اور مٹی کے بغیر درست نہیں ہوتی اس طرح ایمان، علم اور عمل کے بغیر درست نہیں ہوتا۔ اے صاحب علم! ہر مسافر زاد راہ لیتا ہے اور قریب ہے کہ جب اسے زادراہ کی ضرورت پڑے تو وہ چیز پائے جو اس نے زادراہ لی ہے اس طرح ہر عمل کرنے والا جب اسے آخرت میں عمل کی ضرورت پڑے گی تو دنیا میں جو کچھ اس نے عمل کیا تھا۔ اس کا ثواب پائے گا۔ اے صاحب علم! جب اللہ تعالیٰ چاہے تو اپنی عبادت پر تجھے آمادہ کرے تو جان لے اس نے صرف یہی چاہا ہے کہ تجھ پر ظاہر کر دے کہ اس کے نزدیک تیری عزت ہے اس کے علاوہ کسی اور کی طرف نہ گھومنا ورنہ تو اس کی عزت سے ذلت کی طرف لوٹ آئے گا۔ اے صاحب علم! اگر تو پتھر اور لوہا اکٹھا کرے تو تجھ پر اس سے زیادہ آسان ہے کہ تو اپنی بات کسی ایسے آدمی کے پاس بیان کرے جو تیری بات کو نہ سمجھ سکتا ہو اور اس شخص کی مثال جو اپنی بات اس کے پاس بیان کرتا ہے جو قبول نہیں کرتا اس شخص کی طرح ہے جو مردے کو پکارتا ہے اور قبروں والوں کے لئے کھانا رکھتا ہے۔''

الْقُبُورِ۔ (1)

فوائد:...... کیا ہی بہترین مثال ہے کہ جاہلوں میں علمی گفتگو ایسے ہی ہے کیا جیسے قبر والوں کے لیے دسترخوان لگانا یا مردے کو پکارنا۔ جس طرح مردے دسترخوان سے کچھ نہیں اٹھا سکتے۔ اسی طرح جاہلوں کے دامن ہمیشہ علم سے خالی رہتے ہیں۔

[57]...... بَاب رِسَالَةِ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ الْخَوَّاصِ الشَّامِيِّ

عباد بن عباد خواص شامی کا خط

675۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سُلَيْمَانَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْطَاكِيُّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ الْخَوَّاصِ الشَّامِيِّ أَبِي عُتْبَةَ قَالَ أَمَّا بَعْدُ اعْقِلُوا وَالْعَقْلُ نِعْمَةٌ فَرُبَّ ذِي عَقْلٍ قَدْ شُغِلَ قَلْبُهُ بِالتَّعَمُّقِ فِيمَا هُوَ عَلَيْهِ ضَرَرٌ عَنِ الِانْتِفَاعِ بِمَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ حَتَّى صَارَ عَنْ ذَلِكَ سَاهِيًا وَمِنْ فَضْلِ عَقْلِ الْمَرْءِ تَرْكُ النَّظَرِ فِيمَا لَا نَظَرَ فِيهِ حَتَّى لَا يَكُونَ فَضْلُ عَقْلِهِ وَبَالًا عَلَيْهِ فِي تَرْكِ مُنَافَسَةِ مَنْ هُوَ دُونَهُ فِي الْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ أَوْ رَجُلٍ شُغِلَ قَلْبُهُ بِبِدْعَةٍ قَلَّدَ فِيهَا دِينَهُ رِجَالًا دُونَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَوِ اكْتَفَى بِرَأْيِهِ فِيمَا لَا يَرَى الْهُدَى إِلَّا فِيهَا وَلَا يَرَى الضَّلَالَةَ إِلَّا بِتَرْكِهَا يَزْعُمُ أَنَّهُ أَخَذَهَا مِنَ الْقُرْآنِ وَهُوَ يَدْعُو إِلَى

عبدالملک بن سلیمان ابوعبدالرحمٰن انطا کی کہتے ہیں کہ ابو عقبہ عباد بن عباد خواص شامی نے لکھا کہ ’’حمد صلوٰۃ کے بعد تم لوگ سمجھو اور سمجھ بڑی نعمت ہے کیونکہ بہت سے عقلمند جن کا دل اس چیز کی گہرائی اور باریکی میں جانے کی وجہ سے جو اس کے لئے نقصان دہ ہے ضروری چیز سے فائدہ اٹھانے سے رکا ہوا ہے حتی کہ وہ اسے بھول گیا۔ اور یہ بات انسان کے کمال عقل سے ہے کہ وہ اس چیز پر غور نہ کرے جو قابل غور نہیں ہے تاکہ اس کا کمال عقل اس کے لیے اچھے اعمال میں اپنے سے کم تر کے ساتھ مقابلہ کرنے میں وبالِ جان نہ بن جائے، شخص سے گرفت نہ کرے یا وہ جس کا دل کسی بدعت میں مشغول ہو۔ جس نے اپنے دین کو رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کے علاوہ اور لوگوں کے سپرد کر دیا ہے یا اس بدعت کے متعلق اپنے رائے پر اکتفا کیا۔ کہ اس کو اسی میں ہدایت اور اس کو چھوڑنے میں گمراہی نظر آتی ہے۔ وہ گمان کرتے ہیں کہ اس نے اسے قرآن سے لیا ہے۔ حالانکہ وہ قرآن سے راہنماؤں کی طرف دعوت دیتا ہے۔ کیا اس کے اور اس کے ساتھیوں

(1) اسنادہ مظلم دارمی بیان کرنے میں اکیلے ہیں۔

فِرَاقِ الْقُرْآنِ أَفَمَا كَانَ لِلْقُرْآنِ حَمَلَةٌ قَبْلَهُ وَقَبْلَ أَصْحَابِهِ يَعْمَلُونَ بِمُحْكَمِهِ وَيُؤْمِنُونَ بِمُتَشَابِهِهِ وَكَانُوا مِنْهُ عَلَىٰ مَنَارٍ كَوَضَحِ الطَّرِيقِ فَكَانَ الْقُرْآنُ إِمَامَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِمَامًا لِأَصْحَابِهِ وَكَانَ أَصْحَابُهُ أَئِمَّةً لِمَنْ بَعْدَهُمْ رِجَالٌ مَعْرُوفُونَ مَنْسُوبُونَ فِي الْبُلْدَانِ مُتَّفِقُونَ فِي الرَّدِّ عَلَىٰ أَصْحَابِ الْأَهْوَاءِ مَعَ مَا كَانَ بَيْنَهُمْ مِنَ الْاِخْتِلَافِ وَتَسَكَّعَ أَصْحَابُ الْأَهْوَاءِ بِرَأْيِهِمْ فِي سُبُلٍ مُخْتَلِفَةٍ جَائِرَةٍ عَنِ الْقَصْدِ مُفَارِقَةٍ لِلصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ فَتَوَّهَتْ بِهِمْ أَدِلَّاؤُهُمْ فِي مَهَامِهِ مُضِلَّةٍ فَأَمْعَنُوا فِيهَا مُتَعَسِّفِينَ فِي تِيهِهِمْ كُلَّمَا أَحْدَثَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ بِدْعَةً فِي ضَلَالَتِهِمْ انْتَقَلُوا مِنْهَا إِلَىٰ غَيْرِهَا لِأَنَّهُمْ لَمْ يَطْلُبُوا أَثَرَ السَّالِفِينَ وَلَمْ يَقْتَدُوا بِالْمُهَاجِرِينَ وَقَدْ ذُكِرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ لِزِيَادٍ هَلْ تَدْرِي مَا يَهْدِمُ الْإِسْلَامَ زَلَّةُ عَالِمٍ وَجِدَالُ مُنَافِقٍ بِالْقُرْآنِ وَأَئِمَّةٌ مُضِلُّونَ اتَّقُوا اللَّهَ وَمَا حَدَثَ فِي قُرَّائِكُمْ وَأَهْلِ مَسَاجِدِكُمْ مِنَ الْغِيبَةِ وَالنَّمِيمَةِ وَالْمَشْيِ بَيْنَ النَّاسِ بِوَجْهَيْنِ

سے پہلے قرآن جاننے والے نہ تھے۔ جو اس کی محکم آیات پر عمل کرتے تھے اور اس کی متشابہات پر ایمان رکھتے تھے۔ اور قرآن کی طرف سے وہ نہایت کھلے ہوئے راستہ کے نشانات پر تھے۔ اور قرآن رسول اللہ ﷺ کا پیشوا تھا۔ اور رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے پیشوا تھے۔ اور آپ کے صحابہ اپنے بعد والوں کے پیشوا تھے۔ وہ لوگ تھے جو شہروں میں مشہور و معروف تھے۔ اور باوجود اس کے کہ ان کے آپس میں اختلاف تھے وہ بدعتوں کے رد میں متفق تھے۔ اور بدعتوں کو ان کی رائے نے مختلف راستوں میں حیران کر دیا۔ جو میانہ روی سے ٹیڑھے اور سیدھے راستہ سے الگ ہیں۔ اور ان کے امیروں نے ان کو گمراہی کے میدانوں میں تھکا دیا اور وہ ان میں اپنی رفتار سے بھٹکے ہوئے چلے جب شیطان نے ان کی گمراہی کے لئے کوئی بدعت نکالی تو اس کو چھوڑ کر وہ اور کی طرف مائل ہوئے کیونکہ انہوں نے اسلاف کا قول نہ دیکھا۔ اور نہ ہی مہاجرین کی فرمانبرداری کی۔'' عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے زیاد سے کہا: ''کیا تم جانتے ہو کہ اسلام کو کونسی چیز گراتی ہے؟ عالم کی بھول اور منافق کا قرآن سے جھگڑا کرنا اور گمراہ پیشوا۔ اللہ کی نافرمانی سے بچو، غیبت اور چغلی اور دوغلے پن سے بچو جو تمہارے قرآن کے حافظوں اور مسجد میں رہنے والوں میں موجود ہے اور ذکر کیا گیا ہے کہ دنیا میں دوغلہ پن اختیار کرنے والے دوزخ میں بھی ایسا ہی کریں گے۔ غیبت کرنے والا تجھ سے ملتا ہے تو تجھ سے دوسرے کی غیبت کرتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ تو اس کی غیبت کو

وَلِسَانَيْنِ وَقَدْ ذُكِرَ أَنَّ مَنْ كَانَ ذَا
وَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ فِي
النَّارِ يَلْقَاكَ صَاحِبُ الْغِيبَةِ فَيَغْتَابُ
عِنْدَكَ مَنْ يَرَى أَنَّكَ تُحِبُّ غِيبَتَهُ
وَيُخَالِفُكَ إِلَى صَاحِبِكَ فَيَأْتِيهِ
عَنْكَ بِمِثْلِهِ فَإِذَا هُوَ قَدْ أَصَابَ عِنْدَ
كُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا حَاجَتَهُ وَخَفِيَ عَلَى
كُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا مَا أُتِيَ بِهِ عِنْدَ
صَاحِبِهِ حُضُورُهُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَهُ
حُضُورُ الْإِخْوَانِ وَغَيْبَتُهُ عَلَى مَنْ غَابَ
عَنْهُ غَيْبَةُ الْأَعْدَاءِ مَنْ حَضَرَ مِنْهُمْ
كَانَتْ لَهُ الْأَثَرَةُ وَمَنْ غَابَ مِنْهُمْ لَمْ
تَكُنْ لَهُ حُرْمَةٌ يَفْتِنُ مَنْ حَضَرَهُ
بِالتَّزْكِيَةِ وَيَغْتَابُ مَنْ غَابَ عَنْهُ بِالْغِيبَةِ
فَيَا لَعِبَادَ اللَّهِ أَمَا فِي الْقَوْمِ مِنْ رَشِيدٍ
وَلَا مُصْلِحٍ يَقْمَعُ هَذَا عَنْ مَكِيدَتِهِ
وَيَرُدُّهُ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ بَلْ
عَرَفَ هَوَاهُمْ فِيمَا مَشَى بِهِ إِلَيْهِمْ
فَاسْتَمْكَنَ مِنْهُمْ وَأَمْكَنُوهُ مِنْ حَاجَتِهِ
فَأَكَلَ بِدِينِهِ مَعَ أَدْيَانِهِمْ فَاللَّهَ اللَّهَ
ذُبُّوا عَنْ حُرَمِ أَغْيَابِكُمْ وَكُفُّوا
أَلْسِنَتَكُمْ عَنْهُمْ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ وَنَاصِحُوا
اللَّهَ فِي أُمَّتِكُمْ إِذْ كُنْتُمْ حَمَلَةَ الْكِتَابِ
وَالسُّنَّةِ فَإِنَّ الْكِتَابَ لَا يَنْطِقُ حَتَّى

پسند کرتا ہے اور تیرے ساتھی کے پاس جاتا ہے تو تیرے بارے میں اس سے اسی طرح کی باتیں کرتا ہے اور تم دونوں سے اپنی ضرورت پوری کرتا ہے اور تم دونوں سے وہ بات چھپی رہتی ہے جو دوسرے ساتھی کے پاس کرتا ہے جس کے سامنے ہوتا ہے اس طرح سامنے ہوتا ہے جس طرح دوست سامنے ہوتا ہے اور جس کی پیٹھ پیچھے ہوتا ہے تو ایسے ہوتا ہے جیسے دشمن ہوتا ہے۔ جس کے سامنے ہوتا ہے اس کی خصوصیت ظاہر ہوتی ہے اور جس کے پیٹھ پیچھے ہوتا ہے۔ اس کی عزت باقی نہیں رہتی۔ جس کے پاس ہوتا ہے، اسے تعریف سے دھوکا دیتا ہے اور جس کی سے غائب ہوتا ہے۔ اس کی غیبت کرتا ہے۔ اے اللہ کے بندو! کیا تم لوگوں میں کوئی اچھا آدمی اور اصلاح کرنے والا نہیں جو اس مکاری کو ختم کرے اور اپنے مسلمان کی عزت کا دفاع کرے، بلکہ اس کو ان کی خواہش معلوم ہوئی تو اس نے ان سے اپنی ضرورت پوری کی اور انہوں نے بھی اس کی ضرورت پوری کر دی۔ اور اس نے ان کے دین کے ساتھ اپنے دین کو بھی برباد کیا۔ اس لئے تم اللہ سے ڈرو اور اپنے غیر موجود لوگوں کی عزت سے (برائی کو) دور کرو۔ اور ان کا ذکر بھلائی سے کرو۔ اور اللہ سے اپنی قوم کی خیر خواہی چاہو۔ تم قرآن و حدیث کے عالم ہو اور قرآن کلام نہیں کرتا جب تک اس سے کلام نہ کیا جائے اور سنت خود عمل نہیں کر سکتی یہاں تک کہ اس پر عمل کیا جائے اور جاہل کیسے جان سکے گا جب عالم ہی خاموش ہو گا اور ظاہراً بری بات سے منع نہیں کرے گا اور جو بھلائی چھوڑ دی گئی ہے اس کا

يُنْطَقَ بِهِ وَإِنَّ السُّنَّةَ لَا تَعْمَلُ حَتَّى
يُعْمَلَ بِهَا فَمَتَى يَتَعَلَّمُ الْجَاهِلُ إِذَا
سَكَتَ الْعَالِمُ فَلَمْ يُنْكِرْ مَا ظَهَرَ وَلَمْ
يَأْمُرْ بِمَا تُرِكَ وَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ
الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ
لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ اتَّقُوا اللَّهَ فَإِنَّكُمْ
فِي زَمَانٍ رَقَّ فِيهِ الْوَرَعُ وَقَلَّ فِيهِ
الْخُشُوعُ وَحَمَلَ الْعِلْمَ مُفْسِدُوهُ
فَأَحَبُّوا أَنْ يُعْرَفُوا بِحَمْلِهِ وَكَرِهُوا أَنْ
يُعْرَفُوا بِإِضَاعَتِهِ فَنَطَقُوا فِيهِ بِالْهَوَى
لَمَّا أَدْخَلُوا فِيهِ مِنَ الْخَطَإِ وَحَرَّفُوا
الْكَلِمَ عَمَّا تَرَكُوا مِنَ الْحَقِّ إِلَى مَا
عَمِلُوا بِهِ مِنْ بَاطِلٍ فَذُنُوبُهُمْ ذُنُوبٌ لَا
يُسْتَغْفَرُ مِنْهَا وَتَقْصِيرُهُمْ تَقْصِيرٌ لَا
يُعْتَرَفُ بِهِ كَيْفَ يَهْتَدِي الْمُسْتَدِلُّ
الْمُسْتَرْشِدُ إِذَا كَانَ الدَّلِيلُ حَائِرًا؟
أَحَبُّوا الدُّنْيَا وَكَرِهُوا مَنْزِلَةَ أَهْلِهَا
فَشَارَكُوهُمْ فِي الْعَيْشِ وَزَايَلُوهُمْ
بِالْقَوْلِ وَدَافَعُوا بِالْقَوْلِ عَنْ أَنْفُسِهِمْ
أَنْ يُنْسَبُوا إِلَى عَمَلِهِمْ فَلَمْ يَتَبَرَّءُوا
مِمَّا انْتَفَوْا مِنْهُ وَلَمْ يَدْخُلُوا فِيمَا نَسَبُوا
إِلَيْهِ أَنْفُسَهُمْ لِأَنَّ الْعَامِلَ بِالْحَقِّ مُتَكَلِّمٌ
وَإِنْ سَكَتَ وَقَدْ ذُكِرَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى
يَقُولُ إِنِّي لَسْتُ كُلَّ كَلَامِ الْحَكِيمِ

حکم نہیں کرے گا۔ حالانکہ جنہیں کتاب دی گئی اللہ نے ان سے وعدہ لیا ہے کہ: ''وہ اسے لوگوں کے سامنے بیان کریں گے اور اسے نہیں چھپائیں گے۔'' تم اللہ سے ڈرو، کیونکہ تم ایسے زمانہ میں ہو جس میں پرہیز گاری کمزور اور عاجزی کم ہوگئی ہے۔ اور علم کو اس کے بگاڑنے والوں نے حاصل کیا اور انہوں نے اس بات کو پسند کیا کہ وہ علم حاصل کر کے مشہور ہوں اور اس بات کو ناپسند کیا کہ علم برباد کرنے میں مشہور ہوں۔ اس میں غلطیاں داخل کرنے کی وجہ سے انہوں نے علم میں اپنی خواہشات کے موافق کام کیا۔ اور مسائل کو انھوں نے صحیح باتوں سے پھیر کر جسے انہوں نے چھوڑ دیا ان غلط باتوں کی طرف لے جاتے ہیں جس پر انہوں نے عمل کیا۔ لہٰذا ان کے گناہ ایسے ہیں جو بخشے نہیں جاتے اور ان کا قصور ایسا ہے جس کا اقرار نہیں کیا جاتا۔ جب راہبر ہی راستہ سے بھٹکا ہوا ہو تو راہ رو اور راستہ تلاش کرنے والا سیدھی راہ کیسے پائے گا انہوں نے دنیا کو پسند کیا اور دنیا داروں کے مرتبہ کو ناپسند کیا لہٰذا وہ عیش و عشرت میں تو ان کے شریک رہے اور بات چیت میں ان سے الگ رہے اور باتوں کے ذریعہ سے انہوں نے اپنے آپ سے اس بات کو دور کرنا چاہا کہ دنیا داروں کی طرف ان کی نسبت کی جائے۔ لہٰذا وہ جس چیز کی نفی کرتے تھے اس سے بیزار نہ ہوسکے۔ اور جس چیز کی طرف انہوں نے نسبت کی اس میں داخل نہ ہوسکے۔ کیونکہ جو شخص حق پر عمل کرے وہ (اپنے عمل سے) بولتا ہے اگرچہ خاموش ہی ہو۔ اور ذکر کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ

أَتَقَبَّلُ وَلَكِنِّي أَنْظُرُ إِلَى هَمِّهِ وَهَوَاهُ فَإِنْ كَانَ هَمُّهُ وَهَوَاهُ لِي جَعَلْتُ صَمْتَهُ حَمْدًا وَوَقَارًا لِي وَإِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا لَمْ يَعْمَلُوا بِهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا كُتُبًا وَقَالَ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ قَالَ الْعَمَلُ بِمَا فِيهِ وَلَا تَكْتَفُوا مِنَ السُّنَّةِ بِانْتِحَالِهَا بِالْقَوْلِ دُونَ الْعَمَلِ بِهَا فَإِنَّ انْتِحَالَ السُّنَّةِ دُونَ الْعَمَلِ بِهَا كَذِبٌ بِالْقَوْلِ مَعَ إِضَاعَةِ الْعَمَلِ وَلَا تَعِيبُوا بِالْبِدَعِ تَزَيُّنًا بِعَيْبِهَا فَإِنَّ فَسَادَ أَهْلِ الْبِدَعِ لَيْسَ بِزَائِدٍ فِي صَلَاحِكُمْ وَلَا تَعِيبُوهَا بَغْيًا عَلَى أَهْلِهَا فَإِنَّ الْبَغْيَ مِنْ فَسَادِ أَنْفُسِكُمْ وَلَيْسَ يَنْبَغِي لِلطَّبِيبِ أَنْ يُدَاوِيَ الْمَرْضَى بِمَا يُبَرِّئُهُمْ وَيُمْرِضُهُ فَإِنَّهُ إِذَا مَرِضَ اشْتَغَلَ بِمَرَضِهِ عَنْ مُدَاوَاتِهِمْ وَلَكِنْ يَنْبَغِي أَنْ يَلْتَمِسَ لِنَفْسِهِ الصِّحَّةَ لِيَقْوَى بِهِ عَلَى عِلَاجِ الْمَرْضَى فَلْيَكُنْ أَمْرُكُمْ فِيمَا تُنْكِرُونَ عَلَى إِخْوَانِكُمْ نَظَرًا مِنْكُمْ لِأَنْفُسِكُمْ وَنَصِيحَةً مِنْكُمْ لِرَبِّكُمْ وَشَفَقَةً مِنْكُمْ عَلَى إِخْوَانِكُمْ وَأَنْ تَكُونُوا مَعَ ذَلِكَ بِعُيُوبِ أَنْفُسِكُمْ أَعْنَى مِنْكُمْ بِعُيُوبِ

فرماتا ہے: ”میں دانا کے ہر قول کو قبول نہیں کرتا، مگر میں اس کی خواہش اور ارادے کو دیکھتا ہوں اگر اس کی خواہش اور ارادہ میرے لئے ہو تو اس کی خاموشی کو اپنی تعریف اور عزت قرار دیتا ہوں اگرچہ وہ بات نہ کرے۔“ اور اللہ فرماتا ہے: ”تورات دیئے گئے لوگوں کی کی مثال جنھوں نے پھر اسے نہ اُٹھایا (یعنی اس پر عمل نہ کیا) اس گدھے کی طرح ہے جو بوجھ اٹھاتا ہے۔“ (الجمعة : آیت نمبر ۵) اوراللہ فرماتا ہے: ”جو کچھ ہم نے تمہیں دیا اسے مضبوطی سے تھام لو۔“ (بقرۃ: ۶۳) یعنی جو کچھ اس میں ہے اس پر عمل کرو۔ لہٰذا حدیث پر عمل کئے بغیر اس کے زبانی نسبت پر اکتفا نہ کرو کیونکہ حدیث پر عمل کئے بغیر اس کا دعویٰ کرنا قول جھٹلانا ہے اور علم کا برباد کرنا۔ اور بدعتوں کی برائی اس غرض سے نہ کرو کہ اس سے تمہیں زینت حاصل ہو۔ کیونکہ کا بگاڑ تمہاری بھلائی میں زیادتی نہیں کرسکتا۔ اور بدعات والوں پر سرکشی کرتے ہوئے انھیں عیب نہ لگاؤ۔ کیونکہ یہ سرکشی تمہارے نفسوں کی برائی کی وجہ سے ہے۔ اور حکیم کو لائق نہیں کہ وہ بیمار کا ایسی دوا سے علاج کرے جو بیمار کو تو اچھا کردے مگر وہ خود بیمار ہو جائے۔ کیونکہ جب وہ بیمار ہو گا تو بیماروں کا علاج چھوڑ کر اپنے مرض میں مشغول ہو جائے گا۔ بلکہ اس کے لائق یہ ہے کہ اپنے نفس کے لئے صحت کا طلب گار رہے۔ تاکہ وہ بیماروں کے علاج پر قادر رہے۔ لیکن تمہارا معاملہ ان باتوں کے بارے میں جن سے اپنے بھائیوں کو منع کرتے ہو اس طرح تم اپنی جانوں کے لیے پسند کرو اور اللہ کی رضا کے لیے ان سے خیرخواہی

غَيْرِكُمْ وَأَنْ يَسْتَطْعِمَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا النَّصِيحَةَ وَأَنْ يَحْظَى عِنْدَكُمْ مَنْ بَذَلَهَا لَكُمْ وَقَبِلَهَا مِنْكُمْ وَقَدْ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَحِمَ اللَّهُ مَنْ أَهْدَى إِلَيَّ عُيُوبِي تُحِبُّونَ أَنْ تَقُولُوا فَيُحْتَمَلَ لَكُمْ وَإِنْ قِيلَ لَكُمْ مِثْلُ الَّذِي قُلْتُمْ غَضِبْتُمْ تَجِدُونَ عَلَى النَّاسِ فِيمَا تُنْكِرُونَ مِنْ أُمُورِهِمْ وَتَأْتُونَ مِثْلَ ذَلِكَ فَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يُوجَدَ عَلَيْكُمْ اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ وَرَأْيَ أَهْلِ زَمَانِكُمْ وَتَثَبَّتُوا قَبْلَ أَنْ تَكَلَّمُوا وَتَعَلَّمُوا قَبْلَ أَنْ تَعْمَلُوا فَإِنَّهُ يَأْتِي زَمَانٌ يَشْتَبِهُ فِيهِ الْحَقُّ وَالْبَاطِلُ وَيَكُونُ الْمَعْرُوفُ فِيهِ مُنْكَرًا وَالْمُنْكَرُ فِيهِ مَعْرُوفًا فَكَمْ مِنْ مُتَقَرِّبٍ إِلَى اللَّهِ بِمَا يُبَاعِدُهُ وَمُتَحَبِّبٍ إِلَيْهِ بِمَا يُغْضِبُهُ عَلَيْهِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَفَمَنْ زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ فَرَآهُ حَسَنًا الْآيَةَ فَعَلَيْكُمْ بِالْوُقُوفِ عِنْدَ الشُّبُهَاتِ حَتَّى يَبْرُزَ لَكُمْ وَاضِحُ الْحَقِّ بِالْبَيِّنَةِ فَإِنَّ الدَّاخِلَ فِيمَا لَا يَعْلَمُ بِغَيْرِ عِلْمٍ آثِمٌ وَمَنْ نَظَرَ لِلَّهِ نَظَرَ اللَّهُ لَهُ عَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ فَأْتَمُّوا بِهِ وَأُمُّوا بِهِ وَعَلَيْكُمْ بِطَلَبِ أَثَرِ الْمَاضِينَ فِيهِ وَلَوْ أَنَّ الْأَحْبَارَ وَالرُّهْبَانَ

اور اپنے بھائیوں پر مہربانی ہو۔ اور اس کے ساتھ یہ بھی ہو کہ غیروں کے عیب کی نسبت اپنے عیب کی اصلاح زیادہ مقصود ہو۔ اور یہ کہ تم لوگوں میں ایک دوسرے کو نصیحت کرتے رہو۔ اور یہ بھی ہو کہ جو شخص تمہیں نصیحت کرے اور تمہاری نصیحت قبول کرے (وہ تمہارے نزدیک نیک بخت ہو) اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اللہ اس پر رحم کرے جو میرا عیب مجھے بتلا دے۔ تم لوگ اس بات کو پسند کرتے ہو کہ جو بات تم کہو وہ برداشت کی جائے۔ اور اگر ویسی ہی بات وہ کہے تو تم اس پر غضبناک ہوجاتے ہو۔ تم لوگوں پر ان کی ان باتوں کے متعلق غصہ میں آجاتے ہو جن کو برا سمجھتے ہو۔ اور تم خود اسی طرح ہی کرتے ہو۔ کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ تم پر گرفت کی جائے۔ اپنی اور زمانے والوں کی رائے کو ناقص سمجھو اور بات کرنے سے پہلے یقین کرلو اور علم پڑھو اس سے قبل کہ تم عمل کرو۔ کیونکہ ایسا زمانہ آئے گا جس میں حق اور باطل خلط ملط ہوجائیں گے اور اچھی بات بری ہو جائے گی اور بری بات اچھی ہو جائے گی۔ تم سے بہت سے لوگ ایسے ہیں جو ان باتوں کے ذریعہ اللہ کے قریب ہونا چاہتا ہے، جو اس کو اللہ سے دُور کردے اور کتنے ہی اللہ تعالیٰ سے محبت ان باتوں سے چاہتے ہیں، جن سے وہ ناراض ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''جس شخص کے لئے اس کا برا کام مزین کر دیا گیا ہو وہ اسے اچھا سمجھتا ہو۔'' (فاطر: ۸) لہٰذا شبہ کی باتوں میں توقف اختیار کرو حتی کہ حق دلیل کے ساتھ واضح ہو جائے۔ کیونکہ جو بغیر علم کے

لَمْ يَتَّقُوا زَوَالَ مَرَاتِبِهِمْ وَفَسَادَ مَنْزِلَتِهِمْ بِإِقَامَةِ الْكِتَابِ وَتِبْيَانِهِ مَا حَرَّفُوهُ وَلَا كَتَمُوهُ وَلَكِنَّهُمْ لَمَّا خَالَفُوا الْكِتَابَ بِأَعْمَالِهِمُ الْتَمَسُوا أَنْ يَخْدَعُوا قَوْمَهُمْ عَمَّا صَنَعُوا مَخَافَةَ أَنْ تَفْسُدَ مَنَازِلُهُمْ وَأَنْ يَتَبَيَّنَ لِلنَّاسِ فَسَادُهُمْ فَحَرَّفُوا الْكِتَابَ بِالتَّفْسِيرِ وَمَا لَمْ يَسْتَطِيعُوا تَحْرِيفَهُ كَتَمُوهُ فَسَكَتُوا عَنْ صَنِيعِ أَنْفُسِهِمْ إِبْقَاءً عَلَى مَنَازِلِهِمْ وَسَكَتُوا عَمَّا صَنَعَ قَوْمُهُمْ مُصَانَعَةً لَهُمْ وَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ بَلْ مَالَئُوا عَلَيْهِ وَرَقَّقُوا لَهُمْ فِيهِ۔[1]

ان باتوں میں داخل ہو وہ گنہگار ہے اور جو شخص اللہ کے لئے مہربانی کرے اللہ اس پر مہربانی کرتا ہے۔ قرآن کو لازم پکڑو اور اس کی فرمانبرداری کرو۔ اور اس کا ارادہ کرو۔ اور قرآن کے متعلق پہلے لوگوں کا قول تلاش کرو اگر علماء وفقہاء کو اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ اگر وہ کتاب اور اس کے بیانات کو جاری کریں گے تو ان کی عزت جاتی رہے گی اور ان کا مرتبہ کم ہو جائے گا تو وہ کتاب میں تحریف نہ کرتے اور نہ اسے چھپاتے۔ مگر جب انہوں نے کتاب کے خلاف عمل کیا اور تو اس خوف سے کہ ان کے مرتبہ میں کمی ہو جائے گی اور ان کی برائی لوگوں پر ظاہر ہو جائے گی تو انہوں نے تفسیر کے ذریعہ سے کتاب میں تحریف کی۔ اور جہاں تحریف نہ کر سکے اسے چھپا لیا اور اپنے مرتبہ کو بلند رکھنے کے لئے اپنے کام سے سکوت اختیار کیا اور قوم کی خاطر مدارات کے لیے ان کے عمل سے سکوت اختیار کیا۔ حالانکہ اہل کتاب سے اللہ نے وعدہ لیا ہے کہ وہ اسے لوگوں کے سامنے بیان کریں گے اور اسے نہیں چھپائیں گے، بلکہ وہ خود ہی قوم کے افعال کے حامی بن گئے اور اس میں ان کے دوست بن گئے۔

فوائد:...... بدعت کے متعلق یہ بات عقل پہ دستک دیتی ہے کہ صاحب البدعۃ اسی کو ہدایت خیال کرتا ہے جب کہ اس کے چھوڑنے کو گمراہی اور جسے وہ قرآن کے موافق سمجھ رہا ہوتا ہے حقیقت میں وہ اس کے برعکس ہوتی ہے چونکہ قرآن رسول اللہ ﷺ سے لے کر صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین سبھی نے اس کا مطالعہ کیا ہوتا ہے اس کو سمجھا ہوتا ہے لیکن کسی کی سمجھ میں وہ نکتہ نہیں آتا جو اس صاحب کے ذہن میں سما جاتا ہے۔ یہی اس کی گمراہی کی دلیل ہے۔

[1] ضعیف عبدالملک بن سلیمان الأفطا کی مجہول ہے دیکھئے۔ الحلیة 8/282 وتھذیب الکمال: 14/135

١......كتاب الطهارة

[1]......بَاب فَرْضِ الْوُضُوءِ وَالصَّلَاةِ
وضو اور نماز کی فرضیت کا بیان

676۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا نُهِينَا أَنْ نَبْتَدِئَ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعْجِبُنَا أَنْ يَقْدُمَ الْبَدَوِيُّ وَالْأَعْرَابِيُّ الْعَاقِلُ فَيَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَجَثَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَسُولَكَ أَتَانَا فَزَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَكَ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي رَفَعَ السَّمَاءَ وَبَسَطَ الْأَرْضَ وَنَصَبَ الْجِبَالَ آللّٰهُ أَرْسَلَكَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ نَعَمْ۔ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ۔ قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ آللّٰهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ نَعَمْ۔ قَالَ فَإِنَّ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ''جب ہمیں اس بات سے منع کیا گیا کہ ہم نبی ﷺ سے سوالات کی ابتداء کریں، تو ہم پسند کرتے تھے کہ کوئی عقلمند جنگلی اور دیہاتی نبی کریم ﷺ سے آ کر کوئی بات پوچھے اور ہم آپ کے پاس موجود ہوں۔ ایک وقت ہم اسی طرح بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھ گیا۔ اس نے کہا: ''اے محمد ﷺ! بے شک تمہارا قاصد ہمارے پاس گیا اس نے ہم سے یہ بات کہی کہ آپ دعویٰ کرتے ہیں کہ اللہ نے آپ کو بھیجا ہے۔'' نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس نے سچ کہا۔'' اس آدمی نے کہا: ''اس ذات کی قسم! جس نے آسمان کو بلند کیا، اور زمین کو بچھایا، اور پہاڑوں کو گاڑا، کیا اللہ نے آپ کو بھیجا ہے؟'' نبی ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں۔'' اس آدمی نے کہا: ''تمہارے قاصد نے ہم سے کہا ہے آپ کہتے ہیں ہم پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں، تو نبی ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اس آدمی نے سچ کہا۔ اس آدمی نے کہا:

رَسُولُكَ زَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرٍ فِي السَّنَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ. قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ آللّٰهُ أَمَرَكَ بِهَذَا؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا فِي أَمْوَالِنَا الزَّكَاةَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ آللّٰهُ أَمَرَكَ بِهَذَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ نَعَمْ. قَالَ فَإِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا الْحَجَّ إِلَى الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ. قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ آللّٰهُ أَمَرَكَ بِهَذَا؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ نَعَمْ. قَالَ فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَدَعُ مِنْهُنَّ شَيْئًا وَلَا أُجَاوِزُهُنَّ قَالَ ثُمَّ وَثَبَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنْ صَدَقَ الْأَعْرَابِيُّ دَخَلَ الْجَنَّةَ. ❶

اس ذات کی قسم جس نے آپ کو بھیجا، اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: جی ہاں۔ وہ شخص کہنے لگا: آپ کا قاصد کہتا ہے: ہم پر ایک سال میں ایک ماہ کے روزے فرض ہیں۔ آپ نے فرمایا: اس نے سچ کہا۔ وہ کہنے لگا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو بھیجا ہے، کیا اس بات کا آپ کو اللہ نے حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں! وہ کہنے لگا: آپ کے قاصد نے ہمیں کہا ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ ہم پر ہمارے مالوں میں زکوٰۃ فرض ہے؟ آپ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے۔ وہ کہنے لگا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے، کیا اس کا آپ کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں۔ وہ کہنے لگا: آپ کے قاصد نے ہمیں کہا کہ آپ کہتے ہیں کہ جو شخص جانے آنے کی طاقت رکھتا ہو تو اس پر بیت اللہ کا حج فرض ہے۔ آپ نے فرمایا: اُس نے سچ کہا۔ وہ کہنے لگا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا، کیا اللہ نے اس بات کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں۔ اس آدمی نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں ان میں سے کسی چیز کو نہیں چھوڑوں گا اور نہ ہی ان میں زیادتی کروں گا۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''پھر اعرابی جلدی سے کھڑا ہو گیا، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اگر اس نے سچ کہا ہے تو جنت میں داخل ہوگا۔''

فوائد:...... اسلام کے پانچ ستون ہیں (۱) کلمہ (۲) نماز (۳) زکوٰۃ (۴) روزہ (۵) حج۔ ان میں

---

❶ متفق عليه البخاري، كتاب العلم، باب ماجاء في العلم (63) ومسلم، كتاب الإيمان، باب: بيان الصلوات التي هي احد (102)

سے کوئی ایک نکال دیا جائے تو وہ اسلام کی عمارت گرانے کا باعث ہوگا۔لہٰذا ان میں سے کسی ایک کا انکار بندے کو کافر کر دیتا ہے۔ نیز ان سب کی ادائیگی پر جنت میں داخلے کی خوشخبری سے پتہ چلتا ہے کہ ان کی ادائیگی باعث نجات ہے۔ کیونکہ یہ پانچ بنیادی ارکان اصلاح افراد ومعاشرہ کا پورا پورا باب اپنے ضمن میں لیے ہوئے ہیں لہٰذا ان کی ادائیگی بندے کے ہر کام کو احسان کی طرف مائل کر دیتی ہے۔

677۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ............

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا غُلَامَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ وَقَالَ إِنِّي رَجُلٌ مِنْ أَخْوَالِكَ مِنْ بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ وَأَنَا رَسُولُ قَوْمِي إِلَيْكَ وَوَافِدُهُمْ وَإِنِّي سَائِلُكَ فَمُشَدِّدٌ مَسْأَلَتِي إِلَيْكَ وَمُنَاشِدُكَ فَمُشَدِّدٌ مُنَاشَدَتِي إِيَّاكَ. قَالَ خُذْ عَنْكَ يَا أَخَا بَنِي سَعْدٍ قَالَ مَنْ خَلَقَكَ وَخَلَقَ مَنْ قَبْلَكَ وَمَنْ هُوَ خَالِقُ مَنْ بَعْدَكَ؟ قَالَ اللَّهُ! قَالَ فَنَشَدْتُكَ بِذَلِكَ أَهُوَ أَرْسَلَكَ؟ قَالَ نَعَمْ. قَالَ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ السَّبْعَ وَالْأَرَضِينَ السَّبْعَ وَأَجْرٰى بَيْنَهُنَّ الرِّزْقَ؟ قَالَ اللَّهُ قَالَ فَنَشَدْتُكَ بِذَلِكَ أَهُوَ أَرْسَلَكَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِنَّا وَجَدْنَا فِي كِتَابِكَ وَأَمَرَتْنَا رُسُلُكَ أَنْ نُصَلِّيَ فِي الْيَوْمِ

انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کے پاس آیا۔اس نے کہا: ''اے بنو عبدالمطلب کے لڑکے! تجھ پر سلامتی ہو۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تجھ پر بھی۔'' اس نے کہا: ''میں آپ کے ماموؤں بنو سعد بن بکر میں سے ایک آدمی ہوں اور میں اپنی قوم کی طرف سے قاصد بن کر آیا ہوں، اور میں تم سے کچھ باتیں پوچھوں گا اور اپنے مسائل میں تم پر سختی کروں گا اور آپ کو قسم دے کر پوچھوں گا اور آپ کے قسم دلانے میں آپ پر سختی کروں گا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے بنو سعد کے بھائی! اپنے سوالات کرو۔ اس نے کہا: ''آپ کو کس نے پیدا کیا؟ اور جو آپ سے پہلے تھے انہیں کس نے پیدا کیا؟ اور جو آپ کے بعد ہوں گے انہیں کون پیدا کرے گا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ۔'' اس نے کہا: ''میں آپ کو اسی کی قسم دیتا ہوں کیا اس نے آپ کو بھیجا ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں۔'' اس نے کہا: ''سات آسمانوں اور سات زمینوں کو کس نے پیدا کیا؟ اور ان کے درمیان رزق کس جاری کیا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے۔'' اس نے کہا: ''میں آپ کو اس کی قسم دیتا ہوں کہ اسی نے آپ کو

وَاللَّيْلَةِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ لِمَوَاقِيتِهَا فَنَشَدْتُكَ بِذٰلِكَ أَهُوَ أَمَرَكَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّا وَجَدْنَا فِي كِتَابِكَ وَأَمَرَتْنَا رُسُلُكَ أَنْ نَأْخُذَ مِنْ حَوَاشِيْ أَمْوَالِنَا فَنَرُدَّهَا عَلٰى فُقَرَآئِنَا فَنَشَدْتُكَ بِذٰلِكَ أَهُوَ أَمَرَكَ بِذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ أَمَّا الْخَامِسَةُ فَلَسْتُ بِسَائِلِكَ عَنْهَا وَلَا أَرَبَ لِي فِيهَا ثُمَّ قَالَ أَمَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَأَعْمَلَنَّ بِهَا وَمَنْ أَطَاعَنِي مِنْ قَوْمِي ثُمَّ رَجَعَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ۔ ❶

بھیجا ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں۔'' اس نے کہا: ''ہم نے اپنی کتاب میں پایا اور ہمیں آپ کے قاصدوں نے حکم دیا کہ ہم رات اور دن میں پانچ نمازیں ان کے مقررہ وقت میں ادا کریں، میں آپ کو اسی کی قسم دلاتا ہوں کیا اسی نے آپ کو حکم دیا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں۔'' اس نے کہا: ''ہم نے اپنی کتاب میں پایا اور ہمیں آپ کے قاصدوں نے حکم دیا کہ ہم اپنے مالوں سے زکوٰۃ ادا کریں اور فقیروں کی طرف لوٹائیں، میں آپ کو اسی کی قسم دلاتا ہوں کیا آپ کو اس نے اس کا حکم دیا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں۔'' پھر اس نے کہا: ''جو پانچویں بات ہے اس کے متعلق میں آپ سے نہیں پوچھوں گا نہ ہی مجھے اس کی ضرورت ہے۔'' پھر اس نے کہا: ''اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں اور میری قوم سے جس نے میری اتباع کی ہم ضرور ان باتوں پر عمل کریں گے۔'' پھر وہ واپس چلا گیا تو نبی ﷺ مسکرائے حتی کہ آپ کی داڑھیں نظر آنے لگیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر اس نے سچ کہا تو ضرور جنت میں داخل ہوگا۔''

فوائد:...... جنت کی بشارت ان بندوں کے لیے تھی جنہوں نے اسلام اور تمام احکام کا ذکر کر کے ان پر کاربند رہنے کی قسم کھائی تھی۔ لہٰذا یہ دو ارکان کے ذکر والی روایت درست نہیں اور ضعیف ہونے کی بنا پر حجت بھی نہیں بن سکتی۔

678۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ

❶ سند ضعيف أخرجه ابن ابی شيبه فی الإيمان، بہرحال حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے سابق ولاحق

كُهَيْلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ نُوَيْفِعٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ............

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ بَنُو سَعْدِ بْنُ بَكْرٍ ضِمَامَ بْنَ ثَعْلَبَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَدِمَ عَلَيْهِ فَأَنَاخَ بَعِيرَهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ فِي أَصْحَابِهِ وَكَانَ ضِمَامٌ رَجُلًا جَلْدًا أَشْعَرَ ذَا غَدِيرَتَيْنِ حَتَّى وَقَفَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَيُّكُمُ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنِّي سَائِلُكَ وَمُغَلِّظٌ فِي الْمَسْأَلَةِ فَلَا تَجِدَنَّ فِي نَفْسِكَ قَالَ لَا أَجِدُ فِي نَفْسِيْ فَسَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ قَالَ إِنِّيْ أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ إِلٰهِكَ وَإِلٰهِ مَنْ كَانَ قَبْلَكَ وَإِلٰهِ مَنْ هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكَ آللّٰهُ بَعَثَكَ إِلَيْنَا رَسُولًا؟ قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ إِلٰهِكَ وَإِلٰهِ مَنْ كَانَ قَبْلَكَ وَإِلٰهِ مَنْ كَائِنٌ بَعْدَكَ آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ نَعْبُدَهُ وَحْدَهُ لَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَأَنْ نَخْلَعَ هَذِهِ الْأَنْدَادَ الَّتِي كَانَتْ آبَاؤُنَا تَعْبُدُهَا مِنْ دُونِهِ قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ. قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ إِلٰهِكَ وَإِلٰهِ مَنْ كَانَ

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بنوسعد بن بکر نے ضمام رضی اللہ عنہ بن ثعلبہ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا، وہ آپ کے پاس گیا اور اس نے اپنے اونٹ کو مسجد کے دروازے کے پاس بٹھایا، پھر اسے باندھ دیا۔ پھر مسجد میں داخل ہوا۔ اور رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ضمام قوی آدمی تھا اور اس کے بالوں کی دو چوٹیاں تھیں۔ حتی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑا ہو کر کہنے لگا: ''تم میں سے عبدالمطلب کا بیٹا کون ہے؟'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔'' اس نے کہا: ''محمد؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں۔'' اس نے کہا: ''اے عبدالمطلب کے بیٹے! میں آپ سے کچھ باتیں پوچھوں گا اور مسائل میں سختی کروں گا، آپ اپنے دل میں کچھ محسوس نہ کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اپنے دل میں کچھ محسوس نہیں کروں گا جو چاہو پوچھو۔'' اس نے کہا: ''میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں جو آپ کا معبود ہے اور آپ سے پہلے لوگوں کا معبود ہے اور آپ کے بعد آنے والوں کا معبود ہوگا، کیا اس اللہ نے آپ کو ہماری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں۔'' اس نے کہا: ''میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جو آپ کا اور آپ سے پہلے لوگوں کا معبود ہے اور آپ سے بعد والوں کا معبود ہے، کیا اس اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ ہم اس اکیلے کی عبادت کریں؟ اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں؟ اور یہ کہ ہم ان بتوں کو چھوڑ دیں جن کی

قَبْلَكَ وَإِلٰهِ مَنْ هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكَ آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ نُصَلِّيَ هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ ثُمَّ جَعَلَ يَذْكُرُ فَرَائِضَ الْإِسْلَامِ فَرِيضَةً فَرِيضَةً الزَّكَاةَ وَالصِّيَامَ وَالْحَجَّ وَشَرَائِعَ الْإِسْلَامِ كُلَّهَا وَيُنَاشِدُهُ عِنْدَ كُلِّ فَرِيضَةٍ كَمَا نَاشَدَهُ فِي الَّتِي قَبْلَهَا حَتّٰى إِذَا فَرَغَ قَالَ فَإِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَسَأُؤَدِّي هٰذِهِ الْفَرِيضَةَ وَأَجْتَنِبُ مَا نَهَيْتَنِي عَنْهُ ثُمَّ قَالَ لَا أَزِيدُ وَلَا أَنْقُصُ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلٰى بَعِيرِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ وَلّٰى إِنْ يَصْدُقْ ذُو الْعَقِيصَتَيْنِ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ فَأَتٰى إِلٰى بَعِيرِهِ فَأَطْلَقَ عِقَالَهُ ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى قَوْمِهِ فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ فَكَانَ أَوَّلَ مَا تَكَلَّمَ أَنْ قَالَ بِاسَتِ اللَّاتِ وَالْعُزّٰى قَالُوا مَهْ يَا ضِمَامُ اتَّقِ الْبَرَصَ وَاتَّقِ الْجُنُونَ وَاتَّقِ الْجُذَامَ قَالَ وَيْلَكُمْ إِنَّهُمَا وَاللّٰهِ مَا يَضُرَّانِ وَلَا يَنْفَعَانِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ رَسُولًا وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ كِتَابًا اسْتَنْقَذَكُمْ بِهِ مِمَّا كُنْتُمْ فِيهِ وَإِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَقَدْ جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِهِ

اللہ کے علاوہ ہمارے باپ دادا پوجا کرتے تھے؟ ‘‘ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’جی ہاں۔‘‘ اس نے کہا: ’’میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جو آپ کا اور آپ سے پہلے لوگوں کا معبود ہے اور آپ کے بعد آنے والوں کا معبود ہے، کیا اللہ نے آپ کو اس بات کا حکم دیا ہے کہ ہم پانچ نمازیں پڑھیں؟ ‘‘ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’جی ہاں۔‘‘ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ پھر وہ اسلام کے فرائض میں سے ایک ایک کا ذکر کرنے لگا۔ زکوٰۃ، روزے اور حج اور اسلام کے تمام فرائض کا اس نے ذکر کیا۔ اور ہر فرض کے لئے آپ کو قسم دیتا جیسے پہلی بات میں اس نے آپ ؐ کو قسم دی۔ حتی کہ جب وہ فارغ ہوا تو اس نے کہا: ’’میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں! اور عنقریب میں اس فریضے کو ادا کروں گا اور اس چیز سے بچوں گا جس سے آپ نے مجھے منع کیا۔ پھر اس نے کہا: ’’نہ میں زیادہ کروں گا اور نہ کمی کروں گا۔‘‘ پھر وہ اپنے اونٹ کی طرف گیا، جب وہ جانے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’اگر دو چوٹیوں والے نے سچ کہا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔‘‘ پھر وہ اپنے اونٹ کے پاس گیا اور اس کی رسی کو کھولا اور چلا گیا۔ حتی کہ وہ اپنی قوم کے پاس واپس پہنچا اور اس کی قوم کے لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے۔ پہلی بات جو اس نے کہی وہ یہ تھی: ’’لات وعزیٰ کے چوتڑوں کا نام لے کر گالی دی۔‘‘ انہوں نے کہا: ’’خبردار! اے ضمام! پھلبہری اور جنون اور کوڑھ سے ڈر۔‘‘ اس نے

بِـمَا أَمَرَكُمْ بِهِ وَنَهَاكُمْ عَنْهُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَـا أَمْسَـى مِـنْ ذٰلِكَ الْيَـوْمِ وَفِـي حَاضِرِهِ رَجُلٌ وَلَا امْرَأَةٌ إِلَّا مُسْلِمًاقَالَ يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَمَا سَمِعْنَا بِوَافِدِ قَوْمٍ كَانَ أَفْضَلَ مِنْ ضِمَامِ بْنِ ثَعْلَبَةَ۔ ❶

کہا: ''تم پر افسوس ہے اللہ کی قسم! وہ دونوں نہ نفع دے سکتے ہیں اور نہ نقصان دے سکتے ہیں۔ بے شک اللہ نے ایک رسول بھیجا ہے اور اس پر ایک کتاب اتاری جس نے تمہیں ان باتوں سے نجات دی جن میں تم مبتلا ہو اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور میں تمہارے پاس اس کی طرف سے وہ چیز لایا ہوں جس کا انہوں نے تمہیں حکم دیا اور جس سے انہوں نے تمہیں منع کیا۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''اللہ کی قسم! اس دن کی شام بھی نہ ہوئی تھی کہ اس کے پاس موجود تمام مرد اور عورتیں مسلمان ہو گئے۔'' کریب کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ''ہم نے کسی قوم کا قاصد ضمام رضی اللہ عنہ بن ثعلبہ سے اچھا نہیں سنا۔''

فوائد:...... سابقہ احادیث کی طرح اس میں بھی نماز کی فرضیت کا بیان ہے، نیز لات وعزیٰ کی توہین کی پاداش میں لوگوں کا ضمام رضی اللہ عنہ کو اس کے سنگین نتائج کی دھمکی دینا ظاہر کرتا ہے کہ مشرک جسے بھی اللہ کا شریک مقرر کرتا ہے، تو شیطان مشرکانہ کمزوری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کے دل میں خوف پیدا کرنے کے لیے طرح طرح تکلیفیں پہنچاتا ہے، جس سے مشرک کا اعتقاد شریکوں پر مزید پختہ ہوجاتا ہے، لیکن توحید کا اقرار کرتے ہی بندہ جب ایمان کی قوت حاصل کرتا ہے تو شیطان اس کو نقصان پہنچانے سے عاجز آجاتا ہے اور شیطانی تدابیر کا طلسم ٹوٹ جاتا ہے۔

[2]......بَاب مَا جَاءَ فِي الطُّهُورِ
طہارت و پاکیزگی کا بیان

679۔ أَخْبَـرَنَـا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ هُوَ ابْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ..........

عَـنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَـالَ الـطُّهُـورُ شَـطْـرُ الْإِيْـمَـانِ وَالْـحَـمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا الـلّٰـهُ وَالـلّٰـهُ أَكْبَرُ يَـمْلَآنِ مَـا بَيْـنَ

ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پاکیزگی نصف ایمان ہے۔ اور ''الحمد للہ'' ترازو کو بھر دیتا ہے۔ اور لا الہ اللہ اور اللہ اکبر، کہنا آسمان و زمین کی فضا کو بھر دیتے ہیں، اور نماز نور ہے اور

❶ صحیح سابقہ تعلیقات ملاحظہ کریں۔

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالْوُضُوءُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ وَكُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوبِقُهَا۔[1]

صدقہ ڈھال ہے۔ اور وضو چمک ہے۔ اور قرآن تیرے حق میں یا تیرے خلاف حجت ہے۔ اور تمام لوگ صبح کرتے ہیں۔ پس وہ اپنے نفسوں کو بیچنے والے ہوتے ہیں پس کوئی انہیں آزاد کر دیتے ہیں یا کوئی ہلاک کر بیٹھتے ہیں۔''

فوائد:...... ایمان دو چیزوں کا متقاضی ہے: (۱) صفائی (۲) عمل۔ صفائی سے مراد ظاہری و باطنی صفائی ہے۔ جب انسان کا ظاہر و باطن نجاستوں آلائشوں سے پاک ہوجاتا ہے تو اسے نصف ایمان حاصل ہوگیا تو باقی نصف اعمال کی بدولت حاصل ہوگا۔ (۲) کلمات وعبادات کا بھی وزن ہوگا، اس کو عقل مانے یا نہ مانے، لیکن اس بات کو جھٹلایا نہیں جاسکتا ہے۔ آج کل اگر گیس ہوا وغیرہ کو ریکارڈ کیا جاسکتا ہے بجلی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے تو اللہ کے لیے ان اعمال کو تولنا کس طرح محال ہوسکتا ہے؟ (۳) نماز کا نور۔ یہ قیامت کو حاصل ہونے والا نور ہے جس کی روشنی میں لوگ جائیں گے (۴) ''صدقہ ڈھال ہے'' مراد اس سے مصائب وآلام سے دفاع حاصل ہوتا ہے (۵) قرآن کو پڑھ کر اس پر عمل پیرا ہونا یہ بندے کے حق میں، جب کہ عمل نہ کرنے کی صورت میں یہ خلاف حجت ہوگا۔ (۶) نفسوں کو بیچنے سے مراد نیک وبداعمال ہیں۔ نیک اعمال کرنے والا رحمٰن کے ہاتھ جب کہ برے اعمال کرنے والا شیطان کے ہاتھ اپنے اعمال بیچ ڈالتا ہے۔

680۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ جُرَيٍّ النَّهْدِيِّ..........

عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ عَقَدَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي يَدِي أَوْ قَالَ عَقَدَهُنَّ فِي يَدِهِ وَيَدُهُ فِي يَدِي سُبْحَانَ اللَّهِ نِصْفُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَاللَّهُ أَكْبَرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْوُضُوءُ نِصْفُ الْإِيمَانِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ۔[2]

بنو سلیم کا ایک آدمی بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے ہاتھ میں ان کاموں کو شمار کیا، یا اس نے کہا کہ اپنے ہاتھ پر ان کاموں کو شمار کیا اور آپ کا ہاتھ میرے ہاتھ میں تھا۔ ''سبحان الله'' نصف ترازو ہے۔ اور ''الحمد لله'' ترازو کو بھر دیتا ہے اور ''الله اكبر'' آسمان اور زمین کے خلا کو بھر دیتا ہے۔ اور وضو نصف ایمان ہے اور روزہ نصف صبر ہے۔''

---

[1] صحيح أخرجه مسلم، كتاب الطهارة، باب: فضل الوضوء (533) والترمذی، كتاب الدعوات، باب: 86 (3517)
[2] صحيح احمد 260/4، والشعب للبيهقی 291/3 (3575)

فوائد:...... اس حدیث سے دو مزید باتوں کا علم ہوا (۱) وضو نصف ایمان ہے (۲) روزہ نصف صبر ہے۔ صبر کی دو قسمیں ہیں (۱) خواہشات سے رک جانا (۲) مصائب پر صبر اختیار کرنا۔ روزے سے چونکہ اول الذکر صبر حاصل ہوتا ہے، لہٰذا اسے نصف صبر سے تعبیر کیا گیا ہے۔

681۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ............

عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اسْتَقِيمُوا وَلَنْ تُحْصُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ وَقَالَ الْآخَرُ إِنَّ مِنْ خَيْرِ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةَ وَلَنْ يُحَافِظَ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ۔ [1]

رسول اللہ ﷺ کے غلام ثوبان بیان کرتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سیدھے رہو اور ٹیڑھے نہ ہو اور جان لو کہ تمہارا بہترین عمل نماز ہے۔'' دوسرے راوی نے کہا: ''تمہارے بہترین عملوں سے نماز ہے اور وضو کی حفاظت مومن ہی کرتا ہے۔''

فوائد:...... اس سے معلوم ہوا وضو پر محافظت یعنی جب بھی وضو ٹوٹے تو اسے دوبارہ بنا لیا جائے، یہ ایمان کی علامت ہے۔

682۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِي حَسَّانُ ابْنُ عَطِيَّةَ أَنَّ أَبَا كَبْشَةَ السَّلُولِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ............

سَمِعَ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَخَيْرُ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ وَلَنْ يُحَافِظَ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ۔ [2]

رسول اللہ ﷺ کے غلام ثوبان بیان کرتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کی سیدھے رستہ کی طرف راہنمائی کرو اور میانہ روی اختیار کرو۔ اور تمہارے اعمال سے بہترین عمل نماز ہے۔ اور وضو پر ہمیشگی مومن ہی کرتا ہے۔''

---

[1] صحیح ابن ماجه، کتاب الطهارة، باب: المحافظة علی الوضوء (277) وأخرجه الخطیب فی تاریخه 293/1

[2] صحیح احمد، 282/5، وابن حبان (1037) والطبرانی فی الکبیر 101/2 (1444)

[3]......بَاب قَوْلِهِ ﴿إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ﴾...... الْآيَةَ

اللہ کے فرمان ''اور جب تم نماز کے لیے کھڑے ہونے کا ارادہ کرو تو اپنے چہروں کو دھولو'' کی تفسیر

683۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَسْعُودُ بْنُ عَلِيٍّ..........

عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ سَعْدًا كَانَ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ وَأَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَتَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ الْآيَةَ۔ ❶

عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ سعد رضی اللہ عنہ ایک ہی وضو سے تمام نمازیں پڑھتے تھے۔اور علی رضی اللہ عنہ ہر نماز کے لئے وضو کرتے تھے۔ اور پھر یہ آیت پڑھی: ''جب تم نماز میں کھڑے ہونے کا ارادہ کرو تو اپنے چہروں اور ہاتھوں کو دھو لو۔'' (مائدہ:٦)

684۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ إِسْحٰقَ..........

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ أَرَأَيْتَ تَوَضُّؤَ ابْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ عَمَّ ذٰلِكَ قَالَ حَدَّثَتْهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي عَامِرٍ حَدَّثَهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أُمِرَ بِالْوُضُوءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ فَلَمَّا شَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ أُمِرَ بِالسِّوَاكِ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرٰى أَنَّ بِهِ عَلٰى ذٰلِكَ قُوَّةً فَكَانَ لَا يَدَعُ الْوُضُوءَ لِكُلِّ صَلَاةٍ۔ ❷

محمد بن یحییٰ بن حبان کہتے ہیں کہ میں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے کہا: ''ابن عمر کا وضو یا بغیر وضوء کی حالت میں، ہر نماز کے لئے وضو کرنا کس وجہ سے تھا؟ انہوں نے کہا: انہیں زید بن خطاب کی بیٹی اسماء نے بیان کیا کہ: ''عبداللہ بن حنظلہ بن ابو عامر نے اس سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو پاکیزگی اور ناپاکی ہر صورت میں ہر نماز کے لئے نیا وضو کرنے کا حکم دیا گیا۔ جب آپ کو یہ بات مشکل لگی تو آپ کو ہر نماز کے لئے مسواک کا حکم ہوا۔'' اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سمجھتے تھے کہ وہ اس بات پر قوت رکھتے ہیں اس لئے وہ ہر نماز کے لئے وضو کرنا نہ چھوڑتے تھے۔

❶ منقطع، ضعیف أخرجه الطبری حدیث سعد فی التفسیر 111/6

❷ صحیح احمد: 225/5، ابوداؤد، کتاب الطهارة، باب السواك (48) والحاکم 155/1۔156

فوائد:...... نماز کے لیے طہارت، وضو شرط ہے، اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھ لی جائیں تب بھی درست ہے۔ اور ہر نماز کے لیے وضو کرنا یہ بھی اگر چہ متوضی طاہر ہی ہو اس حالت میں ''نور علی نور'' ہو جائے گا۔ نیز مسواک کا حکم ہر نماز کے لیے، یہ آپ کے ساتھ خاص ہے۔ مسلمانوں کے لیے یہ باعث فضیلت ہے، لازم نہیں۔ جیسا کہ حدیث میں ہے اگر مجھے مشقت کا ڈر نہ ہو، تو میں اسے ہر نماز کے لیے لازم قرار دے دیتا۔ (متفق علیہ)

685۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ...........

عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ صَلَّى الصَّلَوَاتِ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رَأَيْتُكَ صَنَعْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ قَالَ إِنِّي عَمْدًا صَنَعْتُ يَا عُمَرُ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ فَدَلَّ فِعْلُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ مَعْنٰى قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمُ الْآيَةَ لِكُلِّ مُحْدِثٍ لَيْسَ لِلطَّاهِرِ وَمِنْهُ قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ لَا وُضُوءَ إِلَّا مِنْ حَدَثٍ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔[1]

ابن بریدہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے لئے وضو کرتے تھے۔ حتی کہ جب مکہ فتح ہوا تو اس دن آپ نے ایک ہی وضو سے تمام نمازیں ادا کیں۔ اور اپنے موزوں پر مسح کیا تو آپ سے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں نے آج آپ کو وہ کام کرتے ہوئے دیکھا ہے جو آپ نے پہلے کبھی نہیں کیا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عمر رضی اللہ عنہ! میں نے ارادہ سے ایسا کیا ہے۔'' ابو محمد کہتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ کا یہ فعل اللہ کے اس قول کے یہ معنی بتاتا ہے'' کہ: ''جب تم نماز میں کھڑے ہونے کا ارادہ کرو تو اپنے ہاتھوں اور چہروں کو دھولیا کرو۔'' یہ حکم ہر بے وضو کے لئے ہے، پاک کے لیے نہیں ہے۔ اور اسی سے نبی ﷺ کا فرمان ہے: ''بے وضو ہو جانے سے ہی وضو (لازم) ہے۔'' (واللہ اعلم)

فوائد:...... آپ ﷺ کا فرمانا کہ ''یہ (ایک وضو کے ساتھ کئی نمازیں پڑھنا) میں نے عمداً جان بوجھ کر کیا ہیں تو ابو محمد رحمہ اللہ کے مطابق اس سے یہی مطلب نکلتا ہے کہ نماز کے لیے نیا وضو تب لازم ہے، اور جب بے وضو ہو قرآن میں جو ہے کہ ''جب نماز کے لیے کھڑے ہو تو وضو کرو۔'' اس آیت کا مطلب بھی یہی ہوگا

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب جواز صلوات كلها بوضوء واحد (640) والنسائي، كتاب الطهارة، باب الوضوء لكل صلوٰة (133)

[4]...... بَاب فِى الذَّهَابِ إِلَى الْحَاجَةِ

قضائے حاجت کے لئے جانے کا بیان

686۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ..........

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا ذَهَبَ إِلَى الْحَاجَةِ أَبْعَدَ۔❶

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''کہ میں آپ کے کسی سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ تھا اور رسول اللہ ﷺ جب قضائے حاجت کے لئے جاتے تو بہت دور جاتے۔''

فوائد:...... معلوم ہوا قضائے حاجت کے لیے حتی الوسع دور ہونا اور نظروں سے اوجھل ہو کر بیٹھنا ضروری ہے۔

687۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهْبٍ..........

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا تَبَرَّزَ تَبَاعَدَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ هُوَ الْأَدَبُ۔❷

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب قضائے حاجت کے لئے جاتے تو بہت دور چلے جاتے۔ ابو محمد کہتے ہیں: ''یہی ادب ہے۔''

[5]...... بَاب التَّسَتُّرِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

قضائے حاجت کے وقت چھپنا

689۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ الْحِمْيَرِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخَيْرُ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ اكْتَحَلَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ مَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی سرمہ لگائے اسے چاہئے کہ طاق لگائے۔ اور جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا جس نے نہ کیا تو کوئی حرج نہیں۔ اور جو کوئی (استنجا کے لیے) ڈھیلے استعمال

---

❶ حسن احمد 4/248، وأبوداؤد، کتاب الطهارة، باب التخلي عندقضاء الحاجه (1)

❷ صحیح سابقہ حاشیہ دیکھئے۔

أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ مَنْ أَكَلَ فَلْيَتَخَلَّلْ فَمَا تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ وَمَا لَاكَ بِلِسَانِهِ فَلْيَبْتَلِعْ مَنْ أَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ إِلَّا كَثِيبَ رَمْلٍ فَلْيَسْتَدْبِرْهُ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ يَتَلَاعَبُونَ بِمَقَاعِدِ بَنِي آدَمَ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ۔[1]

کرے اسے چاہئے کہ طاق استعمال کرے، جس نے اس طرح کیا اس نے بہت اچھا کیا اور جس نے نہ کیا تو کوئی حرج نہیں۔ اور جو کوئی کھانا کھائے وہ (دانتوں کا) خلال کرے، جو چیز خلال کرنے سے نکالے اسے پھینک دے اور جو چیز زبان سے نکالے وہ کھا سکتا ہے۔ جو کوئی قضائے حاجت کے لئے جائے تو چھپ جائے۔ اگر چہ وہ ریت کا ٹیلہ ہی پائے۔ جسے وہ اپنے پیچھے کر لے۔ کیونکہ شیطان بنو آدم کی پیٹھوں سے کھیلتا ہے جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا اور جو نہ کرے اس پر کوئی حرج نہیں۔''

فوائد:...... معلوم ہوا سرمہ لگانے اور قضائے حاجت کے وقت ڈھیلہ استعمال کرتے ہوئے طاق عدد کو ملحوظ رکھنا مستحب ہے، البتہ ضروری نہیں۔ حدیث کے آخر میں قضائے حاجت کے آداب میں جو حرج کی نفی ہے وہ چھپنے سے نہیں۔ کیونکہ استتار یعنی پردہ تو لازم ہے۔ حرج کی نفی ٹیلے کے پیچھے چھپنے سے ہے کہ استتار لازم چاہے وہ کسی قسم کی آڑ کے ذریعے حاصل ہو یا خواہ بہت دُور جانے یا رات کے اندھیرے وغیرہ سے حاصل ہو جائے۔

690- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ............

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ أَحَبَّ مَا اسْتَتَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ لِحَاجَتِهِ هَدَفٌ أَوْ حَائِشُ نَخْلٍ۔[2]

عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے وقت اوٹ کے لیے ٹیلے یا کھجور کے جھنڈ کو زیادہ پسند کرتے تھے۔

---

[1] حسن ابو داؤد، كتاب الطهارة، باب الاستتار فى الخلاء (35) وابن ماجه، كتاب الطهارة و سننها، باب: الارتياد للغائط والبول (337)

[2] صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب مايستتر به لقضاء الحاجه (772) وأبوداؤد، كتاب الجهاد، باب مايؤمر به من القيام على الآداب والبهائم (2549)

[6]......بَاب النَّهْيِ عَنْ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ لِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ

قضائے حاجت یا پیشاب کے وقت قبلہ رخ ہونے کی ممانعت

691۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ مَالِكٍ مِنْ عَبْدِالْقَيْسِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ مَوْلَى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ............

عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ أَنْتَ رَسُولِي إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ فَقُلْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ وَيَأْمُرُكُمْ إِذَا خَرَجْتُمْ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا۔ [1]

سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اسے نبی ﷺ نے فرمایا: ''تو میرا قاصد بن کر اہل مکہ کے پاس جا اور کہنا کہ رسول اللہ ﷺ تمہیں سلام کہتے ہیں! اور تمہیں حکم دیتے ہیں کہ جب تم قضائے حاجت کے لئے جاؤ تو قبلہ کی طرف نہ منہ کرو اور نہ پیٹھ۔''

فوائد:...... قضائے حاجت کے دوران استقبال قبلہ یا استدبار یعنی قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا ممنوع ہے۔ کسی مجبوری کی حالت میں جائز ہے۔

692۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ............

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا قَالَ ثُمَّ قَالَ أَبُو أَيُّوبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيضَ قَدْ بُنِيَتْ عِنْدَ الْقِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ وَنَسْتَغْفِرُ اللهَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْكَرِيمِ وَعَبْدُ الْكَرِيمِ شِبْهُ الْمَتْرُوكِ۔ [2]

ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم قضائے حاجت کے لئے یا پیشاب کے لئے جاؤ تو قبلہ کی طرف نہ منہ کرو اور نہ پیٹھ۔'' کہتے ہیں: پھر ابو ایوب نے کہا: ''ہم ملک شام آئے تو وہاں بیت الخلاوں کو قبلہ کے رُخ بنا ہوا پایا جب ہم قضائے حاجت سے واپس آتے تو اللہ سے بخشش مانگتے۔'' ابو محمد کہتے ہیں: ''یہ حدیث (۶۹۱) عبدالکریم کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور عبدالکریم متروک کے مشابہ ہے۔''

---

[1] صحيح بالشواهد الحاكم 412/3

[2] متفق عليه البخارى، كتاب الوضوء، باب : لاتستقبل القبلة بغائط أو بول (144) ومسلم كتاب الطهارة، باب الاستطابة (608)

فوائد:...... ابوایوب رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ فرماتے ہیں ہم ان بیت الخلاء میں تھوڑا رخ تبدیل کر کے بیٹھتے تھے۔ لہٰذا یہ احوط ہوا کہ آڑ کے باوجود رخ پھیر لیا جائے۔

[7]...... باب حدیث عمرو بن عون (لَا يَرْفَعُ ثَوْبَهُ حَتّٰى يَدْنُوَ مِنَ الْأَرْضِ)

عمرو بن عون کی حدیث (زمین کے قریب ہو کر کپڑا اہٹانا)

693- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ الْأَعْمَشِ..........

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرْفَعُ ثَوْبَهُ حَتّٰى يَدْنُوَ مِنَ الْأَرْضِ. قَالَ أَبُو مُحَمَّد هُوَ أَدَبٌ وَهُوَ أَشْبَهُ مِنْ حَدِيثِ الْمُغِيرَةِ۔❶

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنا کپڑا نہیں اٹھاتے تھے حتی کہ وہ زمین کے قریب ہو جاتے۔ ابو محمد کہتے ہیں: ''یہی ادب ہے۔'' اور وہ مغیرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث (٦٨٦) سے زیادہ بہتر ہے۔

فوائد:...... یہ کمال حیاء کی دلیل ہے، لہٰذا مومن کو اس سنت کا خیال رکھنا چاہیے۔

[8]......بَاب الرُّخْصَةِ فِي اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ

قبلہ کی طرف منہ کرنے کی رخصت

694- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمَّهُ وَاسِعَ بْنَ حَبَّانَ أَخْبَرَهُ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتِنَا فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ جَالِسًا عَلٰى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ۔❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو اپنے گھر کی چھت پر دیکھا۔ کہ آپ دو اینٹوں پر بیت المقدس کی طرف منہ کر کے بیٹھے ہوئے تھے۔

فوائد:...... امت کے لیے قول رسول ﷺ پر عمل کرنا ہوتا ہے، فعل رسول ﷺ اگر قول کے مخالف ہو تو اسے خاصہ پر محمول کرنا چاہیے۔ یا ہو سکتا ہے اس کی کوئی مخفی علت ہو جس کی ہمیں خبر نہیں دی گئی۔ پھر ناظر کو مشاہدے کی غلطی بھی تو لگ سکتی ہے۔

---

❶ صحیح ابو داؤد، کتاب الطهارة، باب كيف التكشف عندالحاجه (14)

❷ متفق عليه البخاری، کتاب الوضوء، باب من تبرز على لبنتين(145)

[9]...... بَاب فِي الْبَوْلِ قَائِمًا ...... کھڑے ہوکر پیشاب کرنا

695۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ ....

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى سُبَاطَةِ قَوْمٍ فَبَالَ وَهُوَ قَائِمٌ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ لَا أَعْلَمُ فِيهِ كَرَاهِيَةً۔ ❶

حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی قوم کے ڈھیر کے پاس گئے تو کھڑے ہوکر پیشاب کیا۔ ابومحمد کہتے ہیں: ”میں اس میں کوئی برائی نہیں جانتا۔“

فوائد:...... اس حدیث سے بوقت ضرورت کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی رخصت معلوم ہوتی ہے کہ کہیں غیر مناسب جگہ ہو، یا پیشاب کرنے والے کو بیٹھنے سے کوئی عارضہ لاحق ہو۔ تو شریعت اس کو بیٹھنے پر مجبور نہیں کرتی، بلکہ وہ احتیاط کرتے ہوئے بحالت قیام پیشاب کرسکتا ہے۔ باقی معمول یہی ہے کہ بیٹھ کر پیشاب کرنا چاہیے۔ بعض حدیث دشمن لوگ بڑی ڈھٹائی سے کہتے ہیں کہ اہل حدیث بخاری، بخاری کرتے ہیں تو بخاری میں صرف کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کا ذکر ہے لہٰذا غیر مقلدوں کو کھڑے ہوکر ہی پیشاب کرنا چاہیے۔

جب کہ صحیح بخاری حدیث نمبر (149) میں بیٹھ کر پیشاب، قضائے حاجت کا صراحتاً ذکر ہے، اسی طرح دیگر روایات اس کی مؤید ہیں۔ نیز سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوکر پیشاب کیا کرتے تھے، وہ جھوٹ بولتے ہیں، اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کا معمول بیٹھ کر پیشاب کرنا تھا۔ نیز یہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنے والی روایت سے متعارض بھی نہیں، کیونکہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے والے اس موقع پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، آپ ﷺ کے ساتھ نہیں تھیں۔ وہ اپنے علم کے اعتبار سے صحیح فرما رہی تھیں۔

[10]...... بَاب مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْمَخْرَجَ

بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا

696۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللَّهُمَّ

انس رضی اللہ عنہ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو کہتے: ”اَللّٰهُمَّ إِنِّي

---

❶ متفق عليه البخاری، كتاب الوضوء، باب البول قائما وقاعداً (224) ومسلم كتاب الطهارة، باب المسح على خفين (623)

اَعُـوذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ۔ ❶ إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔ "...... "اے اللہ! میں خبیث جنوں اور جن زادیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔"

فوائد:...... العمری کی حدیث میں اس دعا کے شروع میں "بسم اللہ" کے لفظ بھی آئے ہیں (فتح الباری) یہ کہنے سے بندے کی شرمگاہ جنوں کی نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہے۔ (مفہوم، ترمذی، صحیح)

[11]......بَابُ الِاسْتِطَابَةِ

استنجاء کرنے کا بیان

697۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قُرْطٍ عَنْ عُرْوَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ مَعَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ يَسْتَطِيبُ بِهِنَّ فَإِنَّهَا تُجْزِئُ عَنْهُ۔ ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لئے جائے تو اپنے ساتھ تین ڈھیلے لے کر جائے، جن کے ساتھ وہ استنجاء کرے، کیونکہ وہ اسے کافی ہیں۔"

فوائد:...... کم از کم استنجاء میں تین ڈھیلے استعمال کرنے چاہئیں (دیکھیے صحیح مسلم عن سلمانؓ) البتہ پاکی کے لیے زائد میں کوئی حرج نہیں۔ مجبوری کی حالت میں تین سے کم بھی ہوں تو طہارت حاصل ہو جائے گی۔

698۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَخْبَرَنَا عَلِيٌّ هُوَ ابْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ خُزَيْمَةَ......

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةُ أَحْجَارٍ لَيْسَ مِنْهُنَّ رَجِيعٌ يَعْنِي الِاسْتِطَابَةَ۔ ❸

عمارہ بن خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تین پتھر (ضروری ہیں) جن میں گوبر نہ ہو، یعنی استنجاء کے لیے۔"

---

❶ متفق عليه البخاری، كتاب الوضوء، باب مايقول عندالخلاء (142) ومسلم، كتاب الحيض، باب مايقول اذ اراد دخول الخلاء (829)

❷ صحيح ابو داؤد، كتاب الطهارة، باب الاستنجاء بالحجارة (40) والنسائی، كتاب الطهارة، باب الاجتزاء فی الاستطابه بالحجارة دون غيرها (44)

❸ صحيح أبو داؤد، كتاب الطهارة، باب الاستنجاء بالحجارة (4) وابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب الاستنجاء بالحجارة والنهی عن الروث والرمة (315)

[12]......بَاب النَّهْيِ عَنِ الِاسْتِنْجَاءِ بِعَظْمٍ أَوْ رَوْثٍ
ہڈی یا گوبر سے استنجاء کرنا

699- أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ هُوَ ابْنُ أَبِي الْمُخَارِقِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ مَالِكٍ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ مَوْلَى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ............

عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ أَنْتَ رَسُولِي إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ فَقُلْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ وَيَأْمُرُكُمْ أَنْ لَا تَسْتَنْجُوا بِعَظْمٍ وَلَا بِبَعْرَةٍ. قَالَ أَبُوْ عَاصِمٍ مَرَّةً وَيَنْهَاكُمْ أَوْ يَأْمُرُكُمْ.❶

سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ''تم میرے قاصد بن کر اہل مکہ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ رسول اللہ ﷺ تمہیں سلام کہتے ہیں اور تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم ہڈی اور مینگنی (لید) کے ساتھ استنجاء نہ کرو۔'' ابو عاصم نے ایک بار کہا: وہ تمہیں منع کرتے ہیں، یا حکم دیتے ہیں۔

فوائد:...... ابوداؤد میں بسند حسن کوئلے کا بھی ذکر ہے کہ اس سے بھی استنجاء ممنوع ہے۔

[13]......بَاب النَّهْيِ عَنِ الِاسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِينِ
دائیں ہاتھ سے استنجاء کی ممانعت

700- أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَأَبُو نُعَيْمٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ............

أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَمَسُّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَمَسَّحُ بِيَمِينِهِ.❷

ابو قتادہ اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی اپنی شرمگاہ کو اپنے دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے۔ اور نہ اپنے دائیں ہاتھ سے استنجاء کرے۔''

فوائد:...... دائیاں ہاتھ اس سے پاکیزگی والے اور اچھے اچھے کام کیے جاتے ہیں، مثلاً کھانا، پینا، مصافحہ کرنا وغیرہ۔ اس کے برعکس بائیاں ہاتھ مکروہات کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً استنجا، ناک صاف کرنا وغیرہ۔ لہٰذا اس بنا پر دائیں کو بائیں پر فضیلت دی گئی ہے۔ اور مکروہات میں دائیاں ہاتھ استعمال کرنے سے روکا گیا ہے۔

---

❶ متفق علیه البخاری، كتاب الوضوء، باب النهی عن الاستنجاء باليمين (153) ومسلم، كتاب الطهارة، باب النهی عن الاستنجاء باليمين (612)

❷ صحيح أخرجه مسلم، كتاب الطهارة، باب الاستطابة (609) ابو داؤد، كتاب الطهارة، باب: كراهية استقبال القبلة عند قضاء الحاجه (8)

[14]...... بَاب الِاسْتِنْجَاءِ بِالْأَحْجَارِ

پتھروں سے استنجاء کرنا

701- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لِلْوَلَدِ أُعَلِّمُكُمْ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا وَإِذَا اسْتَطَبْتَ فَلَا تَسْتَطِبْ بِيَمِينِكَ وَكَانَ يَأْمُرُنَا بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ وَيَنْهَى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ قَالَ زَكَرِيَّا يَعْنِي الْعِظَامَ الْبَالِيَةَ۔ ❶

ابوہریرة رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہارے لئے بچوں کے لیے باپ کی طرح ہوں میں تمہیں سکھلاتا ہوں تم (قضائے حاجت کے وقت) قبلہ کی طرف منہ کرو نہ پیٹھ اور جب تم استنجاء کرو تو اپنے دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کرو۔ اور ہمیں تین پتھروں کا حکم دیتے تھے اور گوبر اور رمّة سے منع کرتے تھے۔ زکریا کہتے ہیں رمّة سے مراد ہے بوسیدہ ہڈیاں۔''

فوائد:...... استنجا میں ممنوعہ چیزوں کے علاوہ کوئی بھی چیز جس سے پاکی حاصل ہوجائے مثلاً ٹشو، پانی وغیرہ ان کا استعمال جائز ہے۔ البتہ پانی سے استنجا افضل ہے۔

[15]......بَاب الِاسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ

پانی سے استنجاء کرنا

702- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا ذَهَبَ لِحَاجَتِهِ أَتَيْتُهُ أَنَا وَغُلَامٌ بِعَنَزَةٍ وَإِدَاوَةٍ فَيَتَوَضَّأُ۔ ❷

انس رضی اللہ عنہ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ ''نبی ﷺ جب قضائے حاجت کے لئے جاتے تو میں اور ایک لڑکا لوہے کی نوک والا ڈنڈا (برچھی) اور لوٹا لے کر آپ کے پاس لاتے، پس آپ ﷺ وضو کرتے۔''

---

❶ متفق عليه البخاری الوضوء، باب الاستنجاء بالماء (150) ومسلم، كتاب الطهارة، باب الاستنجاء بالماء من التبرز (618)

❷ متفق عليه سابقہ تخریج ملاحظہ کریں۔

703۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مُعَاذٍ............

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ جَاءَ الْغُلَامُ بِإِدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ كَانَ يَسْتَنْجِي بِهِ۔ قَالَ أَبُو مُحَمَّد أَبُو مُعَاذٍ اسْمُهُ عَطَاءُ بْنُ مَنِيعٍ أَبِي مَيْمُونَةَ۔ ❶

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب بیت الخلاء سے نکلتے تو ایک لڑکا پانی کا لوٹا لے کر آتا، جس سے آپ استنجاء کرتے۔'' ابومحمد کہتے ہیں: ''ابومعاذ کا نام عطاء بن منیع ابومیمونہ ہے۔''

704۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ ذَرٍّ............

عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ نَجَبَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَمَّتِي وَكَانَتْ تَحْتَ حُذَيْفَةَ أَنَّ حُذَيْفَةَ كَانَ يَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ۔ ❷

مسیّب بن نجبۃ کہتے ہیں کہ مجھے میری پھوپھی نے بتایا، اور وہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھی کہ حذیفہ پانی سے استنجاء کرتے تھے۔

[16]......بَاب فِيمَنْ يَمْسَحُ يَدَهُ بِالتُّرَابِ بَعْدَ الِاسْتِنْجَاءِ
استنجاء کرنے کے بعد مٹی سے ہاتھ ملنا

705۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مَوْلًى لِأَبِي هُرَيْرَةَ............

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ائْتِنِي بِوَضُوءٍ ثُمَّ دَخَلَ غَيْضَةً فَأَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فَاسْتَنْجَى ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ بِالتُّرَابِ ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ۔ ❸

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس پانی لاؤ، پھر آپ درختوں کے جھنڈ میں داخل ہوگئے۔ پھر میں آپ کے پاس پانی لایا تو آپ نے استنجاء کیا، پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مٹی سے ملا۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ دھویا۔''

فوائد:...... معلوم ہوا کہ قضائے حاجت کے لیے چھپ کر بیٹھنا چاہیے۔ اور استنجا کے بعد اچھی طرح

---

❶ صحیح سابقہ حوالہ دیکھئے۔

❷ ضعیف اس میں جہالت ہے۔ ابن ابی شیبہ 152/1

❸ حسن ابوداؤد، کتاب الطهارة، باب الرجل يدلك يده الأرض اذا استنجى (45) والنسائي، كتاب الطهارة، باب دلك اليد بالأرض بعد الاستنجاء (50) دیکھئے، آئندہ حدیث

پانی اور مٹی کے ساتھ ہاتھوں کو صاف کرنا چاہیے، تاکہ ہاتھ پر کوئی گندگی کا نشان یا جراثیم باقی نہ رہے۔ مٹی میں اللہ نے یہ خاصیت رکھی ہے کہ اس سے تمام جراثیم ختم ہوجاتے ہیں اور اچھی طرح صاف ہوجاتے ہیں۔ آج بڑے بڑے قیمتی صابن بھی مٹی کی افادیت کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ لیکن اگر مٹی میسر نہ ہوتو صابن سے ہاتھ دھو لیے جائیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ اس میں کچھ بندے ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں (التوبہ:108) یہ آیت اہل قبا کے بارے میں نازل ہوئی جس میں ان کی مدح کی گئی اور وہ پانی سے استنجا کیا کرتے تھے۔ (صحیح ابن ماجہ) (۲) قضائے حاجت میں برچھی لے کر جانا یہ زمین نرم کرنے کے لیے ہوتی تاکہ پیشاب کے چھینٹے نہ اڑیں۔ نیز کھلے میدان میں موذی حشرات الارض وغیرہ مارنے کے لیے بھی مفید ہے۔

نیز معلوم ہوا پیغمبر بھی انسان ہیں اور ان کا پاخانہ بھی پاک نہیں ہوتا۔ اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ اچھی طرح صاف کیا کرتے تھے۔ اس سلسلہ میں بدعتی غالی (غلو پسند) لوگوں نے جتنی روایات نقل کی ہیں وہ حد درجہ ضعیف، مردود اور موضوع ہیں۔

706۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ....

حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ۔ ❶

ابراہیم بن جریر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے باپ رضی اللہ عنہ نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کیا۔

[17].....بَاب مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ
بیت الخلاء سے نکلتے وقت کیا کہنا چاہیے

707۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ يُوسُفَ بْنِ ....

أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانَكَ۔ ❷

ابو بردۃ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ: ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء سے نکلتے تو کہتے: ''غفرانك''

فوائد:...... پاخانہ پیشاب رک جائے تو بندہ کن تکالیف سے دوچار ہوتا ہے۔ یہ تو جس کو پیش آئے وہی جان سکتا ہے۔ لہٰذا ایسی بڑی بڑی نعمتوں کا شکر کما حقہ ادا نہ ہوتو یہ کوتاہی ہے۔ اسی لیے بیت الخلاء سے

---

❶ حسن ابن ماجه، كتاب الطهارة، باب دلك يده بالأرض بعد الاستنجاء (359)

❷ صحيح أبوداؤد، كتاب الطهارة، باب مايقول الرجل اذا خرج من الخلاء (30) والترمذي، كتاب الطهارة، باب مايقول اذا خرج من الخلاء (7)

فراغت کے بعد کما حقہ شکر نہ کر سکنے کی کوتاہی کی معافی کے لیے غفرانک کے الفاظ سکھائے گئے ہیں۔ (واللہ اعلم)

[18]......بَاب فِي السِّوَاكِ

مسواک کرنا

709۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ۔ ❶

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہیں مسواک کرنے کی زیادہ تاکید کر چکا ہوں۔''

فوائد:...... مسواک انتہائی پراہمیت عمل ہے یہ منہ کی پاکی اور رب کی رضا کا باعث ہے (بخاری) آپ ﷺ اس کو انتہائی اہمیت دیتے تھے۔ حتی کہ مرض الموت میں بھی عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی مسواک کرتے آپ کے پاس داخل ہوئے تو آپؐ نے ان سے لے کر کی۔

710۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِهِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ۔ قَالَ أَبُو مُحَمَّد يَعْنِي السِّوَاكَ۔ ❷

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں اپنی امت پر مشکل نہ سمجھتا تو انہیں ہر نماز کے وقت اس کا حکم دیتا۔'' ابو محمد کہتے ہیں: ''یعنی مسواک کرنے کا۔''

فوائد:...... اس عمل سے مسواک کی اہمیت کا اندازہ لگانا چنداں مشکل نہیں کہ نیند سے جاگتے ہی آپ کا سب سے پہلا کام یہی مسواک ہوتا۔

[19]......بَاب السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ

مسواک منہ کی صفائی ہے

711۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ هُوَ الْقَطْوَانِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ أَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الجمعه، باب السواك يوم الجمعه (888)

❷ متفق عليه البخاري، كتاب الجمعه، باب السواك يوم الجمعه (887) ومسلم، كتاب الطهارة، باب السواك (588)

السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ۔[1]

''مسواک کرنا منہ کے لئے پاکیزگی ہے اور اللہ کی رضا حاصل کرنا ہے۔''

فوائد:...... سومعلوم ہوا وضو نماز کے لیے شرط ہے اس کے بغیر کوئی نماز قبول نہیں، فرض ہو چاہے نفل، دیگر احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اچھی طرح مکمل وضو کیا جائے، اگر ذرہ بھر عضو بھی خشک رہا تو نماز نہیں ہوگی۔ اسی طرح صدقے کی قبولیت بھی حلال مال پر منحصر ہے۔ صدقہ خواہ معمولی ہو، مگر حلال سے ہو، اللہ اس سے بھی خوش ہو جاتے ہیں۔ صدقہ لاکھوں میں ہو، مگر حرام کے ذرائع سے مال کمایا گیا ہو تو اس سے صدقہ کا ذرہ بھر اجر نہیں ملتا۔

[20]......بَاب السِّوَاكِ عِنْدَ التَّهَجُّدِ

تہجد کے وقت مسواک کرنا

712- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ..........

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى التَّهَجُّدِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ۔[2]

حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب تہجد کے لئے اٹھتے تو مسواک کے ساتھ اپنے منہ کو صاف کرتے۔

[21]......بَاب لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ

وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی

713- أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ..........

عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُورٍ وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ۔[3]

ابو ملیح اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''وضو کے بغیر اللہ نماز قبول نہیں کرتا۔ اور نہ خیانت کا صدقہ قبول کرتا ہے۔''

[22]......بَاب مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ

وضو نماز کی چابی ہے

714- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

---

[1] صحيح البخارى، كتاب الصوم، باب سواك الرطب واليابس للصائم معلقا بصيغة الجزم عن عائشة تعليقاً وابن ماجه، كتاب الطهارة، باب السواك (289)

[2] متفق عليه البخارى، كتاب الجمعه، باب السواك، يوم الجمعه، 889، ومسلم كتاب الطهارة، باب السواك(592)

[3] صحيح أبو داؤد، كتاب الطهارة، باب فرض الوضوء (59) والنسائى، كتاب الطهارة، باب فرض الوضوء (139)

الْحَنَفِيَّةِ............

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ۔ [1]

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وضو نماز کی چابی ہے۔ اور اس کے علاوہ باتوں کو حرام کرنا اللہ اکبر کہنا ہے اور انہیں حلال کرنا سلام پھیرنا ہے۔''

[23]......بَاب كَمْ يَكْفِي فِي الْوُضُوءِ مِنَ الْمَاءِ
وضو کے لئے کفایت کرنے والے پانی کا بیان

715۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا أَبُو رَيْحَانَةَ............

عَنْ سَفِينَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ۔ [2]

سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک مد سے وضو کرتے اور ایک صاع سے غسل کرتے۔

فوائد:...... ایک ''مد'' دونوں ہاتھوں کو بھرنے کے برابر (تقریباً نو چھٹانک) اور صاع ۴ مد (تقریباً ۲ کلو ۱۰۰ گرام کا) ہوتا ہے۔ لہٰذا اس سے معلوم ہوا آپ ﷺ وضو وغسل کے لیے کم از کم پانی استعمال کرتے تھے۔ کیونکہ یہ بہت سے فوائد کے ساتھ ساتھ بچت اور حساب دینے میں آسانی کا باعث ہے۔ نیز یہ احتیاط پانی کی قلت کے پیش نظر بھی ہوسکتی ہے، گو کہ آج پانی کی دستیابی کے وسائل کافی ہیں، مگر پھر بھی احتیاط کا پہلو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے۔

716۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ............

سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِالْمَكُّوكِ وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسِ مَكَاكِيكَ۔ [3]

انس رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ: ''رسول اللہ ﷺ ایک مد سے وضو کرتے اور پانچ مد سے غسل فرما لیتے تھے۔''

---

[1] حسن نیز اس کے شواہد بھی موجود ہیں، جن سے یہ قوت حاصل کرتی ہے۔ دیکھئے نصب الراية 1/307-308

[2] صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب مايكفى من الماء فى الغسل والوضوء (736) والترمذى، كتاب الطهارة، باب، فى الوضوء بالمد (56)

[3] متفق عليه البخارى، كتاب الوضوء، باب الوضوء (201) ومسلم كتاب الحيض، باب: مايكفى من الماء فى الغسل والوضوء (734)

فوائد:...... اس میں غسل کے لیے ۵ مد کا ذکر ہے جو کہ تقریباً اڑھائی کلو سے اوپر بنتا ہے۔

[24]......بَاب الْوُضُوءِ مِنَ الْمِيضَأَةِ
لوٹے سے وضو کرنا

717۔ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ............

عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْتِينَا فِي مَنْزِلِنَا فَآخُذُ مِيضَأَةً لَنَا تَكُونُ مُدًّا وَثُلُثَ مُدٍّ أَوْ رُبُعَ مُدٍّ فَأَسْكُبُ عَلَيْهِ فَيَتَوَضَّأُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا۔[1]

ربیع رضی اللہ عنہا بنت معوذ بن عفراء کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں ہمارے گھر تشریف آتے تو میں اپنا ایک لوٹا لیتی۔ جو کہ ایک مد اور تہائی مد کا تھا۔ یا چوتھائی مد کا ہو گا، تو میں آپ ﷺ پر پانی انڈیلتی تو آپ تین تین بار (اعضاء دھو کر) وضو کرتے۔

فوائد:...... سوا مد سے تین تین دفعہ اعضا کا دھو لینا، یہ اس کے با کفایت ہونے پر دلالت کرتا ہے کہ اتنے پانی کو کم نہیں سمجھنا چاہیے۔

[25]......بَاب التَّسْمِيَةِ فِي الْوُضُوءِ
وضو میں بسم اللہ کہنا

718۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ............

حَدَّثَنِي رُبَيْحُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرُ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ۔[2]

ربیح بن عبدالرحمٰن بن ابو سعید رضی اللہ عنہ خدری اپنے باپ اور اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص بسم اللہ نہ پڑھے اس کا وضو نہیں۔''

فوائد:...... وضوء شروع کرتے ہوئے بسم اللہ کہنا اس کے حکم کے بارے فقہاء کا اختلاف ہے۔ اس کی اسناد میں کلام کی بنا پر جمہور اسے سنت بتاتے ہیں۔ اور بعض ائمہ اور امام البانی رحمہ اللہ وغیرہ اس کی سند کے

[1] حسن ابن ماجه، كتاب الطهارة، باب الرجل يستعين على وضوئه فيصب عليه (390) والبيهقي، كتاب الطهارة، باب: الدليل على انه يأخذ لكل عضو ماء ...... (237)

[2] صحيح بالشواهد ابن ماجه، كتاب الطهارة، باب : ماجاء في التسمية في الوضوء (397) والدارقطني، باب التسمية على الوضوء 71/1

مجموعِ طرق سے صحت حاصل کر لینے کی بنا پر اسے واجب قرار دیتے ہیں، کیونکہ حدیث کے مطابق نہ پڑھنے والے کا وضو ہی نہیں ہوتا۔ اس لیے یہی موقف درست اور زیادہ محتاط معلوم ہوتا ہے۔(۱) باقی بسم اللہ بھول جانا اس کا حکم الگ ہے۔ جیسا کہ صحیح حدیث میں ہے کہ میری امت سے بھول، غلطی اور مجبوری کو معاف کر دیا گیا ہے۔(ابن ماجہ) (۲) رہی اس کے کلمات کی بات تو یہ فقط ''بسم اللہ'' ہی ہیں، الرحمٰن الرحیم کا اضافہ راجح معلوم نہیں ہوتا۔ احمد وغیرہ میں ایک حدیث ہے کہ آپ ﷺ برتن میں ہاتھ رکھا پھر ''بسم اللہ'' فرمایا۔

[26]......بَاب فِيمَنْ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهُمَا
اپنے ہاتھوں کو دھونے سے پہلے برتن میں داخل کرنا

719۔ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَمْرِو بْنِ ....

أَوْسٍ يُحَدِّثُ عَنْ جَدِّهِ أَوْسِ بْنِ أَبِي أَوْسٍ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَاسْتَوْكَفَ ثَلَاثًا فَقُلْتُ أَنَا لَهُ أَيُّ شَيْءٍ اسْتَوْكَفَ ثَلَاثًا قَالَ غَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا۔❶

اوس بن ابی اوس اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ: ''انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے تین مرتبہ بہایا۔'' میں نے ان سے پوچھا: کونسی چیز تین مرتبہ بہائی۔ انہوں نے کہا: ''اپنے ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا۔''

فوائد:...... وضو شروع کرتے وقت اگر ہاتھ صاف و پاک ہوں تو انہیں برتن میں داخل کیا جا سکتا ہے ورنہ انہیں تین مرتبہ دھو کر اس میں ڈالا جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم سے نیند سے بیدار ہو تو ہاتھ دھو کر پانی میں ہاتھ ڈالے۔ کیونکہ اسے نہیں معلوم اس کے ہاتھ نے کہاں رات گزاری ہے۔ (متفق علیہ) اس میں بھی کئی حکمتیں پنہاں ہیں (۱) بالخصوص عرب کے لوگ ڈھیلوں سے استنجا کرتے اور ازار بند کھلا باندھتے تھے، اس لیے رات کو شرم گاہ کو ہاتھ لگنے سے ہاتھ پر نجاست لگ سکتی ہے۔ (۲) زیادہ تر صحرا اور کھلے مکانوں میں رہتے جہاں کیڑے مکوڑے کا آ جانے کا خدشہ ہوتا۔ دونوں صورتوں کے احتمال کے پیش نظر ہاتھ دھونا ہی اولیٰ ہے۔

[27]......بَاب الْوُضُوءُ ثَلَاثًا
وضو کے اعضاء کو تین تین بار دھونا

720۔ أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ

❶ صحيح أخرجه النسائي، كتاب الطهارة، باب: كم يغسلان (83) والطيالسي 1/51 (168)

بْنِ يَزِيدَ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ مَوْلَى ....

عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ عُثْمَانَ تَوَضَّأَ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ كَمَا تَوَضَّأْتُ ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وُضُوئِي هٰذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔[1]

عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان کے غلام حمران بن ابان بیان کرتے ہیں کہ: ”عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کیا۔ اور کلی کی۔ اور ناک میں پانی ڈالا۔ اور اپنے ہاتھوں اور چہرے کو تین تین بار دھویا۔ اور اپنے سر کا مسح کیا۔ اور اپنے پاؤں کو تین تین بار دھویا۔“ پھر انہوں نے کہا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا، جس طرح میں نے وضو کیا۔“ پھر انہوں نے کہا: ”جو کوئی میرے اس وضو کی طرح وضو کرے گا، پھر دو رکعت نماز پڑھے گا اور ان دو رکعتوں میں اپنے نفس سے کوئی بات نہ کرے گا، تو اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

فوائد:...... وضو میں اعضا کو ایک ایک، دو دو، تین تین بار دھونا سبھی طرح سے ثابت ہے، البتہ تین سے زیادہ کرنا ظلم وزیادتی اور اسراف ہے۔ جیسے صحیح ابوداؤد میں آتا ہے۔(۲) ”جو اس طرح وضو کرے“ سے مراد وضو کا طریقہ کار ہے، نہ کہ اعضا تین دفعہ دھونا، کیونکہ دوسری احادیث سے دو اور ایک مرتبہ بھی ثابت ہے(۳) ان کے بعد پڑھی جانے والی دو رکعتیں کوئی خاص نہیں، چاہے فرض ہوں یا سنت یا نفل سبھی اس فضیلت کا باعث ہیں۔ (واللہ اعلم)

[28]......بَاب الْوُضُوءُ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

وضو کے اعضاء کو دو، دو بار دھونا

721۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَمْرِو ابْنِ ....

يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ دَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَأَكْفَأَ عَلَى يَدَيْهِ

یحییٰ مازنی اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ بن زید نے پانی کا برتن منگوایا پھر اسے اپنے ہاتھوں پر

[1] متفق علیه البخاری، کتاب الوضوء، باب الوضوء ثلاثاً ثلاثًا (159) ومسلم، کتاب الطهارة، باب صفة الوضوء وكماله (538)

فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ۔ ❶

ڈالا اور تین بار دھویا۔ اور اپنے چہرے کو تین بار دھویا اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک دو دو بار دھویا۔ پھر انہوں نے کہا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا۔''

فوائد:...... معلوم ہوا کہ ایک وضو میں ہر عضو کو الگ الگ تعداد میں دھویا جا سکتا ہے۔

722۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوًا مِنْهُ۔ ❷

عمرو بن یحییٰ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن زید نے نبی ﷺ سے اسی طرح نقل کیا۔

[29]......بَاب الْوُضُوءُ مَرَّةً مَرَّةً

وضو کے اعضاء کو ایک ایک بار دھونا

723۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ ....

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ أَوْ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِوُضُوءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَتَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً أَوْ قَالَ مَرَّةً مَرَّةً۔ ❸

عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''کیا میں تمہارے پاس بیان نہ کروں، یا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کے وضو کی خبر نہ دوں؟'' پھر انہوں نے ایک ایک بار اعضاء کو دھو کر وضو کیا۔ یا راوی نے ایک ایک بار کہا۔''

724۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً جَمَعَ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک ایک بار اعضاء کو دھو کر وضو کیا۔ اور کلی کے لیے اور ناک میں

❶ متفق علیه البخاری، کتاب الوضوء، باب :مسح الرأس کله (185) ومسلم، کتاب الطهارة، باب فی وضوء النبی ﷺ (554)

❷ صحیح سابقہ تخریج ملاحظہ کریں۔

❸ صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب : الوضوء مرة مرة (157)

وَالِاسْتِنْشَاقِ۔❶ اکٹھا پانی ڈالا۔

[30]......بَاب مَا جَاءَ فِي إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ
مکمل وضو کرنا

725۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.........

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يُكَفِّرُ اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَزِيدُ بِهِ فِي الْحَسَنَاتِ؟ قَالُوا بَلَىٰ. قَالَ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكْرُوهَاتِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ۔❷

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”کیا میں تمہیں اس چیز کی خبر نہ دوں جس سے اللہ گناہوں کو مٹاتا ہے اور نیکیوں کو زیادہ کرتا ہے؟“ انہوں نے کہا: ”کیوں نہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ناپسندیدہ اوقات میں اچھی طرح وضو کرنا اور مسجد کی طرف زیادہ قدم چل کر جانا، اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔“

فوائد:...... ”مکروہات“ کا مطلب انتہائی سردی میں یعنی جب پانی چھونے کو جی نہ چاہ رہا ہو وغیرہ (۲) مساجد کی طرف زیادہ قدم سے پتہ چلتا ہے، کہ گھر مسجد سے قریب ہونا کوئی زیادہ فضیلت کا باعث نہیں۔ بلکہ جتنا دور ہوگا، اتنا ہی اجر کی زیادتی کا باعث ہے۔

726۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ..........

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ بِنَحْوِهِ۔❸

سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح ذکر کرتے ہوئے سنا۔

727۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْجَهْضَمِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ..........

---

❶ صحیح سابقہ تخریج ملاحظہ کریں۔

❷ صحیح ابن ماجه، کتاب الطهارة، باب ماجاء فی اسباغ الوضو (427)

❸ صحیح سابقہ تخریج ملاحظہ کریں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أُمِرْنَا بِإِسْبَاغِ الْوُضُوءِ۔ ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہمیں مکمل وضو کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔''

[31]......بَاب فِي الْمَضْمَضَةِ

کلی کرنے کا بیان

728۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ............

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ خَيْرٍ قَالَ دَخَلَ عَلِيٌّ الرَّحَبَةَ بَعْدَ مَا صَلَّى الْفَجْرَ قَالَ فَجَلَسَ فِي الرَّحَبَةِ ثُمَّ قَالَ لِغُلَامٍ لَهُ ائْتِنِي بِطَهُورٍ قَالَ فَأَتَاهُ الْغُلَامُ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَطَسْتٍ قَالَ عَبْدُ خَيْرٍ وَنَحْنُ جُلُوسٌ نَنْظُرُ إِلَيْهِ فَأَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فَمَلَأَ فَمَهُ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى فَعَلَ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى طُهُورِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَهَذَا طُهُورُهُ۔ ❷

خالد بن علقمہ ہمدانی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عبد خیر نے بیان کیا ''علی رضی اللہ عنہ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد صحن میں آئے اور بیٹھ گئے۔ اور انہوں نے اپنے غلاموں سے کہا:''میرے لئے وضو کا پانی لاؤ۔'' راوی کہتا ہے:''وہ غلام علی رضی اللہ عنہ کے پاس برتن لایا، جس میں پانی تھا، اور ایک تھال لایا۔'' عبد خیر کہتے ہیں:''ہم بیٹھ کر انہی کی طرف دیکھ رہے تھے، انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ اس میں ڈالا اور اپنا منہ بھر لیا اور کلی کی۔ اور ناک میں پانی ڈالا اور ناک کو اپنے بائیں ہاتھ سے جھاڑا، اسی طرح تین بار کیا۔'' پھر انہوں نے کہا:''جو شخص رسول اللہ ﷺ کا وضو دیکھنا چاہے تو یہی آپ ﷺ کا وضو ہے۔''

فوائد:...... وضو میں کلی و ناک میں پانی چڑھانا واجب ہے۔ احناف کے ہاں وضو میں کلی واجب نہیں۔ البتہ غسل میں واجب ہے، حالانکہ غسل اور وضو میں کلی کا فرق کسی دلیل سے ثابت نہیں۔ یہ فقہ حنفیہ کی من مرضیاں ہیں۔ اس حدیث میں کلی و پانی چڑھانے کے بارے میں صراحت نہیں، کہ ایک چلو سے یہ کام کرنا ہے یا علیحدہ علیحدہ۔ بخاری میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے صراحت مذکور ہے کہ ایک ہی چلو سے دونوں کام کیے جائیں گے۔ البتہ بعض علماء ان کو الگ الگ کرنے کی طرف بھی گئے ہیں۔ ابوداؤد کی حدیث اس بارے آتی ہے۔ لیکن وہ ضعیف ہے۔ البتہ تاریخ ابن ابی خیثمہ میں صحیح روایت ہے کہ کلی اور ناک کے لیے الگ الگ پانی

---

❶ صحیح احمد 232/1 وابن ماجه، کتاب الطهارة، باب ماجاء في أسباغ الوضوء (426)

❷ صحیح

لینا جائز ہے، لہٰذا جس طرح آسانی ہو کر لینا چاہیے۔ (واللہ اعلم)

729۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ.........

حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عُقْبَةَ الْمُرَادِيُّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ خَيْرٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ۔ ❶

حسن بن عقبہ مرادی کہتے ہیں کہ عبد خیر نے پہلی اسناد کے ساتھ اسی طرح مجھ سے بیان کیا۔

[32]......بَاب فِي الِاسْتِنْشَاقِ وَالِاسْتِجْمَارِ

ناک میں پانی ڈالنا اور ڈھیلے استعمال کرنا

730۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ....

عَنْ عَائِذِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنِ اسْتَنْشَقَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ۔ ❷

عائذ اللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو کوئی ناک میں پانی ڈالے تو اسے چاہئے کہ اسے جھاڑے، اور جو کوئی ڈھیلے استعمال کرے وہ انھیں طاق استعمال کرے۔''

فوائد:...... معلوم ہوا ناک جھاڑنا واجب ہے۔

[33]......بَاب فِي تَخْلِيلِ اللِّحْيَةِ

داڑھی میں خلال کرنے کا بیان

731۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ..........

عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ تَوَضَّأَ فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ۔ ❸

شقیق بن سلمیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ تو انہوں نے اپنی داڑھی کا خلال کیا اور انہوں نے کہا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا۔''

---

❶ صحیح سابقہ حدیث ہی مکرر آئی ہے۔

❷ متفق عليه أخرجه البخاری، کتاب الوضوء، باب الاستنثار فی الوضوء (161) ومسلم، کتاب الطهارة، باب فی الاستنثار والاستجمار (561)

❸ صحيح الترمذی، کتاب الطهارة، باب ماجاء فی تخليل اللحية (31) وابن ماجه، کتاب الطهارة، باب ماجاء فی تخليل اللحية (430)

فوائد:...... داڑھی کا خلال کرنا یہ بھی سنت رسول ﷺ ہے ضرور کرنا چاہیے۔

[34]......بَاب فِي تَخْلِيلِ الْأَصَابِعِ
انگلیوں کا خلال کرنا

732۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ انْبَأَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ عَاصِمِ ....

بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ أَبِيهِ وَافِدِ بَنِي الْمُنْتَفِقِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَأَسْبِغْ وُضُوءَكَ وَخَلِّلْ بَيْنَ أَصَابِعِكَ۔ ❶

لقیط رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تو وضو کرے تو اپنے وضو کو مکمل کرو اور اپنی انگلیوں میں خلال کرو۔''

فوائد:...... ثابت ہوا انگلیوں کا خلال بھی مسنون ہے۔ضرور کرنا چاہیے۔

[35]......بَاب وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ
ایڑیوں کے لئے آگ کی وعید

733۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا جَعْفَرٌ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ۔❷

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(خشک) ایڑیوں کے لئے آگ کا عذاب ہے مکمل وضو کیا کرو۔''

734۔ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ يَمُرُّ بِنَا وَالنَّاسُ يَتَوَضَّئُونَ مِنَ الْمِطْهَرَةِ وَيَقُولُ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ وَيْلٌ

محمد بن زیاد کہتے ہیں کہ ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گذرتے تھے۔ اور لوگ لوٹے سے وضو کرتے ہوئے، ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان کو یہ کہتے: ''وضو پورا کیا کرو۔'' کیونکہ ابوالقاسم ﷺ فرمایا ہے: ''ایڑیوں کے لئے آگ کا

❶ صحيح أبوداؤد، كتاب الطهارة، باب في الاستنثار (143,142) والترمذى، كتاب الطهارة، باب ماجاء في تخليل الأصابع (38)

❷ متفق عليه: بخارى، كتاب العلم، باب من رفع بالعلم(60) ومسلم، كتاب الطهارة، باب وجوب غسل الرجلين بكمالهما (569)

لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد هٰذَا أَعْجَبُ إِلَيَّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو۔❶

عذاب ہے۔'' ابومحمد کہتے ہیں: ''یہ حدیث میرے نزدیک عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی حدیث سے زیادہ بہتر ہے۔''

فوائد:...... وضو میں کسی بھی عضو کا کہیں سے خشک رہ جانا وضو نامکمل رہ جانے کا باعث ہے، باقی اعضاء کی نسبت چونکہ یہ پاؤں، ایڑیوں میں زیادہ ہوتا ہے، لہٰذا اس کا خصوصی تذکرہ کیا گیا ہے۔

[36]......بَاب فِي مَسْحِ الرَّأْسِ وَالْأُذُنَيْنِ
سر اور کانوں کا مسح کرنا

735۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ..........

عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ أَوْ كَالَّذِي صَنَعْتُ۔❷

شقیق بن سلمٰی کہتے ہیں میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ تو انہوں نے اپنے کانوں کی اندرونی سطح پر مسح کیا۔ پھر انہوں نے کہا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا، جس طرح میں نے کیا۔''

فوائد:...... کانوں کا مسح بھی سر کے ساتھ واجب ہے الصحیحۃ میں حدیث ہے '' الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْس'' (کان سر کا حصہ ہیں) لہٰذا ان کا حکم بھی سر والا ہوگا۔

[37]......بَاب كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْخُذُ لِرَأْسِهِ مَاءً جَدِيدًا
رسول اللہ ﷺ اپنے سر (کے مسح) کے لئے نیا پانی لیتے تھے

736۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِالْجُحْفَةِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ

عبداللہ بن زید مازنی اپنے چچا عاصم مازنی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ''جحفۃ'' مقام پر وضو کرتے ہوئے دیکھا، پھر آپ نے کلی کی اور ناک میں پانی

---

❶ متفق عليه البخاری، کتاب الوضوء، باب غسل الأعقاب (165) ومسلم، کتاب الطهارة، باب وجوب غسل الرجلين بكمالهما (573)

❷ حسن (731) میں اس کی تخریج گزر چکی ہے۔

غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتَّى أَنْقَاهُمَا ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يُرِيدُ بِهِ تَفْسِيرَ مَسْحِ الْأَوَّلِ۔❶

ڈالا۔ پھر آپ ﷺ نے تین بار اپنا چہرہ دھویا، پھر اپنے ہاتھوں کو تین بار دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر اپنے پاؤں کو دھویا حتی کہ انہیں صاف کر دیا۔ پھر اپنے سر کا اس پانی سے مسح کیا جو آپ کے ہاتھوں کا بچا ہوا نہیں تھا۔'' ابو محمد کہتے ہیں: ''اس حدیث سے ابو عاصم پہلے مسح کی تفسیر کرنا چاہتے ہیں۔''

فوائد:...... یعنی مسح کے لیے نیا پانی لیا۔ البتہ ابوداؤد میں حسن درجے کی حدیث آتی ہے۔ جس میں نیا پانی نہ لینے کی صراحت ہے۔ لیکن بعض علماء نے اس کے اضطراب کی جانب اشارہ کیا ہے۔ بہرحال بہتر طریقہ اول الذکر ہی ہے البتہ دوسرے طریقے کا بھی جواز نکلتا ہے۔

[38]...... بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ

پگڑی پر مسح کرنے کا بیان

737۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ تَأْخُذُ بِهِ قَالَ إِي وَاللَّهِ۔❷

جعفر اپنے باپ عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں اور پگڑی پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔ ابو محمد سے کہا گیا: ''آپ بھی اسے اختیار کرتے ہیں؟'' انہوں نے کہا: ''اللہ کی قسم! جی ہاں۔''

فوائد:...... عمامہ پر مسح کے دو طریقے ہیں (۱) فقط عمامے پر مسح کیا جائے۔ جیسا کہ عمرو رضی اللہ عنہ بن امیہ سے بخاری واحمد وغیرہ میں ثابت ہے (۲) کچھ پیشانی پر اور باقی عمامے پر مسح کیا جائے۔ دیکھیے مسلم عن المغیرہ۔

---

❶ صحیح احمد 41/4، ومسلم کتاب الطهارة، باب فی وضوء النبی ﷺ (236)

❷ صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب المسح علی الخفین (204) والنسائی، کتاب الطهارة، باب المسح علی الخفین (119)

[39]...... بَاب فِي نَضْحِ الْفَرْجِ بَعْدَ الْوُضُوءِ

وضو کے بعد شرمگاہ پر چھینٹے مارنا

738۔ أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَنَضَحَ فَرْجَهُ۔ ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک ایک بار وضو کیا اور آپ اپنی شرمگاہ پر چھینٹے مارے۔

فوائد:...... شرمگاہ پر چھینٹے مارنا دفع وساوس کے لیے ہے۔ یعنی اگر شیطان وسوسہ ڈالے کہ تمہاری شرمگاہ سے قطرہ نکلا ہے۔ جس سے وضوٹوٹ گیا ہے، تو اس کے دور کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ بندہ شرمگاہ پر پانی چھڑک لے تاکہ آدمی سمجھے کہ یہ میرا چھڑکا ہوا پانی ہے، نہ کہ شرمگاہ سے نکلا ہوا۔ جس سے وسوسہ زائل ہو جائے گا۔ (ان شاء اللہ)

[40]......بَاب الْمِنْدِيلِ بَعْدَ الْوُضُوءِ

وضو کے بعد رومال استعمال کرنا

739۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَأَلْتُ مَيْمُونَةَ خَالَتِي عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَتْ كَانَ يُؤْتَى بِالْإِنَاءِ فَيُفْرِغُ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَسَائِرَ جَسَدِهِ ثُمَّ يَتَحَوَّلُ فَيَغْسِلُ رِجْلَيْهِ ثُمَّ يُؤْتَى بِالْمِنْدِيلِ فَيَضَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيَنْفُضُ أَصَابِعَهُ وَلَا يَمَسُّهُ۔ ❶

ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ میمونہ سے نبی ﷺ کے جنابت کے غسل کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے کہا: ''برتن لایا جاتا اور آپ دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور اپنی شرمگاہ کو اور جہاں نجاست لگی ہوتی دھوتے۔ پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے پھر اپنا سر اور تمام جسم دھوتے۔ پھر جگہ بدل کر اپنے پاؤں دھوتے۔ پھر آپ ﷺ کو کپڑا دیا جاتا تو اسے اپنے آگے رکھ لیتے اور اپنے جسم کو اپنے ہاتھوں سے صاف کرتے، اس کپڑے کو استعمال نہ کرتے۔''

---

❶ صحيح البيهقى، كتاب الطهارة، باب الانتضاح بعد الوضوء لرد الوسواس 162/1

❷ متفق عليه البخارى، كتاب الغسل، باب مسح اليد بالتراب لتكون أنقى (620) ومسلم، كتاب الحيض، باب صفة غسل الجنابة (720)

فوائد:...... رومال، کپڑے کا دیا جانا اس بات پر دال ہے کہ آپ ﷺ اسے استعمال کرتے تھے تبھی تو آپ ﷺ کو یہ پیش کیا جاتا تھا، جیسا کہ ترمذی میں بھی حسن درجے کی حدیث ہے، جس میں کپڑے سے وضو والے اعضاء خشک کرنے کا بیان ہے۔ لہٰذا اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔

[41]......بَاب فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ
موزوں پر مسح کرنے کا بیان

740ـ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا هُوَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ......... الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي سَفَرٍ فَقَالَ أَمَعَكَ مَاءٌ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَمَشَى حَتَّى تَوَارَى عَنِّي فِي سَوَادِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَأَفْرَغْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا حَتَّى أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا۔ ❶

مغیرہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ میں سفر میں ایک رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہارے پاس پانی ہے؟'' میں نے کہا: ''جی ہاں۔'' پھر آپ اپنی سواری سے اتر کر چلنے لگے، حتی کہ رات کی تاریکی میں چھپ گئے۔ پھر آپ آئے اور میں نے آپ پر لوٹے سے پانی ڈالا۔ تو آپ نے اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھویا۔ اور آپ ﷺ پر اونی جبہ تھا۔ آپ ﷺ اپنے بازوؤں کو اس سے نہ نکال سکے تو آپ ﷺ نے جبہ کے نیچے سے ان کو نکال لیا۔ اور اپنے بازوؤں کو دھویا اور سر کا مسح کیا۔ پھر میں آپ ﷺ کے موزے اتارنے کے لئے جھکا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''انہیں رہنے دو، کیونکہ میں نے انہیں وضو کے بعد پہنا ہے۔'' پس آپ ﷺ نے ان پر مسح کیا۔

فوائد:...... ثابت ہوا موزوں پر مسح جائز ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ وہ طاہر ہونے کی حالت میں پہنے گئے ہوں۔

---

❶ متفق عليه البخاری، کتاب الوضوء، باب الرجل يوضئ صاحبه (182) ومسلم، کتاب الطهارة، باب المسح على الخفين(630)

[42]...... بَاب التَّوْقِيتِ فِي الْمَسْحِ
مسح کی مقررہ مدت کا بیان

741۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ..........

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ يَعْنِي الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔[1]

علی رضی اللہ عنہ بن ابو طالب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں مقرر کیں۔ اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات مقرر کی۔ یعنی موزوں پر مسح کے متعلق۔''

فوائد:...... مسح کی مدت مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں ہے، جب کہ مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات ہے۔ نیز مسح کی مدت ابتداء پہلی دفعہ مسح کرنے کے وقت سے ہوگی۔

[43]......بَاب الْمَسْحِ عَلَى النَّعْلَيْنِ
جوتے پر مسح کرنا

742۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ..........

عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى النَّعْلَيْنِ فَوَسَّعَ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَعَلَ كَمَا رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ لَرَأَيْتُ أَنَّ بَاطِنَ الْقَدَمَيْنِ أَحَقُّ بِالْمَسْحِ مِنْ ظَاهِرِهِمَا قَالَ أَبُو مُحَمَّد هٰذَا الْحَدِيثُ مَنْسُوخٌ بِقَوْلِهِ تَعَالَى وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ۔[2]

عبد خیر کہتے ہیں کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا: ''انہوں نے جوتیوں پر مسح کیا اور وسیع جگہ کا مسح کیا۔ پھر انہوں نے کہا: ''اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح کرتے نہ دیکھا ہوتا۔ جس طرح میں نے کیا ہے، تو میری رائے ہوتی کہ پاؤں کے اوپر والے حصہ سے اس کا نیچے والا حصہ مسح کا زیادہ مستحق ہے۔'' ابو محمد کہتے ہیں کہ یہ حدیث اللہ تعالیٰ کے اس قول کی وجہ سے منسوخ ہے: ''اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک دھوؤ۔'' (مائدۃ:٦)

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب التوقيت في المسح على الخفين (637) والنسائي، كتاب الطهارة، باب التوقيت في المسح على الخفين للمقيم (128، 129)

[2] صحيح أبو داؤد، كتاب الطهارة، باب كيف المسح (162، 163) والدارقطني 1/204، 205 (4)

فوائد:...... (۱) جوتوں پر مسح جائز ہے، مگر اس شرط پر کہ اس کے ساتھ موزہ یا جراب پہنی ہوئی ہو، کیونکہ ٹخنوں سے کم کسی چیز پر مسح نہیں ہوتا۔ (۲) حدیث کو عقل وقیاس پر ترجیح دی جائے گی (۳) ابومحمد کا اسے منسوخ قرار دینا درست نہیں۔ کیونکہ آیت میں پاؤں دھونے کا ذکر ہے۔ تو حدیث میں اس کی وضاحت ہے کہ جب پاؤں ننگے ہوں تو انہیں دھویا جائے گا۔ البتہ موزوں یا جرابوں کی صورت میں ان پر مسح کیا جائے گا۔

[44]......بَاب الْقَوْلِ بَعْدَ الْوُضُوءِ
وضو کے بعد کی دعا

743۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَمِّهِ..........

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا يُحَدِّثُ أَصْحَابَهُ فَقَالَ مَنْ قَامَ إِذَا اسْتَقَلَّتِ الشَّمْسُ فَتَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ فَقَالَ عُقْبَةُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَزَقَنِي أَنْ أَسْمَعَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بْنُ الْخَطَّابِ وَكَانَ تُجَاهِي جَالِسًا أَتَعْجَبُ مِنْ هَذَا فَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعْجَبَ مِنْ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَ فَقُلْتُ وَمَا ذَلِكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَقَالَ عُمَرُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ رَفَعَ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ قَالَ نَظَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک میں گئے، تو رسول اللہ ﷺ بیٹھے اپنے ساتھیوں سے باتیں کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص سورج کے بلند ہونے کے وقت کھڑا ہو، اور وضو کرے تو اچھا وضو کرے، پھر دو رکعت نماز پڑھے، تو گناہوں سے ایسے نکل جیسے گا، جیسے وہ اس دن (معصوم) تھا جب اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔'' عقبہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: ''اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے توفیق دی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی اس بات کو سنا، عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کہا: اور وہ میرے سامنے بیٹھے ہوئے تھے: ''کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو؟ حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے تیرے آنے سے پہلے اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز بات کہی ہے۔ ''میں نے کہا: ''میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، وہ کونسی بات ہے؟'' تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی اچھی طرح وضو کرے اور اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائے۔ یا آپ ﷺ نے فرمایا اپنی نظر آسمان

إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهِنَّ شَاءَ۔❶

کی طرف کرے۔ اور کہے: ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“ تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے وہ جس سے چاہے داخل ہو جائے۔“

فوائد:...... صحیح مسلم میں آسمان کی جانب نظر اٹھانے کا ذکر نہیں۔ یہ ابوداؤد کے اندر ہے۔ لیکن وہ حدیث ضعیف ہے۔ اسی طرح انگلی اٹھانا بھی ثابت نہیں۔ مگر افسوس! کے غیر ثابت روایات پر عمل کرنا اور صحیح احادیث کو ٹھکرانا اہل بدعت کو شیوہ رہا ہے۔ نیز معلوم ہوا جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔

[45]......بَاب فَضْلِ الْوُضُوءِ

وضو کی فضیلت کا بیان

744۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ............

عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُفْيَانَ أَنَّهُمْ غَزَوْا غَزْوَةَ السَّلَاسِلِ فَرَجَعُوا إِلَى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ أَبُو أَيُّوبَ وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا أُمِرَ وَصَلَّى كَمَا أُمِرَ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ أَكَذَاكَ يَا عُقْبَةُ قَالَ نَعَمْ۔❷

عاصم بن سفیان بیان کرتے ہیں کہ لوگ غزوہ سلاسل میں گئے۔ پھر لوٹ کر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، تو ان کے پاس ابوایوب اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما تھے۔ تو ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جو اس طرح وضو کرے گا جس طرح اسے حکم دیا گیا اور اسی طرح نماز پڑھے گا جس طرح حکم دیا گیا، تو اس کے سابقہ برے کام معاف کر دیئے جائیں گے۔“ انہوں نے کہا: ”اے عقبہ! کیا ایسے ہی ہے؟“ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“

745۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ..........

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب الذکر المستحب عقب الوضوء (552) وابوداؤد، کتاب الطهارة، باب مایقول اذا توضأ (169)

❷ صحیح الطبرانی فی الکبیر 156/4، 157 (3994۔3995)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوْ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتْ مِنْ وَّجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنِهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوبِ. ❶

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی مسلمان یا مومن بندہ جب وضو کرتا ہے پس وہ اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے کے تمام گناہ نکل جاتے ہیں، پانی کے ساتھ، یا پانی کے آخری قطرہ سے، جو اس نے اپنی آنکھوں سے کئے ہوتے ہیں۔ جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو پانی سے یا پانی کے آخری قطرہ سے وہ گناہ نکل جاتے ہیں جو اس نے اپنے ہاتھوں سے پکڑنے کی وجہ سے کئے ہوتے ہیں۔حتی کہ وہ گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے۔“

فوائد:...... ان گناہوں سے صغیرہ گناہ مراد ہیں، کیونکہ کبیرہ گناہ توبہ سے معاف ہوتے ہیں۔

746۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ..........

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَأَخَذَ مِنْهَا غُصْنًا يَابِسًا فَهَزَّهُ حَتّٰى تَحَاتَّ وَرَقُهُ قَالَ أَمَا تَسْأَلُنِي لِمَ أَفْعَلُ هٰذَا قُلْتُ لَهُ لِمَ فَعَلْتَهُ قَالَ هٰكَذَا فَعَلَ بِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ وَصَلَّى الْخَمْسَ تَحَاتَّتْ ذُنُوبُهُ كَمَا تَحَاتَّ هٰذَا الْوَرَقُ ثُمَّ قَالَ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِلَى قَوْلِهِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِينَ۔ ❷

ابو عثمان بیان کرتے ہیں کہ میں سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ درخت کے نیچے بیٹھا تھا تو انہوں نے درخت کی ایک سوکھی ہوئی ٹہنی پکڑ کر اسے حرکت دی۔حتی کہ اس کے پتے جھڑ گئے۔ انہوں نے کہا: کیا تم مجھ سے نہیں پوچھو گے کہ میں نے ایسا کیوں کیا؟“ میں نے اس سے کہا: ”آپ نے ایسا کیوں کیا؟“ انہوں نے کہا: ”اسی طرح میرے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب مسلمان وضو کرتا ہے تو اچھی طرح وضو کرتا ہے اور پانچوں نمازیں پڑھتا ہے، تو اس کے گناہ ان پتوں کی طرح جھڑے جاتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ”دن کے دونوں کناروں اور رات کے اندھیرے میں نماز پڑھو، یہ نصیحت ہے نصیحت پکڑنے والوں کے لئے۔“ یہاں تک پڑھی۔ (ہود: ۱۱۴)

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب الطهارة (576) والترمذی، کتاب الطهارة، باب ماجاء فی فضل الطهور (2)

❷ قوی بالشواهد دیکھئے۔الترغیب والترھیب 1/136۔137

[46].....بَاب الْوُضُوءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ
ہر نماز کے لئے وضو کرنا

747۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَكَانَ أَحَدُنَا يَكْفِيهِ الْوُضُوءُ مَا لَمْ يُحْدِثْ۔ ❶

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے لئے وضو کیا کرتے تھے۔ اور ہم میں سے کسی کا جب تک وضو نہیں ٹوٹتا تھا تو وہی (پہلا وضو) اس کے لئے کافی ہوتا تھا۔

فوائد:...... افضل یہی ہے کہ ہر نماز کے لیے وضو کیا جائے نیز آپ ﷺ سے بھی ایک وضو کے ساتھ کئی نمازیں ثابت ہیں۔

[47].....بَاب لَا وُضُوءَ إِلَّا مِنْ حَدَثٍ
جب تک وضو نہ ٹوٹے، وضو کے عدم (وجوب) کا بیان

748۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ حَرَكَةً فِي دُبُرِهِ فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ أَحْدَثَ أَوْ لَمْ يُحْدِثْ فَلَا يَنْصَرِفَنَّ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا۔ ❷

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز میں اپنی دبر میں کوئی حرکت محسوس کرے پس اسے شک ہو کہ وضو ٹوٹا ہے یا نہیں، تو وہ اپنی جگہ سے نہ ہٹے، حتی کہ آواز سن لے یا بدبو محسوس کرے۔''

فوائد:...... آپ کا وضو یقینی ہے، جب کہ وضو ٹوٹنے کے بارے میں شک ہے، تو یقین پر ہی عمل ہوگا۔

[48]...... بَاب الْوُضُوءِ مِنْ النَّوْمِ
نیند سے وضو کرنا

749۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنِي

---

❶ صحيح البخارى كتاب الوضوء، باب الوضوء من غير حدث 214 وابن ماجه ، كتاب الطهارة، باب الوضو لكل صلاة (509)

❷ مسلم، كتاب الحيض، باب الدليل على أن تيقن الطهارة ثم شك فى الحديث ......(803) وأبو داؤد، كتاب الطهارة باب اذا شك فى الحديث (177)

عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ الْكَلَاعِيُّ............

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّمَا الْعَيْنَانِ وِكَاءُ السَّهِ فَإِذَا نَامَتِ الْعَيْنُ اسْتَطْلَقَ الْوِكَاءُ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ تَقُولُ بِهِ قَالَ لَا إِذَا نَامَ قَائِمًا لَيْسَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ۔ ❶

معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''آنکھیں دبر کا تسمہ ہیں جب آنکھ سو جائے تو تسمہ کھل جاتا ہے۔'' ابومحمد عبداللہ سے کہا گیا: ''کیا آپ بھی اس کے قائل ہیں۔'' انہوں نے کہا: ''نہیں، جب کھڑا کھڑا سو جائے، تو اس پر وضو نہیں ہے۔''

فوائد:...... سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، لیکن کھڑے ہونے کی حالت میں نیز اس طرح بیٹھنے سے کہ جس میں اعضاء ڈھیلے نہ پڑیں، وضو نہیں ٹوٹتا۔ جیسا کہ مسلم وغیرہ میں صحابہ رضی اللہ عنہم کا فعل منقول ہے کہ بیٹھے بیٹھے سو جائے پھر اٹھ کر بلا وضو نماز ادا کر لیتے۔

[49]......بَاب فِي الْمَذْيِ

مذی کا بیان

750۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ أَبِيهِ............

عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كُنْتُ أَلْقَى مِنَ الْمَذْيِ شِدَّةً فَكُنْتُ أُكْثِرُ الْغُسْلَ مِنْهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَسَأَلْتُهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّمَا يُجْزِئُكَ مِنْ ذٰلِكَ الْوُضُوءُ. قَالَ قُلْتُ فَكَيْفَ بِمَا يُصِيبُ ثَوْبِي مِنْهُ قَالَ خُذْ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَانْضَحْهُ حَيْثُ تَرٰى أَنَّهُ أَصَابَهُ۔ ❷

سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بہت زیادہ مذی آتی تھی اور میں اس کی وجہ سے اکثر غسل کرتا تھا۔ اس بات کا میں نے نبی ﷺ سے ذکر کیا اور اس کے متعلق آپ سے پوچھا: تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے اس کے لئے صرف وضو کافی ہے۔'' معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے کہا: ''جو میرے کپڑے کو لگ جائے اس کے لئے کیا حکم ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جہاں آپ کا خیال ہو کہ مذی لگی ہے، وہاں ایک چلو لے کر چھینٹے مار ڈالو۔''

---

❶ حسن بالشاهد الطبرانی الكبير 372/19 (875) والحلية 305/9، دیکھئے نیل الأوطار 241/1۔242 والمحلّى 231/1

❷ صحيح ابوداؤد، كتاب الطهارة، باب في المذى (210) والترمذى، كتاب الطهارة، باب ماجاء فى المذى يصيب الثوب (115)

فوائد:...... ''مذی'' وہ پانی ہے جو بیوی سے بوس وکنار یا شہوت کے وقت لیس دار صورت میں نکلے اس سے وضو کیا جائے گا، اور جہاں کپڑے وغیرہ پر لگی ہو، وہاں پانی کا چھینٹا مار لیا جائے۔

[50]......بَاب الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ
شرمگاہ کو چھونے سے وضو کرنا

751ـ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي ابْنُ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ..........

عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ يَتَوَضَّأُ الرَّجُلُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ۔[1]

بسرة بنت صفوان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص اپنی شرمگاہ چھوئے تو اس کے بعد وضو کرے۔''

752ـ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ..........

عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ فَقَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ هٰذَا أَوْثَقُ فِي مَسِّ الْفَرْجِ وَقَالَ الْوُضُوءُ أَثْبَتُ۔[2]

بسرة بنت صفوان رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے: ''جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھوئے اسے چاہئے کہ وہ وضو کرے۔'' ابومحمد کہتے ہیں: ''شرمگاہ کو چھونے کے متعلق یہ حدیث زیادہ قوی ہے۔''

فوائد:...... (۱) مذکورہ حدیث میں ''فرج'' کا لفظ آیا ہے جو کہ قبل و دبر عورت اور مرد کو شامل ہے۔
(۲) طلق رضی اللہ عنہ کی حدیث جو کہ بظاہر اس کے خلاف ہے جس میں آلہ تناسل کے چھونے کو ناقض وضو میں شمار نہیں کیا گیا۔ ان دونوں میں تطبیق یہ ہے کہ جب بلا حائل نیت شہوت سے چھوا جائے، تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ فقہاء محدثین اسی کے قائل ہیں۔

[51]...... بَاب الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتْ النَّارُ
آگ کی پکی ہوئی چیز سے وضو کرنا

753ـ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي

[1] صحيح ابو داؤد، كتاب الطهارة، باب الوضوء من مس الذكر (181) والترمذی، كتاب الطهارة، باب الوضوء من مس الذكر (82، 84)

[2] صحیح پیچھے تخریج گزر چکی ہے۔

عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ أَبِى بَكْرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدٍ الْأَنْصَارِىَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ............

زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ الْوُضُوءُ مِمَّا مَسَّتْ النَّارُ قِيلَ لِأَبِى مُحَمَّدٍ تَأْخُذُ بِهِ قَالَ لَا۔ [1]

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”آگ کی پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو واجب ہوتا ہے۔“ ابومحمد سے کہا گیا: ”کیا آپ اسے اختیار کرتے ہیں؟“ انہوں نے کہا: ”نہیں۔“

فوائد:...... پہلے یہی حکم تھا لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہوگیا جیسا کہ آگے حدیث آرہی ہے۔ لہٰذا اب آگ سے پکی چیز سے وضو ضروری نہیں۔

[52]...... بَاب الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ

آگ سے پکی چیز سے وضو چھوڑ دینے کی رخصت

754۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِى اللَّيْثُ حَدَّثَنِى عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِى جَعْفَرُ بْنُ ....

عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ عَمْرَو بْنَ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِى يَدِهِ ثُمَّ دُعِىَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَلْقَى السِّكِّينَ الَّتِى كَانَ يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔ [2]

عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ”انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے ہاتھ میں بکری کا کندھا پکڑے کاٹتے ہوئے (کھاتے) دیکھا، پھر نماز کے لئے بلایا گیا تو آپ ﷺ نے چھری کو پھینک دیا۔ جس سے وہ کاٹ رہے تھے، پھر کھڑے ہوئے نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔“

[53]...... بَاب الْوُضُوءِ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ

دریا کے پانی سے وضو کرنا

755۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ الْحَرَّانِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ

[1] صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب الوضوء ممامست النار (785) والنسائى، كتاب الطهارة، باب الوضوء مماغيرت النار (179)

[2] متفق عليه البخارى، كتاب الوضوء، باب من لم يتوضأ من لم شأة والسويق (208) ومسلم كتاب الحيض، باب، نسخ الوضوء مما مست النار (91)

يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ الْجُلَاحِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَخْزُومِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتٰى رِجَالٌ مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا أَصْحَابُ هٰذَا الْبَحْرِ نُعَالِجُ الصَّيْدَ عَلٰى رَمَثٍ فَنَعْزُبُ فِيهِ اللَّيْلَةَ وَاللَّيْلَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ وَالْأَرْبَعَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا مِنَ الْعَذْبِ لِشِفَاهِنَا فَإِنْ نَحْنُ تَوَضَّأْنَا بِهِ خَشِينَا عَلٰى أَنْفُسِنَا وَإِنْ نَحْنُ آثَرْنَا بِأَنْفُسِنَا وَتَوَضَّأْنَا مِنَ الْبَحْرِ وَجَدْنَا فِي أَنْفُسِنَا مِنْ ذٰلِكَ فَخَشِينَا أَنْ لَا يَكُونَ طَهُورًا۔ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّئُوا مِنْهُ فَإِنَّهُ الطَّاهِرُ مَاؤُهُ الْحَلَالُ مَيْتَتُهُ۔ [1]

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو مدلج سے رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ آدمی آئے۔ انہوں نے عرض کی: ''اے اللہ کے رسول! ہم دریا میں کام کرنے والے لوگ ہیں۔ کشتیوں پر سوار ہو کر شکار کرتے ہیں، اس میں ایک، دو اور تین اور چار راتیں غائب رہتے ہیں۔ اور ہم میٹھا پانی اپنے ساتھ پینے کے لیے رکھتے ہیں۔ اگر ہم اس سے وضو کریں تو ہمیں اپنی موت کا خوف ہوتا ہے کہ اس سے پاکیزگی حاصل نہیں ہوئی۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسی سے وضو کرو کیونکہ اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔''

فوائد:...... (۱) سمندر کا پانی پاک ہے اس سے طہارت حاصل کی جاسکتی ہے (۲) اس کا مردار حلال ہے اس سے مراد ہر وہ جاندار ہے جو پانی ہی میں زندہ رہ سکتا ہے، باہر آنے سے اس کی موت واقع ہوجاتی ہو، ایسا کوئی جانور مردہ بھی مل جائے تو وہ حلال ہے۔ (۳) سائل کو سوال کے متعلق اضافی چیز سے خبردار کردینا درست ہے۔

756۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَالِكٍ قِرَاءَةً عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ مِنْ آلِ الْأَزْرَقِ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ أَخْبَرَهُ..........

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے سوال کیا اس نے کہا: ''ہم سمندر میں ہوتے ہیں اور

[1] صحيح ابوداؤد، كتاب الطهارة، باب الوضوء بماء البحر (83) والترمذی، کتاب الطهارة، باب ماجاء فی ماء البحر أنه طهور (69)

وَمَعَنَا الْقَلِيلُ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ۔❶

ہمارے پاس تھوڑا سا پانی ہوتا ہے۔ اگر ہم اس سے وضو کریں تو پیاسے رہ جائیں تو کیا ہم دریا کے پانی سے وضو کر سکتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔''

[54]......بَاب الْوُضُوءِ مِنَ الْمَاءِ الرَّاكِدِ
کھڑے پانی سے وضو کرنا

757۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَبُولُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ۔❷

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے۔ کیا پھر اسی سے غسل کرے گا۔''

فوائد:...... اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اگر غسل نہیں کرنا۔ تو پھر کھڑے پانی میں پیشاب کیا جاسکتا ہے۔ بلکہ یہ بتانا مقصود ہے کہ عموماً قریبی گھاٹوں سے لوگ طہارت واستعمال کے لیے پانی لیتے ہیں، لہٰذا اس میں گندگی نہیں ڈالنی چاہیے، کیوں کہ گندگی اس کے رنگ، بو، ذائقہ کے تبدیل ہونے سے اسے ناپاک کردے گی۔

[55]......بَاب قَدْرِ الْمَاءِ الَّذِي لَا يَنْجُسُ
ناپاک نہ ہونے والے پانی کی مقدار کا بیان

758۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ..........

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنِ الْمَاءِ يَكُونُ بِالْفَلَاةِ مِنَ

عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اور آپ سے اس پانی کے متعلق پوچھا جا رہا تھا جو وسیع بیابان میں ہوتا ہے اور اس

---

❶ صحیح تخریج گزر چکی ہے۔

❷ متفق علیه البخاری، کتاب الوضوء، باب البول فی الماء والدائم (239) ومسلم کتاب الطهارة، باب النهی عن البول فی الماء الراکد (653)

الْأَرْضِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ إِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ۔ ❶

پر درندوں اور چوپایوں کی بھی آمد و رفت ہوتی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب پانی کے دو مٹکے ہوں تو اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔''

759۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ۔ ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پانی کے متعلق پوچھا گیا، جس پر درندوں اور چوپایوں کی آمد و رفت ہوتی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب پانی دو مٹکے ہوں تو ناپاک نہیں ہوتا۔''

فوائد:...... اس سے ہجر مقام کے مٹکے مراد ہیں، جو کہ کافی بڑے ہوتے تھے، ان میں تقریباً دوسو دس (210) لیٹر پانی آجاتا تھا۔ چنانچہ پانی کی اتنی مقدار اگر ہو تو اس میں گندگی پڑنے کے سبب وہ ناپاک نہیں ہوتا، جب تک کہ اس کا رنگ، بو یا ذائقہ تبدیل نہ ہو جائے۔

[56]......بَاب الْوُضُوءِ بِالْمَاءِ الْمُسْتَعْمَلِ
استعمال شدہ پانی سے وضو کرنے کا بیان

760۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَأَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ..........

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ جَاءَنِي النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُنِي وَأَنَا مَرِيضٌ لَا أَعْقِلُ فَتَوَضَّأَ وَصَبَّ مِنْ وَضُوئِهِ عَلَيَّ فَعَقَلْتُ۔ ❸

محمد بن منکدر بیان کرتے ہیں کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا نبی ﷺ میری تیمار داری کے لئے میرے پاس آئے اور میں بیمار تھا، مجھے ہوش نہ تھا۔ آپ ﷺ نے وضو کیا اور اپنے وضو کا کچھ پانی مجھ پر ڈالا تو مجھے ہوش آ گیا۔''

---

❶ صحيح ابوداؤد، كتاب الطهارة، باب، ماينجس الماء (63) والترمذى، كتاب الطهارة، باب ماجاء فى الماء لاينجسه شىء (67)

❷ صحيح سابقہ حدیث ہی مکرر ہے۔

❸ متفق عليه البخارى، كتاب الطهارة، باب صب النبى وضوءه على مغمى عليه (194) ومسلم، كتاب الفرائض، باب ميراث الكلاله (4124)

فوائد:...... ثابت ہوا عورت کے غسل کے بچے ہوئے پانی سے وضو اور غسل کیا جا سکتا ہے۔ البتہ جس حدیث میں منع آیا ہے (نسائی) تو وہ نہی تنزیہی ہے کہ جس سے بچنا اولیٰ، جب کہ بوقت ضرور استعمال جائز ہے۔

[57]......بَاب الْوُضُوءِ بِفَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ

عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا

761۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَتِ امْرَأَةٌ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ فَاغْتَسَلَتْ فِي جَفْنَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى فَضْلِهَا يَسْتَحِمُّ فَقَالَتْ إِنِّي قَدِ اغْتَسَلْتُ فِيهِ قَبْلَكَ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّهُ لَيْسَ عَلَى الْمَاءِ جَنَابَةٌ۔ ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی بیویوں میں سے کسی نے ایک بڑے ٹب (برتن) میں غسل جنابت کیا تو نبی ﷺ اس کے باقی ماندہ پانی سے غسل کرنے لگے، تو اس نے کہا: ''آپ سے پہلے میں نے اس میں غسل کیا ہے۔'' نبی ﷺ نے فرمایا: ''جنابت پانی میں نہیں ہے۔''

فوائد:...... معلوم ہوا بلی کا جھوٹا پاک ہے لیکن اگر اس کے منہ پر گندگی لگی ہو تو اس کا حکم الگ ہے پھر اگر وہ دو قلوں سے کم ہے تو وہ ناپاک ہو جائے گا۔

762۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ۔ ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

[58]......بَاب الْهِرَّةِ إِذَا وَلَغَتْ فِي الْإِنَاءِ

برتن میں بلی کا منہ ڈالنا

763۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ..........

---

❶ صحيح الشواهد ابوداؤد، كتاب الطهارة، باب الماء لايجنب (68) والترمذی، كتاب أبواب الطهارة، باب ماجاء فی الرخصة فی ذلك (65)

❷ صحيح سابقہ تخریج ملاحظہ فرمائیں۔

أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوءًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ فَأَصْغَى لَهَا أَبُو قَتَادَةَ الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَآنِي أَنْظُرُ فَقَالَ أَتَعْجَبِينَ يَا بِنْتَ أَخِي؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ۔ ❶

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اپنی بہو کبشہ کے پاس گئے، تو اس نے ان کے لئے وضو کا پانی رکھا۔ ایک بلی آ کر اس سے پانی پینے لگی، تو ابوقتادہ نے اس کے لئے برتن کو جھکا دیا، حتی کہ اس نے پی لیا۔ کبشہ کہتی ہیں کہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا کہ میں تعجب سے) دیکھ رہی ہوں تو انہوں نے کہا: ''اے میری بھتیجی! کیا تم تعجب کرتی ہو؟'' میں نے کہا: ''جی ہاں۔'' انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ نجس نہیں ہے۔ وہ تم پر گھومنے والوں یا گھومنے والیوں سے ہے۔''

[59].....بَاب فِي وُلُوغِ الْكَلْبِ

کتے کا (برتن میں) منہ ڈالنا

764۔ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ مُطَرِّفٍ..........

عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مِرَارٍ وَالثَّامِنَةَ عَفِّرُوهُ فِي التُّرَابِ۔ ❷

عبداللہ بن مغفل بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب کتا برتن میں منہ ڈالے تو اسے سات بار دھوؤ اور آٹھویں بار مٹی سے صاف کرو۔''

فوائد:...... (۱) معلوم ہوا کتا نجس ہے۔ (۲) کتے کا جھوٹا پانی وغیرہ ناپاک ہوگا، اس سے طہارت حاصل کرنا درست نہیں۔ (۳) کتے کے جھوٹے برتن کو سات مرتبہ دھویا جاسکتا ہے۔ جن میں سے ایک مرتبہ مٹی سے، جدید تحقیق کے مطابق کتے کی زبان میں بسا اوقات انتہائی خطرناک جراثیم ہوتے ہیں جو کہ آگے برتن میں منتقل ہوجاتے ہیں۔ مٹی ان کا بہترین توڑ ثابت ہوئی ہے۔ (۴) یہ حکم سبھی کتوں کا ہے۔ البتہ شکاری کتے میں شکار کی حد تک فقط اجازت ہے۔

---

❶ صحيح ابو داؤد، كتاب الطهارة، باب سؤر الهرة (75' والترمذى، كتاب أبواب الطهارة، باب ماجاء فى سؤر الهرة (92) والنسائى كتاب الطهارة، باب سؤر الهرة (68)

❷ صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب الأمر بقتل الكلاب وبيان نسخه...... (3997) وأبو داؤد، كتاب الطهارة، باب الوضوء بسؤر الكلب (73)

[60]......بَاب الْفَأْرَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ
چوہیا کا گھی میں گرنا

765- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ............

عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ فَأْرَةً وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوهُ۔ ❶

میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک چوہیا گھی میں گر کر مرگئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے اور جو اس کے ارد گرد ہے پھینک دو اور باقی کھالو۔''

فوائد:...... ثابت ہوا چوہیا بھی ناپاک ہے۔ چوہیا جس چیز میں واقع ہوا گرتو وہ جامد ہے پھر تو اردگرد سے صفائی کافی ہے۔ ورنہ ساری چیز ہی انڈھیل دی جائے گی۔

[61]......بَاب الِاتِّقَاءِ مِنَ الْبَوْلِ
پیشاب سے پرہیز کرنا

766- أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ............

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ كَانَ أَحَدُهُمَا يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ وَكَانَ الْآخَرُ لَا يَسْتَنْزِهُ عَنِ الْبَوْلِ۔ أَوْ مِنَ الْبَوْلِ۔ قَالَ ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَكَسَرَهَا فَغَرَزَ عِنْدَ رَأْسِ كُلِّ قَبْرٍ مِنْهُمَا قِطْعَةً ثُمَّ قَالَ عَسٰى أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا حَتّٰى تَيْبَسَا۔ ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا دو قبروں کے پاس سے گذر ہوا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان دونوں (قبر والوں) کو قبروں میں عذاب ہو رہا ہے، اور ان کو کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا۔ ان میں سے ایک چغلی کرتا تھا اور دوسرا پیشاب سے پرہیز نہیں کرتا تھا۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر آپ نے ایک سبز ٹہنی کو توڑ کر ہر ایک قبر کے سر کے پاس گاڑا پھر آپ نے فرمایا: ''قریب ہے کہ ان کے خشک ہونے تک ان کے عذاب میں تخفیف کی جائے۔''

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب مايقع من النجاسات في السمن والماء (235) وأبوداود، كتاب الأطعمة، باب في الفأرة تقع في السمن (3481) والنسائي، كتاب الفرع، باب الفأرة تقعة في السمن (4269، 4270)

❷ متفق عليه البخاري، كتاب الوضوء، باب ماجاء في غسل البول (218) ومسلم كتاب الطهارة، باب الدليل على نجاسة البول و وجوب الاستبراء منه (675)

فــوائــد:...... (۱) پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا باعث عذاب ہے۔(۲) اس سے عذاب قبر کا اثبات ہوتا ہے۔(۳) صغیرہ گناہوں سے بھی عذاب ہوتا ہے۔کیونکہ حدیث میں ہے "وما یعذبان فی کبیــــر" (۴) آپ کو چونکہ اطلاع مل گئی تھی کہ ان قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے تو آپ ﷺ نے ٹہنیاں لگا دیں یہ آپ ﷺ کی سفارش کا طریقہ کار تھا جو کہ قبول کی گئی، لیکن اس کو دلیل بنا کر اس کو معمول نہیں بنانا چاہیے کیونکہ اس کے علاوہ آپ ﷺ یا صحابہ رضی اللہ عنہم سے اس واقعہ کا تسلسل نہیں ملتا۔اگر اس حدیث سے پھول چڑھانے کا جواز ملتا تو صحابہ رضی اللہ عنہم سب سے پہلے اپنے رشتہ داروں کی قبروں پر گل پاشیاں کرتے۔ مگر اہل بدعت بلا خوف وخطر احادیث کے مفہوم کو بگاڑ دیتے ہیں اور عوام کو گمراہ بناتے ہیں۔

[62]......بَاب الْبُوْلِ فِی الْمَسْجِدِ
مسجد میں پیشاب کرنا

767- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ.........

عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا قَامَ بَالَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ قَالَ فَصَاحَ بِهِ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَفَّهُمْ عَنْهُ ثُمَّ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَى بَوْلِهِ۔ [1]

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کے پاس آیا، جب وہ اٹھ کر گیا تو اس نے مسجد کے ایک کونے میں پیشاب کر دیا۔انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:"لوگ اس پر بلند آواز سے بولنے لگے تو آپ ﷺ نے انہیں روک دیا پھر آپ نے پانی کا ایک ڈول منگوایا اور اس کے پیشاب پر بہا دیا۔"

فوائد:......

(۱) اس سے آپ کے حلم، رحمت وشفقت کا اندازہ ہوتا ہے۔

(۲) پیشاب کو اچانک روک لینا چونکہ پریشانی وتکلیف کا باعث بنتا ہے اس لیے آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس سے روک دیا۔

(۳) مسجد چونکہ کچی تھی اس لیے لازماً پیشاب جذب ہوگیا ہوگا ایسی حالت میں اس پر پانی بہا دینا کافی ہے۔

(۴) مسجد کے تقدس کو پامال کرتے ہوئے شور شرابہ کرنا اس سے بڑی خرابی ہے۔

---

[1] متفق علیه البخاری، کتاب الوضوء، باب صب الماء علی البول فی المسجد (132) ومسلم، کتاب الطهارة، باب وجوب غسل البول(658)

[63]......بَاب بَوْلِ الْغُلَامِ الَّذِي لَمْ يَطْعَمْ
کھانا نہ کھانے والے بچے کے پیشاب کا بیان

768۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَحَدَّثَنَاهُ عَنْ يُونُسَ أَيْضًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ..........

عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ بِابْنٍ لَهَا لَمْ يَبْلُغْ أَنْ يَأْكُلَ الطَّعَامَ فَأَجْلَسَتْهُ فِي حِجْرِهِ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ۔ [1]

ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا اپنے بیٹے کو لے کر نبی ﷺ کے پاس آئیں، جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا۔ اس نے اسے آپ ﷺ کی گود میں بٹھا دیا، تو اس نے آپ ﷺ پر پیشاب کر دیا۔ ام قیس کہتی ہیں: ''آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور اس پر چھینٹے مارے اسے دھویا نہیں۔''

[64]......بَاب الْأَرْضِ يُطَهِّرُ بَعْضُهَا بَعْضًا
ایک زمین دوسری زمین سے پاک ہوتی ہے

769۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لِإِبْرَاهِيمَ بْنِ..........

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهَا سَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ أُطِيلُ ذَيْلِي فَأَمْشِي فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ تَأْخُذُ بِهٰذَا قَالَ لَا أَدْرِي۔ [2]

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی ایک لونڈی نے ام سلمہ سے پوچھا کہ میں لمبی چادر اوڑھتی ہوں اور گندگی والی جگہ میں چلتی ہوں۔ ام سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بعد والی جگہ اسے پاک کر دیتی ہے۔'' میں نے ابومحمد سے کہا: ''کیا آپ بھی اسے اختیار کرتے ہیں؟'' انہوں نے کہا: ''میں نہیں جانتا۔''

فوائد:...... اسلام نے چونکہ پردے کو اس قدر اہمیت دی ہے کہ عورت کا پاؤں بھی ننگا ہو کر اجنبی مرد کی توجہ کا مرکز نہیں بننا چاہیے۔ اس لیے عورت کو یہ اجازت ہے کہ پاؤں سے نیچے بالشت بھر کپڑا لٹکا سکتی

---

[1] متفق عليه البخاری، کتاب الوضوء، باب بول الصبيان (223) ومسلم کتاب الطهارة، باب حكم بول الطفل الرضيع على كيفية غسله (663)

[2] صحيح بالشواهد ابوداؤد، کتاب الطهارة، باب في الأذى يصيب الذيل (383) والترمذی فی ابواب الطهارة، باب ماجاء فی الوضوء من لموطا (143)

ہیں جب عورتوں نے گندگی کا عذر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے بعد آنے والی مٹی اس گندگی کو پاک کردے گی یعنی کپڑے آلودہ ہو جائیں کوئی حرج نہیں نفس آلودہ نہ ہونے پائیں۔ آپ ﷺ کا خاصہ ہے کہ آپ ﷺ کے لیے زمین مسجد اور پاکی کا باعث قرار دی گئی ہے۔

[65]......بَابُ التَّيَمُّمِ

تیمّم کرنا

770۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ............

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضي الله عنه قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ نُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلَاتِهِ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ فِي الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ أَنْ تُصَلِّيَ فِي الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ۔ [1]

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے پھر آپ اترے پانی منگوایا اور وضو کیا پھر نماز کے لئے اذان کہی گئی۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو ایک آدمی الگ بیٹھا تھا جس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ''اے فلاں! تجھے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟'' اس نے کہا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! میں جنبی ہوں اور پانی نہیں ہے۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مٹی کو اختیار کرو، وہی تیرے لئے کافی ہے۔''

771۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ............

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَجُلَانِ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَتْهُمَا الصَّلَاةُ وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَتَيَمَّمَا صَعِيدًا طَيِّبًا

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی سفر میں گئے، نماز کا وقت ہو گیا اور ان کے پاس پانی نہیں تھا، انہوں نے پاک مٹی سے تیمّم کیا اور نماز پڑھی، پھر انہوں

---

[1] متفق عليه البخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوة في الاسلام (3571) ومسلم كتاب المساجد، باب قضاء الصلوٰة الفائتة واستحباب تعجيل قضائها (1562)

فَصَلَّيَا ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ بَعْدُ فِي الْوَقْتِ فَأَعَادَ أَحَدُهُمَا الصَّلَاةَ بِوُضُوءٍ وَلَمْ يُعِدِ الْآخَرُ ثُمَّ أَتَيَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَا ذٰلِكَ فَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يُعِدْ أَصَبْتَ السُّنَّةَ وَأَجْزَأَتْكَ صَلَاتُكَ وَقَالَ لِلَّذِي تَوَضَّأَ وَأَعَادَ لَكَ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ۔ ❶

نے (نماز کے) وقت میں ہی پانی پالیا تو ان میں سے ایک نے وضو کر کے دوبارہ نماز ادا کی اور دوسرے نے نہ پڑھی۔ پھر دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور اس بات کا ذکر کیا۔ تو آپ ﷺ نے اس شخص سے فرمایا۔ جس نے دوبارہ نہیں پڑھی: ''تو نے سنت کو پالیا اور تمہارے لئے وہی نماز کافی ہے۔'' اور جس نے دوبارہ پڑھی اس سے فرمایا: ''تمہارے لئے دوہرا اجر ہے۔''

فوائد:...... (۱) معلوم ہوا تیمّم کی حالت میں نماز پڑھ لینے کے بعد پانی مل جانے کی صورت میں اسے دھرانے کی ضرورت نہیں (۲) مسئلے کا علم نہ ہونے کی بناپر اگر دوہری مشقت اٹھائی جائے گی تو اس کا اجر بھی دوہرا ملے گا۔ لیکن سنت معلوم ہونے کے بعد ایسا کرنا ناجائز ہوگا۔

[66]......بَاب التَّيَمُّم مَرَّةً

ایک ضرب سے تیمّم کرنا

772۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي التَّيَمُّمِ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ صَحَّ إِسْنَادُهُ۔ ❷

عمار رضی اللہ عنہ بن یاسر بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ تیمّم کے بارے میں فرماتے تھے۔ ''تیمّم کے لئے چہرہ اور ہاتھوں کے لئے ایک ہی ضرب کافی ہے۔'' عبداللہ نے کہا: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد:...... ''تیمّم'' کا معنی قصد وارادہ کرنا ہے۔ جب کہ شریعت میں زمین پر ہاتھ مار کر اسے فقط منہ اور ہاتھوں پر ملنے کا نام ہے۔ مذکورہ حدیث کے مطابق اس کے لیے ایک ہی ضرب کافی ہے۔ یہ راجح ہے۔ جن احادیث میں دوضربوں کا ذکر ہے وہ ضعیف ومرجوح ہیں۔ لیکن احناف حسب عادت راجح حدیث کی مخالفت

---

❶ حسن ابوداؤد، کتاب الطهارة، باب المتيمم يجد الماء بعدما يصلى فى الوقت (338) والنسائی، کتاب الغسل، باب التيمم لمن يجد الماء بعد الصلاة (341)

❷ سنده صحيح جبکہ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ الدار قطنی 1/182، 183

میں ضعیف پر ہی عمل کرتے ہیں۔ نیز "کفین" سے صرف ہاتھ ہی مراد ہیں، کلائیوں تک۔ اور بعض احادیث میں جو بغلوں یا کہنیوں کا ذکر ہے وہ ضعیف ہے۔ نیز غسل و وضوء کے لیے ایک ہی طریقے سے تیمّم کیا جائے گا۔

773۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ ....

عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ قِلَادَةً مِنْ أَسْمَاءَ فَهَلَكَتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلَاةُ فَصَلَّوْا مِنْ غَيْرِ وُضُوءٍ فَلَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ شَكَوْا ذٰلِكَ إِلَيْهِ فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ قَطُّ إِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرَكَةً۔ ❶

عروۃ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسماء رضی اللہ عنہا کا ہار پہنا وہ گم ہوگیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو اس کی تلاش میں بھیجا۔ جب نماز کا وقت ہوگیا تو انہوں نے وضو کے بغیر نماز پڑھی پھر وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے اس بات کی شکایت کی تو تیمّم کی آیت نازل ہوئی۔ اسید رضی اللہ عنہ بن حضیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: "اللہ تمہیں بہتر جزا دے، جب کبھی کوئی مسئلہ پیش آیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے اس سے خلاصی کی صورت نکالی اور مسلمانوں کے لئے اس میں برکت مقرر کی۔"

فوائد:...... (۱) یہ غزوہ بنی مصطلق کا واقعہ ہے۔ اس دوران تیمّم کا حکم نازل ہوا (۲) اس واقعہ سے علم غیب کو آپ ﷺ کے لیے ثابت کرنے کی کوشش جڑ سے کٹ جاتی ہے۔ کہ ہار اونٹ کے نیچے پڑا جب کہ آپ ﷺ کو اس کے بارے میں خبر ہی نہ ہوسکی۔ لہٰذا سارا قافلہ پریشان پڑا ہے اور ہار کی تلاش میں مارا مارا پھر رہا ہے، یعنی نہ پتہ چلے تو قریب کی خبر نہ ہو اور اللہ بتانے پہ آئے ہزاروں میل دور ہزاروں سال قبل و بعد کی خبریں بتا دیں۔ مگر اہل بدعت ایسی احادیثوں کی تاویل کرنے میں بڑے ماہر ہیں۔

[67]......بَاب فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ
جنابت سے غسل کرنا

774۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ..........

---

❶ متفق عليه البخاري كتاب النكاح، باب الاستعارة الثياب للعروس وغيرها (5164) ومسلم، كتاب الحيض، باب التيمم (815)

عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَاءً فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَغْسِلُ بِهَا فَرْجَهُ فَلَمَّا فَرَغَ مَسَحَهَا بِالْأَرْضِ أَوْ بِحَائِطٍ شَكَّ سُلَيْمَانُ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ وَجَسَدِهِ فَلَمَّا فَرَغَ تَنَحَّى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ فَأَعْطَيْتُهُ مِلْحَفَةً فَأَبَى وَجَعَلَ يَنْفُضُ بِيَدِهِ قَالَتْ فَسَتَرْتُهُ حَتَّى اغْتَسَلَ قَالَ سُلَيْمَانُ فَذَكَرَ سَالِمٌ أَنَّ غُسْلَ النَّبِيِّ ﷺ هَذَا كَانَ مِنْ جَنَابَةٍ۔❶

میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے لئے پانی رکھا آپ ﷺ نے اسے اپنے ہاتھوں پر بہایا پھر اس سے اپنی شرمگاہ کو دھویا اور اسے زمین یا دیوار پر ملا۔ سلیمان نے شک کیا ہے۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر اپنا چہرہ اور بازو دھوئے۔ اور اپنے سر اور پورے جسم پر پانی بہایا۔ جب فارغ ہوگئے تو الگ ہو کر اپنے پاؤں دھوئے۔ میں نے آپ کو تولیہ دیا تو آپ نے انکار کر دیا اور اپنے ہاتھوں سے جسم کو صاف کیا۔'' انہوں نے کہا: ''میں نے آپ ﷺ پر پردہ کئے رکھا حتی کہ آپ نے غسل کر لیا۔'' سلیمان نے کہا: سالم نے ذکر کیا کہ نبی ﷺ کا یہ جنابت کا غسل تھا۔

775۔أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُدْخِلُ كَفَّهُ فِي الْمَاءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا أُصُولَ شَعْرِهِ حَتَّى إِذَا خُيِّلَ إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ اسْتَبْرَأَ الْبَشَرَةَ غَرَفَ بِيَدِهِ ثَلَاثَ غَرَفَاتٍ فَصَبَّهَا عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ اغْتَسَلَ قَالَ أَبُو مُحَمَّد هَذَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حَدِيثِ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ۔❷

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ: ''رسول اللہ ﷺ پہلے اپنے ہاتھوں کو دھوتے، پھر نماز کے وضوء کی طرح وضو کرتے۔ پھر اپنے ہاتھ کو پانی میں داخل کرتے۔ پھر آپ اس سے اپنے بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے۔ حتی کہ جب آپ سمجھتے کہ بال تر ہوگئے ہیں تو اپنے ہاتھ سے تین چلو بھر کر اپنے سر پر بہاتے پھر غسل کرتے۔'' ابو محمد کہتے ہیں: ''یہ حدیث میرے نزدیک سالم بن ابو جعد کی حدیث سے زیادہ بہتر ہے۔''

❶ متفق علیه البخاری، کتاب الغسل، باب الوضو قبل الغسل (249) ومسلم کتاب الحیض، باب صفة غسل الجنابة (720)

❷ صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب صفة غسل الجنابة (716) وابوداؤد، کتاب الطهارة، باب فی الغسل من الجنابة (242)

[68]...... بَاب الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ

مرد اور عورت کا ایک ہی برتن میں غسل کرنا

776۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ۔❶

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ''جنابت کی حالت میں، میں اور رسول اللہ ﷺ نے ایک ہی برتن میں غسل کر لیا کرتے تھے۔''

777۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَهُوَ الْفَرَقُ۔❷

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ''میں نے اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے اور وہ تانبے کا بنا ہوا ایک برتن تھا۔''

فوائد:...... (۱) قرآن میں جیسا کہ خاوند، بیوی کو ایک دوسرے کا لباس قرار دیا گیا ہے۔ لہٰذا ان کا آپس میں کوئی پردہ نہیں، چنانچہ وہ اکٹھے غسل بھی کر سکتے ہیں (۲) عورت اور مرد ایک دوسرے کے استعمال شدہ پانی سے طہارت حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ جب عورت نے پانی لیا تو وہ عورت کا مستعمل ہو گیا اور جب مرد نے لیا تو اس کا مستعمل ہو گیا اور آپ ﷺ کا منع کرنا کراہت پر مبنی ہے۔ (۴) بوقت ضرورت برہنہ بات بھی ہو سکتی ہے جیسا کہ دوسری احادیث میں ہے۔

[69]...... بَاب مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنَ الْجَنَابَةِ

جنابت کی حالت میں ایک بال برابر جگہ (خشک) چھوڑ دینا

778۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَاذَانَ..........

---

❶ صحیح أخرجه البخاری، کتاب الغسل، باب غسل الرجل مع امرأته (250) ومسلم، کتاب الحیض باب القدر المستحب من الماء فی غسل الجنابة (319)

❷ صحیح سابقہ ہی مکرر آئی ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ فُعِلَ بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ قَالَ عَلِيٌّ فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي وَكَانَ يَجُزُّ شَعْرَهُ۔[1]

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی جنابت کی حالت کی بال برابر جگہ چھوڑ دے اس کو پانی نہ پہنچے تو اس کے ساتھ آگ سے ایسے اور ایسے کیا جائے گا۔'' علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''اسی وجہ سے میں نے اپنے سر سے دشمنی کی۔'' اور وہ بال کترواتے تھے۔

فوائد:...... ایک ہی غسل میں کئی بیویوں، یا ایک ہی بیوی سے ایک سے زائد مرتبہ تعلقات قائم کیے جا سکتے ہیں۔ البتہ درمیان میں غسل یا وضو کر لینا نشاط و چستی کا باعث ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ کا ہر بیوی کے پاس غسل کرنا بھی ثابت ہے۔ (ابوداؤد: حسن) آپ ﷺ کو تیس مردوں کی طاقت حاصل تھی (بخاری) چنانچہ آپ ﷺ کے لیے یہ ممکن تھا۔ لیکن عموماً ایسا آپ ﷺ کسی سفر سے واپسی پر ایسا کرتے، ورنہ آپ ﷺ باری کا خیال رکھتے تھے۔

[70]...... بَاب الْمَجْرُوحِ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ
زخمی جنبی کا بیان

779۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ بَلَغَنِي..........

أَنَّ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ إِنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَهُ جُرْحٌ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ أَصَابَهُ احْتِلَامٌ فَأُمِرَ بِالِاغْتِسَالِ فَمَاتَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ أَلَمْ

عطاء بن ابو رباح کہتے ہیں کہ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ خبر دیتے ہوئے سنا کہ ''ایک آدمی نبی ﷺ کے زمانہ میں زخمی ہو گیا۔ پھر اسے احتلام ہوا اسے غسل کرنے کا حکم دیا گیا پس وہ مر گیا۔ اس بات کا نبی ﷺ کو پتہ چلا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان لوگوں نے اسے قتل کر دیا اللہ

[1] صحیح ابو داؤد، کتاب الطهارة، باب فی الغسل من الجنابة (249) وابن ماجه کتاب الطهارة وسننها، باب بحث کل شعرة جنابة (599) نیز دیکھئے نیل الأوطار 311/1 والمجموع للنووی 180/2 ـ 186 والعلل لدارقطنی 207/3 ـ 208

يَكُنْ شِفَاءَ الْعِيِّ السُّؤَالُ وَقَالَ عَطَاءٌ بَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَوْ غَسَلَ جَسَدَهُ وَتَرَكَ رَأْسَهُ حَيْثُ أَصَابَهُ الْجُرْحُ۔ ❶

نہیں قتل کرے ، کیا جہالت کے مریض کا علاج پوچھ لینا نہیں ہے؟'' عطاء کہتے ہیں مجھے اس بات کا پتہ چلا کہ نبی ﷺ سے اس کے بعد پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ اپنے جسم کو دھو لیتا اور اسے جہاں زخم لگا تھا وہاں سے اپنے سر کو چھوڑ دیتا (تو اسے کافی تھا)۔''

[71]...... بَاب فِي الَّذِي يَطُوفُ عَلٰى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ

ایک غسل میں چند عورتوں سے صحبت کرنا

780۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ..........

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ طَافَ عَلٰى نِسَائِهِ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ۔ ❷

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن ایک ہی غسل میں اپنی تمام بیویوں کے پاس گئے۔

781۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ..........

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ طَافَ عَلٰى نِسَائِهِ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ جُمَعَ۔ ❸

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات ایک ہی غسل میں اپنی سب بیویوں کے پاس گئے۔

[72]......بَاب مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يَسْتَتِرَ بِهِ

اس چیز کا بیان جس کا پردہ بہتر ہے

782۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهُ فَأَسَرَّ إِلَيَّ حَدِيثًا لَا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا مِنَ

عبداللہ بن جعفر بیان کرتے ہیں کہ: ''رسول اللہ ﷺ نے ایک دن مجھے اپنے پیچھے سوار کیا تو آپ ﷺ نے مجھ سے کوئی خفیہ بات کی، جو میں کسی سے بیان نہیں کروں گا، اور

---

❶ صحیح ابوداؤد، كتاب الطهارة، باب فى المجروح يتيمم (337) جبکہ عطاء سے منقول آخری جزء منقطع ہے۔

❷ سند صحيح جبكه يه حديث متفق عليه هے۔ ابوداؤد ، كتاب الطهارة باب فى الجنب يعود (218) والنسائى كتاب الطهارة باب اتيان النساء قبل احداث الغسل (263)

❸ صحيح احمد، 3/252، سابقہ حوالہ ملاحظہ کریں۔

النَّاسِ وَكَانَ أَحَبَّ مَا اسْتَتَرَ النَّبِيُّ ﷺ لِحَاجَتِهِ هَدَفٌ أَوْ حَائِشُ نَخْلٍ۔ ❶

نبی ﷺ اپنی قضائے حاجت کے لئے اس بات کو پسند کرتے تھے کہ آپ کسی ٹیلے یا کھجور کے جھنڈ میں جائیں۔“

[73]......بَاب الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ

جنابت کی حالت میں سونے کا ارادہ کرنا

783۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ تُصِيبُنِي الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَغْسِلَ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأَ ثُمَّ يَرْقُدَ۔ ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اور کہا: ”میں رات کو جنبی ہوتا ہوں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ ”وہ اپنی شرمگاہ کو دھوئیں پھر وضو کریں اور سو جائیں۔“

784۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ..........

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ فَقَالَتْ كَانَ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَنَامُ۔ ❸

عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن اسود اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ جب جنابت کی حالت میں سونا چاہتے تو کیا کرتے؟ انہوں نے کہا: ”آپ ﷺ نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے پھر سو جاتے۔“

فوائد:...... سونے یا کھانے پینے سے قبل وضو کر لینا مستحب ہے۔ابوداؤد میں آپ ﷺ نے اس کی وجہ یہ بتائی ہے کہ هو اطيب،ازكى واطهر ،کہ یہ زیادہ پاکی وطہارت کا باعث ہے۔ان الفاظ سے ان کا مستحب ہونا معلوم ہوتا ہے۔البتہ اہل ظاہر اس کے وجوب کے قائل ہیں یعنی اگر غسل لیٹ کرنا ہو تو وضو ضرور کرے۔

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب مايستتربه لقضاء الحاجه (772) وابوداؤد، كتاب الجهاد، باب مايؤمر به من القيام على الدواب والبهائم (2549)

❷ متفق عليه البخارى،كتاب الغسل، باب الجنب يتوضاثم ينام (290) ومسلم كتاب الحيض، باب جواز نوم الجنب واستحباب الوضوء ...... (702)

❸ صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب جواز نوم الجنب (698) ابو داؤد، كتاب الطهارة، باب من قال يتوضأ الجنب (224)

[74].....بَاب الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ

پانی، پانی سے ہے

785۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُعَادٍ وَكَانَ مَرْضِيًّا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ.........

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ۔ ❶

ابو ایوب رضی اللہ عنہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''پانی سے پانی واجب ہوتا ہے۔''

فوائد:...... اس سے مراد کہ خروج منی سے غسل واجب ہونا ہے۔ یہ شرم وحیاء والے معنی کو ادا کرنے کا انتہائی احسن اور بلیغ انداز ہے۔ یہ حکم اب منسوخ ہے، جیسا کہ اگلی حدیث میں وضاحت آرہی ہے۔ لیکن احتلام کی صورت میں یہ حدیث ابھی بھی قابل عمل ہے۔

786۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.........

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ وَسَمِعَ مِنْهُ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً حِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّ الْفُتْيَا الَّتِي كَانُوا يُفْتُونَ بِهَا فِي قَوْلِهِ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِيهَا فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ أَمَرَ بِالِاغْتِسَالِ بَعْدُ قَالَ عَبْد اللَّهِ وَقَالَ غَيْرُهُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي بَعْضُ مَنْ أَرْضَى عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ۔ ❷

سہل بن سعد ساعدی بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا تھا اور آپ سے سنا تھا اور وہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت پندرہ برس کے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ فتویٰ جو لوگ دیتے تھے کہ ''پانی سے پانی واجب ہوتا ہے، وہ ایک رخصت تھی جس کی اجازت رسول اللہ ﷺ نے اسلام کی ابتداء میں دی تھی، پھر بعد میں آپ ﷺ نے غسل کا حکم دیا۔ عبداللہ کہتے کہ اس کے علاوہ ایک اور شخص نے کہا کہ زہری نے کہا: ''یہ حدیث مجھ سے ایک معتبر شخص نے سہل بن سعد سے نقل کی۔''

---

❶ صحيح لیکن یہ منسوخ ہے، آئندہ حدیث دیکھئے۔

❷ صحيح دیکھئے آئندہ سند، نیز الناسخ والمنسوخ لابن شاهين (17) ابوداؤد كتاب الطهارة، باب فی الإكسال (214)

787۔ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الْجَمَّالُ حَدَّثَنَا مُبَشِّرٌ الْحَلَبِيُّ عَنْ مُحَمَّدٍ أَبِي غَسَّانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ.........

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أُبَيٌّ أَنَّ الْفُتْيَا الَّتِي كَانُوا يُفْتُونَ بِهَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ كَانَتْ رُخْصَةً رَخَّصَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ أَوِ الزَّمَانِ ثُمَّ اغْتَسَلَ بَعْدُ. ❶

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ مسئلہ جس کا فتویٰ دیتے تھے کہ ''پانی سے پانی واجب ہے۔'' رسول اللہ ﷺ نے اسلام کے شروع یا ابتدائی زمانہ میں اس کی رخصت دی۔ پھر آپ ﷺ نے غسل کا حکم دے دیا۔

[75]......باب فِي مَسِّ الْخِتَانِ الْخِتَانَ
شرمگاہ کا شرمگاہ کو چھونا

788۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔ ❷

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی شخص اس کی چاروں شاخوں کے درمیان بیٹھے پھر کوشش کرے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔''

فوائد:...... ''شعب'' کا معنی شاخ ہوتا ہے۔ عورت کی چار شاخوں سے مراد اس کی دو ٹانگیں اور بازو ہیں۔ بعض نے رانیں اور پاؤں بھی مراد لیے ہیں۔ بہرحال مقصود اس سے جماع ہے ''جَهَدَهَا'' سے مراد جماع کا عمل ہے۔ چاہے حشفہ ہی غائب ہوا ہو تو غسل واجب ہو جائے گا نیز یہ حدیث ''الماء من الماء'' والی حدیث ناسخ ہے۔

[76]...... بَاب فِي الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ
عورت کا نیند میں وہ چیز دیکھنا جو آدمی دیکھتا ہے

789۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.........

---

❶ صحیح ابوداؤد، کتاب الطهارة، باب فی الإکسال (215) والترمذی، کتاب الطهارة، باب ماجاء أن الماء من الماء (110)

❷ متفق علیه البخاری، کتاب الغسل، باب اذا التقی الختانان (291) ومسلم، کتاب الحیض، باب نسخ الماء من الماء (781)

عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَأَلَتْ خَالَتِي خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيمٍ السُّلَمِيَّةُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمَرْأَةِ تَحْتَلِمُ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ۔ ❶

عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیّب سے سنا وہ کہہ رہے تھے: ''میری خالہ خولہ بنت حکیم سلمیہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس عورت کے متعلق پوچھا جسے احتلام ہوتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے اسے غسل کا حکم دیا۔''

فوائد:...... اس سے ثابت ہوا عورت کو بھی مرد کی طرح احتلام ہوتا ہے۔ اور احتلام ہونے پر غسل لازم ہے۔

790۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ..........

حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ أُمَّ بَنِي أَبِي طَلْحَةَ دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ أَرَأَيْتَ الْمَرْأَةَ تَرَى فِي النَّوْمِ مَا يَرَى الرَّجُلُ أَتَغْتَسِلُ قَالَ نَعَمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ أُفٍّ لَكِ أَتَرَى الْمَرْأَةُ ذٰلِكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ تَرِبَتْ يَمِينُكِ فَمِنْ أَيْنَ يَكُونُ الشَّبَهُ۔ ❷

عروۃ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی کہ ام سلیم یا ابوطلحہ کے بیٹوں کی ماں۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اس نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! اللہ حق سے نہیں شرماتا، آپ کا اس عورت کے متعلق کیا خیال ہے جو خواب میں وہ کچھ دیکھتی ہے جو آدمی دیکھتا ہے۔ کیا وہ غسل کرے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں۔'' تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے اس سے کہا: ''تجھ پر افسوس کیا، عورت بھی اس طرح دیکھتی ہے؟'' رسول اللہ ﷺ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''تیرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو، اگر ایسا نہیں ہے تو بچے کی مشابہت کیسے ہوتی ہے؟''

791۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ..........

عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ام سلیم رسول اللہ ﷺ کے پاس

---

❶ صحیح احمد 409/6، والنسائی، کتاب الطهارة، باب غسل المرأة ترى فى منامها مايرى الرجل (198)

❷ صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب وجوب الغسل على المرأة بخروج المنى منها (707) و ابوداؤد، کتاب الطهارة، باب المرأة ترى مايرى الرجل (237)

اللّٰهِ ﷺ أُمُّ سُلَيْمٍ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ تَرٰى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ تَرِبَتْ يَدَاكِ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ فَضَحْتِ النِّسَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مُنْتَصِرًا لِأُمِّ سُلَيْمٍ بَلْ أَنْتِ تَرِبَتْ يَدَاكِ إِنَّ خَيْرَكُنَّ الَّتِي تَسْأَلُ عَمَّا يَعْنِيهَا إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَلِلنِّسَاءِ مَاءٌ قَالَ نَعَمْ فَأَنّٰى يُشْبِهُهُنَّ الْوَلَدُ إِنَّمَا هُنَّ شَقَائِقُ الرِّجَالِ. [1]

آئیں اور آپ کے پاس ام سلمہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ اس نے کہا: ”عورت اپنے خواب میں وہ کچھ دیکھتی ہے جو آدمی دیکھتا ہے!“ تو ام سلمۃ نے کہا: ”اے ام سلیم! تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں تو نے عورتوں کو رسوا کر دیا۔“ تو نبی ﷺ نے ام سلیم کی طرف داری میں فرمایا: ”بلکہ تیرے ہاتھ خاک آلودہ ہوں، تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی ضروری باتوں کے متعلق پوچھے۔ جب عورت پانی دیکھے تو غسل کرے۔“ ام سلمۃ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا عورتوں کو بھی احتلام ہوتا ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جی ہاں! بچے کی پھر مشابہت کہاں سے ہوتی ہے؟ عورتیں بھی مردوں کی طرح ہی ہیں۔“

فوائد:...... (۱) ان دونوں روایتوں میں زہری وہشام نے اختلاف کیا ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کا یہ مکالمہ عائشہ یا ام سلمہ کس سے ہوا تھا۔ امام ابوداؤد وغیرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ترجیح دیتے ہیں۔ جب کہ بخاری وغیرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو جب کہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہوسکتا ہے دونوں موجود ہوں اور دونوں سے مکالمہ ہوا ہو (عون المعبود) (۲) پتہ چلا کہ مسئلہ دریافت کرنے میں کسی قسم کی شرم وحیاء کو آڑے نہیں آنے دینا چاہیے۔ یہ ایک پسندیدہ فعل ہے جیسا کہ آپ ﷺ اعتراض پر ام سلیم کا ساتھ دیتے اور ان کی تعریف کرتے ہیں (۳) بچے کے والدین مشابہت اسی پانی کی بنا پر ہوتی ہے کہ جس کا پانی غالب آجائے بچہ اسی کے مشابہ ہو جاتا ہے۔

[77]......باب مَنْ يَرٰى بَلَلًا وَلَمْ يَذْكُرِ احْتِلَامًا
اس شخص کے متعلق جو تر چیز دیکھتا ہے مگر اسے احتلام یاد نہیں ہے

792ـ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ............

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرَّجُلِ

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اس

[1] صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب وجوب الغسل على المرأة بخروج المنى (707) واحمد (199/3)

يَسْتَيْقِظُ فَيَرٰى بَلَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ احْتِلَامًا قَالَ لِيَغْتَسِلْ فَإِنْ رَأٰى احْتِلَامًا وَلَمْ يَرَ بَلَلًا فَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ۔❶

آدمی کے متعلق جو بیدار ہو کر تر چیز دیکھتا ہے اور اسے احتلام یاد نہیں ہے: کہ ''اسے غسل کرنا چاہئے اگر وہ احتلام دیکھے اور تر چیز نہ دیکھے تو اس پر غسل نہیں ہے۔''

فوائد:...... لہٰذا تری دیکھ کر غسل کیا جائے گا احتلام معتبر نہیں ہوگا۔

[78]...... بَاب إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهٖ

کوئی شخص اپنی نیند سے بیدار ہو تو اسے کیا کرنا چاہیے

793۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ............

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهٖ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهٗ فِي الْوَضُوءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا۔❷

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو تو اپنے ہاتھ کو پانی کے برتن میں داخل نہ کرے، حتی کہ اسے تین بار دھولے۔''

فوائد:...... دوسری حدیث میں اس کی وجہ بھی بتائی گئی ہے جو کہ یہاں مذکور نہیں، کہ سونے والے کو علم نہیں کہ اس کا ہاتھ سوتے میں کہاں کہاں لگتا رہا ہو۔

[79]...... بَاب الرَّجُلِ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيَأْكُلُ

آدمی کا بیت الخلاء سے نکل کر کھانا کھانا

794۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ............

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَدَخَلَ الْغَائِطَ ثُمَّ خَرَجَ فَأُتِيَ بِطَعَامٍ فَقِيلَ أَلَا تَتَوَضَّأُ فَقَالَ أُصَلِّي

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ قضائے حاجت کے لئے گئے واپس آئے تو کھانا لایا گیا۔ آپ سے کہا گیا کہ آپ نے وضو نہیں کرنا؟''

---

❶ حسن ابوداؤد، كتاب الطهارة، باب في الرجل يجد البلة في منامه (236) والترمذي، كتاب أبواب الطهارة، باب ماجاء فيمن يستيقظ (113)

❷ متفق عليه البخاري، كتاب الوضوء، باب الاستجمار وتراً (163) ومسلم، كتاب الطهارة، باب كراهة غمس المتوضى وغيره يده (641)

فَأَتَوَضَّأُ۔❶ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں نماز پڑھنے لگا ہوں جو وضو کروں؟''

فوائد:...... (۱) آپ ﷺ کی چونکہ یہ عادت مبارکہ تھی کہ ہروقت وضو کی حالت میں رہتے، اسی لیے آپ ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا (۲) معلوم ہوا کہ وضو فقط نماز کے لیے شرط ہے، تلاوت وغیرہ کے لیے مستحب تو ہے، ضروری نہیں۔

[80]......بَاب الْمُسْتَحَاضَةِ

مستحاضہ کا بیان

795۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ اسْتُحِيضَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ وَهِيَ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ سَبْعَ سِنِينَ فَشَكَتْ ذٰلِكَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ هٰذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَإِنَّمَا هِيَ عِرْقٌ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ صَلِّي قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ ثُمَّ تُصَلِّي وَكَانَتْ تَقْعُدُ فِي مِرْكَنٍ لِأُخْتِهَا زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حَتّٰى إِنَّ حُمْرَةَ الدَّمِ لَتَعْلُو الْمَاءَ۔❷

عائشہ رضی اللہ عنہا زوجۂ رسول ﷺ بیان کرتی ہیں کہ ام حبیبہ بنت جحش جو عبدالرحمٰن بن عوف کی بیوی تھیں، انہیں سات سال تک استحاضہ رہا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ حیض نہیں ہے یہ صرف ایک رگ ہے۔ جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب حیض ختم ہو جائے تو غسل کر کے نماز ادا کرو۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''وہ ہر نماز کے لئے غسل کرتی تھیں اور وہ اپنی بہن زینب بنت جحش کے لگن میں بیٹھتی تھیں، حتی کہ خون کی سرخی پانی کے اوپر آجاتی۔''

---

❶ صحيح مسلم كتاب الحيض، باب جواز أكل المحدث الطعام وأنه لا...... (826)

❷ متفق عليه البخاری، كتاب الحيض، باب عرق الاستحاضة (327) ومسلم كتاب الحيض، باب المستحاضه وغسلها وصلاتها (754)

فوائد :......عورت کو تین قسم کے خون آتے ہیں (۱) حیض یعنی ماہواری کا خون (۲) نفاس، یعنی ولادت کے بعد نفاس کا خون (۳) استحاضہ جو اِن دونوں خونوں کے علاوہ ہو۔استحاضہ کا خون کسی رگ زخم کی وجہ سے ہوتا ہے۔(۲) استحاضہ کی حالت میں عورت کا نماز کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔ یہی جمہور کا موقف ہے۔ بخاری میں "تَوَضَّئِي لِكُلِّ صلاةٍ" وہ ہر نماز کے لیے وضو کرے، حدیث اس کی دلیل ہے۔ (۳) ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیض سے فراغت کے موقع پر غسل کا حکم دیا، استحاضہ کے لیے غسل کرنا ان کا اپنا فعل تھا۔ (۴) ان کا ٹب میں بیٹھنا خون معلوم کرنے کے لیے ہوتا کیونکہ حیض کا خون سیاہی مائل گہرا ہوتا ہے، جب کہ استحاضہ سرخی مائل پتلا ہوتا ہے، تو وہ رنگ جانچنے کے لیے اس میں بیٹھتیں۔ (۵) استحاضہ کی حالت میں بیوی سے جماع کرنا جائز ہے۔

[81]......بَاب الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ
روزہ دار کے لئے مباشرت کرنا (یعنی بیوی کو ساتھ لپٹانا)

796۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ............

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ۔ ❶

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں مباشرت کر لیتے تھے۔

797۔ أَخْبَرَنَا أَبُو حَاتِمٍ الْبَصْرِيُّ رَوْحُ بْنُ أَسْلَمَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ............

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ۔ ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں مجھ سے مباشرت کر لیتے تھے۔"

فوائد:...... روزے کی حالت میں بیوی سے جماع کرنا حرام ہے۔ البتہ مباشرت یعنی بیوی کو ساتھ لٹا لینا اور جسم سے جسم ملانا جائز ہے۔ لیکن یہ اجازت اس شخص کو ہے جو اپنے نفس پر قابو رکھتا ہو۔

[82]...... بَاب الْحَائِضِ تَبْسُطُ الْخُمْرَةَ ......حیض والی عورت کا مصلّٰی بچھانا

798۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سُلَيْمَانُ أَخْبَرَنِي عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ

---

❶ متفق عليه البخاري، كتاب الحيض، باب مباشرة الحيض (300) ومسلم، كتاب الحيض، باب مباشرة الرجل الحائض فوق الإزار (677)

❷ صحيح سابقہ ہی مکرر آتی ہے۔

الْقَاسِمِ.............

عَنْ عَـائِشَةَ أَنَّ النَّبِـيَّ ﷺ قَـالَ لَهَـا نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ قَالَتْ إِنِّي حَائِضٌ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ فِي يَدِكِ۔ ❶

" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: " مجھے جائے نماز پکڑاؤ۔ انہوں نے کہا: میں تو حائضہ ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حیض تیرے ہاتھ میں تو نہیں۔"

فوائد:...... معلوم ہوا حیض و جنابت سے مسلمان نجس نہیں ہوتا، بلکہ طاہر ہی رہتا ہے۔ جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ مومن پلید نہیں ہوتا ہے۔ جب کہ مشرک انسان ہر حالت میں پلید ہے، جیسے کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّمَ الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ﴾ (توبہ:۲۸) "مشرک سراسر پلید ہے۔"

[83]......بَاب فِي دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ
حیض کا خون کپڑے پر لگ جانا

799۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ جَدَّتِهَا......

أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ امْرَأَةً وَهِيَ تَسْأَلُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ تَصْنَعُ بِثَوْبِهَا إِذَا طَهُرَتْ مِنْ مَحِيضِهَا قَالَ إِنْ رَأَيْتِ فِيهِ دَمًا فَحُكِّيهِ ثُمَّ اقْرُصِيهِ ثُمَّ انْضَحِي فِي سَائِرِ ثَوْبِكِ ثُمَّ صَلِّي فِيهِ۔ ❷

اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے ایک عورت سے سنا وہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھ رہی تھی کہ عورت جب حیض سے پاک ہوجائے، تو اپنے کپڑے کو کیسے کرے؟ تو آپ نے فرمایا: اگر اس میں خون دیکھے تو اس کو رگڑے، پھر کھرچے، پھر سارے کپڑے پر چھینٹے مارلے، پھر اس میں نماز پڑھ لے۔"

فوائد:...... معلوم ہوا حیض کا خون پلید ہے، اسے مَل کر دھویا جائے گا، باقی غسل کے پانی کے ساتھ بیری کے پتوں کا استعمال جیسا کہ اگلی حدیث میں آرہا ہے تو یہ بہتر طہارت کے لیے ہے۔ بیری کے پتے اگر میسر نہ ہوں تو مجبوری کی حالت میں اس کے متبادل صابن، شیمپو وغیرہ کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اور اسی طرح خوشبودار روئی کا فائدہ یہ ہوتا ہے حیض کا خون جو کہ کریہہ بدبودار ہوتا ہے، اس کی بوختم ہوجائے۔

❶ صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب تناوله الحائض الخمرة والثوب (687) ابوداؤد، کتاب الطهارة، باب فی الحائض تناول من المسجد (261)

❷ متفق علیه البخاری، کتاب الوضوء، باب غسل الدم (227) ومسلم، کتاب الطهارة، باب نجاسة الدم وکیفیة غسله (673)

[84].....بَاب فِي غُسْلِ الْمُسْتَحَاضَةِ
استحاضہ والی عورت کا غسل کرنا

800۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ.............

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ سَأَلَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْحَيْضِ قَالَ خُذِي مَاءَكِ وَسِدْرَكِ ثُمَّ اغْتَسِلِي وَأَنْقِي ثُمَّ صُبِّي عَلَى رَأْسِكِ حَتَّى تَبْلُغِي شُؤُونَ الرَّأْسِ ثُمَّ خُذِي فِرْصَةً مُمَسَّكَةً قَالَتْ كَيْفَ أَصْنَعُ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَسَكَتَ قَالَتْ فَكَيْفَ أَصْنَعُ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَسَكَتَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ خُذِي فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَتَبَّعِي بِهَا آثَارَ الدَّمِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْمَعُ فَمَا أَنْكَرَ عَلَيْهَا۔[1]

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک انصاری عورت نے رسول اللہ ﷺ سے حیض کے متعلق پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پانی اور بیری کے پتوں سے غسل کر اور اپنے جسم کو صاف کر پھر اپنے سر پر پانی ڈالو حتی کہ وہ بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے۔ پھر کستوری لگی ہوئی روئی لے۔'' اس نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! اسے کیا کروں؟'' تو آپ خاموش ہو گئے۔ اس نے پھر کہا: ''اے اللہ کے رسول! اسے کیا کروں؟ آپ خاموش رہے۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''کستوری لگائی ہوئی روئی لے اور اسے خون کے نشانات پر لگا۔'' رسول اللہ ﷺ سن رہے تھے اور انکار نہیں کیا۔

801۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ.............

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت ابو حبیش رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی۔ اس نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! میں استحاضہ والی عورت ہوں، میں پاک نہیں ہوتی، تو کیا میں نماز چھوڑ دوں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، یہ صرف ایک رگ ہے۔ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دو، جب حیض ختم ہو جائے تو خود سے خون کو صاف کرو اور نماز پڑھو۔''

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب استحباب استعمال المغتسلة من الحيض...... (748) وابن ماجه، كتاب الطهارة، باب في الحائض كيف تغتسل (642)

فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي۔ ❶

فوائد:...... معلوم ہوا استحاضہ کی حالت میں نماز ضرور پڑھی جائے گی، نماز کے اعتبار سے اس کا حکم طہر والا ہی ہے۔

802۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَةَ جَحْشٍ اسْتُحِيضَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْغُسْلِ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَإِنْ كَانَتْ لَتَدْخُلُ الْمِرْكَنَ وَإِنَّهُ لَمَمْلُوءٌ مَاءً فَتَنْغَمِسُ فِيهِ ثُمَّ تَخْرُجُ مِنْهُ وَإِنَّ الدَّمَ لَعَالِيهِ فَتُصَلِّي۔ ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جحش کی بیٹی رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مستحاض ہوئی، تو رسول اللہ ﷺ نے اسے ہر نماز کے لئے غسل کا حکم دیا۔ وہ بھرے ٹب میں بیٹھتی تھی۔ اور اس میں اپنے جسم کو غوطہ دیتی تھی۔ پھر وہ اس سے نکلتی خون اس پر غالب آتا پھر وہ نماز پڑھتی۔

803۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا هِيَ فُلَانَةُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ أَمَرَهَا بِالْغُسْلِ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَلَمَّا شَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهَا أَمَرَهَا أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ وَتَغْتَسِلَ لِلْفَجْرِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ النَّاسُ يَقُولُونَ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ سُهَيْلَةُ

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فلاں عورت کو رسول اللہ ﷺ نے ہر نماز کے لئے غسل کرنے کا حکم دیا۔ جب اس پر یہ کام مشکل ہوا تو آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ ظہر اور عصر کو ایک ہی غسل سے پڑھے اور مغرب اور عشاء کو ایک غسل سے جمع کرے اور فجر کے وقت غسل کرے۔ ابو محمد نے کہا: لوگ کہتے ہیں کہ وہ سہلہ بنت سہیل تھیں۔ یزید بن ہارون نے کہا کہ وہ سہیلہ بنت سہل تھیں۔

---

❶ متفق علیه البخاری، کتاب الوضوء، باب غسل الدم (228) ومسلم کتاب الحیض، باب المستحاضة وغسلها وصلاتها (751)

❷ متفق علیه البخاری، کتاب الحیض، باب عرق الاستحاضة (327) ومسلم، کتاب الحیض، باب المستحاضة وغسلها وصلاتها (754)

بِنْتُ سَهْلٍ۔ ❶

فوائد:...... یہ سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا ہی تھیں۔ یہ استحباب پر محمول ہے۔ جیسا کہ جمہور کا موقف ہے۔ کیونکہ بیہقی وغیرہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے صحیح سند سے حدیث مروی ہے کہ وہ ایک دفعہ غسل کرے گی پھر آئندہ حیض تک وضو ہی کرے۔

804۔ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ..........

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ فَأَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً اسْتُحِيضَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأُمِرَتْ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّبِيُّ ﷺ أَمَرَهَا قَالَ لَا أُحَدِّثُكَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ شَيْئًا قَالَ فَأُمِرَتْ أَنْ تُؤَخِّرَ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلَ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَتُؤَخِّرَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلَ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَتَغْتَسِلَ لِلصُّبْحِ غُسْلًا۔ ❷

شعبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمن بن قاسم سے استحاضہ والی عورت کے متعلق پوچھا، تو اس نے مجھے اپنے باپ سے خبر دی۔ کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک عورت مستحاضہ ہوئی تو اسے حکم دیا گیا...... شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمن سے کہا: کیا نبی ﷺ نے اسے حکم دیا؟'' اس نے کہا: میں نبی ﷺ سے کوئی بات نقل نہیں کروں گا...... کہا: پس اسے حکم دیا گیا کہ وہ ظہر میں تاخیر کرے اور عصر میں جلدی کرے۔ اور ان دونوں نمازوں کے لئے ایک غسل کرے۔ اور مغرب میں تاخیر کرے اور عشاء میں جلدی کرے، ان دونوں نمازوں کے لئے ایک غسل کرے۔ اور صبح کے لئے غسل کرے۔

805۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتُحِيضَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ سَبْعَ سِنِينَ وَهِيَ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَاشْتَكَتْ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ام حبیبہ بنت جحش سات سال مستحاضہ رہیں۔ اور وہ عبدالرحمن بن عوف کی بیوی تھیں، اس نے اس بات کی شکایت رسول اللہ ﷺ سے کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک وہ حیض نہیں ہے وہ تو ایک رگ

---

❶ صحيح النسائي كتاب الطهارة، باب ذكر اغتسال المستحاضة (213) ابو داؤد، كتاب الطهارة، باب من قال تجمع بين الصلاتين وتغتسل لهما غسلاً (294)

❷ صحيح أخرجه الطيالسي 63/1(241) والبيهقي فى الصلاة 352/1

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِحِيضَةٍ إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ فَإِذَا أَقْبَلَتْ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ ثُمَّ تُصَلِّي قَالَتْ وَكَانَتْ تَقْعُدُ فِي مِرْكَنٍ لِأُخْتِهَا زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حَتَّى إِنَّ حُمْرَةَ الدَّمِ لَتَعْلُو الْمَاءَ۔ ❶

ہے۔ جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب حیض ختم ہو جائے تو غسل کرو اور نماز پڑھو۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا وہ ہر نماز کے لئے غسل کرتی۔ پھر نماز پڑھتی۔ اس نے کہا: ''وہ اپنی بہن زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے لگن میں بیٹھتی حتی کہ خون کی سرخی پانی پر آ جاتی۔''

806۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ أَفَأَتْرُكُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحِيضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلَاةَ فَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَتَوَضَّئِي وَصَلِّي قَالَ هِشَامٌ فَكَانَ أَبِي يَقُولُ تَغْتَسِلُ غُسْلَ الْأَوَّلِ ثُمَّ مَا يَكُونُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَإِنَّهَا تَطَّهَّرُ وَتُصَلِّي۔ ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابو حبیش نے کہا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! میں استحاضہ والی عورت ہوں، کیا نماز چھوڑ دوں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، وہ ایک رگ ہے۔ وہ حیض نہیں ہے۔ جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو۔ جب حیض جتنی مدت گذر جائے تو اپنے بدن سے خون دھوؤ اور وضو کر کے نماز پڑھو۔'' ہشام نے کہا: ''میرے والد کہتے تھے۔ ''استحاضہ والی عورت پہلا غسل کرے۔ پھر اس کے بعد جو کچھ ہو تو وہ وضو کرے اور نماز پڑھے۔''

فوائد:...... ہشام رحمہ اللہ کا موقف ہی جمہور کے نزدیک قابل ترجیح ہے۔

807۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا أَخْبَرَهُ..........

---

❶ صحيح احمد83/6، ابو يعلى فى المسند (4405)

❷ صحيح شرح معانى الآثار للطحاوى (103/1)

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَفْتَتْ أُمُّ سَلَمَةَ لَهَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ لِتَنْظُرْ عَدَدَ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُهُنَّ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ بِهَا الَّذِي كَانَ وَقَدْرَهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ فَتَتْرُكُ الصَّلَاةَ لِذٰلِكَ فَإِذَا خَلَفَتْ ذٰلِكَ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ ثُمَّ تُصَلِّي۔[1]

نبی ﷺ کی بیوی ام سلمۃ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ کہ ”رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک عورت کو بہت تیزی سے خون آتا تھا۔ اس کے لئے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”اس مرضِ استحاضہ سے پہلے جتنی راتیں اور دن اسے حیض آیا کرتا تھا ان کا خیال کر کے اور مہینہ کے اتنے ہی دن نماز چھوڑ دے۔ جب وہ وقت گذر جائے اور نماز کا وقت ہو، تو وہ غسل کرے اور کپڑا باندھے اور نماز پڑھے۔“

فوائد:...... حیض کے خون اور استحاضہ کے خون میں درج ذیل طریقے سے فرق کیا جاسکتا ہے۔ (۱) حیض کا خون گاڑھا سیاہی مائل جب کہ استحاضہ کا خون رقیق سرخی مائل ہوتا ہے۔ (۲) مستحاضہ کو جتنے دن حیض آتا تھا، ان کا حساب لگالے باقی خون کو استحاضہ کا شمار کرے (۳) اپنی ہم عمر عورتوں کے ایامِ حیض کا اندازہ کرکے۔

808۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ............

عَنْ عَائِشَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ غَلَبَنِي الدَّمُ قَالَ اغْتَسِلِي وَصَلِّي۔[2]

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! مجھ پر خون غالب آ گیا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”غسل کر اور نماز پڑھ۔“

809۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ............

عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ زَوْجَ

عمرۃ بنت سعد عبدالرحمٰن بن زرارہ بیان کرتی ہیں کہ اس نے نبی ﷺ کی زوجہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے ہوئے سنا:

---

[1] صحيح النسائي، كتاب الطهارة، باب ذكر الاغتسال من الحيض (208) ابوداؤد، كتاب الطهارة، باب في المرأة تستحاض ومن قال ...... (274)

[2] صحيح احمد 141/6

النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ جَاءَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَتِ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَاشْتَكَتْ ذٰلِكَ إِلَيْهِ وَاسْتَفْتَتْهُ فِيهِ فَقَالَ لَهَا إِنَّ هٰذَا لَيْسَ بِالْحَيْضَةِ إِنَّمَا هٰذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ صَلِّي۔ قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّي وَكَانَتْ تَجْلِسُ فِي الْمِرْكَنِ فَتَعْلُو حُمْرَةُ الدَّمِ الْمَاءَ ثُمَّ تُصَلِّي۔ ❶

''ام حبیبہ بنت جحش رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور وہ سات سال مستحاضہ رہیں، انہوں نے اس بات کی آپ سے شکایت کی اور اس کے متعلق فتویٰ پوچھا۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''یہ حیض نہیں، یہ ایک رگ ہے۔ غسل کرو پھر نماز پڑھو۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''ام حبیبہ ہر نماز کے لئے غسل کرتی تھیں پھر نماز پڑھتیں اور وہ لگن میں بیٹھتی تھیں تو خون کی سرخی پانی پر غالب آ جاتی پھر وہ نماز پڑھتی تھیں۔''

810۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ كَانَتِ اسْتُحِيضَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْغُسْلِ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَإِنْ كَانَتْ لَتَنْغَمِسُ فِي الْمِرْكَنِ وَإِنَّهُ لَمَمْلُوءٌ مَاءً ثُمَّ تَخْرُجُ مِنْهُ وَإِنَّ الدَّمَ لَعَالِيهِ فَتُصَلِّي۔ ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ''ام حبیبہ بنت جحش، رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مستحاضہ ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ نے اسے ہر نماز کے لئے غسل کا حکم دیا۔ اور وہ اپنے جسم کو پانی سے بھرے ہوئے لگن میں غوطہ دیتی تھیں پھر وہ اس سے نکلتیں اور خون پانی پر غالب آ جاتا، پھر وہ نماز پڑھتیں۔''

811۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ..........

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ أَنَّهَا كَانَتْ بَادِيَةَ بِنْتَ غَيْلَانَ الثَّقَفِيَّةَ۔ ❸

زہری بیان کرتے ہیں کہ قاسم نے کہا: وہ بادیہ بنت غیلان ثقفیہ تھیں۔

---

❶ صحیح اخرجه ابو عوانة 320/1، ابویعلیٰ فی المسند (4410)

❷ ضعیف اس میں محمد بن اسحاق مدلس راوی کا عنعنہ ہے، احمد 237/6، نیز (802، 805) کے تحت یہ حدیث گزر چکی ہے۔

❸ مدلس، ضعیف دیکھئے اسد الغابة (34/7) والاصابة 151/12

812۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا هِيَ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو اسْتُحِيضَتْ وَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ أَمَرَهَا بِالْغُسْلِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ فَلَمَّا جَهَدَهَا ذٰلِكَ أَمَرَ أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ وَتَغْتَسِلَ لِلصُّبْحِ۔❶

عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''وہ سہلہ بنت سہیل بن عمرو تھیں جسے استحاضہ ہوا تھا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے اسے ہر نماز کے لئے غسل کا حکم دیا تھا۔ جب اس پر یہ مشکل ہوا تو اسے ظہر اور عصر ایک ہی غسل سے پڑھنے کا حکم دیا گیا۔ اور مغرب اور عشاء ایک ہی غسل سے پڑھنے کا حکم دیا۔ اور صبح کے لئے وہ غسل کرتی تھیں۔''

813۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ إِسْحٰقَ..........

عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِنَّمَا جَاءَ اخْتِلَافُهُمْ أَنَّهُنَّ ثَلَاثَتَهُنَّ كُنَّ عِنْدَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هِيَ أُمُّ حَبِيبَةَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ هِيَ بَادِيَةُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ هِيَ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ۔❷

سعد بن ابراہیم کہتے ہیں کہ (مستحاضہ کے بارے میں) ان (محدثین) کا اختلاف اس وجہ سے ہوا ہے کہ وہ تینوں (عورتیں) عبدالرحمٰن بن عوف کی بیویاں تھیں، چنانچہ کسی نے کہا: وہ ام حبیبہؓ تھیں۔'' اور کسی نے کہا: وہ بادیہؓ تھیں۔ اور کسی نے کہا: وہ سہلہؓ بنت سہیل تھیں۔''

814۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى..........

أَنَّ الْقَعْقَاعَ بْنَ حَكِيمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدًا عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي مَا بَقِيَ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهٰذَا مِنِّي إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَلْتَدَعِ الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتُصَلِّ۔❸

قعقاع بن حکیم بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سعید سے استحاضہ والی عورت کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے کہا: ''اے میرے بھتیجے! اس کے متعلق مجھ سے زیادہ جاننے والا اور کوئی نہیں۔ جب حیض آئے تو وہ نماز چھوڑ دے اور جب حیض ختم ہو جائے تو غسل کرے اور نماز پڑھے۔''

---

❶ صحيح شرح معاني الآثار للطحاوى 101/1 والإصابة 151/12

❷ صحیح سابقہ دونوں حاشیے ملاحظہ کریں، واسد الغابة 34/7

❸ صحيح ابن ابى شيبه 126/1۔127، باب المستحاضة كيف تصنع؟ والبيهقى، كتاب الحيض، باب فى الاستطهار 330/1

فوائد:...... معلوم ہوا تحدیث نعمت کے لیے اپنی علمیت کا اظہار کرنا معیوب نہیں۔ بلکہ یہ شکر نعمت میں شامل ہے۔

815۔ أَخْبَرَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ ثُمَّ تَحْتَشِي وَتَسْتَثْفِرُ ثُمَّ تُصَلِّي فَقَالَ الرَّجُلُ وَإِنْ كَانَ يَسِيلُ قَالَ وَإِنْ كَانَ يَسِيلُ مِثْلَ هٰذَا الْمَثْعَبِ۔[1]

ابن عباس رضی اللہ عنہما استحاضہ والی عورت کے متعلق کہتے ہیں: ''وہ اپنے حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے، پھر غسل کرے، پھر روئی بھر کر کپڑا باندھے، پھر نماز پڑھے۔'' کسی نے کہا: ''اگرچہ خون بہہ رہا ہو؟'' ابن عباس نے کہا: ''اگرچہ خون پرنالے کی طرح بہہ رہا ہو۔''

فوائد:...... یعنی کپڑا باندھ کر وقتی روک تھام کر کے نماز ادا کر لے۔ یہی حکم سلسل البول والے کا ہے یا جس کی مسلسل ہوا خارج ہو رہی ہو اور پھر وہ ایک دفعہ وضو کرے پھر ہوا یا پیشاب کا خیال نہ کرے۔

816۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ..........

عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ قَوْلًا فِي الْمُسْتَحَاضَةِ ثُمَّ رَخَّصَ بَعْدُ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ أَدْخُلُ الْكَعْبَةَ وَأَنَا حَائِضٌ قَالَ نَعَمْ وَإِنْ كُنْتِ تَثُجِّينَهُ ثَجًّا اسْتَذْخِلِي ثُمَّ اسْتَثْفِرِي ثُمَّ ادْخُلِي۔[2]

عمار بن ابو عمار بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا استحاضہ والی عورت کے متعلق بہت سخت قول تھا۔ پھر اس کے بعد رخصت دی۔ ان کے پاس ایک عورت آئی۔ اس نے کہا: ''میں حیض (استحاضہ) کی حالت میں کعبہ میں داخل ہو سکتی ہوں؟ انہوں نے کہا: ''جی ہاں، اگر خون جاری ہو تو روئی باندھ، پھر کپڑا باندھ، پھر داخل ہو جا۔''

817۔ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ..........

عَنْ قَمِيرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُهَا عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ قَالَتْ تَنْتَظِرُ أَقْرَاءَ هَا الَّتِي كَانَتْ تَتْرُكُ فِيهَا الصَّلَاةَ قَبْلَ ذٰلِكَ

قمیر کہتی ہیں کہ اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے استحاضہ والی عورت کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے کہا: ''وہ اپنے حیض والے دنوں کو دیکھے، جن میں وہ پہلے نماز چھوڑتی تھی۔ اور جب

---

[1] صحيح فى المحلّى 1/252 تعليقاً

[2] صحيح دارمی، بیان میں منفرد ہیں۔

فَإِذَا كَانَ يَوْمُ طُهْرِهَا الَّذِي كَانَتْ تَطْهُرُ فِيهِ اغْتَسَلَتْ ثُمَّ تَوَضَّأَتْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَصَلَّتْ۔ ❶

پاکیزگی کا وہ دن آئے، جس میں وہ پاک ہوتی تھی تو غسل کرے پھر ہر نماز کے لئے وضو کرے اور نماز پڑھے۔''

فوائد:...... اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ غسل کا حکم منسوخ ہو گیا ہے کیونکہ آپ ﷺ کی زوجہ محترمہ آپؐ کی وفات کے بعد اسے ہر نماز کے لیے وضو کا حکم دے رہی ہیں۔ اور یہی فتویٰ خود نبی ﷺ سے آگے آنے والی حدیث (820) میں مرفوع طور پر بھی ثابت ہے۔

818۔ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُعْتَمِرٍ..........

عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ حَيِّهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ۔ ❷

اسماعیل اپنے قبیلہ کے ایک آدمی سے بیان کرتے ہیں کہ ابوجعفر نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح ہی نقل کیا۔

819۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ قَمِيرَ..........

عَنْ عَائِشَةَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَنْتَظِرُ أَيَّامَهَا الَّتِي كَانَتْ تَتْرُكُ الصَّلَاةَ فِيهَا فَإِذَا كَانَ يَوْمُ طُهْرِهَا الَّذِي كَانَتْ تَطْهُرُ فِيهِ اغْتَسَلَتْ ثُمَّ تَوَضَّأَتْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَصَلَّتْ۔ ❸

عائشہ رضی اللہ عنہا سے استحاضہ والی عورت کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: ''جن دنوں میں وہ حیض کی وجہ سے نماز چھوڑا کرتی تھی ان کا انتظار کرے، جب اس کی پاکی کا وقت ہو، جس میں وہ پاک ہوتی تھی، تو غسل کرے۔ پھر ہر نماز کے لئے وضو کرے اور نماز پڑھے۔''

820۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ..........

عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ حَيْضِهَا فِي كُلِّ شَهْرٍ فَإِذَا كَانَ عِنْدَ انْقِضَائِهَا اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتْ وَصَامَتْ وَتَوَضَّأَتْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ۔ ❹

عدی بن ثابت اپنے باپ اور دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے استحاضہ والی عورت کے متعلق فرمایا: ''وہ ہر مہینے حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے۔ جب ان کے گذرنے کا وقت ہو تو غسل کرے اور نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور ہر نماز کے وقت وضو کرے۔''

---

❶ صحیح مصنف ابن ابی شیبہ 126/1، وعبدالرزاق (1170)

❷ صحیح ابن ابی شیبہ 126/1، باب المستحاضة کیف تصنع؟ ❸ صحیح دیکھئے حدیث نمبر 826 التالی

❹ صحیح بالشواهد باب شرح معانی الآثار للطحاوی 102/1، وابوداؤد، کتاب الطهارة، باب من قال تغتسل من طهرالی طهر (297)

821۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ..........

عَنْ كَثِيرٍ وَحَفْصٍ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ إِذَا طُلِّقَتْ فَيَطُولُ بِهَا الدَّمُ فَإِنَّهَا تَعْتَدُّ قَدْرَ أَقْرَائِهَا ثَلَاثَ حِيَضٍ وَفِي الصَّلَاةِ إِذَا جَاءَ وَقْتُ الْحَيْضِ فِي كُلِّ شَهْرٍ أَمْسَكَتْ عَنِ الصَّلَاةِ۔ ❶

کثیر اور حفص، حسن سے اس مستحاضہ عورت کے متعلق نقل کرتے ہیں، جو اپنے حیض کے دن پہنچانتی ہو۔ جب اسے طلاق دی جائے اور اسے عرصہ تک خون جاری رہے تو حیض کے دنوں کی مقدار یعنی تین حیض عدت گذارے اور نماز کے متعلق حیض کے دنوں میں ہر مہینہ نماز نہ پڑھے۔"

822۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى..........

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِقَتَادَةَ امْرَأَةٌ كَانَ حَيْضُهَا مَعْلُومًا فَزَادَتْ عَلَيْهِ خَمْسَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ أَوْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَ تُصَلِّي قُلْتُ يَوْمَيْنِ قَالَ ذَاكَ مِنْ حَيْضِهَا وَسَأَلْتُ ابْنَ سِيرِينَ قَالَ النِّسَاءُ أَعْلَمُ بِذَلِكَ۔ ❷

معتمر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے قتادہ رحمہ اللہ سے کہا: "ایک عورت کے ایامِ حیض معلوم تھے۔ پھر وہ کسی ماہ حیض کے وقت سے پانچ یا چار یا تین دن زیادہ کرے۔ (تو ان زائد دنوں کا کیا حکم ہے؟)" انہوں نے کہا: "وہ ان میں نماز پڑھے گی۔" میں نے کہا: دو دن؟ انہوں نے کہا: "یہ اس کے حیض میں سے ہوں گے ہے۔" میں نے ابن سیرین سے کہا تو انہوں نے کہا: "عورتیں اس کے متعلق زیادہ جانتی ہیں۔"

فوائد:...... مرفوع احادیث میں یہ بات گزر چکی ہے کہ وہ ایام حیض کے بقدر ہی ایام گزارے گی، پھر غسل کرکے نماز پڑھے گی، ہاں اگر دنوں کی کمی بیشی کا مسئلہ ہوتو حدیث نمبر (۸۰۷) کے تحت (شرح میں) ذکر کردہ طریقوں میں کسی ایک طریقے کے ذریعے وہ ان ایام کا اندازہ لگا کر غسل کرے گی۔

823۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى..........

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى الدَّمَ أَيَّامَ طُهْرِهَا قَالَ أَرَى أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ۔ ❸

معتمر اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ حسن نے اس عورت کے متعلق جو پاکی کے دنوں میں خون دیکھے، کہا: "میرا خیال ہے کہ وہ غسل کرے اور نماز پڑھے۔"

---

❶ صحیح دیکھئے مصنف عبدالرزاق 6/245۔246 وابن ابی شیبہ 5/158

❷ صحیح دیکھئے ابن ابی شیبہ 2/538، والمحلی 2/203 ❸ صحیح دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ 1/94

فوائد:...... یعنی ایسے خون کا حکم استحاضہ والا ہی ہے۔

824۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامَ..........

عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْمَرْأَةِ تُسْتَحَاضُ قَالَ تَنْتَظِرُ قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحِيضُ فَلْتُحَرِّمُ الصَّلَاةَ ثُمَّ لِتَغْتَسِلُ وَلْتُصَلِّ حَتَّى إِذَا كَانَ أَوَانُهَا الَّذِي تَحِيضُ فِيهِ فَلْتُحَرِّمِ الصَّلَاةَ ثُمَّ لِتَغْتَسِلُ فَإِنَّمَا ذَاكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يُرِيدُ أَنْ يُكْفِرَ إِحْدَاهُنَّ۔ ❶

شہر بن حوشب کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مستحاضہ عورت کے متعلق سوال کیا گیا۔ انہوں نے کہا: ''وہ حیض کی اس مدت کا اندازہ رکھے جس میں اسے حیض کا خون آتا تھا، پس ان ایام میں وہ نماز چھوڑ دے، پھر غسل کرے اور نماز پڑھے۔ حتی کہ جب اس کے حیض کا (دوبارہ) وقت آ جائے پھر نماز چھوڑ دے۔ پھر غسل کرے۔ یہ (استحاضہ) شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ شیطان چاہتا ہے اس کے ذریعے سے عورتوں میں سے کسی کو کافرہ (بے نماز) بنا دے۔''

فوائد:...... استحاضہ یہ شیطان کے چوکے کا نتیجہ ہوتا ہے، جس سے مومنات کی نمازوں وغیرہ میں خلل ڈال کر ان سے کفر کروانا چاہتا ہے۔ اس لیے اس میں نماز نہیں چھوڑنی چاہیے۔

825۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ ....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَحْتَشِي كُرْسُفًا وَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ۔ ❷

محمد بن علی ابو جعفر مستحاضہ عورت کے متعلق کہتے ہیں: ''وہ اپنے حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے، پھر غسل کرے، پھر روئی کی گدی بھرے اور ہر نماز کے لئے وضو کرے۔''

826۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ فِرَاسٍ ....

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ قَمِيرَ امْرَأَةِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ الْمُسْتَحَاضَةُ تَجْلِسُ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ۔ ❸

شعبی مسروق کی عورت قمیر سے نقل کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''مستحاضہ عورت اپنے حیض کے دنوں میں بیٹھے، پھر ایک غسل کرے اور نماز کے لئے وضو کرے۔''

---

❶ حسن بوجه شهر بن حوشب ❷ صحيح (818) میں یہ گزر چکی ہے۔

❸ صحيح (817) کے تحت یہ گزر چکی ہے۔

827۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ...........

عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ اسْتُحِيضَتِ امْرَأَةٌ مِنْ آلِ أَنَسٍ فَأَمَرُونِي فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَمَّا مَا رَأَتِ الدَّمَ الْبَحْرَانِيَّ فَلَا تُصَلِّي فَإِذَا رَأَتِ الطُّهْرَ وَلَوْ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتُصَلِّ. ❶

انس بن سیرین کہتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ کے قبیلہ کی ایک عورت کو استحاضہ ہوا، لوگوں نے مجھے کہا تو میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: انہوں نے کہا: ''اگر وہ گہرا سرخ خون دیکھتی ہے تو نماز نہ پڑھے، اور جب پاکی دیکھے اگرچہ دن کی ایک گھڑی میں ہو تو غسل کرے اور نماز پڑھے۔''

828۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ كَانَتْ أُمُّ وَلَدٍ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اسْتُحِيضَتْ فَأَمَرُونِي أَنْ أَسْتَفْتِيَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِذَا رَأَتِ الدَّمَ الْبَحْرَانِيَّ فَلَا تُصَلِّي فَإِذَا رَأَتْ الطُّهْرَ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتُصَلِّ۔ ❷

انس بن سیرین کہتے ہیں کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی ام ولد (لونڈی) کو استحاضہ ہوا، تو لوگوں نے مجھے کہا کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فتویٰ پوچھوں۔ میں نے ان سے پوچھا۔ تو انہوں نے کہا: ''جب وہ گہرا سرخ خون دیکھے تو نماز نہ پڑھے۔ جب پاکی دیکھے تو غسل کرے اور نماز پڑھے۔''

829۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ...........

عَنِ الضَّحَّاكِ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْهُ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتِ دَمًا عَبِيطًا فَأَمْسِكِي أَيَّامَ أَقْرَائِكِ۔ ❸

ضحاک سے مروی ہے کہ ایک عورت نے ان سے پوچھا: میں استحاضہ میں مبتلا عورت ہوں، (میں کیسے کروں؟) اس نے کہا: میں مستحاضہ ہوں، انہوں نے کہا: ''جب تو تازہ خون دیکھے، تو اپنے حیض کے دنوں کی حد تک نماز سے رک جا۔''

830۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ...........

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ

منصور کہتے ہیں کہ ابراہیم نے مستحاضہ عورت کے متعلق

---

❶ صحيح مصنف ابن ابی شيبه 128/1، باب كيف تصنع؟

❷ صحيح سابقہ حاشیہ دیکھئے۔

❸ ضعيف حجاج بن نصیر ضعیف ہے۔

تَجْلِسُ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلُ الْعِشَاءَ وَذٰلِكَ فِي وَقْتِ الْعِشَاءِ وَلِلْفَجْرِ غُسْلًا وَاحِدًا وَلَا تَصُومُ وَلَا يَأْتِيهَا زَوْجُهَا وَلَا تَمَسُّ الْمُصْحَفَ۔[1]

کہا: ''وہ اپنے حیض کے دنوں میں (نماز سے) بیٹھے، پھر ظہر اور عصر کے لئے ایک غسل کرے اور مغرب میں تاخیر کرے اور عشاء میں جلدی اور یہ عشاء کا وقت ہی ہوگا۔ اور فجر کے لئے ایک غسل کرے۔ روزہ نہ رکھے اور نہ ہی اس کا شوہر اس کے پاس جائے۔ اور نہ ہی وہ قرآن کو ہاتھ لگائے۔''

فوائد:...... جب مستحاضہ نماز پڑھ سکتی ہے، تو روزہ بالاولی رکھ سکتی ہے، کیونکہ وہ طاہر کے حکم میں ہی ہے۔ لہٰذا اس کا خاوند اس سے جماع بھی کرسکتا ہے۔ جیسا کہ حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا سے ان کا خاوند حالت استحاضہ میں ہم بستری کرلیا کرتا تھا۔ (صحیح ابوداؤد) جمہور بھی اسی کے قائل ہیں اور اس کے قرآن چھونے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ (ان شاء اللہ)

831- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ..........

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ غُسْلًا وَاحِدًا لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَغُسْلًا لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَكَانَ يَقُولُ تُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلُ الْعَصْرَ وَتُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلُ الْعِشَاءَ۔[2]

عطاء کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما مستحاضہ عورت کے متعلق کہتے تھے: ''وہ ظہر اور عصر کے لئے ایک غسل کرے۔ اور وہ کہتے تھے: مغرب اور عشاء کے لئے ایک غسل کرے اور وہ کہتے تھے: ظہر میں تاخیر کرے اور عصر میں جلدی کرے۔ مغرب میں تاخیر کرے اور عشاء میں جلدی کرے۔''

832- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى..........

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ مُجَاهِدٍ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ إِذَا خَلَفَتْ قُرُوءَهَا فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْعَصْرِ تَوَضَّأَتْ وُضُوءًا سَابِغًا ثُمَّ لِتَأْخُذْ ثَوْبًا فَلْتَسْتَثْفِرْ بِهِ ثُمَّ

عثمان بن اسود کہتے ہیں کہ مجاہد نے مستحاضہ عورت کے متعلق کہا: ''جب اس کے حیض کا وقت گذر جائے تو عصر کے وقت بھرپور وضو کیا کرے، پھر ایک کپڑا لے کر اس کے ساتھ لنگوٹ باندھ لے، پھر ظہر اور عصر کی اکٹھی نماز پڑھے۔ پھر اسی طرح مغرب اور عشاء کی نماز کے وقت

---

1. صحيح مصنف عبدالرزاق (1172) والمحلى 214/2
2. صحيح مصنف ابن ابى شيبه 137/1، باب المستحاضة كيف تصنع

لِتُصَلِّ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ لِتَفْعَلْ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ لِتُصَلِّ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا ثُمَّ لِتَفْعَلْ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ تُصَلِّي الصُّبْحَ۔ ❶

کرے پھر اسی طرح کر کے صبح کی نماز پڑھے۔''

فوائد:...... اگر مستحاضہ استحباب پر عمل کرتے ہوئے غسل کرنا چاہتی ہے تو وہ آسانی کے لیے ان تین اوقات میں غسل کرلے تو یہ بھی درست ہے۔ جس طرح کہ طاقت رکھنے والی ہر نماز کے لیے غسل کر سکتی ہے

833۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو............

عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَطَاءٍ وَسَعِيدٍ وَعِكْرِمَةَ قَالُوا فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ كُلَّ يَوْمٍ لِصَلَاةِ الْأُولَى وَالْعَصْرِ فَتُصَلِّيهِمَا وَتَغْتَسِلُ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَتُصَلِّيهِمَا وَتَغْتَسِلُ لِصَلَاةِ الْغَدَاةِ۔ ❷

عبدالکریم کہتے ہیں کہ عطاء، سعید، اور عکرمہ نے مستحاضہ عورت کے متعلق یوں کہا: ''وہ روزانہ پہلی نماز کے لئے غسل کرے، پھر ظہر وعصر پڑھ لے۔ مغرب کے لئے غسل کرے اور عشاء بھی پڑھ لے، اور صبح کی نماز کے لئے غسل کرے۔''

834۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو زُبَيْدٍ............

حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَغْتَسِلُ ثُمَّ تَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَإِنْ رَأَتْ شَيْئًا اغْتَسَلَتْ وَجَمَعَتْ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ۔ ❸

حصین کہتے ہیں کہ عبداللہ بن شداد نے کہا: ''مستحاضہ عورت غسل کرے اور ظہر وعصر جمع کرے۔ پھر اگر کچھ دیکھے تو غسل کرے اور مغرب اور عشاء کو جمع کرے۔''

---

❶ صحیح دارمی بیان میں منفرد ہیں۔
❷ صحیح المحلّی 214/2 ومصنف عبدالرزاق (1171)
❸ صحیح ابوداؤد نے حدیث 296 کے بعد معلق بیان کیا ہے۔

[85]...... بَاب مَنْ قَالَ تَغْتَسِلُ مِنْ الظُّهْرِ إِلَى الظُّهْرِ وَتُجَامَعُ وَتَصُومُ

جو کہتا ہے کہ مستحاضہ ایک ظہر سے لے کر دوسری ظہر تک ایک غسل کرے اور اس سے صحبت کی جائے اور وہ روزہ بھی رکھے

835۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ..........

عَنْ سُمَيٍّ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ فَقَالَ تَجْلِسُ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا وَتَغْتَسِلُ مِنَ الظُّهْرِ إِلَى الظُّهْرِ وَتَسْتَذْفِرُ بِثَوْبٍ وَيَأْتِيهَا زَوْجُهَا وَتَصُومُ فَقُلْتُ عَمَّنْ هٰذَا فَأَخَذَ الْحَصَا۔ ❶

سمی کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن میّب سے مستحاضہ عورت کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے کہا: ''وہ اپنے حیض کے دنوں میں بیٹھ رہے، اور (ان کے بعد) ایک ظہر سے دوسری ظہر تک کے لئے غسل کرے۔ اور کپڑے کی گدی باندھے۔ اس کا خاوند اس کے پاس جائے اور وہ روزہ بھی رکھے۔'' میں نے کہا: ''یہ کس کا قول ہے؟'' انہوں نے کنکری اٹھائی اور اسے مارنا چاہی۔

فوائد:...... (۱) یہ بات تابعین رحمہم اللہ وصحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے کہ ہر دن میں ایک غسل کر لے یعنی ظہر سے قبل۔ جب کہ صحیح حدیث میں طہر کے بعد ایک ہی دفعہ غسل کا اثبات بھی ملتا ہے (۲) مستحاضہ روزہ بھی رکھے گی اور ہم بستری بھی کر سکتی ہے۔ یہی قول زیادہ صحیح ہے۔

836۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ..........

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ تَغْتَسِلُ مِنْ ظُهْرٍ إِلَى ظُهْرٍ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَإِنْ غَلَبَهَا الدَّمُ اسْتَثْفَرَتْ وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ ذٰلِكَ۔ ❷

یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ سعید بن میّب نے کہا: ''وہ ایک ظہر سے دوسری ظہر تک کے لئے غسل کرے۔ اور ہر نماز کے لئے وضو کرے۔ اگر خون اس پر غالب آ جائے تو وہ لنگوٹ باندھ لے اور حسن رحمہ اللہ بھی اسی طرح کہتے تھے۔''

837۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى..........

أَنَّ سُمَيًّا مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

ابو بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام کے غلام سمی کہتے

---

❶ صحیح ابن ابی شیبہ 127/1، وعبدالرزاق (1179)

❷ صحیح ابن ابی شیبہ 127/1 وأخرج أثر الحسن، ابن ابی شیبہ 129/1

بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْقَعْقَاعَ بْنَ حَكِيمٍ وَزَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ أَرْسَلَاهُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَسْأَلُهُ كَيْفَ تَغْتَسِلُ الْمُسْتَحَاضَةُ فَقَالَ سَعِيدٌ تَغْتَسِلُ مِنَ الظُّهْرِ إِلَى مِثْلِهَا مِنَ الْغَدِ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ فَإِنْ غَلَبَهَا الدَّمُ اسْتَثْفَرَتْ وَتَوَضَّأَتْ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَصَلَّتْ۔ ❶

ہیں کہ قعقاع بن حکیم اور زید بن اسلم نے اس کو سعید بن مسیّب کی طرف یہ پوچھنے کے لئے بھیجا کہ استحاضہ والی عورت غسل کیسے کرے؟ انہوں نے کہا: وہ ظہر سے لے کر آئندہ ظہر تک کے لئے غسل کرے۔ اگر خون اس پر غالب ہو جائے، تو وہ ہر نماز کے لئے وضو کرے اور نماز پڑھے۔

838- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ..........

عَنْ مُعْتَمِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ إِلَى صَلَاةِ الظُّهْرِ مِنَ الْغَدِ۔ ❷

معتمر اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ حسن رحمہ اللہ نے مستحاضہ عورت کے متعلق کہا: ''وہ ایک ظہر سے آئندہ ظہر تک کے لئے غسل کرے۔''

839- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ..........

عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ حَيْضِهَا مِنَ الشَّهْرِ ثُمَّ تَغْتَسِلُ مِنَ الظُّهْرِ إِلَى الظُّهْرِ وَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَتَصُومُ وَتُصَلِّي وَيَأْتِيهَا زَوْجُهَا۔ ❸

حمید کہتے ہیں کہ حسن نے کہا کہ استحاضہ والی عورت مہینہ سے اپنے حیض والے دنوں میں نماز چھوڑ دے۔ پھر ایک ظہر سے دوسری ظہر تک کے لئے غسل کرے اور ہر نماز کے لئے وضو کرے۔ اور روزہ رکھے۔ اور نماز پڑھے۔ اور اس کا شوہر اس کے پاس آئے۔

840- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ..........

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَسَنِ وَعَطَاءٍ مِثْلَ ذَٰلِكَ. ❹

عباد بن منصور کہتے ہیں کہ حسن اور عطاء نے اسی طرح کہا۔

---

❶ صحيح ابوداؤد، كتاب الطهارة، باب من قال المستحاضة تغتسل من طهر الى طهر (301) نیز (835) کے تحت گزر چکی ہے۔

❷ جید دیکھئے سابق تعلیق ومصنف عبدالرزاق (1210)

❸ صحیح دیکھئے سابقہ حاشیہ

❹ ضعیف عباد بن منصور ضعیف ہے۔

841۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ ....

عَنْ قُمَيْرَ امْرَأَةِ مَسْرُوقٍ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّةً۔ ❶

مسروق کی بیوی قمیر کہتی ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک مستحاضہ عورت کے متعلق کہا کہ وہ روزانہ ایک بار غسل کرے۔

842۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ..........

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ مِنْ ظُهْرٍ إِلَى ظُهْرٍ قَالَ مَرْوَانُ وَهُوَ قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ۔ ❷

نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ استحاضہ والی عورت ایک ظہر سے لے کر دوسری ظہر تک کے لئے غسل کرے۔ مروان نے کہا: یہی قول اوزاعی کا ہے۔

843۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو..........

عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَغْتَسِلُ كُلَّ يَوْمٍ عِنْدَ صَلَاةِ الْأُولَى۔ (لَيْسَ هٰذَا بِمَعْمُولٍ) ❸

عبدالکریم کہتے ہیں کہ سعید بن مسیّب نے کہا کہ استحاضہ والی عورت ہر روز پہلی نماز کے لئے غسل کرے۔ (یہ قول قابل عمل نہیں ہے۔)

[86]......بَاب مَنْ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ يُجَامِعُهَا زَوْجُهَا

جو کہتا ہے استحاضہ والی عورت سے اس کا شوہر صحبت کر سکتا ہے

844۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَتَّابٌ هُوَ ابْنُ بَشِيرٍ الْجَزَرِيُّ عَنْ خُصَيْفٍ..........

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ لَمْ يَرَ بَأْسًا أَنْ يَأْتِيَهَا زَوْجُهَا۔ ❹

عکرمہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما مستحاضہ عورت کے متعلق اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ اس کا شوہر اس کے پاس آئے۔

فوائد:...... یہ قول اقرب الی الصواب ہے جیسا کہ حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا زوجہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے اس کا ثبوت بھی ملتا ہے۔

845۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ..........

---

❶ صحيح المحلّى 2/214 دیکھئے حدیث سابق (817)

❷ حسن بوجہ کیر بن معروف کی وجہ سے دیکھئے مصنف عبدالرزاق 1167)

❸ صحيح عبدالرزاق (1210) ❹ صحيح مصنف عبدالرزاق (1188، 1189)

عَنْ سَالِمٍ الْأَفْطَسِ قَالَ سُئِلَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَتُجَامَعُ الْمُسْتَحَاضَةُ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَعْظَمُ مِنَ الْجِمَاعِ۔ ❶

سالم افطس کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر سے سوال کیا گیا کہ کیا مستحاضہ عورت سے صحبت کی جا سکتی ہے؟ انہوں نے کہا: ''نماز صحبت سے بڑی ہے۔''

846۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ..........

عَنْ سُمَيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ يَأْتِيهَا زَوْجُهَا۔ ❷

سمی کہتے ہیں کہ سعید بن میسّب نے کہا: ''مستحاضہ عورت کے پاس اس کا شوہر جا سکتا ہے۔''

847۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَان حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ..........

حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ قَالَ يَغْشَاهَا زَوْجُهَا۔ ❸

یونس کہتے ہیں کہ حسن نے مستحاضہ عورت کے متعلق کہا کہ اس کا شوہر اس سے صحبت کر سکتا ہے۔

848۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ يَغْشَاهَا زَوْجُهَا وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ۔ ❹

عبداللہ بن مسلم کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر نے مستحاضہ عورت کے متعلق کہا کہ اس کا شوہر اس سے صحبت کرے خواہ خون چٹائی پر ٹپکتا ہو۔

فوائد:...... یعنی ایک تو یہ ہے کہ خون کچھ دیر کے لیے رکا ہوا ہے اور دوسرے یہ کہ خون جاری ہو تو اس حالت میں بھی جماع کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

849۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ..........

عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ قِيلَ لِبَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ إِنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوسُفَ يَقُولُ إِنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ لَا يَغْشَاهَا زَوْجُهَا قَالَ بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ الصَّلَاةُ

حمید کہتے ہیں کہ بکر بن عبداللہ سے کہا گیا کہ حجاج بن یوسف کہتے تھے مستحاضہ عورت سے اس کا شوہر صحبت نہ کرے۔ بکر بن عبداللہ مزنی نے کہا: ''نماز زیادہ حرمت والی ہے، اس کا شوہر اس سے صحبت کرے۔''

---

❶ صحيح مصنف عبدالرزاق (1187) وابن ابى شيبه 279/4

❷ صحيح مصنف عبدالرزاق (1186)

❸ صحيح مصنف عبدالرزاق (1186) مصنف ابن ابى شيبه بنهره 279/4

❹ ضعيف عبداللہ بن مسلم ضعیف ہے۔لیکن حدیث صحیح ہے، دیکھئے سابقہ (845,846)

أَعْظَمُ حُرْمَةً يَغْشَاهَا زَوْجُهَا۔❶

850۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ....

عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ يَأْتِيهَا زَوْجُهَا۔❷

حمید کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: ''مستحاضہ عورت کے پاس اس کا شوہر جا سکتا ہے۔''

851۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ..........

عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ يُجَامِعُهَا زَوْجُهَا تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ حَيْضِهَا فَإِذَا حَلَّتْ لَهَا الصَّلَاةُ فَلْيَطَأْهَا۔❸

عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ عطاء نے مستحاضہ عورت کے متعلق کہا: ''اس کا شوہر اس سے صحبت کر سکتا ہے۔ اور حیض کے دنوں میں وہ نماز چھوڑ دے گی۔ پس جب وہ نماز کے لئے پاک ہو جائے گی تو اس کا شوہر اس کے پاس جائے۔''

852۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ زُرْعَةَ الْخَارِفِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ..........

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ يُجَامِعُهَا زَوْجُهَا۔❹

شعبی کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ''مستحاضہ عورت سے اس کا شوہر صحبت کر سکتا ہے۔''

853۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ..........

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنِ وَعَطَاءٍ قَالُوا فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَيَغْشَاهَا زَوْجُهَا۔❺

قتادہ کہتے ہیں سعید بن مسیّب اور حسن اور عطاء نے مستحاضہ کے متعلق یوں کہا: ''وہ غسل کرے۔ اور نماز پڑھے اور رمضان کے روزے رکھے، اور اس کا شوہر اس سے صحبت کر سکتا ہے۔''

---

❶ منقطع،ضعیف ابن ابی شیبه 279/4، باب من قال يأتی المستحاضه زوجها

❷ صحیح دیکھئے سابقہ (847)

❸ ضعیف أخرجه ابن ابی شیبه 279/4، باب من قال يأتی المستحاضه زوجها

❹ اسناده ضعیف ولكن له شواهد، ابن ابی شیبه 279/4

❺ صحیح ابن ابی شیبه 279/4

[87]......بَاب مَنْ قَالَ لَا يُجَامِعُ الْمُسْتَحَاضَةَ زَوْجُهَا

جو یہ کہتا ہے کہ مستحاضہ عورت سے اس کا شوہر صحبت نہ کرے

854۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ..........

عَنْ حَفْصٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ كَانَ يَقُولُ الْمُسْتَحَاضَةُ لَا يَغْشَاهَا زَوْجُهَا قَالَ أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ لِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا قَالَ هٰذَا عَنِ الْحَسَنِ۔ ❶

حفص کہتے ہیں کہ حسن کہتے تھے، مستحاضہ عورت سے اس کا شوہر صحبت نہ کرے۔ ابونعمان کہتے ہیں کہ مجھے یحیٰی بن سعید قطان نے کہا: ''میں کسی کو نہیں جانتا کہ اس نے یہ قول حسن سے نقل کیا ہو۔''

855۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ..........

عَنْ خَالِدٍ قَالَ كَانَ مُحَمَّدٌ يَكْرَهُ أَنْ يَغْشَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ۔ ❷

خالد کہتے ہیں کہ محمد اس بات کو برا سمجھتے تھے کہ آدمی استحاضہ کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کرے۔

فوائد:...... یہ اور آئندہ آنے والے اقوال سبھی مرجوح ہیں، جیسا کہ پیچھے وضاحت ہو چکی ہے۔

856۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ..........

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ لَا يَأْتِيهَا زَوْجُهَا وَلَا تَصُومُ وَلَا تَمَسُّ الْمُصْحَفَ۔ ❸

منصور کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ''مستحاضہ عورت کے پاس اس کا شوہر نہ جائے۔ اور نہ وہ روزے رکھے۔ اور نہ قرآن کو ہاتھ لگائے۔''

857۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ الْأَعْوَرُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ قَمِيرَ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ الْمُسْتَحَاضَةُ لَا يَأْتِيهَا زَوْجُهَا۔ ❹

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''استحاضہ والی عورت کے پاس اس کا شوہر نہ جائے۔

---

❶ صحیح و لکنہ شاذ دیکھئے (847، 850، 853)

❷ صحیح ابن ابی شیبہ 378/4

❸ صحیح مصنف عبدالرزاق (1193)

❹ صحیح ابن ابی شیبہ (278/4)

858۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْحَارِثِ............

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ يُقَالُ الْمُسْتَحَاضَةُ لَا تُجَامَعُ وَلَا تَصُومُ وَلَا تَمَسُّ الْمُصْحَفَ إِنَّمَا رُخِّصَ لَهَا فِي الصَّلَاةِ قَالَ يَزِيدُ يُجَامِعُهَا زَوْجُهَا وَيَحِلُّ لَهَا مَا يَحِلُّ لِلطَّاهِرِ۔ ❶

منصور کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: کہا جاتا تھا کہ: ''مستحاضہ عورت سے صحبت نہ کی جائے، اور نہ وہ روزے رکھے، اور نہ وہ قرآن کو ہاتھ لگائے۔ صرف اسے نماز کی رخصت دی گئی ہے۔'' یزید کہتے ہیں: ''اس کا شوہر اس سے صحبت کرے۔ اس (عورت) کے لیے وہ سب کچھ حلال ہے، جو طاہر عورت کے لیے حلال ہے۔''

فوائد:...... یزید رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہی درست ہے مستحاضہ کا حکم طہر والا ہی ہے۔

[88]......بَاب مَا جَاءَ فِي أَكْثَرِ الْحَيْضِ

زیادہ سے زیادہ مدت حیض کے متعلق اقوال کا بیان

859۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ............

حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ تُمْسِكُ الْمَرْأَةُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي حَيْضِهَا سَبْعًا فَإِنْ طَهُرَتْ فَذَاكَ وَإِلَّا أَمْسَكَتْ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعَشْرِ فَإِنْ طَهُرَتْ فَذَاكَ وَإِلَّا اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتْ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ۔ ❷

یونس کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: ''عورت اپنے حیض میں سات دن تک نماز سے رکی رہے اگر وہ پاک ہو گئی تو (ٹھیک)، ورنہ سات اور دس کے درمیانی مدت تک رکی رہے۔ اگر وہ پاک ہوئی تو (ٹھیک) ورنہ غسل کرے اور نماز پڑھے اور وہ مستحاضہ ہے۔''

فوائد:...... حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت کے متعلق علماء وفقہا میں اختلاف ہے، چونکہ اس کے متعلق کوئی صحیح ،صریح دلیل نہیں ملتی، لہٰذا ہر کوئی اپنی ترجیح کے مطابق قیاس آرائی کرتا ہے۔ چار مسالک میں سے احناف کے نزدیک زیادہ سے زیادہ پندرہ دن۔ اور مالکیہ کے نزدیک مختلف عورتوں میں مختلف مدت ہوتی ہے۔ مثلاً (15۔3۔20) دن جب کہ شافعیہ وحنابلہ کے نزدیک 15 دن اوران کی راتیں ہیں۔ ہمارے ہاں راجح موقف مالکیہ کا ہے۔

---

❶ سندہ حسن دیکھئے گزشتہ اثر (856)

❷ صحیح ھشیم سے سماع کی صراحت بھی منقول ہے۔

860۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ..........

عَنِ الرَّبِيعِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْحَيْضُ عَشْرٌ فَمَا زَادَ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ۔ ❶

ربیع کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: ''حیض دس دن تک ہے، جو اس سے زائد ہو وہ استحاضہ ہے۔''

861۔ وقَالَ عَطَاءٌ الْحَيْضُ خَمْسَ عَشْرَةَ۔ ❷

اور عطاء نے کہا: ''حیض پندرہ دن تک ہے۔''

862۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ..........

عَنْ أَبِي إِيَاسٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ الْحَيْضُ عَشْرَةٌ فَمَا زَادَ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ۔ ❸

ابوایاس معاویہ بن قرۃ کہتے ہیں کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: ''حیض دس دن تک ہوتا ہے پس جو اس سے زائد وہ وہ استحاضہ ہے۔''

863۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ثَابِتٍ..........

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ الْحَيْضُ إِلَى ثَلَاثَ عَشْرَةَ فَمَا زَادَ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ۔ ❹

محمد بن زید کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر نے کہا: ''حیض کی مدت تیرہ دن تک ہے جو زائد ہو وہ استحاضہ ہے۔''

864۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ..........

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ الْحَيْضُ عَشْرَةُ أَيَّامٍ ثُمَّ هِيَ مُسْتَحَاضَةٌ۔ ❺

معاویہ بن قرۃ کہتے ہیں کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: ''حیض کی مدت دس دن تک ہے۔ پھر وہ استحاضہ ہوگا۔''

865۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ثَابِتٍ..........

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ الْحَيْضُ إِلَى ثَلَاثَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَمَا

محمد بن زید کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ حیض کی مدت تیرہ دن تک ہے۔ پس جو اس کے علاوہ ہے وہ استحاضہ

---

❶ حسن ربیع بن صبیح کی بناء پر، مصنف عبدالرزاق (1151)

❷ حسن البیھقی، کتاب الحیض، باب اکثر الحیض 321/1، وابن ابی شیبه 283/5 باب ماقالوا فی الحیض

❸ ضعیف جدًا ابن ابی شیبه 283/5، باب، ماقالوا فی الحیض وعبدالرزاق (1150)

❹ صحیح أخرجه ابن ابی شیبه 283/5، باب ماقالوا فی الحیض

❺ ضعیف جدًا (862) کے تحت گزر چکی ہے۔ نیز دیکھئے ابن عدی 598/2

سِوَى ذٰلِكَ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ۔ ❶

ہے۔

866۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ..........

عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِذَا رَأَتِ الدَّمَ فَإِنَّهَا تُمْسِكُ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ أَيَّامِ حَيْضِهَا يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ ثُمَّ هِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ مُسْتَحَاضَةٌ۔ ❷

یونس کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: ''جب عورت (مسلسل) خون دیکھے تو وہ نماز سے رکی رہے۔ اپنے حیض کے ایک یا دو دن بعد تک، پھر وہ اس کے بعد مستحاضہ ہے۔''

فوائد:...... یہ ایک یا دو دن، بطور احتیاط ہیں۔

867۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ..........

عَنْ أَنَسٍ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَنْتَظِرُ ثَلَاثًا أَرْبَعًا خَمْسًا سِتًّا سَبْعًا ثَمَانِيًا تِسْعًا عَشْرًا۔ ❸

انس سے روایت ہے کہ مستحاضہ تین، چار، پانچ، چھ، سات، آٹھ، نو، دس دن تک (استحاضہ کی بجائے حیض ہی سمجھتی ہوئی) انتظار کرے۔

868۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ..........

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ تَنْتَظِرُ أَعْلٰى أَقْرَائِهَا بِيَوْمٍ۔ ❹

عطاء سے روایت ہے کہ ہمیں خبر پہنچی کہ مستحاضہ اپنے حیض پر ایک دن مزید انتظار کر سکتی۔

869۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ..........

حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ عَنْ مَنْ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ مَا زَادَ عَلَى الْعَشْرِ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ۔ ❺

ربیع بن صبیح اس شخص سے بیان کرتے ہیں جس نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ''جو خون دس دن سے زیادہ ہو وہ استحاضہ ہے۔''

---

❶ صحیح دیکھئے سابقہ (863)

❷ صحیح دیکھئے سابقہ (859)

❸ ضعیف جدًّا أخرجه ابن ابی شیبه 283/5

❹ ضعیف ابن جریج مدلس کا عنعنہ ہے دیکھئے مصنف عبدالرزاق (1157)

❺ منقطع ضعیف دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

870۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ مُهَلْهَلٍ عَنْ سُفْيَانَ............

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ أَقْصَى الْحَيْضِ خَمْسَ عَشْرَةَ۔ ❶

ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ عطاء نے کہا: ''حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت پندرہ دن ہے۔''

[89]......بَاب فِي أَقَلِّ الْحَيْضِ
حیض کی کم سے کم مدت

871۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ....

قَالَ سُفْيَانُ بَلَغَنِي عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ أَدْنَى الْحَيْضِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ سُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ الدَّارِمِيُّ تَأْخُذُ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ إِذَا كَانَ عَادَتَهَا وَسَأَلْتُهُ أَيْضًا عَنْ هٰذَا قَالَ أَقَلُّ الْحَيْضِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَأَكْثَرُهُ خَمْسَ عَشْرَةَ۔ ❷

سفیان کہتے ہیں کہ مجھے انس رضی اللہ عنہ کی طرف سے اس بات کا پتہ چلا کہ انہوں نے کہا: ''حیض کی کم سے کم مدت تین دن ہے۔'' عبداللہ دارمی سے سوال کیا گیا: ''کیا آپ بھی اسے اختیار کرتے ہیں؟'' انہوں نے کہا: ''جی ہاں، جب اس کی یہ عادت ہو۔ اور اس کے متعلق میں نے ان سے بھی پوچھا۔'' انہوں نے کہا: ''حیض کی کم سے کم مدت ایک دن اور ایک رات ہے اور زیادہ سے زیادہ پندرہ دن ہے۔''

فوائد:...... زیادہ سے زیادہ مدت کی طرح حیض کی کم از کم مدت کے بارے بھی اختلاف ہے۔ چاروں مسالک میں یہ احناف کے نزدیک 3 دن، مالکیوں کے نزدیک کم از کم کوئی مدت نہیں، جبکہ شوافع وحنابلہ کے نزدیک کم از کم ایک دن ایک رات ہے۔

872۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا قَالَ أَبُو مُحَمَّد هُوَ أَبُوْ سَعْدٍ الصَّاغَانِيُّ عَنْ سُفْيَانَ............

عَنِ الرَّبِيعِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ أَدْنَى الْحَيْضِ ثَلَاثٌ۔ ❸

ربیع بیان کرتے ہیں کہ حسن نے کہا: ''حیض کی کم از کم مدت تین دن ہے۔''

---

❶ صحیح دارقطنی 208/1، بخاری نے اسے کتاب الحیض، باب اذا حاضت فی شھر ثلاث حیض میں معلق بیان کیا ہے۔ حافظ ابن حجر نے فتح الباری 425/1 میں کہا ہے کہ دارمی نے اسے صحیح سند سے موصولاً بیان کیا ہے۔

❷ منقطع، ضعیف دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

❸ اسنادہ ضعیف محمد بن ابی زکریا ضعیف ہے۔

873۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ..........

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ أَدْنَى الْحَيْضِ يَوْمٌ۔ ❶

معقل بن عبیداللہ کہتے ہیں کہ عطاء نے کہا: ''حیض کی کم از کم مدت ایک دن ہے۔''

874۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ..........

حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِذَا رَأَتِ الدَّمَ قَبْلَ حَيْضِهَا يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ فَهُوَ مِنَ الْحَيْضِ۔ ❷

یونس کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: ''جب عورت حیض کے سے قبل خون دیکھے تو وہ حیض ہے۔''

فوائد:...... حیض میں چند دن آگے پیچھے ہو سکتے ہیں، اس لیے حسن رحمۃ اللہ علیہ کا قول قابل عمل ہوگا۔

[90]......بَاب فِي الْبِكْرِ يَسْتَمِرُّ بِهَا الدَّمُ

کنواری عورت کے متعلق جسے خون ہمیشہ جاری رہتا ہے

875۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ..........

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ وَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُمَا قَالَا فِي الْبِكْرِ إِذَا نَفِسَتْ فَاسْتُحِيضَتْ قَالَا تُمْسِكُ عَنِ الصَّلَاةِ مِثْلَ مَا تُمْسِكُ الْمَرْأَةُ مِنْ نِسَائِهَا۔ ❸

حماد، قتادہ سے اور قیس بن سعد، عطاء سے نقل کرتے ہیں کہ ان دونوں نے کنواری عورت کے متعلق کہا: ''جب اسے حیض آئے، پھر استحاضہ ہو جائے، تو نماز سے اتنی دیر رکے۔ جتنی دیر اس کی خاندان کی عورتیں رکتی ہیں۔''

876۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ إِذَا كَانَتِ الْمَرْأَةُ أَوَّلَ مَا تَحِيضُ تَجْلِسُ فِي الْحَيْضِ مِنْ نَحْوِ نِسَائِهَا سُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ هٰذَا فَقَالَ هُوَ أَشْبَهُ الْأَشْيَاءِ۔ ❹

محمد بن یوسف بیان کرتے ہیں کہ سفیان نے کہا: ''عورت پہلے حیض ہی سے استحاضے والی ہو جائے تو اپنے خاندان کی عورتوں کے حیض کے برابر بیٹھے۔'' اس کے متعلق عبداللہ سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: ''یہ سب اقوال سے زیادہ درست ہے۔''

---

❶ صحيح أخرجه دارقطني 802/1، والبيهقي في العدد 419/7

❷ صحیح وھیب بن خالد، وہ یونس بن عبید ہے۔

❸ صحيح مصنف عبدالرزاق (1200)

❹ صحيح مصنف عبدالرزاق (1203)

فوائد:...... لہٰذا جس عورت کو اپنے ایام حیض کی خبر نہ ہو، تو وہ اپنے خاندان کی دوسری عورتوں پر اپنے آپ کو قیاس کرے گی۔ جب کہ حدیث 807 میں مذکور دو طریقوں کے مطابق تمیز نہ ہو سکتی ہو۔

[91]......بَاب فِي الْكَبِيرَةِ تَرَى الدَّمَ
بوڑھی عورت کے متعلق جو خون دیکھے

877۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ..........

عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْكَبِيرَةِ تَرَى الدَّمَ قَالَ لَا تَرَاهُ حَيْضًا۔ ❶

لیث کہتے ہیں کہ عطاء نے اس بوڑھی عورت کے متعلق جو خون دیکھے یہ کہا: ''وہ اسے حیض خیال نہ کرے۔''

فوائد:...... وہ بوڑھی عورتیں جن کو حیض کا خون آنا بند ہو چکا ہے۔ تو وہ اگر خون دیکھتی ہیں تو وہ ان کا حکم استحاضہ والا ہی ہوگا۔ جیسا کہ اگلے آثار میں بھی آ رہا ہے۔ اگرچہ ان میں ضعف ہے لیکن قرین قیاس یہی معلوم ہوتا ہے۔ (واللہ اعلم)

878۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنِيهِ ابْنُ جُرَيْجٍ..........

عَنْ عَطَاءٍ فِي امْرَأَةٍ تَرَكَهَا الْحَيْضُ ثَلَاثِينَ سَنَةً ثُمَّ رَأَتِ الدَّمَ فَأَمَرَ فِيهَا بِشَأْنِ الْمُسْتَحَاضَةِ. ❷

ابن عطاء کہتے ہیں کہ عطاء نے اس عورت کے متعلق کہا جس کو تیس برس سے حیض نہ آیا ہو، پھر وہ خون دیکھے تو اس کے متعلق حکم دیا کہ ''وہ استحاضہ والی عورت کی طرح کرے۔''

879۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ..........

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْكَبِيرَةِ تَرَى الدَّمَ قَالَ هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ تَفْعَلُ كَمَا تَفْعَلُ الْمُسْتَحَاضَةُ۔ ❸

ابن جریج نے اس بوڑھی عورت کے متعلق کہا، جو خون دیکھے کہ ''اس کی حیثیت مستحاضہ عورت والی ہے، وہ ایسے ہی کرے جیسے مستحاضہ کرتی ہے۔''

880۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ..........

---

❶ ضعیف لیث بن ابی سلیم ضعیف ہے۔
❷ ضعیف ابن جریج کا عنعنہ ہے۔ عبدالرزاق (1181) نیز دیکھئے آئندہ اثر۔
❸ ضعیف سابقہ اثر ملاحظہ کریں۔

عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَالْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ فِي الَّتِي قَعَدَتْ مِنَ الْمَحِيضِ إِذَا رَأَتِ الدَّمَ تَوَضَّأَتْ وَصَلَّتْ وَلَا تَغْتَسِلُ سُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ الْكَبِيرَةِ قَالَ تَوَضَّأُ وَتُصَلِّي وَإِذَا طُلِّقَتْ تَعْتَدُّ بِالْأَشْهُرِ۔❶

حجاج، عطاء اور حکم بن عتیبۃ سے اس عورت کے متعلق جسے حیض نہ آتا ہو یہ نقل کرتے ہیں کہ: ''جب وہ خون دیکھے تو وضو کرے اور نماز پڑھے اور غسل نہ کرے۔'' عبداللہ سے بڑھیا کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: ''وہ وضو کرے اور نماز پڑھے اور جب اسے طلاق دی جائے تو مہینوں کے حساب سے عدت پوری کرے۔''

فوائد:...... ''یائسات'' یعنی جنہیں حیض نہ آتا ہو ان کی عدت تین ماہ ہی ہے۔ جیسا کہ یہ قرآن سے ثابت ہے۔ (الطلاق:4)

[92]......بَاب فِي أَقَلِّ الطُّهْرِ
پاکی کی کم از کم مدت

881۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ الطُّهْرُ خَمْسَ عَشْرَةَ۔❷

محمد بن یوسف کہتے ہیں کہ سفیان نے کہا: ''پاکی کم از کم مدت پندرہ دن ہے۔''

فوائد:...... ''طہر'' ایسے وقت کو کہتے ہیں جب عورت حیض ونفاس سے پاک ہو۔ اس کی مدت میں اختلاف ہے۔ جمہور کے نزدیک اس کی کم از کم مدت 15 دن۔ جب کہ زیادہ سے زیادہ کا کوئی اعتبار نہیں۔ کیونکہ بسا اوقات یہ سال دوسال کا بھی ہوجاتا ہے۔ جب کہ حنابلہ کم از کم 13 دن بیان کرتے ہیں۔ صحیح بات یہی ہے کہ اس کی مدت کا تعین کرنا مشکل ہے۔

882۔ أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ..........

عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ فِي شَهْرٍ أَوْ فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثَلَاثَ حِيَضٍ قَالَ فَإِذَا شَهِدَ لَهَا الشُّهُودُ الْعُدُولُ مِنَ النِّسَاءِ أَنَّهَا رَأَتْ مَا يُحَرِّمُ عَلَيْهَا الصَّلَاةَ مِنْ طُمُوثِ

مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ''جب عورت ایک ماہ یا چالیس دن میں تین دفعہ حائضہ ہو کہا: پس جب عورتوں میں سے معتبر گواہ اس کے لئے گواہی دے دیں کہ عورتوں کے حیض کی طرح جو حیض مشہور ہے۔ جس سے عورت کے لئے نماز حرام ہو جاتی ہے کہ اسے خون نظر آتا

---

❶ ضعیف حجاج بن أرطاۃ ضعیف ہے۔

❷ صحیح دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

النِّسَاءِ الَّذِي هُوَ الطَّمْثُ الْمَعْرُوفُ فَقَدْ خَلَا أَجَلُهَا قَالَ أَبُو مُحَمَّد سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ يَقُولُ أَسْتَحِبُّ الطُّهْرَ خَمْسَ عَشْرَةَ۔ ❶

رہا ہے تو اس کی مدت پوری ہو گئی۔ ابو محمد نے کہا: ''میں نے یزید بن ہارون کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''پندرہ روز کی پاکی بہتر ہے۔''

فوائد:...... یعنی اگر کوئی عورت اپنی کم از کم مدت حیض وطہر ظاہر کر کے جلد چھٹکارہ حاصل کرنا چاہے تو اس کے بیان کی شہادتوں سے تسلی کی جائے گی، پھر حکم لگایا جائے گا۔

883۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى............

حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى عَلِيٍّ تُخَاصِمُ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا فَقَالَتْ قَدْ حِضْتُ فِي شَهْرٍ ثَلَاثَ حِيَضٍ۔ فَقَالَ عَلِيٌّ لِشُرَيْحٍ اقْضِ بَيْنَهُمَا۔ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَأَنْتَ هَا هُنَا قَالَ اقْضِ بَيْنَهُمَا قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَأَنْتَ هَا هُنَا قَالَ اقْضِ بَيْنَهُمَا قَالَ إِنْ جَاءَتْ مِنْ بِطَانَةِ أَهْلِهَا مِمَّنْ يُرْضَى دِينُهُ وَأَمَانَتُهُ تَزْعُمُ أَنَّهَا حَاضَتْ ثَلَاثَ حِيَضٍ تَطْهُرُ عِنْدَ كُلِّ قُرْءٍ وَتُصَلِّي جَازَ لَهَا وَإِلَّا فَلَا فَقَالَ عَلِيٌّ قَالُونُ وَقَالُونُ بِلِسَانِ الرُّومِ أَحْسَنْتَ۔ ❷

اسماعیل کہتے ہیں کہ عامر نے کہا: ''ایک عورت اپنے شوہر سے جھگڑتی ہوئی علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئی، جس نے اسے طلاق دی تھی۔ اس نے کہا: ''مجھے ایک مہینہ میں تین حیض آئے۔'' علی رضی اللہ عنہ نے شریح رحمہ اللہ سے کہا: ''ان کے درمیان فیصلہ کرو۔'' اس نے کہا: ''اے امیر المومنین! آپ کے یہاں موجود ہوتے ہوئے؟'' علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ''ان کے درمیان فیصلہ کرو۔'' اس نے کہا: ''اے امیر المومنین! آپ کے یہاں موجود ہوتے ہوئے؟'' علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ''ان کے درمیان فیصلہ کرو۔'' اس نے کہا: ''اگر خاص اس عورت کے خاندان کے دیندار اور ایمان دار لوگوں میں سے کوئی عورت آ کر کہے کہ اسے تین حیض آئے ہیں اور ہر حیض کے بعد وہ پاک ہو جاتی تھی اور نماز پڑھتی تھی۔ تو یہ بات اس کے لئے جائز ہوگی، ورنہ نہیں۔'' تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ''قالون، قالون۔'' (رومی زبان میں ''قالون'' کے معنی ہیں ''تو نے اچھا کیا'')''

فوائد:...... اس سے درج ذیل باتیں معلوم ہوئیں: (۱) کبار اہل علم کی موجودگی میں صغار ان کے

---

❶ صحيح المحلّى 272/10

❷ صحيح أخرجه ابن منصور (1309۔1310) والمحلّى 72/10 والبيهقى فى العدد 419/7

کہنے یا اجازت سے اپنی رائے پیش کر سکتے ہیں (۲) اس اثر کے مطابق طہر کی مدت 10 دن سے بھی کم بنتی ہے۔ لہٰذا کم از کم مدت کا فیصلہ کرنا مشکل ہے۔ اس کو عورتوں کی طبیعت پر ہی چھوڑ دیا جائے گا۔

884۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ............

عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ قَالَ الْحَيْضُ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ أَتَقُولُ بِهٰذَا قَالَ لَا سُئِلَ عَبْدُاللّٰهِ عَنْ حَدِيثِ شُرَيْحٍ تَقُولُ بِهِ قَالَ لَا وَقَالَ ثَلَاثُ حِيَضٍ فِي الشَّهْرِ كَيْفَ يَكُونُ۔ ❶

خالد حذاء کہتے ہیں کہ عکرمہ نے یہ آیت پڑھی: ''عورتوں کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے رحموں میں پیدا شدہ چیز کو چھپائیں۔'' ابو محمد سے کہا گیا کہ: ''کیا تم بھی اس کے قائل ہو؟'' تو انہوں نے کہا: ''نہیں۔'' اور عبداللہ سے شریح کی حدیث کے متعلق پوچھا گیا کہ: ''آپ اس کے قائل ہیں؟'' انہوں نے کہا: ''نہیں۔'' اور انہوں نے کہا: ''ایک مہینہ میں تین حیض کس طرح ہو سکتے ہیں؟''

فوائد:...... آیت میں ہے کہ وہ اپنے پیٹوں میں جو چیز ہے اسے ظاہر کریں، بتادیں۔ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ اس سے حیض مراد لیتے ہیں جب کہ ابو محمد رحمۃ اللہ علیہ کی رائے میں یہ نہیں تھی کیونکہ اس سے بچہ مراد ہے۔

[93]......بَاب الطُّهْرِ كَيْفَ هُوَ
پاکی کیسے حاصل ہوتی ہے؟

885۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ............

عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ كَانَتْ عَائِشَةُ تَنْهَى النِّسَاءَ أَنْ يَنْظُرْنَ لَيْلًا فِي الْمَحِيضِ وَتَقُولُ إِنَّهُ قَدْ يَكُونُ الصُّفْرَةَ وَالْكُدْرَةَ۔ ❷

عمرۃ کہتی ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا عورتوں کو اس بات سے منع کرتی تھیں کہ وہ رات کو حیض دیکھیں، اور فرماتی تھیں کہ: ''کبھی وہ زرد اور مٹیالے رنگ کا ہوتا ہے۔''

فوائد:...... حیض کا خون تین طرح کا ہوتا ہے: (۱) گہرا سیاہی مائل جیسے پیچھے گزر چکا ہے۔ (۲) یا زرد (۳) یا خاکی۔

---

❶ صحيح أخرجه ابن ابی شيبه 234/5 ❷ صحيح أخرجه ابن ابی شيبه 93/1، باب فی المرأة تطهير...... والبيهقی فی الحيض 336/1، باب الصفرة والكدرة فی أيام الحيض

تورات کو دیکھنے سے اسی لیے روکا جا رہا ہے کہ رات کو جانچنا مشکل ہوتا ہے، ہوسکتا انجانے میں عورت اسے طہر سمجھ بیٹھے۔

886۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مَوْلَاةِ عَمْرَةَ قَالَتْ............

كَانَتْ عَمْرَةُ تَأْمُرُ النِّسَاءَ أَنْ لَا يَغْتَسِلْنَ حَتّٰى تَخْرُجَ الْقُطْنَةُ بَيْضَاءَ۔[1]

عمرة کی لونڈی سے بیان کرتے ہیں کہ عمرة عورتوں کو حکم دیتی تھی کہ وہ غسل نہ کریں حتی کہ روئی سفید نکل آئے۔

فوائد:...... حیض کے ایام کے دوران اگر زردی یا خاکی رنگ نظر آتا ہے تو یہ حیض کی علامت ہی ہے۔ اس دوران عورت اگر (جو روئی اس نے اپنی شرمگاہ پر باندھی ہو) اس پر سفیدی نظر آئے، تو وہ طہر ہوگا۔ البتہ ایام حیض کے بعد جو کہ ہر عورت کو اپنے معلوم ہوتے ہیں۔ اگر زردی یا خاکی رنگ بھی نظر آتا ہے تو وہ طہر ہی ہوگا۔ جیسے کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم طہر کے بعد زردی یا خاکی رنگ کے خون کو کچھ شمار نہیں کرتی تھیں۔ (صحیح ابوداؤد)

887۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ............

قَالَ سُفْيَانُ الْكُدْرَةُ وَالصُّفْرَةُ فِي أَيَّامِ الْحَيْضِ حَيْضٌ وَكُلُّ شَيْءٍ رَأَتْهُ بَعْدَ أَيَّامِ الْحَيْضِ مِنْ دَمٍ أَوْ كُدْرَةٍ أَوْ صُفْرَةٍ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ سُئِلَ تَأْخُذُ بِقَوْلِ سُفْيَانَ قَالَ نَعَمْ۔[2]

سفیان کہتے ہیں کہ حیض کے دنوں میں زرد اور مٹیالہ رنگ حیض کہلائے گا۔ اور ایام حیض کے بعد خون، مٹیالے، یا زرد رنگ کا جو کچھ بھی دیکھے وہ استحاضہ ہے۔" عبداللہ سے سوال کیا گیا کہ " آپ سفیان کے قول کو اختیار کرتے ہیں ؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔"

فوائد:...... واضح ہوا کہ ایام حیض میں یہ رنگ (مٹیالہ پن وغیرہ) حیض، جب کہ بعد کے ایام میں طہر شمار ہوگا۔

888۔ أَخْبَرَنَا يَعْلٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ صَاحِبَتِهِ ....

فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ وَكَانَتْ فِي حِجْرِ عَمْرَةَ قَالَتْ أَرْسَلَتِ امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلٰى عَمْرَةَ بِكُرْسُفَةِ قُطْنٍ فِيهَا كَالصُّفْرَةِ

فاطمة بنت محمد، جو عمرة کی گود میں تھیں، وہ کہتی ہیں کہ "قریش کی ایک عورت نے عمرة کے پاس روئی کا ایک ٹکڑا بھیجا جس میں زردی سی لگی ہوئی تھی۔ وہ اس سے پوچھتی تھی کہ

[1] ضعیف اس میں جہالت ہے، ابن ابی شیبہ 94/1، باب فی الطهر ماهو

[2] صحيح مصنف عبدالرزاق (1203)

تَسْأَلُهَا هَلْ تَرٰى إِذَا لَمْ تَرَ الْمَرْأَةُ مِنَ الْحِيضَةِ إِلَّا هٰذَا أَنْ قَدْ طَهُرَتْ فَقَالَتْ لَا حَتّٰى تَرَى الْبَيَاضَ خَالِصًا۔❶

آپ کی کیا رائے ہے کہ جب عورت کو حیض میں سے اس رنگ کے علاوہ کچھ نظر نہ آئے تو کیا وہ پاک ہوگی؟ عمرة نے کہا: ''نہیں، جب تک وہ خالص سفیدی نہ دیکھے۔''

فوائد:...... خالص سفیدی دیکھنے کا حکم اس عورت کے لیے جونئی نئی حائضہ ہونا شروع ہوئی ہے، اور جسے اپنے ایام کی صحیح خبر نہیں۔ جب کہ جن کو خبر ہو تو وہ طہر کے ایام میں زرد خاکی رنگ کچھ شمار نہیں کریں گی (کما تقدم)

889۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ.........

حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ كُنَّا نَكُونُ فِي حِجْرِهَا فَكَانَتْ إِحْدَانَا تَحِيضُ ثُمَّ تَطْهُرُ فَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي ثُمَّ تَنْكُسُهَا الصُّفْرَةُ الْيَسِيرَةُ فَتَأْمُرُنَا أَنْ نَعْتَزِلَ الصَّلَاةَ حَتّٰى لَا نَرٰى إِلَّا الْبَيَاضَ خَالِصًا۔❷

فاطمہ بیان کرتی ہیں کہ اسماء نے کہا اور ہم سب اس کی پرورش میں تھیں۔ اور ہم میں سے بعض کو حیض ہوتا تھا۔ پھر وہ پاک ہوتی اور غسل کر کے نماز ادا کرتی۔ پھر کچھ زردی لوٹ آتی تھی، تو وہ ہمیں حکم کرتی تھیں کہ وہ نماز سے علیحدہ رہیں، حتی کہ ہم خالص سفیدی دیکھ لیں۔''

890۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ.........

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ الْكُدْرَةُ وَالصُّفْرَةُ وَالدَّمُ فِي أَيَّامِ الْحَيْضِ بِمَنْزِلَةِ الْحَيْضِ۔❸

ابن جریج کہتے ہیں کہ عطاء نے کہا کہ مٹیالہ اور زرد رنگ کا خون حیض کے دنوں میں حیض ہی کے مرتبہ پر ہے۔

891۔ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى.........

عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَائِشَةَ

عطاء بن ابو رباح کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''جب

---

❶ ضعيف أخرجه البيهقي في الحيض 336/1، باب الصفرة والكدرة في أيام الحيض

❷ صحيح مصنف ابن ابی شيبه 94/1، بابفی الطهر ماهو؟ وبمايعرف؟ والبيهقي في الحيض 336/1

❸ ضعيف ابن جریج عن سے روایت کرتا ہے، دیکھئے مصنف عبدالرزاق (1158) وابن ابی شيبه 94/1

أَنَّهَا قَالَتْ إِذَا رَأَتِ الدَّمَ فَلْتُمْسِكْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَرَى الطُّهْرَ أَبْيَضَ كَالْقَصَّةِ ثُمَّ لِتَغْتَسِلْ وَتُصَلِّي۔ ❶

عورت کو خون نظر آئے تو وہ نماز سے رک جائے۔ حتیٰ کہ اسے پاکی چونے کی طرح (سفید) نظر آئے پھر غسل کر کے نماز ادا کرے۔"

892۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ..........

عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ لَا يَعُدُّ الصُّفْرَةَ وَالْكُدْرَةَ وَلَا مِثْلَ غُسَالَةِ اللَّحْمِ شَيْئًا۔ ❷

عامر احول بیان کرتے ہیں کہ "حسن زرد اور مٹیالہ رنگ (طہر) شمار نہیں کرتے تھے۔ اور نہ اس پانی کے سے رنگ کو جس میں گوشت دھویا گیا ہو۔"

893۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ..........

عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا لَا نَعُدُّ الصُّفْرَةَ وَالْكُدْرَةَ شَيْئًا۔ ❸

محمد کہتے ہیں کہ امّ عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا: "ہم زرد اور مٹیالے رنگ کو کچھ شمار نہیں کرتے تھے۔"

[94]......بَاب الْكُدْرَةِ إِذَا كَانَتْ بَعْدَ الْحَيْضِ

اس مٹیالے رنگ کے متعلق جو حیض کے بعد ظاہر ہو

894۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى..........

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى الدَّمَ فِي أَيَّامِ طُهْرِهَا قَالَ أَرَى أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ۔ ❹

معتمر اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں "کہ حسن نے اس عورت کے متعلق کہا: "جسے اپنے پاکی کے دنوں میں خون نظر آئے۔ انہوں نے کہا: "میرا خیال ہے وہ غسل کرے اور نماز ادا کرے۔"

فوائد:...... یہ قول صحیح ہے جیسا کہ (893) حدیث سے واضح ہے۔

895۔ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ لَمْ يَكُونُوا

ابن سیرین نے کہا: "لوگ مٹیالے اور زرد رنگ میں

---

❶ حسن البيهقي في الحيض، باب الصفرة والكدرة في أيام الحيض 336/1 ومالك في الطهارة باب طهر الحائض (99)

❷ صحیح آئندہ اثر (894) دیکھئے۔

❸ صحيح أخرجه البخاري، كتاب الحيض، باب الصفرة والكدرة في غير أيام الحيض (326) وابوداؤد، كتاب الطهارة، باب المرأة ترى الكدرة (307، 308)

❹ صحيح أخرجه ابن ابي شيبه 94/1، باب في المرأة تطهر ثم ترى الصفرة بعد الطهر۔

يَرَوْنَ بِالْكُدْرَةِ وَالصُّفْرَةِ بَأْسًا۔ ❶ کچھ حرج نہیں جانتے تھے۔''

896۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ..........

عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى الصُّفْرَةَ بَعْدَ الطُّهْرِ قَالَ تِلْكَ التَّرِيَّةُ تَغْسِلُهُ وَتَوَضَّأُ وَتُصَلِّي۔ ❷

عبدالاعلیٰ بیان کرتے ہیں کہ محمد بن حنفیہ نے اس عورت کے متعلق کہا جو پاکی کے بعد زردی دیکھے۔ انہوں نے کہا: ''وہ تری ہے۔ اسے دھو دے اور وضو کرے اور نماز پڑھے۔''

897۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَحَجَّاجٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ..........

عَنْ يُونُسَ وَحُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَيْسَ فِي التَّرِيَّةِ شَيْءٌ بَعْدَ الْغُسْلِ إِلَّا الطُّهُورُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ التَّرِيَّةُ الصُّفْرَةُ وَالْكُدْرَةُ۔ ❸

یونس اور حمید بیان کرتے ہیں کہ حسن نے کہا: ''غسل کے بعد تر چیز پاکی کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔'' عبداللہ نے کہا: ''وہ تری زرد اور مٹیالہ رنگ ہے۔''

898۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَعَفَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ..........

عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ إِذَا رَأَتِ الْمَرْأَةُ التَّرِيَّةَ بَعْدَ الْغُسْلِ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ فَإِنَّهَا تَطَهَّرُ وَتُصَلِّي۔ ❹

حارث بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ''جب عورت غسل کے ایک یا دو دن بعد (زرد یا مٹیالی) تری دیکھے وہ پاکیزگی حاصل کرلے اور نماز پڑھے۔''

899۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ..........

عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ لَيْسَ فِي التَّرِيَّةِ بَعْدَ الْغُسْلِ إِلَّا الطُّهُورُ۔ ❺

قیس بیان کرتے ہیں کہ عطاء نے کہا: ''غسل کے بعد تری (زردی سی) پاکی کے علاوہ اور کچھ نہیں۔''

900۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ قَتَادَةَ..........

---

❶ صحيح ابن ابی شيبه 1/93-94، باب فی المرأة تطهر ثم ترى الصفرة بعد اطهر

❷ ضعيف ابن ابی شيبه 1/93، باب فی المرأة تطهر ثم ترى الصفرة بعد الطهر

❸ صحيح دیکھئے ابن ابی شيبه 1/94

❹ حسن مصنف عبدالرزاق (1161) وابن ابی شيبه 1/93 باب فی المرأة تطهر ثم ترى الصفرة بعد الطهر

❺ صحيح مصنف ابن ابی شيبه 1/94، باب فی المرأة تطهر ثم ترى الصفرة بعد الطهر نیز آئندہ (905، 907) اثر دیکھئے۔

عَنْ أُمِّ الْهُذَيْلِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ وَكَانَتْ قَدْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ كُنَّا لَا نَعْتَدُّ بِالْكُدْرَةِ وَالصُّفْرَةِ بَعْدَ الْغُسْلِ شَيْئًا۔ ❶

اُمّ ھذیل بیان کرتی ہیں کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا جنہوں نے نبی ﷺ کی بیعت کی تھی، انہوں سے کہا: ''ہم غسل کے بعد مٹیالے اور زرد رنگ کو کچھ نہیں شمار کرتی تھیں۔''

901۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ.........

عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِذَا رَأَتِ الْحَائِضُ دَمًا عَبِيطًا بَعْدَ الْغُسْلِ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ فَإِنَّهَا تُمْسِكُ عَنِ الصَّلَاةِ يَوْمًا ثُمَّ هِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ مُسْتَحَاضَةٌ۔ ❷

یونس بیان کرتے ہیں کہ حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: ''جب عورت غسل کے ایک یا دو دن کے بعد گاڑھا، تازہ خون دیکھے تو وہ نماز سے ایک روز رک جائے پھر اس کے بعد استحاضہ ہوگا۔''

فوائد:...... حسن رحمہ اللہ کی مراد یہ ہے کہ ایک کی کمی وبیشی ممکن ہے۔ لہٰذا شک رفع کرنے کے لیے انتا رکا جائے گا، اگر اس کے بعد بھی خون جاری رہے تو اسے استحاضہ شمار کیا جائے گا۔

902۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ.........

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِذَا تَطَهَّرَتِ الْمَرْأَةُ مِنَ الْمَحِيضِ ثُمَّ رَأَتْ بَعْدَ الطُّهْرِ مَا يَرِيبُهَا فَإِنَّمَا هِيَ رَكْضَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فِي الرَّحِمِ فَإِذَا رَأَتْ مِثْلَ الرُّعَافِ أَوْ قَطْرَةِ الدَّمِ أَوْ غُسَالَةِ اللَّحْمِ تَوَضَّأَتْ وُضُوءَهَا لِلصَّلَاةِ ثُمَّ تُصَلِّي فَإِنْ كَانَ دَمًا عَبِيطًا الَّذِي لَا خَفَاءَ بِهِ فَلْتَدَعِ الصَّلَاةَ قَالَ أَبُو مُحَمَّد سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ يَقُولُ إِذَا كَانَ أَيَّامُ الْمَرْأَةِ سَبْعَةً فَرَأَتِ الطُّهْرَ بَيَاضًا فَتَزَوَّجَتْ ثُمَّ

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب عورت حیض سے پاک ہو جائے۔ پھر طہر کے بعد اسے کچھ نظر آئے، جو اسے شک میں ڈالے تو یہ شیطان کا رحم میں چوکا لگانا ہے، جب صرف نکسیر یا خون کے قطرے، یا گوشت دھوئے ہوئے پانی کی طرح دیکھے، تو وضو کرے جس طرح نماز کے لئے وضو کرتی ہے۔ پھر نماز پڑھے، اور اگر تازہ خون ہو جس میں کوئی شک نہ ہو تو نماز چھوڑ دے۔'' ابو محمد کہتے ہیں: ''میں نے یزید بن ہارون کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''جب عورت کی (حیض کی مدت) سات دن ہو، پھر وہ پاکی دیکھے اور وہ نکاح کرے پس وہ دس دنوں کے درمیان خون دیکھے، تو نکاح جائز اور

---

❶ صحیح الحاکم 174/1، وابوداؤد فی الطهارة، باب فی المرأة ترى الكدرة والصفرة بعد الطهر (307)

❷ صحیح دارمی منفرد ہیں۔

رَأَتِ الدَّمَ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعَشْرِ فَالنِّكَاحُ جَائِزٌ صَحِيحٌ فَإِنْ رَأَتِ الطُّهْرَ دُونَ السَّبْعِ فَتَزَوَّجَتْ ثُمَّ رَأَتْ الدَّمَ فَلَا يَجُوزُ وَهُوَ حَيْضٌ وَسُئِلَ عَبْد اللّٰهِ تَقُولُ بِهٖ قَالَ نَعَمْ۔❶

صحیح ہے۔ اگر وہ سات دن سے کم مدت میں پاکی دیکھے اور نکاح کرے پھر خون دیکھے تو وہ نکاح جائز نہیں ، وہ حیض ہے۔'' عبداللہ سے سوال کیا گیا: ''کیا آپ اس کے قائل ہیں۔'' انہوں نے کہا: ''جی ہاں۔''

فوائد:...... یزید بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک طہر کی کم از کم مدت دس دن ہے، اگر حیض کے خون کے بند ہونے کے دس دن بعد پھر خون آجاتا ہے تو یہ درمیانے دس دن طہر کے شمار ہوں گے اور اس میں کیا گیا نکاح وغیرہ جائز ہوگا، لیکن اگر خون کی بندش 7 دن سے زیادہ رہتی ہے تو یہ حیض کے ایام ہی شمار ہوں گے۔ ان میں کیا گیا نکاح وغیرہ ناجائز تصور ہوگا۔

903۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ..........

عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ فِي الْمَرْأَةِ يَكُونُ حَيْضُهَا سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ ثُمَّ تَرٰى كُدْرَةً أَوْ صُفْرَةً أَوْ تَرَى الْقَطْرَةَ أَوِ الْقَطْرَتَيْنِ مِنَ الدَّمِ أَنَّ ذٰلِكَ بَاطِلٌ وَلَا يَضُرُّهَا شَيْءٌ ۔❷

حارث بیان کرتے ہیں: علی رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے متعلق کہا جس کو چھ یا سات دن حیض آتا ہے، پھر وہ مٹیالہ یا زرد رنگ دیکھے۔ یا خون کے ایک یا دو قطرے دیکھے، تو وہ باطل اس سے کچھ نقصان نہیں ہوگا۔''

فوائد:...... یہ حدیث اگرچہ ضعیف، لیکن بات صحیح ہے، کیونکہ یہ زردی یا مٹیالہ خون ایام طہر کا ہے۔ لہٰذا ام عطیہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے مطابق اس کی کچھ اہمیت نہیں۔

904۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ..........

عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ قَالَ سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ الْمَرْأَةِ تَغْتَسِلُ مِنَ الْحَيْضِ فَتَرَى الصُّفْرَةَ قَالَ تَوَضَّأُ وَتَنْضَحُ۔❸

عبدالکریم نے کہا: ''میں نے عطاء سے اس عورت کے متعلق پوچھا جو حیض کا غسل کرتی ہے، پھر وہ زرد رنگ دیکھتی ہے؟ انہوں نے کہا: ''وضو کرے اور چھینٹے مارے۔''

---

❶ حسن ابن ابی شیبه 93/1، باب فی المرأة تطهر ثم ترى الصفرة بعد الطهر

❷ ضعیف شریک نے ابواسحاق سے اخیر عمر میں سماع کیا

❸ حسن ابن ابی شیبه 94/1 باب فی المرأة تطهر ثم ترى الصفرة بعد الطهر

905۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَىٰ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ..........

عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ قَالَ تَدَعُ الصَّلَاةَ فِي قُرُوئِهَا ذٰلِكَ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ ثُمَّ تَغْتَسِلُ فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْأُولَى نَظَرَتْ فَإِنْ كَانَتْ تَرِيَّةً تَوَضَّأَتْ وَصَلَّتْ وَإِنْ كَانَ دَمًا أَخَّرَتِ الظُّهْرَ وَعَجَّلَتِ الْعَصْرَ ثُمَّ صَلَّتْهُمَا بِغُسْلٍ وَاحِدٍ فَإِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ نَظَرَتْ فَإِنْ كَانَتْ تَرِيَّةً تَوَضَّأَتْ وَصَلَّتْ وَإِنْ كَانَ دَمًا أَخَّرَتِ الْمَغْرِبَ وَعَجَّلَتْ الْعِشَاءَ ثُمَّ صَلَّتْهُمَا بِغُسْلٍ وَاحِدٍ فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ نَظَرَتْ فَإِنْ كَانَتْ تَرِيَّةً تَوَضَّأَتْ وَصَلَّتْ وَإِنْ كَانَ دَمًا اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتِ الْغَدَاةَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ أَبُو مُحَمَّد الْأَقْرَاءُ عِنْدِي الْحَيْضُ۔[1]

عطاء نے استحاضہ والی عورت کے متعلق کہا: ''وہ اپنے حیض میں ایک یا دو دن نماز چھوڑ دے۔ پھر غسل کرے۔ جب ظہر کا وقت ہو تو وہ دیکھے اگر تری ہو تو وضو کر کے نماز پڑھے۔ اور اگر خون ہو تو ظہر میں تاخیر کرے اور عصر میں جلدی کر کے ان دونوں نمازوں کو ایک ہی غسل سے پڑھے۔ پھر جب سورج غروب ہو تو دیکھے، اگر تری ہو تو وضو کر کے نماز پڑھے اور اگر خون ہو تو مغرب میں تاخیر اور عشاء میں جلدی کر کے دونوں نمازوں کو ایک ہی غسل سے ادا کرے۔ پھر جب فجر طلوع ہو تو دیکھے اگر تری ہو تو وضو کر کے نماز ادا کرے اور اگر خون ہو تو غسل کر کے فجر کی نماز پڑھے۔ وہ روزانہ تین بار ایسا کرے۔'' ابو محمد نے کہا: ''میرے نزدیک اقراء سے مراد نزدیک حیض ہے۔''

فوائد:...... یہ مستحاضہ کے متعلق وارد ہونے والے غسل اور وضو کے حکم میں ایک بہترین تطبیق ہے۔ بہر حال یہ ضروری نہیں۔ دونوں حالتوں میں غسل بھی درست ہے اور وضو بھی، تفصیل پیچھے گزر چکی ہے۔

906۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اعْتَكَفَ وَاعْتَكَفَ مَعَهُ بَعْضُ نِسَائِهِ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ تَرَى الدَّمَ فَرُبَّمَا وَضَعَتِ الطَّسْتَ تَحْتَهَا مِنَ الدَّمِ وَزَعَمَ

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے اعتکاف کیا۔ اور آپ ﷺ کے ساتھ آپ کی کسی بیوی نے بھی اعتکاف کیا اور وہ مستحاضہ تھیں۔ وہ خون دیکھتیں تو بعض اوقات اپنے نیچے طشت رکھ لیتیں۔'' عکرمہ نے کہا: عائشہ رضی اللہ عنہا نے

[1] صحيح مصنف عبدالرزاق (1161)

أَنَّ عَائِشَةَ رَأَتْ مَاءَ الْعُصْفُرِ فَقَالَتْ: كَأَنَّ هٰذَا شَيْءٌ كَانَتْ فُلَانَةُ تَجِدُهُ۔ ❶

کسم کا پانی دیکھا تو انہوں نے فرمایا: ''گویا کہ یہ وہی چیز ہے جو فلاں عورت بھی پاتی ہے۔''

فوائد:...... اس سے ثابت ہوا، مستحاضہ طاہرہ کے حکم میں ہی ہے، وہ مسجد بھی جا سکتی ہے۔ اعتکاف بھی بیٹھ سکتی ہے۔ اور قرآن کریم کو بھی چھو سکتی ہے۔

907۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ..........

عَنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ الْمَرْأَةِ تَطْهُرُ مِنَ الْمَحِيضِ ثُمَّ تَرَى الصُّفْرَةَ؟ قَالَ: تَوَضَّأُ. ❷

حجاج کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے اس عورت کے متعلق پوچھا جو حیض سے پاک ہوتی ہے، پھر زرد رنگ دیکھتی ہے۔ انہوں نے کہا: ''وہ وضو کرے۔''

908۔ قَالَ أَبُو مُحَمَّد قَرَأْتُ عَلَى زَيْدِ بْنِ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ هُوَ ابْنُ أَنَسٍ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ كَانَ حَيْضُهَا سَبْعَةَ أَيَّامٍ فَزَادَتْ حَيْضَتُهَا قَالَ: تَسْتَظْهِرُ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ. ❸

ابو محمد کہتے ہیں میں نے زید بن یحییٰ پر پڑھا، وہ مالک بن انس سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا: میں نے ان سے (امام مالک سے) اس عورت کے متعلق پوچھا جو سات روز حالت حیض ہوتا تھا، پھر اس کا حیض بڑھ گیا؟ انہوں نے کہا: ''وہ (زیادہ سے زیادہ) مزید تین دن کے بعد پاک ہو جائے گی۔''

[95]...... بَاب الْمَرْأَةِ تَطْهُرُ عِنْدَ الصَّلَاةِ أَوْ تَحِيضُ

اس عورت کے متعلق جو نماز کے وقت پاک ہوتی ہے یا حیض میں مبتلا ہوتی ہے

909۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ..........

عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِذَا طَهُرَتِ الْمَرْأَةُ فِي وَقْتِ صَلَاةٍ فَلَمْ تَغْتَسِلْ وَهِيَ قَادِرَةٌ عَلَى أَنْ تَغْتَسِلَ قَضَتْ تِلْكَ الصَّلَاةَ. ❹

ہشام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ''جب عورت کسی نماز کے وقت پاک ہو جائے، پھر وہ غسل کی قدرت رکھنے کے باوجود غسل نہ کرے، تو اس نماز کی قضا ادا کرے۔''

---

❶ صحیح احمد 131/6، والبخاری، کتاب الحیض، باب الاعتکاف للمستحاضة (309، 310، 311)

❷ ضعیف حجاج بن أرطاة ضعیف ہے دیکھئے اثر نمبر (899، 905)

❸ صحیح دیکھئے التمهيد 76/16

❹ صحیح ابن ابی شیبه 337/2، باب فی الحائض تطهر آخر النهار

فوائد:...... لہٰذا جوعورت حیض سے پاک ہوجائے لیکن اس نے کسی وجہ سے غسل نہ کیا ہوتو وہ اس وقت رہ جانے والی نماز کو قضاء کے طور پر لازمی ادا کرے گی۔

910۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ..........

عَنْ عَمْرٍو عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ حَاضَتْ فَلَا تَقْضِي إِذَا طَهُرَتْ. ❶

عمرو کہتے ہیں کہ حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: ''جب عورت دو رکعت نماز پڑھ لے۔ پھر وہ حیض میں مبتلا ہوجائے تو جب پاک ہوتو اس نماز کی قضا ادا نہ کرے۔''

911۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا الْمَعْمَرِيُّ أَبُو سُفْيَانَ مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ...... الخ❷

محمد بن عیسیٰ، ابوسفیان محمد بن حمید معمری عن معمر عن قتادہ کے طریق سے روایت کرتے ہیں......الخ

912۔ قَالَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ..........

حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمَرْأَةِ تَطْهُرُ عِنْدَ الظُّهْرِ فَتُؤَخِّرُ غُسْلَهَا حَتَّى يَدْخُلَ وَقْتُ الْعَصْرِ قَالَا: تَقْضِي الظُّهْرَ. ❸

اسی طرح حجاج سے بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ امام عطاء نے اس عورت کے متعلق کہا: ''جو ظہر کے وقت پاک ہوجائے اور غسل میں دیر کرے حتی کہ عصر کا وقت ہو جائے تو وہ نمازِ ظہر کی قضا دے گی۔''

913۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَنْبَأَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ. ❹

''ہشیم بیان کرتے ہیں کہ یونس نے حسن سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

914۔ وَمُغِيرَةُ عَنْ عَامِرٍ......الخ❺

''اور مغیرہ، عامر کے طریق سے روایت کرتے ہیں۔الخ

915۔ وَعُبَيْدَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْمَرْأَةِ تُفَرِّطُ فِي الصَّلَاةِ حَتَّى يُدْرِكَهَا الْحَيْضُ قَالُوا تُعِيدُ تِلْكَ الصَّلَاةَ. ❻

عبیدہ، ابراہیم سے اس عورت کے متعلق نقل کرتے ہیں جو نماز پڑھنے میں غفلت کرے حتی کہ اسے حیض آ جائے۔ تو ان سب نے کہا: ''وہ اس نماز کو (پاکیزگی اختیار کرنے پر) لوٹائے گی۔''

---

❶ صحيح: ابن ابی شیبه 2/339 ❷ صحيح: مصنف عبدالرزاق (1288) ❸ صحيح مصنف عبدالرزاق (1288)

❹ صحيح: ابن ابی شیبه 2/337، باب فی الحائض تطهر آخر النهار، مصنف عبدالرزاق (1286)

❺ صحيح: دیکھئے مصنف عبدالرزاق (1289)، وابن ابی شیبه 2/339

❻ صحيح: ابن ابی شیبه 2/339

فوائد:...... یہی بات قرین قیاس معلوم ہوتی ہے کہ ایسی عورت طہارۃ کے بعد اس نماز کو دھرائے گی۔

916۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ ....

أَبِي سُلَيْمَانَ وَيُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ فِي امْرَأَةٍ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَفَرَّطَتْ حَتَّى حَاضَتْ قَالَا: تَقْضِي تِلْكَ الصَّلَاةَ إِذَا اغْتَسَلَتْ. ❶

ابوسلیمان اور یونس کہتے ہیں کہ حسن رضی اللہ عنہ سے اس عورت کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ جس پر نماز کا وقت ہو گیا پھر اس نے غفلت اختیار کی حتی کہ حیض آ گیا۔ ''جب وہ غسل کرے تو اس نماز کی قضا کرے۔''

917۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ..........

عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ وَقَتَادَةَ قَالَا: إِذَا ضَيَّعَتِ الْمَرْأَةُ الصَّلَاةَ حَتَّى تَحِيضَ فَعَلَيْهَا الْقَضَاءُ إِذَا طَهُرَتْ۔ ❷

ہشام حسن رضی اللہ عنہ اور قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ دونوں نے فرمایا: ''جب عورت نماز کو ضائع کر دے۔ حتی کہ اسے حیض آ جائے تو جب وہ پاک ہو اس پر قضا ہو گی۔''

918۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ..........

عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: إِذَا فَرَّطَتْ ثُمَّ حَاضَتْ قَضَتْ. ❸

مغیرہ امام شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ''جب عورت غفلت کرے۔ پھر حائضہ ہو جائے تو اس نماز کی قضا دے۔''

919۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا عَنْ يَعْقُوبَ..........

عَنْ أَبِي يُوسُفَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ فِي وَقْتِ الصَّلَاةِ فَلَيْسَ عَلَيْهَا الْقَضَاءُ قَالَ أَبُو مُحَمَّد يَعْقُوبُ هُوَ ابْنُ الْقَعْقَاعِ قَاضِي مَرْوٍ وَأَبُو يُوسُفَ شَيْخٌ مَكِّيٌّ. ❹

ابو یوسف سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ''جب عورت کو نماز کے وقت حیض آئے تو اس پر قضا نہیں ہو گی۔'' ابو محمد نے کہا: ''یعقوب، قعقاع کے بیٹے اور ''مرو'' کے قاضی ہیں اور ابو یوسف مکہ کے شیخ ہیں۔''

920۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ..........

---

❶ صحيح : سابقه (913) نیز آئندہ اثر ملاحظہ کریں۔

❷ صحيح : (913، 916) کے تحت گزر چکا ہے۔

❸ صحيح : دیکھئے سابقہ اثر (914)

❹ صحيح : دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

عَنْ حَجَّاجٍ وَقَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا طَهُرَتْ قَبْلَ الْمَغْرِبِ صَلَّتِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ، وَإِذَا طَهُرَتْ قَبْلَ الْفَجْرِ صَلَّتِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ. ❶

حجاج اور قیس عطاء سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ''جب عورت مغرب سے پہلے پاک ہوتو ظہر وعصر کی نماز بھی ادا کرے اور جب فجر سے پہلے پاک ہوتو مغرب اور عشاء کی نماز بھی ادا کرے۔''

فوائد:...... مغرب سے پہلے پاک ہونے والی نے چونکہ صرف عصر کو ہی پاکی کی حالت میں پایا ہے جوکہ وجوب صلاۃ کا سبب ہے لہٰذا صرف عصر کی اس پر فرض ہوگی ظہر کی ادائیگی ضروری نہیں جیسا کہ آگے انس رضی اللہ عنہ سے بھی یہ مروی ہے۔ (واللہ اعلم)

921۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ..........

عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهُ. ❷

علی بن زید سعید بن مسیّب سے اس طرح روایت کرتے ہیں۔

922۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ..........

عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ۔ ❸

مقسم کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کہا۔

923۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ..........

حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْحَائِضِ تُصَلِّي الصَّلَاةَ الَّتِي طَهُرَتْ فِي وَقْتِهَا. ❹

یونس کہتے ہیں کہ حسن نے حائضہ عورت کے متعلق کہا: ''وہ جس وقت پاک ہوا اسی وقت کی نماز پڑھے گی۔''

924۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ..........

عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُسٍ وَمُجَاهِدٍ قَالُوا: إِذَا طَهُرَتِ الْحَائِضُ قَبْلَ الْفَجْرِ صَلَّتِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَإِذَا طَهُرَتْ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ

ابن ابو نجیح عطاء، طاؤس اور مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ''جب حائضہ عورت فجر سے پہلے پاک ہوتو مغرب اور عشاء کی نماز ادا کرے گی اور اگر سورج غروب ہونے سے پہلے پاک ہوتو ظہر اور عصر کی

❶ صحيح: ابن ابی شيبه 336/2، 337، باب في الحائض تطهر آخر النهار۔
❷ اسناده ضعيف، لیکن حدیث ماقبل کی بناء پر قوت حاصل کر لیتی ہے۔
❸ صحيح: مصنف ابن ابی شيبه 337/2، باب في الحائض تطهر آخر النهار
❹ صحيح: مصنف عبدالرزاق (1286)

صَلَّتِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ۔ ❶ نماز ادا کرے گی۔

925۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ..........

عَنِ الْحَكَمِ فِي الْحَائِضِ إِذَا رَأَتِ الطُّهْرَ آخِرَ النَّهَارِ صَلَّتِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَإِذَا طَهُرَتْ آخِرَ اللَّيْلِ صَلَّتِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ. ❷

جب وہ دن کے آخر میں پاک ہوتو ظہر اور عصر کی نماز پڑھے اور جب وہ رات کے آخر میں پاک ہوتو مغرب اور عشاء کی نماز ادا کرے۔"

926۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ مِثْلَهُ. ❸

محمد بن یوسف، سفیان، لیث اور طاؤس نے بھی ایسے ہی کہا۔

927۔ أَخْبَرَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ..........

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَقُولُ: إِذَا طَهُرَتْ عِنْدَ الْعَصْرِ صَلَّتِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ. ❹

شعبہ کہتے ہیں کہ مغیرہ نے کہا ابراہیم کہتے تھے: "جب عورت عصر کی نماز کے وقت پاک ہوتو ظہر وعصر کی نماز پڑھے۔"

928۔ أَخْبَرَنَا أَبُو زَيْدٍ قَالَ..........

قَالَ شُعْبَةُ: سَأَلْتُ حَمَّادًا قَالَ: إِذَا طَهُرَتْ فِي وَقْتِ صَلَاةٍ صَلَّتْ. ❺

شعبہ کہتے ہیں میں نے حماد سے پوچھا انہوں نے کہا: "جب عورت نماز کے وقت پاک ہوتو وہ نماز پڑھے۔"

929۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يُونُسَ وَحُمَيْدٍ..........

عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا طَهُرَتْ فِي وَقْتِ صَلَاةٍ صَلَّتْ تِلْكَ الصَّلَاةَ وَلَا تُصَلِّي غَيْرَهَا. ❻

حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انس نے کہا: "جب عورت نماز کے وقت پاک ہوتو وہی نماز ادا کرے اس کے علاوہ کوئی نماز نہیں پڑھے گی۔"

---

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 337/2

❷ صحیح: مصنف عبدالرزاق (1282) وابن ابی شیبہ 337/2

❸ ضعیف: ابن ابی شیبہ 337/2، باب الحائض تطهر آخر النهار اسی طرح دیکھئے مصنف عبدالرزاق (1282)

❹ صحیح: مصنف ابن ابی شیبہ 337/2

❺ صحیح: دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

❻ صحیح: دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

930۔ قَالَ أَبُو مُحَمَّد قَرَأْتُ عَلَى ....

زَيْدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ تَطْهُرُ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ تُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ قُلْتُ: فَإِنْ كَانَ طُهْرُهَا قَرِيبًا مِنْ مَغِيبِ الشَّمْسِ قَالَ: تُصَلِّي الْعَصْرَ وَلَا تُصَلِّي الظُّهْرَ وَلَوْ أَنَّهَا لَمْ تَطْهُرْ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا شَيْءٌ. سُئِلَ عَبْدُاللّٰهِ تَأْخُذُ بِهِ؟ قَالَ: لَا۔ ❶

زید بن یحییٰ امام مالک سے بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں ان سے اس عورت کے متعلق پوچھا جو عصر کے بعد پاک ہو تو انہوں نے کہا: وہ عصر اور ظہر کی نماز پڑھے گی۔ میں نے کہا: ''اگر وہ سورج غروب ہونے کے قریب پاک ہو؟ تو انہوں نے کہا: وہ عصر کی نماز پڑھے اور ظہر کی نہ پڑھے، اور اگر وہ پاک نہ ہو حتی کہ سورج غروب ہو جائے تو اس پر کچھ بھی نہیں۔'' عبداللہ سے سوال کیا گیا: کیا آپ بھی اسے اختیار کرتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا: نہیں۔''

فوائد:...... یعنی اگر عورت ظہر کے آخری اور عصر کے اول میں پاک ہوئی ہے تو یہ چونکہ جمع صوری کا وقت جس میں دونوں نمازیں اکٹھی کر کے بھی پڑھی جا سکتی ہیں لہٰذا یہ عورت دونوں نمازیں ہی غسل کر کے ادا کرے گی۔ لیکن اگر عصر کا اول وقت گزر چکا ہے تو اب صرف عصر ہی ادا کرے گی یہ بات درست معلوم ہوتی ہے۔ (واللہ اعلم)

[96]...... بَاب إِذَا اخْتَلَطَتْ عَلَى الْمَرْأَةِ أَيَّامُ حَيْضِهَا فِي أَيَّامِ اسْتِحَاضَتِهَا

جب عورت کے حیض اور استحاضہ کے دن متشابہ ہو جائیں

931۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ الْمُحَارِبِيِّ..........

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَتَبَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ إِنِّي قَدِ اسْتُحِضْتُ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَبَلَغَنِي أَنَّ عَلِيًّا قَالَ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا نَجِدُ لَهَا غَيْرَ مَا قَالَ عَلِيٌّ. ❷

سعید بن جبیر ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں ایک عورت نے لکھ کر بھیجا کہ ''میں اتنے عرصہ سے استحاضہ میں مبتلا ہوں مجھے یہ خبر ملی کہ علی رضی اللہ عنہ نے کہا ہے: ''استحاضہ والی عورت ہر نماز کے وقت غسل کرے۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ''ہم علی رضی اللہ عنہ کے قول کے علاوہ اور کچھ نہیں پاتے۔''

فوائد:...... استحاضہ کے بیان میں یہ بات پہلے گزر چکی ہے کہ مستحاضہ کے لیے غسل مستحب جبکہ وضو

---

❶ صحیح: دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

❷ صحیح: مصنف عبدالرزاق (1178) شرح معانی الاثار للطحاوی 101/1

ضروری ہے۔ لیکن ابن عباس رضی اللہ عنہما اور علی رضی اللہ عنہ کو وضو کی خبر نہ ہونا یہ اس بات کی خبر دیتی ہے عہد صحابہ اور ان کے قریبی زمانے میں حدیثیں مکمل طور پر جمع نہ تھیں کسی کو کوئی حدیث معلوم ہوتی اور کسی کو نہ، اس لیے بعض کسی مسئلے سے متعلق حدیث سے واقف ہوتے اور بعض اجتہاد ورائے سے کام لیتے لیکن بعد والوں کے لیے جب کہ احادیث جمع ہو چکیں ہیں کسی طور پر بھی یہ جائز نہیں کہ وہ مخالف دلیل مل جانے کے باوجود کسی کے قول وفعل کو حجت بنائے اور اس پر ڈٹا رہے یہ سوائے گمراہی کے اور کچھ نہیں۔

932- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ............

حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَوْ عِكْرِمَةُ قَالَ: كَانَتْ زَيْنَبُ تَعْتَكِفُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ تُرِيقُ الدَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ. ❶

ابو سلمہ رضی اللہ عنہ یا عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ "زینب رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے ساتھ اعتکاف بیٹھیں اور انہیں استحاضہ کا عارضہ لاحق تھا آپ ﷺ نے اسے ہر نماز کے وقت غسل کرنے کا حکم دیا۔"

فوائد:...... یہ حکم استحباب پر مبنی ہے اس امر کو وجوب سے پھیرنے والا قرینہ صارفہ وضو کے حکم والی حدیث ہے جو کہ (803) کے فوائد میں گزر چکی ہے۔

933- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ............

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ عَلِيًّا وَابْنَ مَسْعُودٍ كَانَا يَقُولَانِ: الْمُسْتَحَاضَةُ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ. ❷

یحییٰ بن ابو کثیر کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ دونوں کہتے تھے: "مستحاضہ ہر نماز کے وقت غسل کرے۔"

934- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ....

حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ يَقُولُ: تَغْتَسِلُ بَيْنَ كُلِّ صَلَاتَيْنِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ غُسْلًا وَاحِدًا. قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ: وَكَانَ الزُّهْرِيُّ وَمَكْحُولٌ يَقُولَانِ: تَغْتَسِلُ

اوزاعی کہتے ہیں کہ میں نے عطاء بن ابو رباح کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ: "استحاضہ والی عورت ہر دو نمازوں کے لئے غسل کرے اور فجر کے لئے ایک غسل کرے۔" اوزاعی نے کہا: "زہری اور مکحول بھی کہتے تھے کہ وہ ہر نماز کے وقت غسل کرے۔"

---

❶ صحيح: مصنف عبدالرزاق (117) والبيهقي في الحيض، باب غسل المستحاضة 351/1

❷ منقطع، ضعيف: ابن ابى شيبه 127/1، باب المستحاضه كيف تصنع؟

عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ. ❶

935۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ....

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ قَالَ وَهْبٌ: أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ وَأَنَّهَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذَاكَ فَأَمَرَهَا: أَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّيَ. ❷

ابوسلمہ کہتے ہیں کہ ام حبیبہ اور وہب نے کہا کہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کا خون جاری تھا تو اس کے متعلق انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ نے حکم دیا: ''وہ ہر نماز کے وقت غسل کرے اور نماز پڑھے۔''

936۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ..........

سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ: كَتَبَتِ امْرَأَةٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ الزُّبَيْرِ إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ وَإِنِّي أُذَكِّرُكُمَا اللَّهَ إِلَّا أَفْتَيْتُمَانِي: وَإِنِّي سَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالُوا كَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ: تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَقَرَأْتُ وَكَتَبْتُ الْجَوَابَ بِيَدِي مَا أَجِدُ لَهَا إِلَّا مَا قَالَ عَلِيٌّ فَقِيلَ إِنَّ الْكُوفَةَ أَرْضٌ بَارِدَةٌ فَقَالَ: لَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَابْتَلَاهَا بِأَشَدَّ مِنْ ذٰلِكَ. ❸

سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ ''ایک عورت نے ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ابن جبیر رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا کہ میں استحاضہ والی عورت ہوں اور پاک نہیں ہوتی۔ اور میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتی ہوں کہ تم مجھے فتویٰ دو، میں نے لوگوں سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: ''علی رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ ہر نماز کے لئے غسل کرے۔'' (سعید بن جبیر کہتے ہیں) میں نے پڑھا اور اپنے ہاتھ سے جواب لکھا کہ: ''میں اس کے لئے علی رضی اللہ عنہ کے قول کے علاوہ اور کچھ نہیں پاتا۔'' تو کہا گیا کہ: ''کوفہ کا علاقہ بہت ٹھنڈا ہے۔'' انہوں نے کہا: ''اگر اللہ چاہتا تو اسے اس سے بھی سخت مصیبت میں مبتلا کر دیتا۔''

937۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ..........

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ

مجاہد کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا گیا اس عورت

❶ صحیح: (831، 833، 920) کے تحت اثر گزر چکا ہے۔

❷ صحیح: ابوداؤد، كتاب الطهارة، باب من روى أن المستحاضة...... 293، والبيهقى كتاب الحيض، باب غسل المستحاضة 351/1

❸ صحیح: مصنف عبدالرزاق (1179) وشرح معانى الآثار للطحاوى 100/1

أَرْضَهَا أَرْضٌ بَارِدَةٌ فَقَالَ: تُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلُ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلُ غُسْلًا وَتُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلُ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلُ غُسْلًا وَتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ غُسْلًا. ❶

کا علاقہ بہت ٹھنڈا ہے (تو پانچ وقت غسل کرنا مشکل ہے)۔ انہوں نے کہا: ''وہ ظہر میں تاخیر کرے اور عصر میں جلدی کرے اور ایک غسل کرے، پھر مغرب میں تاخیر اور عشاء میں جلدی کر کے ایک غسل کرے اور فجر کے لئے الگ غسل کرے۔''

938۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ ....

عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ ابْنَةَ جَحْشٍ كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَكَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَكَانَتْ تَخْرُجُ مِنْ مِرْكَنِهَا وَإِنَّهُ لَعَالِيهِ الدَّمُ فَتُصَلِّي. ❷

عروۃ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ''زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جحش کی بیٹی جو عبدالرحمن بن عوف کے نکاح میں تھی اسے استحاضہ تھا وہ لگن سے نکلتی تھی تو خون اس پر غالب ہوتا تھا پھر بھی وہ نماز پڑھتی تھی۔''

939۔ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ سَعِيدٍ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ إِسْحٰقَ..........

حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ وَيَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيرٍ يَقُولَانِ: تُفْرِدُ لِكُلِّ صَلَاةٍ اغْتِسَالَةً: قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ: وَبَلَغَنِي عَنْ مَكْحُولٍ مِثْلُ ذٰلِكَ. ❸

اوزاعی کہتے ہیں کہ میں نے زہری اور یحییٰ بن ابو کثیر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ''عورت ہر نماز کے لئے الگ ایک غسل کرے۔'' اوزاعی کہتے ہیں: ''مجھے مکحول سے بھی اسی طرح خبر پہنچی۔''

940۔ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ....

أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُولُ: لِكُلِّ صَلَاتَيْنِ اغْتِسَالَةٌ وَتُفْرِدُ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ اغْتِسَالَةً. ❹

عطاء کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے تھے: ''استحاضہ والی عورت ہر دو نمازوں کے لئے ایک غسل کرے اور صبح کی نماز کے لئے الگ غسل کرے۔''

941۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ..........

---

❶ صحیح: شرح معانی الآثار 1/101-102

❷ صحیح: ابن ابی شیبہ، 1/138، باب المستحاضه کیف تصنع، والاستذکار لابن عبدالبر 3/228

❸ صحیح: دارمی بیان کرنے میں اکیلے ہیں۔

❹ صحیح: (831، 922) کے تحت گزر چکی ہے۔

عَنْ حَمَّادٍ الْكُوفِيِّ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَتْ: إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَقَالَ عَلَيْكِ بِالْمَاءِ فَانْضَحِيهِ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ الدَّمَ عَنْكِ۔ ❶

حماد کوفی کہتے ہیں کہ ایک عورت نے ابراہیم سے سوال کیا کہ: میں استحاضہ والی عورت ہوں تو انہوں نے کہا: ''پانی سے چھینٹے مار کیونکہ اس سے تیرا خون رک جائے گا۔''

فوائد:...... وقتی طور پر یہ طریقہ اختیار کیا جائے تا کہ نماز اچھے طریقے سے ادا ہو سکے۔

942۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ..........

حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْمُطَلَّقَةِ الَّتِي ارْتِيبَ بِهَا تَرَبَّصُ سَنَةً فَإِنْ حَاضَتْ وَإِلَّا تَرَبَّصَتْ بَعْدَ انْقِضَاءِ السَّنَةِ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ فَإِنْ حَاضَتْ وَإِلَّا فَقَدِ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا۔ ❷

یونس کہتے ہیں کہ حسن نے اس طلاق شدہ عورت کے متعلق کہا جس کو (حیض بند ہونے کی وجہ سے) شک ہو جائے کہ ''وہ ایک سال انتظار کرے۔ اگر حیض آ جائے تو ٹھیک ورنہ سال گزرنے کے بعد تین ماہ انتظار کرے۔ اگر حیض آ جائے ٹھیک ورنہ اس کی عدت پوری ہوگئی۔''

فوائد:...... یہ اس عورت کے لیے جسے حیض آتا تھا طلاق کے ایام میں بندش ہوگئی اب چونکہ حمل کا شک ہے لہٰذا شک رفع کرنے کے لیے اسے سال تک انتظار کرنا پڑے گا۔

943۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ سُئِلَ مَالِكٌ عَنْ عِدَّةِ الْمُسْتَحَاضَةِ إِذَا طُلِّقَتْ فَحَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ عِدَّتُهَا سَنَةٌ قَالَ أَبُو مُحَمَّد: هُوَ قَوْلُ مَالِكٍ. ❸

عبداللہ بن مسلمہ کہتے ہیں کہ امام مالک سے پوچھا گیا کہ استحاضہ والی عورت کو طلاق دی جائے تو اس کی عدت کیا ہے؟ انہوں نے ابن شہاب سے نقل کیا کہ سعید بن مسیّب نے کہا: ''اس کی عدت ایک برس ہے۔'' ابو محمد کہتے ہیں: ''یہی قول امام مالک کا ہے۔''

فوائد:...... یہ اس صورت میں جب مستحاضہ کو حیض نہ آ رہا ہو کیونکہ حیض کی صورت میں حیض کا ہی شمار ہوگا۔

---

❶ صحیح: حجاج، ابن منہال جبکہ حماد ابن سلمہ مراد ہے۔

❷ حسن: دیکھئے مصنف عبدالرزاق (11098)

❸ صحيح: مالك فى الطلاق، باب جامع عدة الطلاق (71) وابن ابى شيبه 158/5، باب ماقالوا فى الرجل يطلق امرأته

944۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ....

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْمَرْأَةِ تُطَلَّقُ وَهِيَ شَابَّةٌ فَتَرْتَفِعُ حِيضَتُهَا مِنْ غَيْرِ كِبَرٍ قَالَ: مِنْ غَيْرِ حَيْضٍ تَحَيَّضُ وَقَالَ طَاوُسٌ: ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ. ❶

عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ بن زید سے اس عورت کے متعلق پوچھا گیا جسے جوانی طلاق دی گئی ہو اور بڑھاپے کے بغیر ہی اس کا حیض بند ہو گیا ہو۔ انہوں نے کہا: ''حیض کے بغیر ہی حیض شمار کرے۔'' اور طاؤس نے کہا: ''یعنی کہ تین ماہ۔''

فوائد:...... اس کا حکم بھی (الطلاق:4) میں ''یائسات'' والا ہوگا۔

945۔ أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَىٰ............

عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَحَاضَتْ حَيْضَةً أَوْ حَيْضَتَيْنِ ثُمَّ ارْتَفَعَتْ حَيْضَتُهَا إِنْ كَانَ ذٰلِكَ مِنْ كِبَرٍ اعْتَدَّتْ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ وَإِنْ كَانَتْ شَابَّةً وَارْتَابَتْ اعْتَدَّتْ سَنَةً بَعْدَ الرِّيبَةِ۔❷

معمر کہتے ہیں کہ زہری نے کہا: ''جب آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے پھر اسے ایک یا دو حیض آئے پھر حیض بند ہو گیا۔ اگر بڑھاپے کی وجہ سے ہے تو تین ماہ عدت پوری کرے اور اگر جوان ہے اور اسے شک ہو گیا ہے تو وہ شک کے بعد ایک سال عدت پوری کرے۔''

946۔ أَخْبَرَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ............

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: الْمُسْتَحَاضَةُ وَالَّتِي لَا يَسْتَقِيمُ لَهَا حَيْضٌ فَتَحِيضُ فِي شَهْرٍ مَرَّةً وَفِي الشَّهْرِ مَرَّتَيْنِ عِدَّتُهَا ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ. ❸

قتادہ رضی اللہ عنہ عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ''استحاضہ والی عورت اور وہ عورت جس کا حیض قائم نہ رہے اور ایک ماہ میں ایک دفعہ کبھی دو دفعہ حیض آتا ہے تو اس کی عدت تین ماہ ہے۔

947۔ أَخْبَرَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ............

عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: تَعْتَدُّ

ہشام حماد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا:

---

❶ صحیح: مصنف عبدالرزاق (11122)

❷ صحیح: عبدالرزاق (11097) والطبری 28/140-141

❸ صحیح: عبدالرزاق (11123) والطبری فی التفسیر 28/141 وابن ابی شیبه 5/158-159

بِالْأَقْرَاءِ. ❶ ''استحاضہ والی عورت حیض کے شمار سے عدت گذارے۔''

948۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ.........

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: عِدَّةُ الْمُسْتَحَاضَةِ سَنَةٌ. ❷

ابن شہاب سعید بن مسیّب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ''استحاضہ والی عورت کی عدت ایک سال ہے۔''

فوائد:...... دیکھیے سابقہ فوائد نمبر 943۔

949۔ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ.........

عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: الْمُسْتَحَاضَةُ تَعْتَدُّ بِالْأَقْرَاءِ. ❸

یونس کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: ''استحاضہ والی عورت حیض کے شمار سے عدت گذارے۔''

950۔ أَخْبَرَنَا خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى.........

عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: بِالْأَقْرَاءِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد: أَهْلُ الْحِجَازِ يَقُولُونَ الْأَقْرَاءُ الْأَطْهَارُ وَقَالَ أَهْلُ الْعِرَاقِ: هُوَ الْحَيْضُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَأَنَا أَقُولُ هُوَ الْحَيْضُ. ❹

معمر کہتے ہیں کہ زہری نے کہا: ''مستحاضہ تین حیض تک عدت میں رہے۔'' ابو محمد نے کہا: اہل حجاز کہتے ہیں: ''قروء'' سے مراد پاکی ہے اور اہل عراق نے کہا: اس سے مراد حیض ہے۔'' عبداللہ کہتے ہیں: ''میں بھی کہتا ہوں اس سے مراد حیض ہی ہے۔''

فوائد:...... ''قروء'' کے لفظ میں فقہاء نے اختلاف کیا ہے کہ اس کا معنی طہر ہے یا حیض۔ احناف قرء سے حیض، جبکہ شافعی و مالکی طہر مراد لیتے ہیں۔ جب کہ اس کا راجح معنی حیض ہی ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا تھا ''اَنْ تَعْتَدَّ بِثَلَاثِ حِيَضٍ'' کہ تو تین حیض عدت گزارے اور امام ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ '' قرء'' کا لفظ شارع کے کلام میں حیض کے معنی میں ہی استعمال ہوا ہے۔ اگر چہ یہ لفظ لغت میں دونوں معنوں کے لیے مشترک استعمال ہوتا ہے۔

951۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ.........

---

❶ صحیح: دیکھئے ابن ابی شیبہ 5/158 اس میں اس کا شاہد ہے۔

❷ صحیح: دیکھئے سابقہ (943)

❸ صحیح: ابن ابی شیبہ 158/5

❹ صحیح: ابن ابی شیبہ 138/5

حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: الْمُسْتَحَاضَةُ تَعْتَدُّ بِالْأَقْرَاءِ. ❶

یونس کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: ''مستحاضہ حیض کے شمار سے عدت گذارے۔''

فوائد:...... صحیح بات یہی ہے کہ مستحاضہ اگر حیض کی تمیز کر سکتی ہو تو وہ حیض کے مطابق ہی عدت گزارے گی۔

952۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ عَنِ الْهِقْلِ بْنِ زِيَادٍ..........

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ شَابَّةٌ تَحِيضُ فَانْقَطَعَ عَنْهَا الْمَحِيضُ حِينَ طَلَّقَهَا فَلَمْ تَرَ دَمًا كَمْ تَعْتَدُّ؟ قَالَ: ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ. ❷

اوزاعی کہتے ہیں میں نے زہری سے اس مرد کے متعلق پوچھا جس نے اپنی بیوی کو طلاق دی جبکہ وہ جوان تھی اسے حیض آتا تھا جب اس نے طلاق دی تو اس کا حیض بند ہو گیا اسے خون نظر نہیں آیا وہ کتنی عدت گذارے؟ انہوں نے کہا: ''تین ماہ۔''

953۔ قَالَ وَسَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَحَاضَتْ حَيْضَتَيْنِ ثُمَّ ارْتَفَعَتْ حَيْضَتُهَا كَمْ تَرَبَّصُ؟ قَالَ: عِدَّتُهَا سَنَةٌ قَالَ: وَسَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ تَحِيضُ تَمْكُثُ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ ثُمَّ تَحِيضُ حَيْضَةً ثُمَّ يَتَأَخَّرُ عَنْهَا الْحَيْضُ ثُمَّ تَمْكُثُ السَّبْعَةَ الْأَشْهُرَ وَالثَّمَانِيَةَ ثُمَّ تَحِيضُ أُخْرَى تَسْتَعْجِلُ إِلَيْهَا مَرَّةً وَتَسْتَأْخِرُ أُخْرَى كَيْفَ تَعْتَدُّ؟ قَالَ: إِذَا اخْتَلَفَتْ حِيضَتُهَا عَنْ أَقْرَائِهَا فَعِدَّتُهَا سَنَةٌ. ❸

اوزاعی کہتے ہیں میں نے زہری سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جس نے اپنی عورت کو طلاق دی پھر اسے دو حیض آئے پھر حیض بند ہو گیا تو وہ کتنی دیر عدت گذارے؟ انہوں نے کہا: ''اس کی عدت ایک سال ہے۔'' اوزاعی کہتے ہیں میں نے زہری سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جس نے اپنی بیوی کو طلاق دی اسے اس طرح حیض آتا ہے کہ تین ماہ تک رکا رہتا ہے پھر ایک حیض آتا ہے، پھر ٹھہر جاتا ہے تو سات آٹھ ماہ تک ٹھہرا رہتا ہے، پھر ایک حیض آتا ہے پھر دوسرا حیض آتا ہے، ایک دفعہ جلدی اور دوسری بار ٹھہر کر، تو وہ کیسے عدت گذارے؟ انہوں نے کہا: ''جب اس کے حیض اور پاکی میں اختلاف ہو تو اس کی عدت ایک سال ہے۔''

---

❶ صحیح: (949) ملاحظہ کیجئے نیز دیکھئے عبدالرزاق (11127)

❷ اسناده جیّد: موسیٰ بن خالد کو ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے اور وہ مسلم کے رجال میں سے ہے۔

❸ صحیح: (941) ملاحظہ کیجئے۔

955۔ قُلْتُ وَكَيْفَ إِنْ كَانَ طَلَّقَ وَهِيَ تَحِيضُ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً كَمْ تَعْتَدُّ؟ قَالَ: إِنْ كَانَتْ تَحِيضُ أَقْرَاؤُهَا مَعْلُومَةٌ هِيَ أَقْرَاؤُهَا فَإِنَّا نُرَى أَنْ تَعْتَدَّ أَقْرَائَهَا. ❶

میں نے کہا: ''اگر اس نے طلاق دی اور اسے ہر سال ایک بار حیض آتا ہے تو وہ کتنی عدت گذارے؟ انہوں نے کہا: ''اگر اسے اس طرح حیض آتے ہیں اسے معلوم ہیں تو ہماری رائے ہے کہ وہ انہی کے حساب سے عدت گذارے۔''

فوائد:...... یہ بات قرین صواب معلوم نہیں ہوتی ہے کیونکہ عدت کا مقصد استبراء رحم ہے لہٰذا وہ سال گزرنے سے معلوم ہو جاتا ہے لہٰذا اس طرح کے مسئلے سے دوچار عورت ایک سال ہی عدت گزارے۔ (واللہ اعلم)

956۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ..........

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ الرَّجُلِ يَبْتَاعُ الْجَارِيَةَ لَمْ تَبْلُغِ الْمَحِيضَ وَلَا تَحْمِلُ مِثْلُهَا بِكَمْ يَسْتَبْرِئُهَا؟ قَالَ: بِثَلَاثَةِ أَشْهُرٍ۔ ❷

اوزاعی کہتے ہیں میں نے زہری سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جو ایسی لونڈی خریدتا ہے جو حیض کو نہیں پہنچی اور نہ ہی اس طرح کی عمر والیوں کو حمل ہوتا ہے تو کتنا عرصہ اس سے دور رہے؟ انہوں نے کہا: ''تین ماہ۔''

957۔ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ: بِخَمْسَةٍ وَأَرْبَعِينَ يَوْمًا۔ ❸

اور یحییٰ بن کثیر نے کہا: ''پینتالیس دن۔''

فوائد:...... یہ انہوں نے تین طہر وحیض کم ازکم مدت مراد لی ہے کہ اتنے دنوں میں عورت عدت سے فارغ ہوسکتی ہے لہٰذا وہ کم ازکم مدت ہی گزارے۔

958۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ حَمَّادٍ..........

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ: تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّي. ❶

سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ استحاضہ والی عورت کے متعلق کہتے تھے: ''وہ ہر نماز کے وقت غسل کرے اور نماز پڑھے۔''

---

❶ صحیح: سابقہ سند ہی ہے۔
❷ صحیح: (1217) میں دوبارہ آئے گی۔
❸ صحیح: (1218) میں دوبارہ آئے گی۔
❹ صحیح: ابن ابی شیبہ 127/1، باب المستحاضة كيف تصنع؟

960ـ وَقَالَ حَمَّادٌ لَوْ أَنَّ مُسْتَحَاضَةً جَهِلَتْ فَتَرَكَتِ الصَّلَاةَ أَشْهُرًا فَإِنَّهَا تَقْضِي تِلْكَ الصَّلَوَاتِ قِيلَ لَهُ: وَكَيْفَ تَقْضِيهَا؟ قَالَ: تَقْضِيهَا فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ إِنْ اسْتَطَاعَتْ قِيلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ تَقُولُ بِهِ؟ قَالَ: إِي وَاللّٰهِ. ❶

اور حماد نے کہا: ''اگر استحاضہ والی عورت بھول کر چند ماہ نماز چھوڑ دے تو وہ ان کی قضا ادا کرے۔'' ان سے کہا گیا کہ وہ ان کی قضا کیسے کرے؟ انہوں نے کہا: ''اگر وہ طاقت رکھے تو ایک ہی دن میں ان کو پورا کرے؟'' عبداللہ سے کہا گیا: ''کیا آپ بھی اس کے قائل ہیں؟۔'' انہوں نے کہا: ''اللہ کی قسم! جی ہاں۔''

فوائد:...... یہ انتہائی ناقابل تلافی کوتاہی ہے بہرحال اب وہ معافی مانگ کر آئندہ اس کا اعادہ نہ کرے تو اسے قضاء کی ضرورت نہیں۔ (واللہ اعلم)

[97]...... بَاب فِي الْحُبْلَى إِذَا رَأَتِ الدَّمَ
حاملہ عورت کا بیان کہ جب وہ خون دیکھے

961ـ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ............

حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ؟ فَقَالَ: تَدَعُ الصَّلَاةَ. ❷

مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں نے زہری سے حاملہ عورت کے متعلق پوچھا جو خون دیکھتی ہے؟'' انہوں نے کہا: ''نماز چھوڑ دے۔''

فوائد:...... حاملہ کے حائضہ ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔ مالکی وشوافع کے نزدیک وہ حائضہ ہوسکتی ہے جب کہ احناف وحنابلہ کے نزدیک یہ ممکن نہیں۔ لیکن شیخ عبدالرحمٰن سعدی امام احمد سے ایک دوسری روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ حائضہ ہوسکتی ہے اور یہی بات درست معلوم ہوتی ہے۔ لہٰذا اگر دورانِ حمل حیض آجائے تو عورت نماز چھوڑ دے گی۔ لیکن یاد رہے ایسا بہت کم ہے۔ (واللہ اعلم)

962ـ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوسَى............

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنِ امْرَأَتِي رَأَتْ دَمًا وَأَنَا أُرَاهَا حَامِلًا؟ قَالَ ذٰلِكَ غَيْضُ

عثمان بن اسود کہتے ہیں: میں نے مجاہد سے اپنی بیوی کے متعلق پوچھا کہ اس نے خون دیکھا ہے اور میرا خیال ہے وہ حاملہ بھی ہے؟ انہوں نے کہا: یہ رحموں میں کمی کی وجہ

---

❶ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔

❷ صحيح: مالك كتاب الطهارة، باب جامع الحيضة (103) و مصنف عبدالرزاق (1209)

الْأَرْحَامِ ﴿اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثٰى وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ﴾ فَمَا غَاضَتْ مِنْ شَيْءٍ رَأَتْ مِثْلَهُ فِي الْحَمْلِ. ❶

سے ہے۔ ''اللہ جانتا ہے جو ہر مؤنث حاملہ ہوتی ہے اور جو رحم میں کم ہوتا ہے اور بڑھتا ہے۔'' (رعد: ۸) جو کچھ رحم میں کم ہوتا ہے اتنا ہی حالت حمل میں وہ دیکھ لیتی ہے۔''

963- أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ..........

عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عِكْرِمَةَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ ﴿اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثٰى وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ﴾ قَالَ: ذٰلِكَ الْحَيْضُ عَلَى الْحَبَلِ لَا تَحِيضُ يَوْمًا فِي الْحَبَلِ إِلَّا زَادَتْهُ طَاهِرًا فِي حَبَلِهَا۔ ❷

عاصم احول عکرمہ سے اس آیت ''اللہ جانتا ہے جو ہر مؤنث حاملہ ہوتی ہے اور جو رحموں میں کم ہوتا ہے اور بڑھتا ہے اور ہر چیز اس کے پاس اندازے کے ساتھ ہے۔'' (رعد: ۸) کی تفسیر کے متعلق کہتے ہیں کہ: یہ حمل کے باوجود حیض ہے اور حمل میں جتنے دن بھی حیض ہو، اتنا ہی حمل کی طہارت کے دنوں میں اضافہ ہوتا ہے۔''

964- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ..........

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَمْرٌ لَا يُخْتَلَفُ فِيهِ عِنْدَنَا عَنْ عَائِشَةَ الْمَرْأَةُ الْحُبْلَى إِذَا رَأَتِ الدَّمَ أَنَّهَا لَا تُصَلِّي حَتّٰى تَطْهُرَ. ❸

یحیٰی بن سعید کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''حاملہ جب خون دیکھے تو نماز سے رک جائے حتی کہ وہ پاک ہو جائے۔''

965- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ..........

حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ عِكْرِمَةَ ﴿وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ﴾ قَالَ هُوَ الْحَيْضُ عَلَى الْحَبَلِ ﴿وَمَا تَزْدَادُ﴾ قَالَ: فَلَهَا

عاصم کہتے ہیں کہ عکرمہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا: ''جو رحموں میں کم ہوتا ہے۔'' وہ حمل کی حالت میں حیض ہے۔ اور اس آیت کی تفسیر میں کہا: ''جو رحموں میں زیادہ ہوتا ہے۔''

---

❶ صحيح: أخرجه الطبرى فى التفسير 110/13

❷ صحيح: أخرجه الطبرى فى التفسير 111/13

❸ منقطع ضعيف: دارمی منفرد ہیں لیکن آئندہ دو اثر دیکھئے۔

بِكُلِّ يَوْمٍ حَاضَتْ فِي حَمْلِهَا يَوْمًا تَزْدَادُ فِي طُهْرِهَا حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ تِسْعَةَ أَشْهُرٍ طَاهِرًا. ❶

کہ اس سے مراد عورت کے ہر اس دن کے بدلے جس میں اسے حمل میں حیض آیا ہو اس کی پاکی میں ایک دن زیادہ ہوتا ہے حتی کہ وہ پاکی کے نو ماہ مکمل کرے۔''

966۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ.........

عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ﴾ قَالَ: إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ وَهِيَ حَامِلٌ قَالَ يَكُونُ ذٰلِكَ نُقْصَانًا مِنَ الْوَلَدِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى تِسْعَةِ أَشْهُرٍ كَانَ تَمَامًا لِمَا نَقَصَ مِنْ وَلَدِهَا. ❷

ابو بشر کہتے ہیں کہ مجاہد نے اس آیت کی تفسیر میں کہا: ''جو رحموں میں کم ہوتا ہے۔'' جب عورت کو حمل کی حالت میں حیض آئے تو اس کے بچہ میں اتنی کمی ہوگی۔ اور جب نو ماہ سے بڑھ جائے تو جو کمی ہوئی وہ پوری ہوگئی۔''

فوائد:...... دورانِ حمل چونکہ حیض کا خون بچے کی پرورش کا ذریعہ بنتا ہے۔ لہٰذا جب وہ حیض کی صورت میں خارج ہونا شروع ہوجائے گا تو وہ بچے کے لیے نقصان کا باعث بنے گا لیکن ایام حمل بڑھ جاتے ہیں تو بچے کا یہ نقصان پورا ہوجاتا ہے۔

967۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ.........

عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ امْرَأَتِي تَحِيضُ وَهِيَ حُبْلَى۔ ❸

حمید، بکر بن عبداللہ مزنی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ''میری بیوی حمل کی حالت میں حائضہ ہوجاتی تھی۔''

967۔ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ حَرْبٍ يَقُولُ: امْرَأَتِي تَحِيضُ وَهِيَ حُبْلَى. ❹

ابو محمد کہتے ہیں: ''میں نے سلیمان بن حرب سے سنا وہ کہتے تھے میری بیوی حمل کی حالت میں حائضہ ہوجاتی تھی۔''

968۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ.........

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِذَا رَأَتِ الْحُبْلَى الدَّمَ فَلْتُمْسِكْ

یحییٰ بن سعید، عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ''جب حاملہ خون دیکھے تو نماز سے رک جائے

❶ صحيح: الطبرى فى التفسير 111/13

❷ صحيح: الطبرى فى التفسير 109/13-110

❸ صحيح: دارمی منفرد ہیں۔

❹ صحيح: دارمی منفرد ہیں۔

عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ حَيْضٌ۔❶ کیونکہ وہ حیض ہے۔‘‘

969۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلُ ذٰلِكَ. ❷

عبداللہ بن مسلمہ کہتے ہیں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں بیان کیا کہ ان کو بھی یہ خبر پہنچی کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی طرح کہا۔

970۔ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ.........

عَنْ لَيْثٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ: إِنْ كَانَ الدَّمُ عَبِيطًا اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتْ وَإِنْ كَانَتْ تَرِيَّةً تَوَضَّأَتْ وَصَلَّتْ. ❸

لیث کہتے ہیں کہ شعبی نے اس حاملہ عورت کے متعلق کہا جو خون دیکھے: ’’اگر خون تازہ ہو تو وہ غسل کرے اور نماز پڑھے۔ اور اگر تری (زرد یا مٹیالے رنگ کا پانی) دیکھے تو وضو کر کے نماز پڑھے۔‘‘

فوائد:...... یہ تب ہے جب اسے استحاضہ کا خون سمجھا جائے جب کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

971۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ مِثْلَهُ۔❹

ابومغیرہ، اوزاعی سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

972۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ هُوَ ابْنُ الْعَوَّامِ.........

عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِنْ كَانَتْ تَرَاهُ كَمَا كَانَتْ تَرَاهُ قَبْلَ ذٰلِكَ فِي أَقْرَائِهَا تَرَكَتِ الصَّلَاةَ وَإِنْ كَانَ إِنَّمَا هُوَ فِي الْيَوْمِ أَوِ الْيَوْمَيْنِ لَمْ تَدَعِ الصَّلَاةَ۔❺

ہشام کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: ’’اگر عورت کو اس طرح خون آئے جیسے اس کو پہلے حیضوں میں خون آتا تھا۔ تو نماز چھوڑ دے اور اگر ایک یا دو دن آئے تو نماز نہ چھوڑے۔‘‘

فوائد:...... یعنی اگر سابقہ حیض کی عادت کے مطابق ہو تو یہ حیض شمار ہوگا ورنہ (استحاضہ کی طرح) کوئی طبعی مسئلہ سمجھا جائے گا۔

---

❶ ضعیف: جبکہ اس کے برعکس حدیث مروی ہے، دیکھئے آئندہ (973)

❷ ضعیف: ابن ابی شیبہ 2/212، باب فی الحامل تری الدم أتصلی أم لا

❸ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔

❹ صحیح: ابن ابی شیبہ 2/212، باب فی الحامل تری الدم أتصلی أم لا

❺ صحیح: ابن ابی شیبہ 2/212، باب فی الحامل تری الدم أتصلی أم لا

973- أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ مَطَرٍ..........

عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ قَالَتْ: لَا يَمْنَعُهَا ذٰلِكَ مِنْ صَلَاةٍ. ❶

عطاء، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اس حاملہ کے بارے میں جسے خون نظر آئے کہا: ''وہ اسے نماز سے نہیں روکتا۔''

فوائد:...... عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ قول ثابت نہیں بلکہ اس کے برعکس ثابت ہے۔لیکن آگے ائمہ کے اقوال اس کے مطابق صحیح سند سے آرہے ہیں۔ان میں راجح بات یہی معلوم ہوتی ہے جیسا کہ پیچھے 761 کے تحت وضاحت ہوچکی ہے اور آثار بھی شاہد ہیں کہ دورانِ حمل حیض آسکتا ہے اس لیے اس خون کو حیض پر ہی محمول کیا جائے گا لیکن اگر کوئی طبی وجہ معلوم ہوجاتی ہے تو پھر اسے کچھ نہیں سمجھا جائے گا اور آئندہ اقوال کے مطابق عمل کیا جائے گا۔(واللہ اعلم)

974- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ مَطَرٍ..........

عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ قَالَتْ: تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي قَالَ يَزِيدُ: لَا تَغْتَسِلُ. قَالَ عَبْد اللّٰهِ: أَقُولُ بِقَوْلِ يَزِيدَ. ❷

عطاء، عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حاملہ کے بارے میں کہا جسے خون نظر آئے: ''وہ غسل کرے اور نماز پڑھے۔'' یزید نے کہا: ''وہ غسل نہ کرے۔'' عبداللہ کہتے ہیں: ''میں بھی یزید کی طرح ہی کہتا ہوں۔''

975- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ..........

عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ قَالَ: هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ غَيْرَ أَنَّهَا لَا تَدَعُ الصَّلَاةَ. ❸

یونس کہتے ہیں کہ حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: ''جو حاملہ خون دیکھے وہ استحاضہ کی طرح ہے اس کے علاوہ کہ وہ (مستحاضہ) نماز کو نہیں چھوڑتی۔''

976- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ..........

---

❶ ضعيف: مطر کی عطاء سے بیان کردہ روایات ضعیف ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ 2/212، باب فی الحامل ترى الدم أتصلى أم لا والبيهقى فى العدد 7/423

❷ ضعيف: الدارقطنى 1/219 (63) والبيهقى فى العدد 6/23 باب الحيض على الحمل

❸ صحيح: عبدالرزاق (1210) نیز دیکھئے: آئندہ اثر (979)

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ قَالَ: تَغْسِلُ عَنْهَا الدَّمَ وَتَتَوَضَّأُ وَتُصَلِّي. ❶

مغیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نے اس حاملہ کے متعلق کہا جسے خون نظر آئے: ''وہ خون کو دھو کر وضو کرے اور نماز پڑھے۔''

977۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ..........

حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ عَطَاءٍ وَالْحَكَمِ قَالَا إِذَا رَأَتِ الْحَامِلُ الدَّمَ تَوَضَّأَتْ وَصَلَّتْ. ❷

حجاج کہتے ہیں کہ عطاء اور حکم دونوں نے کہا: ''جب حاملہ خون دیکھے وہ وضو کرکے نماز پڑھے۔''

978۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعٍ هُوَ ابْنُ أَبِي رَاشِدٍ..........

عَنْ عَطَاءٍ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ قَالَ: تَوَضَّأُ وَتُصَلِّي. ❸

''عطاء نے حاملہ کے متعلق جسے خون نظر آئے یہ کہا: ''وہ وضو کرکے نماز ادا کرے۔''

979۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ..........

عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ. ❹

یونس کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: ''وہ مستحاضہ کی جگہ پر ہے۔''

980۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ جَرِيرٍ..........

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا يَكُونُ حَيْضٌ عَلَى حَمْلٍ. ❺

مغیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ''حمل حیض نہیں ہوتا۔''

981۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ..........

عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ قَالَ هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ. ❻

ہشام کہتے ہیں کہ حسن نے حاملہ کے متعلق کہا جسے خون نظر آئے: ''وہ استحاضہ والی کے مرتبہ پر ہے۔''

---

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 212/2، باب فی الحامل تری الدم أتصلی أم لا۔ نیز آئندہ (982) اثر ملاحظہ کیجئے۔

❷ صحیح: دیکھئے آئندہ اثر۔

❸ صحیح: ابن ابی شیبہ 12/2، فی الحامل تری الدم أتصلی أم لا۔

❹ صحیح: (975) کے تحت گذر چکا ہے۔ آئندہ (981) دیکھئے۔

❺ صحیح: سابق (972) ملاحظہ کیجئے۔

❻ صحیح: دیکھئے: گزشتہ (975، 979)

982- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ..........

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ: إِذَا رَأَتِ الْحَامِلُ الدَّمَ لَمْ تَدَعِ الصَّلَاةَ. ❶

مغیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ''حاملہ جب خون دیکھے تو نماز نہ چھوڑے۔''

983- أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ..........

عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَطَاءٍ وَالْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ أَنَّهُمَا قَالَا فِي الْحُبْلَى وَالَّتِي قَعَدَتْ عَنِ الْمَحِيضِ: إِذَا رَأَتْ الدَّمَ تَوَضَّأَتَا وَصَلَّتَا وَلَا تَغْتَسِلَانِ. ❷

حجاج کہتے ہیں کہ عطاء اور حکم بن عتیبہ دونوں نے حاملہ اور اس عورت کے متعلق جو حیض سے نا امید ہوگئی ہو، کہا: ''جب وہ دونوں خون دیکھیں تو وضو کریں اور نماز پڑھیں۔ غسل نہ کریں۔''

984- أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ عَنْ حَمَّادٍ..........

عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تَغْتَسِلَانِ وَتُصَلِّيَانِ. ❸

مطر کہتے ہیں کہ عطاء نے کہا: ''وہ دونوں غسل کریں اور نماز پڑھیں۔''

985- أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى الدِّمَشْقِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى..........

عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّ الْحُبْلَى لَا تَحِيضُ فَإِذَا رَأَتِ الدَّمَ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتُصَلِّ. ❹

عطاء بن ابو رباح کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''حاملہ حائضہ نہیں ہوسکتی۔ جب وہ خون دیکھے تو غسل کر کے نماز ادا کرے۔''

986- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ..........

عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْمَرْأَةِ إِذَا رَأَتْ الدَّمَ وَهِيَ تَمَخَّضُ قَالَ: هُوَ حَيْضٌ تَتْرُكُ الصَّلَاةَ. ❺

حکم کہتے ہیں کہ ابراہیم نے حاملہ عورت کے متعلق کہا کہ: ''جب اسے خون نظر آئے اور وہ خالص خون ہو تو وہ حیض ہے وہ نماز چھوڑ دے۔''

فوائد:...... یہی درست معلوم ہوتا ہے کہ اگر اثار وقرائن سے اس کا حیض ہونا معلوم ہوجائے تو اسی

---

❶ صحیح: دیکھئے گزشتہ (980، 976)

❷ ضعیف: حجاج بن ارطاۃ ضعیف ہے۔

❸ ضعیف: مطر عن عطاء ضعیف ہے۔

❹ حسن: عبدالرزاق (1214)

❺ اسناده قوی: ابن ابی شیبہ 213/2 باب مافيه اذا رأته وهي تطلق

کے احکام لاگو ہوں گے۔

987۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ..........

حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْمَرْأَةِ الْحَامِلِ إِذَا ضَرَبَهَا الطَّلْقُ وَرَأَتِ الدَّمَ عَلَى الْوَلَدِ فَلْتُمْسِكْ عَنِ الصَّلَاةِ؟ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: تُصَلِّي مَا لَمْ تَضَعْ. ❶

یونس کہتے ہیں کہ حسن نے حاملہ کے متعلق کہا کہ: ”جب اسے دردزہ شروع ہو اور بچہ کی پیدائش سے پہلے اسے خون نظر آئے تو وہ نماز سے رک جائے۔“ عبداللہ کہتے ہیں: ”جب تک وہ جنم نہ دے وہ نماز پڑھتی رہے۔“

[98]...... بَاب وَقْتِ النُّفَسَاءِ وَمَا قِيلَ فِيهِ

نفاس والی عورت کی مدت اوران اقوال کے متعلق جواس کے بارے میں منقول ہیں

988۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ..........

عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ فِي النُّفَسَاءِ: كَطُهْرِ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهَا. ❷

معمر کہتے ہیں کہ قتادہ رضی اللہ عنہ نے نفاس والی عورت کے متعلق کہا: ”اس کی حالت طہر کے دن اتنے ہی ہوں گے جتنے ان کی دیگر عورتوں کے ہوتے ہیں۔“

فوائد:...... ولادت کے بعد جاری ہونے والا خون نفاس کا خون کہلاتا ہے یہ احکامات کے اعتبار سے حیض کے مشابہہ ہے۔اس کی زیادہ سے زیادہ مدت 40 دن ہے۔محمد بن ابراہیم آل شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نفاس والی عورت کی اگر عادت 40 سے زائد گزارنے کی ہے تو ٹھیک ورنہ 40 دن کے بعد نماز، روزہ کا اہتمام کرے گی۔ (الفتاوی اللمرأة المسلمہ) یہی بات راجح معلوم ہوتی ہے (واللہ اعلم) نیز اس کی کم از کم مدت کے بارے بھی اختلاف ہے لہٰذا وہ جب بھی پہلے پاک ہوجائے تو وہ نماز روزے کا اہتمام کرے گی۔مذکورہ اثر میں ہے کہ نفاس میں مبتلا ہونے والی اگر شک میں مبتلا ہے تو وہ اپنے ساتھ کی عورتوں کے مطابق نفاس کا وقت گزارے گی۔

989۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ..........

حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ فِي النُّفَسَاءِ: تُمْسِكُ عَنِ الصَّلَاةِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فَإِنْ

یونس کہتے ہیں کہ حسن نے نفاس والی عورت کے متعلق کہا: ”وہ نماز سے چالیس دن رکی رہے۔اگر وہ پاکی دیکھے

---

❶ صحيح: ابن ابى شيبه 213/2 ❷ صحيح: مصنف عبدالرزاق (1200)

رَأَتِ الطُّهْرَ فَذَاكَ وَإِنْ لَمْ تَرَ الطُّهْرَ أَمْسَكَتْ عَنِ الصَّلَاةِ أَيَّامًا خَمْسًا سِتًّا: فَإِنْ طَهُرَتْ فَذَاكَ وَإِلَّا أَمْسَكَتْ عَنِ الصَّلَاةِ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْخَمْسِينَ، فَإِنْ طَهُرَتْ فَذَاكَ وَإِلَّا فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ. ❶

تو پاک ہی ہے اور اگر پاکی نہ دیکھے تو نماز سے پانچ چھ دن رک جائے۔ پھر اگر وہ پاکی دیکھے تو وہ پاک ہے وگرنہ وہ پچاس دن نماز سے رکی رہے اگر پاکی دیکھے تو وہ پاک ہے وگرنہ وہ استحاضہ والی ہے۔''

فوائد:...... راجح موقف یہی ہے کہ 40 دنوں کے بعد عورت استحاضہ کے حکم میں ہوگی۔ جیسا کہ امام ترمذی صحابہ اور اہل علم کا 40 دن پر اجماع نقل کرتے ہیں۔ (ترمذی، کتاب الطہارۃ حدیث 139 کے بعد) حسن رحمۃ اللہ علیہ (50) جب کہ شافعی (60) بتاتے ہیں بقیہ تقریباً سبھی 40 پر متفق ہیں۔

990۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ..........

عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ كَانَ لَا يَقْرَبُ النُّفَسَاءَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَقَالَ الْحَسَنُ: النُّفَسَاءُ خَمْسَةٌ وَأَرْبَعُونَ إِلَى خَمْسِينَ فَمَا زَادَ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ. ❷

حسن، عثمان بن ابو عاص کے متعلق کہتے ہیں کہ: ''کہ وہ چالیس دن تک نفاس والی عورت کے قریب نہ جاتے تھے۔'' اور حسن نے کہا: ''نفاس پینتالیس روز سے پچاس روز تک ہے جو اس سے زیادہ ہو وہ استحاضہ ہے۔''

991۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ..........

عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ: وَقْتُ النُّفَسَاءِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فَإِنْ طَهُرَتْ وَإِلَّا فَلَا تُجَاوِزْهُ حَتَّى تُصَلِّيَ. ❸

حسن کہتے ہیں کہ عثمان بن ابوالعاص نے کہا: ''نفاس والی عورت کی مدت چالیس روز ہے اگر پاک ہو جائے تو ٹھیک ورنہ اس سے آگے نہ گزرے حتی کہ نماز پڑھے۔''

992۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ..........

عَنْ أَشْعَثَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِنْ كَانَ

اشعث کہتے ہیں کہ عطاء نے کہا: ''اگر نفاس والی عورت کی

---

❶ ضعیف: (858) کے تحت گزر چکی ہے۔
❷ ضعیف: حسن کا عثمان سے سماع ثابت نہیں۔ مصنف عبدالرزاق (1201)
❸ ضعیف: البيهقي في الحيض 1/341، باب النفاس وعبدالرزاق (1202)

لِلنُّفَسَاءِ عَادَةٌ وَإِلَّا جَلَسَتْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً. ❶

کوئی عادت ہو تو ٹھیک ہے اگر نہیں تو وہ چالیس روز تک بیٹھی رہے۔''

فوائد:...... 40 دن کے بعد آنے والے خون کے بارے راجح بات یہی ہے جیسا کہ 988 کے تحت محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ کا قول بھی گزر چکا ہے۔

993۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.........

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: النِّفَاسُ حَيْضٌ. ❷

ابن جریج کہتے ہیں کہ عطاء نے کہا: ''نفاس بھی حیض ہی ہے۔''

فوائد:...... یہ اثر اگرچہ ثابت نہیں البتہ صحیح بات یہی ہے کہ دونوں احکام کے اعتبار سے یکساں ہیں کیونکہ حیض کا خون جو کہ حمل کے دوران بند ہو جاتا ہے اور بچے کی پرورش کا سبب بنتا ہے تو ولادت کے بعد وہی مسلسل جاری ہوتا ہے۔

994۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ.........

عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: تَنْتَظِرُ النُّفَسَاءُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ نَحْوَهَا. ❸

یوسف بن ماہک کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ''نفاس والی عورت چالیس دن تک انتظار کرے۔''

[99]...... بَابٌ فِي الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ تُصَلِّي فِي ثَوْبِهَا إِذَا طَهُرَتْ

حائضہ کے متعلق کہ جب وہ پاک ہو جائے تو اپنے انہی کپڑوں میں نماز پڑھ سکتی ہے

995۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي سَهْلٍ الْبَصْرِيِّ عَنْ مُسَّةَ.........

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَتِ النُّفَسَاءُ تَجْلِسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَكَانَتْ

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا: ''رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں نفاس والی عورتیں چالیس دن یا راتیں بیٹھتی تھیں اور ہم میں سے بعض عورتیں چہرے کی چھائیوں

---

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 368/4، باب ماقالوا فی النفساء

❷ ابن جریج مدلس عن سے روایت کرتا ہے۔

❸ صحیح: ابن ابی شیبہ 368/4، باب ماقالوا فی النفساء ، والبیهقی فی الحیض 341/1النفاس

إِحْدَانَا تَطْلِي الْوَرْسَ عَلَى وَجْهِهَا مِنَ الْكَلَفِ. ❶

کی وجہ سے ورس نامی گھاس کا لیپ کرتی تھیں۔''

فوائد:...... ''ورس'' نامی بوٹی فقط عرب میں یمن کے علاقے میں ہوتی ہے اور یہ رنگائی و لیپ وغیرہ کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔

996- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ جَلْدٍ..........

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ أَنَّ امْرَأَةً لِعَائِذِ بْنِ عَمْرٍو نُفِسَتْ فَجَاءَتْ بَعْدَمَا مَضَتْ عِشْرُونَ لَيْلَةً فَدَخَلَتْ فِي لِحَافِهِ فَقَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ قَالَتْ: أَنَا فُلَانَةُ إِنِّي قَدْ تَطَهَّرْتُ فَرَكَضَهَا بِرِجْلِهِ فَقَالَ: لَا تُغَرِّرِينِي عَنْ دِينِي حَتَّى تَمْضِيَ أَرْبَعُونَ لَيْلَةً. ❷

معاویہ بن قرۃ بیان کرتے ہیں کہ عائذ بن عمرو کی بیوی کو نفاس ہوا تو وہ بیس راتیں گذرنے کے بعد آئی اور ان کے لحاف میں داخل ہوتی تو انھوں نے کہا: ''یہ کون ہے؟'' اس نے کہا: ''میں فلاں ہوں کیونکہ میں پاک ہوگئی ہوں۔'' اس نے اسے اپنے پاؤں سے مارا اور کہا: ''تو مجھے میرے دین سے نہ پھسلا حتی کہ چالیس دن گذر جائیں۔''

997- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ..........

عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: النُّفَسَاءُ تَجْلِسُ نَحْوًا مِنْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا. ❸

یوسف بن ماہک کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ''نفاس والی عورتیں چالیس دن گذرنے کا انتظار کرے۔''

998- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: النُّفَسَاءُ تَنْتَظِرُ نَحْوًا مِنْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا. ❹

عمرو بن عون نے بھی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسی اسناد سے اسی طرح کہا۔

---

❶ صحيح: ابن ابی شيبه 368/4، باب ماقالوا فی النفساء كم تجلس حتی يغشاها زوجها۔ احمد 300/6، والحاكم 175/1

❷ ضعيف جداً: ابن ابی شيبه 367/4، باب ماقالوا فی النفساء كم تجلس حتی يغشاها زوجها والدار قطنی 222/1

❸ صحيح: دیکھیے سابقہ (994)

❹ صحيح: سابقہ ہی مکرر آئی ہے۔

999۔ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ..........

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْحَسَنَ قَالَ فِي النُّفَسَاءِ الَّتِي تَرَى الدَّمَ: تَرَبَّصُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ تُصَلِّي وَقَالَ الشَّعْبِيُّ شَهْرَيْنِ ثُمَّ هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ. ❶

معتمر اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ حسن نے نفاس والی جو خون دیکھے کے متعلق کہا: ''وہ چالیس دن انتظار کرے پھر نماز پڑھے۔'' شعبی نے کہا: ''دو ماہ انتظار، پھر بھی اگر وہ خون دیکھتی ہے تو وہ استحاضہ والی عورت کے مرتبہ پر ہے۔''

فوائد:...... دو ماہ والا قول جمہور کے نزدیک مرجوح ہے جیسا کہ گزر چکا ہے۔

1000۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ..........

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَفْطَسُ قَالَ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: الْمَرْأَةُ تَنْتَظِرُ مِنَ الْغُلَامِ ثَلَاثِينَ يَوْمًا وَمِنَ الْجَارِيَةِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا يَعْنِي النُّفَسَاءَ قَالَ مَرْوَانُ: هُوَ قَوْلُ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ هُمَا سَوَاءٌ. ❷

ابراہیم بن سلیمان افطس کہتے ہیں کہ میں نے علاء بن حارث سے سنا کہ مکحول نے کہا: ''عورت اگر لڑکے کو جنم دے تو تیس دن انتظار کرے، اگر لڑکی ہو تو چالیس دن انتظار کرے یعنی کہ نفاس والی عورت۔'' مروان کہتے ہیں: ''سعید بن عبدالعزیز کا قول بھی یہی ہے اور اوزاعی نے کہا: ''وہ دونوں برابر ہیں۔''

فوائد:...... درست یہی ہے کہ نفاس کے حوالے سے لڑکے اور لڑکی میں کوئی فرق نہیں۔

1001۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ..........

حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِذَا رَأَتِ الدَّمَ عِنْدَ الطَّلْقِ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ فَهُوَ مِنَ النِّفَاسِ. ❸

یونس، حسن سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ''جب عورت کو دردزہ کے وقت ایک یا دو دن پہلے خون نظر آئے تو وہ نفاس ہوگا۔''

فوائد:...... سابقہ اقوال کے مطابق یہی درست معلوم ہوتا ہے کہ یہ حیض یا نفاس کا خون شمار کیا جائے اگرچہ عطاء رحمہ اللہ کی رائے اس کے برعکس ہے (واللہ اعلم)

---

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 4/368۔367 باب ماقالوا فی النفساء

❷ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔

❸ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔

1002۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ..........

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ وَهِيَ تَطْلُقُ قَالَ: تَصْنَعُ مَا تَصْنَعُ الْمُسْتَحَاضَةُ. ❶

ابن جریج ،عطاء سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اس حاملہ عورت کے متعلق کہا: جسے دردِ زہ کی حالت میں خون نظر آئے کہ: ''وہ ایسے ہی کرے جیسے مستحاضہ کرتی ہے۔''

[100]...... بَابُ الْمَرْأَةِ تُجْنِبُ ثُمَّ تَحِيضُ

اس عورت کا بیان جو پہلے جنبی ہو اور پھر اسے حیض آ جائے

1003۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ..........

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْمَرْأَةِ تُجْنِبُ ثُمَّ تَحِيضُ قَالَ: تَغْتَسِلُ. ❷

مغیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ''جس عورت کو جنابت کی حالت میں حیض آئے وہ غسل کرے۔''

فوائد:...... دورانِ جنابت حیض آنے پر غسل ضروری معلوم نہیں ہوتا کیونکہ غسل سے مقصود طہارت کا حصول ہے جب کہ دوران حیض وہ ناممکن ہے۔لہٰذا یہ کارلاحاصل کی طرح ہے بہرحال اگر غسل کر لیا جائے تو کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا جبکہ بہت سے ائمہ کے اقوال بھی اس کے مؤید ہیں۔(واللہ اعلم)

1004۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ..........

عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ. ❸

ہشام حسن سے اسی طرح کی روایت بیان کرتے ہیں۔

1005۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ..........

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ الْحَيْضُ أَكْبَرُ. ❹

علاء بن مسیّب ،عطاء سے روایت کرتے ہیں کہ ''حیض (ناپاکی سے) بڑھ کر ہے۔''

فوائد:...... عطاء رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی موقف ہے کہ حیض جنابت کی بنسبت بڑی ناپاکی ہے لہٰذا حیض کی موجودگی میں جنابت کا غسل چنداں اہم نہیں۔

1006۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ..........

---

❶ صحيح: ابن ابی شيبه 213/2 باب فی الحامل تری الدم

❷ صحيح: ابن ابی شيبه 77/1 باب فی المرأة تجنب ثم تحيض ، وعبدالرزاق (1059)

❸ صحيح: عبدالرزاق (1300)

❹ صحيح : عبدالرزاق (1060)

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ غَشِيَ امْرَأَتَهُ فَحَاضَتْ فَقَالَ: تَغْتَسِلُ أَحَبُّ إِلَيَّ. ❶

مغیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نے اس شخص کے متعلق کہا جس نے اپنی بیوی سے صحبت کی پھر اسے حیض آئے: ''میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ وہ غسل کرے۔''

1007ـ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ..........

عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَالنَّخَعِيِّ قَالَا لِتَغْتَسِلْ مِنَ الْجَنَابَةِ. ❷

حجاج کہتے ہیں عطاء اور نخعی دونوں نے کہا کہ: ''اسے چاہیے وہ غسل جنابت کرے۔''

1008ـ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ حَمَّادٍ..........

عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَ ذٰلِكَ. ❸ عامر احوال کہتے ہیں کہ حسن نے بھی اسی طرح کہا۔

1009ـ أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ..........

حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ: سُئِلَ عَنْهَا حَمَّادٌ فَقَالَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ: تَغْتَسِلُ. ❹

علاء بن مسیّب کہتے ہیں کہ حماد سے اس کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا: ابراہیم کہتے ہیں: ''وہ غسل کرے۔''

1010ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ..........

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: تَغْتَسِلُ. ❺

محمد بن سالم کہتے ہیں کہ شعبی نے کہا: ''وہ غسل کرے۔''

[101]...... بَابُ الْحَائِضِ تَوَضَّأُ عِنْدَ وَقْتِ الصَّلَاةِ

حیض والی عورت کا نماز کے وقت غسل کرنا

1011ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ..........

---

❶ صحیح: (1003) کے تحت گزر چکی ہے۔

❷ ضعیف: حجاج بن ارطاۃ ضعیف ہے۔

❸ صحیح: دیکھئے۔(1004)

❹ صحیح: ابن ابی شیبه 77/1 باب فی المرأة تجنب ثم تحیض

❺ ضعیف: دارمی منفرد ہیں۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ يَقُولُ: كَانَ يُعْجِبُهُمْ فِي الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ أَنْ تَوَضَّأَ وُضُوئَهَا لِلصَّلَاةِ ثُمَّ تُسَبِّحَ اللّٰهَ وَتُكَبِّرَهُ فِي وَقْتِ الصَّلَاةِ. ❶

یحییٰ بن ایوب کہتے ہیں کہ میں نے حکم بن عتیبہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''لوگ حائضہ کے متعلق یہ پسند کرتے تھے کہ وہ نماز کے وضو کی طرح وضو کرے پھر وہ نماز کے وقت اللہ کی تکبیر اور تسبیح بیان کرے۔''

فوائد:...... حائضہ کے لیے ذکر واذکار کی ممانعت نہیں، جیسا کہ حج میں حائضہ عورت کو سوائے طواف کے تمام احکام بجالانے ہوتے ہیں اس کی دلیل صحیح بخاری میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حائضہ تکبیر وتہلیل وغیرہ کرسکتی ہے لیکن ہر نماز کے وقت وضو کرکے اس کا اہتمام کرنا، اس کی کوئی دلیل نہیں ملتی، لہٰذا یہ ضروری نہیں۔

1012ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ....

عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ الْحَائِضُ تَتَوَضَّأُ عِنْدَ وَقْتِ كُلِّ صَلَاةٍ وَتَذْكُرُ اللّٰهَ فَقَالَ: مَا وَجَدْتُ لِهَذَا أَصْلًا. ❷

سلیمان تیمی کہتے ہیں کہ میں نے ابوقلابہ سے کہا: ''حیض والی عورت ہر نماز کے وقت وضو کرے اور اللہ کا ذکر کرے؟'' توانہوں نے کہا: ''میں نے اس کی کوئی دلیل نہیں پائی۔''

1013ـ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ............

حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الصَّدَفِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ الْمَرْأَةَ الْحَائِضَ عِنْدَ أَوَانِ الصَّلَاةِ أَنْ تَوَضَّأَ وَتَجْلِسَ بِفِنَاءِ مَسْجِدِهَا فَتَذْكُرَ اللّٰهَ وَتُسَبِّحَ. ❸

خالد بن یزید صدفی اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ عقبہ بن عامر جہنی حیض والی عورت کو حکم دیا کرتے تھے کہ: ''وہ نماز کے وقت وضو کرے اور اپنی مسجد کے صحن میں بیٹھ کر اللہ کا ذکر اور تسبیح بیان کرے۔''

1014ـ حَدَّثَنَا يَعْلَى............

---

❶ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔

❷ صحیح: ابن ابی شیبه 342/2، باب الحائض هل تسبح؟

❸ خالد بن یزید الصدفی کا ترجمه نهیں ملا، ابن ابی شیبه 343/2

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ أَتَقْرَأُ؟ قَالَ: لَا إِلَّا طَرَفَ الْآيَةِ وَلَكِنْ تَوَضَّأُ عِنْدَ وَقْتِ كُلِّ صَلَاةٍ ثُمَّ تَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَتُسَبِّحُ وَتُكَبِّرُ وَتَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ. ❶

عبدالملک کہتے ہیں کہ عطاء سے حیض والی عورت کے متعلق پوچھا گیا کہ وہ قرآن پڑھے؟ انہوں نے کہا: ''چند آیات کے ٹکڑوں کے علاوہ کچھ نہ پڑھے لیکن ہر نماز کے وقت وضو کرے پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور تسبیح، تکبیر کہے اور اللہ عزوجل سے دعا کرے۔''

فوائد:...... حائضہ وجنبی کے قرآن پڑھنے کے متعلق اختلاف ہے کیونکہ اس کے متعلق وارد ہونے والی تقریباً تمام روایات ضعیف ہیں لہٰذا ابن باز رحمہ اللہ ان اقوال کو جمع کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ علما کے دو اقوال میں سے صحیح ترین قول یہ ہے کہ حیض ونفاس والی عورت کے لیے قرآن پڑھنا جائز ہے، رہا جنبی تو وہ جب تک غسل نہ کرے قرآن نہیں پڑھ سکتا۔ (فتاویٰ ابن باز مترجم 50/1) فرق اس لیے بھی درست ہے کہ حائضہ کے لیے حقیقی مجبوری ہے کہ وہ ایک مدت تک پاک نہیں ہوسکتی جب کہ جنبی آدمی اگلی گھڑی طہارت حاصل کرسکتا ہے۔ وہ اگر شائق تلاوت ہے تو فوراً غسل کرلے۔

1015۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ..........

حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ وَهُوَ يَحْيَى بْنُ أَبِي عَمْرٍو مِنْ أَهْلِ الرَّمْلَةِ حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ قَالَ: تُؤْمَرُ الْحَائِضُ تَتَوَضَّأُ عِنْدَ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ وَتَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَتَذْكُرُ اللَّهَ. ❷

شیبانی اور یحییٰ بن ابوعمرو ہیں جو اہل رملہ سے تھے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں مکحول نے بیان کیا کہ: ''حائضہ عورت کو نماز کے اوقات میں وضو کرنے اور قبلہ رخ ہوکر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کا حکم دیا جائے۔''

[102]...... بَابٌ فِي الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ
حیض والی عورت روزے کی قضا کرے اور نماز کی قضا نہ کرے

1016۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ..........

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا سَمِعَ الْحَائِضُ وَالْجُنُبُ السَّجْدَةَ يَغْتَسِلُ

حماد، ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ''جب حیض والی عورت اور جنبی سجدہ تلاوت سنیں تو جنبی

❶ صحيح: ابن ابی شیبه 342/2

❷ صحيح: دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

الْجُنُبُ وَيَسْجُدُ وَلَا تَقْضِي الْحَائِضُ لِأَنَّهَا لَا تُصَلِّي. ❶
غسل کرے اور سجدہ کرے اور حائضہ سجدہ نہ کرے کیونکہ وہ نماز نہیں پڑھتی۔''

فوائد:...... سجدۂ تلاوت کے بارے فقہاء میں اختلاف ہے راجح یہی ہے کہ یہ سنت ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ کے بارے آتا ہے کہ انہوں نے جمعہ کے دن منبر پر سورۂ نحل پڑھی تو نیچے اتر کر سجدہ کیا جبکہ اگلے جمعے پھر تلاوت کی تو سجدہ نہ کیا اور کہا کہ ہمیں ان کا حکم نہیں (مفہوم: بخاری) لہٰذا جب یہ ضروری قرار نہیں پایا تو جنبی وحائضہ کے لیے اس کی ادائیگی لازم قرار نہ پائی البتہ جنبی اگر غسل کرکے سجدہ کرلے تو یہ اس کے حق میں بہتر ہے ماسوائے حائضہ کے کہ وہ اس قابل نہیں۔

1017- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ..........

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْحَائِضِ تَسْمَعُ السَّجْدَةَ قَالَ: لَا تَقْضِي. ❷
مغیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نے حائضہ کے متعلق کہا کہ: ''جب وہ آیت سجدہ سنے تو سجدہ نہ کرے۔''

1018- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ وَجَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ سَعِيدٍ..........

عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهَا شَيْءٌ. ❸
ابو معشر کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ''اس کے ذمہ کچھ نہیں ہے۔''

1019- أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ مُعَتِّبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ..........

عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنَّا نَحِيضُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَا يَأْمُرُ امْرَأَةً مِنَّا بِرَدِّ الصَّلَاةِ. ❹
اسود کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حائضہ ہوتی تھیں تو آپ ﷺ ہم میں سے کسی کو نماز لوٹانے کا حکم نہ دیتے تھے۔''

1020- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ..........

عَنْ مُعَاذَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ أَتَقْضِي إِحْدَانَا صَلَاةَ أَيَّامِ حَيْضِهَا؟ فَقَالَتْ أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ؟ قَدْ كَانَتْ إِحْدَانَا
معاذ کہتے ہیں کہ کسی عورت نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: ''کیا ہم سے کوئی حیض کے دنوں کی نماز کی قضا کرے؟'' انہوں نے کہا: ''کیا تم حروریہ ہو؟'' ہمیں

❶ صحیح: مصنف عبدالرزاق (1232) وابن ابی شیبہ 2/340 باب الحائض لاتقضی الصلاۃ
❷ صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔
❸ صحیح: سابقہ دونوں آثار ملاحظہ کیجئے۔
❹ ضعیف: ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب ماجاء فی قضاء رمضان (1670)

تَحِيضُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَا تُؤْمَرُ بِقَضَاءٍ. ❶

رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں حیض آتا تھا تو آپ ﷺ ہمیں نماز کی قضا کا حکم نہیں دیتے تھے۔''

فوائد:...... ''حروریہ'' یہ حروراء مقام کی طرف نسبت ہے جو کہ کوفہ کے قریب ہے یہ خارجیوں کے لیے بولا جانے والا لفظ ہے کیونکہ انہوں نے سب سے پہلے خروج کر کے اس مقام پر اجتماع کیا تھا یہ دور صحابہ میں ظاہر ہونے والا انتہائی متشدد گروہ تھا جو کہ مرتکب کبیرہ کو کافر گردانتے تھے۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم انہیں ''کلاب النار'' کے لقب سے موسوم کرتے تھے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ حائضہ روزوں کے ساتھ فوت شدہ نمازوں کی بھی قضائی دے گی۔ جبکہ مذکورہ حدیث کے مطابق حائضہ پر نمازوں کی قضائی لازم نہیں۔

1021۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ عَنْ مُعَاذَةَ قَالَ أَبُو النُّعْمَانِ: كَأَنَّ حَمَّادًا فَرَّقَ حَدِيثَ أَيُّوبَ فَجَاءَ بِهَذَا. ❷

ابو نعمان نے کہا: ''گویا کہ حماد نے ایوب کی حدیث کو ٹکڑے کر کے اس ٹکڑے کو بیان کیا ہے۔''

فوائد:...... مذکورہ اثر سے واضح ہوا کہ سلف صالحین پوری حدیث کی بجائے صرف مطلوبہ ٹکڑے کو بیان کرنا جائز سمجھتے تھے۔

1022۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ............

عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَامِرٍ قَالَ: إِذَا سَمِعَتِ الْحَائِضُ السَّجْدَةَ فَلَا تَسْجُدْ. ❸

عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ عامر نے کہا: ''جب حائضہ عورت آیت سجدہ سنے تو سجدہ نہ کرے۔''

1023۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ............

عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: لَا تَسْجُدُ الْمَرْأَةُ الْحَائِضُ إِذَا سَمِعَتْ السَّجْدَةَ. ❹

خالد حذاء کہتے ہیں کہ ابو قلابہ نے کہا: ''حائضہ آیت سجدہ سننے پر سجدہ نہ کرے۔''

---

❶ متفق عليه: البخاری، كتاب الحيض، باب لاتقضى الحائض الصلاة (321) ومسلم كتاب الحيض، باب وجوب قضاء

❷ صحيح مسلم، كتاب الحيض (335)

❸ اسناده ضعيف: لیکن اثر بعد والے آثار سے قوت حاصل کر لیتا ہے۔

❹ صحيح: دارمی منفرد ہیں۔

1024۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدٍ..........

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ لِلْحَائِضِ أَنْ تَسْجُدَ إِذَا سَمِعَتِ السَّجْدَةَ. ❶

حسن بن عبیداللہ کہتے ہیں کہ ابراہیم حائضہ عورت کے لیے اس بات کو برا سمجھتے تھے کہ وہ سجدہ سن کر سجدہ کرے۔''

1025۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَوْنٍ ....

عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَجْلَانَ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النُّفَسَاءِ وَالْحَائِضِ هَلْ تَقْضِيَانِ الصَّلَاةَ إِذَا تَطَهَّرْنَ؟ قَالَ: هُوَ ذَا أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ فَلَوْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ أَمَرْنَا نِسَائَنَا بِذٰلِكَ. ❷

ابوغالب عجلان کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے حیض اور نفاس والی عورت کے متعلق پوچھا کہ جب وہ پاک ہو جائے تو نماز کی قضا کرے؟ انہوں نے کہا: ''یہ رسول اللہ ﷺ کی بیویاں ہیں اگر وہ ایسا کرتی ہیں تو ہم بھی اپنی بیویوں کو ایسا کرنے کا حکم دیں۔''

1026۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ لَيْثٍ ....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَتِ امْرَأَةٌ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ: أَقْضِي مَا تَرَكْتُ مِنْ صَلَوَاتِي فِي الْحَيْضِ عِنْدَ الطُّهْرِ؟ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ؟ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَتْ إِحْدَانَا تَحِيضُ وَتَطْهُرُ فَلَا يَأْمُرُنَا بِالْقَضَاءِ. ❸

عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی تو اس نے کہا: ''میں نے جو نمازیں حیض میں چھوڑی ہیں کیا پاکی کے بعد ان کی قضا کروں؟'' انہوں نے کہا: ''کیا تو حروریہ ہے؟ ہم میں سے کوئی جب رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں حائضہ ہو کر غسل طہارت کرتی تو آپ ﷺ نماز قضا کرنے کا حکم نہیں دیتے تھے۔''

1027۔ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ....

عَنْ كَثِيرٍ أَبِي إِسْمَعِيلَ قَالَ: قُلْتُ لِفَاطِمَةَ يَعْنِي بِنْتَ عَلِيٍّ أَتَقْضِينَ صَلَاةَ

کثیر بن اسماعیل کہتے ہیں کہ میں نے فاطمہ یعنی علی کی بیٹی سے کہا: ''کیا تم حیض کے دنوں کی نمازوں کی قضا کرتی

---

❶ صحيح: ابن ابی شیبہ 14/2

❷ صحيح: دارمی منفرد ہیں۔

❸ متفق عليه: (1019) (1020) (1021) کے تحت یہ حدیث گزر چکی ہے۔

أَيَّامِ حَيْضِكِ؟ قَالَتْ: لَا. ❶

ہو؟۔'' انہوں نے کہا: ''نہیں۔''

1028۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ قَالَ ....

سَمِعْتُ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ سَأَلَتْهَا امْرَأَةٌ أَتَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلَاةَ؟ قَالَتْ: أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ؟ قَدْ حِضْنَ نِسَاءُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَهُنَّ يَجْزِينَ قَالَ عَبْد اللَّهِ: مَعْنَاهُ أَنَّهُنَّ لَا يَقْضِينَ. ❷

معاذہ کہتی ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی عورت نے پوچھا: ''کیا حائضہ اپنی ان دنوں کی نماز کی قضا کرے؟۔'' تو انہوں نے کہا: ''کیا تو حروریہ ہے؟ رسول اللہ ﷺ کی ازواج کو حیض آیا تو آپ نے ان کو حکم دیا کہ وہ کافی ہیں۔'' عبداللہ کہتے ہیں: ''اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ قضا نہ کریں۔''

[103]...... بَاب الْحَائِضُ تَذْكُرُ اللَّهَ وَلَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ

حائضہ عورت کا اللہ عزوجل کا ذکر کرے اور قرآن نہ پڑھے

1029۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ............

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: الْحَائِضُ وَالْجُنُبُ يَذْكُرَانِ اللَّهَ وَيُسَمِّيَانِ. ❸

مغیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ''حائضہ اور جنبی اللہ کا ذکر کرسکتے ہیں اور نام لے سکتے ہیں۔''

فوائد:...... حائضہ وجنبی کے لیے اذکار کرنے میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ ہروقت اللہ کا ذکر کرتے رہتے تھے (مسلم وابوداؤد) نیز آپ ﷺ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دورانِ حج جب وہ حائضہ ہوگئیں تو انہیں فرمایا تھا کہ طواف کے علاوہ سبھی افعال سرانجام دو (بخاری) لہٰذا مذکورہ دلائل کے بعد اذکار کی مشروعیت میں کوئی شک وشبہ نہیں رہتا۔

1030۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ.........

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: بَلَغَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُمَا قَالَا: لَا يَقْرَأُ الْجُنُبُ وَالْحَائِضُ آيَةً تَامَّةً يَقْرَآنِ الْحَرْفَ. ❹

سفیان کہتے ہیں مجھے خبر ملی کہ ابراہیم اور سعید بن جبیر دونوں نے کہا: ''جنبی اور حیض والی عورت پوری آیت نہ پڑھیں۔ قرآن کا کوئی ٹکڑا یا حرف پڑھ لیں۔''

---

❶ ضعيف: ابن ابی شيبه 340/2 باب الحائض لاتقضی الصلاة

❷ صحيح مسلم، كتاب الحيض (335) (68)

❸ صحيح: مصنف عبدالرزاق (1305)

❹ ضعيف: ابن ابی شيبه 102/1 باب من رخص للجنب أن يقراء من القران

فوائد:...... آیت قرآن کریم کی ایک چھوٹی سے چھوٹی اکائی ہے۔ایک آیت پڑھنا گویا قرآن کی تلاوت کرنا ہے۔جبکہ ایک آیت سے بھی کم پڑھنا تلاوت کے زمرے میں نہیں آتا بلکہ اذکار و دعا کی قسم بن جاتی ہے۔لہٰذا جو اہل علم جنبی و حائضہ کے لیے تلاوت کو ناجائز تصور کرتے ہیں ان کے نزدیک وہ قرآن کی مکمل آیت تلاوت نہیں کر سکتے۔جب کہ آیت کا کچھ حصہ پڑھنا اس کے لیے جائز ہے جیسا کہ ان کے لیے اذکار کے جواز کی گزشتہ فوائد میں بحث گزر چکی ہے۔

1031- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ..........

عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ: الْجُنُبُ وَالْحَائِضُ لَا يَقْرَأَانِ الْقُرْآنَ. ❶

فراس کہتے ہیں کہ عامر نے کہا: ''حائضہ اور جنبی قرآن نہ پڑھیں۔''

1032- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ ....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ أَوْ يَنْهَى أَنْ يَقْرَأَ الْجُنُبُ. قَالَ شُعْبَةُ: وَجَدْتُ فِي الْكِتَابِ وَالْحَائِضُ. ❷

ابراہیم کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو ناپسند سمجھتے تھے یا اس بات سے منع کرتے تھے: ''کہ جنبی قرآن پڑھیں۔'' شعبہ کہتے ہیں: ''میں نے حائضہ کے متعلق بھی کتاب میں پایا۔''

فوائد:...... حائض و جنبی کے حق میں تلاوت قرآن مکروہ ہونا ہی راجح معلوم ہوتا ہے۔جیسا کہ عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے نیز جواز قراءت کے بارے میں ابن عباس علیہ السلام سے بھی ان کا قول بخاری میں تعلیقاً مروی ہے۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی ایام حیض میں عائشہ رضی اللہ عنہا کو سوائے طواف کے سبھی افعال حج کی ادائیگی کی اجازت سے والی حدیث سے اس کے جواز کی طرف ہی گئے ہیں۔جبکہ دوسری طرف تلاوت قرآن کی ممانعت کے بارے آنے والی تقریباً تمام روایات ضعیف ہیں جن کو بنیاد بنا کر ائمہ نے اس کی تلاوت کو ناجائز ٹھہرایا ہے لہٰذا طرفین کے دلائل سے تلاوت قرآن کی کراہت راجح معلوم ہوتی ہے۔(واللہ اعلم)

1033- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ....

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَرْبَعَةٌ لَا يَقْرَئُونَ الْقُرْآنَ عِنْدَ الْخَلَاءِ وَفِي

حماد کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: چار شخص قرآن نہ پڑھیں: ''بیت الخلاء میں جانے والا، حمام میں جانے والا،

---

❶ حسن: ابن ابی شیبه 102/1، 103 باب من كره أن يقرأ الجنب القرآن

❷ صحيح: مصنف عبدالرزاق (1307) و ابن ابی شیبه 102/1

الْحَمَّامِ وَالْجُنُبُ وَالْحَائِضُ إِلَّا الْآيَةَ وَنَحْوَهَا لِلْجُنُبِ وَالْحَائِضِ. ❶

جنبی اور حائضہ مگر ایک آیت یا اس کے قریب پڑھ لینا جنبی اور حائضہ کے لئے جائز ہے۔"

1034۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ..........

عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَحَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالُوا: الْحَائِضُ وَالْجُنُبُ يَسْتَفْتِحُونَ الْآيَةَ وَلَا يُتِمُّونَ آخِرَهَا. ❷

حجاج نے کہا کہ عطاء اور حماد، ابراہیم اور سعید بن جبیر نے کہا: "حائضہ اور جنبی کوئی آیت شروع کریں تو اسے آخر تک پورا نہ کریں۔"

1035۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ..........

عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ فِي الْحَائِضِ قَالَ: لَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ. ❸

عاصم احول کہتے ہیں کہ ابو عالیہ نے حائضہ کے متعلق کہا: "وہ قرآن نہ پڑھے۔"

1036۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا السَّائِبُ بْنُ عُمَرَ..........

عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَرْقِي أَسْمَاءَ وَهِيَ عَارِكٌ. ❹

ابن ابوملیکہ کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا حیض کی حالت میں اسماء کو دم کرتی تھیں۔"

1037۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ..........

حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: الْجُنُبُ يَذْكُرُ اسْمَ اللّٰهِ. ❺

ہشام کہتے ہیں کہ قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: "جنبی اللہ کا ذکر کرسکتا ہے۔"

1038۔ أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ..........

عَنْ سَيَّارٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: لَا يَقْرَأُ الْجُنُبُ وَلَا الْحَائِضُ وَلَا يَقْرَأُ فِي الْحَمَّامِ وَحَالَانِ لَا يَذْكُرُ الْعَبْدُ

سیار نے کہا: ابو وائل کہتے تھے: "کہا جاتا تھا کہ جنبی، حائضہ اور حمام میں جانے والا قرآن نہ پڑھے۔ دو حالتیں ایسی ہیں جن میں بندہ اللہ کا ذکر نہ کرے۔ بیت الخلاء میں

---

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 114/1، باب الرجل یذکراللّٰه وهو علی الخلاء أو یجامع

❷ ضعیف: ابن ابی شیبہ 102/1من رخص للجنب أن یقرأ القرآن

❸ صحیح: ابن ابی شیبہ 103/1، باب من رخص للجنب

❹ صحیح: ابن ابی ملیکہ، وہ **عبداللہ بن عبیداللہ** ہے۔

❺ صحیح: عبدالرزاق (1302)

فِيهِـمَا اللّٰهَ عِنْدَ الْخَلَاءِ وَعِنْدَ الْجِمَاعِ إِلَّا أَنَّ الـرَّجُلَ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ بَدَأَ فَسَمَّى اللّٰهَ. ❶

اور صحبت کے وقت، جب آدمی اپنی بیوی کے پاس جائے تو بسم اللہ سے شروع کرے۔''

فوائد:...... ''کہا جاتا تھا'' اس سے واضح ہوتا ہے کہ کوئی صریح دلیل نہ تھی البتہ لوگوں میں یہ بات مشہور تھی کہ (۱) حائضہ وجنبی (۲) حمام میں داخل ہونے والا (''حمام'' عرب میں جسم کو گرمانے، اس میں پسینے کے ذریعے فاسد مادوں کے اخراج کے لیے کمرے بنائے ہوتے تھے جن میں لوگ کپڑے وغیرہ اتار کر داخل ہوتے) (۳) بیت الخلاء جانے والا (۴) جماع کرنے والا، یہ تلاوت نہ کریں۔ یعنی ان حالتوں میں تلاوت ادب کے خلاف سمجھی جاتی تھی۔ لیکن حیض وجنابت کا حکم ذرا مختلف ہے جیسا کہ گزر چکا ہے۔

1039۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى............

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ تَقْرَأُ قَالَ: لَا إِلَّا طَرَفَ الْآيَةِ. ❷

عبدالملک کہتے ہیں کہ عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے حائضہ کے متعلق پوچھا گیا کہ: ''کیا وہ قرآن پڑھ سکتی ہے؟'' انہوں نے کہا: ''آیات کے ٹکڑوں کے علاوہ اور کچھ نہیں پڑھ سکتی۔''

1040۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ..........

عَنْ أَبِي عَطَّافٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَرْبَعٌ لَا يَحْرُمْنَ عَلَى جُنُبٍ وَلَا حَائِضٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ سُئِلَ أَبُو مُحَمَّد عَبْدِ اللّٰهِ يَقْرَأُ الْجُنُبُ آيَةً آيَةً؟ قَالَ: لَا يُعْجِبُنِي. ❸

ابو عطاف کہتے ہیں کہ ابوہریرۃ نے کہا: ''چار چیزیں ایسی ہیں جو جنبی اور حائضہ پر حرام نہیں ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ'' ابومحمد عبداللہ (دارمی) سے پوچھا گیا کہ کیا جنبی ایک ایک آیت پڑھ سکتا ہے؟ انہوں نے کہا: مجھے اچھا نہیں لگتا (کہ وہ ایسا کرے۔)

[104]...... بَاب الْحَائِضِ تَسْمَعُ السَّجْدَةَ فَلَا تَسْجُدُ

حائضہ سجدہ سنے تو سجدہ نہ کرے

1041۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ

---

❶ صحيح: أخرجه مختصراً ابن ابی شیبه 102/1، باب من كره أن يقرأ الجنب القرآن

❷ صحیح: دیکھئے سابقہ (1014) ❸ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔

عُبَيْدِ اللهِ............

عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْحَائِضِ تَسْمَعُ السَّجْدَةَ؟ قَالَ: لَا تَسْجُدُ لِأَنَّهَا صَلَاةٌ. ❶

مسلم بن صبیح سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے حیض والی عورت کے متعلق پوچھا گیا: ''کیا وہ سجدہ کرے؟۔'' انہوں نے کہا: ''وہ سجدہ نہ کرے کیونکہ وہ نماز ہی ہے۔''

فوائد:...... حائضہ عورت جب اس سے بہتر فعل نماز ادا نہیں کرسکتی تو اس کے لیے سجدہ کیسے ضروری ہوسکتا ہے۔ جبکہ اس کا حکم بھی ندب ہے۔

1042۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ............

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَأَبِي الضُّحَى قَالَا: لَا تَسْجُدُ. ❷

حسن بن عبیداللہ کہتے ہیں کہ ابراہیم اور ابوضحیٰ دونوں نے کہا: ''وہ سجدہ نہ کرے۔''

1043۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ............

عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَا: لَيْسَ عَلَيْهَا ذَاكَ الصَّلَاةُ أَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ. ❸

حجاج کہتے ہیں کہ ابراہیم اور سعید بن جبیر نے کہا: ''حائضہ پر سجدہ فرض نہیں ہے۔ نماز فرضیت میں اس سے بڑھ کر ہے۔''

1044۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ............

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: مُنِعَتْ خَيْرًا مِنْ ذٰلِكَ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ. ❹

ابن جریج کہتے ہیں کہ عطاء نے کہا: ''حیض والی عورت سجدہ سے بہتر چیز سے روک دی گئی یعنی نماز سے۔''

1045۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ............

عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا تَسْجُدُ. ❺

اشعث کہتے ہیں کہ حسن نے کہا کہ: ''وہ سجدہ نہ کرے۔''

---

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ 14/2

❷ صحیح: ابن ابی شیبہ 14/2 باب الحائض تسمع السجدة

❸ ضعیف: ابن ابی شیبہ 14/2 باب الحائض تسمع السجدة

❹ اسنادہ ضعیف: لیکن ماقبل و مابعد سے تقویت حاصل ہوجاتی ہے، ابن ابی شیبہ 14/2 الحائض تسمع السجدة

❺ صحیح: ابن ابی شیبہ 14/2 الحائض تسمع السجدة

1046ـ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ..........

عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى الطُّهْرَ فَتَسْمَعُ السَّجْدَةَ؟ قَالَ: لَا تَسْجُدُ حَتّٰى تَغْتَسِلَ. ❶

یونس کہتے ہیں کہ زہری نے اس عورت کے متعلق جسے پاکی نظر آئے اور وہ سجدہ کی آیت سنے، فرمایا: تو وہ سجدہ نہ کرے حتی کہ غسل کرے۔

1047ـ أَخْبَرَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ذَرًّا عَنْ وَائِلِ بْنِ مُهَانَةَ..........

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِلنِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ لَيْسَتْ مِنْ عِلْيَةِ النِّسَاءِ لِمَ؟ أَوْ بِمَ؟ أَوْ فِيمَ؟ قَالَ: إِنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ قَالَ: وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ: مَا مِنْ نَاقِصِي الدِّينِ وَالْعَقْلِ أَغْلَبَ لِلرِّجَالِ ذَوِي الْأَمْرِ عَلَى أَمْرِهِمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَ رَجُلٌ لِعَبْدِاللّٰهِ: مَا نُقْصَانُ عَقْلِهَا؟ قَالَ جُعِلَتْ شَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ. قَالَ: سُئِلَ مَا نُقْصَانُ دِينِهَا؟ قَالَ: تَمْكُثُ كَذَا وَكَذَا مِنْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لَا تُصَلِّي لِلّٰهِ صَلَاةً. ❷

عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عورتوں سے فرمایا: ''صدقہ کرو کیونکہ تم زیادہ آگ والیاں ہو۔'' تو ایک عورت نے جو اونچے درجے والی عورتوں میں سے نہیں تھی، کہا کیوں؟ کس وجہ سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیونکہ تم زیادہ لعنت کرتی ہو اور شوہروں کی ناشکری کرتی ہو۔'' ابن مہانہ کہتے ہیں کہ عبداللہ نے یہ بھی کہا: ''دین اور عقل میں ناقص ہو کر عورتوں سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے جو اختیار والے مردوں کے اختیار پر غالب ہو۔'' ایک شخص نے کہا: ان کی عقل میں کیا نقصان ہے؟ تو انہوں نے کہا: دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر قرار دی گئی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پوچھا گیا کہ ان کے دین کا کیا نقصان ہے؟ انہوں نے کہا: ''وہ کئی کئی رات اور دن رکی رہتی ہیں اور اللہ کے لیے نماز نہیں پڑھتیں۔''

فوائد:...... اس حدیث سے درج ذیل باتیں معلوم ہوئیں: (۱) عورتوں کی خطاؤں کی کثرت کی بنا پر انہیں صدقے کا خصوصی حکم ہے (۲) صدقہ جہنم کی آگ کو ٹھنڈا کرنے اور مصائب سے چھٹکارے کا سبب ہے (۳) جہنم میں اکثر آبادی عورتوں کی ہوگی اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ خاوندوں کی ناشکری اور آپس میں لعن

---

❶ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔

❷ حسن: وائل بن کی وجہ سے۔

طعن بہت کرتی ہیں (۴) عورت، مرد کے مقابلہ میں دینی اور دنیوی اعتبار سے کم ہے (۵) دو عورتوں کی گواہی ان کے نقصانِ عقل کی وجہ سے ایک مرد کے قائم مقام ہوگی۔ انفرادی اعتبار سے اگر چہ کوئی عورت کسی مرد سے زیادہ ذہین ہوسکتی ہے بہرحال مجموعی اعتبار سے عقل و دین میں مرد ہی کو فوقیت حاصل ہے اور یہ حدیث اس کی صریح دلیل ہے۔

[105]...... بَابُ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ تُصَلِّي فِي ثَوْبِهَا إِذَا طَهُرَتْ
حائضہ عورت کا اپنے کپڑوں میں نماز پڑھنا جب وہ پاک ہو جائے

1048ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ..........

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِذَا طَهُرَتِ الْمَرْأَةُ مِنَ الْحَيْضِ فَلْتَتَبَّعْ ثَوْبَهَا الَّذِي يَلِي جِلْدَهَا فَلْتَغْسِلْ مَا أَصَابَهُ مِنَ الْأَذَى ثُمَّ تُصَلِّيْ فِيهِ. ❶

عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”جب عورت حیض سے پاک ہو جائے تو اپنے اس کپڑے کو تلاش کرے جو اس کے جسم پر لگا تھا پھر اس کی گندگی کو دھو کر اس میں نماز پڑھ سکتی ہے۔“

فوائد:...... معلوم ہوا کہ حائضہ کا جسم پاک ہی ہوتا ہے وہ نجس نہیں ہوتا۔ نجاست حقیقی نہیں بلکہ حکمی ہے اس لیے اس سے مس ہونے والا کپڑا یا کوئی دوسری چیز پاک ہی متصور ہوں گے ان میں نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں البتہ حیض کا خون ناپاک ہے وہ اگر کپڑوں کو لگا ہوگا تو اسے دھونا یا اچھی طرح کھرچ کر صاف کر لینا ضروری ہے۔

1049ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ..........

عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ يَكُونُ لِإِحْدَانَا الدِّرْعُ فِيهِ تَحِيضُ وَفِيهِ تُجْنِبُ ثُمَّ تَرَىٰ فِيهِ الْقَطْرَةَ مِنْ دَمِ حَيْضَتِهَا فَتَقْصَعُهُ بِرِيقِهَا. ❷

عطا کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہم میں سے کسی عورت کے پاس قمیص ہوتی تھی اسی میں اسے حیض آتا اور وہ اس میں جنبی ہوتی تو پھر اگر اس میں اپنے حیض کے خون کا کوئی قطرہ دیکھتی تو اسے تھوک لگا کر اپنے ناخنوں سے مل دیتی تھی۔“

---

❶ صحيح: البيهقى، كتاب الصلاة، باب ذكر البيان أن النضح 2/604ـ 407

❷ صحيح ابو داؤد، كتاب الطهارة، باب المراة تغسل ثوبها الذى تلبس فى حيضها (364) وعبدالرزاق (1229)

1050۔ أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ..........

عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: إِنَّ إِحْدَاكُنَّ تَسْبِقُهَا الْقَطْرَةُ مِنَ الدَّمِ فَإِذَا أَصَابَتْ إِحْدَاكُنَّ ذٰلِكَ فَلْتَقْصَعْهُ بِرِيقِهَا. ❶

حسن رضی اللہ عنہ اپنی والدہ سے نقل کرتے ہیں کہ ام سلمہ نے کہا: ''تم سے کسی ایک کو خون کا قطرہ نظر آتا ہے جب تم میں سے کسی کو یہ معاملہ درپیش ہو تو اس پر تھوک لگا کر اپنے ناخنوں سے مل دے۔''

1051۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ..........

عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِذَا غَسَلَتِ الْمَرْأَةُ الدَّمَ فَلَمْ يَذْهَبْ فَلْتُغَيِّرْهُ بِصُفْرَةٍ وَرْسٍ أَوْ زَعْفَرَانٍ. ❷

معاذۃ عدویہ بیان کرتی ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''جب کوئی عورت خون دھوئے پھر بھی اس کا نشان نہ جائے تو اس کپڑے کو ورس کے زرد رنگ سے یا زعفران سے متغیر کر دے۔''

فوائد:...... یعنی خون دھونے کے بعد اس کا اثر و نشان باقی بھی رہ جائے تو کوئی حرج نہیں جیسا کہ پچھلے دونوں آثار سے بھی واضح ہے لیکن اس کی بدنمائی کو چھپانے کے لیے اس کا رنگ تبدیل کرنا اچھا ہے۔

1052۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ قَالَ: سَمِعْتُ..........

مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهَا امْرَأَةٌ: الدَّمُ يَكُونُ فِي الثَّوْبِ فَأَغْسِلُهُ فَلَا يَذْهَبُ فَأُقَطِّعُهُ قَالَتْ الْمَاءُ طَهُورٌ. ❸

معاذۃ عدویہ کہتی ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی عورت نے کہا: ''کپڑے میں خون دھونے اس کا نشان باقی رہے تو میں اسے کاٹ دیتی ہوں۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''پانی پاک کر دیتا ہے۔''

1053۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ..........

حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ صُبْحٍ قَالَ: سَمِعْتُ خِلَاسَ بْنَ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَبُو الْقَاسِمِ

جابر بن صبح کہتے ہیں کہ میں نے خلاس بن عمرو سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ''رسول اللہ ﷺ ابو القاسم ایک ہی اوڑھنی میں میرے

❶ ضعیف: ابو بکر الهذلی متروک الحدیث ہے۔ دارمی منفرد ہیں۔

❷ صحیح: ابوداؤد، کتاب الطهارة، باب المرأة تغسل ثوبها (357) والبیهقی، کتاب الصلاة، باب مایستحب من استعمال...... 2/408

❸ صحیح: البیهقی، کتاب الصلاة، باب ذکر البیان ان الدم...... 2/408

يَكُونُ مَعِي فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَأَنَا حَائِضٌ طَامِثٌ إِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ غَسَلَ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَعْدُهُ إِلَى غَيْرِهِ وَصَلَّى فِيهِ ثُمَّ يَعُودُ وَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ غَسَلَ مَكَانَهُ لَمْ يَعْدُهُ إِلٰى غَيْرِهِ وَصَلَّى فِيهِ. ❶

ساتھ ہوتے اور میں حیض کی حالت میں لیٹی ہوتی۔ اگر آپ ﷺ کو مجھ سے کچھ لگ جاتا تو آپ ﷺ اسے دھو ڈالتے اس کے علاوہ باقی کپڑا نہ دھوتے۔ اور اسی میں نماز پڑھ لیتے۔ پھر واپس آتے اور پھر اگر آپ ﷺ کو مجھ سے کوئی چیز لگ جاتی تو اسی طرح کرتے۔ اتنی ہی جگہ دھوتے باقی کپڑے کو نہ دھوتے اور اسی میں نماز پڑھ لیتے۔''

فوائد:...... (۱) معلوم ہوا حائضہ کے ساتھ ایک چادر میں لیٹنا جائز ہے (۲) وہ طاہر ہی ہے (۳) جنبی کا بھی یہی حکم سمجھا جائے گا۔ موجودہ دور میں کسی بھی صابون سے طہارت حاصل کر لینا درست ہے۔

1054- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ.........

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ: فِيمَا تَلْبَسُ الْمَرْأَةُ مِنَ الثِّيَابِ وَهِيَ حَائِضٌ إِنْ أَصَابَهُ دَمٌ غَسَلَتْهُ وَإِلَّا فَلَيْسَ عَلَيْهَا غَسْلُهُ وَإِنْ عَرِقَتْ فِيهِ فَإِنَّهُ يُجْزِئُهَا أَنْ تَنْضَحَهُ. ❷

حماد کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ''عورت کو جن کپڑوں میں حیض آئے اگر اسے خون لگے تو اسے دھو دے۔ ورنہ اسے دھونا لازم نہیں ہے۔ اگر اسے اس میں پسینہ آئے تو اسے یہ کافی ہے کہ اس پر پانی کے چھینٹے مارے۔''

1055- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى..........

عَنْ عُثْمَانَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: الْمَرْأَةُ الْحَائِضُ تُصَلِّي فِي ثِيَابِهَا الَّتِي تَحِيضُ فِيهَا إِلَّا أَنْ يُصِيبَ شَيْئًا مِنْهَا دَمٌ فَتَغْسِلَ مَوْضِعَ الدَّمِ. ❸

عثمان کہتے ہیں مجاہد نے کہا: ''حائضہ اپنے انہیں کپڑوں میں نماز پڑھ لے جس میں اسے حیض آیا اگر اسے خون لگ جائے تو خون والی جگہ کو دھو دے۔''

1056- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ..........

---

❶ صحیح: مسند موصلی میں اس کے شاہد موجود ہیں۔

❷ صحیح: ابن ابی شیبہ، باب فی المرأة یصیب ثیابها من دم حیضها (95/1)

❸ صحیح: ابن ابی شیبہ، باب فی المرأة یصیب ثیابها من دم حیضها (96/1)

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ قَالَ: حُتِّيهِ ثُمَّ رُشِّيهِ بِالْمَاءِ. ❶

اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے حیض کے خون کے متعلق پوچھا جو کپڑوں کو لگ جاتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے کھرچ کر اس پر پانی کے چھینٹے مارو۔''

1057۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ..........

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: الْحَائِضُ لَا تَغْسِلُ ثَوْبَهَا إِذَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ دَمٌ. ❷

مغیرہ کہتے ہیں ابراہیم نے کہا: ''حیض والی عورت کے کپڑے کو جب خون نہ لگا ہو تو وہ اپنے کپڑے نہ دھوئے۔''

1058۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ هُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ ....

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ امْرَأَةً تَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ثَوْبِهَا إِذَا طَهُرَتْ مِنْ مَحِيضِهَا كَيْفَ تَصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ إِنْ رَأَيْتِ فِيهِ دَمًا فَحُكِّيهِ ثُمَّ اقْرُصِيهِ بِمَاءٍ ثُمَّ انْضَحِي فِي سَائِرِهِ فَصَلِّي فِيهِ. ❸

اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے ایک عورت سے سنا جو رسول اللہ ﷺ سے اپنے کپڑوں کے متعلق پوچھ رہی تھی کہ وہ جب حیض سے پاک ہو جائے تو انہیں کیا کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تجھے ان میں خون نظر آئے تو اسے کھرچ دے پھر اسے پانی لگا کر انگلیوں سے مل دے۔ پھر اس پر چھینٹے مار کر اس میں نماز پڑھ لے۔''

1059۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ثَابِتٍ الْحَدَّادِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ دِينَارٍ مَوْلَى أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ ....

عَنْ أُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ دَمِ الْحِيضَةِ يَكُونُ فِي الثَّوْبِ فَقَالَ: اغْسِلِيهِ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَحُكِّيهِ

ام قیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے حیض کے خون کے متعلق پوچھا جو کپڑوں میں لگ جاتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے پانی اور بیری سے دھو دو اور

---

❶ متفق عليه: أخرج البخاري، كتاب الوضوء، باب غسل الدم (227) ومسلم، كتاب الطهارة، باب النجاسة (291)

❷ صحيح: دارمی منفرد ہے۔

❸ صحيح: دیکھئے سابقہ (799، 1056)

بِضِلَعٍ. ❶

اسے انگلیوں سے مل دو۔''

فوائد:...... بیری کے پتوں میں چونکہ صفائی کی اہلیت زیادہ ہوتی ہے لہٰذا اس کا بھی ذکر کر دیا ورنہ اس کا استعمال ضروری نہیں۔

1060ـ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ..........

سَمِعْتُ كَرِيمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسَأَلَتْهَا امْرَأَةٌ فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ يُصِيبُ ثَوْبَهَا مِنْ دَمِ حِيضَتِهَا؟ فَقَالَتْ: لِتَغْسِلْهُ بِالْمَاءِ قَالَتْ فَإِنَّا نَغْسِلُهُ فَيَبْقَى أَثَرُهُ؟ قَالَتْ: إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ. ❷

کریمہ کہتی ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، ان سے کسی عورت نے پوچھا تھا کہ عورت کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جاتا ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''اسے چاہیے کہ اسے پانی سے دھو ڈالے۔'' اس نے کہا: ''ہم اسے دھوتے ہیں تو اس کا نشان باقی رہتا ہے؟'' عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''یقیناً پانی پاک کر دیتا ہے۔''

1061ـ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ..........

حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ تَرَى الشَّيْءَ مِنَ الْمَحِيضِ فِي ثَوْبِهَا فَتَحُتُّهُ بِالْحَجَرِ أَوْ بِالْعُودِ أَوْ بِالْقَرْنِ ثُمَّ تَرُشُّهُ. ❸

ابن جریج کہتے ہیں کہ عطاء نے کہا: ''عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے کپڑوں میں جب حیض سے کچھ لگا ہوا دیکھتی تو اسے پتھر، لکڑی یا سینگ سے کھرچ دیتی، پھر اس پر چھینٹے مارتی۔''

[106]...... بَاب فِي عَرَقِ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ
حائضہ اور جنبی کے پسینہ کے متعلق

1062ـ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيِّ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ ....

عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الْجُنُبِ يَعْرَقُ فِي الثَّوْبِ ثُمَّ يَمْسَحُهُ بِهِ؟ قَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ. ❹

عثمان بن خثیم کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر سے جنبی کے پسینہ کے متعلق پوچھا جو کپڑوں میں ہو پھر وہ اسے مس کرے؟ انہوں نے کہا: ''اس میں کوئی حرج نہیں۔''

---

❶ صحيح: احمد 356/6، وابوداؤد، كتاب الطهارة، باب المرأة تغسل ثوبها الذى تحيض فيه (363)

❷ حسن: ابن ابى شيبه 198/1، باب فى الدم يغسل من الثوب فيبقى اثره نیز (1253) میں صحیح سند سے گزر چکی ہے۔

❸ صحيح: عبدالرزاق (1228)

❹ صحيح: ابن ابى شيبه 191/1 ، باب فى الجنب يعرق فى الثوب

فوائد:...... جنبی کا جسم پاک ہوتا ہے لہٰذا اس سے نکلنے والے پسینے کا بھی یہی حکم ہوگا جیسا کہ سابق ولاحق آثار اس بات پر شاہد ہیں جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے بعد کھسک گئے تھے تو واپسی پر جب وہ غسل کر کے آئے تو ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ مومن پاک ہی ہوتا ہے۔(مفہوم) اس حدیث سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی جنبی پسینے کے پاک ہونے پر استدلال کیا ہے۔

1063۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ............

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَىٰ بِعَرَقِ الْجُنُبِ فِي الثَّوْبِ بَأْسًا. ❶

عبداللہ بن عثمان بن خثیم کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ اس بات میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے کہ جنبی کا پسینہ کپڑے میں لگ جائے۔

1064۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ............

عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَىٰ بِهِ بَأْسًا. ❷

عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

1065۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ............

عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: مَا كُلُّ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ كَانُوا يَجِدُونَ ثَوْبَيْنِ فَقَالَ إِذَا اغْتَسَلْتَ أَلَسْتَ تَلْبَسُهُ فَذَاكَ بِذَاكَ. ❸

حمید کہتے ہیں کہ حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ کے پاس دو کپڑے نہیں تھے اور حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”جب تم غسل کرتے ہو تو ان کو نہیں پہنتے ہو تو یہ اسی وجہ سے ہے۔“

1066۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ............

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ: أَنَّ عَائِشَةَ سُئِلَتْ عَنِ الرَّجُلِ يُصِيبُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ يَلْبَسُ الثَّوْبَ فَيَعْرَقُ فِيهِ فَلَمْ تَرَ بِهِ بَأْسًا. ❹

قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جو عورت سے صحبت کرے پھر کپڑے پہنے تو اس میں پسینہ آئے؟ تو اس میں انہوں نے کوئی حرج نہ سمجھا۔“

1067۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ............

❶ صحیح: سابقہ حدیث ہی مکرر آئی ہے۔

❷ صحیح: ابن ابی شیبہ 191/1، باب فی الجنب یعرق فی الثوب

❸ صحیح: دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

❹ صحیح: عبدالرزاق (1431) وابن ابی شیبہ 191/1، باب فی الجنب یعرق فی الثوب

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا بَأْسَ أَنْ يَعْرَقَ الْجُنُبُ وَالْحَائِضُ فِي الثَّوْبِ يُصَلَّى فِيهِ. ❶

ابن جریج کہتے ہیں کہ امام عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ''اس بات میں کچھ حرج نہیں کہ جنبی اور حائضہ اس کپڑے میں نماز پڑھیں جس میں انہیں پسینہ آئے۔''

1068- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ..........

عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْجُنُبِ يَعْرَقُ فِي ثَوْبِهِ قَالَ: لَا يَضُرُّهُ وَلَا يَنْضَحُهُ بِالْمَاءِ. ❷

ابوحمزہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے جنبی شخص کے متعلق کہا: ''اس کے کپڑے میں پسینہ آئے تو اس کو کچھ نقصان نہیں اور نہ ہی وہ پانی سے اس پر چھینٹے مارے۔''

1069- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامٍ..........

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْحَائِضِ إِذَا عَرِقَتْ فِي ثِيَابِهَا فَإِنَّهُ يُجْزِئُهَا أَنْ تَنْضَحَهُ بِالْمَاءِ. ❸

حماد کہتے ہیں کہ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ''حائضہ کو جب کپڑے میں پسینہ آئے تو پانی سے چھینٹے مارنا ہی اس کے لئے کافی ہے۔''

فوائد:...... چھینٹے مارنا محض تکلف ہی ہے جبکہ سابقہ فوائد وآثار سے معلوم ہو چکا ہے کہ جنبی کا پسینہ پاک ہوتا ہے۔

1070- أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ..........

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ يَعْرَقُ فِي الثَّوْبِ وَهُوَ جُنُبٌ ثُمَّ يُصَلِّي فِيهِ. ❹

نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کو جنابت کی حالت میں کپڑوں میں پسینہ آتا تھا پھر وہ انہی کپڑوں میں نماز پڑھ لیتے تھے۔''

1071- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ هِشَامٍ هُوَ ابْنُ حَسَّانَ ....

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بَأْسًا بِعَرَقِ الْحَائِضِ وَالْجُنُبِ. ❺

عکرمہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما حائضہ اور جنبی کے پسینہ میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے۔

---

❶ ضعيف: ابن ابى شيبه 191/1، باب فى الجنب يعرق فى الثوب

❷ ضعيف: ابن ابى شيبه 191/1، باب فى الجنب يعرق فى الثوب

❸ صحيح: سابقہ حوالہ ملاحظہ کیجئے۔

❹ صحيح: مالك، كتاب الطهارة، باب جامع غسل الجنابة (89) وابن ابى شيبه 191/1، باب فى الجنب يعرق فى الثوب

❺ صحيح: مصنف عبدالرزاق (1430) وابن ابى شيبه 191/1 باب فى الجنب يعرق فى الثوب

[107]...... بَاب مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

حائضہ سے بوس وکنار یا مباشرت کرنا

1072۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ....

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: مَا يَحِلُّ لِي مِنْ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ؟ قَالَ: لِتَشُدَّ عَلَيْهَا إِزَارَهَا ثُمَّ شَأْنَكَ بِأَعْلَاهَا." ❶

زید بن اسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ میرے لئے میری حائضہ بیوی سے کیا چیز حلال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اپنا تہبند مضبوطی سے باندھے، پھر اس سے اوپر والے حصہ پر تجھے اختیار ہے۔''

فوائد:...... یہ حدیث اگرچہ معضل ہونے کی بنا پر ضعیف ہے بہرحال مسئلہ اسی طرح ہے، کہ حیض کی حالت میں عورت سے مباشرت کرنے یعنی جسم سے جسم ملانے میں کوئی حرج نہیں۔ عورت اپنا لنگوٹ باندھ لے تاکہ حیض کا خون نہ لگے اور مرد حرام جگہوں سے بچا رہے۔ اس کے بعد عورت کے بقیہ جسم سے فائدہ بلاشبہ جائز ہے جیسا کہ آئندہ آثار واحادیث سے بات مزید واضح ہو جائے گی۔

1073۔ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ....

عَنْ نَافِعٍ قَالَ: أَرْسَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ إِلَى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا لِيَسْأَلَهَا هَلْ يُبَاشِرُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ؟ فَقَالَتْ: لِتَشُدَّ إِزَارَهَا عَلَى أَسْفَلِهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا. ❷

نافع کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عبداللہ بن عمر نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف یہ پوچھنے کے لئے بھیجا کہ ''کیا آدمی اپنی حائضہ بیوی سے مباشرت کر سکتا ہے؟'' تو انہوں نے کہا: ''عورت اچھی طرح ازار باندھے پھر وہ آدمی اس سے مباشرت کر سکتا ہے۔''

1074۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ............

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: الْحَائِضُ يَأْتِيهَا زَوْجُهَا فِي مَرَاقِّهَا وَبَيْنَ أَفْخَاذِهَا

حماد کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ: ''حائضہ سے اس کا شوہر اس کے پیٹ کے نیچے اور زانوؤں میں صحبت کر سکتا

---

❶ معضل، ضعيف: مالك كتاب الطهارة، باب مايحل للرجل امرأته وهي حائض (95) والبيهقي، كتاب النكاح، باب أتيان الحائض 191/7

❷ رجاله ثقات: مالك، كتاب الطهارة، باب مايحل الرجل من امرأته وهي حائض (97) والبيهقي كتاب النكاح، باب إتيان الحائض 7/190-191

فَإِذَادَفَقَ غَسَلَتْ مَا أَصَابَهَا وَاغْتَسَلَ هُوَ. ❶

ہے جب اسے انزال ہو جائے تو عورت کو جو کچھ لگا ہوا ہو اسے دھو لے اور وہ شخص غسل کرے۔"

فوائد:...... اس سے معلوم ہوا کہ سلف کے نزدیک سبیلین چھوڑ کر باقی اعضاء سے استمتاع جائز ہے، مزید آئندہ اثر ملاحظہ کیجیے۔

1075۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى..........

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَدِيّ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ الْكَرِيمِ عَنِ الْحَائِضِ فَقَالَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ: لَقَدْ عَلِمَتْ أُمُّ عِمْرَانَ أَنِّي أَطْعُنُ فِي أَلْيَتِهَا يَعْنِي وَهِيَ حَائِضٌ. ❷

عبیداللہ بن عدی کہتے ہیں کہ میں نے عبدالکریم سے حائضہ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: ابراہیم (نخعی) فرماتے تھے: "ام عمران (ان کی بیوی) جانتی ہے کہ میں اس کے سرین میں چوٹ لگاتا ہوں جب کہ وہ حائضہ ہوتی تھی۔"

1076۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ..........

حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ عَطَاءً عَنِ الْحَائِضِ فَلَمْ يَرَ بِمَا دُونَ الدَّمِ بَأْسًا. ❸

مالک بن مغول کہتے ہیں کہ کسی آدمی نے عطاء سے حائضہ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے خون والی جگہ کے علاوہ کچھ حرج نہیں سمجھا۔"

1077۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ..........

عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ إِذَا حِضْتُ أَمَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَأَتَّزِرُ وَكَانَ يُبَاشِرُنِي ❹

اسود کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: "جب میں حائضہ ہوتی تو نبی ﷺ مجھے حکم دیتے، میں تہ بند باندھتی اور آپ ﷺ مجھ سے مباشرت کرتے۔"

1078۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ..........

---

❶ صحيح: عبدالرزاق (971) معناه

❷ صحيح: دارمی منفرد ہیں۔

❸ منقطع، ضعيف: مالک نے عطاء سے نہیں سنا۔ دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

❹ متفق عليه: أخرجه البخاري، كتاب الحيض، باب مباشرة الحائض (300) ومسلم كتاب الحيض، باب مباشرة الحائض فوق الإزار (293)

حَدَّثَنِي مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ: سُئِلَتْ عَائِشَةُ: مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنْ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ؟ قَالَتْ: مَا فَوْقَ الْإِزَارِ. ❶

میمون بن مہران کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ حیض کی حالت میں آدمی کے لئے اس کی بیوی سے کیا حلال ہے؟ انہوں نے کہا: ''جو تہہ بند سے اوپر ہے۔''

فوائد:...... تہہ بند سے نیچے بھی مثلاً عورت کی رانیں اور ٹانگوں سے بھی استمتاع میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا اثر بھی آگے آرہا ہے جس سے زیریں حصے سے استمتاع کا جواز ملتا ہے۔

1079۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَوْشَنٍ عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ..........

عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ إِذَا كَانَتْ حَائِضًا؟ قَالَتْ: كُلُّ شَيْءٍ غَيْرَ الْجِمَاعِ قَالَ: قُلْتُ: فَمَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ مِنْهَا إِذَا كَانَا مُحْرِمَيْنِ؟ قَالَتْ: كُلُّ شَيْءٍ غَيْرُ كَلَامِهَا. ❷

مسروق کہتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا: ''جب آدمی کی بیوی حائضہ ہو تو آدمی پر اس سے کیا چیز حرام ہے؟ انہوں نے کہا: ''جماع کے علاوہ ہر چیز حلال ہے۔'' مسروق کہتے ہیں: میں نے کہا: ''جب وہ دونوں احرام کی حالت میں ہوں تو آدمی کے لئے اس کی بیویوں سے کیا چیز حلال ہے؟'' اس نے کہا: ''بات چیت کے علاوہ ہر چیز حرام ہے۔''

فوائد:...... یہ چھوٹ ایام حیض میں ہے جب دونوں حلال ہوں جبکہ احرام کی حالت میں یہ بھی جائز نہیں۔

1080۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ..........

عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لِإِنْسَانٍ اجْتَنِبْ شِعَارَ الدَّمِ. ❸

ایک آدمی کہتا ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک شخص سے کہا: ''خون کے وقت پرہیز کرو۔''

1081۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ..........

---

❶ صحيح: ابن ابی شيبه، باب فی الرجل ماله من امرأته اذا كانت حائضًا 255/4

❷ صحيح: سابقہ حدیث عائشہ ملاحظہ کیجئے۔

❸ ضعيف: الجلد بن ایوب ضعیف ہے نیز عائشہ سے بیان کرنے والا مجہول ہے۔

عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: إِذَا كَفَّ الْأَذَى يَعْنِي الدَّمَ. ❶

اسماعیل کہتے ہیں کہ شعبی نے کہا: ''جب ناپا کی یعنی خون سے بچا، تو کوئی حرج نہیں۔''

فوائد:...... شعبی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول ان کے تفرد پر محمول کیا جائے گا۔

1082ـ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ............

عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَا بَأْسَ أَنْ تُؤْتَى الْحَائِضُ بَيْنَ فَخِذَيْهَا وَفِي سُرَّتِهَا. ❷

لیث کہتے ہیں کہ مجاہد نے کہا: ''اس بات میں کچھ حرج نہیں کہ حائضہ سے اس کے زانوؤں اور ناف کی جگہ سے آیا جائے۔''

1083ـ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ لَيْثٍ ....

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: يُقْبِلُ بِهِ وَيُدْبِرُ إِلَّا الدُّبُرَ وَالْمَحِيضَ. ❸

مجاہد سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''عورت سے آگے اور پیچھے سے صحبت کی جائے مگر دبر اور محیض (حیض والی جگہ) سے بچا جائے۔''

1084ـ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ..........

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي لِحَافٍ فَوَجَدْتُ مَا تَجِدُ النِّسَاءُ فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ''مَا لَكِ أَنُفِسْتِ؟'' قُلْتُ: وَجَدْتُ مَا تَجِدُ النِّسَاءُ قَالَ: ''ذَاكِ مَا كَتَبَ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ'' قَالَتْ: فَقُمْتُ فَأَصْلَحْتُ مِنْ شَأْنِي ثُمَّ رَجَعْتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ادْخُلِي فِي اللِّحَافِ'' فَدَخَلْتُ. ❹

ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں ایک لحاف میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھی میں نے وہ چیز پائی جو عورتیں پاتی ہیں۔ میں اٹھ کر کھڑی ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے کیا ہوا؟ کیا تجھے حیض آیا ہے؟'' میں نے کہا: ''میں وہ چیز پاتی ہوں جو عورتیں پاتی ہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ وہ چیز ہے جو اللہ نے آدم کی بیٹیوں کے لئے لکھ دی ہے۔'' ام سلمہ کہتی ہیں: ''میں کھڑی ہوئی اور اپنی حالت درست کی پھر واپس آئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لحاف میں داخل ہو جاؤ۔'' میں داخل ہوگئی۔

---

❶ صحيح: أخرجه الطبرى فى التفسير 384/2

❷ ضعيف: لیث بن ابی سلیم ضعیف ہے۔ لیکن ابن ابی شیبہ 4/ 256 میں حسن کا اثر اس کا شاہد ہے جو کہ حسن درجے کا ہے۔

❸ ضعيف: لیث بن ابی سلیم ضعیف ہے۔ دارمی بیان کرنے میں اکیلے ہیں لیکن سابقہ اثر دیکھئے۔

❹ حسن: احمد 298/6 وابن ماجه، كتاب الطهارة، باب ماللرجل من امرأته إذا كانت حائضًا (637)

فوائد:...... معلوم ہوا حالت حیض میں ویسے نہیں لیٹا جائے گا بلکہ تہہ بند، لنگوٹ وغیرہ کا اہتمام لیٹنا جائز ہے۔

1085۔ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ ....

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: بَيْنَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُضْطَجِعَةٌ فِي الْخَمِيلَةِ إِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حِيضَتِي فَقَالَ: أَنُفِسْتِ؟" قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ: دَعَانِي فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ قَالَتْ وَكَانَتْ هِيَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْتَسِلَانِ مِنَ الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَكَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ. ❶

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک دفعہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لحاف میں لیٹی ہوئی تھی۔ تو مجھے حیض آ گیا میں کھسک گئی میں نے اپنے حیض کے کپڑے پکڑے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تجھے حیض آیا ہے؟۔'' میں نے کہا: ''جی ہاں۔'' فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھے (بعد ازاں پھر) بلایا اور میں پھر آپ کے ساتھ کمبل میں لیٹ گئی۔ زینب بنت ام سلمہ کہتی ہیں ''کہ ام سلمہ اور رسول اللہ ﷺ جنابت کی حالت میں ایک ہی برتن میں غسل کرتے۔ اور روزے کی حالت میں آپ ﷺ ان کو بوسہ دیتے۔''

فوائد:...... اس سے درج ذیل مزید باتیں معلوم ہوئیں: (۱) میاں بیوی اکھٹے غسل کر سکتے ہیں (۲) روزے کی حالت میں بوس وکنار کیا جا سکتا ہے لیکن یہ اجازت اس کے لیے ہے جس کو اپنی طبیعت پر ضبط وکنٹرول حاصل ہے اگر حرام کے ارتکاب کا خدشہ ہو تو پھر بچنا ہی بہتر ہے۔

1086۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ............

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ فَوْقَ الْإِزَارِ وَهِيَ حَائِضٌ. ❷

عبداللہ بن شداد کہتے ہیں کہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں میں سے کسی بیوی سے حیض کی حالت میں تہ بند سے اوپر مباشرت کرتے۔

---

❶ متفق عليه أخرجه البخاري، كتاب الحيض، باب من سمّى النفاس حيضاً (298) ومسلم، كتاب الحيض، باب الاضطجاع مع الحائض في لحاف واحد (296)

❷ صحيح دیکھئے سنن البيهقي 191/7

1087۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ.........

عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَنْ تَشُدَّ عَلَيْهَا إِزَارَهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا. ❶

ابومیسرہ عمرو بن شرحبیل کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ''جب ہم میں سے کوئی حائضہ ہوتی تو رسول اللہ ﷺ مضبوطی سے تہ بند باندھنے کا حکم دیتے پھر آپ ﷺ اس سے مباشرت کرتے۔''

1088۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ.........

عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ كُنْتُ أَتَّزِرُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أَدْخُلُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي لِحَافِهِ. ❷

ابومیسرہ کہتے ہیں کہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے کہا: ''میں حیض کی حالت میں تہ بند باندھتی پھر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لحاف میں داخل ہوتی۔''

1089۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ.........

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ جُبَيْرٍ مَا لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ إِذَا كَانَتْ حَائِضًا؟ قَالَ: مَا فَوْقَ الْإِزَارِ. ❸

یزید بن ابوزیاد کہتے ہیں ابن جبیر سے سوال کیا گیا کہ مرد کے لئے اپنی حائضہ بیوی سے کون سی چیز حلال ہے؟ انہوں نے کہا: ''جو تہ بند سے اوپر ہو۔''

1090۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ.........

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبِيدَةَ فِي الْحَائِضِ قَالَ الْفِرَاشُ وَاحِدٌ وَاللُّحُفُ شَتَّى فَإِنْ كَانُوا لَا يَجِدُونَ رَدَّ عَلَيْهَا مِنْ لِحَافِهِ. ❹

محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ عبیدہ نے حائضہ کے متعلق کہا: ''بستر ایک ہو اور لحاف الگ الگ ہوں اگر وہ نہ پائے تو آدمی اپنا لحاف اس پر ڈال دے۔''

1091۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ.........

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ:

محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ شریح نے کہا: ''آدمی کے لئے

---

❶ صحیح: سابقہ (1077) کے تحت تخریج ملاحظہ کریں۔

❷ صحیح: البیهقی، کتاب الطهارة، باب الرجل یصیب من الحائض مادون الجماع 314/1

❸ ضعیف: یزید بن ابی زیاد ضعیف ہے۔ ابن ابی شیبه 254/4، باب فی الرجل ماله من امرأته وهی حائض

❹ صحیح: أخرجه الطبری فی التفسیر 382/2

لَهُ مَا فَوْقَ السَّرَرِ أَوِ السُّرَّةِ. ❶ اس کی حائضہ بیوی سے ناف سے اوپر جائز ہے۔''

فوائد:...... یہ احتیاط کے زیادہ قریب ہے البتہ ٹانگوں سے استمتاع بھی جائز ہے جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے اور آئندہ بھی آ رہا ہے۔

1092- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ.........

يَزِيدَ ابْنِ بَابَنُوسَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَشَّحُنِي وَأَنَا حَائِضٌ وَيُصِيبُ مِنْ رَأْسِي وَبَيْنِي وَبَيْنَهُ ثَوْبٌ. ❷

یزید بن بابنوس کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''رسول اللہ ﷺ حیض کی حالت میں مجھے چمٹا لیتے اور میرے سر کا بوسہ لیتے اور میرے اور آپ ﷺ کے درمیان کپڑا ہوتا۔''

1093- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ.........

عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ الْيَهُودَ كَانُوا إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ فِيهِمْ لَمْ يُؤَاكِلُوهَا وَلَمْ يُشَارِبُوهَا وَأَخْرَجُوهَا مِنَ الْبَيْتِ وَلَمْ تَكُنْ مَعَهُمْ فِي الْبُيُوتِ فَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى﴾ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُؤَاكِلُوهُنَّ وَأَنْ يُشَارِبُوهُنَّ وَأَنْ يَكُنَّ مَعَهُمْ فِي الْبُيُوتِ وَأَنْ يَفْعَلُوا كُلَّ شَيْءٍ مَا خَلَا النِّكَاحَ فَقَالَتِ الْيَهُودُ مَا يُرِيدُ هَذَا أَنْ يَدَعَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِنَا إِلَّا خَالَفَنَا فِيهِ فَجَاءَ عَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ وَأُسَيْدُ ابْنُ حُضَيْرٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: ''یہودیوں کی کسی عورت کو جب حیض آتا تو وہ اس کے ساتھ نہ کھاتے اور نہ پیتے بلکہ اسے گھر سے نکال دیتے۔ اور وہ ان کے ساتھ گھروں میں نہ رہتی۔'' تو نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ''سوال کرتے ہیں آپ سے حیض کے متعلق کہہ دیجئے کہ وہ تکلیف و گندگی ہے۔'' (البقرۃ: ۲۲۲) تب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ: ''وہ اپنی عورتوں کے ساتھ کھائیں پئیں اور انہیں اپنے ساتھ گھروں میں رکھیں اور لوگ ان کے ساتھ جماع کے علاوہ ہر کام کریں۔'' تو یہودیوں نے کہا: ''یہ جب ہمارے کسی کام کو چھوڑنا چاہتا ہے تو اس میں ہماری مخالفت کرتا ہے۔'' عباد بن بشر اور اسید بن حضیر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر اس کی خبر دی اور کہا: ''اے اللہ کے رسول!

---

❶ صحيح: عبدالرزاق (1239) والتفسير للطبرى 384/2

❷ صحيح: ابوداؤد الطيالسى 62/1 (238) والبيهقى فى الحيض، باب مباشرة الحائض فيما فوق الإزار 312/1

فَأَخْبَرَاهُ بِذٰلِكَ وَقَالَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا نَنْكِحُهُنَّ فِي الْمَحِيضِ؟ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تَمَعُّرًا شَدِيدًا حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ وَجَدَ عَلَيْهِمَا فَقَامَا فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِيَّةُ لَبَنٍ فَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي آثَارِهِمَا فَرَدَّهُمَا فَسَقَاهُمَا فَعَلِمْنَا أَنَّهُ لَمْ يَغْضَبْ عَلَيْهِمَا. ❶

ہم لوگ حیض کی حالت میں ان سے صحبت نہ کریں۔'' تو رسول اللہ ﷺ کا چہرہ سخت متغیر ہوگیا حتی کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ ﷺ ان دونوں سے ناراض ہو گئے ہیں وہ دونوں اٹھ کر باہر چلے گئے اور آپ ﷺ کے پاس دودھ کا ہدیہ بھیجا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے آدمی بھیج کر انہیں واپس بلایا۔ وہ دونوں آئے تو ہم نے جان لیا کہ آپ ﷺ ان سے ناراض نہیں ہوئے۔''

فوائد:...... یہ زیادہ احتیاط کی بات ہے کہ رخصت کے باوجود حائضہ سے دور رہنا، اگر ایسا ہوتو بہت اچھا ہے۔

1094۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ ....

حَدَّثَنِي شَيْبَةُ بْنُ هِشَامٍ الرَّاسِبِيُّ قَالَ: سَأَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الرَّجُلِ يُضَاجِعُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي لِحَافٍ وَاحِدٍ؟ فَقَالَ أَمَّا نَحْنُ آلَ عُمَرَ فَنَهْجُرُهُنَّ إِذَا كُنَّ حُيَّضًا. ❷

شیبہ بن ھشام راسبی کہتے ہیں کہ میں نے سالم بن عبداللہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو اپنی بیوی کے ساتھ حیض کی حالت میں ایک ہی لحاف میں لیٹتا ہے؟ تو انہوں نے کہا: ''ہم سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے خاندان کے لوگ حیض کی حالت میں ان سے الگ رہتے تھے۔''

1095۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ..........

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَا بَأْسَ بِفَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ مَا لَمْ تَكُنْ جُنُبًا أَوْ حَائِضًا. ❸

نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''جب عورت جنبی اور حائضہ نہ ہوتو اس کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔''

فوائد:...... جنبی وحائضہ کے بچے ہوئے پانی سے طہارت حاصل کی جاسکتی ہے لیکن اس میں

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب جواز غسل المراة الحائض رأس زوجها (302)

❷ حسن: ابن ابی شیبه 4/255، باب الرجل ماله من امرأته اذا كانت حائضًا

❸ صحيح: ابن ابی شیبه، باب الوضوء بفضل المرأة 1/33 وعبدالرزاق (394)

بعض لوگوں کے نزدیک کراہت ہے اس کی تفصیل 777 نمبر حدیث کے تحت گزر چکی ہے۔

1096۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.............

عَنْ غَيْلَانَ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: تَضَعُهُ وَضْعًا يَعْنِي عَلَى الْفَرْجِ. ❶

غیلان کہتے ہیں کہ حکم نے کہا: ''تم کوئی چیز رکھ سکتے ہو۔ یعنی شرمگاہ پر (پھر ان سے مباشرت کر سکتے ہو)۔''

فوائد:...... آپ ﷺ کا فرمانا ان سے نکاح یعنی جماع، دخول کے علاوہ سبھی کچھ حلال ہے جیسا کہ سابقہ حدیث 1093 میں ہے اس سے مذکورہ حدیث کے مفہوم کو تقویت حاصل ہوتی ہے (واللہ اعلم)

1097۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حَبِيبٍ مَوْلَى عُرْوَةَ عَنْ نُدْبَةَ مَوْلَاةِ مَيْمُونَةَ ....

عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِزَارٌ يَبْلُغُ أَنْصَافَ الْفَخِذَيْنِ أَوِ الرُّكْبَتَيْنِ مُحْتَجِزَةً بِهِ. ❷

نبی ﷺ کی بیوی میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ: ''نبی ﷺ اپنی بیویوں کو حیض کی حالت میں مباشرت کرتے تھے۔ جب اس کے بدن پر تہہ بند بندھا ہوتا تھا۔ جو آدھی ران یا زانوؤں تک پہنچا ہوتا۔''

[108]...... بَابُ الْحَائِضِ تَمْشُطُ زَوْجَهَا

حائضہ کا اپنے شوہر کو کنگھی کرنا

1098۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا حَائِضٌ. ❸

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ''میں حیض کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے سر میں کنگھی کرتی۔''

فوائد:...... ثابت ہوا عورت گھر کے جمیع کام سرانجام دے سکتی ہے اس کا جسم، ہاتھ سبھی پاک ہیں۔

---

❶ صحیح: ابن ابی شیبه 255/4، باب فی الرجل ماله من امرأته وهی حائض

❷ صحیح: دیکھئے گزشتہ اثر (1086)

❸ صحیح: مالك، کتاب الطهارة، باب طهر الحائض (104) والبخاری، کتاب الحیض، باب غسل الحائض رأس زوجها وترجيلها ومسلم، کتاب الحیض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها (297)

1099۔ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ............

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَنَا حَائِضٌ. ❶

ہشام بن عروۃ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''میں حیض کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے سر میں کنگھی کرتی تھی۔''

1100۔ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ............

عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كُنَّ جَوَارِي ابْنِ عُمَرَ يَغْسِلْنَ رِجْلَيْهِ وَهُنَّ حُيَّضٌ وَيُعْطِينَهُ الْخُمْرَةَ. ❷

نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی لونڈیاں حیض کی حالت میں ان کے پاؤں دھوتیں اور انہیں جائے نماز دیتیں۔''

1101۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ أَبِيهِ............

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أُوتَى بِالْإِنَاءِ فَأَضَعُ فِمِي فَأَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ فَيَضَعُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَمَهُ عَلَى الْمَكَانِ الَّذِي وَضَعْتُ فَيَشْرَبُ وَأُوتَى بِالْعَرْقِ فَأَنْتَهِسُ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى الْمَكَانِ الَّذِي وَضَعْتُ فَيَنْتَهِسُ ثُمَّ يَأْمُرُنِي فَأَتَّزِرُ وَأَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُبَاشِرُنِي. ❸

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''میرے پاس برتن لایا جاتا تھا اور میں حیض کی حالت میں منہ لگا کر اس سے پانی پیتی تھی اور جہاں میں نے منہ لگایا ہوتا اسی جگہ سے منہ لگا کر رسول اللہ ﷺ پانی پیتے تھے۔ اور گوشت والی ہڈی لائی جاتی میں اسے دانتوں سے نوچتی تھی۔ جہاں میں نے منہ لگایا ہوتا اسی جگہ پر منہ لگا کر آپ ﷺ بھی اسے نوچتے تھے۔ حیض کی حالت میں آپ مجھے تہ بند باندھنے کا حکم دیتے اور مجھ سے مباشرت کرتے۔''

فوائد:...... اس سے معلوم ہوا کہ حائضہ وجنبی کا لعاب بھی پاک ہوتا ہے اپنی اہلیہ سے پیار و ملاطفت انتہائی پسندیدہ فعل ہے۔

1102۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ............

---

❶ صحيح: سابقہ تعلیق ملاحظہ کیجئے۔

❷ صحيح: مالك، كتاب الطهارة، باب جامع غسل الجنابة (90) وعبدالرزاق (1255)

❸ صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب غسل الحائض رأس...... (300)

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: الْحَائِضُ لَيْسَتِ الْحِيضَةُ فِي يَدِهَا تَغْسِلُ يَدَهَا وَتَعْجِنُ وَتَنْبِذُ. ❶

مغیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ''کہا جاتا تھا کہ حائضہ کے ہاتھ میں حیض نہیں ہوتا وہ اپنے ہاتھ دھو کر آٹا گوندھے اور نبیذ بنائے۔''

1103۔ أَخْبَرَنَا أَبُو زَيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.........

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ يَقُولُ: إِنَّ الْحَائِضَ حَيْضَتُهَا لَيْسَتْ فِي يَدِهَا وَكَانَ يَقُولُ: الْحَائِضُ حِبُّ الْحَيِّ. ❷

مغیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ''کہا جاتا تھا کہ حائضہ کے ہاتھ میں حیض نہیں ہوتا اور وہ کہتے تھے کہ حیض والی عورت قبیلے کی پیاری ہوتی ہے۔''

1104۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ.........

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُصَافَحَةِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ وَالْمَجُوسِيِّ وَالْحَائِضِ فَلَمْ يَرَ فِيهِ وُضُوءًا. ❸

سفیان کہتے ہیں کہ حماد نے کہا میں نے ابراہیم سے یہودی اور نصرانی، مجوسی اور حائضہ سے مصافحہ کرنے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اس میں وضو تجویز نہیں کیا۔

فوائد:...... کفار ومشرکین کے بارے جو یہ آتا ہے ''إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ''مشرک پلید ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ پلیدگی معنوی ہے حسی نہیں۔

1105۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ السُّدِّيُّ ....

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ الْبَهِيِّ قَالَ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لِلْجَارِيَةِ: نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ. قَالَتْ: أَرَادَ أَنْ يَبْسُطَهَا وَيُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ: إِنَّهَا حَائِضٌ فَقَالَ: إِنَّ حِيضَتَهَا لَيْسَ فِي يَدِهَا." ❹

عبداللہ بہی کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا: ''رسول اللہ ﷺ مسجد میں تھے۔ آپ ﷺ نے کسی لونڈی سے کہا: مجھے جائے نماز پکڑاؤ۔ عائشہؓ کہتی ہیں: آپ ﷺ کا ارادہ تھا کہ وہ اسے بچھائیں اور آپ ﷺ اس پر نماز پڑھیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا وہ حیض والی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''حیض اس کے ہاتھ میں نہیں ہے۔''

---

❶ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔

❷ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔

❸ صحیح: عبدالرزاق (455)

❹ حسن: دیکھئے آئندہ حدیث (1111)

1106۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ.........

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُخْرِجُ إِلَيَّ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ فَأَغْسِلُهُ يَعْنِي: وَهُوَ مُعْتَكِفٌ. ❶

عروة کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''رسول اللہ ﷺ مسجد سے اپنے سر کو نکالتے اور میں اسے دھوتی یعنی کہ آپ ﷺ اعتکاف کی حالت میں ہوتے۔''

1107۔ أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ.........

عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ تُوَضِّئَ الْحَائِضُ الْمَرِيضَ. ❷

مغیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم اس بات میں کچھ حرج سمجھتے تھے کہ حائضہ بیمار کو وضو کرائے۔

1108۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ.........

عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْسِلُ رَأْسَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَا حَائِضٌ. ❸

اسود کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''میں حیض کی حالت میں نبی ﷺ کے سر کو دھوتی تھی۔''

1109۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ.........

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ كُنْتُ أَغْسِلُ رَأْسَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا حَائِضٌ وَهُوَ عَاكِفٌ. ❹

عروة کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''میں رسول اللہ ﷺ کے سر کو حیض کی حالت میں دھوتی جبکہ آپ ﷺ حالت اعتکاف میں ہوتے۔''

1110۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ ....

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ مُغِيرَةَ قَالَ: أَرْسَلَ أَبُو ظَبْيَانَ إِلَى إِبْرَاهِيمَ يَسْأَلُهُ عَنِ الْحَائِضِ تُوَضِّئُ الْمَرِيضَ؟ قَالَ: نَعَمْ

شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے مغیرہ سے سنا، انھوں نے کہا: ابو ظبیان نے ابراہیم کی طرف کسی آدمی کو بھیجا کہ وہ ان سے پوچھے: ''کیا حائضہ بیمار کو وضو کرواسکتی ہے؟'' انہوں نے

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها (298) (8)

❷ صحيح: یہ حدیث مطولاً (1110) میں آرہی ہے۔

❸ متفق عليه: أخرجه البخارى، كتاب الحيض، باب مباشرة الحائض (301) ومسلم، كتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها (297)

❹ صحيح: دیکھئے گزشتہ (1106)

وَتُسْنِدُهُ؟ قَالَ: لَا فَقُلْتُ لِلْمُغِيرَةِ: سَمِعْتَهُ مِنْ إِبْرَاهِيمَ؟ قَالَ: لَا. قَالَ عَبْد اللّٰهِ وَتُسْنِدُهُ يَعْنِي فِي الصَّلَاةِ. ❶

کہا: ”جی ہاں! اور وہ اسے ٹیک لگا سکتی ہے؟ یعنی کہ نماز میں۔“ انہوں نے کہا: ”نہیں۔ میں نے مغیرہ سے کہا تو نے ابراہیم سے اس کو سنا؟ انہوں نے کہا: ”نہیں۔“ امام عبداللہ دارمی کہتے ہیں کہ: ٹیک لگنے سے مراد نماز میں ٹیک لگانا ہے۔

فوائد:...... بہر حال صحیح یہی معلوم ہوتا ہے کہ وضو کروانے میں کوئی حرج نہیں۔

1111ـ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سُلَيْمَانُ أَخْبَرَنِي عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ......

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: "نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ." قَالَتْ: إِنِّي حَائِضٌ. قَالَ: " إِنَّهَا لَيْسَتْ فِي يَدِكِ." ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے کہا: ”مجھے جائے نماز پکڑاؤ۔“ انہوں نے کہا: ”میں حائضہ ہوں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے۔“

1112ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ............

عَنْ كَثِيرِ بْنِ شِنْظِيرٍ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ امْرَأَةٍ حَائِضٍ شَرِبَتْ مِنْ مَاءٍ أَيُتَوَضَّأُ بِهِ؟ فَضَحِكَ وَقَالَ نَعَمْ. ❸

کثیر بن شنظیر کہتے ہیں کہ حسن سے پوچھا گیا حائضہ سے پانی پیا جائے یا اس سے وضو کیا جائے؟ تو وہ ہنسے اور کہا: ”جی ہاں۔“

1113ـ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ..........

عَنْ حَرَامِ بْنِ حكيم عَنْ عَمِّهِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ قَالَ: "وَاكِلْهَا." ❹

حرام بن معاویہ اپنے چچا عبداللہ بن سعد سے بیان کرتے ہیں کہ: ”میں نے نبی ﷺ سے حائضہ کے ساتھ کھانا کھانے کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کے ساتھ کھاؤ۔“

---

❶ منقطع،ضعیف: عبدالرزاق (1259) نیز دیکھئے گزشتہ اثر (1107)

❷ صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها (298) ابوداؤد، كتاب الطهارة، باب فى الحائض تناول من المسجد (261)

❸ صحيح: عبدالرزاق (391) وابن ابى شيبه 34/1، باب فى فضل شراب الحائض

❹ صحيح: احمد 342/4، والترمذى، كتاب الطهارة، باب فى مؤكلة الحائض سؤرها (133)

1114۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ....

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ جَارِيَتَهُ أَنْ تُنَاوِلَهُ الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَتَقُولُ إِنِّي حَائِضٌ فَيَقُولُ: إِنَّ حِيضَتَكِ لَيْسَتْ فِي كَفِّكِ فَتُنَاوِلُهُ. ❶

نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں اپنی کسی لونڈی سے کہتے: ''مجھے جائے نماز پکڑاو؟۔'' وہ کہتی: ''میں حائضہ ہوں۔'' ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے: ''تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے۔'' تو وہ ان کو جائے نماز پکڑا دیتی۔

1115۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ...........

عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: "إِنَّ بَعْضَ أَهْلِي لَحَائِضٌ وَإِنَّا لَمُتَعَشُّونَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ جَمِيعًا." ❷

حرام بن حکیم اپنے چچا رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے حائضہ کے ساتھ کھانے کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری ایک بیوی حائضہ ہے اور ہم انشاء اللہ رات کا کھانا اکٹھے کھائیں گے۔''

1116۔ أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ....

الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ لَا تَرَى بَأْسًا أَنْ تَمَسَّ الْحَائِضُ الْخُمْرَةَ. ❸

قاسم بیان کرتے ہیں: کہ ''عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات میں حرج نہیں سمجھتی تھیں کہ حائضہ جائے نماز کو ہاتھ لگائے۔''

فوائد:...... سابقہ ومذکورہ قرائن سے معلوم ہوا کہ عورت کے ہاتھ پاک ہیں وہ جائے نماز وغیرہ کو چھو سکتی ہے۔ البتہ قرآن چھونے کے بارے میں اختلاف ہے بعض محدثین وفقہاء دلائل کی بنا پر اسے جائز قرار دیتے ہیں جبکہ ائمہ اربعہ اور جمہور علماء اسے ممنوع قرار دیتے ہیں اور جمہور کی بات ہی قوی معلوم ہوتی ہے۔ (واللہ اعلم)

---

❶ صحیح: ابن ابی شیبه 360/2، باب فی الحائض تناول الشئ من المسجد

❷ صحیح: سابقہ (1114) ملاحظہ کیجئے۔

❸ صحیح۔

[109]...... بَاب مُجَامَعَةِ الْحَائِضِ إِذَا طَهُرَتْ قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ
حائضہ سے پاکی کے وقت غسل کرنے سے پہلے صحبت کرنا

1117۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَيُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدُالْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ............

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ مُجَاهِدٍ فِي الْحَائِضِ إِذَا طَهُرَتْ مِنَ الدَّمِ لَا يَقْرَبُهَا زَوْجُهَا حَتَّى تَغْتَسِلَ. ❶

عثمان بن اسود کہتے ہیں کہ مجاہد نے کہا: ''حیض والی عورت جب خون سے پاک ہو جائے تو اس کا شوہر غسل سے پہلے اس سے صحبت نہ کرے۔''

فوائد:...... انقطاع حیض کے بعد غسل سے پہلے عورت کے پاس جانے کے بارے علماء کا اختلاف ہے وجہ اختلاف سورۃ بقرہ (۲۲۲) میں آنے والا '' تَطَهَّرْنَ'' کا لفظ ہے اس سے پہلے ''حَتّٰى تَطْهُرْنَ'' کا لفظ جس سے سبھی کے نزدیک انقطاع حیض مراد ہے جبکہ ''تطھرن'' سے بعض انقطاع حیض اور بعض نے غسل مراد لیا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی اس سے پانی کے ذریعے طہارت مراد لیتے ہیں (تیسیر العلی القدیر) نیز جمہور اور امام مالک رحمہ اللہ بھی غسل ضروری خیال کرتے ہیں۔ دوسری طرف ابن حزم رحمہ اللہ اور البانی رحمہ اللہ وغیرہ بلا غسل بھی قربت کو جائز خیال کرتے ہیں لہٰذا بہتر یہی معلوم ہوتا ہے بلکہ نفاست وشریعت کا بھی یہی تقاضا ہے کہ عورت سے غسل کے بعد ہی مقاربت اختیار کی جائے (واللہ اعلم)

1118۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ مُوسَى............

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ مُجَاهِدٍ مِثْلَهُ سَوَاءً. ❷

عثمان بن اسود، امام مجاہد سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

1119۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: سُئِلَ سُفْيَانُ أَيُجَامِعُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِذَا انْقَطَعَ عَنْهَا الدَّمُ قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ؟ فَقَالَ: لَا. فَقِيلَ: أَرَأَيْتَ إِنْ تَرَكَتِ الْغُسْلَ يَوْمَيْنِ أَوْ أَيَّامًا؟ قَالَ: تُسْتَتَابُ. ❸

محمد بن یوسف کہتے ہیں کہ سفیان سے سوال کیا گیا کہ جب عورت سے خون ختم ہو جائے تو آدمی غسل کرنے سے پہلے اس سے جماع کر سکتا ہے؟ انہوں نے کہا: ''نہیں۔'' کہا گیا: ''اس کے متعلق کیا رائے ہے کہ وہ ایک یا دو دن غسل کو چھوڑے رکھے۔ انہوں نے کہا: ''اس سے توبہ کرائی جائے۔''

---

❶ صحيح: ابن ابی شيبه 96/1، باب فى المرأة ينقطع عنها الدم فياتيها قبل أن تغتسل

❷ صحيح: (1122) میں یہ حدیث آ رہی ہے۔ ❸ صحيح: دارمی منفرد ہیں۔

فوائد:...... انقطاع حیض کے بعد بلاوجہ غسل نہ کرنا اور نمازیں ضائع کرتے رہنا یہ کبیرہ گناہوں میں سے جس سے توبہ ضروری ہے بہرحال مقاربت کے حوالے سے غسل کا انتظار ہی بہتر ہے۔

1120- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ...........

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ﴾ قَالَ: حَتَّى يَنْقَطِعَ الدَّمُ ﴿فَإِذَا تَطَهَّرْنَ﴾ قَالَ: إِذَا اغْتَسَلْنَ. ❶

سفیان اس شخص سے بیان کرتے ہیں جو انھیں مجاہد سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے یہ آیت پڑھی: ''عورتوں کے قریب نہ جاؤ حتی کہ وہ پاک ہو جائیں۔'' (البقرہ: ۲۲۲) انہوں نے کہا: '' اس کی تفسیر یہ ہے کہ حتی کہ خون ختم ہو جائے۔ ''جب وہ پاک ہو جائیں۔'' کی تفسیر یہ ہے کہ ''جب وہ غسل کر لیں۔''

1121- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ...........

عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿حَتَّى يَطْهُرْنَ﴾ قَالَ: إِذَا انْقَطَعَ الدَّمُ. ﴿فَإِذَا تَطَهَّرْنَ﴾ قَالَ: اغْتَسَلْنَ. ❷

ابن ابونجیح کہتے ہیں کہ مجاہد نے کہا: ''حتی کہ وہ پاک ہو جائیں۔'' کا مطلب یہ ہے کہ جب خون ختم ہو جائے۔'' جب وہ پاک ہو جائیں۔'' انہوں نے کہا: ''اس سے مراد یہ ہے کہ وہ غسل کر لیں۔''

1122- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوسَى...........

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْأَسْوَدِ قَالَ: سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنِ امْرَأَةٍ رَأَتِ الطُّهْرَ أَيَحِلُّ لِزَوْجِهَا أَنْ يَأْتِيَهَا قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ؟ قَالَ: لَا. حَتَّى تَحِلَّ لَهَا الصَّلَاةُ. ❸

عثمان بن اسود کہتے ہیں کہ میں نے مجاہد سے پوچھا جب کوئی عورت پاک ہوجائے تو اس کے خاوند کے لئے غسل سے پہلے اس سے صحبت کرنا حلال ہے؟ انہوں نے کہا: ''نہیں، حتی کہ اس کے لئے نماز حلال ہوجائے۔''

فوائد:...... یہ غسل کی جانب اشارہ ہے کیونکہ نماز طہارت کے بغیر حلال نہیں ہوتی۔

1123- أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ هُوَ ابْنُ زِيَادٍ...........

---

❶ ضعیف: نیز آئندہ اثر ملاحظہ کیجئے۔

❷ صحیح: التفسير للطبری، 1/385-386، وعبدالرزاق (1272)

❸ صحیح: ابن ابی شیبہ 1/96، باب فی المرأة ينقطع عنها الدم

حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءً وَمَيْمُونَ بْنَ مِهْرَانَ وَحَدَّثَنِي حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالُوا: لَا يَغْشَاهَا حَتّٰى تَغْتَسِلَ. ❶

حجاج بن ارطاۃ کہتے ہیں کہ میں نے عطاء اور میمون بن مہران سے سوال کیا اور حماد، ابراہیم سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ''اس سے صحبت نہ کرے حتی کہ وہ غسل کر لے۔''

1124- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ..........

عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يَطَأُ امْرَأَتَهُ وَقَدْ رَأَتِ الطُّهْرَ قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ قَالَ: هِيَ حَائِضٌ مَا لَمْ تَغْتَسِلْ وَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ وَلَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا مَا لَمْ تَغْتَسِلْ. ❷

ہشام، حسن سے اس آدمی کے متعلق روایت کرتے ہیں جو پاکی کے وقت غسل سے پہلے اپنی بیوی سے صحبت کرے انہوں نے کہا: ''وہ حائضہ ہے جب تک غسل نہ کرے اور اس پر کفارہ ہے۔ اور مرد پر لازم ہے کہ جب تک وہ غسل نہ کرے اس سے پہلی حالت پہ رہے۔''

فوائد:...... غسل سے پہلے بیوی کے ساتھ مقاربت کرنے پر کفارہ کا لازم ہونا یہ محل نظر ہے جبکہ کئی علماء جب اس کے قائل بھی ہوں البتہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ خلاف اولیٰ ہے (واللہ اعلم)

1125- أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ..........

حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا يَغْشَاهَا زَوْجُهَا. ❸

یونس کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: ''اپنی بیوی سے صحبت نہ کرے۔''

1126- أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ يَقُولُ..........

قَالَ أَبُو الْخَيْرِ مَرْثَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْيَزَنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَا أُجَامِعُ امْرَأَتِي فِي الْيَوْمِ الَّذِي تَطْهُرُ فِيهِ حَتّٰى يَمُرَّ يَوْمٌ. ❹

ابوالخیر مرثد بن عبداللہ یزنی کہتے ہیں کہ میں نے عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے: ''اللہ کی قسم! میں اپنی بیوی سے اس دن مباشرت نہیں کرتا جس دن وہ پاک ہوتی ہے۔ حتی کہ ایک دن گزر جائے۔''

---

❶ صحیح: (1117) کے تحت یہ اثر گزر چکا ہے۔
❷ صحیح: (1117) کے تحت یہ اثر گزر چکا ہے۔
❸ صحیح: الطبری فی التفسیر 386/2
❹ صحیح: دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

فوائد:...... حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کی یہ احتیاط قابل تحسین ہوسکتی ہے ضروری نہیں۔

1127۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ..........

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى الطُّهْرَ أَيَأْتِيهَا زَوْجُهَا قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ؟ قَالَ: لَا حَتَّى تَغْتَسِلَ. ❶

عبدالملک کہتے ہیں کہ عطاء سے اس عورت کے متعلق پوچھا گیا جو پاکی دیکھتی ہے کہ کیا غسل سے پہلے اس کا شوہر اس سے مباشرت کرے؟ انہوں نے کہا: ''نہیں، حتی کہ وہ غسل کر لے۔''

1128۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ..........

عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمَرْأَةِ يَنْقَطِعُ عَنْهَا الدَّمُ قَالَ إِنْ أَدْرَكَهُ الشَّبَقُ غَسَلَتْ فَرْجَهَا ثُمَّ أَتَاهَا. ❷

لیث بن ابوسلیم عطاء سے اس عورت کے متعلق نقل کرتے ہیں جس کا حیض کا خون رک جائے، انھوں نے کہا: ''اگر اس پر شہوت غالب آ جائے۔ تو عورت اپنی شرمگاہ دھو لے۔ پھر مرد اس کے پاس آئے۔''

1129۔ أَخْبَرَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ شَرِيكًا وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: الْمَرْأَةُ يَنْقَطِعُ عَنْهَا الدَّمُ أَيَأْتِيهَا زَوْجُهَا قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ فَقَالَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ رَخَّصَ فِي ذَلِكَ لِلشَّبِقِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد: أَخَافُ أَنْ يَكُونَ ذَا خَطَأً أَخَافُ أَنْ يَكُونَ مِنْ حَدِيثِ لَيْثٍ لَا أَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد الشَّبِقُ الَّذِي يَشْتَهِي. ❸

فروۃ بن ابومغراء کہتے ہیں کہ میں نے شریک سے سنا ان سے کوئی آدمی پوچھ رہا تھا کہ: ''جس عورت کا خون ختم ہوجائے اس کا شوہر غسل سے پہلے اس سے صحبت کرسکتا ہے؟'' تو عبدالملک نے کہا کہ عطاء بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے شہوت غالب آنے والے کے لئے رخصت دی۔ ابومحمد دارمی کہتے ہیں کہ ''مجھے خوف ہے کہ راوی سے خطا ہوئی ہو اور مجھے خوف ہے کہ یہ حدیث لیث کی روایت سے ہو میں اسے عبدالملک کی روایت سے نہیں جانتا۔'' ابو محمد کہتے ہیں: ''الشبق، وہ شخص ہے جو شہوت کی خواہش والا ہو۔''

---

❶ صحيح: (1117، 1123) کے تحت گزر چکی ہے۔

❷ ضعيف: ابن ابی شيبه 96/1

❸ حسن: شریک کی وجہ سے

[110]...... بَاب فِي الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ تَخْتَضِبُ وَالْمَرْأَةِ تُصَلِّي فِي الْخِضَابِ
حائضہ عورت کے متعلق جو خضاب لگائے اور عورت کا خضاب لگا کر نماز پڑھنے کے متعلق

1130۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى قَالَ زَعَمَ لَنَا هُشَيْمٌ..........

عَنْ أَبِي حُرَّةَ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ رَأَيْتُ نِسَاءً مِنْ نِسَاءِ الْمَدِينَةِ يُصَلِّينَ فِي الْخِضَابِ. ❶

ابوحرة واصل بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: ”میں نے مدینہ کی کئی عورتوں کو خضاب لگائے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔“

فوائد:...... خضاب، یہ بالوں کو رنگنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اس اثر کے ضعیف ہونے کی وجہ سے اس سے حجت پکڑنا درست معلوم نہیں ہوتا بہر حال آگے صحیح آثار آرہے ہیں جن سے معلوم ہوگا کہ نماز کے اوقات کے علاوہ یہ بلا کراہت درست ہے۔

1131۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ..........

عَمَّنْ سَمِعَ عَائِشَةَ سُئِلَتْ عَنِ الْمَرْأَةِ تَمْسَحُ عَلَى الْخِضَابِ؟ فَقَالَتْ: لَأَنْ تُقْطَعَ يَدِي بِالسَّكَاكِينِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ. ❷

”عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس عورت کے متعلق پوچھا گیا جو خضاب پر مسح کرتی ہو؟۔“ تو انہوں نے کہا: ”اگر میرے ہاتھ چھری سے کاٹ دیئے جائیں تو یہ بات میرے نزدیک (خضاب لگا کر مسح کرنے سے) زیادہ بہتر ہے۔“

1132۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ..........

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي الْخِضَابِ؟ قَالَتْ: اسْلُتِيهِ وَرَغْمًا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: أَبُو سَعِيدٍ هُوَ: ابْنُ أَبِي الْعَنْبَسِ وَاسْمُ أَبِي الْعَنْبَسِ سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُبَيْدٍ۔❸

ابوسعید کہتے ہیں کہ کسی عورت نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: ”کیا عورت خضاب لگا کر نماز پڑھ سکتی ہے؟۔“ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”نہ چاہتے ہوئے بھی اسے اتار دو۔“ ابومحمد دارمی کہتے ہیں: ”ابوسعید ابوعنبس کا بیٹا ہے اور ابو عنبس کا نام سعید بن کثیر بن عبید ہے۔“

---

❶ ضعیف: ھشیم مدلس عن سے بیان کرتے ہیں۔

❷ ضعيف فيه: جهالة، ابن ابى شيبه 129/1، باب المرأة تخضب وهى على وضوء والبهيقى فى الطهارة 77/1

❸ صحيح: ابن ابى شيبه 119/1، باب المرأة تختضب وهى على غير وضوء والبيهقى فى الطهارة 77/1، باب فزع الخضاب عند الوضوء

1133۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنَّ نِسَاؤُنَا يَخْتَضِبْنَ بِاللَّيْلِ فَإِذَا أَصْبَحْنَ فَتَحْنَهُ فَتَوَضَّأْنَ وَصَلَّيْنَ ثُمَّ يَخْتَضِبْنَ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الظُّهْرِ فَتَحْنَهُ فَتَوَضَّأْنَ وَصَلَّيْنَ بِأَحْسَنِ خِضَابٍ وَلَا يَمْنَعُ مِنَ الصَّلَاةِ. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''ہمارے گھر کی عورتیں رات کو خضاب لگاتی تھیں اور جب صبح ہوتی تو اسے اتار دیتیں اور وضو کر کے نماز پڑھتیں، پھر نماز کے بعد خضاب لگاتیں اور جب ظہر کا وقت ہوتا تو اسے اتار دیتیں پھر وضو کر کے نماز پڑھتیں تو یہی خضاب اچھا ہوجاتا تھا اور نماز سے بھی نہیں روکتا تھا۔''

1134۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ ....

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ نِسَاءَ ابْنِ عُمَرَ كُنَّ يَخْتَضِبْنَ وَهُنَّ حُيَّضٌ. ❷

نافع کہتے ہیں کہ ''ابن عمر رضی اللہ عنہ کی عورتیں حیض کی حالت میں خضاب لگاتیں۔''

فوائد:...... حیض کی حالت میں خضاب کا یہ فائدہ ہے کہ بار بار لگانے اتارنے کی مشقت سے بچا جاسکتا ہے۔

1135۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ..........

عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنَّ نِسَاؤُنَا إِذَا صَلَّيْنَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ اخْتَضَبْنَ فَإِذَا أَصْبَحْنَ أَطْلَقْنَهُ وَتَوَضَّأْنَ وَصَلَّيْنَ وَإِذَا صَلَّيْنَ الظُّهْرَ اخْتَضَبْنَ فَإِذَا أَرَدْنَ أَنْ يُصَلِّينَ الْعَصْرَ أَطْلَقْنَهُ فَأَحْسَنَّ خِضَابَهُ وَلَا يَحْسِبْنَ عَنِ الصَّلَاةِ. ❶

ابومجلز کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ''ہماری عورتیں جب عشاء کی نماز سے فارغ ہوتیں تو خضاب لگاتیں۔ اور جب صبح ہوتی تو اسے اتار کر وضو کر کے نماز پڑھتیں۔ اور جب ظہر کی نماز پڑھ لیتیں تو خضاب لگاتیں اور جب عصر کی نماز کا ارادہ کرتیں تو اسے اتار دیتیں ان کا یہی خضاب اچھا ہوجاتا تھا اور نماز میں بھی رکاوٹ نہیں ہوتی تھی۔''

---

❶ صحيح: ابن ابی شیبه 120/1 باب المرأة تخضب وهی علی غير وضوء

❷ صحيح: دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

❸ صحيح: دیکھئے گزشتہ (1133)

[111]...... بَاب إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ

حیض کی حالت میں مرد کا اپنی عورت کے پاس جانے کا بیان

1136۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ح و أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ..........

عَنْ عَامِرٍ فِيمَنْ أَتَى أَهْلَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَا ذَنْبٌ أَتَاهُ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَيَتُوبُ إِلَيْهِ وَلَا يَعُودُ. ❶

عامر اس شخص کے بارے میں کہتے ہیں: جو حیض کی حالت میں اپنی بیوی کے پاس جائے کہ وہ ایک گناہ کا مرتکب ہوا لہٰذا وہ اللہ سے بخشش مانگے اور توبہ کرے اور دوبارہ ایسا نہ کرے۔''

فوائد:...... حالت حیض میں بیوی سے جماع کرنا حرام ہے لیکن اگر کوئی اس حرام کام کا ارتکاب کر بیٹھے تو اس بارے کوئی صریح مرفوع روایت نہ ہونے کی بنا پر اہل علم میں اختلاف ہے بغیر کسی کفارے کے کچھ اس پر توبہ کو لازم قرار دیتے ہیں جب کہ بعض ابن عباس علیہ السلام کی موقوف حدیث سے حجت پکڑتے ہوئے توبہ کے ساتھ ساتھ دینار یا نصف دینا ر صدقہ کو لازم قرار دیتے ہیں احتیاطاً ثانی الذکر بات ہی راجح معلوم ہوتی ہے۔ (واللہ اعلم) سو یہاں پر ان اہل علم کے اقوال کا ذکر ہے جو کہ فقط توبہ کے قائل ہیں۔

1137۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْمُثَنَّى ....

عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ. ❷

''عطاء سے بھی اسی طرح کا قول مروی ہے۔''

1138۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَأَبُو النُّعْمَانِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الْقَعْقَاعِ..........

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: ذَنْبٌ أَتَاهُ وَلَيْسَ عَلَيْهِ كَفَّارَةٌ. ❸

محمد بن زید کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر نے کہا: ''جو حیض کی حالت میں صحبت کرے وہ گنہگار ہے لیکن اس پر کفارہ نہیں۔''

1139۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ..........

عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ

عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ان

---

❶ صحیح: ابن ابی شیبه 32/4/1 وعبدالرزاق (1268)

❷ صحیح بشواهده: ابن ابی شیبه 32/4/1 وعبدالرزاق (1269)

❸ صحیح: ابن ابی شیبه 32/4/1

أَنَّـهُ سُئِـلَ عَنِ الَّذِى يَأْتِى امْرَأَتَهُ وَهِىَ حَـائِضٌ قَـالَ: يَـعْتَذِرُ إِلَى اللّٰهِ وَيَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ. ❶

سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو حیض کی حالت میں اپنی بیوی کے پاس جائے؟ انہوں نے کہا: ''وہ شخص اللہ سے معافی مانگے اور توبہ کرے۔''

1140- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ............

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَلَيْسَ عَلَيْكَ شَىْءٌ يَعْنِى إِذَا وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِىَ حَائِضٌ. ❷

ابن جریج کہتے ہیں کہ عطاء نے کہا: ''تو اللہ سے بخشش طلب کر اور تجھ پر کوئی کفارہ نہیں ہے یعنی جب حیض کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کرے۔''

1141- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ............

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْخَطَّابِ الْعَنْبَرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِى مُلَيْكَةَ قَالَ: سُئِلَ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ الرَّجُلِ يَأْتِى امْرَأَتَهُ وَهِىَ حَائِضٌ؟ قَالَ: يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ. ❸

مالک بن خطاب عنبری کہتے ہیں کہ ابن ابو ملیکہ سے میرے سامنے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جو حیض کی حالت میں اپنی بیوی کے پاس جائے؟ انہوں نے کہا: ''وہ اللہ سے بخشش طلب کرے۔''

1142- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ ....

عَنْ أَبِى قِلَابَةَ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ: رَأَيْتُ فِى الْمَنَامِ كَأَنِّى أَبُولُ دَمًا قَـالَ تَـأْتِى امْرَأَتَكَ وَهِىَ حَـائِضٌ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَعُدْ. ❹

ابو قلابہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اس نے کہا: ''میں نے خواب میں دیکھا ہے گویا میں خون کا پیشاب کر رہا ہوں۔'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''کیا تو حیض کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کرتا ہے؟۔'' اس نے کہا: ''جی ہاں۔'' ابوبکر نے کہا: ''اللہ سے ڈرو، اور دوبارہ ایسا نہ کرنا۔''

1143- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ............

عَـنْ هِشَـامٍ عَـنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ فِى

ہشام کہتے ہیں کہ محمد بن سیرین نے اس شخص کے متعلق کہا

❶ صحيح: ابن ابی شیبه 32/4/1

❷ صحيح بشواهده: دیکھئے سابقہ (1137)

❸ صحيح بشواهده: مالک بن خطاب بارے جرح وتعدیل مروی نہیں، باقی رجال ثقات ہیں۔

❹ منقطع، ضعيف: ابوقلابہ نے عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا، أخرجه عبدالرزاق (1270) و ابن ابی شیبه 31/4/1

الَّذِي يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ. ❶

جو اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں صحبت کرے؟ انہوں نے کہا: ''وہ اللہ سے بخشش طلب کرے۔''

[112]......بَاب مَنْ قَالَ عَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ

جو کہتا ہے کہ حائضہ سے صحبت پر کفارہ ہے

1144- أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ.........

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ فِي الَّذِي يُفْطِرُ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ قَالَ: عَلَيْهِ عِتْقُ رَقَبَةٍ أَوْ بَدَنَةٌ أَوْ عِشْرِينَ صَاعًا لِأَرْبَعِينَ مِسْكِينًا وَفِي الَّذِي يَغْشَى امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ مِثْلُ ذَلِكَ. ❷

یزید بن ابراہیم کہتے ہیں کہ میں نے حسن کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ: ''جو شخص رمضان کے ایک دن کا روزہ چھوڑ دے تو اس کے ذمہ غلام یا لونڈی کا آزاد کرنا یا ایک قربانی کا جانور (اونٹ) یا چالیس مسکینوں کو بیس صاع کھلانا لازم ہے۔ اور یہی اس شخص پر ہے جو اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں صحبت کرے۔''

فوائد:...... حسن رحمہ اللہ اس قول میں متفرد ہیں اس باب میں زیادہ مشہور دو قول ہی ہیں سابق توبہ والا، اور لاحق صدقے والا۔

1145- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ خُصَيْفٍ..........

عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ: يَتَصَدَّقُ بِنِصْفِ دِينَارٍ. ❸

مقسم کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے متعلق فرمایا جو حیض کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کرے: ''وہ نصف دینار صدقہ کرے۔''

1146- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ..........

عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الَّذِي يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ: يَتَصَدَّقُ

مقسم کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ''جو شخص حیض کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کرے وہ ایک دینار یا

---

❶ صحيح: عبدالرزاق (1297) وابن ابی شيبه 32/3/1

❷ صحيح: ابن ابی شيبه 32/4/1

❸ حسن: احمد 272/1، وابوداؤد، كتاب الطهارة، باب فی إتيان الحائض (266)

بِدِينَارٍ أَوْ نِصْفِ دِينَارٍ شَكَّ الْحَكَمُ. ❶

نصف دینار صدقہ کرے۔'' حکم کو شک ہوا ہے۔

فوائد:...... مذکورہ حدیث میں آدھا دینار یا ایک دینار کا ذکر ہے، اس میں ''أَوْ'' تخییر کے لیے ہے یا شک کی وجہ سے صحیح یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ تخییر کے لیے جیسا کہ صحیح ابوداؤد میں ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی کی روایت ہے کہ اگر ابتدائے حیض ہو تو ایک دینار، جب کہ اخیر میں نصف دینار صدقہ کرنا ہوگا، اور ترمذی میں ہے کہ خون سرخ ہو تو ایک دینار جب کہ زرد ہو تو نصف دینار صدقہ کرنا ہوگا۔

1147۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ..........

عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الَّذِي يَغْشَى امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ نِصْفِ دِينَارٍ قَالَ شُعْبَةُ: أَمَّا حِفْظِي فَهُوَ مَرْفُوعٌ وَأَمَّا فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَقَالَا: غَيْرُ مَرْفُوعٍ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: حَدِّثْنَا بِحِفْظِكَ وَدَعْ مَا قَالَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا أُحِبُّ أَنِّي عُمِّرْتُ فِي الدُّنْيَا عُمُرَ نُوحٍ وَأَنِّي حَدَّثْتُ بِهَذَا أَوْ سَكَتُّ عَنْ هَذَا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ وَكَانَ وَالِيَ عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَلَى الْكُوفَةِ. ❷

مقسم کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس شخص کے متعلق جو حالت حیض میں اپنی بیوی سے صحبت کرتا ہے کہا کہ: ''وہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے۔'' شعبہ کہتے ہیں مجھے اس طرح یاد ہے کہ وہ مرفوع حدیث ہے مگر فلاں اور فلاں کہتے ہیں کہ مرفوع نہیں ہے۔ بعض لوگوں نے کہا: آپ ہم سے اپنی یاد کے موافق بیان کریں اور فلاں اور فلاں کے قول کو چھوڑ دیں تو شعبہ نے کہا: ''اللہ کی قسم! مجھے یہ بات پسند نہیں کہ مجھے دنیا میں سیّدنا نوح علیہ السلام کی عمر دی جائے اور میں اس کو بیان کروں یا خاموشی اختیار کروں۔'' ابومحمد کہتے ہیں: ''عبدالحمید زید بن عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب کے بیٹے تھے۔ عمر بن عبدالعزیز کی طرف سے کوفہ کے گورنر تھے۔''

فوائد:...... (۱) یہ حدیث اگرچہ موقوف بھی ہو تب بھی یہ حکماً مرفوع ہی ہوگی کیونکہ ایسی بات صحابی اپنے پاس سے نہیں کہہ سکتا ہے۔ (۲) لوگوں نے جب شعبہ رحمہ اللہ کو اپنے حافظے سے سنانے کو کہا تو انہوں نے

---

❶ صحیح: احمد، 230/1، وابوداؤد، کتاب الطهارة، باب فی أتیان الحائض (264)

❷ صحیح: المتقیٰ لابن ابی جارود (109)

کہا کہ مجھے بیان حدیث سے کوئی لالچ نہیں بلکہ میں تبلیغ کے فریضے کی وجہ سے ادائیگی کررہا ہوں۔لہٰذا جوحقیقت ہے اسے کھول کر بیان کرنا ضروری ہے۔

1148۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِالْكَرِيمِ.........

عَنْ رَجُلٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِذَا أَتَاهَا فِي دَمٍ فَدِينَارٌ وَإِذَا أَتَاهَا وَقَدِ انْقَطَعَ الدَّمُ فَنِصْفُ دِينَارٍ. ❶

کسی آدمی سے نقل کیا گیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''جب آدمی حیض کی حالت میں صحبت کرے تو ایک دینار ہے اور جب خون بند ہونے پر صحبت کرے تو نصف دینار ہے۔''

1149۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خُصَيْفٍ.........

عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الَّذِي يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ يَتَصَدَّقُ بِنِصْفِ دِينَارٍ. ❷

مقسم کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی ﷺ نے اس شخص کے متعلق فرمایا جو حیض کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کرے کہ: ''وہ نصف دینار صدقہ کرے۔''

1150۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ.........

عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: كَانَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ امْرَأَةٌ تَكْرَهُ الْجِمَاعَ فَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَهَا اعْتَلَّتْ عَلَيْهِ بِالْحَيْضِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَإِذَا هِيَ صَادِقَةٌ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِخُمُسَيْ دِينَارٍ. ❸

عبدالحمید بن زید بن خطاب کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کی ایک بیوی تھی جو صحبت کو ناپسند کرتی تھی تو سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ جب بھی اس سے صحبت کرنا چاہتے تو وہ حیض کا بہانہ کردیتی۔ ایک دفعہ انہوں نے اس سے صحبت کی تو وہ واقعی حیض کی حالت میں تھی۔ پھر وہ نبی ﷺ کے پاس آئے آپ ﷺ نے انہیں دینار کا پانچواں حصہ صدقہ کرنے کا حکم دیا۔''

1151۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنْ عَبْدِالْكَرِيمِ عَنْ مِقْسَمٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَإِنْ

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب حیض کی حالت میں آدمی بیوی کے پاس جائے تو اگر تازہ

---

❶ ضعیف: اس میں جہالت ہے۔ ❷ صحیح: دیکھئے سابقہ (1145)

❸ معضل، ضعیف: دیکھئے ابوداؤد (266) والبیہقی 316/1

كَانَ الدَّمُ عَبِيطًا فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ وَإِنْ كَانَتْ صُفْرَةً فَلْيَتَصَدَّقْ بِنِصْفِ دِينَارٍ. ❶

خون ہو تو وہ ایک دینار صدقہ کرے، اور اگر زرد رنگ کا ہو تو نصف دینار صدقہ کرے۔"

1152۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ هُوَ: ابْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ.........

عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الَّذِي يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ. ❷

مقسم کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو حیض کی حالت میں اپنی بیوی کے پاس جائے، انہوں نے کہا: "ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے۔" اور ابراہیم نے کہا: "وہ اللہ سے بخشش طلب کرے۔"

1153۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى.........

عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِذَا وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِدِينَارٍ. ❸

عطاء کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "جب کوئی آدمی حیض کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کرے اس پر لازم ہے کہ وہ ایک دینار صدقہ کرے۔"

1154۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ.........

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ جَامَعَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ: يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ. ❹

عبدالملک کہتے ہیں کہ عطاء نے اس شخص کے متعلق کہا جو اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں صحبت کرے کہ: "وہ ایک دینار صدقہ کرے۔"

1155۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى.........

عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ نِصْفِ دِينَارٍ. ❺

مقسم کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ: "وہ (حائضہ سے صحبت کرنے والا) ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے۔"

---

❶ عبدالکریم ابن مالک یا ابوامیہ ہے لہٰذا اس کی صحت بارے قطعی حکم لگانا مشکل ہے۔ دیکھئے معجم الطبرانی الکبیر (12135)

❷ صحیح: یہ ابن عباس پر موقوف ہے۔

❸ ضعیف: محمد بن ابی لیلیٰ ضعیف ہے۔ دیکھئے گزشتہ (1151)

❹ صحیح: ابن ابی شیبہ 32/4/1

❺ ضعیف: دیکھئے گزشتہ (1153)

1156۔ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ سَعِيدٍ..........

عَنْ شُعَيْبِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ فِيْ رَجُلٍ يَغْشَى امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ أَوْ رَأَتِ الطُّهْرَ وَلَمْ تَغْتَسِلْ قَالَ: يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَيَتَصَدَّقُ بِخُمُسِ دِينَارٍ. ❶

شعیب بن اسحاق کہتے ہیں کہ اوزاعی نے اس آدمی کے متعلق کہا جو حیض کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کرے یا اس حالت میں کہ اسے پاکی نظر آئے اور ابھی تک اس نے غسل نہ کیا ہو کہ ''وہ اللہ سے بخشش مانگے اور دینار کا پانچواں حصہ صدقہ کرے۔''

فوائد:...... صدقہ کرنا اچھی عادت ہے البتہ اس حالت میں صدقہ ضروری نہیں۔ بس یہ ہے کہ اسے خلاف اولیٰ کہا جا سکتا ہے جیسا کہ گزر چکا ہے۔

1157۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ..........

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ يَتَصَدَّقُ بِنِصْفِ دِينَارٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَإِنَّ الْحَسَنَ يَقُولُ: يُعْتِقُ رَقَبَةً فَقَالَ: مَا أَنْهَاكُمْ أَنْ تَقَرَّبُوا إِلَى اللّٰهِ مَا اسْتَطَعْتُمْ. ❷

عبدالملک کہتے ہیں کہ عطاء نے کہا: ''جب کوئی اپنی حائضہ بیوی سے صحبت کرے تو وہ نصف دینار صدقہ کرے۔'' کسی آدمی نے کہا: ''حسن کہتے ہیں کہ وہ ایک غلام آزاد کرے۔'' فرمایا: ''میں تمہیں منع نہیں کرتا جتنا تم سے ہو سکے اللہ کے قریب ہو جاؤ۔''

فوائد:...... معلوم ہوا گناہ سرزد ہو جانے کے بعد جتنی نیکیاں کی جائیں اچھی بات ہے کیونکہ قاعدہ ہے ''إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ'' نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔

1158۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى..........

عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الَّذِي يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ: يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ. ❸

عطاء کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس شخص کے متعلق کہا جو اپنی حائضہ بیوی سے صحبت کرے کہ۔ ''کہ وہ ایک دینار صدقہ کرے۔''

---

❶ صحیح

❷ اسناده جید

❸ ضعیف: یہ موقوف ہے (1155) کے تحت گزر چکی ہے۔

[113]...... بَاب إِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ

عورتوں سے دبر میں صحبت کرنا

1159۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ....

عَنِ ابْنِ سَابِطٍ قَالَ: سَأَلْتُ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ: ابْنُ أَبِي بَكْرٍ قُلْتُ لَهَا: إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكِ عَنْ شَيْءٍ وَأَنَا أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَكِ عَنْهُ؟ قَالَتْ: سَلْ يَا ابْنَ أَخِي عَمَّا بَدَا لَكَ قَالَ: أَسْأَلُكِ عَنْ إِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ فَقَالَتْ حَدَّثَتْنِي أُمُّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَتْ الْأَنْصَارُ لَا تُجَبِّي وَكَانَتْ الْمُهَاجِرُونَ تُجَبِّي فَتَزَوَّجَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَجَبَّاهَا فَأَبَتِ الْأَنْصَارِيَّةُ فَأَتَتْ أُمَّ سَلَمَةَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهَا فَلَمَّا أَنْ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ اسْتَحْيَتِ الْأَنْصَارِيَّةُ وَخَرَجَتْ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: "ادْعُوهَا لِي فَدُعِيَتْ لَهُ فَقَالَ لَهَا: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ صِمَامًا وَاحِدًا وَالصِّمَامُ: السَّبِيلُ الْوَاحِدُ.[1]

ابن سابط کہتے ہیں کہ میں نے حفصہ بنت عبدالرحمٰن (عبدالرحمٰن، یہ سیّدنا ابوبکر کے بیٹے ہیں) سے کہا: ''میں تم سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں لیکن شرماتا ہوں کہ تم سے اس کے متعلق پوچھوں'' حفصہ نے کہا: ''اے بھتیجے! جو چاہے پوچھو۔'' عبدالرحمٰن نے کہا: ''میں عورتوں سے دبر میں صحبت کے متعلق آپ سے پوچھتا ہوں۔'' حفصہ نے کہا: ''ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بیان کیا کہ انصار اپنی عورتوں کو منہ کے بل نہیں لٹاتے تھے اور مہاجرین منہ کے بل لٹاتے تھے پھر ایک مہاجر نے انصاری عورت سے نکاح کیا تو اسے منہ کے بل لٹانا چاہا، انصاری عورت نے انکار کر دیا وہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور اس بات کا ذکر کیا۔ جب نبی ﷺ آئے تو انصاری عورت شرما کر باہر چلی گئی پھر ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کے پاس اس بات کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس عورت کو میرے پاس بلاؤ۔ وہ آپ ﷺ کے پاس بلائی گئی تو آپ ﷺ نے اس کے سامنے یہ آیت پڑھی: ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں تم جیسے چاہو اپنی عورتوں کے پاس جاؤ۔'' (البقرۃ: ۲۲۳) سوراخ ایک ہوا ور سمام ایک راستہ کو کہتے ہیں۔''

فوائد:...... اس حدیث سے درج ذیل فوائد حاصل ہوئے (ا) شرعی مسئلہ پوچھنے میں میں شرم نہیں

---

[1] صحيح: احمد6/305 والتفسير للطبرى 2/92

کرنی چاہیے کیونکہ اس میں شرم باعث جہالت و ہلاکت ہے (۲) اگر کوئی قابل حیاء مسئلہ دریافت کرنے میں ہچکچائے تو اس کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے نہ کہ اس سے پہلو تہی برتی جائے (۳) یہاں عورتوں کو ان کی دبروں میں آنے سے مراد عورت سے پشت کی جانب سے "قُبُل" میں جماع ہے (۴) مقام دخول ایک ہی ہو تو کوئی سا طریقہ بھی استعمال کیا جائے تو وہ حلال ہے۔ البتہ عورت کی دُبر میں جماع کرنے والا لعنتی ہے۔

1160- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ ....

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَقَدْ عَرَضْتُ الْقُرْآنَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ثَلَاثَ عَرَضَاتٍ أَقِفُ عِنْدَ كُلِّ آيَةٍ أَسْأَلُهُ فِيمَ أُنْزِلَتْ وَفِيمَ كَانَتْ؟ فَقُلْتُ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالَى: ﴿فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ﴾ (البقرة : ۲۲۲) قَالَ: مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمْ أَنْ تَعْتَزِلُوهُنَّ. ❶

مجاہد کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو تین بار قرآن سنایا ہر آیت پر ٹھہر کر میں ان سے پوچھتا کہ یہ آیت کس کے متعلق نازل ہوئی میں نے کہا: "اے ابن عباس! آپ بتائیں کہ اللہ تعالیٰ کے ایک فرمان کا مطلب کیا ہے کہ "جب وہ پاک ہو جائیں تو جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے وہاں سے جاؤ۔" (بقرہ : ۲۲۲) انہوں نے فرمایا: "جہاں سے تمہیں حیض کی حالت میں الگ رہنے کا حکم فرمایا تھا۔"

فوائد:...... (۱) معلوم ہوا کہ ائمہ کس قدر اہتمام سے قرآن کی تعلیم حاصل کرتے تھے کہ ایک ایک آیت کو رک کر سمجھتے (۲) حالت حیض میں جس جگہ سے روکا گیا ہے حالت طہر میں اسی جگہ آنا ہے۔

1161- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ..........

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ﴾ قَالَ أُمِرُوا أَنْ يَأْتُوا مِنْ حَيْثُ نُهُوا. ❷

عثمان بن اسود کہتے ہیں کہ مجاہد نے اس آیت کے بارے میں کہا: "ان کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا۔" (البقرة:۲۲۲) کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس جگہ کا حکم دیئے گئے ہیں جہاں سے حیض کی حالت میں منع کئے گئے تھے۔"

1162- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ..........

---

❶ صحيح : ابوداؤد، كتاب النكاح، باب فی جامع النكاح (2164)

❷ صحيح : ابن ابی شیبه 4/232-233 باب فی قوله (فاتو هن من حيث امر كم الله) والتفسير للطبری 2/388

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي رَزِيْنٍ ﴿فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ﴾ قَالَ مِنْ قِبَلِ الطُّهْرِ. ❶

اعمش کہتے ہیں کہ ابورزین نے اس آیت کے بارے میں کہا کہ ”ان کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے۔“ (البقرۃ:۲۲۲)”اس کا مطلب ہے پاکی سے پہلے۔“

1163- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ.........

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ﴾ قَالَ: هُوَ وَاللّٰهِ الْقُبُلُ. ❷

ابراہیم بن مہاجر کہتے ہیں کہ مجاہد نے اس آیت: ”جو تمہارے رب نے تمہارے لئے تمہاری بیویوں سے پیدا کیا تم اسے چھوڑ دیتے ہو۔“ (الشعراء:۱۶۶) کے بارے میں کہا: ”اللہ کی قسم! وہ حیض کی جگہ ہے۔“

1164- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ.........

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ رَبَاحٍ عَنْ عِكْرِمَةَ ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ قَالَ: إِنَّمَا هُوَ الْفَرْجُ. ❸

خالد بن رباح کہتے ہیں کہ عکرمہ نے اس آیت: ”تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں ان کے پاس جہاں سے چاہو جاؤ۔“ (البقرۃ : ۲۲۳) کے بارے میں کہا: ”وہ صرف شرمگاہ ہے۔“

فوائد:...... معلوم ہوا” اَنّٰی شِئْتُمْ“ سے مراد کھیت میں آنے کے لیے سمت متعین نہیں البتہ کھیت متعین ہے جدھر سے بھی آو، آنا کھیت ہی میں ہے جو کہ اگلی شرم گا ہ ہے۔مسئلہ کی نوعیت وکیفیت کو سمجھانے کے لیے قرآنی اسلوب بے مثال ہے۔

1165- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ.........

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَلِيٍّ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: كَانَتِ الْيَهُودُ لَا تَأْلُو مَا شَدَّدَتْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ كَانُوا يَقُولُونَ يَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ إِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْتُوا نِسَائَكُمْ

علی بن علی رفاعی کہتے ہیں کہ میں نے حسن کو یہ کہتے ہوئے سنا: ”یہودی مسلمانوں پر سخت اعتراض کرنے میں کوتاہی نہیں کرتے تھے وہ کہتے تھے: ”اے محمد ﷺ کے اصحاب! واللہ! تمہارے لئے اپنی عورتوں سے ایک ہی طریقہ سے صحبت کرنا جائز ہے۔“ تو اللہ نے یہ آیت نازل

---

❶ صحیح : التفسير للطبرى 389/2 وابن ابى شيبه 233/4 باب فى قوله ﴿فأتوهن من حيث امركم الله﴾

❷ حسن : ابن ابى شيبه 232/4 ❸ صحيح : ابى ابى شيبه 239/4، باب فى قوله تعالىٰ ﴿نساؤكم حرث لكم﴾

إِلَّا مِنْ وَجْهٍ وَاحِدٍ قَالَ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ فَخَلَّى اللَّهُ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَبَيْنَ حَاجَتِهِمْ. ❶

کی: ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں تم جہاں سے چاہو ان کے پاس جاؤ۔'' تو اللہ نے مومنو! کو ان کی ضرورت پر کھلا چھوڑ دیا۔

1166۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ..........

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ قَالَ: ائْتِهَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهَا وَمِنْ خَلْفِهَا بَعْدَ أَنْ يَكُونَ فِي الْمَأْتَى. ❷

سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ''تم جہاں سے چاہو اپنی کھیتی میں جاؤ۔'' انہوں نے کہا: ''تم ان کے آگے اور پیچھے سے صحبت کرو مگر وہ صحبت کرنے کی جگہ ہو۔''

1167۔ أَخْبَرَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ..........

حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَصْنَعُونَ فِي الْحَائِضِ نَحْوًا مِنْ صَنِيعِ الْمَجُوسِ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَنَزَلَتْ ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ﴾ فَلَمْ يَزْدَدِ الْأَمْرُ فِيهِنَّ إِلَّا شِدَّةً. ❸

خالد کہتے ہیں کہ عکرمہ نے کہا: جاہلیت کے زمانہ میں لوگ حائضہ مجوسیوں جیسا برتاؤ کرتے تھے نبی ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا گیا تو یہ آیت نازل ہوئی: ''لوگ تم سے حیض کے متعلق پوچھتے ہیں کہہ دیجئے وہ ناپاکی ہے حیض میں عورتوں سے الگ رہو ان کے پاس نہ جاؤ حتی کہ وہ پاک ہو جائیں۔'' (البقرہ: ۲۲۲) تو ان کے بارے میں سختی اور بڑھ گئی۔

1168۔ أَخْبَرَنَا خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ عَنْ سُفْيَانَ..........

عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿قُلْ

ابن ابو نجیح کہتے ہیں کہ مجاہد نے کہا: '' قُلْ هُوَ أَذًى ''

---

❶ صحيح : ابی ابی شیبه 232/4

❷ ضعيف : التفسير للطبرى 392/2

❸ صحيح : مسنداً بیان کرنے میں دارمی منفرد ہیں، أخرجه مختصراً ابن ابی شیبه 229/4

هُوَ أَذًى﴾ قَالَ: هُوَ الدَّمُ. ❶ (البقرۃ:۲۲۲) سے مراد خون ہے۔''

1169۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ..........

عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ ﴿قُلْ هُوَ أَذًى﴾ قَالَ: قَذَرٌ. ❷

معمر کہتے ہیں کہ قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ﴿قُلْ هُوَ أَذًى﴾ (البقرۃ:۲۲۲) کا مطلب گندگی ہے۔''

1170۔ أَخْبَرَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ لَيْثًا حَدَّثَ..........

عَنْ عِيسَى بْنِ قَيْسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ قَالَ: إِنْ شِئْتَ فَاعْزِلْ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَعْزِلْ. ❸

عیسیٰ بن قیس کہتے ہیں کہ سعید بن مسیب نے اس آیت: ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں تم جہاں سے چاہو ان کے پاس جاؤ۔'' کے بارے میں کہا: ''اگر تم چاہو تو عزل کرو اور اگر چاہو تو نہ کرو۔''

فوائد:...... عزل کہتے ہیں کہ مرد اپنی بیوی کی شرمگاہ میں دخول کرے لیکن اخراج منی کے وقت عضو مخصوص کو باہر نکال لے تاکہ پانی اندر نہ گرنے پائے۔ حمل سے بچنے کے لیے اس طریقے کو اختیار کیا جاتا ہے۔ اس کی مشروعیت کے بارے میں اختلاف ہے۔ لیکن اتنی بات پکی ہے کہ اللہ تعالیٰ جس جان کو پیدا کرنا چاہیں وہ پیدا ہو کر رہتی ہے، پھر عزل کا کیا فائدہ؟ جب کہ عزل سے بیوی کے حق پر بھی ڈاکہ ڈالا جاتا ہے جو کہ درست نہیں۔ واللہ اعلم

1171۔ أَخْبَرَنَا خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ..........

عَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَيْفَ شِئْتَ يَعْنِي: ائْتِهَا فِي الْفَرْجِ. ❹

عوف کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: ''جیسے تو چاہے۔'' یعنی کہ شرمگاہ میں صحبت کر۔

1172۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ الْيَهُودَ قَالُوا لِلْمُسْلِمِينَ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ وَهِيَ مُدْبِرَةٌ جَاءَ وَلَدُهُ أَحْوَلَ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا

جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہودی مسلمانوں کو کہتے تھے: ''جو شخص اپنی بیوی سے دبر کی طرف سے صحبت کرتا ہے اس کی اولاد بھینگی ہوتی ہے۔'' تو اللہ نے یہ آیت نازل کی: ''عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں تم چاہو اپنی

❶ ضعيف : التفسير للطبرى 381/2 ❷ صحيح : التفسير للطبرى 381/2

❸ ضعيف : التفسير للطبرى 395/2 واسباب النزول للواحدى (ص : 54)

❹ صحيح : عبدالوهاب، ابن عبدالمجید ہے جبکہ عوف، ابن ابی جمیلہ ہے۔

حَرْثُكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ.﴾ ❶ کھیتی کے پاس جاؤ۔'' (البقرۃ:۲۲۳)

1173۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ............

عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ ﴿فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ قَالَ: يَأْتِي أَهْلَهُ كَيْفَ شَاءَ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَبَيْنَ يَدَيْهَا وَمِنْ خَلْفِهَا. ❷

خالد حذاء کہتے ہیں کہ عکرمہ نے اس آیت کی تفسیر کی: ''جہاں سے تم چاہو اپنی کھیتی میں جاؤ۔'' (البقرۃ:۲۲۳) جس طرح کوئی چاہے اپنی بیوی سے صحبت کرے۔ کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر، آگے سے یا پیچھے سے۔''

1174۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ............

عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ﴿فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ﴾ قَالَ: فِي الْفَرْجِ. ❸

یزید بن ولید کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ''ان کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے (البقرۃ:۲۲۲)۔'' اس کا مطلب ہے ''شرمگاہ۔''

فوائد:...... یعنی ''حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ'' سے سمت نہیں بلکہ کھیتی مراد ہے۔ جہاں کا تمہیں حکم دیا ہے یعنی شرم گاہ کا۔

[114]...... بَاب مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا
جو شخص اپنی بیوی سے دبر میں صحبت کرتا ہے

1175۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى............

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا فَهُوَ مِنَ الْمَرْأَةِ مِثْلُهُ مِنَ الرَّجُلِ، ثُمَّ تَلَا ﴿ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ فَإِذَا

عثمان بن اسود کہتے ہیں کہ مجاہد نے کہا: ''جو اپنی بیوی سے دبر میں صحبت کرتا ہے وہ اس طرح ہے جس طرح اس نے کسی مرد سے یہ کام کیا۔'' پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی: ''لوگ تم سے حیض کے متعلق پوچھتے ہیں کہہ دیجئے کہ وہ ناپاکی ہے حیض میں عورتوں سے الگ رہو اور ان کے قریب نہ جاؤ حتی کہ وہ پاک ہو جائیں جب وہ پاک ہو

❶ صحيح: ابن ابی شيبه 230/4 باب، فی قوله تعالىٰ (نساؤ كم حرث لكم) والبهيقى فى معرفة السنن والآثار 160/10 (14052)

❷ صحيح: ابن ابی شيبه 229/4 باب فی قوله تعالىٰ (نساؤ كم حرث لكم)

❸ صحيح: ابن ابی شيبه 232/4 باب فی قوله (فأتو هن من حيث أمر كم الله) والتفسير للطبرى 388/2

تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ؟ أَنْ تَعْتَزِلُوهُنَّ فِي الْمَحِيضِ الْفَرْجَ ثُمَّ تَلَا ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ قَائِمَةً وَقَاعِدَةً وَمُقْبِلَةً وَمُدْبِرَةً فِي الْفَرْجِ. ❶

جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے۔'' (البقرة:۲۲۲)اور حیض میں ان سے الگ رہنے سے مراد شرمگاہ سے الگ رہنا ہے۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی: ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں جہاں سے تم چاہو اپنی کھیتیوں کے پاس جاؤ۔'' (البقرہ:۲۲۳)یعنی کھڑے ہوکر، بیٹھے ہوئے، منہ سامنے کئے ہوئے یا پیٹھ پھیرے ہوئے۔ مگر شرمگاہ میں۔

فوائد:...... ''دُبر'' یعنی پاخانے والی جگہ میں جماع کرنا موجب لعنت ہے جیسا کہ آگے آثار واحادیث میں واضح طور پر آرہا ہے جبکہ مذکورہ اثر سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل علم بیوی یا مرد کی دبر میں آنے کو برابر خیال کرتے تھے۔ سب سے پہلے اس بُرے فعل کا آغاز قوم لوط علیہ السلام میں ہوا۔ قرآن کریم میں ہے کہ لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کو روکتے ہوئے فرمایا کہ ''یہ ایسی بیماری جسے تم سے پہلے کسی نے نہیں اپنایا (عنکبوت:28) اسی بنا پر اسے لواطت سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔ نیز شرم گاہ کو کھیتی قرار دیا گیا ہے اور کھیت وہ ہوتا ہے جہاں دانہ ڈالنے سے وہ اگے جب کہ دبر میں کرنے سے کبھی بچہ پیدا نہیں ہوتا لہٰذا کھیتی سے مراد '' قُبُل '' ہی ہے۔

1176۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حَكِيمٍ الْأَثْرَمِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ...........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوِ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا، أَوْ كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ. ❷

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنی حائضہ بیوی سے یا دبر میں صحبت کرے یا کاہن کی بات کی تصدیق کرے تو اس نے اس چیز کا کفر کیا جو محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل کی گئی۔''

فوائد:...... ''کاہن'' جو آئندہ کی خبریں بتائے بہر حال معلوم ہوا کہ دبر میں صحبت کرنا یہ کفریہ کام ہے۔ کفر سے یہاں تشدید وتغلیظ مراد ہے۔ جیسا کہ امام ترمذی رحمہ اللہ اس حدیث کے ذکر کے بعد بیان کرتے

❶ صحيح التفسير للطبرى،2/387-388وابن ابى شيبه4/232

❷ صحيح أخرجه احمد 2/408والبخارى فى الكبير3/16-17وابن ماجه ،كتاب الطهارة،باب النهى عن أتيان الحائض(639)

ہیں کیونکہ حیض کی حالت میں مقاربت کرنے سے ہم بتا چکے ہیں کہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرنا پڑے گا جس سے اس کے کبیرہ گناہ ہونے کا علم ہوتا ہے۔ لہٰذا یہ بھی کبیرہ گناہ شمار ہوں گے ہاں اگر کوئی ان اسلامی احکام کا انکار کرتے ہوئے ان افعال کو سرانجام دے گا تو پھر یہ کفر اپنے حقیقی معنی میں ہوگا۔ نیز طبی نکتہ نظر سے حالت حیض میں مباشرت کرنا اور دُبر میں صحبت کرنا کئی بیماریوں کا موجب ہے۔

1177۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ الشَّقَرِيِّ ....

عَنْ أَبِي الْقَعْقَاعِ الْجَرْمِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ آتِي امْرَأَتِي حَيْثُ شِئْتُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: وَمِنْ أَيْنَ شِئْتُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ وَكَيْفَ شِئْتُ؟ قَالَ: نَعَمْ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ هَذَا يُرِيدُ السُّوءَ قَالَ: لَا، مَحَاشُّ النِّسَاءِ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ سُئِلَ عَبْدُاللّٰهِ تَقُولُ بِهِ قَالَ: نَعَمْ. ❶

ابوقعقاع جرمی کہتے ہیں کہ ایک آدمی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس نے کہا: ''اے ابوعبدالرحمٰن! کیا میں اپنی بیوی سے جس طرح چاہوں صحبت کروں؟۔'' انہوں نے کہا: ''جی ہاں۔'' اس نے کہا: ''اور جہاں سے چاہوں؟۔'' انہوں نے کہا: ''جی ہاں۔'' ایک آدمی نے ان سے کہا: ''اے ابوعبدالرحمٰن! یہ برائی کا ارادہ کرتا ہے۔'' انہوں نے کہا: ''نہیں عورتوں کے پاخانہ کی جگہ تم پر حرام ہے۔'' عبداللہ سے پوچھا گیا: ''کیا آپ بھی اس کے قائل ہیں؟۔'' انہوں نے کہا: ''جی ہاں۔''

1178۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ دَاوُدَ............

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ إِتْيَانَ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا وَيَعِيبُهُ عَيْبًا شَدِيدًا. ❷

عکرمہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اس بات کو برا سمجھتے تھے کہ آدمی اپنی بیوی کی دبر میں صحبت کرے اور اس کو بہت سخت عیب ناک سمجھتے تھے۔''

1179۔ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ....

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ﴿إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْعَالَمِينَ﴾ قَالَ مَا نَرَى

ابونجیح کہتے ہیں کہ عمرو بن دینار نے اس آیت کے بارے میں کہا: ''تم بے حیائی کی طرف آتے ہو جو جہاں والوں سے کسی نے تم سے پہلے نہیں کی۔'' (سورۃ عنکبوت: ۲۸)

---

❶ حسن: ابن ابی شیبه 252/4 باب ماجاء فی أتیان النساء فی أدبارهن

❷ صحیح: البهیقی کتاب النکاح، باب أتیان النساء فی ادبار هن 199/7 والتفسیر للطبری 393/2

ذَكَرٌ عَلَى ذَكَرٍ حَتّٰى كَانَ قَوْمُ لُوْطٍ. ❶ انہوں نے کہا: ''قوم لوط سے پہلے کسی مرد نے کسی دوسرے مرد سے بدکاری نہیں کی۔

فوائد:...... معلوم ہوا مرد کے ساتھ مرد کی بدکاری کا سب سے پہلے رواج دورِ لوط علیہ السلام میں ہی ہوا۔ سابقہ امتوں میں یہ قبیح بیماری نہ تھی۔

1180۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُخَلَّدٍ............

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا لَمْ يَنْظُرُ اللّٰهُ تَعَالَى إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ❷ ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنی بیوی کی دبر میں صحبت کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نہیں دیکھیں گے۔''

فوائد:...... اللہ کے نہ دیکھنے سے مراد نظرِ رحمت سے نہ دیکھنا ہے کیونکہ قیامت کے دن کوئی بھی اللہ کی نظر سے اوجھل نہیں ہوسکتا۔

1181۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عِيسَى بْنِ حِطَّانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَّامٍ الْحَنَفِيِّ............

عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَحْدَثَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنْصَرِفْ وَلْيَتَوَضَّأْ ثُمَّ يُصَلِّي وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ سُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ عَلِيُّ بْنُ طَلْقٍ لَهُ صُحْبَةٌ؟ قَالَ نَعَمْ. ❸ علی بن طلق کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز میں بے وضو ہو جائے تو وہ لوٹ جائے اور وضو کر کے پھر نماز پڑھے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنی عورتوں کی دبر میں صحبت نہ کرو کیونکہ اللہ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا۔'' عبداللہ سے پوچھا گیا کہ علی بن طلق صحابی تھے؟ انہوں نے کہا: ''جی ہاں۔''

1182۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ يَعْقُوبَ ....

---

❶ صحيح: التفسير للطبرى2/144والبهيقى فى الشعب(5400)

❷ صحيح: أخرجه احمد2/444وابو دائود،كتاب النكاح،باب فى جامع النكاح(2162)

❸ صحيح: دیکھئے ابن ابى شيبه4/251وسنن البيهقى7/198

عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَبِي الْحُبَابِ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ مَا تَقُولُ فِي الْجَوَارِي حِينَ أُحَمِّضُ بِهِنَّ؟ قَالَ وَمَا التَّحْمِيضُ؟ فَذَكَرْتُ الدُّبُرَ. فَقَالَ: هَلْ يَفْعَلُ ذَاكَ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. ❶

سعید بن یسار ابو الحباب کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ''آپ لونڈیوں کے متعلق تحمیض کرنے میں کیا فرماتے ہیں؟۔'' انہوں نے کہا: ''تحمیض کسے کہتے ہیں؟ تو میں نے دبر کا ذکر کیا انہوں نے کہا: ''کیا مسلمانوں میں سے کوئی ایک مسلمان یہ بھی کرتا ہے؟''

فوائد:...... اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم اس فعل کو کس قدر شنیع خیال کرتے تھے کہ اسے مسلمانوں کی شان کے لائق ہی نہیں سمجھتے تھے۔

1183۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُصَيْنٍ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِي وَكَانَ مِنْ أَسْنَانِي............

حَدَّثَنِي هَرَمِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: تَذَاكَرْنَا شَأْنَ النِّسَاءِ فِي مَجْلِسِ بَنِي وَاقِفٍ وَمَا يُؤْتَى مِنْهُنَّ فَقَالَ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ. ❷

ھرمی بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے مجلس میں بنو واقف کی عورتوں کی حالت کا ذکر کیا اور ان سے صحبت کا ذکر کیا تو خزیمہ بن ثابت نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اے لوگو! اللہ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا، تم عورتوں سے ان کی دبر میں صحبت نہ کرو۔''

1184۔ أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ............

حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانُوا يَجْتَنِبُونَ النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَيَأْتُونَهُنَّ فِي أَدْبَارِهِنَّ فَسَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ

خصیف کہتے ہیں کہ مجاہد نے کہا: لوگ عورتوں سے حیض کی حالت میں صحبت کرنے سے پرہیز کرتے تھے اور ان کی دبر میں صحبت کرتے تھے تو رسول اللہ ﷺ سے لوگوں نے اس کے متعلق پوچھا تو اللہ نے یہ آیت نازل کی: ''لوگ تجھ سے حیض کے متعلق پوچھتے ہیں کہہ دیجئے وہ گندگی ہے

❶ صحیح شرح معانی الآثار للطحاوی 41/1 والنسائی فی الکبری (8979)

❷ صحیح دیکھئے الکبری لنسائی (8982-8983)

أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ﴾ فِي الْفَرْجِ وَلَا تَعْدُوهُ. ❶

عورتوں سے حیض میں الگ رہو اور ان کے قریب نہ جاؤ حتی کہ وہ پاک ہو جائیں جب وہ پاک ہو جائیں تو جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے ان کے پاس جاؤ۔'' (البقرۃ: ۲۲۲) یعنی کہ شرمگاہ میں اور اس سے آگے نہ بڑھو۔''

1185ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي ابْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ ....

عَنْ طَاوُسٍ وَسَعِيدٍ وَمُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ أَنَّهُمْ كَانُوا يُنْكِرُونَ إِتْيَانَ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ وَيَقُولُونَ: هُوَ الْكُفْرُ. ❷

طاؤس اور سعید اور مجاہد اور عطاء سب اس بات کو برا سمجھتے ہیں کہ عورتوں کی دبر میں صحبت کی جائے۔ اور وہ کہتے ہیں: ''یہ کفر ہے۔''

فوائد:...... اس کفر سے حدیث نمبر 1176 میں مذکورہ کفر کی طرف اشارہ ہے جس کی وضاحت وہاں پر ہو چکی ہے۔

[115]...... بَاب اغْتِسَالِ الْحَائِضِ إِذَا وَجَبَ الْغُسْلُ عَلَيْهَا قَبْلَ أَنْ تَحِيضَ

حائضہ عورت کا غسل کرنا جب حیض سے پہلے اس پر غسل واجب ہو

1186ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ..........

حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءٍ وَالزُّهْرِيِّ قَالَا: الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَالْحَيْضِ وَاحِدٌ. ❸

اوزاعی کہتے ہیں کہ عطاء اور زہری دونوں نے کہا: ''حیض اور جنابت کا غسل ایک ہی ہے۔''

فوائد:...... حیض سے قبل اگر جنابت بھی لاحق ہو تو فراغ حیض کے بعد دونوں کے لیے ایک ہی غسل کافی ہے جب کہ بعض حیض کی حالت میں غسل جنابت ضروری خیال کرتے ہیں جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے۔ لیکن اول الذکر موقف ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتا ہے۔ (واللہ اعلم)

1187ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ............

---

❶ حسن: التفسير للطبرى 381/2

❷ صحيح: ابن ابى شيبه،،باب فى المرأة تغتسل 74/1

❸ صحيح: ابن ابى شيبه،باب فى المرأة تغتسل 74/1

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: خَلِّلِي شَعْرَكِ بِالْمَاءِ قَبْلَ أَنْ تَخَلَّلَهُ نَارٌ قَلِيلَةُ الْبُقْيَا عَلَيْهِ. ❶

ابراہیم کہتے ہیں کہ حذیفہ نے اپنی بیوی سے کہا: ''اپنے بالوں میں پانی سے خلال کر اس سے قبل کہ اس کو آگ کی لپٹ پہنچے جو ان پر رحم نہیں کرے گی۔''

1188۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْحَنَفِيِّ ....

حَدَّثَنِي جُمَيْعُ بْنُ عُمَيْرٍ أَحَدُ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أُمِّي وَخَالَتِي عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلَتْهَا إِحْدَاهُمَا كَيْفَ تَصْنَعِينَ عِنْدَ الْغُسْلِ؟ فَقَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَطَهَّرُ طُهُورَهُ لِلصَّلَاةِ وَيُفِيضُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَنَحْنُ نُفِيضُ عَلَى رُءُوسِنَا خَمْسًا مِنْ أَجْلِ الضَّفْرِ. ❷

جمیع بن عمیر جو تیم اللہ بن ثعلبہ کے بیٹوں سے ہے۔ انہوں نے کہا: ''میں اپنی والدہ اور خالہ کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو ان میں سے ایک نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: ''رسول اللہ ﷺ تو اس طرح وضو کرتے تھے جس طرح نماز کا وضو ہوتا ہے اور اپنے سر پر تین دفعہ پانی بہاتے تھے۔ اور ہم اپنے سروں پر چوٹی کی وجہ سے پانچ مرتبہ پانی بہاتیں۔''

فوائد:...... صحیح حدیث میں دوران غسل تین دفعہ سر پر پانی ڈالنے کا حکم ہے جو کہ مرد و عورت کے لیے برابر ہے یہی درست ہے جب کہ مذکورہ حدیث ضعیف ہونے کی وجہ سے حجت نہیں۔

1189۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زَاذِي عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنِ الْمَرْأَةِ تَغْتَسِلُ تَنْقُضُ شَعْرَهَا؟ فَقَالَتْ: بَخٍ وَإِنْ أَنْفَقَتْ فِيهِ أُوقِيَّةً؟ إِنَّمَا يَكْفِيهَا أَنْ تُفْرِغَ عَلَى رَأْسِهَا ثَلَاثًا. ❸

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے اس عورت کے متعلق پوچھا جو اپنے بال کھول کر غسل کرتی ہے؟ تو انہوں نے کہا: ''یوں اگر وہ اس کے لیے اوقیہ خرچ کر دے تو اس کو کافی ہے کہ اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالے۔''

فوائد:...... معلوم ہوا اگر عورت غسل کے لیے اپنے سر کے بال کھول لے تو یہ طہارت کے لیے

❶ منقطع، ضعیف: ابراہیم نے حذیفہ کو نہیں پایا۔ أخرجه ابن ابی شیبه 1/74

❷ ضعیف: ابو دائود، کتاب الطهارة، باب فی الغسل من الجنابة (241) والبیهقی، کتاب الطهارة، باب غسل المرأة من الجنابة والحیض 1/180

❸ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (1048)

زیادہ عمدہ ہے اگرچہ نہ کھولنے کا بھی جواز ہے جس طرح کہ آگے آ رہا ہے اور سر کو اچھی طرح تر کرنے کے لیے زیادہ پانی کے استعمال میں بھی کوئی حرج نہیں۔

1190۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ............

عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: تُخَلِّلُهُ بِأَصَابِعِهَا. ❶

علقمہ کہتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''عورت اپنی انگلیوں سے اپنے بالوں میں خلال کرے۔''

1191۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ حَجَّاجٍ............

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ فِي الْحَائِضِ وَالْجُنُبِ يَصُبَّانِ الْمَاءَ صَبًّا وَلَا يَنْقُضَانِ شُعُورَهُمَا. ❷

ابوزبیر کہتے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ نے حائضہ اور جنبی کے متعلق کہا: ''وہ پانی بہائیں اور اپنے بالوں کو نہ کھولیں۔''

فوائد:...... حائضہ اور جنبی دونوں کے غسل کا طریقہ ایک ہی ہے البتہ سر کے بال کھولنے کے بارے عائشہ رضی اللہ عنہا سے حکماً مروی ہے کہ حائضہ اپنے بال کھولے (ابن ماجہ) لیکن اس حکم کو بعض علماء نے استحباب پر محمول کیا ہے کیونکہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں اپنے سر کے بال باندھ لیتی ہوں کیا غسل جنابت کے لیے ان کو کھولوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنے سر پر تین چلو پانی بہا دیا کرو، اتنا ہی کافی ہے۔ (احمد، مسلم) اس روایت کے ایک لفظ میں حیض کے لفظ بھی آتے ہیں۔ نیز عائشہ رضی اللہ عنہا سے بال نہ کھولنے کا جواز بھی ملتا ہے۔ (مسلم، کتاب الحیض) البتہ اولیٰ اور زیادہ صحیح یہی ہے کہ غسل کے لیے بالوں کو کھولا جائے۔

1192۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ............

عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ. ❸

حجاج کہتے ہیں کہ عطاء نے بھی اسی طرح کہا۔

1193۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ ....

عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: قَالَ إِبْرَاهِيمُ: إِذَا

منصور کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ''جب عورت بالوں کی

---

❶ ضعيف : أخرجه ابن ابى شيبه باب فى المرأة تغتسل أتنقض شعرها 74/1

❷ ضعيف : ابن ابى شيبه 74/1

❸ ضعيف : ابن ابى شيبه 74/1

بَلَّتْ أُصُولَهُ وَأَطْرَافَهُ لَمْ تَنْقُضْهُ. ❶ جڑوں اور کناروں کو تر کر لے تو وہ بال نہ کھولے۔"

1194۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ.........

عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ نِسَاءَ ابْنِ عُمَرَ وَأُمَّهَاتِ أَوْلَادِهِ كُنَّ إِذَا اغْتَسَلْنَ لَمْ يَنْقُضْنَ عِقَصَهُنَّ مِنْ حَيْضٍ وَلَا جَنَابَةٍ. ❷

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نافع نے کہا: "ابن عمر کی بیویاں اور ان کی ام ولد لونڈیاں جب حیض اور جنابت کا غسل کرتی تھیں تو بالوں کی چوٹیاں نہیں کھولتی تھیں۔"

فوائد:...... اس اثر سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حیض و جنابت میں بال کھولنا فرض نہیں۔ بس بندھے بالوں کی جڑوں میں انگلیاں داخل کر کے تین دفعہ پانی بہا لیا جائے۔

1195۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمِّ مُحَمَّدٍ.........

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: لَا تَنْقُضْنَ عِقَصَكُنَّ مِنْ حَيْضٍ وَلَا مِنْ جَنَابَةٍ. ❸

"ام سلمہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: "عورتیں حیض اور جنابت کے وقت (غسل کے) وقت اپنے بالوں کی چوٹیاں نہ کھولیں۔"

1196۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ....

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنِّي أَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِي أَوْ عُقْدَهُ قَالَ: احْفِنِي عَلَى رَأْسِكِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ ثُمَّ اغْمِزِي عَلَى إِثْرِ كُلِّ حَفْنَةٍ غَمْزَةً. ❹

نبی ﷺ کی بیوی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک عورت آئی۔ اس نے کہا: میں اپنے سر کی چوٹی یا گرہیں مضبوط باندھتی ہوں یا اس نے کہا: گرہ لگاتی ہوں۔ آپ نے فرمایا: "اپنے سر پر تین لپ پانی ڈالو اور ہر لپ کے بعد نچوڑ ڈالو۔"

1197۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ.........

عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حُذَيْفَةَ

ہمام بن حارث کہتے ہیں کہ حذیفہ نے اپنی بیوی سے کہا:

---

❶ صحیح: دارمی بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

❷ صحيح: ابن ابى شيبه باب فى المرأة تغتسل أتنقض شعرها 74/1

❸ ضعیف: ام محمد امیۃ یا امیہ بنت عبداللہ ہیں اور شرط ابن حبان پر ہیں۔

❹ صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب حكم ضفائر المغتسلة 330

أَنَّهُ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: اسْتَأْصِلِي الشَّعْرَ لَا تَخَلَّلُهُ نَارٌ قَلِيلٌ بُقْيَاهَا عَلَيْهِ قَالَ مَنْصُورٌ: يَعْنِي الْجَنَابَةَ. ❶

''اپنے بالوں کی جڑوں تک انگلیاں پہنچا، تا کہ اس کو آگ نہ پہنچے جو ان پر رحم نہیں کرے گی۔'' منصور کہتے ہیں: ''یعنی جنابت کے غسل کے وقت۔''

فوائد:...... معلوم ہوا دوران غسل بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچانا ضروری ہے اس میں سستی غسل میں کمی اور خسارے کا باعث ہے۔

1198- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ..........

عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: اسْتَأْصِلِي الشَّعْرَ بِالْمَاءِ لَا تَخَلَّلُهُ نَارٌ قَلِيلٌ بُقْيَاهَا عَلَيْهِ. ❷

ھمام بن حارث کہتے ہیں کہ حذیفہ نے اپنی بیوی سے کہا: ''پانی کو بالوں کی جڑوں تک پہنچا، تا کہ ان پر وہ آگ نہ پہنچے جو ان پر رحم نہ کرے گی۔''

1199- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى..........

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: إِذَا اغْتَسَلَتِ الْمَرْأَةُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَلَا تَنْقُضُ شَعْرَهَا وَلَكِنْ تَصُبُّ الْمَاءَ عَلَى أُصُولِهِ وَتَبُلُّهُ. ❸

ابوزبیر کہتے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''جب عورت جنابت کا غسل کرے تو اپنے بالوں کو نہ کھولے البتہ وہ بالوں کی جڑوں پر پانی ڈالے اور انہیں گیلا کرے۔''

1200- أَخْبَرَنَا يَعْلَى..........

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمَرْأَةِ تُصِيبُهَا الْجَنَابَةُ وَرَأْسُهَا مَعْقُوصٌ تَحُلُّهُ؟ قَالَ: لَا وَلَكِنْ تَصُبُّ عَلَى رَأْسِهَا الْمَاءَ صَبًّا حَتّٰى تُرَوِّيَ أُصُولَ الشَّعْرِ. ❹

عبدالملک کہتے ہیں کہ عطاء نے اس عورت کے متعلق کہا جس کو جنابت ہو اور اس کے سر کے بال بندھے ہوئے ہوں کیا وہ اسے کھول دے؟ انہوں نے کہا: ''نہیں، مگر وہ اپنے سر پر پانی ڈالے۔ حتی کہ بالوں کی جڑیں تر ہو جائیں۔''

---

❶ صحیح: البیهقی، کتاب الطهارة، باب غسل المرأة من الجنابة والحیض 1/180 وابن ابی شیبه 1/74

❷ حسن: جعفر بن حارث کی وجہ سے۔

❸ ضعیف: حجاج بن أرطاة ضعیف ہے۔ أخرجه ابن ابی شیبه 1/74 باب فی المرأة تغتسل

❹ صحیح: عبدالرزاق (1055) نیز دیکھئے اثر (1056)

1201۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَتْنِي حَبِيبَةُ بِنْتُ حَمَّادٍ............

حَدَّثَتْنِي عَمْرَةُ بِنْتُ حَيَّانَ السَّهْمِيَّةُ قَالَتْ: قَالَتْ لِي عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ: أَمَا تَسْتَطِيعُ إِحْدَاكُنَّ إِذَا طَهُرَتْ مِنْ حَيْضِهَا أَنْ تُدَخِّنَ شَيْئًا مِنْ قُسْطٍ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَشَيْئًا مِنْ آسٍ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَشَيْئًا مِنْ نَوًى فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَشَيْئًا مِنْ مِلْحٍ. ❶

عمرة بنت حیان سہمیہ کہتی ہیں کہ مجھے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''کیا تم میں سے کوئی عورت اس بات کی طاقت نہیں رکھتی کہ جب وہ حیض سے پاک ہو تو قسط کی دھونی لے، اگر وہ نہ پائے تو آس کی، اگر وہ بھی نہ پائے تو کھجور کی گٹھلی سے اور اگر وہ بھی نہ پائے تو نمک سے۔''

1202۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ............

عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِذَا اغْتَسَلَتِ الْمَرْأَةُ مِنَ الْحَيْضِ فَلْتُمِسَّ أَثَرَ الدَّمِ بِطِيبٍ. ❷

معاذة عدویہ کہتی ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''جب کوئی عورت حیض کا غسل کرے تو خون کے نشان پر خوشبو لگائے۔''

1203۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ............

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ نِسَائَهُ وَأُمَّهَاتِ أَوْلَادِهِ كُنَّ يَغْتَسِلْنَ مِنَ الْحِيضَةِ وَالْجَنَابَةِ وَلَا يَنْقُضْنَ شُعُورَهُنَّ وَلَكِنْ يُبَالِغْنَ فِي بَلِّهَا. ❸

نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی بیویاں اور ام ولد لونڈیاں جب حیض اور جنابت کا غسل کرتی تھیں تو اپنے بالوں کو نہیں کھولتی تھیں مگر ان کو تر کرنے کی کوشش کرتی تھیں۔''

فوائد:...... یہ اثر بھی (1191) کے تحت بیان کردہ موقف کی تقویت کا باعث ہے کہ حیض و جنابت میں سر کے بال کھولنا فرض نہیں۔ ہاں حیض کے بعد کھولنا مستحب ضرور ہے۔ واللہ اعلم

[116]...... بَاب دُخُولِ الْحَائِضِ الْمَسْجِدَ

حائضہ کا مسجد میں داخل ہونا

1204۔ أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ............

---

❶ ضعیف: آئندہ اثر ملاحظہ کیجئے۔ ❷ صحیح: ابو النعمان وہ محمد بن الفضل ہیں۔

❸ صحیح: ابن ابی شیبہ 1/74 باب فی المرأة تغتسل أتنقض شعرها

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا بَأْسَ أَنْ تَتَنَاوَلَ الْحَائِضُ مِنَ الْمَسْجِدِ الشَّيْءَ. ❶

مغیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ''اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ حائض مسجد سے کوئی چیز پکڑ لے۔''

فوائد:...... اس مسئلہ کی دلیل صحیح مسلم میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مسجد سے مصلی پکڑوانے کا کہا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حائضہ کا جسم پاک ہے اسی سے بعض اہل علم حائضہ کے مسجد میں داخلے کو بھی روا سمجھتے ہیں بشرطیکہ کوئی ضرورت ہو بلا وجہ داخلہ درست نہیں (واللہ اعلم)

1205۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْحَارِثِ..........

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ تَتَنَاوَلُ الْحَائِضُ الشَّيْءَ مِنَ الْمَسْجِدِ وَلَا تَدْخُلُهُ. ❷

منصور کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ''حائضہ مسجد سے کوئی چیز پکڑ سکتی ہے مگر وہ اس میں داخل نہیں ہو سکتی۔''

فوائد:...... یہ قول مرجوح ہے کیونکہ جب وہ کوئی شے پکڑ سکتی ہے تو کوئی شے مسجد میں رکھنے پر بھی کوئی حرج نہیں ہونا چاہیے۔ البتہ ایسا بوقت اشد ضرورت ہی کرنا چاہیے۔

1206۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ..........

حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: الْجُنُبُ يَأْخُذُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَلَا يَضَعُ فِيهِ. ❸

ہشام کہتے ہیں کہ قتادۃ نے کہا: ''جنبی مسجد سے کوئی چیز پکڑ لے مگر اس میں رکھے نہیں۔''

1207۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى..........

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْحَائِضِ: تَنَاوَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الشَّيْءَ قَالَ: نَعَمْ إِلَّا الْمُصْحَفَ. ❹

عبدالملک کہتے ہیں کہ عطاء سے کہا گیا: ''حائضہ مسجد سے کوئی چیز پکڑ سکتی ہے؟'' انہوں نے کہا: ''جی ہاں! قرآن کے علاوہ۔''

فوائد:...... حائضہ کا قرآن پکڑنا اگرچہ اس کو بعض اہل علم کے عائشہ رضی اللہ عنہا والی حدیث ''إِنَّمَا حَيْضَتُكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ'' کی وجہ سے جائز قرار دیا ہے۔ جب کہ راجح اس کا درست نہ ہونا ہی ہے۔

❶ صحیح: ابن ابی شیبه 360/2

❷ حسن: ابن ابی شیبه 360/2 باب فی الحائض تناول الشیء من المسجد

❸ صحیح: مصنف ابن ابی شیبه 360/2 باب فی الحائض تناول الشیء من المجسد

❹ صحیح: ابن ابی شیبه 360/2 باب فی الحائض

جیسا کہ نیل الاوطار میں ہے اس بات پر اجماع ہو چکا ہے کہ جسے حدث اکبر لاحق ہو اس کے لیے قرآن پکڑنا جائز نہیں صرف امام ابوداؤد نے اس کی مخالفت کی ہے جیسا کہ امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔

[117]...... بَاب مُرُورِ الْجُنُبِ فِي الْمَسْجِدِ

جنبی کا مسجد سے گزرنے کا بیان

1208- أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ..........

عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ قَالَ هُوَ الْمُسَافِرُ. ❶

ابومجلز کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ کے قول ''اور نہ جنبی مگر راستہ سے گزرنے والا۔'' [النسا: ۴۳]۔ کی تفسیر کرتے ہوئے کہا ہے: ''وہ مسافر ہو۔''

فوائد:...... جنبی وحائضہ ضرورت کے وقت مسجد میں داخل ہو سکتے ہیں اس میں سے گزر سکتے ہیں جیسا کہ مذکورہ اثر میں آیت سے استدلال کیا گیا ہے اصل میں یہ آیت ان انصاریوں کے بارے اتری جن کے دروازے مسجد میں کھلتے تھے تو انہیں جنابت کی حالت میں مجبوراً مسجد سے گزرنا پڑتا تو ان کو اس سے اجازت مل گئی۔ نیز ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اسے مسافر کے لیے خاص کرنا محل نظر ہے۔

1209- أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ..........

حَدَّثَنَا سَلْمٌ الْعَلَوِيُّ عَنْ أَنَسٍ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِيْ سَبِيلٍ قَالَ الْجُنُبُ يَجْتَازُ بِالْمَسْجِدِ وَلَا يَجْلِسُ فِيهِ. ❷

سلم علوی کہتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا: ''اور نہ جنبی مگر راستہ سے گزرنے والا۔'' (النساء:۴۳) ''جنبی مسجد سے گذر سکتا ہے اور اس میں بیٹھ نہیں سکتا۔''

1210- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ وَأَبُو نُعَيْمٍ عَنْ شَرِيكٍ..........

عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ الْجُنُبُ يَمُرُّ فِي الْمَسْجِدِ وَلَا يَقْعُدُ فِيهِ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ. ❸

عبدالکریم جزری کہتے ہیں کہ ابوعبیدۃ نے کہا: ''جنبی مسجد سے گذر جائے مگر اس میں بیٹھ نہیں سکتا۔'' پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی: ''اور نہ جنبی مگر گزرنے والا راستہ سے۔'' (نساء:۴۳)

---

❶ صحيح: التفسير للطبرى 97/5

❷ ضعيف: أخرجه البيهقى فى الصلاة، باب، الجنب يمر فى المسجد ماراً ولا يقيم فيه 443/2

❸ حسن: أخرجه ابن ابى شيبه 146/1 باب الجنب يمر فى المسجد قبل أن يغتسل والتفسير للطبرى 99/5

1211۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ..........

عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ وَسَالِمٍ عَنْ سَعِيدٍ قَالَا يَمُرُّ وَلَا يَقْعُدُ فِيهِ. ❶

سماک، عکرمہ سے اور سالم، سعید سے نقل کرتے ہیں کہ: ’’(جنبی مسجد سے) گذر تو سکتا ہے مگر اس میں بیٹھ نہیں سکتا۔‘‘

1212۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى..........

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَمْشِي فِي الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ جُنُبٌ لَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَأْسًا. ❷

ابوزبیر کہتے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ’’ہم جنابت کی حالت میں مسجد میں چلتے تھے اور ہم اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے۔‘‘

فوائد:...... مسجد میں بلاحرج چلنا پھرنا اس کو ’عابری سبیل‘ کے معنی میں ہی لیں گے کیونکہ سابقہ آیت میں جنبی کو مسجد سے بچنے کی صراحت ہے۔

[118]...... بَابُ التَّعْوِيذِ لِلْحَائِضِ
حائضہ کے تعویز کے متعلق

1212۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ..........

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ فِي عُنُقِهَا التَّعْوِيذُ أَوِ الْكِتَابُ قَالَ إِنْ كَانَ فِي أَدِيمٍ فَلْتَنْزِعْهُ وَإِنْ كَانَ فِي قَصَبَةٍ مُصَاغَةٍ مِنْ فِضَّةٍ فَلَا بَأْسَ إِنْ شَاءَتْ وَضَعَتْ وَإِنْ شَاءَتْ لَمْ تَفْعَلْ قِيلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ تَقُولُ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ. ❸

عبدالملک کہتے ہیں کہ عطاء نے اس حائضہ کے متعلق کہا جس کے گلے میں تعویز یا اور کوئی لکھی ہوئی چیز ہو اگر چمڑے میں ہو تو اسے اتار دے۔ اور اگر نرسل میں ہو جو چاندی سے بنی ہوتی ہے تو کچھ حرج نہیں ہے اگر چاہے تو اتار دے اور اگر چاہے تو نہ اتارے۔‘‘ عبداللہ سے کہا گیا: ’’آپ بھی ایسے ہی کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ’’جی ہاں۔‘‘

فوائد:...... (۱) تعویز وغیرہ لٹکانا شرک ہے۔ البتہ قرآنی تعویز یا جو شرک سے مبرا ہو اس بارے اہل

---

❶ حسن: التفسير للطبرى 99/5

❷ صحيح: البيهقى كتاب الصلاة، باب، الجنب يمر فى المسجد ماراً ولا يقيم فيه 443/2 دیکھئے الدر المنثور 122/2

❸ صحيح: مصنف عبدالرزاق (1348)

علم کا اختلاف ہے جبکہ اس میں بھی راجح یہی ہے کہ یہ مکروہ ہے۔ جیسا کہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے باب باندھا ہے "بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّعْلِيْقِ" اور امام عبدالرحمٰن مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی کو ترجیح دیتے ہیں (۲) بیت الخلاء میں اگر کسی چیز پر اللہ کا نام نقش ہو تو اسے لیجانے سے بچنا چاہیے جیسا کہ ابوداؤد میں روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں اپنی انگوٹھی اتار لیتے تھے کیونکہ محمد، رسول، اللہ کندہ تھا۔ یہ روایت اگرچہ ضعیف ہے بہرحال اہل علم اس کے ہی قائل و فاعل ہیں۔

[119]...... بَاب الْحَائِضِ إِذَا طَهُرَتْ وَلَمْ تَجِدْ الْمَاءَ

حائضہ جب پاک ہو جائے اور پانی نہ پائے

1213۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَوْذَبٍ..........

حَدَّثَنَا عَنْ مَطَرٍ قَالَ سَأَلْتُ الْحَسَنَ وَعَطَاءً عَنِ الرَّجُلِ تَكُونُ مَعَهُ امْرَأَتُهُ فِي سَفَرٍ فَتَحِيضُ ثُمَّ تَطْهُرُ وَلَا تَجِدُ الْمَاءَ قَالَا تَتَيَمَّمُ وَتُصَلِّي قَالَ قُلْتُ لَهُمَا يَطَؤُهَا زَوْجُهَا قَالَا نَعَمْ! الصَّلَاةُ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ. ❶

مطر کہتے ہیں کہ میں نے حسن اور عطاء سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جس کے ساتھ سفر میں اس کی بیوی کو حیض آجائے پھر وہ پاک ہو جائے اور پانی نہ پائے؟ ان دونوں نے کہا: "وہ تیمّم کرے اور نماز پڑھے۔" مطر کہتے ہیں: میں نے ان سے کہا: کیا اس کا شوہر اس سے صحبت کر سکتا ہے؟ انہوں نے کہا: "جی ہاں نماز اس سے بڑی ہے۔"

فوائد:...... معلوم ہوا انقطاع حیض کے بعد اگر پانی دستیاب نہ ہو تو تیمّم کو اپنایا جائے گا اور نماز ادا کی جائے گی۔ نیز ہم بستری بھی کی جا سکتی ہے یہ رائے صائب معلوم ہوتی ہے۔

1214۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ..........

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمَرْأَةِ تَطْهُرُ وَلَا تَجِدُ الْمَاءَ قَالَ يُصِيبُهَا زَوْجُهَا إِذَا تَيَمَّمَتْ سُئِلَ عَبْدُاللَّهِ تَقُولُ بِهَذَا قَالَ إِي وَاللَّهِ. ❷

ابن جریج کہتے ہیں کہ عطاء نے اس عورت کے متعلق کہا جو پاک ہوتی ہے اور پانی نہیں پاتی، کہا کہ جب وہ تیمّم کر لے تو اس کا شوہر اس سے صحبت کر سکتا ہے۔" عبداللہ سے پوچھا گیا: "آپ بھی ایسے کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: "اللہ کی قسم! جی ہاں۔"

---

❶ حسن: ابن ابی شیبه 1/97 باب من اذاطهرت وهی فی سفر تتیمم۔ والبیهقی فی الحیض 1/310

❷ حسن: ابن ابی شیبه 1/97 باب من اذاطهرت وهی فی سفر تتیمم۔ والبیهقی فی الحیض 1/310

[120]...... بَاب اسْتِبْرَاءِ الْأَمَةِ
لونڈی سے استبراء کرنا

1215۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ..........

عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ فِي اسْتِبْرَاءِ الْأَمَةِ إِنْ لَمْ تَكُنْ تَحِيضُ قَالَ خَمْسَةً وَأَرْبَعِينَ. ❶

لیث کہتے ہیں کہ طاؤس نے لونڈی سے علیحدہ رہنے کے متعلق کہا اگر اسے حیض نہ آئے تو پنتالیس دن علیحدہ رہے۔

فوائد:...... وہ لونڈی جسے حیض آتا ہے اس کی عادت آزاد عورت کے مقابلے میں نصف یعنی ایک حیض ہے (ابوداؤد) لیکن اگر حیض نہ آتا ہو تو جتنی دیر میں تسلی نہ ہو جائے اتنی دیر لونڈی سے علیحدگی اختیار کرنا افضل واولیٰ ہے۔ مذکورہ 45 دن والا اثر اگرچہ ضعیف ہے لیکن آگے صحیح بھی آرہا ہے اور 3 ماہ بھی سلف سے ثابت ہے۔

1216۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ..........

عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ. ❷

خالد حذاء کہتے ہیں کہ ابوقلابہ نے کہا: ''تین ماہ علیحدہ رہے۔''

1217۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ..........

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ الرَّجُلِ يَبْتَاعُ الْجَارِيَةَ لَمْ تَبْلُغِ الْمَحِيضَ وَلَا تَحْمِلُ مِثْلُهَا كَمْ يَسْتَبْرِئُهَا قَالَ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ. ❸

اوزاعی کہتے ہیں کہ میں نے زہری سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جو لونڈی خریدتا ہے جسے حیض نہیں آتا اور نہ ہی اسے حمل ہوتا ہے کہ وہ اس سے کتنی دیر علیحدہ رہے؟ انہوں نے کہا: ''تین ماہ۔''

1218۔ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ بِخَمْسَةٍ وَأَرْبَعِينَ يَوْمًا. ❹

اور یحییٰ بن ابو کثیر نے کہا: ''پینتالیس دن۔''

1219۔ أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ..........

---

❶ ضعیف: ابن جریج عن سے بیان کرتے ہیں، أخرجه عبدالرزاق (925)

❷ ضعیف و لكن له شواهد: أخرجه ابن ابی شيبه 4/226 دیکھئے مصنف ابن ابی شيبه 5/122-127 باب كم عدة الأمة

❸ حسن: أخرجه البيهقي في العدد 7/45 باب في استبراء من ملك أمة

❹ صحیح: دیکھئے گزشتہ (956)

عَنْ يَحْيَى بْنِ بِشْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ بِشَهْرٍ سُئِلَ عَبْدُاللّٰهِ بِأَيِّهِمَا تَقُوْلُ قَالَ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ أَوْثَقُ وَشَهْرٌ يَكْفِي. ❶

یحیٰی بن بشر کہتے ہیں کہ عکرمہ نے کہا: ''ایک ماہ۔'' عبداللہ سے پوچھا گیا: آپ ان دونوں باتوں میں سے کس کے قائل ہیں؟ انہوں نے کہا: تین ماہ بہتر ہیں اور ایک ماہ بھی کافی ہے۔''

فوائد:...... مذکورہ اثر سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ ایک ماہ بھی انتظار صحیح ہے۔ لیکن تین ماہ اولیٰ ہیں مراد جتنی مدت زیادہ ہوگی اتنی تسلی زیادہ ہوگی۔

❀❀❀❀

❶ صحیح: دیکھئے گزشتہ (957)

٢...... كتاب الصلاة

[1]...... بَاب فِي فَضْلِ الصَّلَوَاتِ
نمازوں کی فضیلت

1220۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ............

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ عَذْبٍ عَلَى بَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ۔ ❶

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فرضی نماروں کی مثال اس چلتی ہوئی نہر کی طرح ہے جو کسی کے دروازے پر بہہ رہی ہو اور وہ روزانہ اس سے پانچ بار غسل کرتا ہو۔''

فوائد:...... اس حدیث میں فرض نمازوں کو نہر کی مثال سے بیان کیا گیا ہے جیسے آدمی نہر میں بار بار نہائے تو اس کے جسم پر کوئی میل باقی نہیں رہتی، اسی طرح فرض نمازوں سے بھی آدمی کے صغیرہ گناہ جھڑ جاتے ہیں۔

1221۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ............

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ مَاذَا تَقُولُونَ ذٰلِكَ مُبْقِيًا مِنْ دَرَنِهِ قَالُوا لَا يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ قَالَ كَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

ابوسلمة کہتے ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''تمہارا کیا خیال ہے اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ روزانہ اس سے پانچ بار غسل کرے تو تمہارا کیا خیال ہے؟ کہ اس کے جسم پر میل باقی رہے گی؟'' انہوں نے کہا: ''اس کے جسم پر میل نہیں رہے گی۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسی طرح پانچ نمازوں کی

❶ رجاله ثقات

يَمْحُو اللَّهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا قَالَ عَبْد اللَّهِ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ عِنْدِي أَصَحُّ ـ ❶

مثال ہے جن سے اللہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔" عبد اللہ کہتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میرے نزدیک بہت صحیح ہے۔

فوائد:...... معلوم ہوا کہ فرائض گناہوں کے کفارے کا سبب ہے اس سے انسانی لغزشیں بخش دی جاتی ہیں۔ یہ صغیرہ گناہوں کے متعلق ہے کیونکہ کبیرہ گناہ بغیر توبہ کے بخشے نہیں جاتے۔

[2]...... بَاب فِي مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ

نماز کے اوقات کے متعلق

1222۔ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ..........

مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فِي زَمَنِ الْحَجَّاجِ وَكَانَ يُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ جَابِرٌ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ وَهِيَ حَيَّةٌ أَوْ نَقِيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ حِينَ تَجِبُ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ رُبَّمَا عَجَّلَ وَرُبَّمَا أَخَّرَ إِذَا اجْتَمَعَ النَّاسُ عَجَّلَ وَإِذَا تَأَخَّرُوا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ رُبَّمَا كَانُوا أَوْ كَانَ يُصَلِّيهَا بِغَلَسٍ ـ ❷

محمد بن عمرو بن حسن بن علی رضوان اللہ علیہم سے سنا انہوں نے کہا: ہم نے حجاج کے زمانہ میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اوقات نماز کے متعلق پوچھا اور وہ نماز کو اس کے وقت سے تاخیر کر کے پڑھا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا: "نبی ﷺ ظہر کی نماز اس وقت پڑھا کرتے تھے جب سورج ڈھلتا تھا۔ اور عصر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب اس کی دھوپ ابھی تیز ہوتی۔ یا اس کا رنگ صاف ہوتا۔ اور مغرب کی نماز اس وقت پڑھا کرتے تھے جب سورج غروب ہوتا تھا۔ اور عشاء کی نماز کبھی جلدی پڑھ لیتے اور کبھی تاخیر کرتے۔ اور صبح کی نماز (اکثر) اندھیرے میں پڑھتے تھے۔"

فوائد:...... حدیث سے درج ذیل مسائل معلوم ہوئے (۱) ظہر کا وقت سورج ڈھلتے ہی شروع ہوجاتا ہے (۲) عصر کا وقت تب شروع ہوتا ہے کہ سورج ابھی صاف و بلند ہو۔ حدیث جبریل میں ہے انہوں

---

❶ صحيح: مسلم، كتاب المساجد،باب المشى الى الصلاة تمحى به الخطايا(1521)

❷ متفق عليه: البخاري،كتاب مواقيت الصلاة،باب الصلوات الخمسة كفارة(528)و مسلم ،كتاب المساجد ،باب المشى الى الصلاة تمحى به الخطايا(1520)

نے آپ ﷺ کو پہلے عصر اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی ایک مثل تھا (ترمذی) (۳) مغرب کا وقت غروب آفتاب سے شروع ہوتا ہے جو کہ غروب شفق تک جاری رہتا ہے (۴) اس کے بعد عشا کا وقت شروع ہوجاتا ہے (۵) آپ ﷺ فجر کو اندھیرے میں ادا فرماتے اگرچہ روشنی میں بھی آپ ﷺ سے ثابت ہے لیکن دوام اندھیرے کو ہی تھا۔ جیسا کہ ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ ﷺ نے نماز اندھیرے میں پڑھی دوسری بار اسے خوب روشن کرکے پڑھا پھر وفات تک آپ ﷺ کی نماز اندھیرے میں ہی رہی۔ آپ ﷺ نے دوبارہ سے روشن کرکے نہ پڑھا (بخاری، مسلم)

1223- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ..........

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيزِ أَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَا هَذَا يَا مُغِيرَةُ أَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ جِبْرِيلَ نَزَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ بِهَذَا أُمِرْتُ قَالَ اعْلَمْ مَا تُحَدِّثُ يَا عُرْوَةُ أَوَ أَنَّ جِبْرِيلَ أَقَامَ وَقْتَ الصَّلَاةِ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ - قَالَ كَذٰلِكَ كَانَ بَشِيرُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عُرْوَةُ وَلَقَدْ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ

ابن شہاب کہتے ہیں کہ ایک دن عمر بن عبدالعزیز نے نماز تاخیر سے پڑھی تو عروۃ بن زبیر ان کے پاس گئے اور انہیں اس بات کی خبر دی کہ مغیرہ بن شعبہ نے بھی ایک دن نماز تاخیر سے پڑھی تو ابومسعود انصاری ان کے پاس گئے انہوں نے کہا: ”مغیرہ یہ کیا بات ہے؟ کیا تم جانتے نہیں ہو کہ جبریل رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئے اور انہوں نے نماز پڑھی پھر رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی۔ پھر انہوں نے نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی، پھر انہوں نے نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی پھر انہوں نے نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی۔ پھر انہوں نے نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ سے نماز پڑھی۔ پھر جبرائیل نے کہا کہ مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے۔“ عبد بن عبدالعزیز نے کہا: ”عمر بن عبدالعزیز نے کہا اے عروہ! جو تم کہہ رہے ہو امیں خوب جانتا ہوں کہ جبرائیل نے رسول اللہ ﷺ کے لئے وقت مقرر کیا۔“ عروۃ نے کہا: ”بشیر بن ابومسعود اپنے باپ سے اسی طرح بیان کرتے تھے۔“ عروۃ کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ

فِي حُجْرَتِهَا قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ ۔❶

رسول اللہ ﷺ جب عصر کی نماز پڑھتے تو دھوپ آپ کے حجرے میں ہوتی۔ اس سے قبل کہ وہ چھت پر چڑھے۔

فوائد:...... آپ ﷺ کے حجرے چھوٹے چھوٹے تھے لہٰذا ایسے حجرے کے صحن میں دھوپ کا اترنا اسی وقت ممکن ہے جب سورج ابھی خوب بلند ہوا تو معلوم ہوا عصر کی نماز اول وقت جب کہ سورج ابھی بلند ہو پڑھنا افضل ہے۔

[3]...... بَاب فِي بَدْءِ الْأَذَانِ
اذان کی ابتدا کے متعلق

1224۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ..........

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ قَدِمَهَا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يَعْنِي الْمَدِينَةَ إِنَّمَا يُجْتَمَعُ إِلَيْهِ بِالصَّلَاةِ لِحِينِ مَوَاقِيتِهَا بِغَيْرِ دَعْوَةٍ فَهَمَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَجْعَلَ بُوقًا كَبُوقِ الْيَهُودِ الَّذِينَ يَدْعُونَ بِهِ لِصَلَاتِهِمْ ثُمَّ كَرِهَهُ ثُمَّ أَمَرَ بِالنَّاقُوسِ فَنُحِتَ لِيُضْرَبَ بِهِ لِلْمُسْلِمِينَ إِلَى الصَّلَاةِ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذٰلِكَ إِذْ رَأَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ أَخُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ طَافَ بِيَ اللَّيْلَةَ طَائِفٌ مَرَّ بِي رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ يَحْمِلُ نَاقُوسًا فِي يَدِهِ

محمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ: ''رسول اللہ ﷺ جس وقت تشریف لائے ابو محمد کہتے ہیں: یعنی مدینہ میں، تو لوگ بلائے بغیر نماز کے وقت نماز کے لئے جمع ہوتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ارادہ کیا کہ یہودیوں کی سرنگی کی طرح سرنگی بجائیں جس سے وہ اپنی نمازوں کے لئے بلائے جائیں پھر آپ نے اسے برا سمجھا تو ناقوس بنانے کا حکم دیا تاکہ اسے بجا کر مسلمانوں کو نماز کے لئے بلایا جائے لوگ اسی حالت میں تھے کہ حارث بن خزرج کے بھائی عبداللہ بن زید بن عبدربہ نے خواب دیکھا اور وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! گزشتہ رات میرے پاس کوئی گھومنے لگا: اور ایک آدمی میرے پاس سے گزرا جس کے سبز کپڑے تھے اور وہ اپنے ہاتھ میں ناقوس اٹھائے ہوئے تھا میں نے کہا: اے اللہ کے بندے! تو اس ناقوس کو بیچے گا اس نے کہا:

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب وقت المغرب (560) ومسلم کتاب المساجد، باب استحباب التبکیر بالصبح فی اوّل وقتہا (1458)

فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَتَبِيعُ هٰذَا النَّاقُوسَ فَقَالَ وَمَا تَصْنَعُ بِهِ قُلْتُ نَدْعُو بِهِ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ أَفَلَا أَدُلُّكَ عَلَى خَيْرٍ مِنْ ذٰلِكَ قُلْتُ وَمَا هُوَ قَالَ تَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَأْخَرَ غَيْرَ كَثِيرٍ ثُمَّ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ وَجَعَلَهَا وِتْرًا إِلَّا أَنَّهُ قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَلَمَّا خُبِّرَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٌّ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَأَلْقِهَا عَلَيْهِ فَإِنَّهُ أَنْدَى صَوْتًا مِنْكَ فَلَمَّا أَذَّنَ بِلَالٌ سَمِعَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَجُرُّ إِزَارَهُ وَهُوَ يَقُولُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ مَا رَأَى فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ فَذَاكَ

آپ اسے کیا کریں گے؟ میں نے کہا: ہم اس سے لوگوں کو نماز کی طرف بلائیں گے اس نے کہا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز کی خبر نہ دوں؟ میں نے کہا: وہ کیا ہے؟ اس نے کہا: تم کہو: ''اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں' میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' نماز کی طرف آؤ' نماز کی طرف آؤ' فلاح کی طرف آؤ' فلاح کی طرف آؤ' اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے'' پھر تھوڑی دیر ٹھہرا تو پھر اسی طرح کہا مگر لفظوں کو طاق کیا اور ان لفظوں کو دوبار کہا: تحقیق نماز کھڑی ہوگئی' بے شک نماز کھڑی ہوگئی' اللہ بہت بڑا ہے' اللہ بہت بڑا ہے' اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ جب اس نے رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اللہ نے چاہا تو یہ خواب سچا ہے' تم بلال کے پاس جا کر اسے یہ الفاظ سکھلا دو۔ کیونکہ اس کی آواز تم سے بلند ہے۔'' جب بلال نے اذان کہی تو عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے اسے سنا اور وہ اپنے گھر میں تھے اور وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف چلے اور اپنی چادر کو گھسیٹ رہے تھے اور وہ کہہ رہے تھے: ''اے اللہ کے نبی! مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں نے بھی ایسے ہی خواب میں دیکھا ہے۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَثْبَتُ۔❶ ''الحمد للہ: یہ اور مضبوط ہو گیا۔''

فوائد:...... (۱) سچا خواب علم نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے یہ خواب دیکھنے والے کی عزت وکرامت کو ظاہر کرتا ہے لہٰذا اس سے عبداللہ بن زید، عمر رضی اللہ عنہ کی عظمت ظاہر ہوئی (۲) ثابت ہوا اذان دوہری جب کہ اقامت اکہری کہی جاتی ہے (۳) اذان اونچی آواز والے کو دینی چاہیے۔

1224۔ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِيهِ سَلَمَةُ قَالَ حَدَّثَنِيهِ ابْنُ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي هٰذَا الْحَدِيثَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ ....

الْحَارِثِ التَّيْمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ أَبِيهِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ۔

حارث تیمی کہتے ہیں کہ محمد نے اپنے باپ عبداللہ بن زید بن عبدربہ سے اس حدیث کو بیان کیا۔

1225۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ قَالَ............

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ ابْنِ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاقُوسِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔❷

محمد بن عبداللہ بن زید بن عبدربہ نے بیان کیا کہ میرے والد عبداللہ بن زید نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ نے ناقوس کا حکم دیا پھر انہوں نے پہلی حدیث کی طرح ہی ذکر کیا۔

[4]...... بَاب فِي وَقْتِ أَذَانِ الْفَجْرِ
فجر کی اذان کے متعلق

1226۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ............

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ يَرْفَعُهُ قَالَ إِنَّ بِلَالًا

سالم اپنے باپ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوع بیان کرتے ہوئے کہتے

---

❶ متفق عليهالبخاری، کتاب مواقيت الصلاة،باب مواقيت الصلاة وفضلها(521)ومسلم کتاب المساجد ،باب،اوقات الصلوات الخمس(394)

❷ صحيح أخرجه البيهقى فى دلائل البقرة 7/17-18وابن ماجه ،کتاب الأذان والسنة فيها،باب، بداء الأذان(706)

يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ـ ❶

ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلالؓ رات کو اذان دیتا ہے تو تم کھاؤ اور پیو حتی کہ ابن ام مکتومؓ اذان دے۔''

فوائد:...... (۱) ثابت ہوا تہجد کی اذان دی جاسکتی ہے جیسا کہ بلال رضی اللہ عنہ دیتے تھے (۲) سحری کے وقت کے اختتام کا تھوڑا آگے پیچھے ہو جانا معیوب نہیں کیونکہ ابن ام مکتوم نابینے صحابی تھے طلوع فجر دیکھ کر فوری اذان نہیں دے سکتے تھے حتی کہ انہیں کہا جاتا کہ آپ ﷺ نے صبح کر دی صبح کر دی۔

1227ـ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَنِ الْقَاسِمِ............

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ مُؤَذِّنَانِ بِلَالٌ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى تَسْمَعُوا أَذَانَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَقَالَ الْقَاسِمُ وَمَا كَانَ بَيْنَهُمَا إِلَّا أَنْ يَنْزِلَ هٰذَا وَيَرْقَى هٰذَا ـ ❷

عائشہ کہتی ہیں کہ نبی ﷺ کے دو موذن تھے بلال اور ابن ام مکتوم تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلال رات کو اذان کہتا ہے تو تم کھاؤ اور پیو حتی کہ تم ابن ام مکتوم کی اذان سنو۔ قاسم کہتے ہیں: ''ان دونوں کے درمیان اتنا فرق تھا کہ وہ نیچے اترتا تھا اور وہ اوپر چڑھتا تھا۔

فوائد:...... اس سے دونوں اذانوں کے درمیان وقت کی کمی کو اظہار کرنا مقصود ہے یعنی تھوڑی دیر بعد ہی فجر کی اذان دے دی جاتی نہ کہ حقیقتاً ایسا ہوتا ورنہ تو دو اذانوں کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔ کیونکہ بلال کی اذان قیام اللیل کرنے والے کو تنبیہ کرنے کے لیے ہوتی کہ وہ اب سحری کھالے۔

[5]...... بَابُ التَّثْوِيبِ فِي أَذَانِ الْفَجْرِ
فجر کی اذان میں تثویب کہنا

1228ـ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ............

عَنْ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ الْمُؤَذِّنِ أَنَّ سَعْدًا كَانَ يُؤَذِّنُ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ حَفْصٌ حَدَّثَنِي

حفص بن عمر بن سعد کہتے ہیں کہ سعد رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں اذان کہتے تھے۔ حفص کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے گھر کے لوگوں نے بیان کیا کہ بلال رسول اللہ ﷺ

---

❶ صحیح: سابقہ حدیث ہی مکرر ہے۔ سابق ولاحق ملاحظہ کریں۔

❷ صحیح: ابو داؤد، كتاب الصلاة، باب كيف الأذان (499) والترمذی، كتاب الصلاة، باب ماجاء في بدء الأذان (189)

أَهْلِي أَنَّ بِلَالًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُؤْذِنُهُ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ فَقَالُوا إِنَّهُ نَائِمٌ فَنَادَى بِلَالٌ بِأَعْلَى صَوْتِهِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ فَأُقِرَّتْ فِي أَذَانِ صَلَاةِ الْفَجْرِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد يُقَالُ سَعْدٌ الْقَرَظُ ۔❶

کے پاس صبح کی نماز کی خبر دینے گیا لوگوں نے کہا: آپ ﷺ سوئے ہوئے ہیں۔ تو بلال رضی اللہ عنہ نے اپنی بلند آواز سے کہا: ''نماز نیند سے بہتر ہے۔'' تو یہ جملہ فجر کی نماز کی اذان میں مقرر کر دیا گیا۔ ابومحمد کہتے ہیں کہ سعد قرظ کے ساتھ مشہور ہے۔

فوائد:...... الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ یہ کلمہ اذانِ فجر کا حصہ ہے جو صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

[6]...... بَابُ الْأَذَانُ مَثْنَى مَثْنَى وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً

اذان دو دفعہ اور اقامت ایک دفعہ کہنا

1229۔ أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ مُسْلِمٍ أَبِي الْمُثَنَّى..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَثْنَى مَثْنَى وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ فَإِذَا سَمِعْنَا الْإِقَامَةَ تَوَضَّأَ أَحَدُنَا وَخَرَجَ ۔❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ: ''رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اذان کے الفاظ دو دو مرتبہ تھے اور اقامت کے الفاظ ایک ایک مرتبہ۔ البتہ جب قد قامت الصلوٰۃ کہتے تو دو دفعہ کہتے۔ جب ہم اقامت سنتے تو ہم میں سے بعض اس وقت وضو کر کے جاتے۔''

فوائد:...... معلوم ہوا اذان کے کلمات دوہرے جب کہ اقامت اکہری کہی جائے گی جبکہ دوہری اقامت تب ہے جب کہ اذان ترجیع سے کہی گئی ہو۔ جیسا کہ آئندہ آرہا ہے۔

1230۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَعَفَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ..........

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ ۔❸

ابوقلابہ کہتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: ''بلال کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان جفت اور اقامت طاق کہے۔''

---

❶ متفق عليه البخاري، كتاب الأذان، باب أذان أعمى (617)

❷ صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب الأذان قبل الفجر (622)

❸ ضعيف أخرجه الطبراني في الكبير 40/6 (5449)

1231۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ..........

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ إِلَّا الْإِقَامَةَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ نَحْوَهُ ۔❶

ابو قلابہ کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: ''بلال کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان کو جفت اور 'قد قامت الصلوٰۃ' کے علاوہ اقامت کو طاق کہے۔''

[7]...... بَاب التَّرْجِيعِ فِي الْأَذَانِ
اذان میں لوٹنا

1232۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ..........

عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ نَحْوًا مِنْ عِشْرِينَ رَجُلًا فَأَذَّنُوا فَأَعْجَبَهُ صَوْتُ أَبِي مَحْذُورَةَ فَعَلَّمَهُ الْأَذَانَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالْإِقَامَةَ

ابومحذورہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تقریباً بیس آدمیوں کو اذان کہنے کا حکم دیا تو آپ ﷺ کو ابومحذورۃ کی آواز زیادہ پسند آئی آپ ﷺ نے اسے اذان سکھلائی۔ ''اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں' میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں' میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز کی طرف آؤ' نماز کی طرف آؤ' فلاح کی طرف آؤ'

❶ صحيح: أخرجه أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب في الإقامة (510) والنسائي، كتاب الاذان، باب تثنية الأذان (628)

مَثْنَى مَثْنَى ۔❶

فلاح کی طرف آ ؤ' اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور اقامت کے الفاظ دو' دو مرتبہ سکھلائے۔

فوائد :...... معلوم ہوا ترجیع کے ساتھ اذان یعنی شہادتین کے کلمات کو دوہرا کر اذان پڑھنا اور دوہری اقامت یہ ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کا طریقہ تھا جو کہ انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا تھا یہ واقعہ جنگ حنین سے واپسی کا ہے اس کے بعد ابومحذورۃ رضی اللہ عنہ مکہ کے مؤذن مقرر کر دیے گئے اذان کے لیے بلند آواز والے آدمی کا انتخاب کرنا چاہیے جیسا کہ پیچھے عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں گزر چکا ہے اسی طرح آواز کی خوبصورتی کا خیال رکھنا بھی ضروری جیسا کہ مذکورہ حدیث میں درج ہے۔

1233۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَامِرٌ الْأَحْوَلُ قَالَ حَجَّاجٌ فِي حَدِيثِهِ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ أَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيزٍ............

حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا مَحْذُورَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَّمَهُ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَالْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً ۔❷

ابومحذورہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اذان کے ۱۹ کلمے سکھلائے۔ اور اقامت کے سترہ کلمے سکھلائے۔''

[8]...... بَابُ الْاِسْتِدَارَةِ فِي الْأَذَانِ
اذان میں دائیں اور بائیں منہ کرنا

1234۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ............

عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى بِلَالًا أَذَّنَ قَالَ فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُ فَاهُ هَاهُنَا وَهَاهُنَا بِالْأَذَانِ ۔❸

عون بن ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے بلال کو اذان کہتے ہوئے دیکھا ابوجحیفہ کہتے ہیں: ''میں ان کے منہ کو دیکھنے لگا کہ وہ اپنے منہ کو ادھر اور ادھر کر رہے تو میں بھی اذان میں اس طرح کرنے لگا۔''

❶ متفق عليه البخارى، كتاب الأذان ، باب بدء الأذان (603) ومسلم، كتاب الصلاة، باب الأمر يشفع الأذان وايتيار الإ قامة (836) ❷ صحيح سابقہ مکرر آئی ہے۔

❸ صحيح أخرجه البيهقى فى الصلاة 416/1 باب من قال تثنية الإ قامة و تجمع الأذان أخرجه مسلم كتاب الصلاة، باب صفة الأذان (840) و ابو داؤد، كتاب الصلاة باب كيف الأذان (500)

1235۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ..........

أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ بِلَالًا رَكَزَ الْعَنَزَةَ ثُمَّ أَذَّنَ وَوَضَعَ أُصْبُعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ فَرَأَيْتُهُ يَدُورُ فِي أَذَانِهِ قَالَ عَبْد اللّٰهِ حَدِيثُ الثَّوْرِيِّ أَصَحُّ ۔❶

ابو جحیفہ بیان کرتے ہیں کہ: ''بلال رضی اللہ عنہ نے برچھی گاڑی پھر اذان کہی اور اپنی انگلیوں کو اپنی کانوں میں ڈالا اور میں نے ان کو دیکھا کہ وہ دائیں بائیں منہ کرتے ہیں۔ عبداللہ نے کہا: ''ثوری کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔''

فوائد:...... کانوں میں انگلیاں ڈالنا مستحب ہے یہ آواز کی بلندی کا باعث ہیں اسی طرح جسم کو گھمائے بغیر گردن کو ادھر ادھر گھمانا یہ بھی مسنون ہے جیسا کہ مسلم وابوداؤد میں حدیث آتی ہے۔

[9]...... بَاب الدُّعَاءِ عِنْدَ الْأَذَانِ

اذان کے وقت دعا کرنا

1236۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُوسَى هُوَ ابْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ..........

أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ أَوْ قَلَّ مَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِينَ يُلْحِمُ بَعْضُهُ بَعْضًا ۔❷

سہل بن سعد کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو وقت ایسے ہیں جن میں دعا رد نہیں ہوتی یا فرمایا دعا کم ہی رد ہوتی ہے اذان کے وقت اور لڑائی کے وقت دعا کرنا جب وہ ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہوں۔''

فوائد:...... لہٰذا ان دو وقتوں کی فضیلت ثابت ہوئی قبولیت دعا کے لیے یہ انتہائی اہم ہیں۔

[10]...... بَاب مَا يُقَالُ عِنْدَ الْأَذَانِ

اذان کے وقت کیا کہنا چاہیے

1237۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ..........

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا

ابو سعید کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس وقت تم مؤذن کی آواز سنو تو اسی طرح کہو جس طرح وہ

---

❶ صحيح : ابو داؤد كتاب الصلاة، باب كيف الأذان (503) وابن ماجه، كتاب الأذان، باب الترجيع فى الأذان (708)

❷ متفق عليه : البخاري، كتاب الصلاة، باب سترة المصلى (1119) ومسلم كتاب الصلاة باب فى المؤذن يستد يرفى أذانه (520)

يَقُولُ ۔❶

کہتا ہے۔"

1238۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ الْحَارِثِ..........

عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى مُعَاوِيَةَ فَنَادَى الْمُنَادِيْ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللَّهِ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللَّهِ قَالَ يَحْيَى وَأَخْبَرَنِيْ بَعْضُ أَصْحَابِنَا أَنَّهُ لَمَّا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ مُعَاوِيَةُ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ يَقُولُ هٰذَا ۔❷

عیسیٰ بن طلحہؒ کہتے ہیں کہ: "ہم معاویہؓ کے پاس گئے اس نے اذان کہی اس نے اللہ اکبر' اللہ اکبر کہا معاویہ نے بھی اللہ اکبر' اللہ اکبر کہا موذن نے کہا۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ معاویہ نے بھی کہا: میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ اس نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ معاویہ نے کہا: میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ یحییٰ کہتے ہیں: مجھے میرے بعض ساتھیوں نے بتایا کہ جب موذن نے کہا: حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ تو معاویہ نے کہا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ پھر معاویہ نے کہا: میں نے تمہارے نبی کو اس طرح کہتے ہوئے سنا۔"

1239۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ..........

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ الْمُؤَذِّنُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ

محمد بن عمرو اپنے باپ اور دادا سے بیان کرتے ہیں کہ: "معاویہ نے کہ سنا موذن نے کہا: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ تو معاویہ نے بھی کہا: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ موذن نے کہا: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ. موذن نے کہا: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰهِ . اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰهِ تو معاویہ نے بھی کہا:

---

❶ متفق عليه سابق تعلیق ملاحظہ کریں۔

❷ حسن أخرجه ابو داؤد، كتاب الجهاد، باب الدعاء عند اللقاء (2540)

أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ الْمُؤَذِّنُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ الْمُؤَذِّنُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَقَالَ الْمُؤَذِّنُ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَقَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَقَالَ الْمُؤَذِّنُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. ❶

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰهِ . اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰهِ . مؤذن نے کہا: حَيَّ عَلَى الصَّلوٰةُ . حَيَّ عَلَى الصَّلوٰةُ تو معاویہ نے کہا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مؤذن نے کہا: "حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ . حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ تو معاویہ نے کہا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ . مؤذن نے کہا: لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ تو معاویہ نے کہا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پھر معاویہ نے کہا: اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے کیا۔"

فوائد:...... معلوم ہوا اذان کے جواب میں وہی کلمات دوہرائے جائیں گے البتہ حیعلتین کے موقع پر جواباً لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہا جائے گا۔

[11]...... بَابُ الشَّيْطَانُ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ فَرَّ

شیطان جب اذان سنے تو بھاگ جاتا ہے

1240۔ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ الْأَذَانَ فَإِذَا قُضِيَ الْأَذَانُ أَقْبَلَ وَإِذَا ثُوِّبَ أَدْبَرَ فَإِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطِرَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جب نماز کے لئے اذان دی جائے تو شیطان گوز مارتے ہوئے پیچھے کی طرف بھاگتا ہے حتی کہ وہ اذان نہیں سنتا جب اذان پوری ہو جاتی ہے تو وہ واپس آ جاتا ہے اور جب تثویب کہی جائے تو پیچھے بھاگتا ہے جب تثویب ختم ہو جاتی ہے تو وہ

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب مایقول اذا سمع المنادی (611) ومسلم، کتاب الصلاۃ، باب استحباب القول مثل قول المؤذن (836)

بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ فَيَقُولُ اذْكُرْ كَذَا وَكَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ أَبُو مُحَمَّد ثُوِّبَ يَعْنِي أُقِيمَ ۔❶

واپس آ جاتا ہے حتی کہ وہ آدمی کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ فلاں فلاں بات یاد کر جسے وہ پہلے بھولا ہوتا ہے اسے وہ یاد کرواتا ہے۔'' ابومحمد کہتے ہیں: ''تثویب سے اقامت مراد ہے۔''

فوائد:...... اذان کی آواز شیطان کے لیے انتہائی تکلیف دہ ہے۔ بلکہ ہر وہ کلمہ جس میں اللہ تعالیٰ کی کبریائی تقدیس، تسبیح کا ذکر ہوتا ہے ذریات شیطان کے لیے تکلیف دہ ہے۔

[12]...... بَاب كَرَاهِيَةِ الْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ النِّدَاءِ
اذان کے بعد مسجد سے نکلنے کی ممانعت

1241۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ..........

عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ الْمُحَارِبِيِّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَأَى رَجُلًا خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ أَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ ۔❷

ابوشعثاء محاربی کہتے ہیں: ''جب مؤذن نے اذان کہی تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کسی آدمی کو مسجد سے نکلتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے کہا: ''اس نے ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔''

فوائد:...... معلوم ہوا اذان ہوجانے کے بعد مسجد سے نکلنا مشروع نہیں ہاں وضو بنانے کے لیے یا کسی ضرورت کی بنا پر لوٹ آنے کی نیت سے نکلنا جائز ہے۔

[13]...... بَاب فِي وَقْتِ الظُّهْرِ
ظہر کے وقت کے متعلق

1180۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ..........

أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى بِهِمْ صَلَاةَ الظُّهْرِ ۔❸

انس بن مالک کہتے ہیں کہ نبی ﷺ سورج کے ڈھلنے کے وقت باہر نکلے اور انہیں ظہر کی نماز پڑھائی۔''

---

❶ صحیح: أخرجه البخاری، کتاب الجمعة، باب یجیب الإمام علی المنبر اذا سمع النداء(914)

❷ حسن: شرح معانی الآثار للطحاوی 145/1

❸ متفق علیه: البخاری، کتاب الأذان، باب فضل التأذین(608)ومسلم کتاب الصلاة، باب فضل الأذانوهرب الشیطان عند سماعه(857)

فوائد:...... ظہر کی نماز کا وقت سورج ڈھلتے ہی شروع ہو جاتا ہے اور ادائیگی ظہر کا یہی بہترین وقت ہے اگرچہ ظہر کا وقت سائے کے ایک مثل ہونے تک پھیلا ہوا ہے۔جیسا حدیث جبریل سے واضح ہے۔(صحیح ترمذی)

[14]...... بَاب الْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ

ظہر کو ٹھنڈے وقت میں پڑھنا

1243۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ قَالَ أَبُو مُحَمَّد هَذَا عِنْدِي عَلَى التَّأْخِيرِ إِذَا تَأَذَّوْا بِالْحَرِّ ۔[1]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب گرمی بہت زیادہ ہو تو ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔ کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہوتی ہے۔'' ابو محمد کہتے ہیں: ''میرے نزدیک یہ تاخیر اس وقت ہوتی ہے جب گرمی لوگوں کو تکلیف دے۔''

فوائد:...... گرمی کی شدت میں نماز کو تھوڑا مؤخر کر لینا مستحب ہے گرمی کی شدت جہنم کی شدت کے سبب ہے۔

[15]...... بَاب وَقْتِ الْعَصْرِ

عصر کا وقت

1244۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ....

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِيهَا وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ۔[2]

انس کہتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھتے پھر کوئی جانے والا ''عوالی'' کی طرف جاتا پھر واپس آتا اور سورج ابھی بلند ہوتا۔''

---

[1] صحيح: مسلم كتاب المساجد،باب النهى عن الخروج من المسجداذا اذن المؤذن(1487)وابو داؤد،،كتاب الصلاة،باب الخروج من المسجد بعد الأذان(536)

[2] صحيح: أخرجه البخارى،كتاب مواقيت الصلاة،باب وقت الظهر عندالزوال(540)والنسائى كتاب المواقيت، باب، أول وقت الظهر(495)

فوائد:...... مذکورہ حدیث دلیل ہے کہ عصر کو اس کے اول وقت پڑھنا ہی افضل ہے جو کہ سائے ایک مثل ہونے پر شروع ہوتا ہے۔''عوالی'' مدینہ سے باہر بالائی طرف بستیاں تھیں جو کہ مختلف فاصلوں پر ڈیرے تھے۔وہاں پر جا کر واپس آنا تبھی ممکن ہے جب عصر کو اول وقت میں ادا کیا گیا ہو۔

[16]...... بَاب وَقْتِ الْمَغْرِبِ

مغرب کا وقت

1245۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ هُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ............

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ سَاعَةَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ إِذَا غَابَ حَاجِبُهَا ۔ (1)

سلمۃ بن اکوع کہتے ہیں کہ نبی ﷺ مغرب کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج غروب ہو جاتا یعنی کہ اس کا کنارہ غائب ہو جاتا۔''

[17]...... بَاب كَرَاهِيَةِ تَأْخِيرِ الْمَغْرِبِ

مغرب میں تاخیر کی ممانعت

1246۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ عُمَرَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ....

عَنِ الْعَبَّاسِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ مَا لَمْ يَنْتَظِرُوا بِالْمَغْرِبِ اشْتِبَاكَ النُّجُومِ ۔ (2)

عباس کہتے ہیں: کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میری امت ہمیشہ بھلائی پر رہے گی جب تک وہ مغرب کے وقت ستاروں کے ظاہر ہونے کا انتظار نہ کرے۔''

فوائد:...... ثابت ہوا مغرب کو غروب آفتاب کے فوری بعد اول وقت میں پڑھنا افضل ہے۔

[18]...... بَاب وَقْتِ الْعِشَاءِ

عشاء کا وقت

1247۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ ثَابِتٍ حَبِيبِ بْنِ

(1) متفق علیه: البخاری، کتاب مواقیت الصلاة، باب الابراد بالظهر فی شدة الحر (536) ومسلم ـ کتاب المساجد باب استحباب الابراد بالظهر فی شدة الحر (1394)

(2) متفق علیه: البخاری، کتاب مواقیت الصلاة، باب وقت العصر (548) ومسلم کتاب المساجد، باب استحباب التبکیر بالصلاة (1407)

سَالِمٍ ....

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ هَذِهِ الصَّلَاةِ يَعْنِي صَلَاةَ الْعِشَاءِ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ قَالَ يَحْيَى أَمْلَّهُ عَلَيْنَا مِنْ كِتَابِهِ عَنْ بَشِيرِ بْنِ ثَابِتٍ ۔[1]

نعمان بن بشیرؓ نے کہا: ''اللہ کی قسم! میں اس نماز کے وقت کو سب لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز اس وقت پڑھتے تھے۔ جب تیسری تاریخ کو چاند ڈوبتا ہے۔'' یحییٰ نے کہا: ''ابوعوانہ نے یہ حدیث بشیر بن ثابت کی کتاب سے لکھوائی۔''

فوائد:...... تیسری رات کے چاند کے ڈوبنے کا وقت قریباً غروب آفتاب کے ڈھائی، تین گھنٹے کے بعد ہوتا ہے۔ معلوم ہوا لوگوں کی آسانی کے لیے آپ ﷺ عشاء کو شروع وقت میں ادا کر لیتے تھے۔ البتہ مستحب وقت تاخیر سے ادا کرنا ہی ہے تحدیث نعمت یا یقینی علم کی خبر دینے کے لیے اپنی فضیلت بیان کی جاسکتی ہے۔

[19]...... بَاب مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَأْخِيرِ الْعِشَاءِ
عشاء کی نماز کی تاخیر کو پسند کرنا

1248۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ وَعَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الْعِشَاءِ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى كَادَ أَنْ يَذْهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ قَرِيبُهُ فَجَاءَ وَفِي وَالنَّاسُ رُقُودٌ وَهُمْ عِزُونَ وَهِيَ حِلَقٌ فَغَضِبَ فَقَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا نَدَى النَّاسَ وَقَالَ عَمْرٌو نَدَبَ النَّاسَ إِلَى عَرْقٍ أَوْ مِرْمَاتَيْنِ لَأَجَابُوا إِلَيْهِ وَهُمْ

ابوہریرۃ کہتے ہیں: ''کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات عشاء کی نماز میں تاخیر کی قریب تھا کہ رات کا تہائی حصہ گذر جاتا تو آپ تشریف لائے اور لوگ متفرق طور پر حلقوں کی شکل میں سو رہے تھے۔ آپ ﷺ غصہ میں آ گئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی آدمی لوگوں کو ایک ہڈی یا دو موٹے کھروں کے لئے بلائے تو وہ اس کے لئے دوڑے آئیں گے اور لوگ اس نماز سے غائب ہیں

[1] متفق عليه: البخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب وقت المغرب (561) ومسلم كتاب المساجد، باب بيان أن أول وقت المغرب (438)

يَتَخَلَّفُونَ عَنْ هَذِهِ الصَّلَاةِ لَهَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا لِيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أَتَخَلَّفَ عَلَى أَهْلِ هَذِهِ الدُّورِ الَّذِينَ يَتَخَلَّفُونَ عَنْ هَذِهِ الصَّلَاةِ فَأُضْرِمَهَا عَلَيْهِمْ بِالنِّيرَانِ ۔❶

میں چاہتا ہوں کہ کسی آدمی کو حکم دوں کہ وہ نماز پڑھائے اور میں ان لوگوں کے گھروں میں جاؤں جو اس نماز سے پیچھے ہیں ان کے گھروں سمیت انہیں آگ لگا دوں۔''

فوائد:......(۱) عشا کو مؤخر کرنا مستحب ہے (۲) جماعت کو چھوڑنے پر مالی تنبیہ کی جا سکتی ہے (۳) پہرے یا کسی فلاح کے کام کے لیے جماعت کو چھوڑا جا سکتا ہے۔ اگر اس کی اہمیت ہو کہ وہ کام ہر صورت کرنا ہے۔

1249۔ أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْعِشَاءِ حَتَّى نَادَاهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَدْ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ يُصَلِّي هَذِهِ الصَّلَاةَ غَيْرُكُمْ وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ يُصَلِّي يَوْمَئِذٍ غَيْرُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ۔❷

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز میں اتنی تاخیر کی حتی کہ عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے آپ کو آواز دی کہ عورتیں اور بچے سو گئے تو رسول اللہ ﷺ باہر آئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے علاوہ اور کوئی اہل زمین سے اس نماز کو نہیں پڑھتا اور اس زمانہ میں مدینہ والوں کے علاوہ اور کوئی نماز نہیں پڑھتا تھا۔''

1250۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ أَنَّ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَتْهُ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى ذَهَبَ عَامَّةُ اللَّيْلِ وَرَقَدَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ فَصَلَّاهَا فَقَالَ إِنَّهَا لَوَقْتُهَا لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے تاخیر کی۔ حتی کہ رات کا کافی حصہ گذر گیا اور مسجد والے بھی سو گئے پھر آپ باہر آئے اور انہیں نماز پڑھائی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہی اصل وقت ہے اگر میں اپنی

❶ صحیح بالشواهدابو داؤد، کتاب الصلاة، باب فی وقت المغرب (418) وابن ماجه، کتاب الصلاة، باب وقت الصلاة باب فی وقت العشاء الآخرة (419) والنسائی، کتاب المواقیت، باب الشفق (527)

❷ صحیح ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب فی وقت العشاء الآخرة (419) والنسائی، کتاب المواقیت، باب الشفق (527)

عَلٰی أُمَّتِی ـ❶ امت پر مشکل نہ سمجھتا تو اسی وقت کا حکم دیتا۔''

فوائد:...... معلوم ہوا حصول فضیلت سے رفع مشقت اولیٰ ہے اگر ممکن ہو تو عشاء کی تاخیر کو ہی اپنایا جائے گا۔لیکن جماعت چھوڑنا درست نہیں۔

1251۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدُ بْنِ أَبِیْ خَلَفٍ أَنْبَأَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَ الصَّلَاةَ ذَاتَ لَیْلَةٍ فَقِیْلَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ الصَّلَاةَ نَامَ النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ فَخَرَجَ وَهُوَ یَمْسَحُ الْمَاءَ عَنْ شِقِّهِ وَهُوَ یَقُولُ هُوَ الْوَقْتُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰی أُمَّتِی ـ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات نماز میں تاخیر کی تو کہا گیا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! نماز پڑھایئے۔ عورتیں اور بچے سو گئے ہیں۔'' آپ ﷺ اپنے ایک بازو سے پانی صاف کرتے ہوئے باہر آئے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''اگر میں اپنی امت پر مشکل نہ سمجھتا تو یہی افضل وقت ہے۔''

[20]...... بَابُ التَّغْلِیسِ فِی الْفَجْرِ
فجر کی نماز کو اندھیرے میں پڑھنا

1252۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِیُّ حَدَّثَنِی الزُّهْرِیُّ حَدَّثَنِی عُرْوَةُ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کُنَّ نِسَاءُ النَّبِیِّ ﷺ یُصَلِّینَ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ الْفَجْرَ ثُمَّ یَرْجِعْنَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ قَبْلَ أَنْ یُعْرَفْنَ ـ❸

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کی بیویاں فجر کی نماز نبی ﷺ کے ساتھ پڑھتی تھیں۔ پھر وہ اپنی چادریں اوڑھ کر اس سے پہلے واپس آ جاتی تھیں کہ وہ پہچانی جائیں۔''

---

❶ صحیح: أخرجه مسلم، کتاب المساجد، باب ماروی فی التخلف عن الجماعة (1480) وابن ماجه، کتاب المساجد والجماعات بصلاة العشاء والفجر فی جماعة (797)

❷ متفق علیه: البخاری، کتاب الأذان، باب وضوء الصبیان ومتی یجب علیهم (862) ومسلم، کتاب المساجد، باب وقت العشاء (534)

❸ صحیح: أخرجه، مسلم، کتاب المساجد، باب وقت العشاء وتاخیرها (1443) والنسائی، کتاب المواقیت باب آخروقت العشاء (535)

فوائد:...... (۱) معلوم ہوا فجر کی نماز اندھیرے میں ادا کی جائے گی (۲) عورتوں کے نہ پہچانے جانے کا مطلب یہ ہے کہ دور سے دیکھنے پر معلوم نہیں ہوتا تھا کہ عورت ہے یا مرد (۳) عورتیں مسجد میں نماز ادا کرسکتی ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ خوشبو کے استعمال اور اظہار زینت سے مکمل پرہیز کرنے والی ہوں۔

[21]...... بَاب الْإِسْفَارِ بِالْفَجْرِ
فجر کو روشنی میں پڑھنا

1253۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ ....

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَسْفِرُوا بِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ۔ ❶

رافع بن خدیج کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''صبح کی نماز روشنی میں پڑھو کیونکہ اس میں زیادہ ثواب ہے۔''

فوائد:...... جیسا کہ پچھلی حدیث میں گزرا ہے کہ آپ ﷺ فجر کو اندھیرے میں ادا کرتے تھے نیز آپ ﷺ کے بعد خلفاء راشدین کا بھی یہی معمول رہا ہے کیونکہ سیّدنا عمر، سیّدنا علی اور سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہم پر فجر کی تاریکی میں ہی حملے ہوئے لہٰذا اس کو مدنظر رکھتے ہوئے یہی تطبیق دی جاسکتی ہے کہ "اسفروا الصبح" سے مراد طلوع فجر ہے۔ یعنی فجر اچھی طرح واضح ہوجائے ہوسکتا ہے لوگ جلدی میں طلوع فجر کا خیال نہ رکھتے ہوں۔ لہٰذا انہیں اس کام سے روکا جارہا ہو نیز امام طحاوی کہتے ہیں کہ فجر کی قراءت اسی قدر لمبی کی جائے کہ اختتام نماز تک روشنی ہوجائے اور امام خطابی فرماتے ہیں کہ افضل یہی ہے کہ طلوع فجر کے بعد جلد ہی اسے ادا کیا جائے۔ (عون المعبود)

1254۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ ....

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَوِّرُوا بِصَلَاةِ الْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ۔ ❷

رافع بن خدیج کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فجر کی نماز روشنی میں پڑھو کیونکہ اس میں زیادہ ثواب ہے۔''

❶ متفق علیہ البخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب النوم قبل العشاء لمن غلب (571) ومسلم، کتاب المساجد باب وقت العشاء وتاخیر ھا (1450)

❷ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب، استحباب التبکیر بالصبح (1400) والنسائی کتاب المواقیت، باب التغلیس فی الفجر (545)

1255۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ............

عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ نَحْوَهُ أَوْ أَسْفِرُوا ۔❶

سفیان کہتے ہیں کہ ابن عجلان نے بھی اسی طرح کہا۔

[22]...... بَاب مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةٍ فَقَدْ أَدْرَكَ

جس شخص نے ایک رکعت پالی اس نے نماز کو پالیا

1256۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنْ صَلَاةٍ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَهَا ۔❷

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی نماز کی ایک رکعت کو پالیا اس نے اس نماز کو پالیا۔''

فوائد:...... معلوم ہوا کہ نماز کے انتہاء وقت سے قبل اگر ایک رکعت ادا کر لی گئی ہے خصوصاً فجر وعصر کی نماز میں اب اگلی رکعتیں اگرچہ طلوع یا غروب آفتاب کے دوران بھی ادا کر لی جائیں تو وہ نماز ہوجائے گی۔

1257۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ..........

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ ۔❸

ابوسلمۃ کہتے ہیں کہ ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

1258۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ يُحَدِّثُونَهُ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا وَمَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے سورج طلوع ہونے سے پہلے فجر کی نماز کی ایک رکعت پالی اور جس نے سورج کے غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالی اس نے اس نماز کو پالیا۔''

❶ صحيح: أخرجه الترمذي، كتاب الصلاة باب ماجاء في الإسفار بالفجر (154) والنسائي ، كتاب مواقيت الصلاة، باب الإسفار (547)

❷ صحيح: مصنف عبدالرزاق (2159) نیز سابق حدیث ملاحظہ کریں۔

❸ حسن: سابقہ حوالہ دیکھئے۔

تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا۔❶

[23]...... بَاب الْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ

نمازوں کی حفاظت کرنا

1259۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ أَبِي السَّمْحِ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيمَانِ فَإِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ۔❷

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ’’جب تم کسی آدمی کو مسجد میں بیٹھا ہوا دیکھو۔ تو اس کے ایمان کی گواہی دو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ’’اللہ کی مسجدوں کو ایمان والے ہی آباد کرتے ہیں۔‘‘ (توبہ:۱۸)

فوائد:...... یہ روایت اگرچہ ضعیف ہے البتہ آیت سے استدلال یہی ہوتا ہے کہ مسجدوں کا خیال رکھنے والے ان کی آبادی کا بندوبست کرنے والے اہل ایمان ہیں۔

1260۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي سَهْلٍ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ............

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ نِصْفِ لَيْلَةٍ وَمَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ۔❸

عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جس نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی گویا کہ اس نے آدھی رات قیام کیا۔ اور جس نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی گویا کہ اس نے پوری رات قیام کیا۔‘‘

---

❶ متفق عليه: البخاری، كتاب مواقيت الصلاة، باب من ادرك من الصلاة ركعة (580) ومسلم، كتاب المساجد، باب من ادرك ركعة من الصلاة فقد (1370)

❷ متفق عليه: سابقہ حدیث دیکھئے۔

❸ متفق عليه: البخاری، كتاب مواقيت الصلاة، باب من ادرك من الفجر ركعة (579) ومسلم، كتاب المساجد، باب من ادرك ركعة من الصلاة 1373

فوائد:...... یہ حدیث اللہ کی کمال مہربانی کی دلیل ہے کہ وہ کس طرح اپنے بندوں کو نوازتا ہے نیز یہ نمازیں اگرچہ ان میں مشقت زیادہ ہوتی ہے جیسا کہ آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق یہ نمازیں منافقوں پر بھاری ہیں لہٰذا اللہ نے انہیں فضیلت بھی اسی قدر عطا کردی ہے۔

[24]......بَاب اسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ فِي أَوَّلِ الْوَقْتِ

اول وقت نماز پڑھنے کو پسند کرنا

1261- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ..........

قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ عَيْزَارٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي صَاحِبُ هَذِهِ الدَّارِ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ أَوْ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى مِيقَاتِهَا۔ [1]

ولید بن عیزار کہتے ہیں کہ میں نے ابوعمرو شیبانی سے سنا کہ وہ عبداللہ کے مکان کی طرف اشارہ کر کے کہہ رہے تھے کہ اس گھر والے نے نبی ﷺ سے پوچھا: ''کونسا عمل اللہ کے نزدیک زیادہ افضل ہے یا زیادہ پیارا ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''نماز کو وقت پر پڑھنا۔''

فوائد:...... معلوم ہوا عمومی حالات میں بہترین کام نماز کو وقت پر ادا کرنا ہے اگرچہ پیش آمدہ حالات کی بنا پر افضلیت کا حکم مختلف ہوتا رہتا ہے۔

1262- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِسْحَقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ كَعْبٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ سَبْعَةٌ مِنَّا ثَلَاثَةٌ مِنْ عَرَبِنَا وَأَرْبَعَةٌ مِنْ مَوَالِينَا أَوْ أَرْبَعَةٌ مِنْ عَرَبِنَا وَثَلَاثَةٌ مِنْ مَوَالِينَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ مِنْ بَعْضِ حُجَرِهِ حَتَّى جَلَسَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا

کعب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سات آدمی مسجد میں تھے۔ ان میں سے تین عرب سے تھے اور چار ہمارے آزاد کردہ غلاموں سے تھے یا چار عرب سے تھے اور تین ہمارے آزاد غلاموں سے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ اپنے حجرے سے نکل کر ہمارے پاس آئے حتی کہ آپ ہمارے پاس بیٹھ گئے تو آپ ﷺ

[1] ضعیف: الترمذی، کتاب التفسیر، باب تفسیر سورۃ التوبہ (3093) وابن ماجہ کتاب المساجد والجماعات باب لزوم المساجد وانتظار الصلاۃ (806)

يُجْلِسُكُمْ هَاهُنَا قُلْنَا انْتِظَارُ الصَّلَاةِ قَالَ فَنَكَتَ بِإِصْبَعِهِ فِي الْأَرْضِ وَنَكَسَ سَاعَةً ثُمَّ رَفَعَ إِلَيْنَا رَأْسَهُ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا يَقُولُ رَبُّكُمْ قَالَ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ مَنْ صَلَّى الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا فَأَقَامَ حَدَّهَا كَانَ لَهُ بِهِ عَلَيَّ عَهْدٌ أُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يُصَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا وَلَمْ يُقِمْ حَدَّهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ عِنْدِي عَهْدٌ إِنْ شِئْتُ أَدْخَلْتُهُ النَّارَ وَإِنْ شِئْتُ أَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ ۔❶

نے فرمایا: ”تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟“ ہم نے کہا: ”نماز کے انتظار میں۔“ کعب کہتے ہیں کہ آپ ﷺ اپنی انگلی سے زمین کریدتے رہے اور تھوڑی دیر سر جھکائے رکھا پھر آپ ﷺ نے ہماری طرف اپنا سر اٹھا کر فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو؟ کہ تمہارا رب کیا فرماتا ہے؟“ کعب کہتے ہیں ہم نے کہا: ”اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ فرماتا ہے: جس نے نماز کو اس کے وقت پر پڑھا اور اس کے ارکان کو پوری طرح ادا کیا تو اس کے لئے مجھ پر ذمہ ہوگا کہ میں اسے جنت میں داخل کروں گا اور جس نے نماز کو اس کے وقت پر نہ پڑھا اور نہ ہی اس کے ارکان مکمل ادا کئے تو میرے پاس اس کی کوئی ذمہ داری نہیں اگر چاہوں تو اسے آگ میں داخل کردوں اگر چاہوں تو اسے جنت میں داخل کردوں۔“

فوائد:...... (۱) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مجالس امیر وغریب کی تمیز نہ تھی بلکہ مل جل کر بیٹھتے (۲) جو اہتمام کے ساتھ نماز کی ادائیگی کرتا ہے وہ جنت میں داخلے کا مستحق ہے جبکہ ادائیگی میں کوتاہی منزل کو بے کار کرنا ہے۔

[25]...... بَابُ الصَّلَاةِ خَلْفَ مَنْ يُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا

اس شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جو نماز کے وقت میں تاخیر کرتا ہے

1263۔ أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ ....

عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخِّرُونَ

ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ”جب تم ان لوگوں میں رہ جاؤ گے جو نماز کے وقت میں

❶ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب المساجد، باب فضل صلاة العشاء والصبح في جماعة(1489)وابو داؤد، كتاب الصلاة، باب في فضل صلاة الجماعة(555)

الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا قَالَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا وَاخْرُجْ فَإِنْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَأَنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلِّ مَعَهُمْ ۔❶

تاخیر کریں گے تو تم کیا کرو گے؟'' ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''نماز کو وقت پر پڑھ کر باہر نکل جانا اور اگر جماعت کھڑی ہو جائے اور تو مسجد میں ہی ہو تو پھر ان کے ساتھ نماز پڑھ لینا۔''

فوائد:...... (۱) نماز کو وقت پر ادا کرنا ضروری ہے اس کے لیے جماعت کا انتظار نہیں کیا جائے گا (۲) ادائیگی صلاہ کے ساتھ ساتھ فتنہ وتفرقہ سے بچنا بھی لازم ہے۔ (۳) فریضے کی ادائیگی کے بعد اگر جماعت مل جائے تو اس کے ساتھ شامل ہونا لازم ہے۔ البتہ جماعت کی نماز نفل کی نیت سے پڑھی جائے گی آئندہ حدیث دیکھیے۔

1264۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا أَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ............

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا أَبَا ذَرٍّ كَيْفَ تَصْنَعُ إِذَا أَدْرَكْتَ أُمَرَاءَ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا قُلْتُ مَا تَأْمُرُنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا وَاجْعَلْ صَلَاتَكَ مَعَهُمْ نَافِلَةً قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ ابْنُ الصَّامِتِ هُوَ ابْنُ أَخِي أَبِي ذَرٍّ ۔❷

ابوذر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوذر! تم اس وقت کیا کرو گے؟ جب تم ایسے حکمرانوں کو پاؤ گے جو نماز کے وقت تاخیر کریں گے۔'' میں نے کہا: ''اے اللہ کے رسول اس کے متعلق آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''نماز کو اس کے وقت پر پڑھ لینا اور ان کے ساتھ اپنی نماز کو نفلی بنا لینا۔'' ابومحمد کہتے ہیں: ''ابن صامت، ابوذر کے بھتیجے ہیں۔''

[26]...... بَاب مَنْ نَامَ عَنْ صَلَاةٍ أَوْ نَسِيَهَا

جو شخص نماز سے سو جائے یا اسے بھول جائے

1265۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ ....

---

❶ صحیح البخاری، کتاب الجهاد، باب فضل الجهاد والسير (2782) والترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی الوقت الاول من الفضل (170)

❷ صحیح دارمی منفرد ہیں۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَقُولُ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي۔ ❶

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص نماز بھول جائے یا اس وقت سو جائے تو جب اسے یاد آئے وہ اسے پڑھ لے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میری یاد کے لئے نماز قائم کرو'' (طٰہٰ:۱۴)

فوائد:...... (۱) بھول کر یا سونے کی وجہ سے نماز کا نکل جانا قابل مؤاخذہ نہیں بلکہ جاگ یا یاد آتے ہی اسے پڑھ لینا چاہیے یہی اسکا کفارہ ہے (۲) معلوم ہوا کہ ان دونوں حالتوں میں انسان مکلّف نہیں ہوتا۔

[27]...... بَاب فِي الَّذِي تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ
اس شخص کے متعلق جس کی عصر کی نماز فوت ہو جائے

1266۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ..........

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ يَرْفَعُهُ قَالَ إِنَّ الَّذِي تَفُوتُهُ الصَّلَاةُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلُهُ وَمَالُهُ۔ ❷

سالم اپنے باپ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوع بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہو جائے گویا کہ اس کا مال اور اس کا اہل ہلاک ہو گیا۔''

فوائد:...... انسان کا دنیا میں سب سے قیمتی متاع یہی آل اولاد اور گھر بار ہی ہوتا ہے ان کا چھن جانا گویا کہ دنیا تباہ ہو جانا ہے لہٰذا اس سے عصر کی اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ مگر افسوس کہ کئی مسلمانوں کو یہ نماز ترک کرتے ہوئے احساس تک نہیں ہوتا۔

1267۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ فَاتَتْهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلُهُ وَوَلَدُهُ قَالَ أَبُو مُحَمَّد أَوْ مَالُهُ۔ ❸

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہو گئی گویا کہ اس کی اولاد اور اس کے اہل برباد و ہلاک ہو گئے۔'' ابو محمد کہتے ہیں: ''یا اس کا مال۔''

---

❶ صحيح: مسلم، كتاب المساجد، باب كراهية تاخير الصلاة عن وقتها (1466) والنسائي، كتاب الإقامة، باب الصلاة مع أئمته الجور (777)

❷ صحيح: سابقہ ہی مکرر ہے۔ مسلم في المساجد (1466)

❸ متفق عليه: البخاري، كتاب مواقيت، باب من نسي صلاة (598) ومسلم، كتاب المساجد، باب قضاء الصلاة فائتة واستحباب (1564)

[28]...... بَاب فِي الصَّلَاةِ الْوُسْطَى
نماز وسطیٰ کے متعلق

1268ـ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيدَةَ..........

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مَلَأَ اللّٰهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ نَارًا كَمَا حَبَسُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ ـ❶

علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ خندق کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کافروں کی قبروں اور ان گھروں کو آگ سے بھر دے جس طرح انہوں نے ہمیں نماز وسطیٰ سے روکے رکھا حتی کہ سورج غروب ہو گیا۔''

فوائد:...... صلاۃ وسطیٰ کی تعیین وتحدید کے متعلق علماء کے کم وبیش سترہ مختلف اقوال ہیں لیکن ان سب میں سے زیادہ صحیح یہ ہے کہ یہ نماز عصر ہے (نیل الاوطار) نیز یہ صریح صحیح حدیث اس کی پختہ دلیل ہے۔

[29]...... بَاب فِي تَارِكِ الصَّلَاةِ
نماز ترک کرنے والے کے متعلق

1269ـ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ..........

حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ أَوْ قَالَ جَابِرٌ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ إِلَّا تَرْكُ الصَّلَاةِ قَالَ لِي أَبُو مُحَمَّدٍ الْعَبْدُ إِذَا تَرَكَهَا مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَعِلَّةٍ وَلَا بُدَّ مِنْ أَنْ يُقَالَ بِهِ كُفْرٌ وَلَمْ يَصِفْ بِالْكُفْرِ ـ❷

ابوزبیر کہتے ہیں کہ انہوں نے جابر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندے اور شرک کے درمیان یا کفر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔'' ابو محمد کہتے ہیں: ''بندہ جب عذر اور سبب کے بغیر نماز چھوڑے تو ضروری ہے کہا جائے اس میں کفر ہے مگر اس نے کفر کو بیان نہیں کیا۔''

فوائد:...... وجوب صلاۃ کا منکر اگر نماز چھوڑے تو وہ بالاتفاق کافر ہے البتہ وجوب کا قائل اگر سستی وکاہلی سے چھوڑے تو اس بارے فقہائے امت کا اختلاف ہے لیکن راجح یہی ہے کہ اگر تو وہ جاہل ہے تو اسے

---

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب مواقیت الصلاة، باب اثم من فاتته العصر (552) ومسلم کتاب المساجد، باب التغليظ فی تفويت الصلاة العصر (1416)

❷ متفق عليه: سابقہ حدیث مکرر آتی ہے۔

بتایا جائے گا جب کہ وجوب کا علم ہونے کے بعد چھوڑے تو اس سے توبہ کروائی جائے گی اگر توبہ کرلے تو ٹھیک ورنہ اس کا حالت کفر میں ہونا واضح ہے۔ بے نماز کے کفر کے درج ذیل دلائل ہیں۔(۱) ﴿أَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَ لَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾ (الروم:13) نماز قائم کرو مشرک نہ بنو۔(۲) آپ ﷺ نے فرمایا ہمارے اور کافروں کے درمیان عہد نماز ہے جس نے اسے چھوڑا اس نے کفر کیا۔ نیز جمہور، مالک شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے وجوب کا اعتقاد رکھتے ہوئے محض سستی و کاہلی سے نماز چھوڑنے پر وہ کافر نہیں ہوتا بلکہ فاسق ہو جائے گا وہ توبہ کرلے تو ٹھیک ورنہ محض زانی کی طرح اسے تلوار کے ساتھ بطور حد قتل کیا جائے گا لہٰذا نماز دین کا ایک انتہائی اہم رکن ہے اس کے بغیر دین اپنی بنیاد پر کھڑا نہیں رہ سکتا حدیث میں ہے ''معاملے کی اصل اسلام اور نماز اس کا ستون ہے'' (ترمذی) چنانچہ اسے کسی بھی حالت میں چھوڑنا روا نہیں۔

[30]...... بَاب فِي تَحْوِيلِ الْقِبْلَةِ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ إِلَى الْكَعْبَةِ
بیت المقدس سے کعبہ کی طرف قبلہ بدلنے کے متعلق

1270۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فِي قُبَاءٍ جَائَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ وَأُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَ وُجُوهُ النَّاسِ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا فَوَجَّهُوا إِلَى الْكَعْبَةِ۔❶

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ: ''ایک دفعہ لوگ فجر کی نماز کے لیے قبا مسجد میں تھے ایک آدمی آیا اس نے کہا: ''رسول اللہ ﷺ پر قرآن نازل ہوا ہے اور آپ کو کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا۔'' تو لوگوں نے اس طرف منہ کرلیا اور لوگوں کا چہرہ شام کی طرف تھا۔ وہ گھومے اور انہوں نے کعبہ کی طرف چہرہ کرلیا۔''

فوائد:...... (۱) معلوم ہوا اسلام میں خبر واحد حجت ہے۔ مقلدین کو اپنے خود ساختہ اصولوں کی تصحیح کرنی چاہیے (۲) نماز کی اصلاح کے لیے دوران نماز حرکت جائز ہے (۳) یہ حدیث نسخ الحدیث بالقران کی بھی مثال ہے کیونکہ بیت المقدس کی جانب نماز کا حکم قرآن میں نہیں اترا تھا بلکہ اس کا عملی ثبوت آپ کی سنت سے ہی ملتا تھا۔

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الجهاد، باب الدعاء علی المشرکین بالهزیمة والزلزلة (2931) ومسلم کتاب المساجد، باب ماجاء فی صلاة الوسطی (1419)

1271۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ يُصَلُّونَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ ۔❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں عرض کی گئی: ''اے اللہ کے رسول! جو لوگ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے اوراب وہ فوت ہو چکے ہیں ان کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ''اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ تمہارے ایمان کو ضائع کر دے۔'' (بقرة:۱۴۳)

فوائد:...... یعنی جو لوگ کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا نہیں کر سکے بلکہ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے ہی فوت ہو گئے انہیں انکے اعمال کا پورا پورا بدلہ ملے گا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی نمازوں کو ایمان قرار دیا ہے۔

[31]...... بَابٌ فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ
نماز شروع کرنے کے متعلق

1272۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ حَدَّثَنَا بُدَيْلٌ الْعُقَيْلِيُّ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيرِ وَيَفْتَتِحُ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَيَخْتِمُهَا بِالتَّسْلِيمِ ۔❷

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ: ''رسول اللہ ﷺ اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کرتے تھے۔ اور الحمد للہ رب العالمین سے قرأت شروع کرتے تھے اور سلام کے ساتھ نماز کو ختم کرتے تھے۔

فوائد:...... (۱) نماز کی ابتداء تکبیر سے ہوگی (۲) باآواز بلند نیت سے نماز کی ابتداء نہیں کی جائے گی کیونکہ نیت دل کے فعل کا نام ہے۔ النِّيَّةُ فِعْلُ الْقَلْبِ (۳) آپ ﷺ عموماً ''الحمدُ لِلّٰهِ'' سے قراءت شروع کرتے تھے قراءت کی ابتداء ''بسم اللّٰه'' سے کرنے کے بھی اگرچہ دلائل ملتے ہیں اور شوافع بھی اسی کے قائل لیکن جمیع احادیث کو جمع کرنے سے یہی بات راجح معلوم ہوتی ہے کہ بسم اللہ کو سرا پڑھا جائے اور قراءت کو الحمدللّٰه سے شروع کیا جائے، جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے رسول اللہ ﷺ، ابوبکر و

❶ صحيح بالشواهد براء کی متفق علیہ حدیث اس کی شاہد ہے دیکھئے، بخاری كتاب الإيمان، باب الصلاة من الإيمان (40) ومسلم، كتاب المساجد، كتاب الصلاة، باب تحويل القبلة من القدس الى الكعبة (525)

❷ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، مايجمع صفة الصلاة (1 1 1 0) وابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب القراءة (812)

عمر رضی اللہ عنہما قراءت "الحمدللّٰه" سے شروع کرتے (بخاری) (۴) نماز کا خاتمہ سلام کے ذریعے ہوگا گوزمار کر یا کسی اور طریقے سے نماز کو ختم کرنا خلاف سنت ہے۔

[32]...... بَاب رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ
نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو اٹھانا

1273۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ إِلَّا رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا۔ [1]

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو ضرور بلند کرتے۔

[33]...... بَاب مَا يُقَالُ بَعْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ
نماز شروع کرنے کے بعد کیا کہنا چاہئے

1274۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُونَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ....

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا

علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے۔ پھر کہتے: "میں نے اپنے چہرے کو یکسو اس ذات کے لئے مطیع کیا جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز میری قربانی میری زندگی اور موت اللہ رب العالمین کے لئے ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی بات کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں پہلا مسلمان ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں تو میرا مالک ہے اور میں تیرا غلام ہوں میں نے

[1] صحيح: ابو داؤد، كتاب الصلاة، باب من لم يذكر الرفع عندا لركوع (753) والترمذي، كتاب الصلاة، باب ماجاء في نشرالأصابع (240)

عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ ۔ [1]

اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے سب گناہوں کو بخش دے۔ تیرے علاوہ کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں ہے اچھے اخلاق کی طرف میری رہنمائی کر تیرے علاوہ کوئی اچھے اخلاق کی رہنمائی کرنے والا نہیں اور برائی کو مجھ سے دور کر دے تیرے علاوہ اسے کوئی دور کرنے والا نہیں ۔اے اللہ میں حاضر ہوں تمام بھلائیاں تیرے ہاتھ میں ہیں اور برائی کی نسبت تری طرف نہیں ہے میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں تو بابرکت ہے اور تو ہی بلند ہے میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔''

فوائد:...... تکبیر تحریمہ کے بعد سکتہ میں کہ جس کا ذکر آگے آرہا ہے یہ دعائیں پڑھی جائینگی ان میں اپنی بے بسی کا اقرار اور مالک کی عظمت کا اظہار ہے۔

1275۔ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ............

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَكَبَّرَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْثِهِ وَنَفْخِهِ ثُمَّ يَسْتَفْتِحُ صَلَاتَهُ قَالَ جَعْفَرٌ وَفَسَّرَهُ مَطَرٌ هَمْزُهُ الْمُوتَةُ

ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے اور کہتے: ''اے اللہ تو پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ۔ اور تیرا نام برکت والا ہے اور تیری ذات بلند ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ میں شیطان مردود سے سننے اور جاننے والے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔ میں اس کے وسوسوں سے اور اس کی پھونکوں سے اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔'' پھر اپنی نماز شروع کرتے۔ حضرت جعفر کہتے ہیں کہ مطر نے اس

---

[1] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه (1809) وابوداؤد، كتاب الصلاة، باب من ذكر أنه يرفع يديه اذا قام (744)

وَنَفْثُهُ الشِّعْرُ وَنَفْخُهُ الْكِبْرُ ۔❶

حدیث کی تفسیر یوں کی ہے کہ: ''ہمزہ کے معنی جنون ہے اور نفثہ کے معنی شعر اور نفخہ کے معنی غرور ہے۔''

فوائد:...... (۱) معلوم ہوا شیطان درج ذیل اثر ڈالتا ہے جو کہ انتہائی خطرناک ہیں لہذا ان سے خصوصی پناہ مانگی گئی ہے (۱) اسکا دماغ خراب کر دینا (۲) بندے کو فضول شعر و شاعری کی طرف راغب کرنا۔ (۳) تکبر میں مبتلا کر دینا (اعاذنا اللہ منھا) (۲) آپ ﷺ سے اس دعا کا ذکر نفل نمازوں کے اندر ہے۔

[34]...... بَاب كَرَاهِيَةِ الْجَهْرِ بِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نماز میں اونچی آواز سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے کی ممانعت

1276۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ....

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الْقِرَائَةَ بِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَبُو مُحَمَّد بِهَذَا نَقُولُ وَلَا أَرَى الْجَهْرَ بِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۔❷

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''نبی ﷺ اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم 'الحمد لله رب العالمين سے قرأت شروع کرتے تھے۔'' ابو محمد کہتے ہیں: ''ہم بھی اسی کے قائل ہیں اور ہماری یہ رائے نہیں کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اونچی آواز سے پڑھی جائے۔''

فوائد:...... قراءت ''بسم الله الرحمن الرحيم'' اونچی آواز میں پڑھنے کے بارے میں اختلاف ہے راجح یہی ہے کہ اسے پست آواز میں پڑھا جائے ہاں کبھی جہراً بھی پڑھ لی جائے تو کوئی حرج نہیں جیسا کہ اس بارے نعیم مجمر اور انس رضی اللہ عنہم کی احادیث آتی ہیں لیکن وہ کلام سے خالی یا صریح نہیں لہٰذا امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عام اوقات میں پوشیدہ پڑھنا ہی سنت ہے جب کہ بعض اوقات اونچی آواز سے پڑھنا بھی جائز ہے اور یہی مسلک معتدل ہے (مجموع الفتاویٰ) نیز عبد الرحمٰن مبارکپوری بھی اسی کے قائل ہیں (تحفۃ الاحوذی)

---

❶ صحيح: ابوداؤد، كتاب الصلاة، باب من رأى الاستفتاح بسبحانك (775) والترمذى، كتاب الصلاة، باب مايقول عندافتتاح الصلاة (242)

❷ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب حجة من قال لا يجهر بالبسملة (809) و ابوداؤد، كتاب الصلاة، باب من لم يرالجهر ببسم الله الرحمن الرحيم (782)

[35]...... بَاب قَبْضِ الْيُمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِى الصَّلَاةِ
نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا

1277۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِى إِسْحٰقَ..........

عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى قَرِيبًا مِنْ الرُّسْغِ۔[1]

عبدالجبار بن وائل بیان کرتے ہیں کہ ان کے باپ نے کہا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر گٹ کے قریب رکھتے تھے۔

فوائد:...... (۱) احادیث میں ہاتھ باندھنے کے تین طریقے مروی ہیں (۱) دائیں کو بائیں ہاتھ پر (۲) دائیں ہاتھ کو کلائی پر (۳) دائیں ہاتھ کو بازو پر (دیکھیے وائل بن حجر کی حدیث: صحیح ابوداؤد) (۲) نماز میں ہاتھ کہاں باندھنے چاہئیں؟ صحیح اور راجح مؤقف یہی ہے کہ سینے پر باندھے جائیں۔ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت کہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ((فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى عَلٰى صَدْرِهٖ)) آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں پر رکھا، اپنے سینے پر (صحیح ابن خزیمہ 479، السنن الکبریٰ 2/30) سیدنا حضرت ہلب طائی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ((وَرَأَيْتُهُ يَضَعُ عَلٰى صَدْرِهٖ)) میں نے آپ ﷺ کو دیکھا آپ (ہاتھ) اپنے سینے پر رکھتے تھے۔ (مسند احمد 5/226 حدیث 22313) ان دونوں مقبول روایات کی تائید مرسل حدیث سے بھی ہوتی جو کہ حنفی مقلدین کے ہاں حجت ہے اعلاء السنن 10/82) حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ يَشُدُّ بَيْنَهُمَا عَلٰى صَدْرِهٖ وَهُوَ فِى الصَّلَاةِ)) (سنن ابی داؤد۔ حدیث 759) نبی کریم ﷺ اپنا دایاں ہاتھ نماز میں اپنے بائیں ہاتھ پر رکھ کر اپنے سینے پر باندھتے تھے۔

یاد رہے! زیر ناف ہاتھ باندھنے والی روایات سخت ضعیف ہیں بلکہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مُتَفَّقٌ عَلٰى ضُعْفِهٖ اس کے ضعیف ہونے اتفاق ہے مگر حنفی مقلدین محض اہل حدیث کی مخالفت میں آج تک اس ضمن میں بعید تاویلات وتحریفات کرتے آرہے ہیں اور وہ اپنے مؤقف کو ثابت کرنے میں بُری طرح ناکام ہیں۔

---

[1] صحیح کتاب الصلاة، باب وضع یده الیمنی علی الیسری بعد تکبیرة الإحرام (894) والنسائی، کتاب الافتتاح، باب موضع الیمین من الشمال فی الصلاة ...... (888)

[36]...... بَاب لَا صَلَاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ
سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی

1278۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ ....

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَلَا صَلَاةَ لَهُ ۔ ❶

عبادہ بن صامت کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔''

فوائد:...... معلوم ہوا ہر نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھنا لازم ہے وہ نماز چاہے جنازہ کی ہو عیدین کی ہو، خسوف ،کسوف غرض کوئی نماز ہو یہ جمیع صلوات کی سبھی رکعات میں لازماً پڑھی جائے گی جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے نماز پڑھی اور اس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی پس وہ ناقص ہے ناقص ،ناقص ہے ۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا تو اس کو دل میں پڑھ (مسلم)مدرسہ نبوت کے پہلے شیخ الحدیث سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی صراحت کے بعد کسی قسم کے اختلاف کی گنجائش باقی نہیں رہتی ،مگر پھر بھی حنفی مقلدین قیل وقال سے باز نہیں آتے۔ (الله يهديهم) اسی طرح عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نماز فجر میں آپ ﷺ کے پیچھے تھے آپ ﷺ نے قرآن پڑھا وہ آپ ﷺ پر بھاری ہو گیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا شاید تم امام کے پیچھے کچھ پڑھتے ہو ہم نے کہا ہاں ! اللہ کے رسول نے آپ ﷺ نے فرمایا سوائے فاتحہ کے اور کچھ نہ پڑھا کرو کیونکہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورت فاتحہ نہ پڑھے (ابو داؤد ،امام بیہقی نے اسے صحیح ، جب کہ ترمذی ودار قطنی نے اس حسن کہا ہے)لہٰذا مذکورہ دلائل سے بالجزم ثابت ہو جاتا ہے کہ سورۃ فاتحہ نماز میں پڑھنا فرض ہے برابر ہے کہ بندہ اکیلا ہو یا امام کے پیچھے ،نیز صحیح مسلم میں صحیحاً مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے نماز کو اپنے اور بندے کے درمیان تقسیم کر دیا ہے اور پھر آگے سورۃ فاتحہ کا ذکر ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ سورۃ فاتحہ ہی نماز ہے لہٰذا ان صریح دلائل کو جھٹلانا جاہلی تعصب یا تقلیدی جادو کا کرشمہ تو ہو سکتا ہے عمل بالسنۃ ہرگز نہیں (العیاذ باللہ) (۱) البتہ آیت ﴿فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ﴾ سے مذکورۃ دلائل کا رد کرنا صحیح نہیں کیونکہ یہ آیت عام ہے اور حدیث (لاصلوٰۃ) اس کی تخصیص کرتی ہے ۔ (۲) اسی

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الأذان، باب وجوب القراءة للإمام والمأموم في الصلوات كلها في الحضر والسفر ...... (756) ومسلم كتاب الصلاة باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة وأنه اذا لم يحسن الفاتحه ...... (872)

طرح ﴿إِذَا قُرِئَ الْقُرانُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا﴾ یہاں ’’اَنصتوا‘‘ یعنی خاموشی سے یہ مراد لینا ہے کچھ پڑھنا نہیں یہ استدلال بھی درست نہیں کیونکہ انصات ،اور پڑھنا ایک دوسرے کی ضد نہیں جیسے پیچھے مسلم کی حدیث میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ’’ تو اپنے دل میں پڑھ لے‘‘ اس سے معلوم ہوتا ہے زبان سے خاموش رہتے ہوئے دل میں قراءت کر لینا مذکورہ آیت کے خلاف نہیں اس کی مزید وضاحت (1280) کے فوائد میں دیکھئے۔

[37]...... بَاب فِي السَّكْتَتَيْنِ
دوسکتوں کے متعلق

1279۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ ....

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَسْكُتُ سَكْتَتَيْنِ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَائَةِ فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَكَتَبُوا إِلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ أَنْ قَدْ صَدَقَ سَمُرَةُ قَالَ أَبُو مُحَمَّد كَانَ قَتَادَةُ يَقُولُ ثَلَاثُ سَكَتَاتٍ وَفِي الْحَدِيثِ الْمَرْفُوعِ سَكْتَتَانِ ۔ ❶

سمرة رضی اللہ عنہ بن جندب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دو سکتے کرتے ایک اس وقت جب نماز شروع کرتے اور دوسرا جب قرأت سے فارغ ہوتے۔عمران بن حصین نے اس کا انکار کیا تو لوگوں نے ابی بن کعب کی طرف لکھا ابی بن کعب نے جواب دیا:’’سمرۃ نے سچ کہا۔‘‘ ابو محمد کہتے ہیں:’’قتادہ کہتے تھے: تین سکتے ہیں مرفوع حدیث میں دو ہی سکتے ہیں۔‘‘

فوائد:...... (۱) مذکورہ حدیث میں ’’حسن عن سمرة ‘‘ سند مختلف فیہ ہے لہٰذا امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کا حسن ۔جب کہ ترمذی کے شارح احمد شاکر رحمہ اللہ اور زبیر علی زئی رحمہ اللہ کے نزدیک یہ حدیث صحیح ہے چنانچہ اس سے دوسکتوں کا ثبوت ملتا ہے جبکہ امام البانی رحمہ اللہ اسے ضعیف قرار دیتے ہیں لہٰذا ان کے نزدیک متفق علیہ سکتہ ایک ہے قراءت کو شروع کرتے ہوئے۔ (۲) قتادۃ رحمہ اللہ نے جو تین سکتوں کا ذکر کیا ہے وہ تیسرا سورۃ فاتحہ کے بعد ہے۔

1280۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي

---

❶ ضعيف : ابوداؤد، كتاب الصلاة، باب السكتة عندالافتتاح (777) والترمذى، كتاب الصلاة، باب ماجاء فى السكتتين فى الصلاة (251)

زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَائَةِ إِسْكَاتَةً حَسِبْتُهُ قَالَ هُنَيَّةً فَقُلْتُ لَهُ بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِسْكَاتَتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَائَةِ مَا تَقُولُ قَالَ أَقُولُ اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ ۔ ❶

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر اور قرأت کے درمیان سکتہ کرتے یعنی کہ ہلکا سا سکتہ تو میں نے آپ سے کہا: ''اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے آپ کو تکبیر اور قرأت کے درمیان سکتہ کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ کیا پڑھتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں کہتا ہوں: اے اللہ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری ڈال دے جیسے تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری ڈالی۔ اے اللہ میرے گناہوں کو صاف کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی' برف اور اولوں سے دھو دے۔''

فوائد:...... مذکورۃ حدیث دلیل ہے کہ سکوت اور قراءۃ ایک دوسرے کے مخالف نہیں جیسا کہ (1278) میں اس کا ذکر آیا ہے۔

[38]...... بَاب فِي فَضْلِ التَّأْمِينِ
آمین کہنے کی فضیلت کے متعلق

1281۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَالَ الْقَارِئُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقَالَ مَنْ خَلْفَهُ آمِينَ فَوَافَقَ ذٰلِكَ أَهْلَ السَّمَاءِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ۔ ❷

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب قرآن پڑھنے والا 'غیر المغضوب علیھم ولا الضالین' کہتا ہے اور اس کے پیچھے والے لوگ آمین کہتے ہیں تو ان کی آمین اگر آسمان والوں کی آمین کے موافق ہو جائے تو ان کے پہلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔''

❶ متفق علیه: البخاری، کتاب الأذان، باب مایقول عندالکتبیر (744) ومسلم کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب مایقال بین تکبیرة الإحرام والقراءة (1353)

❷ متفق علیه: البخاری، کتاب الأذان، باب جهر المأموم بالتامین (782) ومسلم، کتاب الصلاة، باب التسمیع والتحمید التامین (919)

1282۔ أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَقُولُ آمِينَ وَإِنَّ الْإِمَامَ يَقُولُ آمِينَ فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ۔❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب امام 'غیر المغضوب علیھم ولا الضالین' کہے تو تم آمین کہو۔ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور امام بھی آمین کہتا ہے جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل جائے اس کے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔''

فوائد:...... (۱) آمین کہنا ضروری ہے۔(۲) امام کے ''ولا الضالین'' کے بعد فوری آمین کہی جائے کیونکہ اس وقت فرشتے آمین کہتے ہیں تو انکی موافقت گناہوں کی بخشش کا باعث ہے۔

[39]...... بَاب الْجَهْرِ بِالتَّأْمِينِ

اونچی آواز سے آمین کہنا

1283۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرِ بْنِ الْعَنْبَسِ ....

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَرَأَ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ آمِينَ وَيَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ ۔❷

وائل بن حجر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب ولا الضالین پڑھتے تو بلند آواز سے آمین کہتے۔

فوائد:...... معلوم ہوا آمین اونچی آواز سے پکاری جائے گی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ امام عطاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حرم میں 200 صحابہ رضی اللہ عنہم کو پایا سبھی اونچی آواز میں آمین کہتے تھے۔ اسی طرح عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''یہود تم سے کسی بات پر اتنا حسد نہیں کرتے جتنا سلام اور آمین کہنے سے کرتے ہیں'' (ابن ماجہ: صحیح) اس سے بھی آمین اونچی کہنے کی دلیل ملتی ہے بہرحال اتنی اونچی

❶ متفق عليه البخاری، كتاب الأذان، باب جهر الإمام بالتامين (780) ومسلم كتاب الصلاة، باب التسميع والتحميد والتأمين (914)

❷ صحيح أخرجه ابوداؤد، كتاب الصلاة، باب التأمين وراء الإمام (932) والترمذی فی أبواب الصلاة، باب ماجاء فی التأمين (248)

آواز نہ نکالی جائے کہ انسان عجز وانکساری سے ہی نکل جائے اور خشوع وخضوع جاتا رہے۔ صحیح بخاری میں باب جہر الامام بالتامین کے بعد ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے آمین کہی تو مقتدیوں کی آواز سے مسجد گونج اٹھی۔ یعنی تمام صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ نے باآواز بلند آمین کہی اور یہ سلسلہ حرمین شریفین میں آج تک تواتر سے جاری ہے۔ مگر مزاج مقلدین پر یہ بھی ناگوار ہے۔ (واللہ اعلم)

[40]...... بَاب التَّكْبِيرِ عِنْدَ كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ

ہر بار سر جھکانے اور اٹھانے کے وقت اللہ اکبر کہنا

1283م- أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ..........

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا صَلَّيَا خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَلَمَّا رَكَعَ كَبَّرَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ وَكَبَّرَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ حِينَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا زَالَ هَذِهِ صَلَاتَهُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا۔

ابوبکر بن عبدالرحمٰن اور ابوسلمہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب وہ رکوع کرتے تو اللہ اکبر کہتے جب اپنا سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے پھر کہتے: ربنا و لك الحمد پھر سجدہ کرتے اور اللہ اکبر کہتے پھر اپنا سر اٹھاتے تو اللہ اکبر کہتے پھر دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے پھر انہوں نے کہا: ”مجھے اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میری نماز تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے مشابہہ ہے ہمیشہ آپ کی یہی نماز رہی حتی کہ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

1284- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ عَلْقَمَةَ ....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ

---

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب الأذان، باب جهر الإمام بالتامين (780) ومسلم کتاب الصلاة، باب التسميع والتحميد والتأمين (914)

❷ صحيح: أخرجه ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب التأمين وراء الإمام (932) والترمذی فی أبواب الصلاة، باب ماجاء فی التأمين (248)

يُكَبِّرُ فِي كُلِّ رَفْعٍ وَّوَضْعٍ وَّقِيَامٍ وَّقُعُودٍ۔❶

وہ سر جھکانے اور اٹھانے' کھڑا ہونے اور بیٹھنے کے وقت ہر دفعہ اللہ اکبر کہتے۔

فوائد:...... معلوم ہوا ہر خفض و رفع ،یعنی جھکتے ،اٹھتے وقت تکبیر کہی جائے گی۔

[41]...... بَاب فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

رکوع اور سجود میں رفع الیدین کرنا

1285۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ............

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا دَخَلَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ أَوْ فِي السُّجُودِ۔❷

سالم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے اور اپنے کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے تو اسی طرح کرتے۔ اور دو سجدوں کے درمیان یا سجدہ میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔''

فوائد:...... (۱) رفع الیدین یعنی ہاتھوں کا اٹھانا جہاں نماز میں حسن کا باعث ہے وہاں اس میں انتہا درجہ کی عاجزی پائی جاتی ہے آدمی اپنے ہاتھ کو اٹھا کر اللہ کے سامنے تین مقامات پر اپنی بے بسی کا اظہار کرتا ہے مگر حنفی حضرات نے اس عظیم مسنون عمل کو بھی تقلید کی بھینٹ چڑھا کر اختلافی مسئلہ بنادیا ہے جبکہ مذکورہ حدیث سے ثابت ہوا تین جگہوں پر رفع الیدین کرنا سنت ہے (۱) تکبیر تحریمہ (۲) رکوع جاتے (۳) رکوع سے اٹھتے وقت۔ اس کے علاوہ ایک چوتھی جگہ بھی ہے جیسا کہ بخاری میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے (إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ) جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو ہاتھ اٹھاتے۔ (۲) ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھایا جائے گا۔ اگرچہ کانوں تک بلند کرنے کے الفاظ بھی آتے ہیں جیسا کہ آئندہ روایت میں آرہے ہیں لہٰذا اس سے معلوم ہوا کہ کانوں کو ہاتھ لگانا ضروری نہیں صرف ان کی سیدھ میں بلند کرنا ہی کافی ہے (۳) سجدوں میں رفع الیدین نہیں کیا جائے گا بہر حال مذکورہ حدیث بارے امام علی بن المدینی رحمۃ اللہ علیہ

❶ متفق عليه: أخرجه البخاري، كتاب الأذان، باب إتمام التكبير في الركوع (785) ومسلم، كتاب الصلاة، باب أثبات التكبير في كل خفض ورفع في الصلاة (865)

❷ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين (859) وابوداؤد، كتاب الصلاة، باب رفع اليدين في الصلاة (721)

فرماتے ہیں کہ زھری عن سالم عن ابیہ کی سند سے یہ حدیث میرے نزدیک مخلوق پر واضح حجت اور دلیل ہے جو بھی اسے سنے لازم ہے کہ اس پر عمل کرے کیونکہ اس کی سند میں کوئی عیب ونقص نہیں (التلخیص الحبیر) خلافیات بیہقی میں ہے کہ ''موت تک آپ ﷺ کی یہی نماز رہی'' امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رفع الیدین کی حدیث 17 صحابہ سے مروی ہے (فتح الباری) جب کہ انکی اپنی تحقیق کے مطابق تقریباً عشرہ مبشرہ سمیت پچاس صحابہ نے اسے نقل کیا ہے لہذا رفع الیدین آپ ﷺ کی ثابت ومتواتر محکم وغیر منسوخ سنت ہے جیسا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ'' جزء رفع الیدین'' میں حسن رحمۃ اللہ علیہ اور حمید رحمۃ اللہ علیہ سے حکایت کرتے ہیں (اَنّ الصَّحَابَةَ كَانُوا يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ) تمام صحابہ یہ عمل کرتے تھے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حسن رحمۃ اللہ علیہ نے کسی ایک صحابی کو بھی مستثنیٰ نہیں کیا (تحفہ)۔اور حجر بن نصر مروزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رفع الیدین کی مشروعیت پر اہل کوفہ کے سوا سبھی علماء امصار نے اجماع کیا ہے (فتح الباری) نیز حنفی شیوخ الحدیث بھی لکھتے ہیں کہ رفع الیدین کے منسوخ ہونے کوئی حدیث ثابت نہیں اور ثبوت رفع الیدین والی احادیث درجہ تواتر تک ہیں۔ بہرحال آپ ﷺ کا رفع الیدین کو سرکش گھوڑوں کی دُموں سے تشبیہ دے کر (اُسكُنُوا فی الصَّلاۃ) (مسلم) کا حکم دینا یہ دوران سلام اٹھائے جانے والے ہاتھوں کے بارے تھا جو کہ لوگ سلام پھیرتے ہوئے اٹھاتے تھے جیسا کہ مسلم میں ہی مذکورۃ باب میں ہی اس کا ذکر آتا ہے اسی طرح ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث جو کہ ابو داوٗد میں مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں تم سب سے زیادہ نبی ﷺ کی نماز کے مشابہ نماز پڑھتا ہوں پھر انہوں نے صرف پہلی دفعہ میں رفع الیدین کیا۔اول تو اس کی صحت میں کافی بحث ہے اور اگر صحیح بھی ہو تو صحیح ،صریح ،مرفوع ،متواتر احادیث کے مقابلے میں اسے نہیں مانا جائے گا اور ویسے بھی یہ عدم رفع الیدین کے بارے میں صریح نہیں۔(واللہ اعلم)

1286۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ.........

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ أُذُنَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ۔ [1]

مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب اللہ اکبر کہتے تو اپنے ہاتھ اٹھاتے حتی کہ اپنے کانوں کے برابر کر لیتے۔ اور جب رکوع کرنے کا ارادہ کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے (تو دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے)۔

[1] صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب استحباب رفع اليدين (863) وابوداؤد، كتاب الصلاة، باب من ذكر أنه يرفع يديه اذا قام (745)

فوائد:...... پچھلی حدیث میں کندھوں کا ذکر ہے جب کہ اس میں کانوں تک ہاتھ اٹھانے کا ذکر ہے لہٰذا دونوں حدیثوں پر الگ الگ عمل بھی کیا جا سکتا ہے اور یوں جمع بھی دی جا سکتی ہے کہ انگلیاں کانوں تک اور انگوٹھے کندھے کے برابر اٹھا لیے جائیں۔(واللہ اعلم)

1287ـ أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ حَدَّثَنِي أَبُو الْبَخْتَرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْيَحْصُبِيِّ ....

عَنْ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ يُكَبِّرُ إِذَا خَفَضَ وَإِذَا رَفَعَ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ التَّكْبِيرِ وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ قَالَ قُلْتُ حَتَّى يَبْدُوَ وَضَحُ وَجْهِهِ قَالَ نَعَمْ۔[1]

وائل حضرمی کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ جب سر جھکاتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب سر اٹھاتے اور تکبیر کے وقت اپنے ہاتھوں کو بلند کرتے۔اور اپنے دائیں اور بائیں سلام پھیرتے۔" راوی کہتا ہے: میں نے کہا: حتیٰ کہ آپ کے چہرے کی سفیدی ظاہر ہو جاتی؟ انہوں نے کہا: "جی ہاں۔"

فوائد:...... (۱) اس حدیث میں فقط تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھانے کا ذکر ہے اس کا یہ مطلب نہیں بقیہ جگہوں پر رفع الیدین نہیں کیا جائے گا کیونکہ عدم الذکر سے عدم الشئی لازم نہیں آتی دوسرا سابقہ احادیث میں رفع الیدین کے مزید مقامات کا ذکر ہے لہٰذا ثقہ کی زیادتی مقبول ہوتی ہے اس لیے اس زیادتی کو قبول کیا جائے گا۔(۲) وائل بن حجر رضی اللہ عنہ جو کہ 9 ہجری کو اسلام لائے وہ آپ ﷺ سے رفع الیدین والی نماز نقل کرتے اسی طرح اگلے سال وہ پھر تشریف لائے تو آپ ﷺ کو اسی طرح نماز پڑھتے پاتے ہیں (بحوالہ ابوداؤد) اس صحیح حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کا موت تک آخری عمل کیونکہ اگلے سال ۱۰ ہجری کو جب آئے تو اسی سال آپ ﷺ کی وفات ہوئی ہے رفع الیدین کے ساتھ نماز پڑھنے کا ہی ذکر ہے۔مزید اس مسئلہ میں امام گوندلوی رحمہ اللہ کی التحقیق الراسخ اور مولانا زبیر علی زئی کی نور العین کا ضرور مطالعہ فرمائیں۔(واللہ اعلم)

[42]...... بَاب مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ

امامت کا زیادہ حق دار کون ہے؟

1288ـ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ....

[1] صحیح: ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب فی السلام (997)

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِي وَنَحْنُ شَبَبَةٌ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَفِيقًا فَلَمَّا رَأَى شَوْقَنَا إِلَى أَهْلِينَا قَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَكُونُوا فِيهِمْ فَمُرُوهُمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ ۔ ❶

مالک بن حویرث کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ گیا۔ اور ہم نوجوان تھے۔ ہم نے آپ ﷺ کے پاس بیس دن قیام کیا۔ اور رسول اللہ ﷺ بہت نرم دل تھے۔ جب آپ نے دیکھا کہ ہمیں اپنے گھر والوں سے ملنے کا شوق ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے گھر والوں کے پاس واپس جاؤ۔ اور انہی میں رہو اور ان کو حکم کرو اور سکھلاؤ اور اسی طرح نماز پڑھو جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے' پھر جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی اذان کہے۔ پھر تمہارا بڑا امامت کروائے۔''

1289۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اجْتَمَعَ ثَلَاثَةٌ فَلْيَؤُمَّهُمْ أَحَدُهُمْ وَأَحَقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَؤُهُمْ ۔ ❷

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تین آدمی جمع ہو جائیں تو ان میں سے ایک ان کی امامت کروائے اور امامت وہ کروائے جس کا علم زیادہ ہو۔''

فوائد:...... (۱) تین بندے ہوں تو جماعت کروا لینی افضل ہے نیز دو بندے بھی جماعت کروا سکتے ہیں جیسا کہ آگے آ رہا ہے۔ (۲) امامت کا زیادہ حقدار قرآن کو زیادہ پڑھنے والا اس کی سمجھ رکھنے والا ہے یہی صحیح ہے پچھلی حدیث میں جو ''اکبر'' کا ذکر ہے تو ان کی ترتیب اس طرح مسلم میں ہے کہ امامت اچھی قراءت والا کروائے اگر قراءت میں برابر ہوں تو سنت کو زیادہ جاننے والا اس میں بھی برابر ہوں تو پہلے ہجرت کرنے والا اس میں بھی برابر ہوں تو پھر زیادہ عمر والا جب کہ اکبر کے لفظ کی یہ توضیح ممکن ہے مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ آنے والے چونکہ برابر علم حاصل کرتے رہے اس لئے ان میں سے اکبر کی تخصیص کر دی

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الأذان باب، الأذان للمسافر اذا كانوا جماعة والإقامة وكذلك بعرفة وجمع (230) ومسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب من أحق بالإمامة (1533)

❷ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب من أحق بالإمامة (1527) والنسائي، كتاب الإمامة، باب اجتماع القوم في موضع هم فيه سواء (781)

کیونکہ وہ علم میں برابر تھے۔ نیز ابو داؤد کی ایک حدیث میں یہ تصریح بھی مذکور ہے کہ ہم ان دنوں علم میں قریب قریب تھے۔

[43]...... بَاب مَقَامِ مَنْ يُصَلِّي مَعَ الْإِمَامِ إِذَا كَانَ وَحْدَهُ
اس شخص کے کھڑا ہونے کے متعلق جو امام کے ساتھ اکیلا نماز پڑھے

1290- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ الْعِشَاءِ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ أَنَامَ الْغُلَيِّمُ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا فَقَامَ فَصَلَّى فَجِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ۔[1]

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اپنی خالہ میمونہ کے پاس تھا عشاء کے بعد نبی ﷺ آئے تو آپ نے چار رکعت نماز پڑھی پھر کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''بچہ سو گیا ہے؟'' یا آپ نے اس طرح کی کوئی اور بات کہی پھر آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو میں آپ کے بائیں طرف جا کر کھڑا ہو گیا آپ نے مجھے ہاتھ سے پکڑ کر دائیں طرف کھڑا کر لیا۔''

فوائد:...... (۱) معلوم ہوا جب دو بندے جماعت کروائیں تو امام بائیں جانب کھڑا ہوگا (۲) اس دور کے بچوں میں اتباع اور عمل کے شوق کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے (۳) نماز کو درست کرنے کے لیے دوران نماز حرکت جائز ہے۔

[44]...... بَاب فِيمَنْ يُصَلِّي خَلْفَ الْإِمَامِ وَالْإِمَامُ جَالِسٌ
اس شخص کے متعلق جو بیٹھے ہوئے امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہے

1291- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ....

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَصَلَّى صَلَاةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ جَالِسٌ

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ گھوڑے پر سوار ہوئے۔ تو اس سے گر گئے آپ کی دائیں طرف خراشی گئی پھر آپ ﷺ نے نمازوں سے کوئی ایک نماز بیٹھ کر پڑھائی

---

[1] متفق عليه: البخارى، كتاب الوضوء، باب التخفيف فى الوضوء(138) ومسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الدعاء فى صلاة الليل وقيامه (1790)

فَصَلَّيْنَا مَعَهُ جُلُوسًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا أَجْمَعُونَ ـ [1]

تو ہم نے بھی آپ کے ساتھ بیٹھ کر نماز پڑھی۔ اور جب آپ فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''امام اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے تم امام کی مخالفت نہ کرو جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھائے تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو جب وہ سر اٹھائے تم بھی سر اٹھاؤ جب وہ 'سمع اللہ لمن حمدہ' کہے تو تم 'ربنا لك الحمد' کہو اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔''

فوائد:...... (۱) راجح اور صحیح موقف یہی ہے کہ امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو بھی کھڑے ہو کر اور اگر کھڑے ہو کر پڑھائے تو پھر بھی پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی جائے (۲) ''سمع اللہ'' کے جواب میں ''ربنا لك الحمد'' کے بارے میں بھی اختلاف ہے جب کہ اس میں بھی راجح یہ ہے کہ مقتدی بھی سمع اللہ کہے دیکھیے (1349)

1292ـ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ ....

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا أَلَا تُحَدِّثِينِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ بَلَى ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ فَقُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ

عبیداللہ کہتے ہیں کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا۔ اور میں نے ان سے کہا: ''کیا آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی بیماری کے متعلق نہ بتائیں گی؟ انہوں نے کہا: ''کیوں نہیں' رسول اللہ ﷺ بیماری کی وجہ سے بوجھل ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟'' ہم نے کہا: ''نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے لئے لگن میں پانی رکھو۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ''ہم نے ایسے ہی کیا تو آپ نے غسل کیا پھر اٹھنے کی کوشش کی تو آپ پر بے ہوشی

---

[1] متفق عليه: البخاري، كتاب الأذان باب انما جعل الإمام ليؤتم به (689) ومسلم كتاب الصلاة باب ائتمام المأموم بالامام (923)

يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ فَقُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَتْ وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ قَالَتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَأَتَاهُ الرَّسُولُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُكَ بِأَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ رَجُلًا رَقِيقًا يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَنْتَ أَحَقُّ بِذَلِكَ قَالَتْ فَصَلَّى بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ قَالَتْ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ لَا يَتَأَخَّرَ وَقَالَ لَهُمَا أَجْلِسَانِي إِلَى جَنْبِهِ فَأَجْلَسَاهُ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ فَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي وَهُوَ قَائِمٌ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ ﷺ قَاعِدٌ قَالَ

طاری ہوگئی۔ پھر افاقہ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ’’کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟‘‘ ہم نے کہا: ’’نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔‘‘ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’میرے لئے لگن میں پانی رکھو۔‘‘ ہم نے ایسے ہی کیا پھر آپ ﷺ نے جماعت کے لئے جانے کی کوشش کی تو آپ پر غشی طاری ہوگئی پھر افاقہ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ’’کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟‘‘ ہم نے کہا: ’’نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔‘‘ عائشہ کہتی ہیں: لوگ مسجد میں بیٹھے عشاء کی نماز کے لئے نبی ﷺ کا انتظار کر رہے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ: ’’رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر کو پیغام بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔‘‘ تو پیغام دینے والا ان کے پاس گیا اور اس نے کہا: ’’رسول اللہ ﷺ آپ کو حکم دیتے ہیں کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔‘‘ ابوبکر بہت نرم دل تھے انہوں نے کہا: ’’اے عمر رضی اللہ عنہ! لوگوں کو نماز پڑھاؤ۔‘‘ عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: ’’آپ اس کے زیادہ مستحق ہیں۔‘‘ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ’’پھر ان دنوں میں ابوبکر نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔‘‘ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ’’پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنی طبیعت ہلکی محسوس کی تو دو آدمیوں کے درمیان باہر گئے جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے تو نبی ﷺ نے ان کی طرف اشارہ کیا وہ پیچھے نہ ہٹے اور آپ ﷺ نے دونوں آدمیوں سے فرمایا: ’’مجھے ابوبکر کے پہلو میں بٹھا دو۔‘‘ تو انہوں نے آپ کو ابوبکر کے پہلو میں بٹھا دیا عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں:

عُبَيْدُ اللّٰهِ فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهُ أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ حَدِيثَهَا عَلَيْهِ فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا فَقَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ۔[1]

''ابوبکر کھڑے ہو کر نبی ﷺ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھا رہے تھے اور لوگ ابوبکر کی نماز کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے نبی ﷺ بیٹھے ہوئے تھے۔'' عبیداللہ کہتے ہیں: ''میں عبداللہ بن عباس کے پاس گیا میں نے ان سے کہا: ''کیا میں آپ کے سامنے رسول اللہ ﷺ کی مرض کا حال بیان کروں جو عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا ہے؟ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ان کے سامنے پیش کی انہوں نے اس سے کچھ انکار نہ کیا اس کے علاوہ انہوں نے کہا: ''عائشہ رضی اللہ عنہا نے تیرے پاس اس آدمی کا نام لیا جو عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا؟'' میں نے کہا: ''نہیں۔'' انہوں نے کہا: ''وہ علی بن ابو طالب تھے۔''

فوائد:...... (۱) مذکورہ حدیث کے مفہوم بارے اختلاف ہے بعض روایات میں ہے کہ آپ ﷺ امام تھے (بخاری) بعض میں ابوبکر رضی اللہ عنہ امام تھے (ترمذی واحمد) جب کہ مسلم میں ہے لوگ پہلے کھڑے تھے پھر ابوبکر اشارے پر بیٹھ گئے بہر حال راجح یہی معلوم ہوتا ہے جو کہ پیچھے گزر چکا ہے۔ (۲) نماز با جماعت کی اہمیت کا اندازہ لگا جاسکتا ہے کہ بار بار افاقہ ہونے پر نماز کے لیے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں (۳) ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا اندازہ ہوتا ہے نیز اس میں آپ کی خلافت کا بھی اشارۃ ہے۔ (۴) عائشہ رضی اللہ عنہا کا آپ ﷺ کو مسجد لانے والوں میں علی رضی اللہ عنہ کا نام نہ لینا یہ ناراضی کی بناء پر تھا اسی لیے راوی خصوصاً اس کا ذکر کر رہا ہے۔

[45]...... بَاب الْإِمَامِ يُصَلِّي بِالْقَوْمِ وَهُوَ أَنْشَزُ مِنْ أَصْحَابِهِ
امام اپنے مقتدیوں سے اونچی جگہ پر نماز پڑھائے

1293۔ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ............

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ

سہل بن سعد کہتے ہیں کہ: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو

[1] متفق عليه: البخاري، كتاب الأذان باب انما جعل الإمام ليؤتم به (689) ومسلم كتاب الصلاة باب ائتمام المأموم بالامام (923)

اللّٰهِ ﷺ جَلَسَ عَلَى الْمِنبَرِ فَكَبَّرَ فَكَبَّرَ النَّاسُ خَلْفَهُ ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَى الْمِنبَرِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَنَزَلَ الْقَهْقَرَى فَسَجَدَ فِي أَصْلِ الْمِنبَرِ ثُمَّ عَادَ حَتَّى فَرَغَ مِنْ آخِرِ صَلَاتِهِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ فِيْ ذٰلِكَ رُخْصَةٌ لِلْإِمَامِ أَنْ يَكُوْنَ أَرْفَعَ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَدْرُ هٰذَا الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ أَيْضًا ۔[1]

دیکھا آپ ممبر پر بیٹھے ہوئے تھے آپ نے اللہ اکبر کہا لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ اللہ اکبر کہا پھر آپ نے ممبر پر ہی رکوع کیا پھر آپ نے سر اٹھایا تو پچھلے پاؤں اترے اورممبر کی جڑ میں سجدہ کیا۔ پھر واپس ہوئے حتی کہ آپ اپنی پوری نماز سے فارغ ہو گئے۔'' ابو محمد کہتے ہیں: ''امام کے لئے رخصت ہے کہ اپنے مقتدیوں سے اونچی جگہ پر کھڑا ہو اور اتنے کام کو نماز میں بھی جائز رکھا۔''

فوائد:...... امام کا مقتدیوں سے اونچا کھڑا ہونا ناروا ہے اسے مقتدیوں کے برابر کھڑا ہونا چاہیے جیسا کہ دارقطنی و ابوداؤد وغیرھما میں ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے اس معنی روایت آتی ہے ہاں کسی ضرورت کی بناء پر کھڑے ہونے میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ مذکورہ حدیث سے ثابت ہو رہا ہے کہ آپ ﷺ تعلیم کی غرض سے منبر پر کھڑے ہو گئے۔

[46]...... بَاب مَا أُمِرَ الْإِمَامُ مِنَ التَّخْفِيفِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں امام کو تخفیف کرنے کا حکم

1294۔أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ ....

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فِيهَا فُلَانٌ فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَشَدَّ غَضَبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ فَمَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ

ابو مسعود انصاری کہتے ہیں: ''ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اس نے کہا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ کی قسم! میں صبح کی نماز میں اس وجہ سے تاخیر کرتا ہوں کہ فلاں شخص صبح کی نماز بہت طویل کرتا ہے۔'' میں نے رسول اللہ ﷺ کو نصیحت کے وقت اس دن سے زیادہ غضب ناک نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! تم سے بعض لوگ لوگوں کو متنفر کرتے ہیں۔ جو لوگوں کو

---

[1] متفق عليه: البخاري، كتاب الصلاة، باب الاستعانة بالنجار والصناع في أعواد المنبر والمسجد (447) ومسلم، كتاب المساجد، باب جواز الخطوة والخطوتين في الصلاة (1216)

فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ ۔❶
نماز پڑھائے اسے چاہئے کہ وہ تخفیف کرے۔ کیونکہ ان میں بوڑھے، کمزور اور حاجت مند ہوتے ہیں۔“

فوائد:...... امام کو مقتدیوں کا خیال رکھنا چاہیے یہ نہ ہو کہ اس کا تقویٰ وخشیت دوسروں کے لیے فتنے کا سبب بن جائے اور وہ خیر کے کاموں سے متنفر ہو جائیں۔

[47]...... بَاب مَتَى يَقُومُ النَّاسُ إِذَا أُقِيمَتُ الصَّلَاةُ

جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو لوگ کب کھڑے ہوں

1296۔ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ..........

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي. ❷
عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو کھڑے نہ ہو حتی کہ تم مجھے دیکھ لو۔“

فوائد:...... ثابت ہوا نماز کے لیے کھڑے ہونے کے لیے اقامت ورؤیت دونوں ضروری ہے ہماری تھوڑی سی بے صبری ہمیں سنت سے محروم کر دے اس سے احتراز ہی بہتر ہے۔

1297۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ..........

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا أُقِيمَتُ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي ۔❸
عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو کھڑے نہ ہو حتی کہ مجھے دیکھ لو۔“

[48]...... بَاب فِي إِقَامَةِ الصُّفُوفِ

صف سیدھی کرنے کے متعلق

1298۔ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ وَسَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ..........

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب العلم، باب الغضب في الموعظة والتعليم اذا رأى مايكره (90) ومسلم، كتاب الصلاة، باب أمر الأئمه بتخفيف الصلاة في تمام الحديث (1044)

❷ صحيح: أخرجه البخاري، كتاب الأذان، باب متى يقوم الناس أذا رأوا الامام عندالإقامة (637) ومسلم، كتاب المساجد، باب متى يقوم الناس للصلاة (604)

❸ صحيح سابقہ ہی مکرر ہے۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ ۔❶

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اپنی صفیں سیدھی کرو کیونکہ صف سیدھی کرنا بھی ان چیزوں سے ہے جن سے نماز پوری ہوتی ہے۔''

فوائد:...... معلوم ہوا صف بنانے میں کوتاہی نماز میں نقص کا سبب ہے اس لیے اسے خصوصی توجہ دینی چاہیے جب کہ ہمارا حال یہ ہے کہ ہم اکڑ کر کھڑے ہو جاتے ہیں حالانکہ نبی رحمت ﷺ کا فرمان ہے ''لِيْنُوْا بِأَيْدِي إِخْوَانِكُم'' (ابوداؤد) اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ۔ آپ ﷺ بندوں کے ذریعے صفیں درست کرواتے لیکن آج نہ ائمہ ہی اس جانب توجہ کرتے ہیں اور نہ ہی عمل بالسنۃ کا دم بھرنے والے اس کا خیال رکھتے ہیں۔ (اَللّٰھم وَ فّقنا لما تُحب و ترضیٰ۔

[49]...... بَاب فَضْلِ مَنْ يَصِلُ الصَّفَّ فِي الصَّلَاةِ

اس شخص کی فضیلت جو نماز میں صف ملاتا ہے

1299۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْسَجَةَ ....

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ لَا تَخْتَلِفُ قُلُوبُكُمْ قَالَ وَكَانَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ أَوِ الصُّفُوْفِ الْأُوَلِ ۔❷

براء بن عازب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی صفیں سیدھی کرو تمہارے دلوں میں اختلاف نہیں پڑے گا۔'' اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ پہلی صف یا آپ نے فرمایا پہلی صفوں پر رحمت کرتا ہے اور فرشتے ان کے لئے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔''

فوائد:...... (۱) امام کا مقتدیوں کو صفیں بنانے اور سیدھی کرنے کا حکم دینا سنت نبوی ﷺ ہے (۲) اسلام کا ہر حکم اخروی فوائد کے ساتھ ساتھ دنیاوی نفع کا بھی باعث ہے اگرچہ وہ ہمارے ذہن میں نہ بھی آئے جیسے کہ صفوں کی برابری دلوں میں محبت و مودّت کا سبب ہے۔ صفوں کی درستی کے بارے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کرکے فرمایا: فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَ رُكْبَتَهُ

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الأذان، باب اقامة الصف، من تمام الصلاة (723) ومسلم، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف وأقامتها وفضل الاوّل (974)

❷ صحيح: ابوداؤد، كتاب الصلاة، باب لتسوية الصفوف (664) والنسائي، كتاب الإمامة، باب كيف يقوم الإمام الصفوف (810)

بِرُكْبَةِ صَاحِبِهِ وَ كَعْبَهُ بِكَعْبِهِ (ابوداؤد: صحیح) میں نے دیکھا آدمی اپنے کندھے، ٹخنے گھٹنے کو اپنے ساتھی کے کندھے، گھٹنے، ٹخنے کے ساتھ ملاتا تھا۔ لہٰذا یہ سنت اب بہت کم نظر ہے کچھ تو اس کا ویسے ہی انکار کرتے ہیں (یھدیھم الله) جب کہ کچھ مان کر بھی نہیں مانتے (و فقھم الله لذلك) (۳) پہلی صف کے اہتمام کی خصوصی رغبت دی گئی ہے لہٰذا اس فضیلت کے حصول میں رغبت کرنی چاہیے۔

[50]...... بَاب فِي فَضْلِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ
پہلی صف کی فضیلت

1300۔ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ....

عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْأَوَّلِ ثَلَاثًا وَلِلصَّفِّ الثَّانِي مَرَّةً۔ ❶

عرباض رضی اللہ عنہ بن ساریہ بیان کرتے ہیں کہ ''رسول اللہ ﷺ پہلی صف کے لئے تین بار بخشش کی دعا کرتے تھے اور دوسری صف کے لیے صرف ایک بار۔''

فوائد:...... اللہ اکبر، پیچھے اللہ کی رحمت، فرشتوں کی دعا کا تذکرۃ ہوا اب آپ ﷺ بھی پہلی صف کے لیے بخشش کی دعا کر رہے ہیں جب کہ ہم اس فضیلت کے حصول میں اسی قدر سست ہیں بسا اوقات پہلی صف میں جگہ ہونے کے باوجود پیچھے ہی بیٹھ جاتے ہیں حالانکہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو اس کے اجر کا پتہ چل جائے تو قرعہ اندازی کر کے اس کو حاصل کریں۔ (مسلم)

1301۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْيَبُ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ....

عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ۔ ❷

عرباض بن ساریہ نبی ﷺ سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

[51]...... بَاب مَنْ يَلِي الْإِمَامَ مِنَ النَّاسِ
لوگوں میں سے امام کے قریب کون شخص ہو

1302۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ

❶ صحيح النسائي، كتاب الإمامة، باب فضل الصف الأوّل والثانى (816) و ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة، باب فضل الصف المقدم (996)

❷ صحیح سابقہ ہی مکرر ہے۔

أَبِی مَعْمَرٍ ....

عَنْ أَبِی مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِیِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِی الصَّلَاةِ وَيَقُولُ لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ لِيَلِيَنِّی مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافًا. ❶

ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نماز میں ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے: ''تم مختلف نہ ہو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف ہو جائے گا تمہارے عقلمند اور سمجھدار لوگوں کو میرے قریب کھڑے ہونا چاہیے پھر وہ جوان کے قریب ہیں پھر وہ جوان کے قریب ہیں۔'' ابومسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''آجکل تم لوگوں میں بہت سخت اختلاف ہے۔''

فوائد:...... (۱) صفوں کی درستی کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے کہ آپ ﷺ خود انہیں سیدھا کروا رہے ہیں (۲) اگلی صف میں امام کے قریب سمجھدار لوگ کھڑے ہوں۔

1303- أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِی مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِيَلِيَنِّی مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ وَإِيَّاكُمْ وَهَوْشَاتِ الْأَسْوَاقِ۔ ❷

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے عقل منداور سمجھ دار لوگوں کو میرے قریب کھڑے ہونا چاہیے پھر وہ جوان کے قریب ہیں پھر جوان کے قریب ہیں اور تم الگ نہ رہو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف ہو جائے گا اور بازار کے فتنوں سے بچو۔''

فوائد:...... (۱) ''ہوش'' کہتے ہیں لوگوں میں ہلچل پیدا ہونا اور ہیجان واضطراب پیدا ہونا۔ مراد صفیں درست کرواتے ہوئے سبھی ایک دوسرے کو سیدھا کرتے کرواتے بازاری ہلچل و ہیجان میں مبتلا نہ ہوں بلکہ پرسکون و باوقار انداز میں صفیں درست کروائی جائیں۔

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف واقامتها وفضل الأول فالأول منها (971) وابوداؤد، كتاب الصلاة، باب من يستحب أن يلى الإمام فى الصف وكراهية التأخر (674)

❷ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف وأقامتها وفضل الأول (973) وابوداؤد، كتاب الصلاة، باب من يستحب أن يلى الإمام فى الصف، كراهية التاخر (674)

[52]...... بَاب أَيُّ صُفُوفِ النِّسَاءِ أَفْضَلُ

عورتوں کی کونسی صف افضل ہے

1304۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا۔ ❶

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مردوں کی بہترین صف پہلی اور بری پچھلی ہے اور عورتوں کی اچھی صف پچھلی ہے اور بری پہلی ہے۔''

فوائد:...... سبحان اللہ کیا خوب تقسیم ہے اختلاط کے فتنے کا کیا زبردست توڑ ہے کہ عورتیں مردوں کے آخر سے صفیں بنانا شروع کریں تاکہ مردوں سے زیادہ سے زیادہ دور رہ سکیں۔

[53]...... بَاب أَيُّ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ أَثْقَلُ

منافقوں پر کونسی نماز مشکل ہے

1305۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ ....

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَشَاهِدٌ فُلَانٌ قَالُوا لَا فَقَالَ أَشَاهِدٌ فُلَانٌ فَقَالُوا لَا لِنَفَرٍ مِنَ الْمُنَافِقِينَ لَمْ يَشْهَدُوا الصَّلَاةَ فَقَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ أَثْقَلُ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔ ❷

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی پھر اپنا چہرہ ہماری طرف کر کے کہا: ''کیا فلاں حاضر ہے؟'' لوگوں نے کہا: ''نہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا فلاں حاضر ہے؟'' لوگوں نے کہا: ''نہیں'' منافقوں کی ایک جماعت جو نماز میں حاضر نہیں ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نمازوں میں سے دو نمازیں منافقوں پر مشکل ہوتی ہیں اگر وہ جان لیں کہ دونوں میں کیا فضیلت ہے تو وہ ان میں ضرور حاضر ہوتے اگرچہ ان کو سرینوں کے بل گھسٹ کر آنا پڑے۔''

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف وأقامتها وفضل الأول (973) وابوداؤد، كتاب الصلاة، باب من يستحب أن يلي الإمام في الصف، كراهية التأخر (674)

❷ صحيح: ابوداؤد، كتاب الصلاة، باب في فضل صلاة الجماعة (554) والنسائي، كتاب الإمامة، باب الجماعة اذا كانوا اثنين (842)

فوائد:...... (۱) آپ ﷺ کا طریقہ کار تھا اگر کسی میں کوئی برائی دیکھتے تو اسے براہ راست تنبیہ کی بجائے ساری مجلس واجتماع کو مخاطب کر کے تو اس برائی کی شناعت بیان فرما دیتے جب کہ منافقین واہل اھواء کا نام لے کر بھی بیان کر دیتے ہیں تاکہ ان کی حقیقت آشکار ہو جائے۔معلوم ہوا ایسے منافقوں کی اسلام میں کوئی وقعت وحیثیت نہیں (۲) منافقین پر دو نمازیں بھاری ہیں ایک تو فجر دوسری عشاء جس کا ذکر آگے آ رہا ہے لہٰذا اگر کوئی مخلص مسلمان ان میں سستی کا مرتکب ہو رہا ہے تو اسے اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیے۔(۳) شعر ہے "بِقَدَرِ الْكَدِّ تُكْسَبُ الْمَعَالِی" محنت کے بقدر ہی بلندیاں حاصل ہوتی ہیں۔اسی طرح اگر یہ نمازیں مشکل و بھاری ہیں تو ان کا میزان میں وزن بھی اسی قدر بھاری ہوگا لہٰذا ان میں خوب رغبت سے شریک ہونا چاہیے۔

1306۔ قَالَ أَبُو مُحَمَّد عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِی بَصِیرٍ قَالَ حَدَّثَنِی أَبِی عَنْ أُبَیٍّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ وَسَمِعْتُهُ مِنْ أُبَیٍّ۔❶

ابو محمد کہتے ہیں: عبداللہ بن ابوبصیر نے کہا: ''مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے ابی سے اور ابی نے نبی ﷺ سے اس حدیث کو سنا:

1307۔ أَخْبَرَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِی إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِی بَصِیرٍ عَنْ أَبِیهِ............

عَنْ أُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ۔ ❷

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

1308۔ أَخْبَرَنَا سَعِیدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سَعِیدِ بْنِ أَبِی عَرُوبَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَیْمُونٍ عَنْ أَبِی إِسْحٰقَ............

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِی بَصِیرٍ عَنْ أَبِیهِ عَنْ أُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مِثْلَهُ۔❸

عبداللہ بن ابوبصیر اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ابی بن کعب نے نبی ﷺ سے اسی حدیث کی طرح بیان کیا۔

1309۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِیعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِی صَالِحٍ ....

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّهُ لَیْسَ مِنْ صَلَاةٍ أَثْقَلُ عَلَى الْمُنَافِقِینَ

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''منافقوں پر عشاء اور فجر کی نماز سے زیادہ کوئی نماز مشکل

---

❶ سابقہ تخریج ملاحظہ کیجئے۔ ❷ سابقہ تخریج ملاحظہ کیجئے۔
❸ سابقہ تخریج ملاحظہ کیجئے۔

مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا. ❶

نہیں ہوتی اور اگر وہ جان لیں کہ ان میں کیا فضیلت ہے تو وہ ان میں ضرور حاضر ہوں۔ اگر چہ انہیں سرینوں کے بل چل کر آنا پڑے۔''

فوائد:...... منافق آخرت سے کنارہ کشی اختیار کیے ہوتا ہے اسے فقط دنیا سے غرض ہوتی ہے جیسا کہ دور نبوی کے منافقوں کی امثلہ سے واضح ہے۔

[54]...... بَاب فِيمَنْ تَخَلَّفَ عَنِ الصَّلَاةِ

اس شخص کے متعلق جو نماز سے پیچھے رہ جائے

1310۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ فِتْيَانِي فَيَجْمَعُوا حَطَبًا فَآمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى أَقْوَامٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنْ هَذِهِ الصَّلَاةِ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ لَوْ كَانَ عَرْقًا سَمِينًا أَوْ مُعَرَّقَتَيْنِ لَشَهِدُوهَا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔ ❷

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے ارادہ کیا کہ اپنے کسی نوجوان کو حکم دوں کہ وہ لکڑیاں اکٹھی کرے پھر میں کسی آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ان کے پیچھے جاؤں جو اس نماز میں حاضر نہیں ہوئے پھر انہیں ان کے گھروں سمیت جلا دوں اگر یہاں ایک موٹی ہڈی یا دو اچھے کھر ہوتے تو ان کے لئے ضرور حاضر ہوتے۔ اگر وہ جان لیں کہ ان میں کیا فضیلت ہے تو وہ سرینوں کے بل چل کر بھی آ جاتے۔''

[55]...... بَاب الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ إِذَا كَانَ مَطَرٌ فِي السَّفَرِ

جب سفر میں بارش ہو تو جماعت کے ساتھ نماز ترک کرنے کی رخصت

1311۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ..........

---

❶ صحيح كتاب المساجد، باب ماروى فى التخلف عن الجماعة (1480) وابن ماجه، كتاب المساجد والجماعات، باب صلاة العشاء والفجر فى جماعة (797)

❷ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب ماروى فى التخلف عن الجماعة (1481)

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ نَزَلَ بِضَجْنَانَ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى الصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ ثُمَّ أَخْبَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ أَوْ مَطِيرَةٍ أَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى الصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ ۔❶

نافعؒ کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک سردی کی رات میں ضجنان جگہ پر اترے۔ انہوں نے مؤذن کو حکم دیا تو اس نے پکارا: نماز گھروں میں پڑھ لیں۔ پھر انہوں نے بتایا کہ: ''نبی ﷺ جب سردی کی رات سفر میں ہوتے یا بارش ہوتی تو آپ مؤذن کو حکم دیتے تو وہ پکارتا: ''الصلوٰۃ فی الرّحال۔''

فوائد:...... معلوم ہوا سخت سردی یا بارش کے دوران ''الصّلاۃ فی الرّحال'' کہنا سنت ہے یہ چاہے اذان کے بعد کلمات کہہ لیے جائیں یا حیعلتین کے بعد مؤذن کا اختیار ہے۔

[56]...... بَاب فِي فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ

باجماعت نماز کی فضیلت

1312۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ.........

أَبِي هِنْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَجُلٌ صَلَّى فِي بَيْتِهِ ثُمَّ أَدْرَكَ الْإِمَامَ وَهُوَ يُصَلِّي أَيُصَلِّي مَعَهُ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ بِأَيَّتِهِمَا يَحْتَسِبُ قَالَ بِالَّتِي صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ فَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمِيعِ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ وَحْدَهُ بِضْعًا وَعِشْرِينَ جُزْئًا ۔❷

ابو ہندؒ کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیّب سے کہا کہ ایک آدمی نے اپنے گھر میں نماز پڑھی پھر اس نے امام کو نماز پڑھاتا ہوا پایا کیا وہ امام کے ساتھ نماز پڑھے گا؟ انہوں نے کہا: ''جی ہاں۔'' میں نے کہا: ان دونوں نمازوں میں وہ کسے فرض شمار کرے گا؟ انہوں نے کہا: ''جو اس نے امام کے ساتھ نماز پڑھی کیونکہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اس کے اکیلے نماز پڑھنے سے بیس سے زیادہ درجے افضل ہے۔''

فوائد:...... سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کے قول کے موافق مرفوع حدیث بھی مروی ہے۔ چنانچہ اگر

❶ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الصلاۃ فی الرجال فی المطر (1600) وابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب التخلف عن الجماعۃ فی اللیلۃ الباردۃ (1060)

❷ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلاۃ الجماعۃ (1476) وابن ماجہ، کتاب الصلاۃ والجماعات، باب فضل الصلاۃ فی جماعۃ (789)

اکیلے میں نماز پڑھ لی ہو تو پھر جماعت کی حاضری کے وقت دوبارہ دوہرائی جائے گی۔

1313۔ أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ ....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ وَحْدَهُ سَبْعًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً ۔❶

عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اس کے اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس درجے افضل ہے۔''

فوائد:...... جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا یا اکیلے نماز پڑھنے سے 27 درجے افضل ہے جب کہ بعض روایتوں میں 25 درجے آئے ہیں۔ امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے درمیان توفیق کے گیارہ اقوال ذکر کئے ہیں ان میں سے راجح اسے قرار دیا ہے کہ 25 درجے سری نمازوں کے ساتھ خاص ہیں جب کہ 27 جہری کے ساتھ (واللہ اعلم) (فتح الباری)

[57]...... بَاب النَّهْيِ عَنْ مَنْعِ النِّسَاءِ عَنِ الْمَسَاجِدِ وَكَيْفَ يَخْرُجْنَ إِذَا خَرَجْنَ

عورتوں کو مسجد میں جانے سے منع نہیں کرنا چاہیے اور جب وہ جائیں تو کس طرح جائیں؟

1314۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَأْذَنَتْ أَحَدَكُمْ زَوْجَتُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا ۔❷

ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کی بیوی مسجد میں جانے کی اجازت مانگے تو اسے منع نہ کرے۔''

فوائد:...... معلوم ہوا اگر عورت مسجد میں نماز پڑھنے کا ارادہ ظاہر کرے تو اسے روکنا نہیں چاہیے لیکن شرط یہ ہے کہ فتنے کا خطرہ نہ ہو جیسا کہ آئندہ احادیث میں خوشبو نہ لگانے کا ذکر آرہا ہے یہ اصل میں فتنے سے بچنے کی جانب اشارہ ہے۔

1315۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مسجدوں سے منع نہ کروں

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الأذان، باب فضل صلاة الجماعة (645) ومسلم، كتاب المساجد، باب فضل صلاة الجماعة...... (650)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب النكاح، باب استئذان المرأة زوجها في الخروج الى المسجد وغيره (5238) ومسلم، كتاب الصلاة، باب خروج النساء الى المساجد، اذا لم يترتب عليه فتنة (987)

وَلْيَخْرُجْنَ إِذَا خَرَجْنَ تَفِلَاتٍ ۔❶
جب کہ وہ مسجد میں جائیں تو خوشبو لگاتے ہوئے نہ ہوں۔''

1316۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ..........

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بِإِسْنَادِ هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ التَّفِلَةُ الَّتِي لَا طِيبَ لَهَا۔❷
محمد بن عمرو اسی حدیث کی اسناد کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ کہ سعید بن عامر نے کہا: ''التفلہ وہ عورت ہے جسے خوشبو نہ لگی ہو۔''

[58]...... بَاب إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ

جب کھانا حاضر ہو اور نماز کھڑی ہو جائے

1317۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَئُوا بِالْعَشَاءِ ۔❸
عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کھانا رکھا جائے اور نماز کا وقت ہو جائے تو کھانا شروع کرو۔''

فوائد:...... نماز کے اندر ہر قسم کے ہموم وغموم کو پس پشت ڈال کر کھڑے ہونا چاہیے اس مذکورہ حکم کا بھی یہی مقصد ہے کہ دوران نماز کہیں ذہن کھانے میں ہی نہ کھویا رہے بلکہ بندہ کھانے سے فراغت حاصل کر کے پھر نماز کی جانب متوجہ ہو۔

1318۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَئُوا بِالْعَشَاءِ ۔❹
انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کھانا حاضر ہو اور نماز کا وقت ہو جائے تو پہلے کھانا کھا لو۔''

---

❶ صحيح: أخرجه ابوداؤد، كتاب الصلاة، باب فى خروج النساء الى المسجد (565)

❷ حسن:

❸ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب كراهة الصلاة بحضرة الطعام (1243) والترمذى، كتاب الصلاة، باب ماجاء اذا حضرت العشاء ...... (353)

❹ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب كراهة الصلاة، بحضرة الطعام (1241) والترمذى، كتاب الصلاة، باب ماجاء اذا حضر العشاء ...... (353)

[59]...... بَاب كَيْفَ يُمْشٰى إِلَى الصَّلَاةِ
نماز کی طرف کیسے جانا چاہئے

1319۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمُ بِالسَّكِينَةِ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا۔ ❶

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ’’جب تم نماز کے لئے جاؤ تو دوڑ کر مت جاؤ بلکہ تم چل کر جاؤ اور اطمینان اختیار کرو اور جو نماز تم پالو وہ پڑھ لو اور جو تم سے فوت ہو جائے تو پوری کرلو۔‘‘

فوائد:...... (۱) مؤمن کو اسلام نے ایک عزت دی ہے اس لیے اسکا تقاضا ہے کہ وہ کسی حالت میں بے وقار نظر نہ آئے ایسی حرکت جو کہ اگرچہ خیر کے حصول کے لیے ہی ہو اس میں بھی وقار کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے (۲) ’’جو پالو پڑھ لو اور جو رہ جائے اسے پورا کرلو‘‘ مذکورہ روایت میں "اتمّوا" جب کہ بعض میں "فَاقْضُوْ" کے الفاظ آئے ہیں اگرچہ بعض نے "قضوا" کے معنی کو ترجیح دیتے ہوئے کہا ہے بالکل انہی حالات میں فوت شدہ نماز کو پورا کرنے کا کہا ہے کہ دونوں کے ایک ہی معنی پورا کرنے کے ہی ہیں کیونکہ ’’قضی‘‘ صیغہ بھی پورا کرنے کے معنی میں آتا ہے جیسا کہ قرآن میں ہے ﴿إِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوۃ﴾ (الجمعة)

1320۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ..........

أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمُ بِالسَّكِينَةِ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا سُبِقْتُمْ فَأَتِمُّوا۔ ❷

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جب تم نماز کے لئے جاؤ تو اطمینان اختیار کرو جس قدر تم پاؤ پڑھ لو اور جو تم سے فوت ہوگئی اسے پوری کرلو۔‘‘

[60]...... بَاب فِي فَضْلِ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ
مسجد کی طرف پیدل جانے کی فضیلت

1321۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ....

---

❶ متفق عليه: البخاری، كتاب الأذان، باب لايسعى الى الصلاة وليأتي بالسكينة والوقار (636) ومسلم، كتاب المساجد، باب استحباب اتيان الصلاة بوقار وسكينة (1358)

❷ متفق عليه: البخاری، كتاب الأذان، باب قول الرجل فاتتنا الصلوٰة (635) ومسلم، كتاب المساجد، باب استحباب اتيان الصلاة بوقار وسكينة (1362)

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ بِالْمَدِينَةِ لَا أَعْلَمُ بِالْمَدِينَةِ مَنْ يُصَلِّي إِلَى الْقِبْلَةِ أَبْعَدَ مَنْزِلًا مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ وَكَانَ يَشْهَدُ الصَّلَوَاتِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقِيلَ لَهُ لَوِ ابْتَعْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ فِي الرَّمْضَاءِ وَالظَّلْمَاءِ قَالَ وَاللّٰهِ مَا يَسُرُّنِي أَنَّ مَنْزِلِي بِلِزْقِ الْمَسْجِدِ فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ ﷺ بِذٰلِكَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْمَا يُكْتَبَ أَثَرِي وَخُطَايَ وَرُجُوعِي إِلَى أَهْلِي وَإِقْبَالِي وَإِدْبَارِي أَوْ كَمَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَعْطَاكَ اللّٰهُ ذٰلِكَ كُلَّهُ وَأَعْطَاكَ مَا احْتَسَبْتَ أَجْمَعَ أَوْ كَمَا قَالَ ۔[1]

ابی بن کعب کہتے ہیں کہ مدینہ میں ایک آدمی تھا اور میں نہیں جانتا کہ قبلہ کی جانب پڑھنے والوں میں سے اس سے زیادہ کسی کا مکان مسجد سے دور ہو اور وہ ہمیشہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں حاضر ہوتا اس سے کہا گیا اگر تم ایک گدھا خرید لو اور اندھیرے اور گرمی میں اس پر سوار ہو کر مسجد میں جایا کرو اس نے کہا: ''اللہ کی قسم! مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرا گھر مسجد سے ملا ہو۔'' نبی ﷺ کے پاس یہ بات بیان کی گئی تو آپ نے اس آدمی سے اس کے متعلق پوچھا اس نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! تاکہ میرے قدموں کے نشان اور میرا اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ کر جانا اور میری آمد و رفت لکھی جائے گی۔'' یا اس طرح کے اور الفاظ اس نے کہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمہیں یہ سب چیزیں دے اور تجھے ان سب چیزوں کا بدلہ دے جن کو تونے ثواب گمان کیا ہے۔'' یا آپ نے اسی طرح کے اور الفاظ کہے۔

فوائد:...... معلوم ہوا مسجد کی طرف زیادہ قدم چل کر جانا زیادہ اجر وثواب کا باعث ہے اسی لیے مدینہ کے اطراف میں رہنے والے جب مسجد نبوی کے گرد خالی جگہ دیکھ کر ادھر منتقل ہونے لگے تو آپ ﷺ نے انہیں روک دیا۔

[61]...... بَاب فِي صَلَاةِ الرَّجُلِ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ
صف کے پیچھے اکیلے آدمی کا نماز پڑھنا

1322۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو زُبَيْدٍ هُوَ عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ أَخَذَ بِيَدِي زِيَادُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ فَأَقَامَنِي عَلَى شَيْخٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ..........

---

[1] صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب فضل کثرۃ الخطا الی المساجد (1512) وابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی فضل المشی الی الصلاۃ (557)

يُقَالُ لَهُ وَابِصَةُ بْنُ مَعْبَدٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي هَذَا وَالرَّجُلُ يَسْمَعُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ صَلَّى خَلْفَهُ رَجُلٌ وَلَمْ يَتَّصِلْ بِالصُّفُوفِ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ قَالَ أَبُو مُحَمَّد كَانَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ يُثْبِتُ حَدِيثَ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ وَأَنَا أَذْهَبُ إِلَى حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ۔ ❶

وابصہ بن معبد بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ کے پیچھے ایک آدمی نے نماز پڑھی اور وہ صف میں نہیں ملا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے نماز لوٹانے کا حکم دیا۔ ابومحمد کہتے ہیں: ''امام احمد بن حنبل عمرو بن مرۃ کی حدیث کو صحیح کہتے تھے۔ اور میں یزید بن زیاد بن ابوجعد کی حدیث پر عمل کرتا ہوں۔''

1323۔ أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ..........

عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ أَنَّ رَجُلًا صَلَّى خَلْفَ الصُّفُوفِ وَحْدَهُ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُعِيدَ قَالَ أَبُو مُحَمَّد أَقُولُ بِهَذَا ۔ ❷

وابصہؓ بن معبد بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے صفوں کے پیچھے اکیلے نماز پڑھی تو نبی ﷺ نے اسے نماز لوٹانے کا حکم دیا۔ ابومحمد کہتے ہیں: ''میں بھی اسی کا قائل ہوں۔''

فوائد:...... بلاوجہ صف سے الگ کھڑے ہو کر یا پیچھے اکیلے نماز ادا کرنے سے نماز نہیں ہوتی ہاں اگر کسی سبب کی بنا پر ہو تو پھر کوئی حرج نہیں مثلاً کوئی اور آدمی میسر ہی نہیں وغیرہ۔ (واللہ اعلم بالصواب)

1324۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ قُومُوا فَلِأُصَلِّيَ بِكُمْ قَالَ أَنَسٌ فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ

انسؓ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ ان کی دادی ملیکہ نے رسول اللہ ﷺ کو اس کھانے کی دعوت دی جو انہوں نے تیار کیا تھا آپ نے کھایا پھر فرمایا: ''کھڑے ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں۔'' انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں ایک

---

❶ صحیح: الترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی الصلاۃ خلف الصف وحدہ (230)

❷ صحیح: سابقہ دونوں تعلیقات دیکھیے۔

مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَصَفَفْتُ أَنَا وَالْيَتِيمُ وَرَائَهُ وَالْعَجُوزُ وَرَائَنَا فَصَلَّى لَنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ ۔❶

چٹائی کی طرف گیا جو زیادہ استعمال کی وجہ سے سیاہ ہو چکی تھی میں نے اس پر پانی چھڑکا اور رسول اللہ ﷺ اس پر کھڑے ہوئے میں نے اور ایک یتیم لڑکے نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور بڑھیا ہمارے پیچھے تھی آپ ﷺ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی پھر فارغ ہو گئے۔“

فوائد:...... معلوم ہوا اگر مجبوراً صف میں اکیلے کھڑے ہونا پڑے تو نماز ہو جائے گی (ان شاء اللہ) جمہور اسی کو ترجیح دیتے ہیں نیز اگلی صف سے آدمی کھینچنے والی حدیث ضعیف ہے اس لیے نا قابل حجت ہے۔

[62]...... بَاب قَدْرِ الْقِرَائَةِ فِي الظُّهْرِ
ظہر کی نماز میں قرأت کی مقدار

1325۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ الْوَلِيدِ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيّ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُومُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ عَلَى قَدْرِ النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَفِي الْعَصْرِ عَلَى قَدْرِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ عَلَى قَدْرِ النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ ۔❷

”ابو سعید بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں تین آیتوں کے برابر کھڑے ہوتے تھے۔ اور پچھلی دو رکعتوں میں اس کی نصف مقدار اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی پچھلی دو رکعتوں کی مقدار پڑھتے اور بعد کی دو رکعتوں میں اس کی آدھی مقدار۔“

فوائد:...... ثابت ہوا ظہر کی بعد والی دو رکعتوں کے اندر بھی قراءت جائز ہے۔

1326۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْوَلِيدِ أَبِي بِشْرٍ..........

---

❶ متفق عليه : البخارى كتاب الصلاة، باب الصلاة على الحصير (380) ومسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب جواز الجماعة فى النافلة والصلاة على الحصير وخمرة (1497)

❷ متفق عليه : البخارى، كتاب الأذان، باب وجوب القرأة للإمام والمأموم فى الصلوات كلها...... (755) ومسلم، كتاب الصلاة باب القراءة فى الظهر والعصر (1015)

عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بِنَحْوِهِ وَزَادَ قَدْرَ قِرَائَةِ الم تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ۔ ❷

ابوصدیق' ابوسعید سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں اوراس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ ﷺ اس میں الم تنزيل السجدة کی مقدار پڑھتے تھے۔اور بعض اوقات ہمیں بھی کوئی آیت سنا دیا کرتے تھے پہلی رکعت کو طویل کرتے۔''

1327۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ۔ ❷

جابرؓ بن سمرۃ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ظہر اور عصر کی نماز میں ''والسماء و الطارق'' اور ''والسماء ذات البروج'' پڑھتے تھے۔''

فوائد:...... (۱) مذکورہ وسابقہ روایت کے مطابق مسنون قراءت کا اہتمام افضل ہے۔ (۲) دوسری نمازوں میں کچھ قراءت اونچی کر دینا جائز ہے۔ (بعض کلمات)

[63]...... بَاب كَيْفَ الْعَمَلُ بِالْقِرَائَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

ظہر اور عصر کی نماز میں قراءت کیسے کی جائے

1328۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ....

أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَبِسُورَتَيْنِ مَعَهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى۔ ❸

ابو قتادہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ: ''یقیناً نبی ﷺ ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور ان کے ساتھ کوئی دو سورتیں پڑھتے تھے۔ اور بعض اوقات ہمیں کوئی آیت سنا دیا کرتے تھے اور پہلی رکعت کو طویل کرتے۔''

فوائد:...... پہلی رکعت کو لمبا کرنے کی یہی حکمت ہے کہ اگر کوئی پیچھے رہ گیا ہے تو وہ بھی نماز میں شامل ہو جائے۔

---

❶ صحيح سابقہ حاشیہ دیکھئے۔

❷ حسن: ابو داؤد، كتاب الصلاة، باب قدر قرائة فى صلاة الظهر والعصر(307)

❸ متفق عليه: البخارى كتاب الأذان باب القراءة فى الظهر(759) ومسلم، كتاب الصلاة، باب القراءة فى الظهر والعصر(1012)

1329۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ............

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ۔ ❶

اوزاعی کہتے ہیں کہ یحییٰ نے اسی سند سے اسی طرح بیان کیا۔

1330۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ............

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَبِسُورَتَيْنِ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَكَانَ يُسْمِعُنَا الْآيَةَ وَكَانَ يُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مَا لَا يُطِيلُ فِي الثَّانِيَةِ وَهَكَذَا فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَهَكَذَا فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ. ❷

عبداللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں: ''کہ نبی ﷺ ظہر کی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے اور کوئی آیت کبھی ہمیں بھی سنا دیتے۔ پہلی رکعت اتنی طویل کرتے تھے کہ دوسری رکعت اتنی طویل نہ کرتے تھے اسی طرح عصر کی نماز میں کرتے اسی طرح صبح کی نماز میں کرتے۔''

فوائد:...... (۱) دوسری دو رکعتوں میں قراءت کا اختیار ہے (۲) پہلی رکعت لمبی جب کہ دوسری پہلی کی نسبت ہلکی پڑھنا سنت ہے۔

[64]...... بَاب فِي قَدْرِ الْقِرَائَةِ فِي الْمَغْرِبِ
نمازِ مغرب میں قرأت کی مقدار کا بیان

1331۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ............

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ۔ ❸

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ام فضل نے نبی ﷺ کو مغرب کی نماز میں سورۃ مرسلات پڑھتے ہوئے سنا۔

---

❶ صحیح: سابق ولاحق ملاحظہ کیجیے۔

❷ صحيح مسلم، كتاب الصلاة ،باب القراءة فى الظهر والعصر (451)

❸ متفق عليه: كتاب الأذان ،باب القرائة فى المغرب (723) ومسلم كتاب الصلاة، باب القراءة فى الصبح (1045)

1332۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ..........

جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ ۔❶

جبیر رضی اللہ عنہ بن مطعم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو مغرب میں سورۂ طور پڑھتے ہوئے سنا۔

[65]...... بَاب قَدْرِ الْقِرَائَةِ فِي الْعِشَاءِ

عشاء میں قرأت کی مقدار

1333۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مُعَاذًا كَانَ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمْ فَجَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلَّى الْعَتَمَةَ وَقَرَأَ الْبَقَرَةَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَصَلَّى ثُمَّ ذَهَبَ فَبَلَغَهُ أَنَّ مُعَاذًا يَنَالُ مِنْهُ فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِمُعَاذٍ فَاتِنًا فَاتِنًا فَاتِنًا أَوْ فَتَّانًا فَتَّانًا فَتَّانًا ثُمَّ أَمَرَهُ بِسُورَتَيْنِ مِنْ وَسَطِ الْمُفَصَّلِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد نَأْخُذُ بِهَذَا ۔❷

جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ: ''معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے پھر اپنی قوم کے پاس جا کر انہیں نماز پڑھاتے۔ ایک رات انہوں نے جا کر نماز پڑھائی اور سورۂ بقرہ پڑھی تو انصار کا ایک آدمی اپنی نماز پڑھ کر چلا گیا۔ اسے خبر پہنچی کہ معاذ رضی اللہ عنہ نے اسے برا بھلا کہا اس نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کی شکایت کی تو رسول اللہ ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو تین دفعہ فتنے میں ڈالنے والا کہا پھر آپ نے اسے مفصل کے وسط سے دو سورتوں کا حکم دیا۔'' ابومحمد کہتے ہیں: ''ہم بھی اسی کو اختیار کرتے ہیں۔''

فوائد:...... (۱) کسی پیش آمدہ عذر کی بناء پر جماعت کو چھوڑا جا سکتا ہے (۲) امام کا مقتدیوں کا خیال نہ رکھنا ان کو فتنے میں مبتلا کرنے کے مترادف ہے (۳) متنفل امام کے پیچھے فرائض والوں کی نماز ہو جاتی ہے (۴) اگر نیت مختلف کر لی جائے تو یہ ایک نماز کو دو دفعہ پڑھنے کے مترادف نہیں ہوگا (۵) اختلاف نیت جائز ہے۔ (۶) احناف، اختلافِ نیت کے قائل نہیں۔

---

❶ متفق عليه : البخاري، كتاب الأذان، باب الجهر في المغرب(765) ومسلم، كتاب الصلاة، باب القراءة في الصبح .

❷ متفق عليه : البخاري، كتاب الأذان، باب اذا صلّى ثم امّ قوما(711) ومسلم، كتاب الصلاة، باب القراءة في العشاء (1042)

[66]...... بَاب قَدْرِ الْقِرَائَةِ فِي الْفَجْرِ
فجر میں قراءت کی مقدار کا بیان

1334۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ..........

عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّي يَقُولُ إِنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعَهُ يَقْرَأُ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الصُّبْحِ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ قَالَ شُعْبَةُ وَسَأَلْتُهُ مَرَّةً أُخْرٰى قَالَ سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ (قٓ) ❶

زیاد بن علاقہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے چچا کو یہ کہتے سنا کہ: ''انہوں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو صبح کی دو رکعتوں میں سے کسی رکعت میں ''وَالنَّخْلَ بَاسِقٰتٍ'' پڑھتے ہوئے سنا۔'' شعبہ کہتے ہیں: میں نے ان سے دوسری دفعہ پوچھا تو انہوں نے کہا: ''میں نے آپ کو سورۃ قاف پڑھتے ہوئے سنا۔''

1335۔ أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ ....

عَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ۔ ❷

قطبہ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ: ''میں نے نبی ﷺ کو فجر کی پہلی رکعت میں ''و النخل باسقایت لها طلع نضید'' پڑھتے ہوئے سنا۔''

1336۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سَرِيعٍ ....

عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ فَلَمَّا انْتَهَى إِلٰى هٰذِهِ الْآيَةِ وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ جَعَلْتُ أَقُولُ فِي نَفْسِي مَا اللَّيْلُ إِذَا عَسْعَسَ۔ ❸

عمروؓ بن حریث بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے صبح کی نماز میں ''اذا الشمس کورت'' پڑھتے ہوئے سنا جب آپ ''والیل اذا عسعس'' پر پہنچے تو میں نے اپنے دل میں کہا: ''والیل اذا عسعس کے کیا معنی ہیں؟''

---

❶ صحيح مسلم كتاب الصلاة،باب القراءة فى الصبح(457)والنسائى ،كتاب الافتتاح،باب القراءة فى الصبح(949)

❷ صحيح مسلم،كتاب الصلاة،باب القراءة فى الصبح(1025) والترمذى،كتاب الصلاة،باب ماجاء فى القراءة فى صلاة الصبح(306)

❸ صحيح مسلم،كتاب الصلاة،باب القراءة فى الصبح(1023)والترمذى ،كتاب الصلاة،باب ماجاء فى القراءة فى صلاة الصبح(306)

1337۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ..........

عَنِ الْوَلِيدِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ بِنَحْوِهِ۔ ❶

ولید عمرو بن حریث سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

1338۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَوْفٌ..........

عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ وَهُوَ عَلَى عُلْوِيَّةٍ مِنْ قَصَبٍ فَسَأَلَهُ أَبِي عَنْ وَقْتِ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ الَّتِي تَدْعُونَ الظُّهْرَ إِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَنْطَلِقُ أَحَدُنَا إِلَى أَهْلِهِ فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ قَالَ وَنَسِيتُ مَا ذَكَرَ فِي الْمَغْرِبِ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الَّتِي تَدْعُونَ الْعَتَمَةَ وَكَانَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَالرَّجُلُ يَعْرِفُ جَلِيسَهُ وَكَانَ يَقْرَأُ فِيهَا مِنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ۔ ❷

سیار بن سلامہ کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ ابو برزۃ اسلمی کے پاس گیا۔ اور وہ نرسل کے بالاخانے پر تھے میرے والد نے ان سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے وقت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: ”ہجیر جسے تم ظہر کہتے ہو رسول اللہ ﷺ اس وقت پڑھتے تھے جب سورج ڈھلتا تھا، اور عصر کی نماز پڑھتے پھر ہم میں سے کوئی اپنے اہل کی طرف مدینہ کی انتہا میں جاتا اور سورج کی ابھی شعاعیں تیز ہوتیں۔ راوی کہتا ہے کہ: انہوں نے جو مغرب کے متعلق ذکر کیا تھا اسے میں بھول گیا۔ اور آپ عشاء کی نماز جسے تم عتمہ کہتے ہو، میں تاخیر کو پسند کرتے تھے۔ اور صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو آدمی اپنے ساتھی کو پہچانتا۔ اور آپ ﷺ صبح کی نماز میں ساٹھ سے سو آیات تک پڑھتے تھے۔

فوائد:...... فجر میں ساٹھ سے سو تک آیات پڑھنا سنت ہے اور کثیر اجر وثواب کا باعث ہے۔

[67]...... بَابُ كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھانے کی ممانعت کا بیان

1339۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ

❶ صحیح: سابقہ مکرر آئی ہے۔

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب وقت الظہر عند الزوال (541) ومسلم، کتاب المساجد، باب استحباب التبکیر بالصبح فی اول وقتہا (1462) وابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب فی وقت صلاۃ النبی ﷺ وکیف کان یصلیہا (398)

رَافِعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَسْجِدَ وَقَدْ رَفَعُوا أَبْصَارَهُمْ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ لَتَنْتَهُنَّ أَوْ لَا تَرْجِعُ إِلَيْكُمْ أَبْصَارُكُمْ ۔❶

جابر بن سمرۃ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ مسجد میں تشریف لے گئے اور لوگوں نے نماز میں اپنی نظریں آسمان کی طرف اٹھائی ہوئی تھی آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس بات سے باز آجاؤ ورنہ تمہاری نظریں تمہاری طرف واپس نہیں لوٹائی جائیں گی۔''

فوائد:...... نماز میں ادھر ادھر دیکھنا اسے شیطان کے اچکنے سے تعبیر کیا گیا ہے بہرحال اس سے نماز باطل نہیں ہوتی۔البتہ اجر وثواب اور بلندی درجات میں کمی ضرور آتی ہے البتہ آسمان کی جانب دیکھنا انتہائی خطر ناک ہے کہ اس سے نظر چھن جانے کا خطرہ ہے لہٰذا یہ فعل اللہ کے غضب کا باعث بھی ہوسکتا ہے۔

1340۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ ....

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلَاتِهِمْ فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ لَتَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ أَوْ لَيَخْطَفَنَّ اللّٰهُ أَبْصَارَكُمْ ۔❷

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اپنی نمازوں میں اپنی نظریں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں؟ اس کے متعلق آپ کا فرمان اتنا سخت ہوا حتی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس بات سے باز آجاؤ گے یا اللہ تمہاری نظروں کو اچک لے گا۔''

[68]...... بَاب الْعَمَلِ فِي الرُّكُوعِ
اس عمل کے متعلق جو رکوع میں کرنا چاہئے

1341۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْفُورٍ الْعَبْدِيُّ..........

حَدَّثَنِي مُصْعَبُ ابْنُ سَعْدٍ قَالَ كَانَ بَنُو عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ إِذَا رَكَعُوا جَعَلُوا أَيْدِيَهُمْ بَيْنَ أَفْخَاذِهِمْ فَصَلَّيْتُ إِلَى

مصعب رحمہ اللہ بن سعد کہتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود کے بیٹے جب رکوع کرتے تو اپنے ہاتھ اپنے زانوؤں کے درمیان کر لیتے تو میں نے سعد کے قریب نماز پڑھی پھر میں نے

❶ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب النهی عن رفع البصر إلى السماء فی الصلاۃ (965) وابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب النظر فی الصلاۃ (912)

❷ صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب رفع البصر إلى السماء فی الصلاۃ (750) وابو داؤد کتاب الصلاۃ باب النظر فی الصلاۃ (913)

جَنْبِ سَعْدٍ فَصَنَعْتُهُ فَضَرَبَ يَدِي فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا بُنَيَّ اضْرِبْ بِيَدَيْكَ رُكْبَتَيْكَ ثُمَّ فَعَلْتُهُ مَرَّةً أُخْرَى بَعْدَ ذٰلِكَ بِيَوْمٍ فَصَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَضَرَبَ يَدِي فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا وَأُمِرْنَا أَنْ نَضْرِبَ بِالْأَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ ۔❶

اس طرح کیا تو انہوں نے میرے ہاتھ پر مارا پھر فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا: ''اے میرے بیٹے! اپنے ہاتھ کو اپنے گھٹنوں پر رکھ۔'' اس دن کے بعد ایک دن دوسری بار میں نے اس طرح کیا اور انہی کے پہلو میں نماز پڑھی تو انہوں نے میرے ہاتھ پر مارا جب وہ فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا: ''ہم پہلے اسی طرح کرتے تھے اور (پھر) ہمیں حکم ہوا کہ ہم ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھیں۔''

فوائد:...... (۱) شروع میں حالت رکوع میں ہاتھ جمع کرکے ان کو رانوں کے درمیان رکھا جاتا بعد میں یہ منسوخ ہوکر ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنے کا حکم ہوگیا (۲) اولادِ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ فعل ان کے والد گرامی کی پیروی میں تھا کیونکہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ اسی طرح نماز پڑھتے رہے ہیں ہوسکتا ہے انہیں اس فعل کی منسوخیت کی اطلاع نہ ہوئی ہو یا کسی ایسے ذریعے سے ہوئی ہو کہ انہوں نے اسے قابل حجت نہ جانا ہو (واللہ اعلم)

1342۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ مُصْعَبٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ۔❷

ابواسحاق مصعب سے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

1343۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ.........

عَنْ سَالِمٍ الْبَرَّادِ قَالَ وَكَانَ أَوْثَقَ عِنْدِي مِنْ نَفْسِي قَالَ قَالَ لَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَكَبَّرَ وَرَكَعَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَفَرَّجَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ حَتّٰى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ۔❸

سالم براد کہتے ہیں کہ ابومسعود انصاری نے ہم سے کہا: ''کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز کی طرح نماز نہ پڑھاؤں؟'' سالم کہتے ہیں: ''انہوں نے تکبیر کہی اور رکوع کیا اور اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھا اور اپنی انگلیوں کو کشادہ کیا حتی کہ ان کے ہر عضو نے قرار پکڑا۔''

❶ متفق عليه: البخاری، كتاب الأذان، باب رفع الأكف على الركب فى الركوع (790) ومسلم، كتاب المساجد، مواضع الصلاة، باب الندب الى وضع الأيدى على الركب فى الركوع ونسخ التطبيق (1194)

❷ صحيح: سابقہ ہی مکرر آئی ہے۔

❸ صحيح: احمد 4/120، ابو داؤد، كتاب الصلاة، باب صلاة من لا يقيم صلبه فى الركوع والسجود (863)

فوائد:...... (۱) معلوم ہوا رکوع میں ہاتھ کو پھیلا کر انگلیاں کھول کر رکھی جائیں گی (۲) اطمینان سے رکوع کیا جائے کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پکڑ لے۔

[69]......بَاب مَا يُقَالُ فِي الرُّكُوعِ

رکوع میں کیا پڑھنا چاہیے؟

1344۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي عَمِّي .... إِيَاسُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اجْعَلُوهَا فِي رُكُوعِكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ اجْعَلُوهَا فِي سُجُودِكُمْ۔[1]

ایاس رحمہ اللہ بن عامر کہتے ہیں کہ میں نے عقبہ رضی اللہ عنہ بن عامر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ''اپنے عظمت والے رب کے نام کی تسبیح بیان کرو۔'' (واقعہ: ۷۴) تو ہمیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے اپنے رکوع میں مقرر کرلو۔'' اور جب یہ آیت نازل ہوئی: ''اپنے بلند رب کے نام کی تسبیح بیان کرو۔'' (اعلیٰ: ۱) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے اپنے سجدہ میں مقرر کرلو۔''

فوائد:...... (۱) رکوع وسجود کی دعائیں قرآن سے استدلال شدہ ہیں (۲) ''فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمْ'' چنانچہ اس سے ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ'' دعا قرار پائی جو کہ رکوع میں پڑھی جاتی ہے اور ''سَبِّحِ اسْمِ رَبِكَ الْاَعْلٰى'' اس سے سجدہ میں ''سُبْحَانَ رَبِّى الاعلى'' دعا قرار پائی۔ جیسا کہ اگلی حدیث میں اس کی دلیل بھی آرہی ہے۔

1345۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ .... عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَمَا أَتَى عَلَى آيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا فَسَأَلَ وَمَا أَتَى

حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک رات نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ اپنے رکوع میں ''سبحان ربی العظیم'' کہتے اور اپنے سجدے میں ''سبحان ربی الاعلی'' کہتے۔ اور جب کوئی رحمت کی آیت ہوتی تو آپ اس پر ٹھہر کر سوال کرتے اور جب کوئی

---

[1] صحيح: أخرجه ابو داؤد، كتاب الصلاة، باب ما يقول الرجل فى ركوعه وسجوده (869) وابن ماجه، كتاب اقامة الصلوٰة والسنة فيها باب، التسبيح فى الركوع والسجود (887)

عَلَى آيَةِ عَذَابٍ إِلَّا تَعَوَّذَ ۔❶ عذاب کی آیت آتی تو آپ پناہ مانگتے ۔"

فوائد:....... (۱) عذاب و رحمت پر ٹھہر کر سوال اور آیت عذاب پر ٹھہر کر پناہ مانگنا یہ مسنون عمل ہے اور دعا کی قبولیت کے زیادہ لائق ہے۔ (۲) یہ بھی ثابت ہوا کہ اگر دوران قراءت مقتدی کو امام کی "و لا الضَّالِّيْن" کے جواب میں "آمین" کہنا پڑے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

[70]...... بَاب التَّجَافِي فِي الرُّكُوعِ
رکوع میں پہلوؤں کو علیحدہ رکھنے کے متعلق

1346۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ ....

عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَأَبُو أُسَيْدٍ وَأَبُو حُمَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ فَذَكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ ثُمَّ رَكَعَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا وَوَتَرَ يَدَيْهِ فَنَحَّاهُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ وَلَمْ يُصَوِّبْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُقْنِعْهُ ۔❷

عباسؓ بن سہل کہتے ہیں کہ محمدؓ بن مسلمۃ اور ابواسید اور ابوحمید اور سہل بن سعد جمع ہوئے تو انہوں نے نبی ﷺ کی نماز کا ذکر کیا ابوحمید نے کہا: "میں تم سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کو جانتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے اور اپنے ہاتھوں کو بلند کرتے اور جس وقت رکوع کے لئے اللہ اکبر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے۔ پھر رکوع کرتے اور اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے۔ گویا کہ انہیں پکڑے ہوئے ہوں اور اپنے ہاتھ تانت کی طرح سیدھے کرتے۔ انہیں اپنے پہلوؤں سے الگ رکھتے اور سر کو نہ زیادہ جھکاتے اور نہ زیادہ اٹھاتے۔"

فوائد:....... (۱) یہ رکوع کی صفات کی جامع حدیث ہے کہ رکوع میں بازو تان کر انہیں پہلوؤں سے جدا کر کے رکھا جائے گا (۲) سر کو برابر نہ زیادہ جھکا اور نہ زیادہ اٹھا رکھا جائے گا۔

[71]...... بَاب الْقَوْلِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ
رکوع سے سر اٹھانے کے بعد کی دعا کا بیان

1347۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ..........

---

❶ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب تطويل القراءة (1811) وابو داؤد كتاب الصلاة، باب ما يقول الرجل فى ركوعه وسجوده (871)   ❷ حسن

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ فَإِذَا رَكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُودِ۔ ❶

سالم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر اٹھاتے۔ اور جب رکوع کرتے تو اسی طرح کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو اسی طرح کرتے اور کہتے: ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ'' اور سجدہ میں ایسا نہ کرتے۔

فوائد:...... (۱) قومہ میں پڑھی جانے والی دعا تین طرح آتی ہے (۱) اللّٰھم ربنا و لك الحمد (۲) ربّنا و لك الحمد (۳) ربّنا لك الحمد۔ جیسا کہ آگے احادیث میں وضاحت آرہی ہے (۲) ''سجدوں میں ایسا نہیں کرتے'' سے مراد رفع الیدین ہے۔

1348۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔ ❷

عبداللہؓ بن عمر نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔ مگر انہوں نے صرف ''ربنا و لَكَ الْحَمْدُ'' کہا۔

فوائد:...... یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اللھم کے الفاظ ذکر نہیں کیے لہٰذا یہ دونوں طرح ہی درست ہے۔

1349۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ....

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ وَإِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔ ❸

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب امام 'سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ' کہے تو تم 'رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ' کہو۔''

فوائد:...... اس کا یہ مطلب نہیں کہ امام تحمید نہیں کہے گا اور مقتدی تسمیع جیسا کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مذہب ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ امام جب منتقل ہوتا ہوا ''سمع اللہ ......'' کے الفاظ ادا کرے گا تو مقتدی کھڑا ہونے کے بعد اس کے جواب میں ''ربنا ولك ......'' کے الفاظ ادا کرے گا یہ

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الصلاة باب استحباب رفع الیدین (859) وابو داؤد، کتاب الصلاة، باب رفع الیدین فی الصلاة (722)

❷ صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

❸ صحیح (1291) میں مطولاً گزر چکی ہے۔

صورت ''ولا الضّالین'' والی بنتی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ امام کے جواب میں ''آمین'' کہو اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ﷺ ولا الضالین اور امام '' آمین'' نہیں کہے گا بلکہ مراد ہے اس امام کے جواب میں آپ نے یہ کہنا ہے یہی موقف احمد ابو یوسف ،محمد اور جمہور کا ہے (فتح) لہٰذا مقتدی بھی '' سمع اللہ'' کے الفاظ کہے گا اور امام '' ربنا و لك ...... (واللہ اعلم)

1350۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ ۔[1]

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''امام صرف اس لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ 'اللہ اکبر' کہے تو تم بھی 'اللہ اکبر' کہو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔ جب وہ 'سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ' کہے تو تم 'اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ' کہو جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔''

1351۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ ....

عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا وَسَنَّ لَنَا سُنَّتَنَا قَالَ أَحْسَبُهُ قَالَ إِذَا أُقِيمَتْ الصَّلَاةُ فَلْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ يُجِبْكُمْ اللَّهُ وَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا

ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا تو ہمیں ہماری نماز سکھلائی اور ہمارے لئے ہمارے (عبادت کے) طریقے بیان کئے ابوموسیٰ کہتے ہیں۔ میرا خیال ہے آپ نے فرمایا: ''جب نماز کھڑی ہو تو تم میں سے کوئی تمہاری امامت کرے جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب وہ 'غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ' کہے تو تم آمین کہو اللہ تمہاری دعا قبول کرے گا

---

[1] متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب اقامة الصف من تمام الصلاة (722) و مسلم، کتاب الصلاة، باب ائتمام المأموم بالا مام (929)

وَارْكَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ أَوْ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ۔ ❶

اور جب وہ اللہ اکبر کہے اور رکوع کرے تو تم بھی اللہ اکبر کہہ کر رکوع کرو۔ کیونکہ امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹھاتا ہے۔'' اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ اسی کے بدلہ میں ہے (امام جتنی دیر پہلے رکوع میں جاتا اور پھر سر اٹھاتا ہے تم اتنی دیر بعد رکوع میں جاتے اور بعد میں سر اٹھاتے ہو) اور جب وہ 'سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ' کہے تو تم 'اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ' کہو یا آپ ﷺ نے 'رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ' فرمایا۔'' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان سے 'سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ' فرمایا ہے۔

1352۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَزَعَةَ..........

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ ❷

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو کہتے: ''اے ہمارے رب سب تعریفیں تیری ہیں آسمان اور زمین بھر کر اور اس کے بعد تیری مشیت کے مطابق بھر کر، اے تعریف والے اور بزرگی والے، جو بندے نے کہا وہ اس سے زیادہ حقدار ہے۔ ہم سب تیرے غلام ہیں۔ اے اللہ! جسے تو دے دے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جس سے تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں ہے۔ اور بزرگی والے کو بزرگی تجھ سے کوئی نفع نہیں دے گی۔''

فوائد:...... مسلک اہل حدیث کی صداقت اور عقیدہ توحید کی عظمت کو سمجھنے کے لیے آپ ﷺ کی

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب التشهد فى الصلاة(902) وابو داؤد كتاب الصلاة، باب التشهد(972)

❷ متفق عليه: البخارى، كتاب تقصير الصلاة، باب صلاة القاعد(1114) ومسلم، كتاب الصلاة، باب مايقول اذا رفع رأسه من الركوع(1071)

دعاؤں پر غور کرنا چاہیے اور اہل حدیثوں کے تمام عقائد آپ ﷺ کی روزمرہ دعاؤں سے ثابت ہوتے ہیں اور عقیدہ توحید کی ایک مشق آپ ﷺ کی دعاؤں سے نمایاں ہوتی ہے عقیدہ توحید کی حامل کیا ہی زبردست دعا ہے جیسا کہ حمد و ثناء کے آخر میں ہے اللہ جس سے تو روک لے اسے دے کوئی نہیں سکتا اور جسے دینے پہ آئے اس سے روک نہیں سکتا اور تیرے ہاں کسی بزرگ کی بزرگی کام نہیں آتی۔ اللہ کے رسول ﷺ سے بڑھ کر دنیا میں کون بزرگ ہوسکتا ہے لہٰذا اپنے چچا ابو طالب کی ہدایت کی سرتوڑ کوشش کرتے ہیں لیکن دربار خداوندی میں منظوری نہیں ہوتی چنانچہ وہ مشرک ہی فوت ہوجاتا ہے اور ارشاد خداوندی ہوتا ہے ''آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے'' چہ جائیکہ یہ پیر فقیر روحوں کے تھیلے چھین لیں منشاء الٰہی کے برعکس کام کرتے پھریں۔ (تدبّر وا فهم)

1353۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُونَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ....

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ قِيلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ تَأْخُذُ بِهِ قَالَ لَا وَقِيلَ لَهُ تَقُولُ هٰذَا فِي الْفَرِيضَةِ قَالَ عَسَى وَقَالَ كُلُّهُ طَيِّبٌ۔ [1]

علی رضی اللہ عنہ بن ابوطالب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے: ''سن لیا اللہ نے اس شخص کی بات کو جس نے اس کی تعریف کی۔ اے ہمارے رب تیرے لئے ہی تعریف ہے۔ آسمان و زمین بھرے ہوئے اور وہ چیز بھری ہوئی ان دونوں (آسمانوں و زمین) کے درمیان ہے اور وہ چیز بھری ہوئی جو تو چاہے۔'' عبداللہ سے کہا گیا: کیا آپ بھی اسے اختیار کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ''نہیں۔'' ان سے کہا گیا: فرض میں یہ پڑھنے کے آپ قائل ہیں؟ انہوں نے کہا: ''ہوسکتا ہے۔ اور کہا: سب دعائیں اچھی ہیں۔''

فوائد:...... لہٰذا یہ ثابت دعائیں بدل بدل کر پڑھتے رہنا چاہیے تا کہ ان فضائل سے بندہ محروم نہ رہے اور ان مختلف دعاؤں میں جو معرفت الٰہی اور عظمت خداوندی کے شہ پارے ہیں ان کا علم ہو، نیز عقیدہ اہل حق پر کھنے کے لیے آپ کی ادعیہ کو معیار بنائیں ان شاء اللہ عقیدہ توحید کی بڑائی نصیب ہوگی اور گمراہی

[1] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الدعاء فى صلاة الليل وقيام (771)

کے دروازے بند ہوں گے۔

[72]...... بَاب النَّهْيِ عَنْ مُبَادَرَةِ الْأَئِمَّةِ بِالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ
رکوع وسجود میں امام سے جلدی کرنے کی ممانعت

1354۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ ....

عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنِّي قَدْ بَدَّنْتُ فَلَا تَسْبِقُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ فَإِنِّي مَهْمَا أَسْبِقْكُمْ حِينَ أَرْكَعُ تُدْرِكُونِي حِينَ أَرْفَعُ وَمَهْمَا أَسْبِقْكُمْ حِينَ أَسْجُدُ تُدْرِكُونِي حِينَ أَرْفَعُ۔❶

معاویہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں کمزور ہو گیا ہوں تم رکوع وسجود میں مجھ سے جلدی نہ کرو، کیونکہ رکوع کرتے وقت جتنا تم سے پہلے میں جھکوں گا تو سر اٹھاتے وقت تم مجھے پا لو گے۔ اسی طرح کا عمل سجدہ میں بھی ہوگا۔ یعنی جتنا پہلے سجدہ میں جاؤں گا تو مجھے پا لو گے جب میں سر اُٹھاؤں گا۔

1355۔ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ أَوْ أَلَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ أَوْ صُورَتَهُ صُورَةَ حِمَارٍ۔❷

محمد بن زیاد کہتے ہیں کہ میں نے ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم سے کوئی اس بات سے نہیں ڈرتا کہ جب وہ امام سے پہلے اپنا سر اٹھائے تو اللہ اس کے سر کو گدھے کا سر یا اس کی صورت کو گدھے کی صورت بنا دے۔''

فوائد:...... امام سے پہل کرنے سے انتہائی احتیاط کرنی چاہیے وعید سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ انتہائی قبیح حرکت اور برا عمل ہے مگر آج کل اس کے کرنے والے زیادہ ہیں۔

1356۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا الْمُخْتَارُ بْنُ فُلْفُلٍ ....

---

❶ حسن: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب یومر به المأموم من اتباع الامام (619) وابن ماجه، کتاب اقامة الصلاة، باب النهی ان یسبق (963)

❷ متفق علیه: البخاری، کتاب الأذان، باب اثم من یرفع رأسه قبل الإمام (691) ومسلم، کتاب الصلاة، باب تحریم سبق الإمام برکوع (962)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَثَّهُمْ عَلَى الصَّلَاةِ وَنَهَاهُمْ أَنْ يَسْبِقُوهُ إِذَا كَانَ يَؤُمُّهُمْ بِالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَأَنْ يَنْصَرِفُوا قَبْلَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلٰوةِ وَقَالَ إِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِي وَأَمَامِي۔ ❶

انس رضی اللہ عنہ بن مالک کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے لوگوں کو نماز کی رغبت دلائی اور انہیں اس بات سے منع کیا کہ جب آپ ان کی امامت کریں تو وہ آپ سے پہلے رکوع وسجود کریں۔ اور آپ کے نماز سے فارغ ہونے سے پہلے فارغ ہو جائیں۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہیں اپنے پیچھے اور آگے سے دیکھتا ہوں۔''

فوائد:...... (۱) امام کی فراغت سے قبل فارغ ہونا نماز کے باطل ہونے کا سبب ہے کیونکہ جب امام سلام نہ پھیرے اور مقتدی پہلے پھیر دے گے تو لازماً نماز باطل ہو جائے گی اسی طرح سلام کے علاوہ بقیہ ارکان میں پہل بھی نماز کو باطل کر دینے کا باعث ہے۔ یہ عجیب ہے طبیعت ہے کہ جب امام سے قبل بندہ فارغ نہیں ہوسکتا تو ایسے ہی بلا وجہ جلدی حماقت کے سوا کیا ہوسکتی ہے یہ تو ایسے ہی ہے کہ بندہ ریل گاڑی کے ڈبوں میں دوڑ لگا دے کہ پہلے اسٹیشن پر پہنچ جاؤں۔ (۲) آپ ﷺ کے پیچھے سے دیکھنے کے متعلق مختلف اقوال ہیں کچھ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ مہر نبوت سے دیکھتے تھے کچھ کہتے ہیں کہ پیچھے باریک سی آنکھیں تھیں بعض کے نزدیک سامنے ہی شیشے کی مانند نظر آجاتا تھا۔ بہرحال زیادہ موشگافیوں سے بہتر یہی ہے کہ ایمان بالغیب رکھا جائے کیفیت وہیئت اللہ بہتر جانتا ہے آپ دیکھتے ضرور تھے۔ (واللہ اعلم)

[73]...... بَاب السُّجُودِ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَكَيْفَ الْعَمَلُ فِي السُّجُودِ

سات اعضاء پر سجدہ کرنا اور سجدہ میں کیا کرنا چاہیے

1357۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ............

سَمِعْتُ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ نَبِيُّكُمْ ﷺ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ وَأُمِرَ أَنْ لَا يَكُفَّ شَعَرًا وَلَا ثَوْبًا قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِيهِ مَرَّةً أُخْرَى قَالَ أُمِرْتُ بِالسُّجُودِ وَلَا أَكُفَّ شَعَرًا وَلَا

طاؤس کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ''تمہارے نبی کو حکم ہوا ہے کہ سات اعضاء پر سجدہ کریں اور اس بات کا بھی حکم ہوا ہے کہ بال اور کپڑے نہ سمیٹے۔'' شعبہ کہتے ہیں: ''عمرو بن دینار نے دوسری بار یہ حدیث مجھ سے یوں بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے حکم ہوا ہے کہ سجدہ

---

❶ صحيح: ابو داؤد كتاب الصلاة، باب فيمن ينصرف قبل الإمام (624) ومسلم، كتاب الصلاة، باب تحريم سبق الإمام بركوع أو سجود (426)

ثَوْبًا ۔❶ کرتے ہوئے اپنے بال اور کپڑے نہ سمیٹوں۔''

فوائد:...... (۱) سات اعضاء سے مراد دو پیر، دو ہاتھ، دو گھٹنے اور ایک پیشانی کی ہڈی ناک بھی اس کے اندر آ جاتا ہے لہٰذا ان اعضاء پر سجدہ کرنا لازم وضروری ہے (۲) دوران نماز کپڑے اور بال سمیٹنے منع ہیں ۔اگلی حدیث میں اس کی وضاحت آرہی ہے۔

1358۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَيَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَا حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ الْجَبْهَةِ قَالَ وُهَيْبٌ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى أَنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكُفَّ الثِّيَابَ وَلَا الشَّعَرَ ۔❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مجھے حکم ہوا ہے کہ میں سات اعضاء پر سجدہ کروں۔ پیشانی پر' وہیب کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اپنے ناک کی طرف اشارہ کیا اور دونوں ہاتھوں' دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کے کناروں اور آپ اپنے بال اور کپڑے نہ سمیٹتے تھے۔

[74]...... بَاب أَوَّلِ مَا يَقَعُ مِنَ الْإِنْسَانِ الْأَرْضَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ

انسان جب سجدہ کرنے کا ارادہ کرے تو زمین پر پہلے کون سے اعضاء رکھے؟

1359۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ ۔❸

وائل بن حجر کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو آپ اپنے گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے زمین پر رکھتے اور جب اٹھنے لگتے تو ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے۔''

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الأذان، باب السجود على سبعة اعظم (809) ومسلم، كتاب الصلاة، باب أعضاء السجود والنهي عن كف (1095)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الأذان، باب السجود على الأنف (812) ومسلم كتاب الصلاة، باب اعضاء السجود والنهي عن كف (1097)

❸ حسن: ابو داؤد، كتاب الصلاة، باب كيف يضع ركبتيه قبل يديه (838) والترمذي كتاب ابواب الصلاة باب ماجاء في وضع الركبتين (268)

فوائد:...... مذکورہ حدیث کو اگرچہ حسین سلیم رحمہ اللہ نے حسن قرار دیا ہے (واللہ اعلم) لہٰذا گھٹنوں کو پہلے رکھنے اور بعد میں اٹھانے کا عمل مرجوح قرار پائے گا جیسا کہ آئندہ صحیح حدیث اس کے مخالف بھی آ رہی ہے۔

1360ـ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ قِيلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ مَا تَقُولُ قَالَ كُلُّهُ طَيِّبٌ وَقَالَ أَهْلُ الْكُوفَةِ يَخْتَارُونَ الْأَوَّلَ. [1]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تمہارا کوئی نماز پڑھے تو ایسے نہ بیٹھے جیسے اونٹ بیٹھتا ہے اور وہ اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھے۔'' عبداللہ سے کہا گیا: ''آپ کی کیا رائے ہے؟'' انہوں نے کہا: ''سب فعل جائز ہیں اور انہوں نے کہا: اہل کوفہ پہلی بات کو اختیار کرتے ہیں۔''

فوائد:...... معلوم ہوا سجدہ جاتے ہوئے پہلے ہاتھ رکھتے ہیں دلائل کی بناء پر یہی بات اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے اگرچہ ابن قیم رحمہ اللہ وغیرہ اس کے خلاف بھی گئے ہیں (واللہ اعلم)

[75]...... بَاب النَّهْيِ عَنِ الِافْتِرَاشِ وَنَقْرَةِ الْغُرَابِ

ہاتھ بچھانے اور کوّے کی طرح ٹھونگے مارنے کی ممانعت

1361ـ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ وَسَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ..........

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اعْتَدِلُوا فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ بِسَاطَ الْكَلْبِ۔ [2]

انس رضی اللہ عنہ بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رکوع میں درمیانی حالت میں رہو اور تمہارا کوئی اپنے بازوؤں کو کتے کی طرح نہ پھیلائے۔''

[1] صحيح : ابو داؤد، كتاب الصلاة، باب كيف يضع ركبتيه قبل يديه (840) والترمذى، كتاب ابواب الصلاة، باب آخر منه (269)

[2] متفق عليه : البخارى، كتاب الأذان، باب لا يفترش ذراعيه فى السجود (822) ومسلم، كتاب الصلاة، باب الاعتدال فى السجود ووضع الكفين (1102)

1362۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ تَمِيمِ بْنِ مَحْمُودٍ ....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِبْلٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ افْتِرَاشِ السَّبُعِ وَنَقْرَةِ الْغُرَابِ وَأَنْ يُوطِنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ كَمَا يُوطِنُ الْبَعِيرُ ۔ ❶

عبدالرحمٰن بن شبل انصاری کہتے ہیں کہ: ''رسول اللہ ﷺ نے درندے کی طرح بازو پھیلانے اور کوے کی طرح ٹھونگے مارنے سے منع کیا۔ اور اس بات سے منع کیا کہ آدمی جگہ مقرر کرے جس طرح اونٹ جگہ مقرر کرتا ہے۔''

فوائد:...... (۱) دوران سجدہ بازوؤں کو زمین پر بچھانا منع ہے (۲) تیزی میں نماز کی ادائیگی مکروہ ہے (۳) مسجد میں کسی ایک مقام کو اپنے لیے خاص کر لینا درست نہیں کیونکہ مسجد کی ہر جگہ سب کے لیے یکساں ہے۔

[76]...... بَاب الْقَوْلِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

دوسجدوں کے درمیان کی دعا

1363۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ..........

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ رَبِّ اغْفِرْ لِي فَقِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ تَقُولُ هَذَا قَالَ رُبَّمَا قُلْتُ وَرُبَّمَا سَكَتُّ ۔ ❷

طلحہ بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ حذیفہ سے بیان کرتے ہیں کہ: نبی ﷺ دوسجدوں کے درمیان کہتے: ''اے میرے رب! مجھے بخش دے۔'' عبداللہ سے کہا گیا: ''آپ بھی اس طرح کہتے ہیں؟'' انہوں نے کہا: ''بعض اوقات کہہ لیتا ہوں بعض اوقات خاموش رہتا ہوں۔''

فوائد:...... سجدوں کے درمیان مذکورہ دعا پڑھنا سنت ہے اسی طرح ابوداؤد ونسائی وغیرھما میں ایک اور دعا مذکور ہے (اللّٰھُمَّ اغفرلِی وارْحَمْنِی واھْدِنِی و عَافِنِی وارزُقْنِی) بعض روایتوں میں مختلف الفاظ بھی آتے ہیں لہٰذا ان مسنون دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہیے۔

---

❶ حسن: ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب صلاة من لا يقيم صلبه (862) والنسائي، کتاب التطبيق، باب النهى عن نقرة الغراب (1111)

❷ صحيح: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب مايقول فى ركوعه وسجوده (873) والنسائي، کتاب التطبيق، باب مايقول فى قيامه ذلك (1068)

[77]...... بَاب النَّهْيِ عَنِ الْقِرَائَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ
رکوع اور سجود میں قراءت سے ممانعت کا بیان

1364۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ أَلَا إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا رَبَّكُمْ وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ ۔[1]

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پردہ اٹھایا تو لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں بنائے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نبوت کی بشارتوں میں سے صرف اچھا خواب باقی رہ گیا جس کو مسلمان دیکھتا ہے یا اسے دکھایا جاتا ہے۔ خبردار! میں رکوع اور سجدہ میں قراءت سے روکا گیا ہوں۔ رکوع میں اپنے رب کی عظمت بیان کرو اور سجدوں کی دعاؤں میں کوشش کرو، وہ (تمہاری دعا) قبول ہونے کے لائق ہے۔''

فوائد:...... (۱) آپ ﷺ کے بعد نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہاں سچا خواب اگر کسی کو آ جائے تو یہ اور بات ہے (۲) رکوع وسجود میں قراءت حرام ہے اس سے نماز ضائع ہو جائے گی (۳) قرآن پڑھنا ثواب کا کام ہے البتہ ایسی جگہیں جہاں شریعت سے قرآن پڑھنا ثابت نہ ہو قراءت گناہ کا باعث بھی بن سکتی ہے (۴) سجدے میں بندہ اللہ کے انتہائی قریب ہوتا ہے چنانچہ انسان جتنا جھکتا جائے گا اتنا ہی رب کے قریب ہوتا جائے گا اس لیے سجدوں میں دعاؤں کا اہتمام ان کی قبولیت کو ممکن کر دینے والا ہے۔

1365۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ سُحَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں رکوع اور سجدہ میں قراءت سے روکا گیا ہوں۔

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب النهی عن القراءة القران (1073) وابوداؤد، کتاب الصلاة، باب فی الدعاء فی الرکوع والسجود (876)

أَوْ سَاجِدٌ فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ ۔ ❶

رکوع میں رب کی عظمت بیان کرو اور سجدے میں دعا کرنے کی کوشش کرو۔ وہ (تمہاری دعا) قبول ہونے کے لائق ہے۔''

[78]...... بَابُ فِي الَّذِي لَا يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ
اس شخص کے متعلق جو رکوع اور سجود پوری طرح نہیں کرتا

1366۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ هُوَ ابْنُ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ ....

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ ۔ ❷

ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس آدمی کی نماز کفایت نہیں کرتی جو رکوع اور سجود میں اپنی پیٹھ سیدھی نہیں کرتا۔''

1367۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَسْوَأُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِي يَسْرِقُ صَلَاتَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَسْرِقُ صَلَاتَهُ قَالَ لَا يُتِمُّ رُكُوعَهَا وَلَا سُجُودَهَا۔ ❸

عبداللہ بن قتادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''برا چور وہ ہے جو اپنی نماز کی چوری کرتا ہے۔'' لوگوں نے کہا: ''اے اللہ کے رسولؐ! وہ اپنی نماز میں کیسے چوری کرتا ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو رکوع اور سجدے کو پوری طرح نہیں کرتا۔''

1368۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ..........

رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَكَانَ رِفَاعَةُ وَمَالِكٌ ابْنَيْ رَافِعٍ أَخَوَيْنِ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ

رفاعہؓ بن رافع اور رفاعہ اور مالک رافع کے بیٹے ہیں۔ وہ دونوں بھائی اہل بدر سے ہیں انہوں نے کہا: ''ایک دفعہ ہم

---

❶ صحیح: سابقہ ہی مکرر آئی ہے۔

❷ صحیح: ابو داؤد کتاب الصلاة باب صلاة من لايقيم صلبه (855) والترمذى كتاب أبواب الصلاة، باب ماجاء فيمن لا يقيم صلبه فى الركوع (265)

❸ اسناده ضعيف ولكن له شواهد۔ اس میں ولید بن مسلم کا عنعنہ ہے۔

بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ حَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَوْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ وَنَحْنُ حَوْلَهُ شَكَّ هَمَّامٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَصَلَّى فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْكَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلَّى وَجَعَلْنَا نَرْمُقُ صَلَاتَهُ لَا نَدْرِي مَا يَعِيبُ مِنْهَا فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَعَلَيْكَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ قَالَ هَمَّامٌ فَلَا أَدْرِي أَمَرَهُ بِذَلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ الرَّجُلُ مَا أَلَوْتُ فَلَا أَدْرِي مَا عِبْتَ عَلَيَّ مِنْ صَلَاتِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهَا لَا تَتِمُّ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ حَتَّى يُسْبِغَ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَغْسِلُ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَيَمْسَحُ بِرَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُكَبِّرُ اللَّهَ وَيَحْمَدُهُ ثُمَّ يَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا أَذِنَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِيهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْكَعُ فَيَضَعُ كَفَّيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ

رسول اللہ ﷺ کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے یا رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اور ہم آپ کے ارد گرد تھے۔ ھمام کو شک ہوا ہے۔ ایک آدمی آیا اور قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے لگا۔ جب اس نے اپنی نماز پوری کر لی تو اس نے آ کر رسول اللہ ﷺ کو اور لوگوں کو سلام کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وعلیک واپس جا اور نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔'' وہ آدمی واپس جا کر نماز پڑھنے لگا اور ہم چرائی ہوئی نظروں سے اس کی نماز کو دیکھنے لگے اور ہم نہیں سمجھ سکے کہ وہ اس میں کیا کمی کرتا ہے۔ جب اس نے اپنی نماز پوری کی تو اس نے آ کر رسول اللہ ﷺ اور لوگوں کو سلام کیا تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ''وعلیک' واپس جا اور نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔'' ھمام کہتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ اسے دو بار یا تین بار حکم کیا گیا۔ اس آدمی نے کہا: ''میں نے کمی تو نہیں کی اور میں نہیں جانتا کہ آپ نے میری نماز میں کیا عیب دیکھا؟'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی کی نماز پوری نہیں ہوتی حتی کہ وہ اس طرح وضو کرے جس طرح اللہ عزوجل نے اسے حکم دیا ہے وہ اپنے چہرے اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوئے اور اپنے سر کا مسح کرے اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک دھوئے پھر اللہ کی بڑائی بیان کرے اور اس کی تعریف کرے پھر قرآن میں سے اس قدر پڑھے جو اللہ نے اسے اس کے متعلق اجازت دی۔ پھر اللہ اکبر کہے اور رکوع کرے۔ پھر اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھے حتی

حَتّٰى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ وَتَسْتَرْخِيَ وَيَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَيَسْتَوِي قَائِمًا حَتّٰى يُقِيمَ صُلْبَهُ فَيَأْخُذَ كُلُّ عَظْمٍ مَأْخَذَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَسْجُدُ فَيُمَكِّنُ وَجْهَهُ قَالَ هَمَّامٌ وَرُبَّمَا قَالَ جَبْهَتَهُ مِنَ الْأَرْضِ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ وَتَسْتَرْخِيَ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَسْتَوِي قَاعِدًا عَلٰى مَقْعَدِهِ وَيُقِيمُ صُلْبَهُ فَوَصَفَ الصَّلَاةَ هٰكَذَا أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ حَتّٰى فَرَغَ لَا تَتِمُّ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ حَتّٰى يَفْعَلَ ذٰلِكَ۔ [1]

کہ اس کے جوڑ اطمینان سے ٹھہر جائیں پھر وہ 'سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ' کہے۔ پھر سیدھا کھڑا ہو جائے۔ حتی کہ اس کی پیٹھ سیدھی ہو جائے۔ اور ہر ہڈی اپنی جگہ پر قرار پکڑے پھر اللہ اکبر کہے اور سجدہ کرے اور اپنے چہرے کو ٹکائے۔'' ہمام کہتے ہیں: بعض دفعہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی پیشانی کو زمین پر رکھے حتی کہ اس کے جوڑ اطمینان پکڑیں اور ڈھیلے پڑ جائیں اور پھر اللہ اکبر کہے اور اپنی پیٹھ پر بیٹھ جائے اور اپنی پیٹھ کو سیدھا کرے۔ اسی طرح چار رکعتیں بیان کیں حتی کہ فارغ ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی کی نماز پوری نہیں ہوگی حتی کہ وہ اس طرح کرے۔''

فوائد:...... (۱) یہ حدیث مسئی الصلاۃ (غلط نماز پڑھنے والا) کے نام سے مشہور ہے (۲) مسئی الصلاۃ خلاد رضی اللہ عنہ بن رافع بیان کیے جاتے ہیں دیکھیے (ابوداؤد) (۳) نماز میں اطمینان واجب ہے جیسا کہ احناف سے امام طحاوی رحمہ اللہ بھی اس کے قائل ہیں (۴) غلطی بتائے بغیر تنبیہ درست ہے (۵) تلامذہ کے ذہن میں بات کو راسخ کرنے کے لیے مختلف انداز اپنانا تعلیم کے لیے لازم ہے (۶) ''ثُم یَقْرا من القرآن مَا أَذِنَ الله'' سے فاتحہ کی فرضیت کا انکار درست نہیں کیونکہ اسی حدیث کی ایک سند میں ''ثُم اِقرَا بامّ القران'' کے لفظ بھی آتے ہیں کہ پھر سورۃ فاتحہ پڑھو (۷) پھر آپ ﷺ نے رکوع کے بارے بتایا کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ جائے اور پشت سیدھی ہو جائے اس سے ان لوگوں کا رد ہوتا ہے جو کہ رکوع جھکنے کو کہتے ہیں اس لیے پشت کو ذرا سا خم دینا ہی کافی ہے (۸) آخر میں صراحتاً مذکور ہے ایسا کئے بغیر کسی کی نماز پوری نہیں ہوتی جو کہ اطمینان کے وجوب کی دلیل ہے۔ یاد رہے! احناف صرف اہل حدیث کی ضد میں جلسہ استراحت کی سنت کے تارک ہیں۔

---

[1] صحيح: ابو داؤد، كتاب الصلاة، باب صلاة من لا يقيم صلبه (858) والنسائي، كتاب التطبيق، باب الرخصة في ترك الذكر في السجود (1135)

[79]...... بَاب التَّجَافِي فِي السُّجُودِ
سجدہ میں بازو علیحدہ رکھنے کے متعلق

1369۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ نُعَيمٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ ....

عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَجَدَ جَافَى حَتَّى يَرَى مَنْ خَلْفَهُ وَضَحَ إِبِطَيْهِ ۔❶

میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ جب سجدہ کرتے تو بازو علیحدہ رکھتے حتی کہ آپ کے پیچھے والا شخص آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ سکتا تھا۔

1370۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ ....

عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ جَافَى حَتَّى لَوْ شَائَتْ بَهْمَةٌ تَمُرُّ تَحْتَهُ لَمَرَّتْ ۔❷

میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو ہاتھ الگ رکھتے حتی کہ اگر کوئی بکری کا بچہ آپ کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو گزر جاتا۔''

1371۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ ....

عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ خَوَّى بِيَدَيْهِ يَعْنِي جَنَّحَ حَتَّى يُرَى وَضَحُ إِبْطَيْهِ مِنْ وَّرَائِهِ وَإِذَا قَعَدَ اطْمَأَنَّ عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى ۔❸

نبی ﷺ کی بیوی میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ: ''رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنے بازوؤں کو علیحدہ رکھتے یعنی کہ پہلوؤں سے حتی کہ آپ کے پیچھے سے آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی اور جب بیٹھتے تو اپنی بائیں ران پر اطمینان سے بیٹھتے۔''

فوائد:...... (۱) سجدے میں بازو کو پہلوؤں سے الگ کھول کر رکھا جائے گا (۲) سجدوں کے درمیان یا تشہد میں بائیں ران کو بچھا کر اس پر بیٹھنا مستحب ہے۔

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب ما يجمع صفة الصلاة (1109) وابو داؤد، كتاب الصلاة، باب صفة السجود (898)

❷ صحيح مسلم، كتاب الصلاة باب ما يجمع صفة الصلاة (1108) وابو داؤد، كتاب الصلاة، باب صفة السجود (898)

❸ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب مايجمع صفة الصلاة (1108) وابو داؤد، كتاب الصلاة، باب صفة السجود (898)

[80]...... بَاب قَدْرُ كَمْ كَانَ يَمْكُثُ النَّبِيّ ﷺ بَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ

نبی ﷺ اپنے سر اٹھانے کے بعد کتنی دیر ٹھہرتے

1372- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ....

حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ رُكُوعُهُ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَسُجُودُهُ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ ـ (1)

براء کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا رکوع اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد کا وقت' آپ کا سجدہ اور دوسجدوں کے بعد کا وقفہ تقریباً برابر ہوتا۔

فوائد:...... اس حدیث میں حنفیہ وبریلویہ کا رد ہے جو رکوع اور سجدے سے سر اٹھاتے ہی فوراً زمین پر دے مارتے ہیں آپ ﷺ اتنی دیر ٹھہرتے کے اس دوران دعائیں پڑھنے جن کا ذکر پیچھے گزر چکا ہے۔

1373- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ حُمَيْدٍ الْوَزَّانِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ....

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَمَقْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَاتِهِ فَوَجَدْتُ قِيَامَهُ وَرَكْعَتَهُ وَاعْتِدَالَهُ بَعْدَ الرَّكْعَةِ فَسَجْدَتَهُ فَجِلْسَتَهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فَسَجْدَتَهُ فَجِلْسَتَهُ بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَالِانْصِرَافِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد هِلَالُ بْنُ حُمَيْدٍ أُرَى أَبُو حُمَيْدٍ الْوَزَّانُ ـ (2)

براء کہتے ہیں کہ: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کی نماز میں دیکھا تو میں نے آپ کا قیام' آپ کا رکوع اور رکوع کے بعد کا قیام اور دونوں سجدوں کے درمیان آپ کے جلسے اور سجدے اور سلام پھیرنے اور اپنی جگہ سے اٹھنے کے درمیان آپ کے جلسے کو تقریباً برابر پایا'' ابومحمد کہتے ہیں: ''میرا خیال ہے جو ہلال بن حمید ہے وہ ابوحمید وزان ہے۔''

[81]...... بَاب السُّنَّةِ فِيمَنْ سُبِقَ بِبَعْضِ الصَّلَاةِ

اس شخص کے طریقہ کے متعلق جس کی نماز کا کچھ حصہ فوت ہو گیا ہو

1374- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبَّادُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَحَمْزَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّهُمَا ....

(1) متفق عليه: البخاری، كتاب الأذان، باب حد أتمام الركوع والاعتدال (792) ومسلم، كتاب الصلاة، باب اعتدال اركان الصلاة وتخفيفها فی ؟(1058)

(2) صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

سَمِعَا الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَقْبَلَ وَأَقْبَلَ مَعَهُ الْمُغِيرَةُ ابْنُ شُعْبَةَ حَتّٰى وَجَدُوا النَّاسَ قَدْ أَقَامُوا الصَّلَاةَ صَلَاةَ الْفَجْرِ وَقَدَّمُوا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ يُصَلِّي بِهِمْ فَصَلَّى بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَصَفَّ مَعَ النَّاسِ وَرَاءَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَلَّى فَفَزِعَ النَّاسُ لِذٰلِكَ وَأَكْثَرُوا التَّسْبِيحَ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاتَهُ قَالَ لِلنَّاسِ قَدْ أَصَبْتُمْ أَوْ قَدْ أَحْسَنْتُمْ ـ[1]

عروۃ بن مغیرہ اور حمزہ بن مغیرہ دونوں نے مغیرہ بن شعبہ کو یہ بتاتے ہوئے سنا کہ: ''رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ کے ساتھ مغیرہ بن شعبہ بھی آئے۔حتی کہ لوگوں کو صبح کی نماز میں کھڑا ہوا پایا اور عبدالرحمٰن بن عوف انہیں نماز پڑھا رہے تھے۔تو عبدالرحمٰن نے فجر کی ایک رکعت رسول اللہ ﷺ کے آنے سے پہلے انہیں پڑھا دی پھر رسول اللہ ﷺ آئے تو عبدالرحمٰن دوسری رکعت میں لوگوں کے ساتھ صف میں کھڑے ہو گئے جب عبدالرحمٰن نے سلام پھیرا تو رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو لوگ گھبرا گئے اور انہوں نے کثرت سے سبحان اللہ کہا جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی نماز پوری کر لی تو لوگوں سے فرمایا: ''تم نے اچھا کام کیا۔''

فوائد:...... (۱) عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ امام الانبیاء ﷺ نے انکے پیچھے نماز ادا کی (۲) صحابہ رضی اللہ عنہم کو جب معلوم ہوتا کہ آپ ﷺ موجود ہیں اور نماز پڑھائیں گے تو وہ آخر تک آپکا انتظار کرتے جیسے کہ عشاء کی نماز کے ذکر میں پیچھے گزر چکا ہے یہاں معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے سمجھا کہ آپ ﷺ کہیں دور نکل گئے ہیں اور شاید وقت کے اندر نہ آئیں کیونکہ یہ غزوہ تبوک کا واقعہ ہے اور آپ مغیرۃ رضی اللہ عنہ کے ساتھ قضائے حاجت کے لیے گئے تھے (دیکھیے مسلم)

1375ـ أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ ....

الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ فَانْتَهَيْنَا إِلَى

مغیرہؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں کے پاس پہنچے تو وہ نماز میں

[1] متفق عليه : البخاری، كتاب اللباس، باب جبة الصوف فى الغزو (5799) ومسلم، كتاب الصلاة، باب تقديم الجماعة من يصلى بهم (951)

الْقَوْمِ وَقَدْ قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ يُصَلِّي بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَقَدْ رَكَعَ بِهِمْ فَلَمَّا أَحَسَّ بِالنَّبِيِّ ﷺ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَوْمَى إِلَيْهِ بِيَدِهِ فَصَلَّى بِهِمْ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَقُمْتُ فَرَكَعْنَا الرَّكْعَةَ الَّتِي سُبِقْنَا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَقُولُ فِي الْقَضَاءِ بِقَوْلِ أَهْلِ الْكُوفَةِ أَنْ يَجْعَلَ مَا فَاتَهُ مِنَ الصَّلَاةِ قَضَاءً ۔❶

کھڑے تھے عبدالرحمٰن بن عوف انہیں نماز پڑھا رہے تھے۔ اور لوگوں کے ساتھ رکوع میں تھے جب انہوں نے نبی ﷺ کی آمد کو محسوس کیا تو پیچھے ہٹنے لگے آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اسے اشارہ کیا کہ انہیں نماز پڑھاتے رہیں۔ جب سلام پھیرا تو نبی ﷺ کھڑے ہو گئے اور میں بھی کھڑا ہو گیا۔ اور ہم نے وہ رکعت پڑھی جو ہم سے فوت ہو گئی تھی۔'' ابومحمد کہتے ہیں: ''میں نماز کا فوت شدہ حصے کو پورا کرنے میں اہل کوفہ کے قول کا قائل ہوں کہ نماز کا فوت شدہ حصہ آخر قرار دیا جائے۔''

فوائد:...... (۱) عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ چونکہ ایک رکعت پڑھا چکے تھے اس لیے آپ ﷺ نے آگے ہونا مناسب نہ سمجھا کہ اس سے نماز کی ترتیب میں حرج واقع ہوتا ورنہ آپ ﷺ کے آگے ہونے میں کوئی چیز مانع نہ تھی جس طرح کہ آپ ﷺ مرض الموت میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں آ کر بیٹھ گئے تھے (۲) نماز میں گزرنے والی رکعت پوری کی جائے گی یا اس کی قضائی دی جائے گی تو صحیح یہی ہے کہ امام کے ساتھ ملنے والی رکعت پہلی شمار کر کے بقیہ پوری کی جائے گی تفصیل کے لیے سابقہ (1319) نمبر حدیث ملاحظہ کیجئے۔

[82]...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي السُّجُودِ عَلَى الثَّوْبِ فِي الْحَرِّ وَالْبَرْدِ
گرمی اور سردی میں کپڑے پر سجدہ کرنے کی اجازت کے متعلق

1376۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا غَالِبٌ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ............

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ جَبْهَتَهُ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ ۔❷

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سخت گرمی میں نماز پڑھتے تھے جب ہم میں سے کوئی شخص زمین پر پیشانی رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا تھا وہ اپنے کپڑے کو بچھاتا اور اس پر نماز پڑھتا۔''

❶ صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب المسح على الناصية (274)(81)

❷ متفق عليه : البخاري، كتاب الصلاة، باب السجود على الثوب فى شدة الحر (385) ومسلم، كتاب المساجد باب استحباب تقديم الظهر فى اوّل الوقت (1406)

فوائد:...... معلوم ہوا نماز کی ادائیگی کے لیے ننگی زمین کا ہونا ضروری نہیں بلکہ کپڑے و چٹائی وغیرہ پر بھی نماز ادا کی جاسکتی ہے۔

[83]...... بَاب الْإِشَارَةِ فِي التَّشَهُّدِ
تشہد میں اشارہ کے متعلق

1377- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ .... عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَدْعُو هٰكَذَا فِي الصَّلَاةِ وَأَشَارَ ابْنُ عُيَيْنَةَ بِإِصْبَعِهِ وَأَشَارَ أَبُو الْوَلِيدِ بِالسَّبَّاحَةِ ۔ ❶

عبداللہؓ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو نماز میں اس طرح دعا کرتے ہوئے دیکھا۔ اور ابن عیینہ نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا اور ابو ولید نے اپنی سبابہ انگلی سے اشارہ کیا۔''

1378- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ .... عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا قَعَدَ فِي آخِرِ الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَنَصَبَ إِصْبَعَهُ۔ ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب نماز کے آخر میں بیٹھتے تو اپنے بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر رکھتے اور دائیں ہاتھ کو دائیں گھٹنے پر رکھتے اور اپنی انگلی کو اٹھاتے۔''

فوائد:...... (۱) تشہد میں انگلی کو اٹھا کر رکھا جائے گا (۲) دوران تشہد انگلی کو حرکت دینے کے بارے بھی دلیل ملتی ہے جیسا کہ امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ اشارہ کرتے مگر حرکت میں کثرتِ تکرار نہ ہوتا تھا (نیل الاوطار)

[84]...... بَاب فِي التَّشَهُّدِ
تشہد کے متعلق

1379- حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ ....

❶ حسن: ابو داؤد، كتاب الصلاة، باب الإشارة في التشهد (989) والنسائي، كتاب السهو، باب بسط اليسرى على الركبة (1269)

❷ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب صفة الجلوس في الصلاة (1309) وابو داؤد، كتاب الصلاة، باب الإشارة في التشهد (987)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ قَبْلَ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ السَّلَامُ عَلَى مِيكَائِيلَ السَّلَامُ عَلَى إِسْرَافِيلَ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا جَلَسْتُمْ فِي الصَّلَاةِ فَقُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمُوهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مَا شَاءَ۔❶

عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے ۔تو ہم یہ دعا پڑھتے :''بندوں سے پہلے اللہ پر سلام ہو ۔ جبرائیل علیہ السلام پر سلامتی ہو ، اور میکائیل پر سلامتی ہو ۔ اسرافیل پر سلامتی ہو اور فلاں اور فلاں پر سلامتی ہو۔'' تو رسول اللہ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے، جب تم نماز میں بیٹھوتو یہ دعا پڑھو :'' تمام قولی ، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں ۔اے نبی! تم پر سلامتی ہو اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں اور ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلامتی ہو ۔'' کیونکہ جب تم یہ دعا پڑھو گے تو آسمان اور زمین کے ہر نیک بندے کو پہنچ جائے گی :'' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں ۔'' پھر وہ جو چاہے اور جو پسند کرے وہی دعا پڑھے۔

فوائد:...... (۱) معلوم ہوا تشہد میں مذکورہ دعا پڑھنا ضروری ہے (۲) دعا میں " السلام علیك" آپ ﷺ کے لیے حاضر کی ضمیر استعمال کرنا یہ حکائی ہے جیسا کہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ خود بھی یہ پڑھا کرتے تھے نیز آپ ﷺ کی وفات کے بعد صحابہ نے " السلام علی النبیّ" پڑھنا شروع کر دیا تھا (بخاری) نیز خطاب کبھی حاظر فی الذہن کے لیے بھی ہوتا ہے لہٰذا یہ اہل اہواء کی دلیل بننے کے قابل نہیں ۔اہل بدعت کو شرعی نصوص کے توڑ مروڑ سے پرہیز کرنا چاہیے۔

1380۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ حُرٍّ............

---

❶ متفق علیه : البخاری، كتاب الأذان، باب التشهد فی الآخرة (831) ومسلم، كتاب الصلاة، باب التشهد فی الصلاة (898)

حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُخَيْمِرَةَ قَالَ أَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِي فَحَدَّثَنِي أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ أَخَذَ بِيَدِهِ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِ عَبْدِ اللَّهِ فَعَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلَاةِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ قَالَ زُهَيْرٌ أُرَاهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَيْضًا شَكَّ فِي هَاتَيْنِ الْكَلِمَتَيْنِ إِذَا فَعَلْتَ هَذَا أَوْ قَضَيْتَ فَقَدْ قَضَيْتَ صَلَاتَكَ إِنْ شِئْتَ أَنْ تَقُومَ فَقُمْ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَقْعُدَ فَاقْعُدْ ـ[1]

قاسم بن مخیمرہ بیان کرتے ہیں کہ علقمہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے سے بیان کیا۔ کہ عبداللہ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ کا ہاتھ پکڑا پھر اسے نماز کا تشہد سکھایا کہ: ''تمام قولی' بدنی اور پاکیزہ عبادتیں اللہ کے لئے ہیں۔ اے نبی! تجھ پر سلامتی اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو۔'' زہیر کہتے ہیں: ''میرا خیال ہے انہوں نے بھی کہا میں گواہی دیتا ہوں: ''کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں ان دونوں کلموں میں بھی شک ہوا' جب تم نے اس طرح کرلیا یا تم فارغ ہو گئے تو تمہاری نماز پوری ہوگئی۔ اگر تم کھڑے ہونا چاہو تو کھڑے ہو جاؤ اور اگر تم بیٹھنا چاہو تو بیٹھے رہو۔''

فوائد:...... اخیر عمر میں عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان ہے کہ ''تو نے نماز پوری کرلی'' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک درود اور آخری تشہد واجب ہیں جیسا کہ آگے آرہا ہے۔

[85]...... بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ پر درود پڑھنا

1381ـ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْحَكَمُ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ........ أَبِي لَيْلَى يَقُولُ لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ السَّلَامَ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي

ابولیلیٰ کہتے ہیں کہ کعب بن عجرہ سے میری ملاقات ہوئی انہوں نے کہا: ''کیا میں تجھے ایک تحفہ نہ دوں؟ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم نے کہا: ''ہمیں یہ تو معلوم ہوگیا کہ آپ پر سلام کیسے پڑھیں مگر آپ پر درود

[1] صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

قَالَ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔ ❶

کیسے پڑھیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا تم کہو: ''اے اللہ! محمد ﷺ اور آپ کی آل پر رحمت بھیج جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام کی آل پر رحمت بھیجی بے شک تو تعریف کیا گیا اور بزرگی والا ہے۔ محمد ﷺ پر اور آل محمد پر برکت نازل کر جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل فرمائی بے شک تو تعریف کیا ہوا بزرگی والا ہے۔''

فوائد:...... (۱) صحابہ کا پوچھنا کہ ہم آپ ﷺ پر درود کیسے پڑھیں جب کہ سلام کا ہمیں پتہ چل چکا ہے یہ اصل میں اس آیت کی جانب اشارہ ہے جو ﴿صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ (احزاب:56) اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس آیت سے نماز میں درود وسلام مراد لیا تھا اور آپ ﷺ کے جواب سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ نے اس خیال کی تردید نہیں فرمائی بلکہ اسے برقرار رکھا ہے اور انہیں مذکورہ درود ابراہیمی سکھایا اسی سے علماء وائمہ نے درود کے وجوب کی دلیل لی ہے کہ قرآن میں یہ امر کے صیغہ سے آیا ہے (۲) ''آل'' یہ کسی ذاتی تعلق دار کے لیے استعمال ہوتا ہے ''آل النبی ﷺ'' سے آپ کے رشتے دار مراد ہیں بعض کے نزدیک علمی طور پر آپکے خاص متعلقین مراد ہیں۔ اگر چہ آل قوم وقبیلے اور ساتھیوں پر بھی بولا جاتا ہے مگر یہاں اور اس جیسی دیگر نصوص سے صرف آپ کے خانوادہ کے افراد مراد ہیں اور لفظ آل آپ ﷺ کے اہل بیت ہی کو شامل ہے آل میں ہر امتی یا صحابی کو شامل کرنا ہرگز درست نہیں۔

1382۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ............

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ الَّذِي كَانَ أُرِيَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَجَلَسَ مَعَنَا فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ

عبداللہ رضی اللہ عنہ بن زید انصاری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں نماز کی اذان دکھائی دی تو ابومسعود رضی اللہ عنہ انصاری نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے اور سعد بن عبادۃ کی بیٹھک میں ہمارے ساتھ بیٹھے آپ ﷺ سے بشیر بن سعد نے جو نعمان بن بشیر کے والد ہیں کہا:

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الدعوات، باب الصلاة على النبي ﷺ (6357) ومسلم، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبي ﷺ بعد التشهد (907)

عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ وَهُوَ أَبُو النُّعْمَانِ ابْنُ بَشِيرٍ أَمَرَنَا اللّٰهُ أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ فَصَمَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى تَمَنَّيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ ثُمَّ قَالَ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ ـ [1]

''اے اللہ کے رسول! اللہ نے ہمیں آپ پر درود پڑھنے کا حکم دیا ہے ہم آپ پر درود کیسے پڑھیں؟ تو رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے حتی کہ ہمیں خواہش ہوئی کہ انہوں نے آپ سے نہ پوچھا ہوتا پھر آپ ﷺ نے فرمایا تم کہو:''اے اللہ! محمد ﷺ اور آل محمد پر رحمت بھیج جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام کی آل پر رحمت بھیجی اور محمد ﷺ اور آل محمد پر برکت کر جیسے تو نے ابراہیم علیہ السلام کی آل پر جہاں والوں میں برکت نازل فرمائی ، بے شک تو تعریف کیا ہوا بزرگی والا ہے۔''اور سلام اسی طرح جس طرح تمہیں سکھلایا گیا ہے۔

[86]...... بَابُ الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

تشہد کے بعد کی دعا

1383ـ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ ....

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ أَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَشَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ـ [2]

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص تشہد سے فارغ ہو تو چار چیزوں کی اللہ سے پناہ مانگے: جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور موت اور زندگی کے فتنہ سے اور مسیح دجال کے شر سے۔''

فوائد:...... مذکورہ حدیث میں چار چیزوں سے استفادہ کا حکم اس کے لزوم کی جانب اشارہ کرتا ہے لہٰذا آخر میں یہ دعا بھی ضروری کرنی چاہیے۔

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی ﷺ بعد التشهد (906) وابو داؤد، کتاب الصلاۃ باب الصلاۃ علی النبی ﷺ بعد التشهد (980)

[2] صحیح مسلم، کتاب المساجد باب مایستعاذ منه فی الصلاۃ (1324) والنسائی، کتاب السهو، باب نوع آخر (1309)

1384۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ نَحْوَهُ۔ ❶

محمد بن کثیر اوزاعی سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

[87]...... بَاب التَّسْلِيمِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں سلام پھیرنا

1385۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ............

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَنْ يَسَارِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ۔ ❷

عامرؒ بن سعد اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی دائیں طرف سلام پھرتے حتی کہ آپؐ کے رخسار کی سفیدی دکھائی دیتی پھر دائیں طرف سلام پھیرتے حتی کہ آپ کے رخسار کی سفیدی دکھائی دیتی۔

فوائد:...... معلوم ہوا آپ ﷺ دو جانب سلام پھیرتے اور گردن کو قدرے موڑتے تھے نیز آپ ﷺ سے ایک سلام بھی مروی ہے لہٰذا اہل علم کے نزدیک ایک سلام واجب جب کہ دوسرا مسنون ہے۔

1386۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ وَمَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ............

عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَجُلٍ بِمَكَّةَ فَسَلَّمَ تَسْلِيمَتَيْنِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ أَنَّى عَلِقَهَا وَقَالَ الْحَكَمُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَفْعَلُ ذَلِكَ۔ ❸

ابومعمرؒ کہتے ہیں میں نے مکہ میں ایک آدمی کے پیچھے نماز پڑھی۔ تو اس نے دو سلام پھیرے میں نے عبداللہ سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا: ''اس نے یہ بات کہاں سے سیکھی؟'' حکم کہتے ہیں: ''نبی ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔''

[88]...... بَاب الْقَوْلِ بَعْدَ السَّلَامِ سلام کے بعد کی دعا

1387۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ............

❶ صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

❷ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب السلام للتحليل من الصلاة عند فراغط و كيفية (1315) والنسائى، كتاب السهو باب السلام (1315)

❸ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب السلام للتحليل من الصلاة (581)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَجْلِسُ بَعْدَ الصَّلَاةِ إِلَّا قَدْرَ مَا يَقُولُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۔ (1)

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نماز کے بعد اس قدر بیٹھتے تھے کہ یہ دعا پڑھتے: ''اے اللہ! تو سلامتی والا ہے اور تجھ سے ہی سلامتی ملی ہے اے بزرگی اور عزت والے تو بابرکت ہے۔''

فوائد:...... ثابت ہوا سلام کے بعد اتنی دیر بیٹھتے جتنی دیر میں یہ کلمات کہے جاتے بلکہ اس سے زیادہ بھی آپ ﷺ سے بیٹھنا ثابت ہے۔

1388۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ شَدَّادٍ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ..........

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۔ (2)

ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہونے کا ارادہ کرتے تو تین بار 'استغفر الله' کہتے پھر کہتے: ''اے اللہ! تو سلامتی والا ہے اور تجھ سے ہی سلامتی ملتی ہے اے بزرگی اور عزت والے تو بابرکت ہے۔''

1389۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ..........

الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ أَمْلَى عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فِي كِتَابٍ إِلَى مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

مغیرہ رضی اللہ عنہ بن شعبہ کے منشی وراد کہتے ہیں: مغیرہ نے مجھ سے خط لکھوا کر معاویہ کے پاس بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے: ''اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے اللہ! جسے تو دے دے اسے کوئی روکنے والا

(1) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفة (1334) والترمذى كتاب الصلاة، باب مايقول اذا سلم من الصلاة (298)

(2) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفة (1333) والنسائى، كتاب السهو، باب الاستغفار بعد التسليم (1336)

اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ۔ ❶

نہیں اور جس سے تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں ہے اور کسی عزت والے کی عزت اسے تجھ سے نفع نہ دے سکے گی۔"

[89]...... بَاب عَلَى أَيِّ شِقَّيْهِ يَنْصَرِفُ مِنَ الصَّلَاةِ

نماز سے فارغ ہو کر کس طرف پھرنا چاہیے؟

1390۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ............

عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَا يَجْعَلْ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ نَصِيبًا مِنْ صَلَاتِهِ يَرٰى أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَثِيرًا يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهِ ۔ ❶

اسودؒ کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا: "تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز سے شیطان کے لئے حصہ مقرر نہ کرے وہ لازم سمجھتے ہوئے دائیں طرف نہ پھرے میں نے رسول اللہ ﷺ کو اکثر اپنے بائیں طرف پھرتے ہوئے دیکھا۔"

فوائد:...... (۱) نماز سے فراغت کے بعد امام دونوں طرف پھر سکتا ہے دائیں بھی اور بائیں بھی (۲) جواز والے کام میں کسی ایک کو لازم کر لینا صحابہ اسے شیطانی کام خیال کرتے تھے۔ یاد رہے! دائیں یا بائیں جانب سے مڑ کر اپنا رخ لوگوں کی جانب کرنا چاہیے، بریلویہ اور حنفی آئمہ نے نئی بدعت گھڑ رکھی ہے وہ سلام پھیر کر بائیں جانب مائل ہو کر بیٹھتے ہیں جب کہ یہ عمل خلاف سنت ہے۔

1391۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ ....

سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ ۔ ❷

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے دائیں طرف پھرتے ہوئے دیکھا۔

1392۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ ....

سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ انْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ يَمِينِهِ يَعْنِي فِي

انسؓ بن مالک کہتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنے دائیں طرف پھرتے یعنی کہ نماز میں۔

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب الانتقال، والانصراف عن الیمین والشمال (852) ومسلم، کتاب صلاۃ المسافرین باب جواز لانصراف من الصلاۃ (1636)

❷ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب جواز الانصراف من الصلاۃ (1639) والنسائی، کتاب السھو، باب الانصراف من الصلاۃ (1358)

الصَّلَاةِ۔ ❶

[90]...... بَاب التَّسْبِيحِ فِي دُبُرِ الصَّلَوَاتِ
نماز کے بعد سبحان اللہ کہنا

1393۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِقْلٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَائِشَةَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَهَبَ أَصْحَابُ الدُّثُورِ بِالْأُجُورِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَلَهُمْ فُضُولُ أَمْوَالٍ يَتَصَدَّقُونَ بِهَا وَلَيْسَ لَنَا مَا نَتَصَدَّقُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَفَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا أَنْتَ قُلْتَهُنَّ أَدْرَكْتَ مَنْ سَبَقَكَ وَلَمْ يَلْحَقْكَ مَنْ خَلْفَكَ إِلَّا مَنْ عَمِلَ بِمِثْلِ عَمَلِكَ قَالَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ تُسَبِّحُ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَخْتِمُهَا بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ ❷

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! مال دار لوگ ثواب لے گئے۔ وہ ہماری طرح ہی نمازیں پڑھتے ہیں اور ہماری طرح ہی روزے رکھتے ہیں اور ان کے پاس زائد مال ہے جسے وہ صدقہ کرتے ہیں اور ہمارے پاس (زائد مال) نہیں ہے جو ہم صدقہ کریں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں کیا تمہیں ایسے کلمات نہ سکھلا دوں؟ جب تم کہو گے تو اپنے سے آگے بڑھنے والوں کو پالو گے اور جو تم سے پیچھے رہ گئے ہیں وہ تمہیں نہ پہنچ سکیں گے مگر جو تمہاری طرح کرنے لگیں۔'' ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''میں نے کہا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ!'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ کہو ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہو اور اس دعا کو لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ سے ختم کرو۔''

---

❶ صحیح: سابقہ حدیث ہی مکرر ہے۔

❷ متفق علیه: البخاری، کتاب الأذان، باب الذکر بعد الصلاة (843) و مسلم کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلاة (1346)

فوائد:...... سویں دفعہ ''لا الہ الا اللہ......'' کی بجائے 34 دفعہ اللہ اکبر کا ذکر بھی آتا ہے لہٰذا دونوں ہی مسنون ہیں دیکھیے آئندہ حدیث۔

1394۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ ....

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أُمِرْنَا أَنْ نُسَبِّحَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنَحْمَدَهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنُكَبِّرَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَأُتِيَ رَجُلٌ أَوْ أُرِيَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْمَنَامِ فَقِيلَ أَمَرَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُسَبِّحُوا اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدُوا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرُوا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاجْعَلُوهَا خَمْسًا وَعِشْرِينَ خَمْسًا وَعِشْرِينَ وَاجْعَلُوا مَعَهَا التَّهْلِيلَ فَأُخْبِرَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ افْعَلُوهَا ۔[1]

زیدؓ بن ثابت کہتے ہیں ہمیں حکم دیا گیا کہ: ''ہر نماز کے بعد ۳۳ دفعہ سبحان اللہ، ۳۳ دفعہ الحمد للہ، ۳۴ بار اللہ اکبر کہیں۔'' ایک آدمی لایا گیا یا ایک انصاری آدمی کو خواب میں دکھلایا گیا اس سے کہا گیا: ''کیا تمہیں رسول اللہ ﷺ نے اس بات کا حکم دیا کہ تم ہر نماز کے بعد ۳۳ دفعہ سبحان اللہ، ۳۳ دفعہ الحمد اللہ اور ۳۴ دفعہ اللہ اکبر کہو؟'' اس نے کہا: ''جی ہاں۔'' اس آدمی نے کہا: ''اسے پچیس پچیس بار کرلو اور اس کے ساتھ لا الہ الا اللہ بھی پڑھو۔'' اس بات کی نبی ﷺ کو خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا: ''اسی طرح کرو۔''

فوائد:...... سچا خواب علم نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے ایسا خواب دیکھنے والے کے تقوی وطہارت پر دلالت کرتا ہے اور اگر اس پر قرآن وحدیث کے ساتھ موافقت کی مہر لگ جائے تو یہ اسی طرح قابل عمل ہوتا ہے۔

[91]...... بَاب مَا أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اس چیز کے متعلق جس کا بندے سے قیامت کے دن سب سے پہلے حساب لیا جائے گا

1395۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ زُرَارَةَ ابْنِ أَوْفَى ....

---

[1] صحيح: أخرجه النسائي، كتاب السهو، باب نوع آخر من عدد التسبيح (1349)

عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ الصَّلَاةُ فَإِنْ وَجَدَ صَلَاتَهُ كَامِلَةً كُتِبَتْ لَهُ كَامِلَةً وَإِنْ كَانَ فِيهَا نُقْصَانٌ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِمَلَائِكَتِهِ انْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَأَكْمِلُوا لَهُ مَا نَقَصَ مِنْ فَرِيضَتِهِ ثُمَّ الزَّكَاةُ ثُمَّ الْأَعْمَالُ عَلَى حَسْبِ ذَلِكَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ غَيْرَ حَمَّادٍ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ صَحَّ هَذَا قَالَ إِي۔ ❶

تمیمؓ داری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جس چیز کا بندے سے پہلے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے اگر اس کی نماز پوری پائی گئی تو وہ پوری لکھی جائے گی اگر اس میں کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا میرے بندے کے نوافل دیکھو اور ان کے ساتھ اس کے فرائض کی کمی کو پورا کر دو‘ پھر زکوٰۃ کا حساب ہوگا اسی طرح اور اعمال کا حساب ہوگا۔‘‘ ابومحمد کہتے ہیں: ’’مجھے معلوم نہیں کہ حماد کے علاوہ اس حدیث کو اور کسی نے مرفوع نقل کیا ہو۔‘‘ ابومحمد سے کہا گیا: ’’یہ حدیث صحیح ہے؟‘‘ انہوں نے کہا: ’’نہیں۔‘‘

فوائد:...... (۱) قیامت کو سب سے پہلا سوال نماز کے بارے ہوگا جو اس میں پاس ہوا اس کا بقیہ حساب بھی آسان ہوگا ورنہ تلخیاں مقدر ٹھہریں گی (۲) فرائض کی کمی نوافل کے ذریعے پوری ہوگی اس لیے زیادہ سے زیادہ نوافل کا اہتمام کرنا چاہیے (۳) ایک حدیث میں آتا ہے پہلا سوال خون کے بارے ہوگا تو دونوں میں تطبیق یہ ہے کہ حقوق اللہ میں سب سے پہلے نماز جب کہ حقوق العباد میں خون کے بارے پوچھا جائے گا۔

[92]...... بَاب صِفَةِ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی نماز کا طریقہ

1396۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ............

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَحَدُهُمْ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا لِمَ فَمَا كُنْتَ

محمد بن عمروؒ بن عطاء کہتے ہیں کہ میں نے ابوحمید ساعدی کو یہ کہتے ہوئے سنا جب کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے دس آدمی موجود تھے ان میں سے ایک ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے انہوں نے کہا: ’’میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔‘‘ انہوں نے کہا: ’’کیوں؟ تم رسول

❶ صحيح ابو داؤد، كتاب الصلاة، باب قول النبى ﷺ كل صلاة لا يتمها صاحبها (866) وابن ماجه كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ماجاء فى اول مايحاسب (1426)

أَكْثَرَنَا لَهُ تَبَعَةً وَلَا أَقْدَمَنَا لَهُ صُحْبَةً قَالَ بَلَى قَالُوا فَاعْرِضْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ حَتَّى يَقِرَّ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَضَعُ رَاحَتَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ وَلَا يُصَوِّبُ رَأْسَهُ وَلَا يُقْنِعُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ يَظُنُّ أَبُو عَاصِمٍ أَنَّهُ قَالَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَهْوِي إِلَى الْأَرْضِ فَيُجَافِي يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَثْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا وَيَفْتَحُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ إِذَا سَجَدَ ثُمَّ يَعُودُ فَيَسْجُدُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَيَثْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا مُعْتَدِلًا حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقُومُ فَيَصْنَعُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ فَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى

اللہ ﷺ کی صحبت میں ہم سے زیادہ نہیں بیٹھتے تھے اور نہ ہی آپ کی صحبت میں ہم سے پہلے بیٹھنے والے ہو۔'' اس نے کہا: ''کیوں نہیں۔'' انہوں نے کہا: پھر ہم پر آپ کی نماز پیش کرو انہوں نے کہا: ''رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے اور اپنے کندھوں کے برابر کر لیتے پھر اللہ اکبر کہتے حتی کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر قرار پکڑتی پھر قراءت کرتے اور اللہ اکبر کہتے پھر اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے حتی کہ انہیں اپنے کندھوں کے برابر کر لیتے۔ پھر رکوع کرتے اور اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھتے۔ حتی کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر واپس آ جاتی۔ اپنے سر کو نہ زیادہ جھکاتے اور نہ اونچا کرتے۔ پھر اپنے سر کو اٹھاتے تو کہتے: 'سمع اللہ لمن حمدہ' اور اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے اور اپنے کندھوں کے برابر کر لیتے۔'' ابو عاصم کا خیال ہے کہ انہوں نے کہا: حتی کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر سیدھی ہو کر پہنچ جاتی۔ پھر اللہ اکبر کہتے اور زمین کی طرف جھکتے اور اپنے ہاتھوں کو اپنے پہلوؤں سے الگ رکھتے پھر سجدہ کرتے پھر اپنا سر اٹھاتے پھر اپنے بائیں پاؤں کو دوہرا کر کے اس پر بیٹھ جاتے اور جب سجدہ کرتے تو اپنی پاؤں کی انگلیوں کو کھول لیتے پھر دوبارہ سجدہ کرتے پھر اپنا سر اٹھاتے تو اللہ اکبر کہتے۔ اور اپنے بائیں پاؤں کو دوہرا کر کے اس پر بیٹھ جاتے اور جب سجدہ کرتے تو اپنی پاؤں کی انگلیوں کو کھول لیتے پھر دوبارہ سجدہ کر کے اس پر برابر ہو کر بیٹھ جاتے حتی کہ ہر ہڈی برابر اپنی جگہ پر لوٹ آتی۔ پھر دوسری رکعت میں کھڑے ہوتے تو اسی طرح کرتے۔ پھر جب دو سجدوں

يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا فَعَلَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ ثُمَّ يَصْنَعُ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي بَقِيَّةِ صَلَاتِهِ حَتّٰى إِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ أَوِ الْقَعْدَةُ الَّتِي يَكُونُ فِيهَا التَّسْلِيمُ أَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَجَلَسَ مُتَوَرِّكًا عَلَى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ قَالَ قَالُوا صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ۔[1]

(رکعتوں) سے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے اور اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے اور انہیں اپنے کندھوں کے برابر کر لیتے جس طرح نماز کے شروع کے وقت کیا تھا پھر اپنی باقی نماز میں اسی طرح کرتے۔ حتی کہ جب وہ رکعت یا وہ جلسہ ہوتا جس میں سلام پھیرنا ہوتا تو اپنے بائیں پاؤں کو دائیں پاؤں کی طرف نکال لیتے۔ اور اپنے بائیں کولھے پر بیٹھتے‘ محمد بن عمرو کہتے ہیں: لوگوں نے کہا: ”تو نے سچ کہا اسی طرح ہی رسول اللہ ﷺ کی نمازتھی۔“

فوائد:...... (۱) رفع الیدین آپ ﷺ کا مستقل عمل تھا جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے اس کا انکار نہیں کیا (۲) بقیہ سبھی ارکان کا ذکر پیچھے ذکر ہو چکا ہے کہ آپ ﷺ اطمینان سے ہر فعل سرانجام دیتے (۳) آخری رکعت میں تشہد میں بیٹھے ہوئے تورک کیا جائے گا بہرحال تورک کے دوسری یا چوتھی رکعت میں ہونے بارے اختلاف ہے امام ابن قیم رحمہ اللہ حدیث کے مذکورۃ الفاظ ”السجدة التي يكون فيها التسليم“ کہ سلام والا کوئی سجدہ ہو دوسری یا چوتھی رکعت بعد اس میں تورک کیا جا سکتا ہے واللہ اعلم (۴) تورک کا طریقہ یہ کہ بائیاں پاؤں دائیں ران کے نیچے سے نکال کر چوتڑ زمین پر لگا کر بیٹھا جائے جب کہ دائیاں پاؤں گاڑھ کر رکھا جائے یا اسے (دائیں کو) بھی دائیں جانب نکال لیا جائے۔

1397۔ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ ....

أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ أَخْبَرَهُ قَالَ قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلٰى صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ يُصَلِّي فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَقَامَ فَكَبَّرَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا بِأُذُنَيْهِ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى قَالَ ثُمَّ لَمَّا أَرَادَ أَنْ

وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: ”میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو دیکھوں گا کہ وہ نماز کیسے پڑھتے ہیں؟ آپ کھڑے ہوئے تو میں نے آپ کی طرف دیکھا آپ نے اللہ اکبر کہا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا حتی کہ انہیں اپنے کانوں کے برابر کر لیا۔ اور اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھا۔ ابو وائل کہتے ہیں: ”جب آپ نے رکوع

[1] صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب سنة الجلوس في التشهد (828) وابو داؤد كتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة (730)

يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا ثُمَّ سَجَدَ فَجَعَلَ كَفَّيْهِ بِحِذَاءِ أُذُنَيْهِ ثُمَّ قَعَدَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ وَرُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَجَعَلَ مِرْفَقَهُ الْأَيْمَنَ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ قَبَضَ ثِنْتَيْنِ فَحَلَّقَ حَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ إِصْبَعَهُ فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُو بِهَا قَالَ ثُمَّ جِئْتُ بَعْدَ ذَلِكَ فِي زَمَانٍ فِيهِ بَرْدٌ فَرَأَيْتُ عَلَى النَّاسِ جُلَّ الثِّيَابِ يُحَرِّكُونَ أَيْدِيَهُمْ مِنْ تَحْتِ الثِّيَابِ ۔[1]

کا ارادہ کیا تو اپنے ہاتھوں کو اسی طرح اٹھایا پھر اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھا پھر اپنے سر کو اٹھایا اور اپنے ہاتھوں کو اسی طرح اٹھایا پھر سجدہ کیا اور اپنی ہتھیلیوں کو اپنے کانوں کے برابر رکھا۔ پھر بیٹھ گئے اپنے بائیں پاؤں کو بچھایا اور اس پر بیٹھ گئے۔ اور اپنی ہتھیلی اپنے بائیں گھٹنے پر رکھی اور اپنی دائیں کہنی دائیں ران پر رکھی۔ پھر دو انگلیاں سمیٹ کر ان کا حلقہ بنایا پھر آپ نے اپنی انگلی اٹھائی میں نے دیکھا آپ اسے حرکت دے رہے ہیں۔ اور اس سے دعا کرتے ہیں۔'' ابووائل کہتے ہیں: ''میں اس کے بعد سردی کے موسم میں آیا تو میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ موٹے کپڑے (چادریں) اوڑھے ہوئے ہیں اور کپڑوں (چادروں) کے نیچے سے اپنے ہاتھوں کو حرکت دیتے ہیں۔''

فوائد:...... البدایۃ والنہایۃ میں امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت کے مطابق حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ 9 ہجری کو اسلام لائے ان سے رکوع جاتے ،رکوع سے اٹھتے رفع الیدین کا ذکر ہے یہ اگلے سال پھر دربار نبوت میں حاضر ہوتے ہیں اور پھر رفع الیدین کا ذکر کرتے ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر زندگی تک رفع الیدین کے ساتھ نماز پڑھتے رہے اس کو منسوخ کہنے والوں کے لیے یہ مسکت دلیل ہے (واللہ یھدی الی سبیل الرشاد)

1398۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ ....

عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو مُوسَى إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أُقِرَّتْ

حطان بن عبداللہ رقاشی کہتے ہیں کہ ابوموسیٰ نے ہمیں شام کی دو نمازوں میں سے ایک نماز پڑھائی۔ لوگوں میں سے کسی آدمی نے یہ کلمات کہے: ''اقرت الصلاۃ بالبر و

[1] صحیح: ابو داؤد،کتاب الصلاۃ،باب کیف الجلوس فی التشھد(957) والنسائی کتاب السھو،باب صفۃ الجلوس فی الرکعۃ التی یقضی فیھا الصلاۃ(1262)

الصَّلَاةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكَاةِ فَلَمَّا قَضَى أَبُو مُوسَى الصَّلَاةَ قَالَ أَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا فَأَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ لَعَلَّكَ يَا حِطَّانُ قُلْتَهَا قَالَ مَا أَنَا قُلْتُهَا وَقَدْ خِفْتُ أَنْ تَبْكَعَنِي بِهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا قُلْتُهَا وَمَا أَرَدْتُ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَوَ مَا تَعْلَمُونَ مَا تَقُولُونَ فِي صَلَاتِكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا وَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا قَالَ أَحْسَبُهُ قَالَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ يُجِبْكُمُ اللَّهُ فَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فَتِلْكَ بِتِلْكَ فَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ أَوْ قَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَإِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فَتِلْكَ بِتِلْكَ فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمْ

الـزكـاة ‘‘ جب ابوموسیٰ نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا: تم میں سے کس نے فلاں فلاں کلمے کہے۔ لوگ خاموش رہے پھر انہوں نے کہا: ’’اے حطان! تو نے یہ کلمے کہے ہیں۔‘‘ اس نے کہا: ’’میں نے نہیں کہے۔‘‘ اور مجھے خوف تھا کہ ان کا الزام آپ مجھ پر ہی لگائیں گے لوگوں میں سے کسی نے کہا: ’’میں نے یہ کلمے کہے ہیں اور میرا صرف بھلائی کا ارادہ تھا۔‘‘ ابوموسیٰ نے کہا: ’’کیا تم جانتے نہیں کہ تم اپنی نماز میں کیا کہتے ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور نماز سکھلائی اور ہمارے لئے ہمارا طریقہ بیان کیا ابوموسیٰ نے کہا: میں میرا گمان ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’جب نماز کھڑی ہو جائے تو تم میں سے ایک تمہاری امامت کرے جب وہ اللہ اکبر کہے تم بھی اللہ اکبر کہو جب وہ ’غير المغضوب عليهم ولا الضالين‘ کہے تو تم بھی آمین کہو۔ اللہ تمہاری دعا قبول کرے گا۔ جب وہ اللہ اکبر کہے اور رکوع کرے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور رکوع کرو کیونکہ امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹھاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’یہ اس کے بدلہ میں ہے (کہ امام جتنی دیر پہلے رکوع میں جاتا اور جلدی سر اٹھاتا ہے مقتدی اتنی دیر بعد رکوع میں جاتے اور بعد میں سر اٹھاتے ہیں) اور جب وہ ’سمع الله لمن حمده‘ کہے تو تم ’الهم ربنا لك الحمد‘ کہو یا آپ نے فرمایا: ’’ربنا و لك الحمد‘ کہو کیونکہ اللہ نے اپنے نبی کی زبان سے ’سمع اللہ لمن حمدہ‘ کہا۔ جب وہ ’اللہ اکبر‘ کہہ کر سجدہ کرے تم بھی اللہ اکبر کہو اور سجدہ کرو کیونکہ

التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ أَوْ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ أَوْ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔ (1)

امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹھاتا ہے اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: یہ اس اس کے بدلہ میں ہے جب بیٹھنے کا وقت ہو تو تمہاری پہلی دعا یہ ہو کہ: ''تمام قولی بدنی اور پاکیزہ عبادات اللہ کے لئے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

[93]...... بَابُ الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ
نماز میں کام کرنے کے متعلق

1399۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ هُوَ النَّبِيلُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ..........

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ يُصَلِّي وَقَدْ حَمَلَ عَلَى عُنُقِهِ أَوْ عَاتِقِهِ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا۔ (2)

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے کے لئے باہر تشریف لائے اور آپ نے اپنی گردن یا اپنے کندھے پر زینبؓ کی بیٹی امامہ کو اٹھایا ہوا تھا۔ جب رکوع کرتے تو اسے رکھ دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اسے اٹھا لیتے۔''

فوائد:...... (۱) نماز میں تھوڑی بہت حرکت جائز ہے (۲) بچے کو اٹھا کر نماز پڑھنا معیوب نہیں (۳) بیٹی کو اٹھانے کی یہ بھی حکمت تھی کہ اعراب میں بیٹیوں سے نفرت پائی جاتی تھی جیسا کہ جاہلیت میں انہیں زندہ درگور کرتے رہے ہیں تو ان کے لیے بیٹیوں سے محبت کا ایک سبق تھا جو کہ آپ ﷺ نے نواسی کے ساتھ لاڈ کر کے دیا۔ مگر صد افسوس کی بات یہ ہے کہ سچے اور خالص مسلک اہلحدیث پر گستاخی کا الزام لگانے والے بریلوی حضرات کا عشق یہ ہے کہ محمد شریف کوٹلوی بریلوی نے اپنی کتاب فقہ الفقیہ میں لکھا ہے کہ نماز

---

(1) صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب التشھد فی الصلاۃ (906) وابو داؤد کتاب الصلاۃ، باب التشھد (972)

(2) متفق علیه: البخاری، کتاب الادب، باب رحمة الولد وتقبیله ومعانقة (5996) ومسلم، کتاب المساجد، باب جواز حمل الصبیان فی الصلاۃ (1212)

میں اگر کوئی بغل میں کُتیا کے بچے کو کور کھ لے تو نماز ہو جائے گی کیونکہ آپ ﷺ نے اپنی نواسی کو اٹھا کر نماز پڑھی ہے۔(انا للہ وانا الیہ راجعون)مسلمان بھائیو! لمحہ فکریہ ہے کہ بریلویت میں رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کی نواسی رضی اللہ عنہا کی کس قدر توہین ہے......؟

1400۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ ....

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ حَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا۔ ❶

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ انصاری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی زینب کی بیٹی امامہ کو نماز کی حالت میں اٹھایا ہوا تھا جب سجدہ کرتے تو اسے رکھ دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اسے اٹھا لیتے۔

[94]...... بَاب كَيْفَ يَرُدُّ السَّلَامَ فِي الصَّلَاةِ

نماز کی حالت میں سلام کا جواب کیسے دیا جائے

1401۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنِي بُكَيْرٌ هُوَ ابْنُ الْأَشَجِّ عَنْ نَابِلٍ صَاحِبِ الْعَبَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ....

عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي فَرَدَّ إِلَيَّ إِشَارَةً قَالَ لَيْثٌ أَحْسَبُهُ قَالَ بِإِصْبَعِهِ۔ ❷

صہیبؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا میں نے آپؐ کو سلام کیا آپؐ نماز پڑھ رہے تھے۔ تو آپ ﷺ نے مجھے اشارے سے جواب دیا لیث کہتے ہیں: میرا خیال ہے صہیب نے کہا کہ آپ ﷺ نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا تھا۔"

1402۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَسْجِدَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَدَخَلَ

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بنو عمر بن عوف کی مسجد میں تشریف لے گئے تو لوگ آپ کے پاس جا کر

---

❶ صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

❷ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب رد السلام فی الصلاۃ (925) والترمذی فی ابواب الصلاۃ، باب ماجاء فی الإشارۃ فی الصلاۃ (328)

النَّاسُ يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ فَسَأَلْتُ صُهَيْبًا كَيْفَ كَانَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ قَالَ هَكَذَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ. ❶

آپ کو نماز کی حالت میں سلام کرتے تھے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے صہیب سے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کیسے جواب دیتے تھے؟ تو اس نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا: ''اس طرح۔''

فوائد:...... دوران نماز سلام کے جواب کا یہ طریقہ ہے کہ ہاتھ ہلا دیا جائے۔ احناف کا نمازی پر سلام کو مکروہ قرار دینا روایتی حدیث دشمنی ہے۔

[95]...... بَاب التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ

جب نماز میں کوئی مسئلہ پیش آئے تو آدمیوں کو سبحان اللہ کہنا چاہئے اور عورتوں کو تالی بجانا چاہیے

1403۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ۔ ❷

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمیوں کے لئے 'سبحان اللہ' کہنا اور عورتوں کے لئے تالی بجانا ہے۔''

1404۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ ....

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا نَابَكُمْ فِي صَلَاتِكُمْ شَيْءٌ فَلْيُسَبِّحِ الرِّجَالُ وَلْتُصَفِّحِ النِّسَاءُ. ❸

سہل رضی اللہ عنہ بن سعد کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تمہیں نماز میں کوئی مسئلہ پیش آئے تو مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں تالی بجائیں۔

فوائد:...... معلوم ہوا دوران نماز پیش آمدہ حالات کی بناء پر مرد حضرات سبحان اللہ پکاریں گے جب کہ عورتیں ہاتھ پہ ہاتھ ماریں گی۔ ہاتھ پر چند انگلیاں ماریں گی۔

---

❶ صحيح: ابو داؤد، كتاب الصلاة، باب رد السلام فى الصلاة (927) والنسائى كتاب السهو، باب رد السلام بالإشارة فى الصلاة (1186)

❷ متفق عليه: البخارى، كتاب العمل فى الصلاة، باب التصفيق للنساء (1203) ومسلم، كتاب الصلاة، باب التسبيح الرجل وتصفيق المرأة اذا نابها شىء فى الصلاة (953)

❸ متفق عليه: البخارى، كتاب الأذان، باب من دخل ليؤم الناس فجاء الامام...... (648) ومسلم، كتاب الصلاة، باب تقديم الجماعة من يصل بهم...... (948)

1405۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَحِيُّ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ..........

عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ۔ ❶

ابوحازمؒ کہتے ہیں کہ سہل بن سعد نے نبی ﷺ سے پہلی حدیث کی طرح نقل کیا۔

[96].....بَاب صَلَاةُ التَّطَوُّعِ فِي أَيِّ مَوْضِعٍ أَفْضَلُ
نفلی نماز کس جگہ پڑھنا افضل ہے؟

1406۔ أَخْبَرَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ...........

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْجَمَاعَةَ۔ ❷

زید بن ثابت کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ فرضی نماز کے علاوہ آدمی کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا بہتر ہے۔''

فوائد:...... لہٰذا نوافل کا اہتمام گھروں میں کرنا افضل ہے اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ مسجد حرام یا مسجد نبوی وغیرہ میں جو نماز کی فضیلتیں منسوب ہیں ان کا تعلق فرائض سے ہے ورنہ انہیں گھروں میں نوافل کی ترغیب آپ ﷺ نہ دیتے۔

[97].....بَاب إِعَادَةِ الصَّلَوَاتِ فِي الْجَمَاعَةِ بَعْدَ مَا صَلَّى فِي بَيْتِهِ
اپنے گھر میں نماز پڑھنے کے بعد جماعت کے ساتھ دوبارہ نماز پڑھنا

1407۔ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ..........

عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ يَزِيدَ ابْنِ الْأَسْوَدِ السُّوَائِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ صَلَاةَ

یعلیٰؒ بن عطاء کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن یزید بن اسود سوائی سے سنا وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی۔ یزید کہتے ہیں:

---

❶ صحیح: سابقہ حاشیہ دیکھیے۔

❷ متفق عليه: البخارى، كتاب الأذان، باب الصلاة الليل (731) ومسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب صلاة النافلة فى بيته (781)

الصُّبْحِ قَالَ فَإِذَا رَجُلَانِ حِينَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ قَاعِدَانِ فِي نَاحِيَةٍ لَمْ يُصَلِّيَا قَالَ فَدَعَا بِهِمَا فَجِيءَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا قَالَ مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا قَالَا صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ثُمَّ أَدْرَكْتُمَا الْإِمَامَ فَصَلِّيَا فَإِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ قَالَ فَقَامَ النَّاسُ يَأْخُذُونَ بِيَدِهِ يَمْسَحُونَ بِهَا وُجُوهَهُمْ قَالَ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَمَسَحْتُ بِهَا وَجْهِي فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رِيحًا مِنَ الْمِسْكِ ۔ ❶

جس وقت رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے تو دیکھا کہ دو آدمی کونے میں بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے نماز نہیں پڑھی۔ تو آپؐ نے ان کو بلوایا وہ دونوں لائے گئے۔ ان کی حالت یہ تھی کہ ان کے بازو (خوف سے) لرز رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں نماز سے کس چیز نے روکا؟'' انہوں نے کہا: ''ہم نے اپنے گھروں میں نماز پڑھ لی تھی۔'' آپؐ نے فرمایا: ''ایسا نہ کرنا جب تم اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو پھر امام کو پاؤ تو اس کے ساتھ نماز پڑھو وہ تمہارے لئے نفلی ہو جائے گی۔'' یزید کہتے ہیں کہ: لوگ کھڑے ہو کر آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑتے اور اپنے چہرے پر ملتے۔ یزید کہتے ہیں: ''میں نے اپنا ہاتھ پکڑ کر چہرے پر ملا تو برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ اچھی خوشبو والا تھا۔''

فوائد:...... (۱) آپ ﷺ باوجود اتنے نرم خو ہونے کے اس قدر ہیبت والے اور بارُعب تھے کہ آدمی دیکھ کر کانپ جاتے (۲) اگر نماز پڑھ چکنے کے بعد بھی جماعت مل جائے تو اس میں شامل ہو جانا چاہیے لہٰذا فرداً ادا کی گئی نماز نفل ہو جائے گی۔ (۳) اپنے کردار اور رویّے سے شکوک شبہات پیدا نہیں کرنے چاہئیں۔

[98]......بَاب فِي صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ فِي مَسْجِدٍ قَدْ صُلِّيَ فِيهِ مَرَّةً

اس مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا جس میں ایک بار پہلے جماعت ہو چکی ہو

1408۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَسْوَدُ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ ....

---

❶ صحيح: ابو داؤد، كتاب الصلوات، باب فيمن صلى فى منزله ثم ادرك الجماعة يصلى معهم (575) والترمذى، كتاب ابواب الصلاة باب ماجاء فى الرجل يصلى وحده ثم يدرك الجماعة (219)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي وَحْدَهُ فَقَالَ أَلَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلَى هَذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهُ ۔[1]

ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کسی آدمی کو اکیلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا کوئی ایسا آدمی نہیں ہے جو اس پر صدقہ کرے یعنی اس کے ساتھ نماز پڑھے؟''

فوائد:...... (۱) ثابت ہوا کہ جس مسجد میں جماعت ہو چکی ہو اس میں دوبارہ جماعت کروانے میں کوئی حرج نہیں (۲) امام مقتدی میں اختلاف نیت درست ہے لیکن کیا کہنے مقلدوں کے کہ نصف النہار کی طرح روشن دلائل بھی ان کی نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں۔ (اللھم اھد قومی)

1409۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَسْوَدُ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ أَلَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلَى هَذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهُ قَالَ عَبْد اللَّهِ يُصَلِّي صَلَاةَ الْعَصْرِ وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ وَلَكِنْ يَشْفَعُ ۔[2]

ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور نبی ﷺ نماز پڑھ چکے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا کوئی ایسا آدمی نہیں ہے جو اس پر صدقہ کرے یعنی اس کے ساتھ نماز پڑھے؟'' عبداللہ کہتے ہیں: ''عصر کی اور مغرب کی نماز پڑھے مگر جفت کرے۔''

فوائد:...... عبداللہ رضی اللہ عنہ کے موقف کے مطابق عصر کی نماز کے بعد بھی صدقہ کرنا کسی دوسرے کی جماعت کروانا درست ہے اسی طرح مغرب بھی لیکن صدقہ کرنے والا ۳ کی بجائے ۴ رکعتیں پڑھے کیونکہ نوافل دو یا چار ہوتے ہیں۔

[99]......بَاب الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ
ایک کپڑے میں نماز پڑھنا

1410۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: ''اے اللہ

---

[1] صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب الجمع فی المسجد مرتین (574) والترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی الجماعة فی مسجد قد صلی فیه مرة (220)
[2] صحیح: سابقہ تعلیق ملاحظہ کیجئے۔

اللّٰهِ أَيُصَلِّي الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ قَالَ أَوَ كُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ أَوْ لِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ ۔❶

کے رسول ﷺ! کیا آدمی ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم سب کے پاس دو کپڑے ہیں؟'' یا آپؐ نے فرمایا: ''کیا ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہوتے ہیں؟''

1411۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى وَمُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ............

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقِهِ مِنْهُ شَيْءٌ ۔❷

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایک کپڑے میں ایسے نماز نہ پڑھے کہ اس کے کندھوں پر کچھ نہ ہو۔''

فوائد:...... (۱) معلوم ہوا ستر یعنی گھٹنے سے ناف تک اور کندھے ڈھکے ہوں تو ایک کپڑے میں نماز ہو جائے گی (۲) نمازی کا سر ڈھانکنا ضروری نہیں البتہ مستحب ضرور ہے۔

[100]......بَابُ النَّهْيِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ
''صماء'' کی ممانعت

1412۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لِبْسَتَيْنِ أَنْ يَحْتَبِيَ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ بَيْنَ فَرْجِهِ وَبَيْنَ السَّمَاءِ شَيْءٌ وَعَنِ الصَّمَّاءِ اشْتِمَالِ الْيَهُودِ ۔❸

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: ''رسول اللہ ﷺ نے دو طرح کپڑے پہننے سے منع فرمایا ایک تو یہ کہ تم میں سے کوئی اس طرح 'احتباء' کرے کہ اس کی شرمگاہ کھلی ہوئی ہو اور دوسرا یہ کہ یہودیوں کی طرح 'صماء' کرنا''، یعنی یہویوں کی طرح سارے جسم پر کپڑا لپیٹنا (کہ ہاتھ بھی باہر نہ نکال سکے)۔

---

❶ متفق عليه: البخاری، كتاب الصلاة، باب الصلاة فی الثوب الواحد ملتحفابه (358) ومسلم، كتاب الصلاة باب باب صلاة فی ثوب واحد وصفةيسه (1148)

❷ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الصلاةفی ثوب واحد وصفة يسه (1151) وابو داؤد كتاب الصلاة، باب جُماع ابواب ما يصلی فيه (626)

❸ متفق عليه: البخاری، كتاب مواقيت الصلاة، باب، الصلاة بعد اللفجر حتى ترتفع الشمس (584) ومسلم، كتاب البيوع، باب إبطال بيع الملا مسة راعنا بذة (3882)

فوائد:...... (۱) "احتباء" یہ ہے کہ چوتڑوں کے بل زمین پر بیٹھا جائے اور گھٹنے کھڑے رکھے جائیں اور اوپر سے ایک کپڑا لپیٹ لیا جائے۔ اس میں ستر کھلنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ (۲) "صماء" ابوسعید رضی اللہ عنہ بخاری میں اسے یوں بیان کرتے ہیں کہ اپنا کپڑا کندھے پر اس طرح ڈال لیا جائے کہ ایک کنارے سے شرمگاہ کھل جائے اور وہاں کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو۔

[101]......بَاب الصَّلَاةِ عَلَى الْخُمْرَةِ

چٹائی پر نماز پڑھنا

1413۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ وَأَبُو الْوَلِيدِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ ....

عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ ۔❶

میمونہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چٹائی پر نماز پڑھتے تھے۔

1414۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَا حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ....

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى حَصِيرٍ ۔❷

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "نبی ﷺ نے چٹائی پر نماز پڑھی۔"

فوائد:...... مذکورہ حدیثوں میں ننگی زمین پر نماز پڑھنے کے خیال کی تردید ہے۔

[102]......بَاب الصَّلَاةِ فِي ثِيَابِ النِّسَاءِ

عورتوں کے کپڑے میں نماز پڑھنا

1415۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ ....

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ حَبِيبَةَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي

معاویہؓ بن ابوسفیان کہتے ہیں کہ انہوں نے ام حبیبہؓ سے پوچھا کہ: "جس کپڑے میں رسول اللہ ﷺ آپ کے

❶ متفق عليه : البخاری، كتاب الصلاة، باب للصلاة على الخمره (381) ومسلم، كتاب الصلاة، باب الاعتراض بين يدى المصلى (1146)

❷ متفق عليه : البخاری، كتاب الصلاة، باب الصلاة على الحضير(380) والمسلم، كتاب المساجد، باب جواز الجماعة فى النافلة (1497)

فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُضَاجِعُكِ فِيهِ قَالَتْ نَعَمْ إِذَا لَمْ يَرَ فِيهِ أَذًى ـ ❶

ساتھ لیٹتے تھے کیا اس میں نماز پڑھ لیتے تھے؟'' اس نے کہا: ''جی ہاں، جب اس میں گندگی نظر نہ آتی تھی۔''

1416ـ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُوَيْدِ ابْنِ قَيْسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ..........

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُخْتِهِ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ سَأَلَهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُهَا فِيهِ قَالَتْ نَعَمْ إِذَا لَمْ يَرَ فِيهِ أَذًى ـ ❷

معاویہؓ بن ابوسفیان کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بہن ام حبیبہؓ سے پوچھا جو نبی ﷺ کی بیوی تھیں۔ ''کیا نبی ﷺ جماع والے کپڑے میں نماز پڑھ لیتے تھے؟'' انہوں نے کہا: ''جی ہاں، جب اس میں گندگی نظر نہ آئے۔''

فوائد:...... معلوم ہوا جن کپڑوں میں گھر والوں سے مباشرت کی جائے یا وقت جنابت وہ زیب تن ہوتو وہ پاک ہیں ان میں اگر گندگی نہیں لگی تو ان میں نماز کی ادائیگی میں کوئی حرج نہیں۔

[103]......بَابُ الصَّلَاةِ فِي النَّعْلَيْنِ

جوتی میں نماز پڑھنا

1417ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ..........

هُوَ سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَزْدِيُّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ ـ ❸

سعیدؒ بن یزید ازدی کہتے ہیں کہ میں نے انسؓ بن مالک سے پوچھا ''کیا نبی ﷺ اپنی جوتی میں نماز پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: ''جی ہاں۔''

1418ـ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ وَأَبُو النُّعْمَانِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ....

---

❶ صحیح بالشاهد التالی: ابو داؤد، كتاب الطهارة باب الصلاة فی الثوب الذی يصيب أهله فيه (366) والنسائی، كتاب الطهارة باب المنی يصيب الثوب (293)

❷ صحیح: دیکھئے التعلیق السابق۔

❸ متفق عليه: البخاری، كتاب الصلاة، باب الصلاة فی النعال (386) ومسلم، كتاب المساجد، باب جواز الصلاة فی النعلين (1336)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ إِذْ خَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ فَخَلَعُوا نِعَالَهُمْ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى إِلْقَائِكُمْ نِعَالَكُمْ قَالُوا رَأَيْنَاكَ خَلَعْتَ فَخَلَعْنَا قَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي أَوْ آتٍ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ فِيهِمَا أَذًى أَوْ قَذَرًا فَإِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُقَلِّبْ نَعْلَيْهِ فَإِنْ رَأَى فِيهِمَا أَذًى فَلْيُمِطْهُ وَلْيُصَلِّ فِيهِمَا ۔ ❶

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھا رہے تھے تو اپنی جوتی اتار کر اپنی بائیں طرف رکھ دی لوگوں نے بھی اپنی جوتیاں اتار دیں جب آپ ﷺ اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''تمہیں کس چیز نے جوتیاں اتارنے پر آمادہ کیا؟'' لوگوں نے کہا: ''ہم نے آپؐ کو اتارتے ہوئے دیکھا تو اتار دیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس جبرائیل آیا اس نے مجھے بتایا کہ ان میں گندگی یا پلیدی لگی ہوئی ہے۔ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں آئے تو اپنی جوتی الٹ کر دیکھے اگر اس میں گندگی نظر آئے تو اسے دور کر دے اور اس میں نماز پڑھے۔''

فوائد:...... (۱) جوتوں میں نماز درست اور باعث فضیلت ہے (۲) یہ خیال کرنا کہ مدینہ چونکہ صاف بستی تھی جب کہ ہمارے شہروں میں گندگی بہت ہے اس لیے یہ ممکن نہیں، اس خیال کی تردید ہوتی ہے البتہ موجود دور میں قالین وغیرہ کی وجہ سے جوتے کو خوب اچھی طرح صاف کر کے استعمال کرنا چاہیے۔

[104]......بَاب النَّهْيِ عَنْ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ
نماز میں سدل کی ممانعت

1419۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عِسْلٍ عَنْ عَطَاءٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَرِهَ السَّدْلَ وَرَفَعَ ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ۔ ❷

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ''نبی ﷺ نے ''سدل'' کو برا سمجھا۔''

فوائد:...... ''سدل'' کہتے ہیں کہ آدمی اپنے سامنے کپڑے کے دونوں کناروں کو ملائے بغیر لٹکائے (نیل الاوطار، تحفۃ الاحوذی، صاحب النھایۃ فرماتے ہیں: السَّدْلُ هُوَ أَنْ يَلْتَحِفَ بِثَوْبِهِ وَ يَدْخُلَ

---

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب الصلاة فی النعل (650)

❷ حسن: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی السدل فی الصلاة (643) والترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی کراھیة السدل فی الصلاة (376)

يَـدَيْـهِ مِنْ دَاخِلٍ فَيَرْكَعُ وَيَسْجُدُ وَهُوَ كَذَالِكَ) سدل یہ ہے کہ آدمی اپنے کپڑے میں لپٹ جائے اور اپنے ہاتھ بھی اندر داخل کرے اور اسی حالت میں رکوع وسجود کرے'' بہرصورت یہ سبھی صورتیں نماز میں درست نہیں۔

[105].....بَاب فِي عَقْصِ الشَّعْرِ
بالوں کی چوٹی کے متعلق

1420۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مِخْوَلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ....

عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ رَآنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا سَاجِدٌ وَقَدْ عَقَصْتُ شَعْرِي أَوْ قَالَ عَقَدْتُ فَأَطْلَقَهُ۔ ❶

ابورافعؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے سجدہ کی حالت میں دیکھا اور میں نے اپنے بالوں کی چوٹی بنائی ہوئی تھی یا اس نے کہا: میں نے گرہ لگائی ہوئی تھی۔ تو آپ ﷺ نے اسے کھول دیا۔''

1421۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي بَكْرٌ هُوَ ابْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ ....

أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَأَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّي وَرَأْسُهُ مَعْقُوصٌ مِنْ وَرَائِهِ فَقَامَ وَرَاءَهُ فَجَعَلَ يَحُلُّهُ وَأَقَرَّ لَهُ الْآخَرُ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَا لَكَ وَرَأْسِي قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّمَا مَثَلُ هَذَا كَمَثَلِ الَّذِي يُصَلِّي وَهُوَ مَكْتُوفٌ۔ ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام کریب کہتے ہیں: ''ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عبداللہ بن حارث کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور پیچھے سے ان کے سر کے بال گندھے ہوئے تھے تو وہ اسے کھولنے لگے اور دوسرے (عبداللہ بن حارث) نے بھی اسے کھولنے دیا پھر وہ فارغ ہو کر ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس جا کر کہا: ''آپ کو میرے سر سے کیا تعلق تھا؟'' ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: ''اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کوئی مشک باندھ کر نماز پڑھ رہا ہو۔''

---

❶ صحيح: ابو داؤد، كتاب الصلاة، باب الرجل يصل عاقصاشعره (646) والترمذي، ابواب الصلاة، باب ماجاء في كراهية كف شعر في الصلاة (384)

❷ صحيح مسملم، كتاب الصلاة، باب اعضاء السجود والنهى عن كف شعر...... (1101) وابو داؤد كتاب الصلاة، باب الرجل يصل عاقصا شعره (647)

فوائد:...... (۱) نماز میں بالوں کو کھول دینا چاہیے یہی سنت ہے (۲) ''مکتوف'' کہتے ہیں جس کی مشکیں کس دی گئی ہوں یعنی ہاتھ پاؤں باندھ دیے گئے ہوں۔

[106]......بَاب التَّثَاؤُبِ فِي الصَّلَاةِ
نماز میں جمائی لینا

1422۔ أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ............

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَشُدَّ يَدَهُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ قَالَ أَبُو مُحَمَّد يَعْنِي عَلَى فِيهِ۔❶

عبدالرحمٰنؒ بن ابوسعید اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو وہ (منہ بند کرنے کے لیے) اپنا ہاتھ مضبوطی سے رکھے' کیونکہ شیطان اس میں داخل ہوتا ہے۔'' ابومحمد کہتے ہیں: یعنی اپنے منہ پر (ہاتھ رکھے)۔

فوائد:...... جمائی کے وقت منہ کھولنے سے عجب بے وقاری صورت بن جاتی ہے آدمی ویسے ہی مضحکہ خیز معلوم ہوتا ہے لہٰذا مؤمن کو اپنے وقار کا خیال رکھتے ہوئے اپنے منہ پر ہاتھ رکھنا چاہیے نیز اس سے شیطان کے داخلے کا راستہ بند ہو جاتا ہے۔ جمائی کا زیادہ آنا سستی و بیماری کی علامت ہے۔

[107]......بَاب كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ لِلنَّاعِسِ
نیند کی حالت میں نماز کی ممانعت

1423۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ............

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ النَّوْمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَنَمْ حَتَّى يَذْهَبَ نَوْمُهُ فَإِنَّهُ عَسَى يُرِيدُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ فَيَسُبَّ نَفْسَهُ۔❷

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو نماز کی حالت میں نیند محسوس ہو تو سو جائے حتی کہ اس کی نیند جاتی رہے کیونکہ جب وہ استغفار کرنا چاہے گا تو (غلبۂ نیند کی وجہ سے) خود کو گالیاں دینے لگے گا۔''

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الذهر، باب تشميت العاطس ولكراهة التثاؤب (7417) وابوداؤد، كتاب الأدب، باب ماجاء في التشائوب (5026)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الوضوء، باب الوضوء من النوم ومن لم يرمن النعسة والنعستين أوا لخفقة وضوءًا (216) ومسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب أمر من نعس في صلاته...... (1833)

فوائد:...... نماز محض کاروائی نہیں ہے کہ اوپر نیچے ہولیا اور نماز ہوگئی بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی یاد کے لیے پڑھی جاتی ہے اس لیے سخت نیند کے غلبے کے وقت نماز کو مؤخر کردینا چاہیے کیونکہ یہ بھی نشے کی حالت کی طرح ہی ہے جس میں نماز سے روکا گیا ہے۔

[108]......بَاب صَلَاةُ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ

بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کا اجر کھڑے ہوکر پڑھنے والے سے نصف ہے

1424۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ صَلَاةُ الرَّجُلِ جَالِسًا نِصْفُ الصَّلَاةِ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي جَالِسًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ قُلْتَ صَلَاةُ الرَّجُلِ جَالِسًا نِصْفُ الصَّلَاةِ وَأَنْتَ تُصَلِّي جَالِسًا قَالَ أَجَلْ وَلَكِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ۔[1]

عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں مجھے اس بات کا پتہ چلا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بیٹھ کر آدمی کا نماز پڑھنا نصف نماز ہے۔'' میں نبی ﷺ کے پاس گیا تو وہ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! مجھے اس بات کا پتہ چلا کہ آپ نے فرمایا: ''آدمی کا بیٹھ کر نماز پڑھنا نصف نماز ہے اور آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں، مگر میں تم میں سے کسی کی مانند نہیں ہوں۔''

فوائد:...... (۱) معلوم ہوا کہ بیٹھ کر نماز ادا کرنے سے نصف ثواب ملتا ہے ہاں اگر کھڑے ہونے کی طاقت ہی نہ ہوتو پھر دوسری بات ہے (۲) آپ ﷺ کو بیٹھ کر نماز پڑھنے کا پورا ثواب ہی ملتا تھا لہٰذا یہ آپ کا خاصہ ہونے کی بناء پر اس صورت کی پیروی درست نہیں۔

[109]......بَاب صَلَاةِ التَّطَوُّعِ قَاعِدًا

نفلی نماز بیٹھ کر پڑھنا

1425۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ ....

---

[1] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب جواز النافلة قائما وقاعداً......(1712) وابو داؤد، كتاب الصلاة، باب في صلاة القاعد(950)

أَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ حَتّٰى كَانَ قَبْلَ أَنْ يُتَوَفّٰى بِعَامٍ وَاحِدٍ أَوْ عَامَيْنِ فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ فَيُرَتِّلُ السُّورَةَ حَتّٰى تَكُونَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلَ مِنْهَا ۔❶

زوجۃ الرسول ﷺ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی بیٹھ کر نفلی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا حتی کہ آپ ﷺ کی وفات سے ایک یا دو سال پہلے میں نے آپ کو بیٹھ کر نفلی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ سورۃ کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے۔ حتی کہ وہ پہلے سے زیادہ لمبی ہو جاتی۔''

فوائد:...... آپکو بیٹھنے کی اجازت کے باوجود آپ کا معمول کھڑے ہوکر ہی نوافل کی ادائیگی کا تھا اس لیے اسی کو معمول بنانا چاہیے۔

1426۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ....

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ ۔❷

مالکؒ بھی از زہری از سائب بن یزید از مطلب بن ابی وداعہ از حفصہ از نبی ﷺ اسی حدیث کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

[110]...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ مَسْحِ الْحَصَا
نماز میں کنکری ہٹانے کی ممانعت

1427۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

حَدَّثَنِي مُعَيْقِيبٌ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قِيلَ لَهُ فِي الْمَسْحِ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً قَالَ هِشَامٌ أُرَاهُ قَالَ مَسْحَ الْحَصَا ۔❸

معیقیبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے مسجد میں کنکری ہٹانے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم نے ضرور کرنا ہے تو ایک بار کر سکتے ہو۔'' ہشام کہتے ہیں: ''میرا خیال ہے کہ آپؐ نے کنکری ہٹانے کے متعلق فرمایا۔''

---

❶ صحيح كتاب صلاة المسافرين، باب جواز النافلة قائماً و قاعداً (1709) والترمذي، كتاب الصلاة، باب ماجاء في الرجل يتطوع جالسا (373)

❷ صحيح مالك في صلاة الجماعة، باب ماجاء في صلاة......(22)

❸ متفق عليه البخاري، كتاب العمل في الصلاة باب مسح الحصىٰ في الصلاة (1307) ومسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب كراهة مسح الحصى ولشوية التراب في الصلاة (1219)

1428۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ....

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصَا۔ ❶

ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہو تو رحمت اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے وہ کنکری ہٹانے میں مشغول نہ ہو۔“

فوائد:...... نماز کی درستی کے لیے حرکت میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر حرکت غفلت کا باعث بن رہی ہو تو یہ قلیل بھی ہو تو قابل مذمت ہے لہٰذا سجدہ گاہ میں کوئی قابل اصلاح چیز نظر آئے تو اسے ایک بار ہی درست کر لینا چاہیے۔

[111]...... بَاب الْأَرْضُ كُلُّهَا طَاهِرَةٌ مَا خَلَا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ

حمام اور قبرستان کے علاوہ تمام زمین پاک ہے

1429۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ الْفَقِيرَ يَقُولُ............

سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي كَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَأُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ وَحُرِّمَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلِي وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَيِّبَةً مَسْجِدًا وَطَهُورًا وَيُرْعَبُ مِنَّا عَدُوُّنَا مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ۔ ❷

جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئیں ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔ مجھ سے پہلے کوئی بھی نبی خاص اپنی قوم کے لیے بھیجا جاتا تھا اور مجھے تمام لوگوں کے لیے بھیجا گیا۔ میرے لئے مال غنیمت حلال کیا گیا اور وہ مجھ سے پہلے لوگوں پر حرام تھا۔ اور میرے لیے تمام زمین نماز اور تیمّم کے لیے پاکیزہ بنائی دی گئی ہے اور ہمارا دشمن ایک ماہ کی مسافت سے ہم سے ڈرتا ہے۔ اور مجھے شفاعت دی گئی ہے“

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب العمل في الصلاة، باب مسح الحصى في الصلاة (945) والترمذي، ابواب الصلاة، باب ماجاء في كراهية مسح الحصى في الصلاة (379)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب التيمم، باب 1۔(335) ومسلم كتاب المساجد، باب جعلت لي الأرض مسجداً وطهوراً (1163)

فوائد:...... (۱) معلوم ہوا سابقہ انبیاء وامم کے برعکس یہ ہمارے نبی ﷺ امت کے لیے خصوصی اعزازات ہیں (۲) ایک ماہ کی مسافت پر دشمن کا ڈرنا اس دور میں چونکہ سفر اونٹوں پر یا پیادہ ہوا کرتے تھے اس لیے سفر ہفتوں مہینوں پر محیط ہوتے اسی حساب سے دشمن کی دوری کو بیان کیا گیا ہے یہ خوف تبھی ممکن ہے جب مسلمان جہاد کے لیے ہر وقت تیار اور اقدام پر تلے ہوں بزدلی اسلام میں ہے نہ ہی اس سے دشمن پر خوف مسلط کیا جا سکتا ہے۔

1430۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَا سَأَلْتُهُ عَنْهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ تُجْزِءُ الصَّلَاةُ فِي الْمَقْبَرَةِ قَالَ إِذَا لَمْ تَكُنْ عَلَى الْقَبْرِ فَنَعَمْ وَقَالَ الْحَدِيثُ أَكْثَرُهُمْ أَرْسَلُوهُ ۔[1]

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حمام اور قبرستان کے علاوہ تمام زمین مسجد ہے۔'' ابو محمد سے کہا گیا: ''قبرستان میں نماز کفایت کرے گی؟'' انہوں نے کہا: ''جی ہاں' اگر قبر پر نہ ہو۔'' اور انہوں نے کہا: اس حدیث کو اکثر لوگوں نے مرسل بیان کیا۔

فوائد:...... (۱) نماز کے لیے جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے اس لیے جہاں پر گندگی ہو وہاں نماز نہیں ہوتی اس کے علاوہ پاک جگہوں میں سے حمام وقبرستان خارج ہیں (۲) صحیح قول کے مطابق تیرہ جگہوں پر نماز ممنوع ہے (1) گندگی کا ڈھیر (۲) ذبح خانہ (۳) مقبرہ (۴) راستے کے درمیان (۵) حمام (٦) اونٹوں کا باڑہ (۷) بیت اللہ کی چھت (۸) قبرستان کے رخ پر (۹) بیت الخلاء کی دیوار کی جانب جس پر گندگی لگی ہو (۱۰) یہودیوں عیسائیوں کے عبادت خانے (۱۱) بتوں تصویروں کی جانب رخ کر کے (۱۲) مقام عذاب (۱۳) غضب شدہ زمین (نیل الاوطار)۔ واللہ اعلم

[112]......بَابُ الصَّلَاةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَمَعَاطِنِ الْإِبِلِ
اونٹوں اور بکریوں کے باڑوں میں نماز

1431۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ............

---

[1] صحيح: ابو داؤد، كتاب الصلاة، باب في المواضيع التي لا تجور فيها الصلوة (492) والترمذي، كتاب الصلاة، باب ماجاء أن الأرض كلها مسجد إلا مقبرة والحمام (317)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلَمْ تَجِدُوا إِلَّا مَرَابِضَ الْغَنَمِ وَأَعْطَانَ الْإِبِلِ فَصَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوا فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ۔ ❶

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب نماز کا وقت ہو جائے اور تم بکریوں کے احاطہ اور اونٹوں کے باڑے کے علاوہ کوئی جگہ نہ پاؤ تو بکریوں کے احاطہ میں تو نماز پڑھو مگر اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو۔''

فوائد:...... (۱) اونٹوں کی خلقت چونکہ شیاطین سے ہوئی ہے (ابوداؤد) اس لیے ان کے باڑوں میں نماز سے روکا گیا ہے (۲) بکریوں کے باڑے میں نماز کی ادائیگی سے معلوم ہوتا ہے مأ کول لحم جانور کے گوبر و پیشاب والے نشانات وغیرہ پر نماز ہوسکتی ہے (واللہ اعلم)

[113]......بَاب مَنْ بَنَى لِلّٰهِ مَسْجِدًا
اس شخص کے متعلق جو اللہ کے لئے مسجد بنائے

1356۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَبِي ....

عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ عُثْمَانَ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَبْنِيَ الْمَسْجِدَ كَرِهَ النَّاسُ ذٰلِكَ فَقَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ بَنَى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهُ۔ ❷

محمودؓ بن لبید کہتے ہیں کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ نے مسجد بنانے کا ارادہ کیا۔ تو لوگوں نے اس بات کو برا سمجھا تو عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص اللہ کے لئے مسجد بنائے۔ اللہ اس کے لئے جنت میں اس جیسا گھر بنائے گا۔''

فوائد:...... یہ انتہائی فضیلت کا حامل کام ہے لہٰذا اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے۔ (واللہ الموفق)

[114]......بَاب الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ
مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت پڑھنا

1433۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَفُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ

❶ صحيح: الترمذي، كتاب ابواب الصلاة، باب ماجاء في الصلاة في مرابض الغنم وأعطان الإبل (348-349) وابن ماجه، كتاب المساجد والجماعات، باب الصلاة في أعطان الإبل (728)

❷ صحيح: كتاب المساجد، مواضع الصلاة، باب 4 (1190) والترمذي كتاب الصلاة، باب ماجاء في فضل بنيان المسجد (318)

عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ............

عَنْ أَبِى قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ ۔ ❶

ابوقتادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں جائے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھے۔''

فوائد:...... (۱) انہیں تحیۃ المسجد کہا جاتا ہے ان کی ادائیگی ضروری ہے اگر تو کوئی فرائض وسنن پڑھنے ہوں تو یہ ساتھ ادا ہو جائیں گی ورنہ ان کو الگ سے ادا کرنا ضروری ہے (۲) ان رکعتوں کا تعلق مسجد میں بیٹھنے سے ہے اگر بیٹھنے کا ارادہ نہ ہو تو پھر کوئی حرج نہیں نیز بغیر رکعتوں کی ادائیگی کے آپ ﷺ سے منبر پر بیٹھنا بھی ثابت ہے۔اور کعبؓ بن مالک کی غزوہ تبوک سے پیچھے رہ جانے والی حدیث جو کہ بخاری میں ہے سے بھی بلا صلاۃ بیٹھنا درست معلوم ہوتا ہے اسی بناء پر جمہور نے اسے مستحب شمار کیا ہے (تحفۃ الاحوذی) بعض شیوخ اس کی فرضیت کے قائل ہیں یہ موقف راہِ اعتدال سے ہٹا ہوا ہے۔ (واللہ اعلم)

[115]......بَاب الْقَوْلِ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

1434۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِى عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ أَوْ............

أَبَا أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ ثُمَّ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِى أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّى أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ۔ ❷

ابواسیدؓ انصاری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو وہ نبی ﷺ پر سلام کہے اور کہے: ''اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔'' اور جب وہ باہر نکلے تو کہے: ''اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔''

---

❶ صحيح: كتاب صلاة المسافرين وقصرها،باب استحباب تحية المسجد بركعتين......(1651)وابوداؤد،كتاب الصلاة، باب ماجاء فى الصلاة عند خول المسجد (467)

❷ صحيح مسلم،كتاب صلاةالمسافرين وقصرها،باب(118)(1649)وابوداؤد،كتاب الصلاة،باب فيما يقوله الرجل عند دخوله المسجد(465)

[116]......بَاب كَرَاهِيَةِ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ
مسجد میں تھوکنے کی ممانعت

1435۔ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ..........

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قُلْتُ لِقَتَادَةَ أَسَمِعْتَ أَنَسًا يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ قَالَ نَعَمْ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا ۔ ❶

شعبہؒ کہتے ہیں کہ میں نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہا: ''کیا تو نے انس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مسجد میں تھوکنا گناہ ہے۔'' اس نے کہا: ''جی ہاں' اور اس کا کفارہ اسے دفن کرنا ہے۔''

1436۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ....

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا صَلَّى فَإِنَّمَا يُنَاجِي رَبَّهُ أَوْ رَبُّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَإِذَا بَزَقَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ أَوْ يَقُولُ هَكَذَا وَبَزَقَ فِي ثَوْبِهِ وَدَلَكَ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ ۔ ❷

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندہ جب نماز پڑھتا ہے تو اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے۔'' یا فرمایا: ''اس کا رب اس کے اور قبلے کے درمیان ہوتا ہے لہٰذا تم میں سے جب کوئی تھوکنا چاہے تو وہ اپنی بائیں طرف یا اپنے قدم کے نیچے تھوکے یا اس طرح کرے اور انہوں نے اپنے کپڑے میں تھوک کر اس کے ایک حصے کو دوسرے سے مل دیا۔''

1437۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ إِذْ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَتَغَيَّظَ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قِبَلَ أَحَدِكُمْ إِذَا كَانَ فِي صَلَاتِهِ فَلَا يَبْزُقَنَّ أَوْ قَالَ لَا يَتَنَخَّعَنَّ ثُمَّ

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو اچانک انہوں نے مسجد کے قبلہ کی طرف رینٹ دیکھا تو آپ مسجد والوں پر ناراض ہوئے اور فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اس لئے ہرگز تھوکنا یا آپ نے فرمایا:

❶ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب النهى عن البصاق فى المسجد فى الصلاة......(1231) وابو داؤد كتاب الصلاة، باب كراهية البزاق فى المسجد(475)

❷ متفق عليه البخارى، كتاب الصلاة، باب لا يبصقن عن يمينه فى الصلاة(412) ومسلم، كتاب المساجد، باب النهى عن البصاق فى المسجد فى الصلاة(1230)

أَمَرَ بِهَا فَحُكَّ مَكَانُهَا وَأَمَرَ بِهَا فَلُطِخَتْ قَالَ حَمَّادٌ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ بِزَعْفَرَانٍ ۔❶

ہرگز نہ کھنکھارے (بلغم یا اینٹ نہ پھینکے) پھر آپ نے اسے کھرچنے کا حکم دیا وہ جگہ کھرچ دی گئی، یا آپ نے وہاں کچھ لگانے کا حکم دیا تو وہ لگا دیا گیا۔'' حماد کہتے ہیں: ''مجھے معلوم نہیں ہے'' مگر یہ کہ آپ نے وہاں زعفران لگانے کا حکم دیا۔''

1438۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ............

أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى نُخَامَةً فِي جِدَارِ الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَصَاةً وَحَتَّهَا ثُمَّ قَالَ إِذَا تَنَخَّمَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ ۔❷

ابوسعید اور ابوہریرۃ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کی دیوار پر رینٹ دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے کنکری پکڑ کر اسے کھرچ ڈالا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ناک صاف کرنا چاہے تو وہ اپنے سامنے نہ صاف کرے اور نہ ہی اپنے دائیں طرف وہ اپنے بائیں طرف یا اپنے قدم کے نیچے تھوکے۔''

فوائد:...... (۱) مسجد میں تھوکنا گناہ کا باعث ہے البتہ اسے چھپا دینا اوپر مٹی ڈال دینا اس کے کفارے کا باعث ہے جب کہ مسجدیں کچی ہوں (۲) حالت نماز میں سامنے تھوکنا حرام ہے البتہ بائیں طرف پاؤں کے نیچے یا رومال میں تھوکا جا سکتا ہے لیکن کچی مسجد کا خیال رہے آج کل جس طرح قالین اور صفوں کا اہتمام کیا جاتا ہے ایسی صورت میں مسجد میں تھوکنے سے احتراز برتنا چاہیے۔

[117]......بَابُ النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ
مسجد میں سونے کے متعلق

1439۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي

❶ متفق علیہ البخاری، کتاب الأذان، باب هل يلتفت لأمر ينزل به أو يرى شيئاً أو بصاقا في القبلة (753) ومسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب 13 (1224)

❷ متفق عليه البخاري، كتاب الصلاة، باب حَكِّ المخاطة عالحصى من المسجد (408) ومسلم، كتاب المساجد وفى مواضع الصلاة، باب النهى عن البصاق فى المسجد فى الصلاة وغيرها (1225)

الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ عَنْ عَمِّهِ ....

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَتَانِي نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ فَضَرَبَنِي بِرِجْلِهِ قَالَ أَلَا أَرَاكَ نَائِمًا فِيهِ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ غَلَبَتْنِي عَيْنِي ۔❶

ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ میرے پاس آئے اور میں مسجد میں سویا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے مجھے اپنے پاؤں سے ہلا کر فرمایا: ”کیا میں تمہیں مسجد میں سویا ہوا نہیں دیکھ رہا ہوں؟“ میں نے کہا: ”اے اللہ کے نبی ﷺ! مجھ پر نیند غالب آ گئی تھی۔“

1440۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيتُ فِي الْمَسْجِدِ وَلَمْ يَكُنْ لِي أَهْلٌ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّمَا انْطُلِقَ بِي إِلَى بِئْرٍ فِيهَا رِجَالٌ مُعَلَّقُونَ فَقِيلَ انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى ذَاتِ الْيَمِينِ فَذَكَرْتُ الرُّؤْيَا لِحَفْصَةَ فَقُلْتُ قُصِّيهَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَصَّتْهَا عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ رَأَى هٰذِهِ قَالَتِ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نِعْمَ الْفَتَى أَوْ قَالَ نِعْمَ الرَّجُلُ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ قَالَ وَكُنْتُ إِذَا نِمْتُ لَمْ أَقُمْ حَتّٰى أُصْبِحَ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي اللَّيْلَ ۔❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میری بیوی نہیں تھی اور میں مسجد میں سویا کرتا تھا۔ تو میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ مجھے کوئی ایک کنویں کے پاس لے جایا گیا۔ جس میں چند آدمی لٹکے ہوئے تھے کہا گیا: ”اسے دائیں طرف لے جاؤ۔“ میں نے یہ خواب حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا میں نے اس سے کہا: یہ خواب رسول اللہ ﷺ سے بیان کرنا اس نے آپ کے پاس خواب بیان کیا آپ ﷺ نے فرمایا: یہ خواب کس نے دیکھا ہے؟ اس نے کہا: ”ابن عمر رضی اللہ عنہما نے۔“ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اچھا نوجوان ہے یا آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا آدمی ہے اگر رات کو نماز پڑھتا ہوتا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ”میں سوتا تھا تو جب تک صبح نہ ہوتی اٹھتا نہیں تھا۔“ راوی کہتا تھا: ابن عمر رضی اللہ عنہما اس کے بعد رات کو مسلسل نماز پڑھتے رہے۔

---

❶ اسناده ضعيف

❷ متفق عليه: البخاری، كتاب التهجد، باب ،فضل قيام الليل (1121) ومسلم، كتاب فضائل الصحابه، باب من فضائل عبدلله بن عمر رضی اللہ عنہما (6361)

فوائد:...... (۱) مسجد میں سونا جائز ہے اگر چہ آدمی بالغ ہی ہو (۲) تہجد گزاری آدمی کی اچھائی کی علامت ہے۔

[118]...... بَاب النَّهْيِ عَنْ اسْتِنْشَادِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ وَالشِّرَى وَالْبَيْعِ
مسجد میں گمشدہ چیز تلاش کرنے اور خرید وفروخت کی ممانعت

1441۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ أَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُولُوا لَا أَرْبَحَ اللَّهُ تِجَارَتَكَ وَإِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ فِيهِ الضَّالَّةَ فَقُولُوا لَا أَدَّى اللَّهُ عَلَيْكَ۔ [1]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی کو مسجد میں کوئی چیز بیچتے یا خریدتے ہوئے دیکھو تو تم اس سے کہو: اللہ تیری تجارت میں نفع نہ دے۔" او جب تم کسی مسجد میں کسی کو گمشدہ چیز کا اعلان کرتے دیکھو کہو: اللہ تمہیں یہ چیز واپس نہ کرے۔"

فوائد:...... (۱) مسجد میں خرید وفروخت حرام ہے البتہ اگر باہر سودا ہوا ہے تو مسجد میں چیز پکڑنے میں کوئی حرج نہیں (واللہ اعلم) آج کل بے توجہی کی وجہ سے مساجد میں رسالے، دینی اخبارات اور کتب فروخت ہوتی ہیں جو کہ درست نہیں۔ (۲) شرعی احکام کے مخالف کو بدعا دینی جائز ہے (۳) مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان نہیں کرنا چاہیے۔

[119]......باب النَّهْيِ عَنْ حَمْلِ السِّلَاحِ فِي الْمَسْجِدِ
مسجد میں ہتھیار لے کر جانے کی ممانعت

1442۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ............

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ يَحْمِلُ نَبْلًا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَمْسِكْ

سفیان بن عینیہ کہتے ہیں کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ بن دینار سے کہا: "کیا تم نے جابر بن عبداللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی تیر لے کر مسجد سے گذرا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: "ان کے پھلوں کو بند کرو۔" عمرو بن

[1] صحیح مسلم، کتاب المساجد مواضع الصلاة، باب 18 (1260) وابو داؤد، کتاب الصلاة، باب فی کراهية إنشاء الضالة فی المسجد (473)

نُصُولَهَا قَالَ نَعَمْ ۔❶ دینار نے کہا: ''جی ہاں۔''

فوائد:...... مسجد میں اسلحے کو اس طرح لے کر پھرنا کہ جس سے نقصان کا اندیشہ ہو ممنوع ہے۔

[120]....بَاب النَّهْيِ عَنْ اتِّخَاذِ الْقُبُورِ مَسَاجِدَ

قبروں کو مسجد بنانے کی ممانعت

1443۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ..........

أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ قَالَا لَمَّا نُزِلَ بِالنَّبِيِّ ﷺ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ وَهُوَ كَذَلِكَ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مِثْلَ مَا صَنَعُوا۔❷

عبداللہؓ بن عباس اور عائشہ رضی اللہ عنہا دونوں کہتے ہیں: نبی ﷺ کے پاس ملک الموت آیا تو آپ ﷺ اپنا کپڑا منہ پر ڈالنے لگے جب آپ کا دم گھٹتا تھا تو کپڑے کو چہرے سے دور کرتے اور فرماتے: ''یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو۔ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنا لیا'' آپ ﷺ ان جیسے کام کرنے سے اپنی امت کو ڈرا رہے تھے۔''

فوائد:...... (۱) موت کے وقت شدّت آدمی کی بدبختی کی علامت نہیں (۲) قبروں کو سجدہ گاہ بنانا باعث لعنت و ملامت ہے اگر چہ انبیاء کی ی قبریں ہی ہوں (و الله يهدى)

[121]......بَاب النَّهْيِ عَنْ الِاشْتِبَاكِ إِذَا خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ

مسجد کی طرف جاتے ہوئے تشبیک کی ممانعت

1444۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَقَ ....

عَنْ أَبِي ثُمَامَةَ الْحَنَّاطِ قَالَ أَدْرَكَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ بِالْبَلَاطِ وَأَنَا مُشَبِّكٌ بَيْنَ أَصَابِعِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

ابوثمامہ رضی اللہ عنہ حناط کہتے ہیں مجھے کعب بن عجرہ ''بلاط'' جگہ پر ملے۔ اور میں نے انگلیوں میں تشبیک دی ہوئی تھی انہوں نے کہا اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں

❶ متفق عليه : البخاری، كتاب الصلاة، باب يأخذ نبصول النيل اذا مرّفى المسجد (451) ومسلم، كتاب الأدب باب أمر من مر بسلاح فى مسجد أو سوق...... (6604)

❷ متفق عليه : البخاری، كتاب الصلاة، باب 55 (436) ومسلم، كتاب المساجد، باب النهى عن بناء المساجد على القيور (1187)

قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يُشَبِّكْ بَيْنَ أَصَابِعِهِ۔ [1]

سے کوئی شخص وضو کرے پھر مسجد کی طرف جانے کا ارادہ کرے تو وہ اپنی انگلیوں کو تشبیک نہ دے۔"

1445۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ ....

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَعَمَدْتَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا تُشَبِّكَنَّ بَيْنَ أَصَابِعِكَ فَإِنَّكَ فِي صَلَاةٍ۔ [2]

کعبؓ بن عجرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تو وضو کرے اور مسجد کی طرف جانے کا ارادہ کرے تو اپنی انگلیوں کو تشبیک نہ دینا۔ کیونکہ تم نماز میں ہو۔"

1446۔ أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ ثُمَّ خَرَجَ يُرِيدُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ فَلَا تَقُولُوا هٰكَذَا يَعْنِي يُشَبِّكُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ۔ [3]

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو کوئی وضو کرے پھر مسجد کی طرف جانے کا ارادہ کرے تو وہ نماز میں ہی ہوتا ہے حتی کہ اپنے گھر واپس آ جائے۔ لہٰذا تم اس طرح نہ کرو یعنی اپنی انگلیوں کے درمیان کنگھی نہ لگاؤ۔"

فوائد:...... تشبیک ہوتا ہے ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کرنا جائز ہے البتہ حالت نماز میں منع ہے اسی طرح نماز کے لیے وضوء کر کے جاتے ہوئے چونکہ آدمی نماز میں ہوتا ہے (دیکھیے 1445 اس لیے اس وقت یہ ممنوع ہے۔

[122].....بَاب فَضْلِ مَنْ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ

اس آدمی کی فضیلت جو مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرے

1447۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

---

[1] حسن: ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی الھدی فی المشی الی الصلاۃ (562) والترمذی، کتاب المواقیت، باب ماجاء فی کراھیۃ التشبیک بین الأصابع فی الصلاۃ (386)

[2] حسن سابق ولا حق: تعلیق ملاحظہ کیجئے۔

[3] صحیح: ابن خزیمہ (446) والترمذی کتاب الصلاۃ باب ماجاء فی کراھیۃ التشبیک بین الأصابع فی الصلاۃ (382)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَزَالُ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَى الْعَبْدِ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ مَا لَمْ يَقُمْ أَوْ يُحْدِثْ تَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ۔ ❶

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندہ جب تک اپنے مصلی (جائے نماز) میں۔ جہاں اس نے نماز پڑھی رہتا ہے فرشتے اس کے لئے مسلسل دعا کرتے رہتے ہیں۔ جب تک وہ اپنی جگہ سے نہ اٹھے۔ یا وہ بے وضو نہ ہو۔ فرشتے کہتے ہیں: ''اے اللہ! اسے بخش دے'' اے اللہ! اس پر رحم کر۔''

فوائد:...... نماز پڑھ لینے کے بعد جگہ بدلنے کی بجائے اسی جگہ بیٹھنا انتہائی فضیلت کا حامل ہے ان آسان اعمال کے ذریعے فرشتوں کی دعاؤں کا حصول باعث خیر و برکت اور نجات ہے۔ جلد بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس عظیم سعادت سے محروم رہنا یقیناً بہت بڑی محرومی ہے۔ (اللهم و فقنا لهٰذا)

[123]......بَاب فِي تَزْوِيقِ الْمَسَاجِدِ
مسجدوں کو مزین کرنے کا بیان

1448۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ۔ ❷

انس رضی اللہ عنہ بن مالک کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قیامت نہیں آئے گی حتی کہ مسجدوں کے متعلق لوگ فخر کریں۔''

فوائد:...... (۱) مسجدوں کی بیجا زیب و زینت پسندیدہ نہیں ہے بلکہ سادگی اختیار کرنا اولیٰ ہے (۲) مسجدوں کی حصول تقرب کا ذریعہ بنانے کی بجائے ان پر فخر قیامت کی نشانی اور باعث نشانی ہے۔ آج کل مساجد کے ذمہ داران ان مبارک عبادت گاہوں کا اپنی جاگیر سمجھتے ہیں بابرکت مال کو فضول ڈیکوریشن پر اڑا دینا اور دوسری مساجد کے مقابلہ میں اترانا ان کا محبوب مشغلہ ہے۔

[124]......بَاب الصَّلَاةِ إِلَى سُتْرَةٍ ستر ے کی طرف نماز پڑھنا

1449۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ ....

---

❶ صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب فضل صلاة الجماعة وانتظار الصلاة (1507) وابوداؤد، کتاب الصلاة باب فضل القحور فی المسجد (369)

❷ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب فی بناء المسجد (449) والنسائی، کتاب المساجد، باب المباهاة فی المساجد (688)

سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْبُطْحَاءِ بِالْهَاجِرَةِ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ وَإِنَّ الظُّعُنَ لَتَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ۔ ❶

ابو جحیفہ ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دوپہر کے وقت 'بطحاء' کی طرف تشریف لے گئے تو آپ ﷺ نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کے سامنے لکڑی تھی عورتیں آپ ﷺ کے سامنے سے گزرتی تھیں۔''

1450۔ أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَتْ تُرْكَزُ لَهُ الْعَنَزَةُ يُصَلِّي إِلَيْهَا۔ ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے لکڑی گاڑی جاتی تھی کہ آپ اس کی طرف نماز پڑھیں۔''

فوائد:...... (۱) نمازی کا اپنے سامنے کوئی چیز گاڑھ لینا یا کسی کے پیچھے ہوجانا یہ سترہ اس کا نماز میں اہتمام ضروری ہے اس کے بغیر نماز میں نقص آتا ہے (۲) اگر سترہ سامنے ہوتو سترے کے آگے سے کسی کا گزرنا نقصان دہ نہیں۔

[125]......بَاب فِي دُنُوِّ الْمُصَلِّي إِلَى السُّتْرَةِ
نمازی کا سترے کے قریب ہونا

1451۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ............

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ۔ ❸

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہوتو کسی کو اپنے سامنے سے نہ گزرنے دے اگر انکار کرے تو اس سے لڑائی کرے کیونکہ وہ شیطان ہے۔''

فوائد:...... (۱) نمازی کے لیے اتنی حرکت جائز ہے کہ وہ گزرنے والے کو روکے (۲) یہ تبھی ممکن ہے جب آگے سترہ ہوگا ورنہ تھوڑی دور سے گزرنے والے کے پیچھے بھاگنے سے تو یہ رہا اس لیے نہ تو بلا سترہ

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الوضوء، باب استمال فضل وضوء الناس (186) ومسلم، کتاب الصلاۃ، باب سترۃ المصلی (1122)

❷ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب سترۃ المصلی (1115) وابوداؤد کتاب الصلاۃ، باب مایسترا لمصل (687)

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصلاۃ، باب یرد المصلی من مربین یدیہ (509) و مسلم، کتاب الصلاۃ، باب منع المارببین یدی المصلی (1128)

نماز پڑھی جائے اور نہ زیادہ فاصلہ رکھا جائے بلکہ اس کے قریب ہو کر کھڑا ہوا جائے۔

[126]......بَاب الصَّلَاةِ إِلَى الرَّاحِلَةِ
سواری کے جانور کی طرف نماز پڑھنا

1452- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْأَحْمَرِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ............

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي إِلَى رَاحِلَتِهِ۔ ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ سواری کے جانور کی طرف نماز پڑھتے تھے۔

فوائد:...... (۱) سواری کو سترہ بنایا جاسکتا ہے (۲) اونٹوں کے باڑے میں نماز ممنوع البتہ اگر وہ ایک دو ہوں تو ان کے قریب پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

[127]...... بَاب الْمَرْأَةِ تَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي
عورت کا نماز کے سامنے ہونا

1453- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ............

أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي وَهِيَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى فِرَاشِ أَهْلِهِ اعْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ۔ ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ: ''رسول اللہ ﷺ اپنی اہلیہ کے بستر کی طرف نماز پڑھ رہے ہوتے تو وہ آپؐ کے اور قبلہ کے درمیان اپنے بستر پر لیٹی ہوتی جیسے جنازہ آگے رکھا ہوتا ہے۔''

فوائد:...... معلوم ہوا عورت اگر سامنے سے گزرے نہ ویسے ٹھہری ہوئی ہو تو نماز جائز درست ہے

[128]......بَاب مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ وَمَا لَا يَقْطَعُهَا
نماز کو کونسی چیز توڑتی ہے اور کونسی چیز نہیں توڑتی

1454- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ............

---

❶ متفق عليه: البخارى، كتاب الصلاة، باب الصلاة فى مواضع الإبل (430) ومسلم، كتاب الصلاة، باب سترة المصلى (1118)

❷ متفق عليه: بخارى، كتاب الصلاة، باب 51 (1140) وابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة، باب من صلى وبينه وبين القبلة شىء (956)

أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ يَقْطَعُ صَلَاةَ الرَّجُلِ إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَآخِرَةِ الرَّحْلِ الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ وَالْمَرْأَةُ قَالَ قُلْتُ فَمَا بَالُ الْأَسْوَدِ مِنَ الْأَحْمَرِ مِنَ الْأَصْفَرِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ ۔❶

حمید بن ہلال کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن صامت کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''جس آدمی کے آگے کجاوے کی لکڑی کی مانند کوئی چیز نہ ہو تو گدھے اور سیاہ کتے اور عورت کے گذرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔'' عبداللہؒ بن صامت کہتے ہیں: میں نے کہا: سیاہ کتے میں کونسی بات ہے جو سرخ اور زرد میں نہیں؟ ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح پوچھا جیسے تو نے پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''سیاہ کتا شیطان ہے۔''

فوائد:...... (۱) اس روایت کو اس کے ظاہر پر محمول کرنا ہی اولی ہے جیسا کہ امام ابن قیم رحمہ اللہ البانی رحمہ اللہ اور اکثر علماء اس جانب گئے ہیں امام البانی رحمہ اللہ (صحیحہ) میں ایک روایت لائے ہیں جس کے الفاظ میں ''تُعادُ'' کے ساتھ صراحت ہے کہ نماز دوہرائی جائے گی (واللہ اعلم) (۲) ابوداؤد میں عورت کے حائض بالغہ کی قید ہے۔

[129]......بَاب لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ
نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی

1455۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جِئْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ يَعْنِي عَلَى أَتَانٍ وَالنَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي بِمِنًى أَوْ بِعَرَفَةَ فَمَرَرْتُ عَلَى بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ عَنْهَا وَتَرَكْتُهَا تَرْعَى وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ ۔❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں اور فضل گدھے پر سوار ہو کر گئے اور نبی ﷺ منیٰ یا عرفہ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ میں ایک صف کے پاس سے گزرا اور ایک صف کے پاس اتر کر گدھے کو چرنے کے لئے چھوڑ دیا میں اس صف میں داخل ہو گیا۔''

فوائد:...... اس حدیث یہ استدلال کرنا کہ گدھے کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی صحیح نہیں کیونکہ امام

❶ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب قدرما يستر المصلى (1137) وابوداؤد، كتاب الصلاة، باب مايقطع الصلاة (702)

❷ متفق عليه: البخارى، كتاب الصلاة، باب سترة الإمام سترة عن خلفه (493) ومسلم، كتاب الصلاة، باب سترة المصلى (1124)

بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر باب باندھا ہے (سُترۃ الامام سترۃ من خلفہٗ) امام کو سترۃ پیچھے والوں کا سترۃ ہے جب نمازیوں کے آگے سترۃ موجود ہے تو سترے کے آگے گزرنے والی کوئی بھی چیز نقصان دہ نہیں جس طرح (1449) حدیث میں ہے کہ آپ کی سترے کے آگے سے عورتیں گزر رہیں تھیں لہٰذا سترے کے آگے سے گزرنے والی کوئی بھی چیز نماز میں خرابی کا باعث نہیں۔ مسئلہ تب بنے گا جب کوئی نمازی اور سترے کے درمیان سے گزرے گا۔

[130]......بَاب كَرَاهِيَةِ الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي
نمازی کے سامنے سے گزرنے کی ممانعت

1456۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ ....

عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَرْسَلَنِي أَبُو جُهَيْمٍ الْأَنْصَارِيُّ إِلَى زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَسْأَلُهُ مَا سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الَّذِي يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَأَنْ يَقُومَ أَحَدُكُمْ أَرْبَعِينَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي قَالَ فَلَا أَدْرِي سَنَةً أَوْ شَهْرًا أَوْ يَوْمًا۔ [1]

بسر بن سعید کہتے ہیں کہ ابوجہیم انصاری نے مجھے زیدؓ بن خالد جہنی کے پاس بھیجا کہ میں ان سے پوچھوں کہ انہوں نے نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کے متعلق نبی ﷺ سے کیا سنا؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص چالیس.... کھڑا رہے تو اس بات سے بہتر ہے کہ وہ نمازی کے سامنے سے گزرے۔“ انہوں نے کہا: ”میں نہیں جانتا چالیس سال یا مہینے یا دن۔“

1457۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ ....

أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

بسر بن سعید کہتے ہیں کہ زید بن خالد جہنی نے انہیں ابوجہیم کے پاس بھیجا تا کہ وہ ان سے پوچھیں کہ انہوں نے نمازی کے آ گے سیگزرنے والے کے متعلق نبی ﷺ سے کیا سنا؟ ابوجہیمؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر

[1] صحیح: ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ، باب المرور بین یدی المصلی (944) ومسلم، کتاب الصلاۃ، باب منع المار بین یدی المصلی (507) مابعد بدون رقم

فَقَالَ أَبُو جُهَيْمٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا أَدْرِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً۔❶

نمازی کے سامنے سےگزرنے والا جانتا کہ اس کے متعلق اسے کیا عذاب ہوگا تو اس کے سامنے سے گذرنے سے یہ بہتر سمجھتا کہ چالیس ....تک بیٹھا رہے۔'' ابونضر کہتے ہیں: ''مجھے نہیں معلوم چالیس دن مہینے یا سال۔''

فوائد:...... نمازی کے آگے سے گزرنا نہایت معیوب فعل ہے جس پر سزا کی وعید سنائی گئی ہے۔اس سے جس قدر ہو سکے احتیاط برتنی چاہیے۔

[131]......بَاب فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ
نبی ﷺ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت

1458۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ هُوَ ابْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي سَلْمَانُ الْأَغَرُّ قَالَ ....

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا كَأَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔❷

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری اس مسجد میں نماز پڑھنا مسجد حرام کے علاوہ تمام مسجدوں میں نماز پڑھنے سے ہزار نماز سے بہتر ہوتا ہے۔''

1459۔ أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو نماز میری اس مسجد میں پڑھی جائے وہ مسجد حرام کے علاوہ اور مسجدوں میں پڑھنے سے ہزار درجہ افضل ہے۔''

---

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب الصلاة، باب اثم الماربين يدی المصلی (510) ومسلم، کتاب الصلاة، باب منع الماربين يدی المصلی (1132)

❷ متفق عليه: البخاری، کتاب فضل الصلاة فی مسجد مكة والمدينه، باب فضل صلاة فی مسجد مكه والمدينه (1190) ومسلم، کتاب الحج، باب فضل الصلاة بمسجد لی مكة والمدينة (3361)

الْحَرَامَ ۔❶

1460۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ۔❷

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو نماز میری اس مسجد میں پڑھی جائے وہ مسجد حرام کے علاوہ دوسری مساجد میں پڑھنے سے ہزار درجہ افضل ہے۔''

فوائد:...... (۱) معلوم ہوا مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کا ثواب ہزار گنا زیادہ ہے البتہ یہ ثواب فرائض کے ساتھ خاص ہے نوافل گھر میں ہی افضل ہیں اگرچہ مکہ ہو یا مدینہ (۲) فی "مسجدی هذا" کے متعلق امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مناسب یہی ہے کہ اس سے آپکے زمانے والی مسجد مراد ہو نہ کہ جو بعد میں اضافہ کیا گیا ہے خصوصاً جو آپ ﷺ نے ''ھذا'' کے لفظ سے تائید کی ہے (فتح الباری)

[132]......بَاب لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ
تین مسجدوں کے علاوہ کسی اور مقام کی طرف سفر نہیں کرنا چاہیے

1461۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْكَعْبَةِ وَمَسْجِدِي هَذَا وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى ۔❸

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین مساجد کے علاوہ کسی اور مقام کی طرف (ثواب کی نیت سے) سفر نہ کیا جائے خانہ کعبہ میری یہ مسجد اور مسجد اقصیٰ۔''

فوائد:...... ان تین مساجد کے علاوہ ثواب کی نیت سے کسی مسجد یا مزار کی طرف سفر کرنا حرام ہے چاہے کوئی کتنا ہی ذی مرتبت کیوں نہ ہو۔

[133]...... بَاب فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْمَسَاجِدِ فِي الظُّلَمِ
اندھیرے میں مسجد کی طرف جانے کی فضیلت

1462۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ جُنَادَةَ عَنْ

❶ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فضل الصلاة، بمسجدی مكة والمدينة (3366) وابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة، باب ماجاء فی فضل الصلاة فی المسجد الحرام ومسجد النبی ﷺ (1405) ❷ صحیح: سابقہ تخریج دیکھیے۔

❸ متفق عليه: البخاری، کتاب فضل الصلاة فی مسجد مكة والمدينة (1189) ومسلم، كتاب الحج، باب لاتشد الرحال الا الی ثلاثة مساجد (3371)

مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ ....

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ مَشَى فِي ظُلْمَةِ لَيْلٍ إِلَى صَلَاةٍ آتَاهُ اللَّهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ ❶

ابودرداءؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص رات کے اندھیرے میں نماز (مسجد) کی طرف جائے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے روشنی دیں گے۔''

فوائد:...... دنیاوی مشقت اخروی راحت کا باعث ہے فجر وعشاء ان دونمازوں کا منافقوں پر بھاری ہونے کا سبب ان میں پائی جانے والی مشقت ہی ہے جب کہ انکی تاریکیاں ومشقتیں مؤمنین کے لیے راحت وروشنی کا باعث ہے۔

[134]......بَاب كَرَاهِيَةِ الِالْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ
نماز میں ادھر ادھر جھانکنے کی ممانعت

1463۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْأَحْوَصِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ....

أَنَّ أَبَا ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَزَالُ اللَّهُ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَإِذَا صَرَفَ وَجْهَهُ انْصَرَفَ عَنْهُ۔ ❷

ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ (نماز کی حالت میں) مسلسل بندے کی طرف متوجہ رہتا ہے جب تک وہ ادھر ادھر نہ دیکھے۔ جب وہ اپنا چہرہ پھیرتا ہے تو اللہ بھی اپنی توجہ پھیر لیتا ہے۔''

فوائد:...... نماز میں ضرورت کی بناء پر گردن موڑے بغیر جھانکنا اگرچہ جائز ہے لیکن متوجہ رہنا انتہائی باعث سعادت ہے کیونکہ اللہ براہ راست بندے کے سامنے ہوتا ہے اور اس پیاری ہستی سے منہ یا نظریں پھیرنا اسکی بے قدری کے مترادف ہے (العياذ بالله)

[135]......بَاب أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ
کونسی نماز افضل ہے؟

1464۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيٍّ الْأَزْدِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ ....

---

❶ صحیح بالشواهد

❷ اسناده ضعيف ولكن له شواهد احمد5/175، وابوداؤد، كتاب الصلاة، باب الالتفات فی الصلاة (909)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ لَا شَكَّ فِيهِ وَجِهَادٌ لَا غُلُولَ فِيهِ وَحَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ قِيلَ فَأَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقِيَامِ قِيلَ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ مُقِلٍّ قِيلَ فَأَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَهْجُرَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْكَ قِيلَ فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِينَ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ قِيلَ فَأَيُّ الْقَتْلِ أَشْرَفُ قَالَ مَنْ عُقِرَ جَوَادُهُ وَأُهْرِيقَ دَمُهُ۔[1]

عبداللہؓ بن حبشی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا: کونسے اعمال افضل ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''شک و شبہ کے بغیر اللہ پر ایمان لانا اور ایسا جہاد کرنا جس میں خیانت نہ ہو۔ اور ایسا حج جس میں گناہ نہ ہو۔'' پوچھا گیا کونسی نماز افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لمبا قیام۔'' کہا گیا: کونسا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو غریب کی کمائی سے کیا گیا ہو۔'' کہا گیا: کونسی ہجرت افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان چیزوں کو چھوڑ دینا جو اللہ نے تجھ پر حرام کیں۔'' کہا گیا کونسا جہاد افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو اپنی جان اور مال کے ساتھ مشرکین سے جہاد کرے۔'' کہا گیا کونسی شہادت افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے گھوڑے کی ٹانگیں کاٹ دی جائے اور خود جان سے مار دیا جائے۔''

فوائد:...... (۱) مختلف احادیث میں مختلف اعمال کو افضل قرار دیا گیا ہے جیسا کہ پیچھے نماز کو اس کے وقت پر پڑھنے کو افضل گردانا گیا ہے۔ جب کہ اس حدیث میں جہاد و حج کو افضل الاعمال کہا گیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حالت اور افراد کے اعتبار سے ہے کسی حالات میں کوئی عمل افضل ہوتا ہے اور کسی بندے کے لیے کوئی عمل افضل ہوتا یعنی جس میں اس کی سستی جھلکتی آپؐ اسی کام کو اسکے لیے بہتر قرار دیتے (۲) زیادہ سجدوں کی بجائے لمبا قیام زیادہ فضیلت کا باعث ہے (۳) صدقے میں مال کی زیادتی نہیں بلکہ خلوص افضل ہے۔

[136]......بَاب فَضْلِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ

فجر اور عصر کی نماز کی فضیلت

1465۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ............

[1] صحيح : احمد 3/411، وابوداؤد، كتاب الصلاة، باب اى الأعمال افضل (1449) والنسائي، كتاب الزكاة، باب جهد المقل (2525)

أَبِی مُوسَی عَنْ أَبِیهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّی الْبَرْدَیْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ قِیلَ لِأَبِی مُحَمَّدٍ مَا الْبَرْدَیْنِ قَالَ الْغَدَاةُ وَالْعَصْرُ ۔❶

ابوموسیٰ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص دونوں ٹھنڈی نمازیں پڑھے جنت میں داخل ہوگا۔'' ابومحمد کہا گیا: ''دوٹھنڈی نمازیں کونسی ہیں؟'' انہوں نے کہا: ''فجر اور عصر۔''

1466۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ جَدِّهِ............

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّی الصُّبْحَ فَهُوَ فِی جِوَارِ اللَّهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللَّهَ فِی جَارِهِ وَمَنْ صَلَّی الْعَصْرَ فَهُوَ فِی جِوَارِ اللَّهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللَّهَ فِی جَارِهِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد إِذَا أُمِّنَ وَلَمْ يَفِ فَقَدْ غَدَرَ وَأَخْفَرَ ۔❷

ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے فجر کی نماز پڑھی وہ اللہ کی پناہ میں ہوگا لہٰذا تم اللہ کی پناہ میں ہونے سے بدعہدی نہ کرو۔ اور جس نے عصر کی نماز پڑھی وہ بھی اللہ کی پناہ میں ہوگا لہٰذا تم اللہ کی پناہ میں ہونے سے بدعہدی نہ کرو۔'' ابومحمد کہتے ہیں: ''جب اللہ نے اس کو پناہ دی اور کسی نے اس کے وعدے کو پورا نہ کیا تو بے شک اس نے دھوکا دیا اور بدعہدی کی۔''

فوائد:...... ابومحمد رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق فجر وعصر کی ادائیگی سے بندہ جب اللہ کی پناہ میں آ گیا تو لازماً اب کسی چیز کا خوف خدشہ نہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ بقیہ کاموں سے اب چھٹی ہے بلکہ پناہ میں آنے کے جو عہد و پیمان ہیں انہیں پورا کرنا بھی لازم ہے مثلاً دوسرے فرائض چاہے انکا تعلق حقوق اللہ سے یا حقوق العباد سے۔

[137]......بَابُ النَّهْيِ عَنْ دَفْعِ الْأَخْبَثَيْنِ فِي الصَّلَاةِ

پاخانہ اور پیشاب روک کر نماز پڑھنے کی ممانعت

1467۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُنَاسَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ ....

---

❶ متفق عليه : البخاری، كتاب مواقيت الصلاة، باب فضل صلاة الفجر (574) ومسلم، كتاب المساجد، باب فضل صلاتي الصبح والعصر والمحافظة عليهما (1436)

❷ اسناده جيّد : اگر ابراہیم کا جد سالم البراد ہوتو ورنہ اللہ ہی بہتر جانے بہرحال اس کے شواہد بھی موجود ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَرْقَمِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَأَرَادَ الرَّجُلُ الْخَلَاءَ فَابْدَأْ بِالْخَلَاءِ ۔ ❶

عبداللہ رضی اللہ عنہ بن ارقم کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب نماز کا وقت ہو جائے اور آدمی بیت الخلاء میں جانا چاہے تو اسے بیت الخلاء میں پہلے جانا چاہئے۔''

فوائد:...... معلوم ہوا نماز میں ہر حاجت سے فارغ ہو کر اطمینان سے خالی الذہن ہو کر داخل ہونا چاہیے۔

[138]......بَاب النَّهْيِ عَنْ الِاخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت

1468۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا۔ ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع کیا کہ آدمی کمر پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھے۔''

فوائد:...... لہٰذا دوران نماز کوخوں پر ہاتھ رکھنا منع ہے۔

[139]...... بَاب النَّهْيِ عَنِ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيثِ بَعْدَهَا

عشاء سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کی ممانعت

1469۔ أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ أَبِي الْمِنْهَالِ الرِّيَاحِيِّ ....

عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا ۔ ❸

ابو برزہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ عشاء سے پہلے سونے اور بعد میں باتیں کرنے کو برا سمجھتے تھے۔''

فوائد:...... (۱) عشاء سے پہلے سونے سے نماز کے فوت ہونے کا خدشہ ہے اس لیے یہ ممنوع ہے (۲) عشاء کے بعد باتیں مکروہ ہیں البتہ علمی محافل یا خیر کی حاصل باتوں میں کوئی حرج نہیں جب کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنی خالہ کے ہاں رات گزارنے کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ (فَتَحَدَّثَ النَّبِي مَعَ اَهْلِهِ سَاعَةً

---

❶ صحیح: ابوداؤد، کتاب الطهارة، باب أيصلي الرجل وهو حاقق (88) والترمذی کتاب الطهارة، باب ماجاء اذا اقيمت الصلاة (142)

❷ متفق عليه: البخاری، کتاب العمل فی الصلاة (1220) ومسلم، کتاب المساجد، باب كراهة الاختصار فی الصلاة (1218)

❸ متفق عليه: البخاری، کتاب مواقيت الصلاة، باب وقت الظهر عندا لزوال (541) ومسلم، کتاب المساجد، باب استحباب التبكير بالصبح فی اوّل وقتها وهوا لتغليس (1462)

ثُمَّ رَقَدَ) آپ ﷺ نے کچھ دیر گھر والوں سے باتیں کیں اور پھر سو گئے (مسند ابی عوانہ) اسی طرح عمر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ آپ ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے رات گئے تک باتیں کرتے رہتے (احمد: صحیح)

[140]......بَاب النَّهْيِ عَنْ دُخُولِ الْمُشْرِكِ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ
مشرک کے لئے مسجد الحرام میں داخل ہونے کی ممانعت

1470۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الشَّعْبِيِّ ....

عَنِ الْمُحَرَّرِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَنَادَى بِأَرْبَعٍ حَتَّى صَهَلَ صَوْتُهُ أَلَا إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ وَلَا يَحُجَّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَهْدٌ فَإِنَّ أَجَلَهُ إِلَى أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِذَا مَضَتِ الْأَرْبَعَةُ فَإِنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ۔ ❶

محرر اپنے والد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں علی ؓ بن ابو طالب کے ساتھ تھا جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں (مکہ کی طرف) بھیجا، انہوں نے چار باتیں بلند آواز سے پکار کر کہیں حتی کہ ان کی آواز بیٹھ گئی خبردار! مومن کے علاوہ کوئی جنت میں داخل نہیں ہوگا، اور ہرگز کوئی مشرک اس سال کے بعد حج نہ کرے، اور نہ کوئی ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے، اور جس کا رسول اللہ ﷺ سے عہد تھا اس کی مدت چار مہینے ہے، جب چار مہینے گزر جائیں گے تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ مشرکوں سے بری ہے۔''

فوائد:......(۱) آج کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے یہ اس آیت کے موافق ہے ﴿إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَٰذَا﴾ کہ مشرک نجس ہیں وہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب نہ آویں۔ لہٰذا اب مشرکوں کا کسی حال میں حرم میں داخل ہونا جائز نہیں (۲) اگر ادیان باطلہ والوں سے عہد و پیمان ہوں تو ان کو اعلانیہ اپنی جراءت کا بتایا جائے گا نہ کہ اچانک ان سے براءت کا اظہار کر کے تو ان کے ساتھ محاذ کھول لیے جائے۔

[141]......بَاب مَتَى يُؤْمَرُ الصَّبِيُّ بِالصَّلَاةِ بچے کو نماز کا حکم دیا جائے

1471۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ

---

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب الصلاة، باب مايستر من العورة (369) ومسلم، کتاب الحج، باب لايحج مشرك ولايطوف بالبيت عريان (3274)

بْنِ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيُّ............

حَدَّثَنِي عَمِّي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِّمُوا الصَّبِيَّ الصَّلَاةَ ابْنَ سَبْعِ سِنِينَ وَاضْرِبُوهُ عَلَيْهَا ابْنَ عَشْرٍ ۔❶

عبدالملک بن ربیع بن سمرۃ اپنے والد اور وہ اس کے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سات سال کے بچے کو نماز سکھلاؤ اور دس سال کی عمر میں نماز نہ پڑھے تو اس کو مارو۔''

فوائد:...... (۱) معلوم ہوا بچے کی تربیت کا عمل اسکی بلوغت سے قبل ہی شروع کر دیا جائے گا تا کہ بلوغت کے بعد وہ بھٹکنے نہ پائے (۲) نیک تربیت کے لیے بچوں کو مارنا بھی درست ہے اور یہ مارنا ظلم نہیں ہے بلکہ عین پیار ہے اگر آپ نے نہ مار کر ہمیشہ کے لیے بچے کو نماز چور بنادیا تو آپ نے بہت ظلم کیا۔

[142]......بَاب أَيُّ سَاعَةٍ تُكْرَهُ فِيهَا الصَّلَاةُ

کس وقت میں نماز پڑھنی ممنوع ہے

1472۔ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ............

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ قَالَ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ أَنْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتَّى تَمِيلَ الشَّمْسُ وَحِينَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ ۔❷

موسیٰ بن علی کہتے ہیں کہ میں نے عقبہ بن عامر سے سنا انہوں نے کہا: ''تین وقت ایسے ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھنے اور مردوں کو دفن کرنے سے منع کرتے تھے۔ جس وقت سورج طلوع ہوتا ہے چمکنے والا حتی کہ بلند ہو جائے اور جس وقت دوپہر ہوتی ہے حتی کہ سورج ڈھل جائے اور جب سورج غروب ہونے کے لئے جھکتا ہے حتی کہ غروب ہو جائے۔''

فوائد:...... غروب وطلوع آفتاب اور زوال کے وقت نماز کا پڑھنا ممنوع ہے طلوع وغروب کے

❶ حسن: ابوداؤد، كتاب الصلاة، باب متى يؤمر الغلام بالصلاة (494) والترمذى، كتاب الصلاة، باب ماجاء متى يؤمر الصبى بالصلاة (407)

❷ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الأوقات التى نهى عن الصلاة فيها (1926) وابوداؤد، كتاب الجنائز، باب الدفن عند طلوع الشمس وعند غروبها (3192)

متعلق آتا ہے کہ اس وقت شیطان اپنے سینگ سورج کے سامنے کر دیتا ہے جیسا کہ الفاظ ہیں (فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرنَى الشَّيْطان) (متفق علیہ) اوراسی طرح زوال بارے آتا ہے (حِينَئِذٍ تُسَجَّر جَهَنَّمَ...... مسلم) اس وقت جہنم بھڑ کائی جاتی ہے لہٰذا ان اوقات میں نماز کے ساتھ مردوں کو دفنانا بھی منع ہے۔

1473۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي رِجَالٌ مَرْضِيُّونَ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ ۔[1]

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مجھ سے اچھے لوگوں نے بیان کیا جن میں عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب بھی ہیں۔ ان سب سے اچھے میرے نزدیک عمر رضی اللہ عنہ ہی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صبح کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں ہوتی حتی کہ سورج طلوع ہو جائے اور نہ عصر کے بعد کوئی نماز ہوتی ہے حتی کہ سورج غروب ہو جائے۔''

فوائد:...... سابقہ تین اوقات کے علاوہ ان دو وقتوں میں بھی نماز پڑھنا منع ہے ہاں فجر وعصر کے بعد اگر فرض یا سبب کی نماز ہو تو وہ پڑھی جاسکتی ہے جیسے تحیۃ المسجد سجدۃ تلاوۃ وغیرہ۔

[143]......بَابٌ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ

عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کا بیان

1474۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ............

عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ وَمَسْرُوقًا يَشْهَدَانِ عَلَى عَائِشَةَ أَنَّهَا شَهِدَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهَا يَوْمًا إِلَّا صَلَّى هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد

ابو اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے اسود بن یزید اور مسروق دونوں سے سنا کہ وہ دونوں عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق گواہی دیتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کے متعلق گواہی دی کہ: ''کبھی ایسا نہیں ہوا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس ہوں اور یہ دو رکعتیں نہ پڑھی ہوں۔'' ابو محمد کہتے ہیں: ''یعنی عصر

---

[1] متفق عليه: البخاری، كتاب مواقيت الصلاة، باب الصلاة بعد الفجر حتى ترتفع الشمس۔ ومسلم كتاب صلاة المسافرين باب الأوقات التي نهي عن الصلاة فيها (1918)

تَعْنِي بَعْدَ الْعَصْرِ ۔[1] کے بعد۔''

فوائد:...... مذکورہ حدیث سے ثابت ہوا کہ عصر کے بعد نوافل کی ادائیگی درست ہے بعض علماء نے بخاری میں ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث (لا صلاۃ بعد العصر حتی تغیب الشمس) عصر کے بعد غروب شمس تک کوئی نماز نہیں سے استدلال کرتے ہوئے اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ قرار دیا ہے جب کہ راجح بات یہی ہے جو کہ اس حدیث سے ظاہر ہو رہی ہے ابوداؤد میں صحیح سند سے ہے کہ ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع کیا الا یہ کہ سورج ابھی بلند ہو یعنی جب تک سورج زرد نہیں ہو جاتا تب تک نماز جائز ہے جیسا کہ عمر رضی اللہ عنہ سے بھی یہ ثابت ہے (مجمع الزوائد) لہٰذا عصر کے بعد جب تک سورج بلند و روشن ہو کوئی بھی نماز ادا کرنا جائز ہے خواہ فوت شدہ فرض نماز ہو یا سنت ہو یا نفل ہو یا نماز جنازہ (عون المعبود)

1475۔ أَخْبَرَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ............

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَطُّ ۔[2]

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑیں۔''

1476۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ....

أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَزْهَرَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَرْسَلُوهُ إِلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقُلْ إِنَّا أُخْبِرْنَا أَنَّكِ تُصَلِّينَهُمَا وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْهُمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكُنْتُ أَضْرِبُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام کریب کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن ازھر اور مسور بن مخرمہ نے ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا اور انہوں نے کہا: کہ انہیں ہم سب کی طرف سے سلام کہنا اور ان سے عصر کے بعد کی دو رکعتوں کے متعلق پوچھنا اور کہنا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا عصر کے بعد کی دو رکعتیں پڑھتی ہیں اور ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما

[1] متفق علیہ: البخاری، کتاب الصلاۃ، باب مایصلی بعد العصر من الفوائت ونحوها (593) ومسلم، کتاب صلاۃ المسافرین باب معرفۃ الرکعتین التین کان یصلیهما (1934)

[2] متفق علیہ: البخاری، کتاب المواقیت، باب مایصلی بعد العصر من الفوائت ونحوها (591) ومسلم، کتاب صلاۃ المسافرین باب معرفۃ الرکعتین اللتین کان یصلیهما النبی بعد العصر (1932)

النَّاسَ عَلَيْهِمَا قَالَ كُرَيْبٌ فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا وَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُونِي بِهِ فَقَالَتْ سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ فَأَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّونِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُونِي إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْهُمَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا أَمَّا حِينَ صَلَّاهُمَا فَإِنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَرَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَصَلَّاهُمَا فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُومِي بِجَنْبِهِ فَقُولِي أُمُّ سَلَمَةَ تَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَمْ أَسْمَعْكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي عَنْهُ قَالَتْ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا ابْنَةَ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ سُئِلَ أَبُو مُحَمَّدٍ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ أَنَا أَقُولُ بِحَدِيثِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ

کہتے ہیں: کہ میں عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کے ساتھ لوگوں کو ان (دو رکعتوں کے پڑھنے) پر مارا کرتا تھا۔" کریب کہتے ہیں: میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا۔ اور میں نے ان کو ان کا پیغام پہنچایا تو انہوں نے کہا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھو۔" میں نے ان لوگوں کے پاس جا کر عائشہ رضی اللہ عنہا کی بات بیان کی تو انہوں نے اسی بات کے لئے مجھے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے منع کرتے ہوئے سنا پھر ان کو میں نے یہ دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان دو رکعتوں کے پڑھنے کا واقعہ یہ ہے: "آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی پھر گھر آئے اور میرے پاس انصار قبیلہ سے بنو حرام کی چند عورتیں تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ دو رکعتیں پڑھنے لگے میں نے آپ کے پاس ایک لڑکی کو بھیجا میں نے اس سے کہا: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر کھڑی ہونا اور کہنا: ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دو رکعتوں سے منع کرتے ہوئے سنا اور اب میں آپ کو وہی دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھ رہی ہوں اگر آپ اپنے ہاتھ سے اشارہ کریں تو پیچھے ہٹ جانا۔" ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اس لڑکی نے ایسا ہی کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا تو وہ پیچھے ہٹ گئی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے ابوامیہ کی بیٹی! تو نے مجھ سے عصر کے بعد کی دو رکعتوں کے متعلق پوچھا میرے پاس عبدالقیس کے لوگ اپنی قوم کی طرف سے اسلام کی خبر

الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ۔❶

لائے انہوں نے مجھے ظہر کے بعد کی دو رکعتوں سے مشغول کر دیا یہ وہی دو رکعتیں تھیں۔" ابو محمد سے اس حدیث کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: "میں عمر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کا قائل ہوں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "عصر کے بعد کوئی نماز نہیں حتی کہ سورج غروب ہو جائے اور نہ ہی فجر کی نماز کے بعد کوئی نماز ہے حتی کہ سورج طلوع ہو جائے۔"

فوائد:...... معلوم ہوا آپ ﷺ نے عصر کے بعد رکعات کی ابتداء قضائی دینے سے کی پھر اپنی عادت کے مطابق اس پر دوام اختیار کرلیا۔ امام بخاری رحمہ اللہ کا رجحان بھی اسی طرف معلوم ہوتا ہے کہ عصر کے بعد قضائی دی جاسکتی ہے جیسا کہ (باب مَایُصَلیّٰ بَعدَ الْعَصْرِ مِنَ الفَوائِتِ وَ نَحوِهَا) سے ظاہر ہے۔

[144]......بَاب فِي صَلَاةِ السُّنَّةِ
سنت نماز کے متعلق

1477۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ ۔❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ "نبی ﷺ ظہر سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے اور ظہر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ اور مغرب کے بعد دو رکعتیں اپنے گھر میں پڑھتے تھے اور عشاء کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ اور جمعہ کے بعد دو رکعتیں اپنے گھر میں پڑھتے۔"

1478۔ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ الثَّقَفِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ ....

---

❶ متفق عليه: البخاری، كتاب السهو، باب اذا كلم وهو يصلي فأشار بيده واستمع (1223) ومسلم، كتاب صلاة المسافرين باب معرفة الركعتين اللتين كان (1930)

❷ متفق عليه: كتاب الجمعة، باب الصلاة بعد الجمه وقبلها (937) ومسلم، كتاب الجمعة، باب الصلاة بعد الجمعه (2037)

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ الْفَرِيضَةِ إِلَّا لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ أَوْ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ مَا بَرِحْتُ أُصَلِّيهِنَّ بَعْدُ وَقَالَ عَمْرٌو مِثْلَهُ وَقَالَ النُّعْمَانُ مِثْلَهُ۔[1]

نبی ﷺ کی بیوی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا کہ: ''جو مسلمان آدمی فرض کے علاوہ روزانہ بارہ رکعات پڑھے گا اس کے لئے جنت میں ایک گھر ہو گا یا آپ ؑ نے فرمایا: اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا۔'' ام حبیبہ کہتی ہیں: ''اس کے بعد میں ہمیشہ بارہ رکعات پڑھتی رہی۔'' عمرو اور نعمان نے بھی اسی طرح کہا۔

فوائد:...... دن میں فرائض کے علاوہ یہ بارہ سنتیں جنہیں سنن رواتب بھی کہا جاتا ہے ان پر دوام دخول جنت کا سبب ہے ترمذی میں اس کی تفصیل کچھ یوں ہے 4 ظہر سے پہلے اور 2 اس کے بعد۔ پھر 2 مغرب اور 2 عشاء کے بعد اور 2 فجر سے قبل لہٰذا انکا انتہائی خیال رکھنا چاہیے نیز ظہر سے قبل 2 رکعتوں کا ذکر بھی آتا ہے (دیکھئے گذشتہ حدیث)

1479۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ............

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَدَعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ۔[2]

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور فجر سے پہلے دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔''

[145]......بَاب الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھنے کا بیان

1480۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ....

[1] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل السنن الراتبة قبل الفرائض و بعد هن و بیان عددهن (1693) وابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب تفریع أبواب التطوع و رکعات السنة (1250)

[2] صحیح البخاری، کتاب التهجد، بال الرکعتان، قبل الظهر (1182) وابوداؤد، کتاب الصلاۃ باب تفریع أبواب التطوع و رکعات (1253)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ ۔❶

عبداللہؓ بن مغفل بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہے۔ ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہے۔ ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہے۔ ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہے اس شخص کے لئے جو پڑھنا چاہئے۔''

1481۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ ....

سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ كَانَ الْمُؤَذِّنُ يُؤَذِّنُ لِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَيَقُومُ لُبَابُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَيَبْتَدِرُونَ السَّوَارِيَ حَتّٰى يَخْرُجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُمْ كَذٰلِكَ قَالَ وَقَلَّ مَا كَانَ يَلْبَثُ ۔❷

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مؤذن نمازِ مغرب کے لیے اذان کہتا تو رسول اللہ ﷺ کے اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم اٹھتے اور ستونوں کی طرف جلدی سے جاتے۔ حتی کہ رسول اللہ ﷺ باہر آتے تو وہ لوگ اسی حالت میں ہوتے تھے۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ کم ٹھہرتے تھے۔''

فوائد:...... مغرب کی نماز کو جلدی ادا کرنے کا حکم ہے لیکن اتنی بھی جلدی نہ ہو کہ 2 رکعتیں ہی نہ پڑھی جاسکیں آپ ﷺ کے فرمان اور صحابہؓ کے عمل سے یہ مسئلہ بخوبی حل ہو جاتا ہے کہ مغرب کی جماعت سے قبل سنن کا اہتمام سنت نبوی ﷺ ہے۔

[146]......بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ
فجر کی دو رکعتوں میں قرأت کرنا

1482۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُخْفِي مَا يَقْرَأُ فِيهِمَا وَذَكَرَتْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ قَالَ

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان دو رکعتوں میں ہلکی قرأت کرتے تھے اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے قل یآیھا الکفرون اور قل ھو اللہ احد کا ذکر کیا۔ سعید کہتے

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الأذان، باب كم بين الأذان والإقامة ومن ينتظر الإقامة (624) ومسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب بين كل اذانين صلاة (1937)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الأذان، باب كم بين الأذان والإقامة ومن ينتظر الإقامة (625) ومسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب استحباب الركعتين قبل صلاة المغرب (1935)

سَعِيدٌ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ۔[1] ہیں: ''یعنی کہ فجر کی دو سنتوں میں۔''

فوائد:...... (۱) فجر کی سنتوں کو ہلکا پڑھنا سنت نبوی ﷺ ہے (۲) آپ ﷺ ان میں سورۃ اخلاص اور الکافرون پڑھتے۔

1483۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ..........

حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَكَانَتْ سَاعَةً لَا أَدْخُلُ فِيهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ۔[2]

حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ فجر طلوع ہونے کے بعد ہلکی سی دو رکعتیں پڑھتے تھے اور اس وقت میں نبی ﷺ کے پاس نہیں جاتی تھی۔

1484۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ....

عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ أَذَانِ الصُّبْحِ وَبَدَا الصُّبْحُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ ۔[3]

نبی ﷺ کی بیوی حفصہ بیان کرتی ہیں: ''جب مؤذن صبح کی نماز سے فارغ ہوتا تھا اور صبح ہوتی تھی تو رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز سے پہلے ہلکی سی دو رکعتیں پڑھتے تھے۔''

1485۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ..........

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ وَأَخْبَرَتْهُ حَفْصَةُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي إِذَا أَضَاءَ الصُّبْحُ رَكْعَتَيْنِ ۔[4]

سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے اور حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان سے بیان کیا کہ: ''جب صبح ہو جاتی تھی تو آپ دو رکعتیں پڑھتے تھے۔''

---

[1] صحیح: شرح معانی الآثار للطحاوی 297/1، باب القراءة فی رکعتی الفجر

[2] متفق علیه: البخاری، کتاب الأذان، باب الأذان بعد الفجر (618) ومسلم کتاب صلاة المسافرین، باب استحباب رکعتی سنة الفجر (1673)

[3] صحیح: سابقہ تخریج دیکھئے۔

[4] صحیح: سابقہ تخریج دیکھئے۔

فوائد:...... جمعہ کے بعد آپ ﷺ چار رکعتیں ادا کرتے تھے (صحیح ترمذی) گھر میں جا کر دو پڑھتے جیسا کہ (1477) میں وضاحت سے گزر چکا ہے۔

[147]......بَاب الْكَلَامِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

فجر کی دو رکعتوں کے بعد بات چیت کرنا

1486۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ سَالِمٍ أَبِى النَّضْرِ عَنْ أَبِى سَلَمَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ كَلَّمَنِىْ بِهَا وَإِلَّا خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ۔ ❶

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فجر سے پہلے جب دو رکعتیں پڑھتے تھے، تو اگر آپ کو کوئی ضرورت ہوتی تو اس کے متعلق مجھ سے بات کر لیتے۔ ورنہ نماز کے لئے چلے جاتے۔''

[148]......بَاب فِى الِاضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

فجر کی دو رکعتوں کے بعد لیٹنا

1487۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ ابْنِ أَبِى ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّى مَا بَيْنَ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ فِى كُلِّ رَكْعَتَيْنِ يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْأَذَانِ الْأَوَّلِ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ فَيَخْرُجُ مَعَهُ۔ ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ عشاء سے لے کر فجر تک گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے اور ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے تھے اور ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔ جب مؤذن اذان سے فارغ ہوتا تو دو ہلکی سی رکعتیں پڑھتے تھے۔ پھر لیٹتے تھے حتی کہ آپ کے پاس مؤذن آتا اور آپ اس کے ساتھ جاتے تھے۔

فوائد:...... (۱) عشاء سے فجر تک کے درمیانی وقفے میں کسی وقت بھی نماز تہجد ادا کی جاسکتی ہے

❶ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب صلاة اللیل وعدد رکعات النبیa فی اللیل (1721) وابوداؤد، کتاب الصلاة، باب فی صلاة اللیل (1340)

❷ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب،صلاة اللیل وعدد رکعات النبیﷺفی اللیل (1715) وابوداؤد، کتاب الصلاة، باب فی صلاة اللیل (1337)

(۲) دو، دو رکعتیں کر کے نوافل کی ادائیگی مستحب ہے (۳) فجر کی سنتوں کے بعد لیٹنا مستحب ہے بلکہ ترمذی میں صحیحاً مروی ہے کہ آپ ﷺ نے حکم دیا "فَلْيَضْطَجِعْ" لہٰذا اس سنت کو اپنانا چاہیے اور بھولوں کو بتانا چاہیے۔ (واللہ الموفق)

[149].....بَاب إِذَا أُقِيمَتُ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ

جب جماعت کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہ پڑھنی چاہیے

1488۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُقِيمَتُ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ۔ ❶

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب جماعت کھڑی ہو جائے تو فرض کے علاوہ کوئی نماز پڑھنا جائز نہیں۔"

فوائد:...... معلوم ہوا فرائض کی جماعت کھڑی ہو جائے تو اپنی نماز چھوڑ کر جماعت میں شامل ہو جانا چاہیے کیونکہ جب فرمان رسول ﷺ کے مطابق نماز ہوتی ہی نہیں۔

1489۔ أَخْبَرَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ.........

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ۔ ❷

عطاءؒ بن یسار ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پہلی حدیث کی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔

1490۔ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ.........

عَنْ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ أُقِيمَتُ الصَّلَاةُ فَرَأَى النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاتَهُ

ابن بحینہ کہتے ہیں: "جماعت کھڑی ہوئی تو نبی ﷺ نے ایک آدمی کو دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا۔ تو جب نبی ﷺ اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو لوگ اس آدمی کے

---

❶ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب کراھۃ الشروع من نافلۃ بعد شروع المؤذن (1642) وابوداؤد، کتاب الصلاۃ باب اذا ادرک الإمام لم یصل رکعتی الفجر (1266)

❷ صحیح: سابقہ تخریج دیکھیے۔

لَاثَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَتُصَلِّي الصُّبْحَ أَرْبَعًا ۔❶

پاس جمع ہو گئے۔'' نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ''کیا تو صبح کی چار رکعتیں پڑھتا ہے؟''

فوائد:...... ''اتُصَلِّي الصبحَ اَرْبعاً'' کے لفظ سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے فجر کی جماعت کھڑے ہو جانے کے بعد سنتیں نہ چھوڑنے کو ناپسند کیا لہٰذا ایسے ناپسندیدہ کام کو چھوڑ دینا ہی افضل ہے خصوصاً جب فجر کے فرضوں کے بعد سنتیں پڑھنے کی اجازت موجود ہو جیسا کہ آپ ﷺ نے قیس رضی اللہ عنہ و صبح کے فرائض کے بعد سنن پڑھنے کی اجازت دی (ترمذی: صحیح)

1491۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ إِذَا كَانَ فِي بَيْتِهِ فَالْبَيْتُ أَهْوَنُ ۔❷

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب جماعت کھڑی ہو جائے تو فرضوں کے علاوہ کوئی نماز پڑھنا جائز نہیں۔'' ابو محمد کہتے ہیں: ''جب اپنے گھر میں ہو تو کچھ حرج نہیں۔''

[150]......بَابٌ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ
دن کے شروع میں چار رکعتوں کے متعلق

1492۔أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ بُرْدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ قَيْسٍ الْجُذَامِيِّ ....

عَنْ نُعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ الْغَطَفَانِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ابْنَ آدَمَ صَلِّ لِي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ۔ ❸

نعیمؓ بن ہمار غطفانی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اے ابن آدم میرے لئے دن کے شروع چار رکعتیں پڑھ، میں شام تک (تیر کاموں کے لئے) تجھے کفایت کر جاؤں گا۔''

فوائد:...... یہ نماز چاشت کی چار رکعتوں کا بیان ہے چاشت کا وقت طلوع آفتاب کے بعد سے لے کر زوال سے قبل تک رہتا ہے اور اس میں دو سے آٹھ تک رکعتیں ادا کی جا سکتی ہیں جیسا کہ آگے آ رہا ہے

---

❶ متفق عليه: البخاری، كتاب الأذان، باب اذا أقيمت الصلاة فلا صلاة الا المكتوبة (663) ومسلم، كتاب صلاة المسافرين باب كراهة الشروع فی نافلة بعد شروع المؤذن (1646)

❷ صحیح: سابقہ تخریج دیکھئے۔

❸ حسن: ابوداؤد، كتاب التطوع، باب صلاة الضحیٰ (1289)

نیز اس کو ضحیٰ، اشراق، اوابین مختلف ناموں سے پکارا گیا ہے معلوم ہوا کہ چاشت کی نماز اللہ سے اپنے کاموں میں مدد کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔ نیز جسم انسانی پر لازم ہونے والے صدقے کی ادائیگی کا باعث بھی ہے۔ (وقفنالله لذلك)

[151]......بَاب صَلَاةِ الضُّحَى
چاشت کی نماز

1493- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ أَنْبَأَنِي قَالَ..........

سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى يَقُولُ مَا أَخْبَرَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَى غَيْرُ أُمِّ هَانِئٍ فَإِنَّهَا ذَكَرَتْ أَنَّهُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِي بَيْتِهَا ثُمَّ صَلَّى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ قَالَتْ وَلَمْ أَرَهُ صَلَّى صَلَاةً أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ ۔❶

ابن ابو لیلیٰ کہتے ہیں کہ ام ہانیؓ کے علاوہ ہم سے کسی نے بیان نہیں کیا اس نے نبی ﷺ کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ام ہانی نے بیان کیا: ''آپ ﷺ نے فتح مکہ کے دن ان کے گھر غسل کر کے آٹھ رکعات پڑھیں۔'' ام ہانیؓ کہتی ہیں: ''اس سے ہلکی نماز پڑھتے ہوئے میں نے آپؐ کو کبھی نہیں دیکھا۔ صرف رکوع و سجود پورے کرتے تھے۔''

فوائد:...... (۱) ام ہانی رضی اللہ عنہا یہ علی رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں (۲) معلوم ہوا کہ صلاۃ الضحیٰ کی آٹھ رکعتیں بھی ادا کی جاسکتی ہیں۔ اسی طرح بارہ کا ذکر بھی آتا ہے لیکن وہ روایت ضعیف ہے۔

1494- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ..........

سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تُحَدِّثُ أَنَّهَا ذَهَبَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدَتْهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ بِنْتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَذَلِكَ ضُحًى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

ام ہانیؓ بنت ابو طالب بیان کرتی ہیں: ''وہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ کے پاس گئیں تو آپؐ کو اس حال میں پایا کہ آپؐ غسل کر رہے تھے۔ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک کپڑے سے آپؐ پر پردہ کئے ہوئے تھیں۔ ام ہانی کہتی ہیں: وہ چاشت کا وقت تھا میں نے آپؐ کو سلام کیا رسول اللہ ﷺ نے

---

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب تقصير الصلاة، باب من تطوع فی السفر فی غير دبر الصلوات وقبلها (1103) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الضحی...... (1664)

مَنْ هَذِهِ فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِئٍ قَالَتْ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّي أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا أَجَرْتُهُ فُلَانَ بْنَ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ ۔❶

فرمایا: ''یہ کون ہے؟'' تو میں نے کہا: ''میں ام ہانی ہوں۔'' جب آپؐ اپنے غسل سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر آٹھ رکعتیں پڑھیں اور آپؐ ایک کپڑا اوڑھے ہوئے تھے۔ جب آپؐ فارغ ہوئے تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے بھائی کا ارادہ ہے کہ وہ ہبیرہ کے فلاں لڑکے کو قتل کرے گا جسے میں نے پناہ دی ہے۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ام ہانی! جسے تو نے پناہ دی اسے ہم نے بھی پناہ دی۔''

1495۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلَاثٍ لَا أَدَعُهُنَّ حَتَّى أَمُوتَ الْوِتْرِ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ وَصَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَمِنْ الضُّحَى رَكْعَتَيْنِ ۔❷

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے حبیب نے تین باتوں کی وصیت کی جنہیں میں مرتے دم تک نہیں چھوڑوں گا: ''سونے سے پہلے وتر پڑھنا اور ہر ماہ میں تین دن کے روزے رکھنا اور چاشت کی دو رکعتیں پڑھنا۔''

فوائد:...... اس حدیث سے مندرجہ ذیل باتوں کا ثبوت ملا (۱) اگر بیداری کا خدشہ ہو تو وتر ادا کر کے سونا بہتر ہے (۲) ہر مہینے میں تین روزے یعنی ایام بیض کے عربی مہینے کی 13،14،15 تاریخ کا یہ راتیں چاند کی وجہ سے چونکہ روشن ہوتی ہیں اس لیے انہیں ایام بیض سے تعبیر کیا جاتا ہے نیز نیکی کا ثواب چونکہ 10 گنا تک ملتا ہے تو گویا تین روزوں کا ثواب تیس روزوں کی صورت میں ملا ہے لہٰذا ان کا پابند صوم الدہر یعنی زمانے بھر کا روزے دار ٹھہرتا ہے۔ (۳) چاشت کی کم از کم دو رکعتیں بھی پڑھی جا سکتی ہیں۔ (۴) کوئی خلیل، دلی دوست اپنے دوست کو عظیم المنفعت والمرتبت کام کی ہی وصیت کرے گا لہٰذا ان فلاح دارین کا سبب بننے والے کام کو اپنانے کی حتی الوسع کوشش کرنی چاہیے (واللہ المستعان)

---

❶ متفق عليه: البخاری، كتاب الغسل، باب التستر فی الغسل عن الناس (280) ومسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب صلاة الضحى ...... (1666)

❷ صحيح البخاری، كتاب التهجد، باب صلاة الضحى فی الحضر (1178) والنسائی، كتاب قيام الليل، باب الحث على الوتر قبل النوم (1676)

[152]...... بَاب مَا جَاءَ فِي الْكَرَاهِيَةِ فِيهِ

چاشت کی نماز کی ممانعت

1496۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ............

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سُبْحَةَ الضُّحَى فِي سَفَرٍ وَلَا حَضَرٍ۔ ❶

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ''رسول اللہ ﷺ نے چاشت کی نماز سفر وحضر میں کبھی نہیں پڑھی۔''

1497۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ فَضَالَةَ............

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ أَبَاهُ رَأَى أُنَاسًا يُصَلُّونَ صَلَاةَ الضُّحَى فَقَالَ أَمَا إِنَّهُمْ لَيُصَلُّونَ صَلَاةً مَا صَلَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَا عَامَّةُ أَصْحَابِهِ۔ ❷

عبدالرحمٰن بن ابوبکرۃ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد نے چندلوگوں کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا انہوں نے کہا: ''یادرکھو یہ لوگ وہ نماز پڑھ رہے ہیں جو نہ رسول اللہ ﷺ نے پڑھی اور نہ آپ کے عام صحابہ رضی اللہ عنہم نے۔''

فوائد:...... سابقہ صریح ادلہ سے معلوم ہوا کہ صلاۃ الضحیٰ آپ ﷺ کا معمول اور وصیت تھی لہٰذا کسی کام سے عدم واقفیت اس کے ثبوت پر اثر انداز نہیں ہوسکتی اور شریعت میں مثبت، نافی پر مقدم ہوتا ہے لہٰذا اہل اثبات کو ترجیح دی جائے گی نافی کی طرف التفات نہیں کیا جائے گا۔(واللہ اعلم)

[153]......بَاب فِي صَلَاةِ الْأَوَّابِينَ

چاشت کی نماز کا بیان

1498۔ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَوْفٍ ....

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ بَعْدَ طُلُوعِ

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے پاس تشریف لائے تو وہ سورج طلوع ہونے کے بعد

---

❶ متفق عليه: البخارى، كتاب التهجد، باب تحريض النبى ﷺ على صلاة الليل والنوافل من غير ايجاب (1128) ومسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب صلاة الضحى (1659)

❷ صحيح: احمد5/45، والنسائى فى الكبرىٰ (478)

الشَّمْسِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةُ الْأَوَّابِينَ إِذَا رَمِضَتْ الْفِصَالُ۔ ❶

نماز پڑھ رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اوابین کی نماز کا وقت ہے جب اونٹ کے بچوں کے پاؤں جلنے لگیں۔''

فوائد:...... معلوم ہوا چاشت کی نماز کا ایک نام صلاۃ الاوبین بھی ہے''اوّبین'' کہتے ہیں بہت زیادہ رجوع کرنے والے کوتو 10۔11 بجے کے قریب جب دھوپ میں شدت آنا شروع ہوتی اور اونٹنی کے بچے کے پاؤں جلنے لگتے ہیں یہ وقت چونکہ غفلت کا ہوتا ہے لوگ اپنے معمولات میں مشغول ہوچکے ہوتے۔اس لیے اس وقت نماز ادا کرنا انتہائی ہمت کا کام ہوتا ہے اسی لیے اس وقت کو ترجیح دی گئی ہے۔

[154]......بَاب صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى

رات اور دن کی نماز میں دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرنا چاہیے

1499۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَغُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَلِيٍّ الْأَزْدِيِّ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى وَقَالَ أَحَدُهُمَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ۔ ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رات اور دن کی نفلی نماز دو دو رکعتیں پڑھنا چاہیے۔''

فوائد:...... معلوم ہوا نوافل کو دو، دو کر کے پڑھنا افضل ہے سوائے ظہر کی پہلی چار رکعتوں کے کہ ان کو اکٹھا ادا کرنا مستحب ہے جیسا کہ ترمذی میں اس کی صراحت مذکور ہے۔

[155]......بَاب فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ

تہجد کی نماز کے متعلق

1500۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے تہجد کی نماز کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''دو دو رکعت ہے اور جب تم میں سے کوئی شخص صبح ہونے

❶ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الأوبين حين ترمض الوصال (1744)

❷ صحيح: ابوداؤد، كتاب الصلاة، باب صلاة الليل مثنى مثنى (1326)

فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً وَاحِدَةً تُوتِرُ مَا قَدْ صَلَّى۔❶

سے ڈرے تو وہ ایک رکعت پڑھ لے وہ ایک رکعت پہلی نماز کو طاق کر دے گی۔"

فوائد:......(۱) تہجد کی نماز بھی دو، دو رکعتیں کر کے ادا کی جائے گی (۲) ایک وتر ادا کرنا بھی درست ہے۔

[156]......بَاب فَضْلِ صَلَاةِ اللَّيْلِ

تہجد کی نماز کی فضیلت

1501۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ اسْتَشْرَفَهُ النَّاسُ فَقَالُوا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ فَخَرَجْتُ فِيمَنْ خَرَجَ فَلَمَّا رَأَيْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ أَوَّلُ مَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْأَرْحَامَ وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ۔❷

عبداللہؓ بن سلام کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ میں آئے تو لوگ آپؐ کو دیکھنے کے لئے آنے لگے۔ لوگوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ جو لوگ گئے میں بھی ان کے ساتھ گیا۔ جب میں نے آپؐ کے چہرے کو دیکھا تو میں نے پہچان لیا کہ یہ چہرہ جھوٹے آدمی کا نہیں۔ اور جو پہلی بات میں نے آپ سے سنی وہ یہ تھی: "اے لوگو! سلام کو عام کرو، کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو اور رات کے وقت نماز پڑھو جب لوگ سو رہے ہوں۔ تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔"

[157]......بَاب فَضْلِ مَنْ سَجَدَ لِلّٰهِ سَجْدَةً

اس شخص کی فضیلت جو اللہ کی رضا کے لئے ایک سجدہ کرے

1502۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ هَارُونَ بْنِ رِئَابٍ ....

عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقَ فَإِذَا رَجُلٌ يُكْثِرُ

احنف بن قیس کہتے ہیں: میں دمشق کی مسجد میں گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی کثرت سے رکوع وسجود کر رہا ہے

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الوتر، باب ماجاء في الوتر (990) ومسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الليل مثنى مثنى (1745)

❷ صحيح: احمد 451/5، والترمذي، كتاب الزهد، باب 42، (4485)

الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ قُلْتُ لَا أَخْرُجُ حَتَّى أَنْظُرَ أَعَلَى شَفْعٍ يَدْرِي هَذَا يَنْصَرِفُ أَمْ عَلَى وِتْرٍ فَلَمَّا فَرَغَ قُلْتُ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَعَلَى شَفْعٍ تَدْرِي انْصَرَفْتَ أَمْ عَلَى وِتْرٍ فَقَالَ إِنْ لَا أَدْرِي فَإِنَّ اللَّهَ يَدْرِي ثُمَّ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ خَلِيلِي أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً قُلْتُ مَنْ أَنْتَ رَحِمَكَ اللَّهُ قَالَ أَنَا أَبُو ذَرٍّ قَالَ فَتَقَاصَرَتْ إِلَيَّ نَفْسِي ۔❶

میں نے کہا: میں باہر نہیں جاؤں گا حتی کہ یہ دیکھ لوں کہ آیا یہ شخص جانتا ہے کہ جفت پر ختم کرتا ہے یا طاق پر؟ جب وہ فارغ ہوا تو میں نے کہا: ''اللہ کے بندے! کیا تو جانتا ہے کہ تو نے جفت پر ختم کیا ہے یا طاق پر؟ اس نے کہا: اگر میں نہیں جانتا تو اللہ تو جانتا ہے، پھر اس نے کہا: میں نے اپنے خلیل ابو القاسم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص اللہ کی رضا کے لیے ایک سجدہ کرے گا اللہ کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند کر دے گا اور اس کی وجہ سے اس کا ایک گناہ مٹا دے گا۔'' میں نے کہا: اللہ تجھ پر رحم کرے تو کون؟ اس نے کہا ''میں ابو ذر رضی اللہ عنہ ہوں۔'' احنف بن قیس کہتے ہیں: ''پھر میں نے اپنے آپ کو کمزور سمجھنے لگا۔''

فوائد:...... معلوم ہوا بلا حصر رکعات کی ادائیگی درست ہے۔

[158]......بَاب فِي سَجْدَةِ الشُّكْرِ
سجدۂ شکر کے متعلق

1503۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ.........

حَدَّثَتْنَا شَعْثَاءُ قَالَتْ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الضُّحَى رَكْعَتَيْنِ حِينَ بُشِّرَ بِالْفَتْحِ أَوْ بِرَأْسِ أَبِي جَهْلٍ ۔❷

شعثاء کہتی ہیں: میں نے ابن ابی اوفی کو دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا۔ اور انہوں نے کہا: ''رسول اللہ ﷺ کو جب مکہ کے فتح ہو جانے یا ابوجہل کو قتل کئے جانے کی خوشخبری ملی تو آپ نے چاشت کی دو رکعات پڑھیں۔''

فوائد:...... کسی بڑی کامیابی یا فتح پر جشن، اظہار تکبر کی بجائے ہمیں اسلام کی تعلیمات سے مزید عاجز بن جانے اللہ کا شکر بجالانے اور اس کی نعمتوں کے اقرار کرنے کا سبق ملتا ہے۔ لہٰذا خوشی کے موقع پر اس عظیم رب کے سامنے عجز وانکساری کی حدوں کو چھوتے ہوئے سربسجود ہو جانا سنت نبوی ﷺ ہے۔

---

❶ صحيح: احمد 162/5، وعبدالرزاق (3561)

❷ حسن ان شاء الله: ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ماجاء فى الصلاة والسجدة عندالشكر (1391)

[159]......بَاب النَّهْيِ أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ
غیر کے لئے سجدہ کرنے کی ممانعت

1504۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ الْأَزْرَقُ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ............

عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانَ لَهُمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَسْجُدُ لَكَ فَقَالَ لَوْ أَمَرْتُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ النِّسَاءَ أَنْ يَسْجُدْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْهِنَّ مِنْ حَقِّهِمْ۔ ❶

قیسؓ بن سعد کہتے ہیں کہ میں 'حیرہ' گیا تو لوگوں کو دیکھا وہ اپنے رئیس کو سجدہ کرتے ہیں، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم بھی آپ کو سجدہ نہ کریں؟ آپؐ نے فرمایا: ''اگر میں کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں کیونکہ اللہ نے عورتوں پر ان کے شوہروں کے بہت حقوق مقرر کئے ہیں۔''

فوائد:...... (۱) کسی کے سامنے جھکنا، سجدہ ریز ہونا خلاف اسلام ہے (۲) شوہر کو بیوی پر انتہائی حقوق حاصل ہیں اور اس کے ذمے شوہر کی اطاعت لازم ہے۔

1505۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ صَالِحِ بْنِ حَيَّانَ............

عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِي فَلْأَسْجُدْ لَكَ قَالَ لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ تَسْجُدُ لِزَوْجِهَا۔ ❷

ابو بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کے پاس آیا اس نے کہا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے اجازت دیں تو میں آپ کو سجدہ کروں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔''

[160]......بَاب السُّجُودِ فِي النَّجْمِ
سورۂ نجم میں سجدہ کرنا

1506۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ............

---

❶ حسن: ابوداؤد، كتاب النكاح، باب في حق الزوج على المرأة (2140)

❷ حسن: تقديم، تخريجه سابقاً

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ النَّجْمَ فَسَجَدَ فِيهَا فَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ إِلَّا سَجَدَ إِلَّا شَيْخٌ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ وَقَالَ يَكْفِينِي هٰذَا ۔❶

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا: ''رسول اللہ ﷺ نے سورہ نجم پڑھی تو اس میں سجدہ کیا تمام لوگوں نے سجدہ کیا مگر ایک بوڑھے نے کنکریوں کی مٹی لے کر اسے پیشانی سے لگا لیا اور کہا: ''مجھے یہی کافی ہے۔''

فوائد:...... (۱) سورۃ نجم میں سجدہ ثابت ہوا (۲) سجدہ تلاوت کے لیے وضو ضروری نہیں کیونکہ لامحالہ مجلس میں سبھی کا باوضو ہونا ضروری نہیں ۔نیز ابن عمر علیہ السلام بھی بلاوضو سجدہ کرلیا کرتے تھے (۳) عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کنکریاں اٹھا کر پیشانی سے لگانے والا شیخ بعد میں کفر کی حالت میں مقتول ہوا۔

[161]......بَابُ السُّجُودِ فِي ص

سورۃ صٓ میں سجدہ کرنا

1507۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَقَرَأَ ص فَلَمَّا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَهُ وَقَرَأَهَا مَرَّةً أُخْرَى فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ تَيَسَّرْنَا لِلسُّجُودِ فَلَمَّا رَآنَا قَالَ إِنَّمَا هِيَ تَوْبَةُ نَبِيٍّ وَلٰكِنِّي أَرَاكُمْ قَدْ اسْتَعْدَدْتُمْ لِلسُّجُودِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدْنَا ۔❷

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: ''ایک دن رسول اللہ ﷺ نے انہیں خطبہ دیا تو سورۃ ص پڑھی جب سجدہ پر آئے تو اتر کر سجدہ کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا اور آپ نے اس کو دوسری بار پڑھا جب سجدہ پر پہنچے تو ہم سجدہ کرنے کے لئے تیار ہوئے۔تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو ایک نبی کی توبہ ہے مگر میں تمہیں سجدہ کے لئے تیار دیکھتا ہوں تو آپ نے اتر کر سجدہ کیا ہم نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔''

فوائد:...... یہ سجدہ کے استحباب پر دلیل ہے کہ سورۃ ص کا سجدہ لازم نہیں۔

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب سجود القرآن، باب ماجاء فی سجود القرآن وسنتها (1067) ومسلم، کتاب المساجد، باب السجود التلاوۃ (1297)

❷ صحیح بالمتابعہ ابوداؤد، کتاب سجود القرآن، باب سجود فی (صٓ) (1410)

1508۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ هُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ............

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ فِي السُّجُودِ فِي ص لَيْسَتْ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَجَدَ فِيهَا ۔❶

عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سورۃ ص کے سجدے کے متعلق فرمایا: ''یہ ضروری سجدوں میں سے نہیں ہے۔ اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس سورۃ میں سجدہ میں کرتے ہوئے دیکھا۔''

[162]......بَاب السُّجُودِ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

سورۃ اذالسّمآء انشقت میں سجدہ کرنا

1509۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو............

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَسْجُدُ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَقِيلَ لَهُ تَسْجُدُ فِي سُورَةٍ مَا يُسْجَدُ فِيهَا فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْجُدُ فِيهَا . ❷

ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ابوہریرۃ کو ''اذالسّماء انشقت'' میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے ان سے کہا: آپ اس سورۃ میں سجدہ کرتے ہیں جس میں سجدہ نہیں کیا جاتا؟ تو انہوں نے کہا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس سورۃ میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔''

1510۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى............

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَسْجُدُ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَرَاكَ تَسْجُدُ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَقَالَ لَوْ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَجَدَ فِيهَا لَمْ أَسْجُدْ . ❸

ابوسلمہؒ کہتے ہیں کہ میں نے ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کو ''اذ السّماء انشقت'' میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے کہا: ابو ہریرہ! میں آپ کو ﴿اذالسماء النشقت﴾ میں سجدہ کرتے دیکھتا ہوں؟ تو انہوں نے کہا: ''اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس میں سجدہ کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں سجدہ نہ کرتا۔''

---

❶ صحیح البخاری، کتاب سجود القرآن، باب سجدة (ص) (1069) وابوداؤد، کتاب الصلاة، باب السجود فی (صٓ) (1409)

❷ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب سجود القرآن (1299)

❸ متفق علیه: البخاری، کتاب سجود القرآن، باب سجدة (اذا السماء انشقت) (1074) ومسلم، کتاب المساجد، باب سجود القرآن (1300)

1511۔ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ ۔ ❶

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ "نبی ﷺ نے "اذا السماء انشقت" میں سجدہ کیا تھا۔

[163]......بَابُ السُّجُودِ فِي اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ
سورۃ اقراء باسم ربک میں سجدہ کرنا

1512۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ ۔ ❷

ابو ہریرۃ کہتے ہیں: "ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ سورۃ انشقاق اور سورۃ علق میں سجدہ کیا۔"

[164]......بَابٌ فِي الَّذِي يَسْمَعُ السَّجْدَةَ وَلَا يَسْجُدُ
اس شخص کے متعلق جو سجدہ سن کر سجدہ نہیں کرتا

1513۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ....

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا. ❸

زید رضی اللہ عنہ بن ثابت کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس سورۂ نجم پڑھی تو آپ نے اس میں سجدہ نہیں کیا۔

فوائد:...... مذکورہ حدیث سے ثابت ہوا کہ سجدہ تلاوۃ مستحب ہے جیسا کہ جمہور نے کہا ہے نیز عمر رضی اللہ عنہ سے بخاری میں آتا ہے کہ انہوں نے جمعہ میں سورۃ نحل پڑھی اور منبر سے اتر کر سجدہ کیا جبکہ اگلے جمعے

---

❶ صحیح: سابقہ تخریج دیکھئے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب سجود التلاوۃ (1301) وابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب السجود فی (اذا السماء انشقت) و (اقراء) (1407)

❸ صحیح البخاری، کتاب سجود القران، باب من قرأ السجدۃ ولم یسجد (1073) وابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب من لم یر السجود فی المفصل (1404)

پڑھی تو سجدہ نہ کیا اور فرمایا لوگو! ہمیں ان سجدوں کا حکم نہیں ملا لہٰذا جو کرے گا اس کے لیے ثواب جب کہ نہ کرنے والے پر کوئی گناہ نہیں۔

[165]......بَاب صِفَةِ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی (تہجد کی) نماز کا طریقہ

1514۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي مَا بَيْنَ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَسْجُدُ فِي سُبْحَتِهِ بِقَدْرِ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْأَذَانِ الْأَوَّلِ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ فَيَخْرُجَ مَعَهُ۔ [1]

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ”رسول اللہ ﷺ عشاء اور فجر کے درمیان گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے ہر دو رکعت میں سلام پھیرتے تھے۔ اور ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔ اور آپ ﷺ اپنی نفلی نماز میں اتنا لمبا سجدہ کرتے کہ تم لوگ سر اٹھانے سے پہلے پچاس آیات پڑھ لو پھر جب مؤذن اذان سے فارغ ہوتا تو آپ ﷺ ہلکی سی دو رکعتیں پڑھتے پھر لیٹ جاتے حتی کہ آپ کے پاس مؤذن آتا آپؐ اس کے ساتھ جاتے تھے۔“

فوائد:...... (۱) تہجد کا وقت عشاء کے بعد سے لے کر فجر تک ہے جبکہ افضل رات کا آخری وقت ہی ہے۔جیسا کہ جابر رضی اللہ عنہ سے” فانَّ صلاة آخر الليلِ مَشْهُوْدَةٌ وَذٰلِكَ اَفْضَلُ“ آخر رات کی نماز کو حاضر ہوا گیا ہے اور یہ افضل ہے(مسلم) (۲) یہ دو،دو رکعتیں کرکے پڑھی جائے گی (۳) ایک وتر ادا کرنا درست وروا ہے (۴) تہجد کی نماز گیارہ رکعت آپ ﷺ کا معمول تھی اگرتیرہ کا بھی ذکر آتا ہے لیکن اکثر معمول گیارہ کا ہی تھا۔(۵) تہجد میں لمبے قیام کے ساتھ ساتھ لمبا سجدہ بھی مستحب ہے۔

1515۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى ....

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ

ابوسلمۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول

---

[1] متفق علیہ: (1487) میں یہ گزر چکی ہے۔

صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُوتِرُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ۔[1]

اللہ ﷺ کی تہجد کی نماز کے متعلق پوچھا انہوں نے کہا: ''نبی ﷺ تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے آٹھ رکعتیں دو، دو کر کے پڑھتے پھر ایک وتر پڑھتے پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے جب رکوع کرنے کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو کر رکوع کرتے۔ اور نماز صبح کی اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعتیں پڑھتے۔''

فوائد:...... ثابت ہوا تہجد میں تیرہ رکعات بھی ادا کی جاسکتی ہیں اس طرح کہ دو رکعتیں وتر کے بعد ہوں فجر کی سنتوں کے علاوہ نیز عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بھی مروی ہے کہ تیرہ رکعتیں صبح کی سنتوں سمیت ہوں (مسلم و بخاری)

1516۔حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ............

عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَأَتَى الْمَدِينَةَ لِبَيْعِ عَقَارِهِ فَيَجْعَلَهُ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ فَلَقِيَ رَهْطًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا أَرَادَ ذَلِكَ سِتَّةٌ مِنَّا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَنَعَهُمْ وَقَالَ أَمَا لَكُمْ فِيَّ أُسْوَةٌ ثُمَّ إِنَّهُ قَدِمَ الْبَصْرَةَ فَحَدَّثَنَا أَنَّهُ لَقِيَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ أَلَا أُحَدِّثُكَ بِأَعْلَمِ النَّاسِ بِوِتْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ بَلَى قَالَ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا فَأْتِهَا فَاسْأَلْهَا ثُمَّ ارْجِعْ إِلَيَّ فَحَدِّثْنِي بِمَا تُحَدِّثُكَ

زرارہ بن اوفی کہتے ہیں کہ سعد بن ہشام اپنی بیوی کو طلاق دے کر مدینہ گئے تا کہ اپنی زمین بیچ کر گھوڑوں اور ہتھیاروں کے لئے دے دیں۔ تو وہ انصار کی ایک جماعت سے ملے انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہم میں سے چھ آدمیوں نے اس بات کا ارادہ کیا تو آپ نے ان کو منع کر دیا اور فرمایا: ''کیا میری پیروی تمہارے لیے بہترین نمونہ نہیں ہے؟ پھر وہ بصرہ میں آئے تو انہوں نے ہم سے بیان کیا کہ وہ عبداللہ بن عباس سے ملے اور ان سے وتر کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: کیا میں تمہیں وہ شخص نہ بتاؤں جو رسول اللہ ﷺ کے وتر کو سب سے زیادہ جانتا ہے میں نے کہا: ''کیوں نہیں۔'' انہوں نے کہا: وہ ام المؤمنین عائشہ ہیں تم ان کے پاس جا کر ان سے

[1] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلاۃ اللیل وعدد رکعات النبی ﷺ فی اللیل (1721) وابوداؤد، کتاب الصلاۃ باب فی صلاۃ اللیل (1340)

فَأَتَيْتُ حَكِيمَ بْنَ أَفْلَحَ فَقُلْتُ لَهُ انْطَلِقْ مَعِيَ إِلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قَالَ إِنِّي لَا آتِيهَا إِنِّي نَهَيْتُ عَنْ هَذِهِ الشِّيعَتَيْنِ فَأَبَتْ إِلَّا مُضِيًّا قُلْتُ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ لَمَا انْطَلَقْتَ فَانْطَلَقْنَا فَسَلَّمْنَا فَعَرَفَتْ صَوْتَ حَكِيمٍ فَقَالَتْ مَنْ هَذَا قُلْتُ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ قَالَتْ مَنْ هِشَامٌ قُلْتُ هِشَامُ بْنُ عَامِرٍ قَالَتْ نِعْمَ الْمَرْءُ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ قُلْتُ أَخْبِرِينَا عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ أَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّهُ خُلُقُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُومَ وَلَا أَسْأَلَ أَحَدًا عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَلْحَقَ بِاللَّهِ فَعَرَضَ لِي الْقِيَامُ فَقُلْتُ أَخْبِرِينَا عَنْ قِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ أَلَسْتَ تَقْرَأُ يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّهَا كَانَتْ قِيَامَ رَسُولِ اللَّهِ أُنْزِلَ أَوَّلُ السُّورَةِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى انْتَفَخَتْ أَقْدَامُهُمْ وَحُبِسَ آخِرُهَا فِي السَّمَاءِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ أُنْزِلَ فَصَارَ قِيَامُ اللَّيْلِ تَطَوُّعًا بَعْدَ أَنْ كَانَ فَرِيضَةً فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُومَ وَلَا أَسْأَلَ أَحَدًا عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَلْحَقَ بِاللَّهِ فَعَرَضَ لِي الْوِتْرُ فَقُلْتُ أَخْبِرِينَا

پوچھو پھر میرے پاس لوٹ کر آنا اور وہ بیان کرنا جو وہ تیرے پاس بیان کریں۔ میں حکیم بن افلح کے پاس گیا میں نے اس سے کہا: میرے ساتھ ام المؤمنین حضرت عائشہ کے پاس جاؤ انہوں نے کہا میں ان کے پاس نہیں جاتا، میں نے دو گروہوں (معاویہ وعلی رضی اللہ عنہما میں سے کسی کے بھی تعاون سے ان کو) منع کیا تھا لیکن وہ نہیں رکیں۔ میں نے کہا: میں تمہیں قسم دیتا ہوں اور کہتا ہوں کہ تم ضرور چلو۔ ہم دونوں نے جا کر سلام کیا۔ انہوں نے حکیم کی آواز پہچان لی اور انہوں نے کہا یہ کون ہے؟ میں نے کہا: ''سعد بن ہشام۔'' انہوں نے کہا: ''کون ہشام؟'' میں نے کہا: ''ہشام بن عامر'' انہوں نے کہا: ''کیسا اچھا آدمی تھا احد کے دن شہید ہو گیا۔'' میں نے کہا: ''ہمیں رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے متعلق خبر دیں۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: تم قرآن نہیں پڑھتے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں' انہوں نے کہا: ''وہی رسول اللہ ﷺ کا اخلاق ہے۔'' میں نے چاہا کہ اٹھ کر کھڑا جاؤں اور مرتے دم تک کسی سے کوئی بات نہ پوچھوں پھر مجھے تہجد یاد آ گئی تو میں نے کہا: ''ہمیں رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کے قیام کے متعلق بتائیے انہوں نے فرمایا کیا تم نہیں ''يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ'' پڑھتے میں نے کہا کیوں نہیں انہوں نے فرمایا تو یہ قیام رسول اللہ ﷺ کا تھا سورت کا اوّل حصہ نازل ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اور آپ کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اتنا قیام کیا حتی کہ ان کے قدم پھول گئے۔ اور سورۃ کا آخر حصہ سولہ ماہ تک آسمان میں رکا رہا

عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا نَامَ وَضَعَ سِوَاكَهُ عِنْدِي فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ لِمَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ فَيُصَلِّي تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَدْعُو رَبَّهُ ثُمَّ يَقُومُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يَجْلِسُ فِي التَّاسِعَةِ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَدْعُو رَبَّهُ وَيُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَتِلْكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا أَسَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَحَمَلَ اللَّحْمَ صَلَّى سَبْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ إِلَّا فِي السَّادِسَةِ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَدْعُو رَبَّهُ ثُمَّ يَقُومُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يَجْلِسُ فِي السَّابِعَةِ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَدْعُو رَبَّهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَتِلْكَ تِسْعٌ يَا بُنَيَّ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا غَلَبَهُ نَوْمٌ أَوْ مَرَضٌ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَخَذَ خُلُقًا أَحَبَّ أَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهِ وَمَا قَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً حَتَّى يُصْبِحَ وَلَا قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ صَدَقَتْكَ أَمَا إِنِّي لَوْ

پھر نازل ہوا تو تہجد فرض ہونے کے بعد نفل ہوگئی۔'' پھر میں نے چاہا کہ اٹھ جاؤں اور مرتے دم تک کسی سے کچھ نہ پوچھوں پھر مجھے وتر یاد آ گئے تو میں نے ان سے کہا: ''رسول اللہ ﷺ کے وتر کے متعلق کچھ بتایئے تو انہوں نے کہا جب رسول اللہ ﷺ جب سوتے تھے تو اپنی مسواک میرے پاس رکھ دیتے۔ اللہ تعالیٰ جب چاہتا آپ کو اٹھنے کی توفیق دیتا۔ آپ نو رکعت پڑھتے تھے۔ آٹھویں رکعت میں بیٹھ کر آپ اللہ کی تعریف کرتے اور اپنے رب سے دعا کرتے۔ پھر کھڑے ہو جاتے تھے اور سلام نہیں پھیرتے تھے۔ حتی کہ نویں رکعت میں بیٹھ کر اللہ کی تعریف کرتے اور اپنے رب سے دعا مانگتے۔ اور اس طرح سلام پھیرتے تھے کہ ہم سنتے تھے۔ پھر بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ میرے بیٹے! یہ گیارہ رکعات ہوئیں۔ جب آپ ؐ بوڑھے ہو گئے اور فربہ ہو گئے تو سات رکعتیں پڑھتے چھٹی میں اٹھ جاتے اللہ کی تعریف کرتے اور اپنے رب سے دعا کرتے۔ پھر کھڑے ہو جاتے اور سلام نہیں پھیرتے تھے۔ پھر ساتویں میں بیٹھتے تو اللہ کی تعریف کرتے اور اپنے رب سے دعا کرتے۔ پھر سلام پھیرتے پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے۔ اے میرے بیٹے! یہ نو رکعتیں ہوئیں اور جب نبی ﷺ پر مرض یا نیند غالب آ جاتا تو دن میں بارہ رکعتیں پڑھتے۔ اور رسول اللہ ﷺ کی یہ عادت تھی کہ جب کسی عبادت کو اختیار کرتے تو اس پر ہمیشگی کرنا پسند کرتے۔ اور نبی ﷺ نے کبھی رات بھر آرام نہیں کیا اور نہ ہی ایک رات میں قرآن مکمل کیا اور

كُنْتُ أَدْخُلُ عَلَيْهَا لَشَافَهْتُهَا مُشَافَهَةً قَالَ فَقُلْتُ أَمَا إِنِّي لَوْ شَعَرْتُ أَنَّكَ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهَا مَا حَدَّثْتُكَ ۔ ❶

نہ ہی رمضان کے علاوہ کسی پورے ماہ کے روزے رکھے۔'' میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور ان سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: ''انہوں نے آپ کو سچ بیان کیا اگر میں ان کے پاس جاتا تو میں خود ان سے مسائل پوچھتا۔'' سعد کہتے ہیں: میں نے کہا: ''اگر میں جانتا ہوتا کہ آپ ان کے پاس نہیں جاتے تو میں آپ سے بیان نہ کرتا۔''

فوائد:...... یہ دلیل ہے کہ قیام اللیل کی رکعات اکٹھی بھی ادا کی جاسکتی ہیں وہ اس طرح کہ صرف آخری سے قبل رکعت میں تشہد بیٹھا جائے پھر آخری رکعت میں (واللہ الموفق)

[166]...... بَاب أَيُّ صَلَاةِ اللَّيْلِ أَفْضَلُ

کون سے وقت میں رات کی نماز افضل ہے؟

1517۔أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ الصَّلَاةُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ ۔ ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرض نماز کے بعد افضل نماز وہ ہوتی ہے جو رات کے حصوں میں پڑھی جائے یا ادا کی جائے۔''

فوائد:...... نوافل میں سے سب سے زیادہ محبوب اللہ تعالیٰ کو تہجد کے نوافل ہیں کیونکہ مخلص ومقربین کے علاوہ کسی اور کے لیے ان کی ادائیگی ناممکن ہے اس لیے اللہ رات کے آخری پہر ان سے رابطے کے وقت خود آسمان دنیا پر آجاتا ہے اور محبّ ومحبوب میں راز و نیاز شروع ہوجاتے ہیں۔ (اللھم اجعلنا منھم)

---

❶ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب جامع صلاۃ اللیل (1736) وابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب فی صلاۃ اللیل (1342)

❷ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل صوم المحرم (2748) وابو داؤد، کتاب الصوم، باب صوم المحرم (2429)

[167]...... بَاب إِذَا نَامَ عَنْ حِزْبِهِ مِنَ اللَّيْلِ

جب کوئی رات والے عمل سے سو جائے

1520۔حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ..........

حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَغَرُّ صَاحِبَا أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ اسْمُهُ كُلَّ لَيْلَةٍ حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ حَتَّى الْفَجْرِ ۔[1]

ابوسلمۃ بن عبدالرحمٰن اور ابوعبداللہ اغر دونوں ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں دونوں کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہمارا رب جس کا نام بابرکت ہے ہر رات کو جب رات کے آخری تہائی باقی رہتی ہے آسمان دنیا پر اتر کر فرماتا ہے: ”کوئی ہے مجھ سے دعا کرنے والا میں اس کی دعا قبول کروں؟ کوئی مجھ سے بخشش طلب کرنے والا ہے کہ میں اسے بخش دوں؟ کوئی ہے جو مجھ سے مانگے میں اسے دوں؟ حتی کہ فجر ہو جاتی ہے۔“

فوائد:...... (۱) اخیر رات کو تہجد کی ادائیگی افضل ہے (۲) اللہ تعالیٰ بذات خود عرش سے آسمان دنیا پر تشریف لاتے ہیں اسے ماننا ضروری جبکہ تاویل، انکار، یا تمثیل حرام ہے (۳) رب بزرگ و برتر اس قدر عظم ہونے کے باوجود کس قدر رحیم ہے کہ خود آ کر آوازیں لگاتا ہے جبکہ حضرت انسان کتنا غافل و بدقسمت ہے کہ قاضی الحاجات کے خود آنے پر بھی اپنی حاجات پیش وحل نہیں کرواسکتا (واللہ الموفق)

1521۔أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ..........

عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَنْزِلُ اللَّهُ تَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَأُعْطِيَهُ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ

نافع بن جبیر بن مطعم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر رات کو آسمان دنیا پر نازل ہو کر فرماتا ہے: ”کیا کوئی مانگنے والا ہے میں اسے دوں؟ کیا کوئی ہے بخشش طلب کرنے والا میں اسے بخش

[1] متفق عليه : البخاري،كتاب التوحيد،باب قول الله تعالىٰ (يريدون أن يبدلوا كلام الله)(7494)ومسلم،كتاب صلاة المسافرين،باب الترغيب فى الدعاء والذكر فى آخر الليل والإجابة فيه(1729)

فَأَغْفِرَ لَهُ۔❶ دوں؟“

1522۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ....

عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ عَرَابَةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ نِصْفُهُ أَوْ ثُلُثَاهُ هَبَطَ اللَّهُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا ثُمَّ يَقُولُ لَا أَسْأَلُ عَنْ عِبَادِي غَيْرِي مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ۔❷

رفاعہ بن عرابہ جہنی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب رات کا نصف یا دو تہائی حصہ گذر جائے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر اترتا ہے پھر فرماتا ہے: ”میں اپنے علاوہ اپنے بندوں سے کچھ نہیں چاہتا کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اسے دوں؟ کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے میں اسے بخش دوں؟ کون ہے جو مجھ سے دعا کرے میں اسے بخش دوں۔“ حتی کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔“

1523۔حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ..........

أَنَّ رِفَاعَةَ أَخْبَرَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ۔❸

رفاعہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے پہلی حدیث کی طرح فرمایا۔

1524۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُخْتَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ....

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفُ اللَّيْلِ فَذَكَرَ النُّزُولَ۔❹

علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تہائی رات یا آدھی رات ہوتی ہے“ تو اللہ تعالیٰ نازل ہوتے ہیں۔“

1525۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي

---

❶ صحيح: الشريعه للآجرى(ص277)وأخرجه ابن خزيمه فى التوحيد1/315(197)

❷ صحيح: احمد4/16و ابن ماجه فى اقامة الصلاة،باب ماجاء فى أى ساعات الليل أفضل(1367)

❸ صحيح: احمد4/16والشريعة للآجرى(ص275)

❹ صحيح: دیکھئے آئندہ(1516)نمبر حدیث۔

سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ عَطَاءٍ مَوْلَى أُمِّ صُبَيَّةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَلَأَخَّرْتُ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ إِذَا مَضَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ هَبَطَ اللّٰهُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَلَمْ يَزَلْ هُنَالِكَ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ يَقُولُ قَائِلٌ أَلَا سَائِلٌ يُعْطَى أَلَا دَاعٍ يُجَابُ أَلَا سَقِيمٌ يَسْتَشْفِي فَيُشْفَى أَلَا مُذْنِبٌ يَسْتَغْفِرُ فَيُغْفَرَ لَهُ. ❶

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اگر میں اپنی امت پر مشکل نہ سمجھتا تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا اور میں عشاء کی نماز میں تہائی رات تک تاخیر کرتا کیونکہ جب رات کی پہلی تہائی گزر جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نازل ہوتا ہے اور وہیں رہتا ہے حتی کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔ کہنے والا کہتا ہے: ”کیا کوئی مانگنے والا نہیں ہے جسے دیا جائے؟ کیا کوئی دعا کرنے والا نہیں ہے جس کی دعا قبول کی جائے؟ کیا کوئی بیمار شفاء مانگنے والا نہیں ہے جسے شفا دی جائے؟ کیا کوئی گناہوں کی بخشش طلب کرنے والا نہیں جس کو بخش دیا جائے۔“

فوائد:...... (۱)”العِشاءَ الآخِرَةَ“ صحابہ رضی اللہ عنہم چونکہ مغرب کے لیے بھی عشاء کا لفظ بولتے تھے اس لیے آپ ﷺ نے عشاء کے ساتھ آخرۃ کی صفت بولی تاکہ عشاء کی وضاحت ہو جائے (۲) معلوم ہوا عشا کا مستحب وقت ثلث یعنی تہائی رات کے قریب ہے یعنی عشا جتنی مؤخر ہو اتنی ہی بہتر ہے۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اس فضیلت کے حصول کے لیے جماعت کو چھوڑ دیا جائے (۳) تہجد کا بہترین وقت وقت داؤد علیہ السلام ہے جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے متفق علیہ مروی ہے (كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ) کہ داؤد علیہ السلام آدھی رات سوتے پھر تہائی رات قیام کرتے تو پھر چھٹا حصہ آرام کر لیتے۔

1526۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي عَمِّي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَبِيهِ............

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ ۔❷

علی رضی اللہ عنہ بن ابو طالب بھی رسول اللہ ﷺ نے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں۔

---

❶ صحیح دیکھئے سابقہ حدیث (1516)۔(1519)

❷ صحیح

[168]......بَاب الدُّعَاءِ عِنْدَ التَّهَجُّدِ

تہجد کے وقت دعا کرنا

1527۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ هُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ............

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ يَتَهَجَّدُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالْبَعْثُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَ مُحَمَّدٌ ﷺ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ ۔ [1]

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو کہتے: ''اے اللہ تیرے لئے ہی تعریف ہے تو آسمان اور زمین اور جو ان کے اندر ہے سب کا نور ہے اور تیرے لئے تعریف ہے تو آسمانوں اور زمین اور جو ان کے اندر ہے سب کو قائم کرنے والا ہے۔ اور تیرے لئے ہی تعریف ہے تو آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہے سب کا بادشاہ ہے۔ تو برحق ہے اور تیری بات برحق ہے۔ اور تیرا وعدہ برحق ہے۔ اور تیری ملاقات برحق ہے اور جنت برحق ہے اور دوزخ برحق ہے۔ اور دوبارہ زندہ ہونا برحق ہے۔ اور سب نبی برحق ہیں۔ اور نبی ﷺ برحق ہیں۔ اے اللہ تیرے لئے میں فرمانبردار ہوا۔ اور تجھ پر میں ایمان لایا اور تجھ پر میں نے توکل کیا اور تری طرف میں رجوع کرتا ہوں۔ تیرے لئے میں نے جھگڑا کیا اور تجھے ہی حاکم مانا' میرے پچھلے اور اگلے گناہوں کو بخش دے اور جو میں نے پوشیدہ اور اعلانیہ گناہ کئے انہیں بخش دے۔ تو ہی آگے کرنے والا اور پیچھے کرنے والا ہے۔ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور تیرے علاوہ نیکی کی طاقت اور توفیق نہیں۔''

---

[1] متفق علیه : البخاری، کتاب التهجد، باب التهجد بااللیل وقول الله (ومن اللیل فتهجد به نافلة لك) (1120) ومسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب الدعاء فی صلاة اللیل (769)

[169]......بَاب مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ
اس شخص کے متعلق جو سورہ بقرۃ کی آخری دو آیات پڑھے

1528۔حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ..........

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ ۔❶

ابومسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص رات کو سورۂ بقرۃ کی آخری دو آیات پڑھ لے وہ اسے کفایت کریں گی۔''

فوائد:...... (۱) یہ آیات رات کو پڑھ لینے سے بندہ اللہ کی حفاظت میں آجاتا ہے (۲) یہ آیات عرش کے نیچے خزانے سے ہیں (احمد وغیرہ) اور آپ ﷺ کو معراج میں حاصل ہوئی (مسلم) جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ انتہائی بابرکت ہیں اور ان کی تلاوت باعث بچاؤ ہے۔

[170]......بَاب التَّغَنِّي بِالْقُرْآنِ
اچھی آواز سے قرآن پڑھنا

1529۔أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ كَإِذْنِهِ لِنَبِيٍّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ ۔❷

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کسی چیز کو ایسے نہیں سنتا جس طرح کسی نبی ﷺ کی آواز کو سنتا ہے جب اچھی اور اونچی آواز سے قرآن پڑھے۔''

فوائد:...... معلوم ہوا قرآن کو حتی الوسع خوبصورت اور اونچی آواز سے پڑھنا چاہیے لیکن اس کے لیے بیجا تکلفات سے بھی احتراز کرنا چاہیے کہ کہیں آواز کو خوبصورت کرتے کرتے قرآن کا جو اصل مقصود ہے خشیت کا حصول اور اس کا مفہوم اسے ہی پس پشت ڈال دے۔

1530۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ أُرَاهُ ....

❶ متفق علیه: البخاری، کتاب فضائل القران، باب فضل سورة البقرة (5008) ومسلم، کتاب صلاة المسافرین وقصرها، باب فضل الفاتحة وخواتیم سورة البقرة......(1875)

❷ متفق علیه: البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب من لم یتغن بالقران (5024) ومسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب استحباب تحسین الصوت بالقران (1842)

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ أَبَا مُوسَى وَهُوَ يَقْرَأُ فَقَالَ لَقَدْ أُوتِيَ هَذَا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ۔❶

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ابوموسیٰ کو پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا: ''ابوموسیٰ کو آل داؤد کی اچھی آواز دی گئی ہے۔''

1531۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَهِيكٍ..........

عَنْ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ ۔❷

سعدؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو قرآن کو اچھی آواز سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔''

فوائد:...... اس سے قرآن کو اچھی آواز سے پڑھنے کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔لہٰذا تلاوت قرآن میں بھی سنت نبوی کا اہتمام کرنا چاہیے کہ جس طرح آپ ﷺ ترتیل کے ساتھ ہر ہر آیت پر وقف کرتے اور ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرتے تھے ہمارے لیے بھی اس کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

1532۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا أَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يُرِيدُ بِهِ الِاسْتِغْنَاءَ ۔❸

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس طرح کسی چیز کو نہیں سنتا جس طرح وہ اس نبی کی بات سنتا ہے جو قرآن کے ساتھ غنا حاصل کرتا ہے ابومحمد کہتے ہیں کہ یتغنی کا معنی غنا حاصل کرنا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے پہلے کہ مسجد سے باہر نکلوں سورۃ نہ سکھاؤں؟ جب آپ نے باہر جانا چاہا تو فرمایا: ''وہ'' **الحمد للہ رب العالمین** '' ہے اور وہی سبع مثانی ہے، اور قرآن عظیم ہے تو تمہیں دیا گیا۔''

فوائد:...... (۱) آپ ﷺ تعلیم میں نفسیات کا خیال رکھتے تھے ایسے انداز میں بات از بر کرواتے کہ سننے والے کے ذہن نشین ہو جائے۔(۲) سورۃ فاتحہ کو بار بار پڑھے جانے والی اور قرآن عظیم سے تعبیر کرنا

❶ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب تحسین الصوت بالقران (1848)

❷ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب استحباب الترتیل فی القراءۃ (1470)

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب التوحید، باب قول النبی ﷺ الماهر فی القرآن مع سفرۃ الکرام البررۃ...... (7544) ومسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب تحسین الصوت بالقران (1844)

اس کی علو شان کی دلیل ہے (۳) استاذ کا طلبہ کو ترغیب دینا انہیں شوق دلانا سنت نبوی ہے۔

[171]......بَاب أُمُّ الْقُرْآنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي

سورۃ فاتحہ ہی سبع مثانی ہے

1533۔أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ ابْنِ عَاصِمٍ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ سُورَةً أَعْظَمَ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُمْ. [1]

ابو سعیدؓ بن معلی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے تو آپؐ نے فرمایا: ''کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ: اللہ اور اس کے رسول جب تمہیں پکاریں تو اس کا جواب دو (ان کی اطاعت کرو)۔'' پھر آپؐ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے پہلے کہ مسجد سے باہر نکلوں ایک سورۃ نہ سکھاؤں؟ پھر جب آپؐ نے باہر جانا چاہا تو فرمایا: ''وہ'' الحمد لله رب العالمين '' ہے اور وہی سبع مثانی ہے، اور قرآن عظیم ہے جو تمہیں دیا گیا۔''

[172]...... بَاب فِي كَمْ يُخْتَمُ الْقُرْآنُ

کتنے عرصہ میں قرآن ختم کرنا چاہئے؟

1543۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَفْقَهُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ ۔ [2]

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص تین دن سے پہلے قرآن ختم کرے وہ قرآن کو سمجھ کر نہیں پڑھتا۔''

---

[1] صحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب ماجاء فی فاتحه الکتاب (4474) وابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب فاتحة الکتاب (1458)

[2] صحیح: احمد 2/195 وابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب تحزیب القران (1394)

فوائد:...... (۱) قرآن پڑھنے سے اصل مقصود اس کی سمجھ ہے جب تک قرآن سمجھا نہیں جائے گا تب تک اس کے حقیقی فوائد سے بہرہ ور ہونا ناممکن ہے۔(۲) لہٰذا اس مقصد کے حصول کے لیے قرآن کا ترجمہ سیکھنا ناگزیر ہے اوراسی طرح کم ازکم تین دنوں میں پڑھنا بھی۔

[173]......بَاب الرَّجُلُ لَا يَدْرِي أَثَلَاثًا صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا

جس شخص کو یاد نہیں کہ اس نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار؟

1535-أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا نُودِيَ بِالْأَذَانِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ الْأَذَانَ فَإِذَا قُضِيَ الْأَذَانُ أَقْبَلَ فَإِذَا ثُوِّبَ أَدْبَرَ فَإِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ فَيَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَعْنِي يَذْكُرُ حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَدْرِي كَمْ صَلَّى فَإِذَا لَمْ يَدْرِ أَحَدُكُمْ كَمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔❶

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ’’جب اذان کہی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے حتی کہ وہ اذان نہیں سنتا جب اذان پوری ہو جاتی ہے تو وہ واپس آ جاتا ہے۔ پھر جب اقامت کہی جاتی ہے تو وہ دوڑتا ہے اور جب اقامت پوری کی جاتی ہے تو واپس آ جاتا ہے۔حتی کہ آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور کہتا ہے فلاں فلاں بات یاد کر حتی کہ آدمی بھول جاتا ہے اسے یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی نماز پڑھی اور جب تم میں سے کسی کو یاد نہ رہے کہ اس نے تین رکعتیں پڑھیں یا چار تو وہ دو سجدے کرے جب کہ وہ بیٹھا ہوا ہو۔‘‘

فوائد:...... (۱) شیاطین جنوں وغیرہ کی حاضر گاہوں پر اذان دینا ان کو بھگانے کا باعث ہے (۲) شیطان دوران نماز وساوس کے ذریعے بندے کی نماز کو خراب کرتا ہے حدیث کے مطابق اس شیطان کا نام خنزب ہے (۳) نماز میں بھول چوک ہونے پر سجدہ سہو کیا جائے گا تفصیل آگے ملاحظہ کیجیے۔

1536-أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ هُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ............

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا لَمْ يَدْرِ أَحَدُكُمْ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جب تم میں سے کسی کو یاد نہ رہے کہ اس نے نماز تین

❶ صحیح: سابقہ تخریج دیکھیے۔

أَثَلَاثًا صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً ثُمَّ يَسْجُدُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِسَجْدَتَيْنِ فَإِنْ كَانَ صَلَّى خَمْسًا شَفَعَتَا لَهُ صَلَاتَهُ وَإِنْ كَانَ صَلَّى أَرْبَعًا كَانَتَا تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد آخُذُ بِهِ۔ ❶

رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو وہ کھڑا ہو کر ایک رکعت پڑھے پھر دو سجدے کرے اگر اس نے نماز پانچ رکعتیں پڑھی ہوئی تو اس کی نماز جفت ہو جائے گی اور اگر چار پڑھی ہوئیں تو وہ شیطان کو ذلیل کرنے کے لئے ہیں۔'' ابو محمد کہتے ہیں: ''میں بھی اس کا قائل ہوں۔''

[174]......بَاب فِي سَجْدَتَيْ السَّهْوِ مِنْ الزِّيَادَةِ
زیادتی کی وجہ سے سجدہ سہو کرنا

1537۔أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِحْدَى صَلَاتَيْ الْعَشِيِّ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَقَامَ إِلَى خَشَبَةٍ مُعْتَرِضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا قَالَ يَزِيدُ وَأَرَانَا ابْنُ عَوْنٍ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ إِحْدَاهُمَا عَلَى ظَهْرِ الْأُخْرَى وَأَدْخَلَ أَصَابِعَهُ الْعُلْيَا فِي السُّفْلَى وَاضِعًا وَقَامَ كَأَنَّهُ غَضْبَانُ قَالَ فَخَرَجَ السَّرَعَانُ مِنْ النَّاسِ وَجَعَلُوا يَقُولُونَ قُصِرَتْ الصَّلَاةُ قُصِرَتْ الصَّلَاةُ وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَمْ يَتَكَلَّمَا وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ طَوِيلُ الْيَدَيْنِ يُسَمَّى ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَسِيتَ

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سورج کی ڈھلنے کے بعد کی دو نمازوں میں سے ایک نماز پڑھائی۔ تو دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ اور مسجد کے صحن میں ایک لکڑی کے پاس اس پر اپنا ہاتھ رکھ کر کھڑے ہو گئے۔ یزید کہتے ہیں ابن عون نے مجھے اس طرح کہا: اور اس نے اپنی ایک ہتھیلی کو دوسری ہتھیلی کی پشت پر رکھا۔ اور اپنے اوپر کی انگلیوں کو نیچے والی انگلیوں میں داخل کیا۔ آپ کھڑے ہو گئے گویا کہ بہت غصہ کی حالت میں ہیں۔ ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جلد باز لوگ نکلنے لگے اور کہنے لگے: ''نماز کم ہو گئ' نماز کم ہو گئی۔'' لوگوں میں ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما بھی تھے انہوں نے کوئی بات نہ کی لوگوں میں ایک آدمی لمبے ہاتھوں والا تھا جس کا نام 'ذوالیدین' تھا اس نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھی بھول گئے

---

❶ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب السهو في الصلاة والسجود له (1272) والنسائي، كتاب السهو، باب اتمام المصلي على ما ذكر اذا شك (1237)

الصَّلَاةَ أَمْ قُصِرَتْ فَقَالَ مَا نَسِيتُ وَلَا قُصِرَتِ الصَّلَاةُ فَقَالَ أَوَ كَذٰلِكَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَرَجَعَ فَأَتَمَّ مَا بَقِيَ ثُمَّ سَلَّمَ وَكَبَّرَ فَسَجَدَ طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ مَا سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَانْصَرَفَ ۔[1]

ہیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز کم ہوئی ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا اسی طرح ہے؟'' لوگوں نے کہا: ''جی ہاں۔'' ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''پھر آپؐ واپس گئے اور جو دو رکعت رہتی تھیں انہیں پورا کیا۔ پھر سلام پھیرا اور اللہ اکبر کہا پھر لمبا سجدہ کیا۔ پھر اپنا سر اٹھایا اور اللہ اکبر کہہ کر پہلے سجدہ کی طرح سجدہ کیا پھر اپنا سر اٹھایا اور اٹھ گئے۔''

فوائد:...... (۱) ''تشبیك'' ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کرنا روا و درست ہے۔ البتہ نماز میں اور انتظار و نماز کے دوران منع ہے (۲) ابوبکر و عمر علیہما السلام جیسے بھی ہیبت نبی کے سامنے گنگ ہو جاتے تھے۔ (۳) کسی کو صفاتی نام دینا درست ہے بشرطیکہ اس میں اس کی تذلیل نہ ہو اور نہ ہی وہ اس سے برا مناتا ہو (۴) کسی کی ہیبت سے مرعوب ہو کر چپ رہنے کی بجائے دریافت کر لینا پسندیدہ ہے (۵) اس سے علم الغیب کے مسئلے کی وضاحت ہوتی ہے کہ آپ ﷺ غیب دان نہ تھے ورنہ آپ ﷺ کبھی نہ بھولتے بلکہ اگر بھول بھی گئے تھے تو کبھی اس کا انکار نہ کرتے قرآن میں ہے: ﴿قُلْ لَّا اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَا اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ﴾ (انعام:50) ''کہہ دو! میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ ہی میں غیب جانتا ہوں اور نہ تمہیں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں'' یہ آیت علم غیب کی نفی پر صریح دلیل ہے۔ بہرحال اس کی عجز و انکساری پر محمول کرنے والوں کے خلاف یہ حدیث نصف النہار کی طرح روشن دلیل ہے۔ (۶) اگر نسیان کی بنا پر آدھ نماز میں ہی سلام پھیر دیا گیا ہے تو یاد آنے پر اسی پر بنیاد رکھتے ہوئے بقیہ نماز ادا کر کے تو آخر میں سجود سہو کیے جائیں گے اگرچہ درمیان میں کلام ہی کر لیا گیا ہو۔

1537-أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ............

---

[1] صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب السهو فى الصلاة والسجود له(1288)

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ مِنْ إِحْدَاهُمَا فَقَالَ لَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ بْنُ عَبْدِ عَمْرِو بْنِ نَضْلَةَ الْخُزَاعِيُّ وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ أَقُصِرَتْ أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ فَقَالَ ذُو الشِّمَالَيْنِ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَتَمَّ الصَّلَاةَ وَلَمْ يُحَدِّثْنِي أَحَدٌ مِنْهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فِي تِلْكَ الصَّلَاةِ وَذَلِكَ فِيمَا يُرَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ مِنْ أَجْلِ أَنَّ النَّاسَ يَقَّنُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَتَّى اسْتَيْقَنَ ـ ❶

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی تو دو رکعتوں میں سلام پھیر دیا۔ تو ذوالشمالین بن عبدعمرو بن نضلۃ خزاعی نے آپ سے کہا جو بنی زہرہ کے حلیف تھے: ''اے اللہ کے رسول! نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ میں بھولا ہوں اور نہ ہی نماز کم ہوئی ۔ تو ذوالشمالین نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! ان میں سے کچھ تو ہوا ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''کیا ذوالیدین نے سچ کہا ہے؟'' لوگوں نے کہا: ''جی ہاں اے اللہ کے رسول ﷺ۔'' پھر آپ نے نماز کو پورا کیا ان میں سے کسی نے یہ بیان نہیں کیا کہ آپ نے بیٹھ کر دو سجدہ سہو کئے۔ اور اللہ کو زیادہ علم ہے میرا خیال ہے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو یقین دلایا اور آپ کو یقین آ گیا۔''

فوائد:...... (۱) ذوالیدین یہ ابن عمرو بن نفلہ خزاعی ہیں (۲) پچھلی حدیث میں شام کی نمازوں کا ذکر ہے جبکہ اس میں ظہر و عصر میں سے ایک بتائی گئی ہے تو ان میں جمع کی آسان صورت یہی ہے کہ انہیں (پچھلے پہر کی نمازیں ہیں) دو واقعات پر محمول کر لیا جائے۔

1539۔حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ ....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ صَلَّى

عبداللہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ظہر کی نماز پانچ رکعتیں

❶ صحيح: سابقہ تخریج ملاحظہ کیجئے۔

الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ. ❶

پڑھیں آپؐ سے کہا گیا تو آپؐ نے دو سجدے کئے۔

[175]...... بَاب إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ نُقْصَانٌ

جب نماز میں کمی ہو جائے تو کیا کرنا چاہیے

1540-أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ..........

عَنْ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ وَلَمْ يَجْلِسْ وَقَامَ النَّاسُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ نَظَرْنَا تَسْلِيمَهُ فَكَبَّرَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ۔ ❷

ابن بحینہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی پھر کھڑے ہو گئے بیٹھے نہیں لوگ بھی کھڑے ہو گئے جب نماز پوری ہوگئی تو ہم نے آپؐ کے سلام پھیرنے کا انتظار کیا، آپؐ نے اللہ اکبر کہا اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا۔''

1541- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ ....

عَنْ مَالِكِ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنْ الظُّهْرِ أَوْ الْعَصْرِ فَلَمْ يَرْجِعْ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْ الْوَهْمِ ثُمَّ سَلَّمَ۔ ❸

مالکؓ بن بحینہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر یا عصر کی دو رکعتوں (دوھری رکعت) سے اٹھ گئے پھر لوٹ کر بیٹھے نہیں حتی کہ اپنی نماز سے فارغ ہو گئے پھر سہو کے دو سجدے کیے پھر اور سلام پھیرا۔

فوائد:...... سہو والی احادیث پر غور سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ نے قبل از سلام بھی سجدے کیے

---

❶ متفق عليه: البخاری، كتاب الصلاة، باب ماجاء فی القبلة (404) ومسلم، كتاب المساجد، باب السهو فی الصلاة والسجود له (1281)

❷ صحيح البخاری، كتاب الأذان، باب التشهد فی الأولی (830) وابوداؤد، كتاب الصلاة، باب من قام من ثنتين ولم يتشهد (1034)

❸ متفق عليه: البخاری، كتاب الأذان، باب التشهد فی الأولی (830) وسلم، كتاب المساجد، باب السهو فی الصلاة (1269)

ہیں اور بعدازسلام بھی جہاں پرزیادتی ہوئی وہاں بعدازسلام اورکمی ہوئی وہاں قبل ازسلام (واللہ اعلم) نیز رکعتوں کی تعداد کے بارے شک کی صورت میں یقین پر بنا رکھی جائے گی سوکمی والی جانب یقین پر مبنی ہوتی ہے اسی حساب سے رکعتیں ادا کر کے سجود سہوادا کیے جائیں گے (دیکھیے سابقہ 1536)

1542۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ....

عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَلَمَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَامَ وَلَمْ يَجْلِسْ فَسَبَّحَ بِهِ مَنْ خَلْفَهُ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ قُومُوا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ سَلَّمَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْ السَّهْوِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هَكَذَا صَنَعَ بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ۔ [1]

زیاد بن علاقہ کہتے ہیں کہ مغیرہ بن شعبہ نے ہمیں نماز پڑھائی جب دو رکعتیں پڑھائیں تو کھڑے ہو گئے اور بیٹھے نہیں۔ جو ان کے پیچھے تھے انہوں نے سبحان اللہ کہا' انہوں نے ان کو کھڑے رہنے کا اشارہ کیا۔ جب اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو سلام پھیرا اور دو سجدہ سہو کئے۔ اور کہا: ''اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ کیا۔''

فوائد:...... یہ حدیث اگر چہ سنداً ضعیف ہے لیکن امام کے بھولنے پر مقتدیوں کا سبحان اللہ پکارنا یہ ثابت ودرست ہے۔

[176]......بَاب النَّهْيِ عَنِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ
نماز میں بات چیت کرنے کی ممانعت

1543۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ..........

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ بَيْنَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ قَالَ فَحَدَّقَنِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَا ثُكْلَاهُ مَا لَكُمْ

معاویہ رضی اللہ عنہ بن حکم سلمی کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا۔ تو لوگوں میں سے کسی آدمی نے چھینک ماری میں نے کہا: ''(اللہ تجھ پر رحم کرے)۔'' لوگوں نے مجھے تیز نظروں سے دیکھا میں نے کہا: ''تمہاری مائیں تمہیں گم پائیں تم میری طرف کیسے

[1] اسناده ضعيف ولكن له شواهد ، ابو داؤد، كتاب الصلاة، باب من نسى أن يتشهد وهو جالس (1037) والترمذى، كتاب ابواب الصلاة، باب ماجاء فى الإمام ينهض فى الركعتين ناسياً (365)

تَنْظُرُونَ إِلَيَّ قَالَ فَضَرَبَ الْقَوْمُ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُسْكِتُونَنِي قُلْتُ مَا لَكُمْ تُسْكِتُونَنِي لَكِنِّي سَكَتُّ قَالَ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَبِأَبِي هُوَ وَأُمِّي مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ وَاللّٰهِ مَا ضَرَبَنِي وَلَا كَهَرَنِي وَلَا سَبَّنِي وَلَكِنْ قَالَ إِنَّ صَلَاتَنَا هَذِهِ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَتِلَاوَةُ الْقُرْآنِ۔ [1]

دیکھ رہے ہو۔'' معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں لوگوں نے اپنے ہاتھوں کو اپنی رانوں پر مارنا شروع کر دیا میں نے ان کو دیکھا تو وہ مجھے خاموش کرا رہے تھے۔ میں نے کہا: تم مجھے خاموش کیوں کرا رہے ہو؟ میں خاموش ہو گیا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے۔ میرے والدین آپ پر قربان ہوں میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد اتنا اچھا معلم کسی کو نہیں دیکھا۔ اللہ کی قسم! نہ آپ نے مجھے مارا اور نہ ڈانٹا' نہ ہی گالی دی مگر آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ہماری نماز ہے۔ اس میں لوگوں سے بات چیت کرنا درست نہیں ہے۔ یہ صرف تسبیح اور اللہ کی بڑائی بیان کرنے کے لئے اور تلاوت کے لئے ہوتی ہے۔''

فوائد:...... معلوم ہوا نماز میں خطاب کے صیغے سے کلام کرنا منع ہے اگرچہ وہ سلام کا جواب ہو یا چھینکنے والے کا البتہ خطاب کے بغیر تسبیح وتکبیر وغیرہ جائز وروا ہے جیسا کہ قومہ میں (حمداً کثیراً......) والی دعا کا ذکر آتا ہے۔

1544۔حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى عَنْ هِلَالٍ............

عَنْ عَطَاءٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بِنَحْوِهِ۔ [2]

عطاء کہتے ہیں: معاویہ رضی اللہ عنہ نے پہلی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[177]......بَاب قَتْلِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں سانپ اور بچھو کو مارنا

1545۔أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ ضَمْضَمٍ............

---

[1] صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب تحريم الكلام فى الصلاة و نسخ ما كان فى إباحته (1199) و ابو داؤد، كتاب الصلاة، باب تشميت العاطس فى الصلاة (930)

[2] صحيح: سابقہ تخریج ملاحظہ کیجئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ قَالَ يَحْيَى وَالْأَسْوَدَيْنِ الْحَيَّةُ وَالْعَقْرَبُ ۔❶

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں وہ دو سیاہ چیزوں کو مارنے کا حکم دیا۔ یحیٰی کہتے ہیں: ''وہ دو سیاہ چیزیں سانپ اور بچھو ہیں۔''

فوائد:...... ثابت ہوا سانپ وبچھو وغیرہ کو مارنا جائز ہے اگر چہ اس کے لیے حرکت کثیر ہی کرنی پڑے کیونکہ یہ نماز کی اصلاح کے لیے ہے۔

[178]......بَاب قَصْرِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ

سفر میں نماز قصر کرنا

1546۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَيْهِ ....

عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى أَنْ تَقْصُرُوا مِنْ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ فَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ قَالَ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوهَا ۔❷

یعلیٰ بن امیہ کہتے ہیں: میں نے عمر بن خطاب سے کہا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اگر تم خوف میں ہو تو نماز قصر کرنے میں تم پر کوئی حرج نہیں۔'' اب تو لوگ امن میں ہیں۔ انہوں نے کہا: میں نے بھی اس چیز سے تعجب کیا جس سے تو نے تعجب کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ صدقہ ہے جو اللہ نے تم پر کیا ہے اسے قبول کرو۔''

فوائد:...... (۱) سفر میں قصر کرنا رحمٰن کی طرف سے اپنے بندوں پر صدقہ وشفقت ہے قرآن میں جو خوف کی شرط آئی ہے ۔حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نزول قرآن کے وقت درپیش حالات کی بنا پر اس لفظ کو بولا گیا ہے ورنہ قصر کے لیے صرف سفر شرط ہے۔ (۲) مسلم میں مذکور حدیث کے مطابق تین میل یا فرسخ اگر سفر درپیش ہو تو قصر کی جاسکتی ہے۔ احتیاطاً تین فرسخ تقریباً اکیس کلومیٹر کو ہی ترجیح حاصل ہے اسی طرح مدت سفر بارے بھی اختلاف ہے جس میں راجح یہی ہے کہ 3 دن تک اگر قیام کرنا ہو تو نماز قصر کی جائے گی ورنہ اول دن سے پوری ادا کی جائے گی البتہ تردد یعنی آج جاتا ہوں کل جاتا ہوں ایسی صورت چاہے سال گزر جائے تو قصر درست ہے۔ واللہ اعلم۔

---

❶ صحيح : ابو داؤد، كتاب الصلاة، باب العمل فى الصلاة(921) والترمذى، كتاب ابواب الصلاة، باب ماجاء فى قتل الحية والعقرب(390)

❷ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة المسافرين وقصرها(1571) وابوداؤد، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر (1199)

1547۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ..........

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَعُمَرُ رَكْعَتَيْنِ وَعُثْمَانُ رَكْعَتَيْنِ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ ثُمَّ أَتَمَّهَا بَعْدَ ذٰلِكَ ۔ ❶

سالم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منی میں دو رکعتیں پڑھیں اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے بھی دو رکعتیں پڑھیں۔ اور عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے شروع میں دو رکعتیں پڑھیں پھر ان کو پورا کیا۔“

فوائد:...... دوران حج ایام منی میں دو رکعتیں پڑھنا ہی سنت ہے جبکہ دور عثمان رضی اللہ عنہ میں چونکہ نئے نئے لوگ حج کے لیے آ رہے تھے جو کہ نومسلم تھے لہٰذا ان کی تربیت کے لیے انہوں نے پوری نماز ادا کی۔(واللہ اعلم)

1548۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْنَا الظُّهْرَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّيْنَا مَعَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ۔❷

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: ہم نے ظہر کی نماز نبی ﷺ مدینہ میں چار رکعتیں پڑھیں۔ اور ذوالحلیفہ میں ہم نے آپ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں۔

فوائد:...... (۱) اس سے معلوم ہوا کہ جب سفر درپیش ہو تو اپنی بستی میں پوری نماز ادا کی جائے گی البتہ بستی سے باہر نکل کر قصر شروع کی جائے گی (۲) ذوالحلیفہ یہ مدینہ کے قریب ایک مقام کا نام ہے جو کہ تقریباً چھ میل دوری پر ہے۔

1549۔حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ..........

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَبِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ۔❸

ابراہیم بن میسرۃ اور ابن منکدر دونوں نے انس رضی اللہ عنہ بن مالک کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں چار رکعتیں پڑھیں۔

---

❶ متفق علیه : البخاری، کتاب اتقصیر الصلاة، باب الصلاة بمنی (1082) و مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب قصر الصلاة بمنی (1588)

❷ متفق علیه : البخاری، کتاب تقصیر الصلاة، باب یقصر اذا خرج من موضعه (1089) و مسلم، کتاب صلاة المسافرین وقصرها، باب صلاة المسافرین وقصرها (1580)

❸ صحیح : سابقہ تخریج ملاحظہ کیجئے۔

1550۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَذْكُرُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ الصَّلَاةَ أَوَّلَ مَا فُرِضَتْ رَكْعَتَيْنِ فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَأُتِمَّتْ صَلَاةُ الْحَضَرِ فَقُلْتُ مَا لَهَا كَانَتْ تُتِمُّ الصَّلَاةَ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنَّهَا تَأَوَّلَتْ كَمَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ ۔ ❶

عائشہؓ کہتی ہیں: ''شروع میں نماز دو رکعتیں فرض کی گئی۔ تو وہ سفر کی قرار دی گئی اور حضر کی نماز پوری ہوگئی۔'' میں نے کہا: ''اسے کیا ہے جو سفر میں پوری نماز پڑھ لے۔ اس نے کہا: اس نے بھی اسی طرح تاویل کی تھی جس طرح عثمان رضی اللہ عنہ نے تاویل کی۔

فوائد:...... جس طرح عثمان رضی اللہ عنہ نے نومسلموں کی بنا پر نماز قصر کی تاویل کر لی تھی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی استطاعت کی بنا پر تاویل کر کے پوری نماز ادا کرتی تھیں۔ لیکن اللہ کی تخفیف کو قبول کرنا ہی اولیٰ ہے۔ کیونکہ یہ اس کے حکم کی تعظیم کے مترادف ہے۔

[179]......بَاب فِيمَنْ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِبَلْدَةٍ كَمْ يُقِيمُ حَتَّى يَقْصُرَ الصَّلَاةَ

اس شخص کے متعلق جو کسی شہر میں ٹھہرنا چاہے کتنی دیر ٹھہرے تو نماز میں قصر کرے

1551۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى هُوَ ابْنُ أَبِي إِسْحَقَ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَعَلَ يَقْصُرُ حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَأَقَامَ بِهَا عَشَرَةَ أَيَّامٍ يَقْصُرُ حَتَّى رَجَعَ وَذٰلِكَ فِي حَجِّهِ ۔ ❷

انس رضی اللہ عنہ بن مالک کہتے ہیں: ''ہم نبی ﷺ کے ساتھ گئے تو آپ قصر کرنے لگے حتی کہ مکہ میں آ گئے۔ آپ ﷺ نے اس وقت دس دن قصر کرتے ہوئے قیام کیا۔ حتی کہ واپس آ گئے۔ اور یہ حجۃ الوداع میں تھا۔''

فوائد:...... آپ ﷺ نے تکمیل حج کے دوران کل دس دن جبکہ خاص مکہ میں 4 دن قیام کیا ہے۔ بنابریں امام شافعی رحمہ اللہ مدت قصر 4 دن قرار دیتے ہیں اور تین دن کے قائلین بھی اسی حدیث سے استدلال کرتے ہوئے دخول وخروج مکہ کا دن نکال کر تین دن مدت قصر قرار دیتے ہیں۔ بہر حال دونوں مسلک ہی اقرب الی لصواب ہیں۔

---

❶ متفق عليه : البخاری، کتاب الصلاة، باب کيف فرضت الصلوات فی الإسراء (350) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين وقصرها، با صلاة المسافرين وقصرها (1568)

❷ متفق عليه : البخاری، کتاب تقصير الصلاة، باب ماجاء فی التقصير ولم يقيم حتی يقصر (1081) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين وقصرها ، باب صلاة المسافرين (1584)

1552۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ....

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُكْثُ الْمُهَاجِرِ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ ثَلَاثٌ ۔❶

علاءؓ بن حضرمی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مہاجرین اپنے حج سے فارغ ہونے کے بعد تین دن ٹھہریں۔''

1553۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ....

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْمُهَاجِرِينَ أَنْ يُقِيمُوا ثَلَاثًا بَعْدَ الصَّدَرِ بِمَكَّةَ قَالَ أَبُو مُحَمَّد أَقُولُ بِهِ ۔❷

علاءؓ بن حضرمی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مہاجرین کو حج کے بعد تین دن مکہ میں قیام کرنے کی اجازت دی۔ ابومحمد کہتے ہیں: ''میں بھی اس کا قائل ہوں۔''

فوائد:...... آپ ﷺ نے جو مہاجرین کو مکہ میں زیادہ سے زیادہ تین دن قیام کی اجازت دی اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ زیادہ قیام کی صورت میں ان کا حکم مقیم والا ہو جاتا جبکہ مہاجر کو اپنی ہجرت گاہ میں اقامت اختیار کرنا روا نہیں لہٰذا تین دن سے زیادہ قیام کی صورت میں مقیم کی طرح پوری نماز ادا کی جائے گی۔(واللہ اعلم)

[180].....بَاب الصَّلَاةِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

سواری پر نماز پڑھنا

1554۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ ....

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ الْمَكْتُوبَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر مشرق کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ جب فرضی نماز پڑھنا چاہتے تو اتر کر قبلہ کی طرف منہ کر لیتے۔''

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب جواز الاقامة بمكة للمهاجر (3287)

❷ متفق عليه: سابقہ ہی مکرر آئی ہے۔

الْقِبْلَةَ ۔ ❶

فوائد:...... (۱) سواری پر نفل نماز پڑھنا جائز ہے (۲) آپ ﷺ ایک دفعہ سواری کو قبلہ رخ کر لیتے جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے پھر سواری کے قبلہ سے پھر جانے کی کوئی پرواہ نہ کرتے، بنابریں مسافر کو ضروری ہے کہ ٹرین یا بس میں ایک مرتبہ قبلہ کے رخ ہو جائے پھر جدھر رخ ہو نماز ادا کرتا رہے۔ (۳) فرائض کو زمین پر ادا کرنا ضروری ہے الا کہ کوئی مجبوری ہو۔

1555۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ....

أَنَّ عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُسَبِّحُ وَهُوَ عَلَى الرَّاحِلَةِ وَيُومِي بِرَأْسِهِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ ۔ ❷

عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سواری پر سنن نماز (نفلی نماز) پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ کا چہرہ جس طرف بھی ہوتا آپ اپنے سر سے اشارہ کرتے۔ اور رسول ﷺ فرضی نماز میں ایسا نہیں کرتے تھے۔"

[181]......بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ
دو نمازوں کو جمع کرنا

1556۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ أَنَّ أَبَا الطُّفَيْلِ عَامِرَ بْنَ وَاثِلَةَ أَخْبَرَهُ............

أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ غَزْوَةِ تَبُوكَ وَكَانَ يَجْمَعُ الصَّلَاةَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک میں گئے اور آپ ﷺ نماز کو جمع کرتے تھے۔ آپ ظہر اور عصر کی نماز کو جمع کرتے۔ پھر آپ غزوۂ تبوک میں گئے باہر آئے تو مغرب اور عشاء کی

---

❶ صحیح مسلم، کتاب المساجد ۱ باب تحریم الکلام فی الصلاۃ ونسخ ما کان من اباحته (1205) وابوداؤد کتاب الصلاۃ، باب التطوع علی الراحلة واموتر (1227)

❷ متفق علیه: البخاری، باب تقصیر الصلاۃ، باب ینزل للمکتوبة (1098) ومسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب جواز والوتر صلاصة النافلة علی الدابة فی السفر حیث توجهت (1616)

ذٰلِكَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا۔❶

نماز کو جمع کیا۔

فوائد:...... ظہر کو آخر جبکہ عصر کو اول وقت میں پڑھتے ہوئے دونوں کو جمع کرنا بصورت سفر وحضر میں یکساں جائز و درست ہے البتہ سفر میں یہ تخفیف مزید ہے کہ ایک نماز کو دوسری کے وقت میں اکٹھا کیا جا سکتا ہے یعنی ظہر کے وقت ساتھ ہی عصر یا عصر کے وقت میں ساتھ ہی ظہر ادا کر لی جائے۔

1557۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ ....

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا۔❷

ابوایوب رضی اللہ عنہ انصاری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مغرب اور عشاء کی نماز کو جمع کیا۔

1558۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ۔❸

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب سفر کی جلدی ہوتی تو رسول اللہ ﷺ مغرب اور عشاء کو جمع کرتے تھے۔

[182]......بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

مزدلفہ میں دو نمازوں کو جمع کرنا

1559۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ....

أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ وَسَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَا صَلَّى بِنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ بِجَمْعٍ

حکم اور سلمۃ بن کھیل دونوں کہتے ہیں: سعیدؒ بن جبیر نے ہمیں ایک اقامت سے مغرب کی تین رکعتیں پڑھائیں

---

❶ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب جواز الجمع بين الصلاتين فى السفر (1629)

❷ متفق عليه: البخارى، كتاب الحج، باب من جمع بينهما و لم يتطوع (1674) ومسلم كتاب الحج، باب الافاضة من عرفات الى المزدلفة و استحباب...... (3092)

❸ صحيح البخارى، كتاب تقصير الصلاة، باب الجمع فى السفر بين المغرب و العشاء (1106) والترمذى، كتاب الجمعه، باب ماجاء فى الجمع بين صلاتين (555)

بِإِقَامَةٍ الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ الْعِشَاءَ ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ صَنَعَ بِهِمْ فِي ذٰلِكَ الْمَكَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَنَعَ فِي ذٰلِكَ الْمَكَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ ۔ ❶

جب سلام پھیرا تو کھڑے ہوئے اور عشاء کی دو رکعتیں پڑھائیں پھر انہوں نے بیان کیا: ''ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کے ساتھ اسی جگہ پر اسی طرح کیا تھا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا: ''رسول اللہ ﷺ نے اسی جگہ پر اسی طرح کیا تھا۔''

فوائد:...... (۱) مزدلفہ میں دوران حج مغرب وعشاء کو اکٹھے ادا کیا جائے گا (۲) ایک اقامت سے دو نمازیں پڑھنا درست ہے۔

1560۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ ۔ ❷

سعید بن ربیع کہتے ہیں کہ شعبہ نے اسی سند کے ساتھ اسی طرح ہمیں بیان کیا۔

[183]......بَاب فِي صَلَاةِ الرَّجُلِ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرِهِ
اس نماز کے متعلق جب آدمی اپنے سفر سے واپس آئے

1561۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَمِّهِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنَيْ كَعْبٍ ....

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا بِالنَّهَارِ ضُحًى ثُمَّ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَجْلِسُ لِلنَّاسِ ۔ ❸

کعب رضی اللہ عنہ بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چاشت کے وقت سفر سے واپس آتے تھے۔ پھر مسجد میں ہوتے اور دو رکعتیں پڑھتے پھر لوگوں کے لئے بیٹھ جاتے۔''

فوائد:...... آپ ﷺ کی عادت تھی اگر رات کو بھی سفر سے پلٹتے تو مدینہ سے باہر پڑاؤ کر لیتے تاکہ عورتیں صفائی ستھرائی کر لیں اچانک گھر میں وارد نہ ہوتے بلکہ دن میں مدینہ داخل ہوتے اور آتے ہی مسجد

---

❶ صحيح مسلم، كتاب لحج، باب الافاضة من عرفات الى المزدلفة واستحباب...... (3103) وابوداؤد، كتاب المناسك باب الصلاة بجمع (1930)

❷ صحيح: سابقہ تخریج ملاحظہ کیجئے۔

❸ متفق عليه: البخاری، كتاب الجهاد، باب الصلاة اذاقدم من سفر (3088) ومسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب الركعتين فى المسجد...... (1656)

سے ابتداء کرتے۔

[184]......بَاب فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ

نماز خوف کا بیان

1562۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ............

أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةً قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ وَصَافَفْنَاهُمْ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي لَنَا فَقَامَ طَائِفَةٌ مِنَّا مَعَهُ وَأَقْبَلَ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ فَرَكَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمَنْ مَعَهُ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَكَانُوا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِي لَمْ تُصَلِّ وَجَاءَتْ الطَّائِفَةُ الَّتِي لَمْ تُصَلِّ فَرَكَعَ بِهِمْ النَّبِيُّ ﷺ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَرَكَعَ لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ ۔[1]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نجد کی طرف غزوہ کیا ہم دشمن کے سامنے ہوئے تو ہم نے صف باندھی' رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے۔ہم میں سے ایک جماعت آپ ﷺ کے ساتھ کھڑی ہوئی اور ایک جماعت دشمن کے سامنے رہی' رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے ساتھ رکوع کیا جو آپ کے ساتھ تھے۔اور دو سجدے کئے پھر فارغ ہوئے تو وہ اس جماعت کی جگہ پر چلے گئے جنہوں نے نماز نہیں پڑھی تھی۔ اور وہ جماعت آ گئی جس نے نماز نہیں پڑھی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجدے کئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا تو مسلمانوں کے ہر آدمی نے کھڑے ہو کر اپنا اپنا ایک رکوع اور دو سجدے کئے۔''

فوائد:...... نماز کی اسلام میں کس قدر اہمیت ہے اور یہ کتنا اہم فریضہ ہے۔صلاۃ الخوف کے مطالعے سے اس کا جاننا چنداں مشکل نہیں رہتا کہ جب دشمن سر پر مسلط ہو اور دل منہ کو آرہے ہوں جان جانے کا خوف ہو ایسی حالت میں نماز کو معاف یا مؤخر کرنے کی بجائے اس میں تخفیف کر دی کہ ادا لازماً کرنی ہے ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ ارکان ویسی عمدگی سے ادا نہ کرو رکعتیں کم پڑھ لو لیکن وقت کے اندر نماز ضرور پڑھو۔ امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ اس کے چھ طریقے ذکر کرتے ہیں اگرچہ بعض زیادہ بھی بیان کرتے ہیں بہر حال ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ بھی

---

[1] متفق علیہ : البخاری، کتاب المغازی باب غزوة ذات الرقاع (4133) ومسلم، کتاب صلاة المسافرین،باب صلاة الخوف (1939)

اسی قول کو ترجیح دیتے ہیں جن میں سے چند مذکورہ احادیث میں درج ہیں۔

1563۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ ....

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ يُصَلِّي الْإِمَامُ بِطَائِفَةٍ وَطَائِفَةٌ مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ فَيُصَلِّي بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً وَيَذْهَبُ هَؤُلَاءِ إِلَى مَصَافِّ أَصْحَابِهِمْ وَيَجِيءُ أُولَئِكَ فَيُصَلِّي بِهِمْ رَكْعَةً وَيَقْضُونَ رَكْعَةً لِأَنْفُسِهِمْ۔ (1)

سہل بن ابوحثمہ نماز خوف کے متعلق کہتے ہیں کہ امام ایک گروہ کو نماز پڑھائے۔ اور ایک گروہ دشمن کے سامنے ہو امام ان کو ایک رکعت پڑھائے جو اس کے ساتھ ہوں۔ اور یہ لوگ اپنے ساتھیوں کی صف میں چلے جائیں۔ پھر وہ لوگ آ جائیں تو وہ ان کو ایک رکعت پڑھائے اور وہ اپنی اپنی ایک رکعت کو پورا کر لیں۔"

1564۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ ....

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ۔ (2)

سہلؓ بن خثمہ کہتے ہیں: نبی ﷺ نے اسی طرح فرمایا۔

[185]......بَاب الْحَبْسِ عَنِ الصَّلَاةِ
نماز سے روکنا

1565۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ ....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حُبِسْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتَّى ذَهَبَ هَوِيٌّ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى كُفِينَا وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى ﴿وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ وَكَانَ

عبدالرحمٰن بن ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ: "ہمیں خندق کے دن روک دیا گیا حتی کہ رات کا ایک حصہ گزر گیا۔ حتی کہ ہمیں کفایت کر گئی۔ اور اللہ کا قول ہے: "اور اللہ لڑائی میں کافی ہے اور اللہ تعالیٰ قوی اور غالب ہے۔" (احزاب: ۲۵) نبی ﷺ نے

---

(1) متفق عليه: البخاري، كتاب المغازي، باب غزوة ذات الرقاع (1429) ومسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الخوف (1944)

(2) صحیح: سابقہ حدیث ہی تخریج کے لیے ملاحظہ کیجئے۔

اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيزًا﴾ فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِلَالًا فَأَمَرَهُ فَأَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَأَحْسَنَ كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا فِي وَقْتِهَا ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ فَصَلَّاهَا ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ فَصَلَّاهَا ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا ۔❶

بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور اس کو اقامت کا حکم دیا۔ آپ ﷺ نے ظہر کی نماز ایسے اچھے طریقے سے پڑھائی جس طرح اس کے وقت پر پڑھ رہے ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے اسے حکم دیا تو اس نے عصر کی اقامت کہی پھر آپؐ نے وہ نماز پڑھائی۔ پھر آپؐ نے اسے حکم دیا تو اس نے مغرب کی اقامت کہی اور آپؐ وہ نماز پڑھائی ۔ پھر آپؐ نے اسے حکم دیا تو اس نے عشاء کی اقامت کہی اور آپ نے وہ نماز پڑھائی۔'' اور یہ اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے تھا۔ ''اگر تم ڈرو تو پیدل یا سوار ہو کر۔'' (بقرۃ: ۲۳۹)

فوائد:...... معلوم ہوا مذکورہ آیت کے نزول کے بعد اب نمازوں کو ان کے اصل اوقات میں ادا کرنا لازم وضروری ہے۔ ظہر کو عصر کے وقت میں ادا کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ظہر وعصر کو مغرب سے پہلے ادا کرنا لازم ہے۔

[186]......بَاب الصَّلَاةِ عِنْدَ الْكُسُوفِ

سورج گرہن کے وقت نماز پڑھنا

1566- حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ قَيْسٍ ....

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيْسَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَقُومُوا فَصَلُّوا ۔❷

ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سورج اور چاند لوگوں میں سے کسی کی موت پر بے نور نہیں ہوتے مگر وہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب تم انہیں دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور نماز پڑھو۔''

فوائد:...... نماز کسوف یہ سورج یا چاند گرہن کے وقت ادا کی جاتی ہے ''کسف'' عموماً سورج جبکہ

❶ صحيح: أخرجه الترمذي، كتاب الطهارة، باب ماجاء في الرجل تفوته الصلوات بأيتهن يبدأ (179) والنسائي، كتاب الأذان، باب الاكتفاء بالإقامة لكل صلاة (663)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الكسوف، باب الصلاة في كسوف الشمس (1041) ومسلم، كتاب الكسوف، باب ذكر النداء بصلاة الكسوف (الصلاة جامعة) (2113)

''خف'' چاند گرہن کے لیے استعمال ہوتا ہے۔(القاموس) جبکہ دونوں کوایک دوسرے کے معنی پر بھی بولا جاتا ہے۔ اس دوران 2 رکعتیں پڑھنی چاہئیں ان کے حکم میں اگرچہ خلاف ہے بہرحال جمہور اس کے سنت مؤکدہ ہونے کو ہی زیادہ ترجیح دیتے ہیں۔ یہ دو رکعتیں 4 رکوع 2 سجدوں یا 16 رکوع 4 سجدوں یا 8 رکوع 4 سجدوں کیساتھ پڑھی جاتی ہیں۔

1567۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَدِينِيُّ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ ....

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِي كُسُوفٍ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ۔ [1]

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: کہ نبی ﷺ نے نماز کسوف میں چار رکعتوں میں آٹھ رکوع کئے۔''

1568۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ....

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ يَهُودِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَقَالَتْ أَعَاذَكِ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ سَأَلَتْهُ أَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِي قُبُورِهِمْ ۔قَالَ عَائِذٌ بِاللَّهِ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَكِبَ يَوْمًا مَرْكَبًا فَخَسَفَتْ الشَّمْسُ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَنَزَلَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى مَقَامِهِ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ فَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک یہودیہ اس کے پاس آئی اور اس نے کہا: اللہ تجھے قبر کے عذاب سے پناہ دے۔ جب نبی ﷺ آئے تو ان سے پوچھا، کیا لوگوں کو قبروں میں عذاب دیا جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''میں اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔'' اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ ایک دن سواری پر سوار ہوئے کہ سورج بے نور ہو گیا نبی ﷺ اترے پھر اس جگہ کا ارادہ کیا جہاں آپ نماز پڑھا کرتے تھے۔ آپ نے لمبا قیام کیا پھر آپؐ نے رکوع کیا تو لمبا رکوع پھر سر اٹھا کر لمبا قیام کیا اور وہ پہلے قیام سے کم تھا پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر دو سجدے کئے۔ پھر قیام کیا تو اسی طرح کیا۔ پھر سورج صاف ہو گیا تو آپؐ میرے پاس آئے آپؐ نے فرمایا:

[1] صحيح مسلم، كتاب الكسوف، باب ذكر من قال انه ركع ثمان ركعات في أربع سجدات (2108)

ثُمَّ قَامَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ تَجَلَّتْ الشَّمْسُ فَدَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ إِنِّي أُرَاكُمْ تُفْتَنُونَ فِي قُبُورِكُمْ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔ سَمِعْتُهُ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ ۔❶

میں تمہیں دیکھتا ہوں تمہاری قبروں میں ایسی آزمائش ہوتی ہے جیسے دجال کا فتنہ ہے ۔ (عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اے اللہ! بے شک میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں ۔ اور جہنم کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں ۔''

فوائد:...... ثابت ہوا عذاب قبر حق ہے اور انتہائی سخت آزمائش ہے ۔ (اعاذنا الله منه)

1569۔ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْقُوبَ يُوسُفُ الْبُوَيْطِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِدْرِيسَ هُوَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ....

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَسَفَتْ الشَّمْسُ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَحَكَى ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ صَلَاتَهُ ﷺ رَكْعَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَطَبَهُمْ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ ۔❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: سورج بے نور ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھائیں ہر رکعت میں دو رکوع کئے پھر لوگوں کو خطبہ دیا تو فرمایا: ''سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں ۔ وہ کسی کی موت اور کسی کی پیدائش کے وقت بے نور نہیں ہوتے جب تم اسے دیکھو تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو ۔''

فوائد:...... معلوم ہوا صلاۃ کسوف کے بعد خطبہ سنت ہے اور گرہن کا کسی واقعے سے کوئی تعلق نہیں ہوتا بلکہ یہ اللہ کی نشانیاں ہیں جو وہ اہل زمین کے لیے ظاہر کرتا رہتا ہے ۔

1570۔ قَالَ وَأَخْبَرَنَا مَالِكٌ............

---

❶ متفق عليه: البخاری، كتاب الكسوف، باب التعوذ من عذاب القبر فی الكسوف (1049) ومسلم، كتاب الكسوف، باب ذكر عذاب القبر فی صلاة الخسوف (2095)

❷ صحيح البخاری، كتاب الكسوف، باب خطبة الإمام فی الكسوف (1046) وابو داؤد، كتاب الصلاة، باب من قال أربع ركعات (1181)

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ ح ۔❶

ہشام بن عروۃ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا...

1571۔ قَالَ وَأَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فَحَكَتْ أَنَّهُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ رَكْعَتَيْنِ ۔❷

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سورج بے نور ہو گیا۔ تو نبی ﷺ نے نماز پڑھی۔ پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ: ''آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں ہر رکعت میں دو رکوع کئے (تو سورج روشن ہو گیا)۔''

1572۔أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ ....

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ حِينَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ بِعَتَاقَةٍ . ❸

اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ''سورج کے بے نور ہونے کے وقت نبی ﷺ نے صدقہ کرنے کا حکم دیا۔''

فوائد:...... صدقہ رد بلا ہے لہٰذا اگر اس دوران کوئی نقصان ہونا ہو تو اللہ صدقے سے اسے دور فرما دیتا ہے (واللہ موفق)

1573۔ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حُذَيْفَةَ مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ..........

عَنْ أَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ ۔❹

اسماء رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے پہلی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[187]......بَاب صَلَاةِ الِاسْتِسْقَاءِ نماز استسقاء

1574۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب صلاة الكسوف، باب الصلاة في الكسوف(1044) ومسلم، كتاب الكسوف، باب ذكر عذاب القبر في صلاة الكسوف(903)

❷ متفق عليه: سابقہ حدیث ملاحظہ کیجئے۔

❸ صحيح البخاري، كتاب الكسوف، باب من أحب العتاقة في كسوف الشمس(1054) وابوداؤد، كتاب الصلاة، باب التعق فيها(1192)

❹ صحيح: سابقہ تخریج دیکھئے۔

عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّهُ سَمِعَ..........

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ يَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ بِالنَّاسِ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَائَهُ۔ (1)

عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عیدگاہ میں بارش کی دعا کے لئے گئے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے چادر کو پلٹا۔

فوائد:...... قحط سالی، بارش کی بندش کے وقت حصول رحمت الٰہی کے لیے یہ صلوٰۃ الاستسقاء مسنون ومندوب ہے اس کے لیے آپ ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم کو وقت دیتے سارے اس مقررہ وقت پر کھلی جگہ نکلتے دو رکعت نماز کے بعد خطبہ اور آخر میں آپ ﷺ دعا فرماتے دعا میں ہاتھ خوب بلند کرتے اور ہاتھوں کی پشت کو آسمان کی جانب بلند کرتے اسی طرح اپنی چادر کو پلٹ لیتے۔

1575۔أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ..........

أَخْبَرَنِي عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ أَنَّ عَمَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ بِالنَّاسِ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي لَهُمْ فَقَامَ فَدَعَا اللّٰهَ قَائِمًا ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَ الْقِبْلَةِ فَحَوَّلَ رِدَائَهُ فَأُسْقُوا۔ (2)

عباد رضی اللہ عنہ بن تمیم اپنے چچا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ لوگوں کو لے کر عیدگاہ کی طرف بارش کی دعا کے لئے گئے تو کھڑے ہو کر اللہ سے دعا کی پھر قبلہ کی طرف منہ کیا اور اپنی چادر کو پلٹا تو لوگ بارش دیئے گئے۔

[188]......بَاب رَفْعِ الْأَيْدِي فِي الِاسْتِسْقَاءِ
استسقاء میں ہاتھ اٹھانا

1576۔حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ ....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ الدُّعَاءِ إِلَّا فِي الِاسْتِسْقَاءِ۔ (3)

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ استسقاء کے علاوہ کسی اور دعا میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

---

(1) صحیح البخاری، کتاب الاستسقار، باب تحویل الرداء فی الاستسقاء (1012) وابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب فی أی وقت یحول ردائه إذا استسقی (1166) (2) صحیح: سابقہ تخریج ملاحظہ کریں۔

(3) متفق علیه: البخاری، کتاب الالستسقاء، باب رفع الامام یده فی الاستسقاء (1031) ومسلم، کتاب الاستسقاء، باب رفع البدین بالدعاء فی الاستسقاء (2074)

فوائد:...... استسقاء کے علاوہ کئی مواقع پر آپ ﷺ سے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا ثابت ہے۔ مذکورہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس قدر استسقاء کے لیے ہاتھ بلند کرتے کسی اور غرض سے اتنے بلند نہ کرتے حتی کہ استسقاء میں آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی دیکھیے (ابوداود)

[189]......بَاب الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن غسل کرنا

1577۔أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ۔[1]

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جمعہ کو (نماز کے لیے) آئے تو وہ غسل کرے۔''

فوائد:...... جمعہ کے دن غسل کے واجب ہونے میں علماء کا اختلاف ہے مذکورہ وآئندہ احادیث میں امر کی بنا پر کثیر علماء اس کے وجوب کی طرف ہی گئے ہیں۔ بہرحال آئندہ 1581 اور اس جیسی کئی احادیث اس کے ندب پر دلالت کرتی ہیں۔جیسا کہ مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے جس نے عمدگی سے وضو کیا پھر جمعہ کے لیے آیا اور توجہ سے سنتا رہا اور خاموش بھی رہا تو اس کے ایک ہفتے مزید تین ایام کے گناہ صاف کر دیئے جاتے ہیں۔ لہٰذا اپنے دلائل کی بنا پر ابوحنیفہ، مالک وشافعی واحمد رحمہم اللہ اور جمہور نے اس کے استحباب کو ہی ترجیح دی ہے اور یہی راجح معلوم ہوتا ہے۔ (واللہ اعلم)

1578۔حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ۔[2]

ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر فرض ہے۔''

1579۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ....

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الجمعه، باب کتاب الجمعه (1948) والترمذی، کتاب ابواب الصلاة، باب ماجاء فی الاغتسال یوم الجمعه (492)

[2] متفق علیه: البخاری، کتاب الأذان، باب وضوء الصبیان ومتی یجب علیهم......(857) ومسلم، کتاب الجمعه، باب وجوب غسل الجمعه علی کل بالغ من الرجال (1954)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ ـ❶

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

1580ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ....

حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَعَرَّضَ بِهِ عُمَرُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا زِدْتُ أَنْ تَوَضَّأْتُ حِينَ سَمِعْتُ النِّدَاءَ فَقَالَ وَالْوُضُوءَ أَيْضًا أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ ـ❷

ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ عمرؓ بن خطاب خطبہ دے رہے تھے کہ ایک آدمی آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے اشارے سے (غسل کے متعلق) پوچھا! تو اس نے کہا: ''اے امیر المو منین جب میں نے اذان سنی تو میں نے وضو ہی کیا تھا۔'' حضرت عمرؓ نے کہا: ''وضو ہی؟ کیا تم نے حضور ﷺ سے نہیں سنا وہ فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی جمعہ کے دن (نماز کے لیے) آئے تو غسل کرے۔''

1581ـ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ ....

عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ لِلْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنْ اغْتَسَلَ فَهُوَ أَفْضَلُ ـ❸

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو کوئی جمعہ کے لیے وضو کرے وہ بہتر اور اچھا ہے اور جو کوئی غسل کرے وہ تو غسل زیادہ فضیلت والا ہے۔''

فوائد:...... مذکورہ حدیث میں ''حسن عن سمرۃ رضی اللہ عنہ'' کی سند اگرچہ مختلف فیہ ہے۔ بہرحال صاحب تخریج اور امام البانی رحمہ اللہ اس کے حسن ہونے کی طرف ہی گئے ہیں لہٰذا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ غسل جمعہ مستحب ہے۔

---

❶ صحيح: سابقہ تخریج دیکھئے۔

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الجمعه، باب فضل الغسل يوم الجمعه (877) ومسلم، كتاب الجمعه، باب وجوب غسل الجمعه على كل بالغ من الرجال (1953)

❸ حسن لغيره: ابوداؤد، كتاب الطهارة، باب الرخصة من ترك الغسل يوم الجمعه (354) والنسائي، كتاب الجمعه، باب الرخصة في ترك الغسل يوم الجمعه (1379)

[190]......بَاب فِي فَضْلِ الْجُمُعَةِ وَالْغُسْلِ وَالطِّيبِ فِيهَا
جمعہ، جمعہ کے دن غسل کرنے اور خوشبو لانے کی فضیلت

1582۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَدِيعَةَ ....

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَتَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ ثُمَّ ادَّهَنَ مِنْ دُهْنِهِ أَوْ مَسَّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ ثُمَّ رَاحَ فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَصَلَّى مَا كُتِبَ لَهُ فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ أَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى ۔[1]

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ صاحب رسول اللہ ﷺ نقل کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا اور اپنی طاقت کے مطابق پاکیزگی حاصل کی پھر اپنا تیل لگایا یا اپنے گھر سے خوشبو لگائی پھر چلا گیا اور دو آدمیوں کے درمیان جدائی نہ ڈالی اور جو اس کے مقدر میں ہوئی نماز پڑھی اور جب امام آیا تو وہ خاموش رہا تو آئندہ جمعہ تک اس کے گناہ بخش دیئے گئے۔''

فوائد:...... (۱)''مَنِ اغْتَسل يَوْمَ الجمعة'' سے یہ مراد نہیں کہ غسل جمعہ کے دن کے لیے ہے بلکہ غسل کا تعلق صلاۃ الجمعہ سے ہے جیسا کہ بخاری میں ابن عمر علیہ السلام سے ''إِذَا جَاءَ أحدُكم إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغتسل'' جب تم میں سے کوئی جمعہ کی طرف آئے تو غسل کرے۔اس سے واضح ہے کہ جمعہ کو جانے سے پہلے غسل کیا جائے گا (۲) خوشبو، تیل اور آداب جمعہ کے اہتمام کے ساتھ جمعہ کی ادائیگی باعث غفران اور رحمت رحمٰن ہے (وفقنا الله لذلك)

[191]......بَاب الْقِرَائَةِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
جمعہ کے دن فجر کی نماز میں قراءت کے متعلق

1583۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ ....

---

[1] صحيح: أخرجه البخاري، كتاب الجمعه، باب الدهن للجمعة(883)والنسائي، كتاب الجمعة، باب فضل الانضات وترك اللغو يوم الجمعة(1402)

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِی صَلَاةِ الْغَدَاةِ تَنْزِيلُ السَّجْدَةَ وَهَلْ أَتَی عَلَی الْإِنْسَانِ ۔❶

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جمعہ کے دن صبح کی نماز میں سورۃ سجدہ اور سورۃ الانسان پڑھتے تھے۔

فوائد:...... معلوم ہوا مذکورہ سورتیں جمعہ کی فجر میں پڑھنا مستحب ومسنون ہیں۔

[192]......بَابُ فَضْلِ التَّهْجِيرِ إِلَى الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن صبح سویرے جانے کی فضیلت

1584۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ............

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُتَعَجِّلُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَالْمُهْدِي جَزُورًا ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ كَالْمُهْدِي بَقَرَةً ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ كَالْمُهْدِي شَاةً فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ طُوِيَتِ الصُّحُفُ وَجَلَسُوا يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ ۔❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص جمعہ کے لئے جلدی گیا اور اسے اونٹ کی قربانی کے برابر ثواب ہوگا۔ پھر جو اس کے بعد آتا ہے گویا کہ اس نے گائے کی قربانی کی پھر جو اس کے بعد آتا ہے گویا کہ اس نے بکری کی قربانی کی۔ جب امام منبر پر بیٹھ جائے تو صحیفے لپیٹ دیئے جاتے ہیں اور فرشتے بیٹھ کر اللہ کا ذکر سنتے ہیں۔“

1585۔أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ صَاحِبِ أَبِي هُرَيْرَةَ ....

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَكَتَبُوا مَنْ جَاءَ

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب جمعہ کا دن ہوتا ہے فرشتے مسجد کے دروازوں کے پاس بیٹھ جاتے ہیں اور جو جمعہ کے لئے آتا ہے وہ لکھ لیتے ہیں

---

❶ صحيح البخاری، كتاب الجمعة، باب مايقرأفی صلاة الفجر يوم الجمعة(1891)

❷ متفق عليه : البخاری، كتاب الجمعة ،باب فضل الجمة(881)ومسلم، كتاب الجمعة، باب الطيب والسواك يوم الجمعة(1961)

إِلَى الْجُمُعَةِ فَإِذَا رَاحَ الْإِمَامُ طَوَتْ الْمَلَائِكَةُ الصُّحُفَ وَدَخَلَتْ تَسْتَمِعُ الذِّكْرَ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمُتَهَجِّرُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَالْمُهْدِي بَدَنَةً ثُمَّ كَالْمُهْدِي بَقَرَةً ثُمَّ كَالْمُهْدِي شَاةً ثُمَّ كَالْمُهْدِي بَطَّةً ثُمَّ كَالْمُهْدِي دَجَاجَةً ثُمَّ كَالْمُهْدِي بَيْضَةً فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ ، طُوِيَتِ الصُّحُفُ، وَجَلَسُوا يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ. ❶

جب امام آتا ہے تو فرشتے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں۔ اور مسجد میں داخل ہو کر اللہ کا ذکر سنتے ہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب جمعہ کے دن صبح سویرے آتا ہے گویا کہ اس نے اونٹ کی قربانی کی۔ پھر گائے کی قربانی کی طرح ہے پھر بکری کی قربانی کی طرح۔ پھر بطخ کی قربانی کی طرح ہے پھر مرغی کی قربانی کی طرح ہے پھر انڈے کی قربانی کی طرح ہے[اور جب امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو صحیفے لپیٹ دیئے جاتے ہیں اور بیٹھ کر ذکر کو غور سے سنتے ہیں]۔''

فوائد:...... (۱) جمعہ والے دن جمعہ کو جلد از جلد آنا انتہائی مستحب ہے۔ (۲) جمعہ کا زائد ثواب امام کے منبر پر بیٹھنے سے پہلے پہلے ملتا ہے۔ بعد میں فقط خطبہ جمعہ یا نماز کا ثواب باقی رہ جاتا ہے۔ اس لیے جلد از جلد آنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

[193]......بَاب فِي وَقْتِ الْجُمُعَةِ
جمعہ کے وقت کے متعلق

1586۔أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدُبٍ ....

عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَتَبَادَرُ الظِّلَّ فِي أُطُمِ بَنِي غَنْمٍ فَمَا هُوَ إِلَّا مَوَاضِعُ أَقْدَامِنَا ۔❷

زبیر بن عوام کہتے ہیں: ''ہم نبی ﷺ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھتے تھے پھر ہم واپس آتے تو بنو غنم کے مکانوں میں سایہ تلاش کرنے لگتے وہ ہمارے قدموں کی جگہ پر ہوتا۔''

1587۔أَخْبَرَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ الْحَارِثِ قَالَ..........

---

❶ متفق عليه : البخاری، کتاب الجمعة، باب خطبة (929) ومسلم، کتاب الجمعة، باب فضل التهجير يوم الجمعة (1981)

❷ منقطع ، ضعيف : جبکہ آئندہ حدیث اس کی شاہد ہے۔

سَمِعْتُ إِيَاسَ بْنَ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ وَلَيْسَ لِلْحِيطَانِ فَيْءٌ يُسْتَظَلُّ بِهِ ۔❶

ایاس بن سلمۃ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھتے تھے۔ پھر فارغ ہوتے اور دیواروں کا اتنا سایہ نہیں ہوتا تھا کہ اس سے ہم سایہ حاصل کرتے۔''

فوائد:...... اس سے ثابت ہوا کہ جمعہ جلد ادا کرنا سنت ہے۔

[194]......بَاب فِي الِاسْتِمَاعِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عِنْدَ الْخُطْبَةِ وَالْإِنْصَاتِ

جمعہ کے دن خطبہ کے وقت خطبہ سننا اور خاموش رہنا

1588۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ هُوَ ابْنُ خَالِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ ....

يَرُدُّهُ إِلَى أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ يَرُدُّهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ غَدَا وَابْتَكَرَ ثُمَّ جَلَسَ قَرِيبًا مِنَ الْإِمَامِ وَأَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ حَتَّى يَنْصَرِفَ الْإِمَامُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا كَعَمَلِ سَنَةٍ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا ۔❷

اوسؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے جمعہ کے دن غسل کروایا اور غسل کیا پھر جمعہ کے لئے بہت صبح صبح گیا۔ پھر امام کے قریب بیٹھا اور خاموش رہا' کوئی لغو بات نہ کرے حتی کہ امام فارغ ہو جائے تو اس کے لئے ہر قدم کے بدلہ میں ایک سال کے روزے اور تہجد جتنا ثواب ہوگا۔''

فوائد:...... جمعہ کا کامل ثواب حاصل کرنے کے لیے سکوت وسکون کو لازم پکڑنا ضروری ہے۔اس میں غفلت اپنا ثواب ضائع کرنے کے مترادف ہے۔حتی کہ بولتے کو خاموش کروانا بھی لغو حرکت ہے۔لہٰذا معلوم ہوا کہ اس ہفتہ وار اصلاحی پریڈ میں مکمل توجہ انہماک انتہائی ضروری ہے۔تاکہ ہفتہ بھر ذہنوں پر چھائی گرد توحیدی بوچھاڑ سے صاف ہوکر ذہن تروتازہ ہوجائیں اور قبول حق ،حصول ہدایت پر پھر سے آمادہ وتیار ہوجائیں۔

1589۔حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ ....

---

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب المغازی، باب غزوه الحديبية (4168) ومسلم، كتاب الجمعة، باب صلاة الجمعة حين نزول الشمس (1990)

❷ اسناده، صحيح

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ۔ ❶

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب امام خطبہ دے رہا ہو اور تو نے اپنے ساتھی سے کہا خاموش ہو جاء! تو تو نے لغوبات کی۔''

1590۔حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ۔ ❷

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب امام خطبہ دے رہا ہو اور تو اپنے ساتھی سے کہے: خاموش ہو جا! تو تو نے لغوبات کی۔''

1591۔أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ..........

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ۔ ❸

سعید بن مسیّب نے کہا: ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

[195]...... بَاب فِيمَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

اس شخص کے متعلق جو جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہو اور امام خطبہ دے رہا ہو

1592۔حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ..........

سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَوْ قَدْ خَرَجَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ۔ ❹

جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''امام خطبہ دے رہا ہو یا خطبہ دینے کے لئے آ رہا ہو اور تمہارا کوئی مسجد میں جائے تو وہ دو رکعتیں پڑھے۔''

فوائد:...... دوران خطبہ اگر کوئی مسجد آئے تو اس کے لیے دو رکعات پڑھنا ضروری ہیں البتہ اگر کوئی ابتدا خطبہ سے پہلے آ جائے تو جتنی چاہے نماز ادا کر سکتا ہے۔

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب فی الانصات یوم الجمعة فی الخطبة (1965)

❷ متفق علیه: البخاری، کتاب الجمعة، باب الانصات یوم الجمعة والا مام یخطب 394) ومسلم، کتاب الجمعة، باب فی الإلفات یوم الجمعة فی الخطبة (1962)

❸ صحیح: سابقہ تخریج ملاحظہ کیجئے۔

❹ متفق علیه: البخاری، کتاب الجمعه، باب فی من جاء والامام یخطب صلی رکعتین خفیفتین (931) ومسلم، کتاب الجمعه، باب التحیة والإمام یخطب (2017)

1593۔أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ............

عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ أَبُو سَعِيدٍ وَمَرْوَانُ يَخْطُبُ فَقَامَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فَأَتَاهُ الْحَرَسُ يَمْنَعُونَهُ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَتْرُكُهُمَا وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُ بِهِمَا ۔❶

عیاض بن عبداللہ کہتے ہیں: مروان خطبہ دے رہے تھے کہ ابوسعید آئے اور کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھنے لگے۔ سپاہی ان کے پاس آ کر انہیں روکنے لگے۔ تو انہوں نے کہا: ''میں ان کو نہیں چھوڑوں گا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کا حکم دیتے ہوئے سنا۔''

1594۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ....

عَنْ الرَّبِيعِ هُوَ ابْنُ صَبِيحٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ رَأَيْتُ الْحَسَنَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ وَقَالَ الْحَسَنُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ يَتَجَوَّزُ فِيهِمَا قَالَ أَبُو مُحَمَّد أَقُولُ بِهِ ۔❷

ربیع بن صبیح بصری کہتے ہیں کہ میں نے حسن کو دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا اور امام خطبہ دے رہا تھا۔ حسن نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس امام خطبہ دے رہا ہو اور تمہارا کوئی آئے تو وہ ہلکی سی دو رکعتیں پڑھے۔'' ابومحمد کہتے ہیں: ''میں بھی اسی کا قائل ہوں۔''

[196]......بَاب فِي قِرَائَةِ الْقُرْآنِ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
جمعہ کے دن خطبہ میں قرآن پڑھنے کے متعلق

1595۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ أَخْبَرَنِي خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَقَرَأَ ص فَلَمَّا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ نَزَلَ فَسَجَدَ ۔❸

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا تو سورۃ ص پڑھی جب سجدہ میں آئے تو اتر کر سجدہ کیا۔

---

❶ حسن: الترمذی، کتاب الجمعة، باب ماجاء فی الرکعتین اذا جاء (511)
❷ صحیح: سابقہ تخریج ملاحظہ کیجئے۔
❸ صحیح: (1507) کے تحت گزر چکی ہے۔

فوائد:...... (۱) یہ سند اگرچہ ضعیف ہے لیکن حدیث صحیح ہے اس سے معلوم ہوا خطبہء جمعہ میں سورۃ ''ص'' کی تلاوت مسنون ہے (۲) دوران خطبہ اگر آیت سجدہ آجائے تو منبر سے اتر کر سجدہ کرنا جائز ہے۔

[197]......بَاب الْكَلَامِ فِي الْخُطْبَةِ

خطبہ میں بات چیت کرنا

1596-أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ....

قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ أَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد أَقُولُ بِهِ ۔❶

جابرؓ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو نے نماز پڑھی ہے؟ اس نے کہا: ''نہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''دو رکعتیں نماز پڑھ۔'' ابومحمد کہتے ہیں: ''میں بھی اسی کا قائل ہوں۔''

[198]......بَاب فِي قَصْرِ الْخُطْبَةِ

خطبہ مختصر کرنے کا بیان

1597-أَخْبَرَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عُصَيْمٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبْجَرَ عَنْ وَاصِلِ بْنِ حَيَّانَ ....

عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ خَطَبَنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَأَبْلَغَ وَأَوْجَزَ فَقُلْنَا يَا أَبَا الْيَقْظَانِ لَوْ كُنْتَ نَفَّسْتَ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ طُولَ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهِ مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهِ فَأَطِيلُوا هَذِهِ الصَّلَاةَ وَاقْصُرُوا هَذِهِ الْخُطَبَ وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا ۔❷

ابو وائل کہتے ہیں کہ: ہمیں عمارؓ بن یاسر نے خطبہ دیا تو بہت اچھا اور مختصر خطبہ دیا۔'' ہم نے کہا: اے ابوالیقظان! کاش آپ خطبے کو کچھ لمبا کرتے۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: آدمی کی نماز کا لمبا ہونا اور خطبہ مختصر ہونا اس کی عقلمندی کی دلیل ہے۔ تو اس نماز کو لمبا اور ان خطبوں کو مختصر کرو کیونکہ بعض بیان جادو کا اثر رکھتے ہیں۔''

---

❶ متفق عليه: البخاری، كتاب الجمعة، باب اذا رأى الامام رجلاً جاء وهو يخطب (930) ومسلم، كتاب الجمعة، باب التحية والامام يخطب (875)

❷ صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة (2006)

فوائد:...... (۱) جمعہ کی نماز لمبی جبکہ خطبے کا چھوٹا ہونا مستحب ہے (۲) ایسا کرنا عقلمندی جب کہ اس کے برعکس کو بخوبی سمجھا جا سکتا ہے۔ (۳) بیان کو جادو سے تشبیہ کی یہ وجہ ہے کہ جس طرح جادوگر لوگوں کے ذہن کنٹرول کر کے ان کے اپنی من چاہی چیزیں دکھاتا ہے۔ اسی طرح خطیب بھی اپنے زور سے بیان سے لوگوں کی عقلوں کو مبہوت کر دیتا ہے۔ حتی کہ عوام اس کے اشاروں پر چل پڑتی ہے۔

1598۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا ۔[1]

جابر رضی اللہ عنہ بن سمرۃ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ کی نماز اور خطبہ درمیانہ تھا۔

[199]......بَاب الْقُعُودِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ

دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا

1599۔حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ وَهُوَ قَائِمٌ وَكَانَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِجُلُوسٍ ۔[2]

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دونوں خطبے کھڑے ہو کر دیا کرتے تھے اور ان کے درمیان بیٹھ کر فرق (جدائی) کرتے تھے۔

1600۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ ۔[3]

جابرؓ بن سمرۃ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دو خطبے دیا کرتے تھے، ان کے درمیان بیٹھتے تھے، قرآن پڑھتے تھے اور لوگوں کو نصیحت کرتے تھے۔''

فوائد:...... (۱) جمعہ میں دو خطبے ہوتے ہیں (۲) دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھ کر فاصلہ کیا جائے گا

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب تخفیف صلاة والخطبة (3000) والترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی قصد الخطبة (507)

[2] متفق علیہ: البخاری، کتاب الجمة، باب الخطبة قائما (920) ومسلم کتاب الجمعة، باب ذکر الخطبتین قبل الصلاة (1991)

[3] صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب ذکر الخطبتین قبل الصلاة (1992) وابوداؤد، کتاب الصلاة، باب الخطبة قائما (1094)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسے واجب جبکہ جمہور کے نزدیک یہ سنت مؤکدہ ہے۔ جمعہ کا خطبہ کھڑے ہوکر دینا سنت ہے۔ دیکھیے سابقہ حدیث ایضاً (۳) عربی کے چند مخصوص الفاظ کا نام ہی خطبہ نہیں بلکہ تذکیر وعظ ونصیحت یہ بھی خطبے میں شامل ہے۔

[200]......بَاب كَيْفَ يُشِيرُ الْإِمَامُ فِي الْخُطْبَةِ

خطبہ میں امام اشارہ کیسے کرے؟

1601-أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا أَبُو زُبَيْدٍ ....

حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ قَالَ رَأَى عُمَارَةُ بْنُ رُوَيْبَةَ بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ رَافِعًا يَدَيْهِ فَقَالَ قَبَّحَ اللَّهُ هَذِهِ الْيَدَيْنِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَمَا يُشِيرُ إِلَّا بِأُصْبُعِهِ ۔❶

حصین کہتے ہیں کہ عمارہ بن رویبہ کہتے ہیں کہ انہوں نے بشر بن مروان کو منبر پر اپنے ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے کہا : اللہ ان ہاتھوں کو تباہ کرے میں رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا آپ صرف اپنی انگلی سے اشارہ کرتے تھے۔"

فوائد:...... حدیث مذکورہ اشارے سے تجاوز اگرچہ ممنوع نہیں بہرحال فقط انگلی کو اشارے میں استعمال کرنا سنت نبوی ﷺ ہے۔لہٰذا یہی مندوب ومستحب ہے۔

1602-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ....

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ رَأَى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ فَسَبَّهُ وَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَمَا يَقُولُ بِإِصْبَعِهِ إِلَّا هَكَذَا وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ عِنْدَ الْخَاصِرَةِ ۔❷

عمارہ بن رویبہ کہتے ہیں انہوں نے بشر بن مروان کو جمعہ کے دن منبر پر اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہوئے دیکھا، تو انہوں نے اسے گالی دی اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا وہ اپنی انگلی سے اشارہ کرتے تھے، اور اپنی سبابہ انگلی سے کمر کے پاس اشارہ کیا۔

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الجمعہ، باب تخفیف الصلاۃ والخطبۃ (2013) وابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب رفع الیدین علی المنبر (1104)

❷ صحیح : سابقہ ہی مکرر ہے۔

[201].....باب مَقَامِ الْإِمَامِ إِذَا خَطَبَ

خطبہ کے وقت امام کی جگہ کے متعلق

1603۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُومُ إِلَى جِذْعٍ قَبْلَ أَنْ يُجْعَلَ الْمِنْبَرُ فَلَمَّا جُعِلَ الْمِنْبَرُ حَنَّ ذٰلِكَ الْجِذْعُ حَتّٰى سَمِعْنَا حَنِينَهُ فَوَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ عَلَيْهِ فَسَكَنَ۔ ❶

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ممبر بننے سے پہلے تنے کے پاس کھڑے ہوا کرتے تھے۔ جب منبر بنایا گیا تو وہ تنا رو دیا حتی کہ ہم نے اس کے رونے کی آواز سنی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا تو وہ خاموش ہو گیا۔"

فوائد:...... (۱) آپ ﷺ صرف جن وانس میں ہی نہیں بلکہ جمادات وحیوانات سبھی میں یکساں مقبول تھے (۲) جمادات بھی حواس رکھتے ہیں (۳) دوران خطبہ منبر پر کھڑے ہونا سنت ہے۔

1604۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ إِلَى جِذْعٍ قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَ الْمِنْبَرَ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ تَحَوَّلَ إِلَيْهِ حَنَّ الْجِذْعُ فَاحْتَضَنَهُ فَسَكَنَ وَقَالَ لَوْ لَمْ أَحْتَضِنْهُ لَحَنَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ منبر بنانے سے پہلے تنے پر (ٹیک لگا کر) خطبہ دیا کرتے تھے جب منبر بنایا گیا تو آپ ﷺ ممبر کے پاس گئے تو وہ تنا رونے لگا آپ ﷺ نے اسے چمٹا لیا تو وہ خاموش ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر میں اسے نہ چمٹاتا تو یہ قیامت کے دن تک روتا رہتا۔"

1605۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ ....

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ۔ ❸

انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اسی طرح نقل کیا۔

1606۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ ....

---

❶ صحیح (33)،(37) میں گزر چکی ہے۔
❷ صحیح (39) نمبر حدیث کے تحت گزر چکی ہے۔
❸ صحیح دیکھئے سابقہ (40)

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ بِالْمَدِينَةِ جَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ وَالْقَوْمُ يَجِيئُونَ فَلَا يَكَادُونَ أَنْ يَسْمَعُوا كَلَامَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى يَرْجِعُوا مِنْ عِنْدِهِ فَقَالَ لَهُ النَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ النَّاسَ قَدْ كَثُرُوا وَإِنَّ الْجَائِيَ يَجِيءُ فَلَا يَكَادُ يَسْمَعُ كَلَامَكَ قَالَ فَمَا شِئْتُمْ فَأَرْسَلَ إِلَى غُلَامٍ لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ نَجَّارٍ وَإِلَى طَرْفَاءِ الْغَابَةِ فَجَعَلُوا لَهُ مِرْقَاتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْلِسُ عَلَيْهِ وَيَخْطُبُ عَلَيْهِ فَلَمَّا فَعَلُوا ذَلِكَ حَنَّتِ الْخَشَبَةُ الَّتِي كَانَ يَقُومُ عِنْدَهَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيْهَا فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ ۔[1]

سہل بن سعد کہتے ہیں جب مدینہ میں لوگ زیادہ ہو گئے تو آدمی آنے لگے اور لوگ آنے لگے وہ رسول اللہ ﷺ کی بات نہیں سن سکتے تھے حتی کہ وہ آپ ﷺ کے پاس سے لوٹ جاتے تھے۔لوگوں نے آپؐ سے کہا: ''اے اللہ کے رسول! لوگ زیادہ ہو گئے ہیں اور آنے والا آتا ہے مگر آپ ﷺ کی بات نہیں سن سکتا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم کیا چاہتے ہو؟ پھر آپ ﷺ نے ایک انصاری عورت کے غلام کے پاس جو بڑھئی تھا پیغام بھیجا کہ وہ جا کر جنگل سے جھاؤ لائے۔'' لوگوں نے آپ ﷺ کے لئے دو تین زینے کا منبر بنا دیا۔رسول اللہ ﷺ اس پر بیٹھتے تھے اور خطبہ دیتے تھے۔جب لوگوں نے یہ کام کیا تو وہ لکڑی رونے لگی جس کے پاس آپ ﷺ کھڑا ہوا کرتے تھے۔رسولؐ اللہ اس کے پاس کھڑے ہوئے اور اس پر ہاتھ رکھا تو وہ خاموش ہوگئی۔''

[202]...... بَابُ الْقِرَائَةِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کی نماز میں قراءت کرنا

1607۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ..........

أَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ سَأَلَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيَّ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى إِثْرِ سُورَةِ الْجُمُعَةِ قَالَ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ

ضحاک بن قیسؓ نے نعمان بن بشیر انصاری سے پوچھا کہ جمعہ کے دن سورۃ جمعہ کے بعد رسول اللہ ﷺ کیا پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: ''سورۃ غاشیہ۔''

---

[1] متفق عليه: البخاري، كتاب الصلاة، باب الصلاة في السطوح والمنبر (377) ومسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب جواز الخطوة والخطوتين (1217)

الْغَاشِيَةِ ـ ❶

فوائد:...... نماز جمعہ میں سورۃ الجمعہ، الغاشیہ، الاعلیٰ اور منافقون یہ چار سورتیں سنت سے ثابت ہیں (دیکھیے آئندہ اور مسلم)

1608ـ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ............

عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ الْفِهْرِيِّ عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَأَلْنَاهُ مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَعَ السُّورَةِ الَّتِي ذُكِرَتْ فِيهَا الْجُمُعَةُ قَالَ كَانَ يَقْرَأُ مَعَهَا هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ ـ ❷

ضحاک بن قیس فہری کہتے ہیں ہم نے نعمانؓ بن بشیر انصاری سے پوچھا کہ نبی ﷺ جمعہ کے دن لوگوں کے ساتھ اس سورۃ کے ساتھ جس میں جمعہ کا ذکر ہے کیا پڑھتے تھے؟ انہوں نے کہا: ''آپ ﷺ اس سورت کے ساتھ ''سورۃ غاشیہ'' پڑھا کرتے تھے۔''

1609ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ............

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فَقَرَأَ بِهِمَا ـ ❸

نعمانؓ بن بشیر کہتے ہیں کہ نبی ﷺ دونوں عیدوں اور جمعہ میں سورۃ اعلیٰ اور غاشیہ پڑھا کرتے ہیں۔ اگر جمعہ اور عید دونوں اکٹھے ہوں تو آپؐ نے ان دونوں میں انہی (سورتوں) کو پڑھا۔

[203]...... بَابُ السَّاعَةِ الَّتِي تُذْكَرُ فِي الْجُمُعَةِ

اس وقت کے متعلق جو جمعہ کے دن ذکر کیا جاتا ہے

1610ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ............

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الجمعه، باب مايقرأ في صلاة الجمعة (2027) وابوداؤد، كتاب الصلاة، باب مايقرأ به في الجمعة (1123)

❷ صحيح: جب کہ یہ سابقہ ہی مکرر ہے۔

❸ صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب ما يقرأ في صلاة الجمعة (2025) وابوداؤد، كتاب الصلاة، باب مايقرأ به في الجمعة (1122)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ الْتَقَيْتُ أَنَا وَكَعْبٌ فَجَعَلْتُ أُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَجَعَلَ يُحَدِّثُنِي عَنِ التَّوْرَاةِ حَتّٰى أَتَيْنَا عَلٰى ذِكْرِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ فِيهَا لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ۔ [1]

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری کعب سے ملاقات ہوئی تو میں رسول اللہ ﷺ سے حدیث نقل کرنے لگا اور وہ مجھ سے تورات کی باتیں بیان کرنے لگے حتی کہ ہم جمعہ کے دن ذکر پر پہنچ گئے۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس دن میں ایک ایسا وقت نماز ہے کہ جو مسلمان بندہ ان وقت میں کوئی اچھی چیز اللہ سے مانگتا ہے تو اللہ وہ چیز اسے ضرور دیتا ہے۔''

فوائد:...... جمعہ کو ملنے والی مختلف فضیلتوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس دن میں اللہ نے ایک گھڑی رکھی جس میں مانگی گئی دعا لازماً قبول ہوتی ہے۔ لیکن اس وقت کے بارے میں احادیث مختلف ہونے کی بناپر اس کے تعین میں اختلاف ہے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے بارے میں چالیس اقوال ذکر کیے ہیں (تفصیل کے لیے دیکھیے فتح الباری) امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تمام اقوال میں سے راجح قول یہ ہے کہ یہ دن کی آخری گھڑی ہے۔ جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم تابعین اور ائمہ حفظہ اللہ اسی کے قائل ہیں (نیل الاوطار) لیکن اس حدیث میں ہے کہ وہ نماز پڑھ رہا ہو تو علماء نے اس کا جواب یہی دیا ہے کہ نماز کے انتظار میں بیٹھا شخص بھی چونکہ نماز ہی کے حکم میں ہوتا ہے تو لہٰذا یہ اعتراض زائل ہوا۔

[204]...... بَاب فِيمَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ

اس شخص کے متعلق جو بغیر عذر کے جمعہ چھوڑ دے

1611۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ سَلَّامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مِينَا ....

أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ وَأَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى أَعْوَادِ مِنْبَرِهِ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلَى

ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ منبر پر فرما رہے تھے: ''لوگ اپنے جمعہ کو چھوڑنے کی حرکت سے باز آ جائیں یا اللہ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا وہ غافلین سے ہو جائیں گے۔

[1] متفق علیه : البخاری، کتاب الجمعة، باب الساعة التی فی یوم الجمعة (935) ومسلم، کتاب الجمعة، باب فی الساعة التی فی یوم الجمعة (1967)

قُلُوبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُونُنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ ۔ ❶

فوائد:...... دلوں پر مہر کا لگ جانا، دلوں کے قبول حق سے دور ہونے کا باعث ہے جب دل قبول ہدایت کے معاملے میں ناکارہ ہو جائیں تو یہ دین و دنیا کے خسارے کا باعث ہے لہٰذا ترک جمعہ جیسے شنیع فعل سے حتی الوسع دور رہنا چاہیے (واللہ الموفق)

1612۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبِيدَةَ بْنِ سُفْيَانَ ....

عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ ۔ ❷

ابو جعد ضمریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جمعہ کو حقیر سمجھ کر چھوڑ دے اللہ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔''

[205]...... بَاب فِي فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ
جمعہ کی فضیلت کے متعلق

1613۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ ....

عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَفْضَلَ أَيَّامِكُمْ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ النَّفْخَةُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرَمْتَ يَعْنِي بَلِيتَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ

اوسؓ بن اوس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمام دنوں سے افضل جمعہ کا دن ہے اسی میں آدمؑ پیدا کئے گئے۔ اسی میں صور پھونکا جائے گا اسی میں لوگ بے ہوش ہوں گے۔ لہٰذا اس دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھو۔ کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔'' ایک آدمی نے کہا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارا درود آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا حالانکہ آپ کی ہڈیاں پرانی ہو چکی ہوں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے زمین پر

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الجمة، باب التغليظ فی ترک الجمعة (1999) والنسائی، کتاب الجمعة، باب التشديد فی التخلف عن الجعة (1369)

❷ حسن: ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب التشديد فی ترک الجمعة (1052) والترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی ترک الجمعة من غير عند (500)

أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ ـ❶ اس بات کوحرام کر دیا ہے کہ وہ نبیوں کے جسموں کو کھائے۔“

فوائد:...... (۱) یوم الجمعہ کودرج ذیل امور کی بنا پر دیگر ایام پرفضیلت حاصل ہے (۲) جمعہ والے دن کثرت سے درود کا اہتمام کرنا چاہیے (۳) انبیاء علیہم السلام کے اجسام قبروں میں محفوظ رہتے ہیں (۴) صحابی کا آپ کی قبر میں آپ کے میت ہونے کی طرف ارشارہ کرنا اس سے صحابہ کے عقائد کا پتہ چلتا ہے خصوصاً جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا انکار بھی نہیں کیا۔

[206]...... بَاب مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے بعد نماز کے بارے میں رکعتوں کا بیان

1614ـ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ ـ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

فوائد:...... جمعہ کے بعد رکعتیں پڑھنا افضل ہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا ہے جیسا کہ آئندہ آرہا ہے۔ بہرحال گھر میں دو رکعتیں بھی ادا کی جاسکتی ہیں جیسا کہ مذکورہ حدیث سے واضح ہے۔

1615ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ..........

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ـ❸

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

1616ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ مِنكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو کوئی تم میں سے جمعہ کے بعد نماز پڑھے تو چار رکعت

---

❶ صحيح: ابو داؤد، كتاب الجمعة، باب تفريع أبواب الجمعة (1047) والنسائي، كتاب الجمعة، باب اكثار الصلاة على النبي يوم الجمعة (1373)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الجمعة، باب الصلاة بعد الجمعة وقبلها (938) ومسلم، كتاب الجمعة، باب الصلاة بعدلا جمعة (2037)

❸ صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب الصلاة، بعد الجمعة (2038) والترمذي، كتاب الصلاة ۱ باب ماجاء في الصلاة، قبل الجمعة وبعد ها (521)

بَعْدَهَا أَرْبَعًا قَالَ أَبُو مُحَمَّد أُصَلِّى بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعًا ۔❶

پڑھے۔"ابو محمد کہتے ہیں "میں جمعہ کے بعد چار رکعتیں پڑھتا ہوں۔"

[207]......بَاب فِي الْوِتْرِ

وتر کا بیان

1617۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثٌ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَاشِدٍ الزَّوْفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُرَّةَ الزَّوْفِيِّ ....

عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ الْعَدَوِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ جَعَلَهُ لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ ۔❷

خارجہ بن حذافہ عدوی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک ایسی نماز دی ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔اس کو تمہارے لئے عشاء اور طلوع فجر کے درمیان مقرر کیا۔"

فوائد:...... (۱) نماز وتر انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ یہ اللہ کو انتہائی محبوب ہے۔دیکھیے آئندہ (1621) اسی لیے آپ ﷺ سفر وحضر میں اس کا التزام فرماتے (۲) ان کا وقت عشاء کے بعد سے لے کر طلوع فجر تک ہے۔

1618۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ أَخْبَرَهُ..........

أَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيزٍ الْقُرَشِيَّ ثُمَّ الْجُمَحِيَّ أَخْبَرَهُ وَكَانَ يَسْكُنُ بِالشَّامِ وَكَانَ أَدْرَكَ مُعَاوِيَةَ أَنَّ الْمُخْدَجِيَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ يُكْنَى أَبَا مُحَمَّدٍ

ابن محیریز قرشی پھر جمحی جو کہ شام کے رہائش پذیر تھے اور معاویہ کو پایا تھا۔ بیان کرتے ہیں کہ مخدجی کنانہ کا ایک فرد تھا۔اس نے بیان کیا کہ شام کے پاک آدمی جو کہ صحابی تھے اور ان کی کنیت ابومحمدؓ تھی اس نے ان سے بیان کیا کہ "وتر لازم ہے۔" مخدجی نے عبادۃؓ بن صامت کے پاس

❶ صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب الصلاة بعد الجمعة (2034) وابوداؤد، كتاب الصلاة، باب الصلاة بعد الجمعة (1131)

❷ حسن: ابو داؤد، كتاب الصلاة، باب استحباب الوتر (1418) والترمذى، كتاب الصلاة، باب ماجاء فى فضل الوتر (452)

أَخْبَرَهُ أَنَّ الْوِتْرَ وَاجِبٌ فَرَاحَ الْمُخْدَجِيُّ إِلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ عُبَادَةُ كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللّٰهُ عَلَى الْعِبَادِ مَنْ أَتَى بِهِنَّ لَمْ يُضَيِّعْ مِنْ حَقِّهِنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدٌ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ جَاءَ وَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ۔ ❶

جا کر اس بات کا ذکر کیا تو عبادہ نے کہا ''ابومحمد نے غلط کہا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرماتے تھے: ''اللہ تعالیٰ نے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جو شخص انہیں ادا کرے اور ان کے حق کو حقیر سمجھتے ہوئے اس میں سے کچھ بھی ضائع نہ کرے تو اللہ کے ذمے ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے۔ اور جو شخص یہ نہ ادا کرے۔ اس کے لئے اللہ کا ذمہ نہیں ہے۔ چاہے تو اسے عذاب دے دے چاہے تو اسے (آزاد کر دے) جنت میں داخل کر دے۔''

1619۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثَائِرَ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَاذَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَالصِّيَامَ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِشَرَائِعِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ لَا أَتَطَوَّعُ شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ مِمَّا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَفْلَحَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ۔ ❷

طلحہؓ بن عبیداللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی جس کے سر کے بال پراگندہ تھے۔ رسول ﷺ کے پاس آیا اور کہا: ''اے اللہ کے رسول اللہ نے مجھ پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں۔'' آپؐ نے فرمایا: ''پانچ نمازیں اور روزے پھر رسول اللہ! ﷺ نے اسے اسلام کی باتیں بتائیں تو اس نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو عزت دی ہے نہ میں اس سے کچھ زیادہ پڑھوں گا اور نہ اس میں کمی کروں گا جو اللہ نے مجھ پر فرض کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے باپ کی قسم اگر اس نے سچ کہا تو کامیاب ہوگیا۔'' یا فرمایا: ''اس کے باپ کی قسم اگر اس نے سچ کہا تو جنت

---

❶ اسناده جيدابو داؤد، كتاب الصلاة، باب فيمن الم يوتر (1420) والنسائی، كتاب الصلاة، باب المحافظة على الصلوات الخمس (460)

❷ متفق عليه: البخاری، كتاب الإيمان، باب الزكاة من الإسلام (46) ومسلم، كتاب الايمان، باب بيان الصلوات التی هی أحد...... (100)

میں داخل ہو گیا۔''

1620۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِی إِسْحٰقَ قَالَ..........

سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ ضَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا یَقُولُ إِنَّ الْوِتْرَ لَیْسَ بِحَتْمٍ کَالصَّلَاةِ وَلٰکِنَّهُ سُنَّةٌ فَلَا تَدَعُوهُ۔ ❶

عاصم بن ضمرہ کہتے ہیں کہ میں نے علیؓ سے سنا وہ کہتے تھے ''وتر نماز کی طرح واجب نہیں ہے۔لیکن وہ سنت ہے اس کومت چھوڑو۔''

فوائد:...... مذکورہ وسابقہ آثار وتروں کے سنت مؤکدہ ہونے پر دال ہیں ان سے ان کے وجوب کی نفی ہوتی ہے۔لہٰذا یہی بات راجح ہے۔

[208]...... بَاب الْحَثِّ عَلَى الْوِتْرِ

وتروں کی ترغیب کا بیان

1621۔ أَخْبَرَنَا الْحَکَمُ بْنُ مُوسَى عَنْ هِقْلِ بْنِ زِیَادٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ ابْنِ سِیرِینَ ....

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ یُحِبُّ الْوِتْرَ۔ ❷

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:'' بے شک اللہ ایک ہے۔اور طاق چیز کو پسند کرتا ہے۔''

[209]...... بَاب کَمْ الْوِتْرُ

وتر کی رکعات کا بیان

1622۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِیهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ کَانَتْ صَلَاتُهُ مِنَ اللَّیْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَکْعَةً یُوتِرُ مِنْهَا بِخَمْسٍ لَا یَجْلِسُ فِی شَیْءٍ مِنَ الْخَمْسِ حَتَّى یَجْلِسَ فِی الْآخِرَةِ فَیُسَلِّمَ۔ ❸

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ''نبی ﷺ تہجد کی نماز تیرہ رکعت پڑھتے تھے۔ان میں سے پانچ وتر ہوتے تھے۔پانچوں میں سے کسی رکعت میں نہیں بیٹھتے تھے۔حتی کہ آخری رکعت میں بیٹھتے اور سلام پھیرتے۔''

---

❶ صحیح: ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب استحباب الوتر (1416) والترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء أن الوتر لیس بحتم (453)

❷ متفق علیه: أخرجه البخاری، کتاب الشروط، باب مایجوز من الاشتراط والشنیافی الاقرار (2736) ومسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فی اسماء الله الحسنیٰ وفضل من أحصاها (2677)

❸ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب صلاة اللیل وعدر (1717) وابوداؤد، کتاب الصلاة، باب فی الصلاة اللیل (1338)

فوائد:...... (۱) ثابت ہوا آپ ﷺ کی تہجد کی نماز زیادہ سے زیادہ تیرہ رکعات تھی۔کیونکہ اس سے زیادہ آپ ﷺ سے ثابت نہیں۔(۲) وتر میں نماز مغرب کی مشابہت سے بچاجائے گا یعنی دو رکعتوں میں تشہد نہیں بیٹھا جائے گا۔

1623۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ ....

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْتِرْ بِخَمْسٍ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَبِثَلَاثٍ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَبِوَاحِدَةٍ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَأَوْمِ إِيمَاءً۔ (1)

ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''پانچ وتر پڑھو! اگر اس کی طاقت نہ ہو تو تین پڑھو۔اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ایک پڑھو۔اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو اشارے سے پڑھ لو۔''

1624۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ ....

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ۔ (2)

ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

1625۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً وَاحِدَةً تُوتِرُ مَا قَدْ صَلَّى قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ تَأْخُذُ بِهِ قَالَ نَعَمْ۔ (3)

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے تہجد کی نماز کے متعلق سوال کیا۔تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''دو دو کر کے پڑھو۔اگر تم میں سے کسی کو صبح ہونے کا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ لے۔اس کی نماز طاق ہو جائے گی۔''ابو محمد سے کہا گیا آپ بھی اسی کے قائل ہیں تو انہوں نے کہا: ''جی ہاں۔''

---

(1) صحیح: ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب کم الوتر (1422) والنسائی، کتاب قیام اللیل، باب ذکر الاختلاف علی الزہری (1712)

(2) صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

(3) متفق علیہ: البخاری، کتاب الوتر، باب ماجاء فی الوتر (990) ومسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرها، باب صلاۃ اللیل مثنی مثنی (1745)

فــوائــد:...... (۱) رات کی نماز دو، دو رکعتیں کر کے پڑھنا افضل ہے۔(۲) کم از کم ایک رکعت وتر بھی ادا کیا جا سکتا ہے یہ مسنون ثابت و روا ہے۔

1626۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مَا بَيْنَ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ ۔❶

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء اور فجر کے درمیان گیارہ رکعات پڑھتے تھے۔دو رکعات کے بعد سلام پھیر دیتے اور ایک وتر پڑھتے تھے۔

فــوائــد:...... مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ عموماً آپ ﷺ تہجد کی وتروں سمیت 11 رکعات ہی ادا کیا کرتے تھے۔اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی آتا ہے کہ آپ ﷺ رمضان وغیر رمضان میں اس سے زیادہ نہ کرتے۔

1627۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ۔❷

ابن عباس ؓ کہتے ہیں کہ ”نبی ﷺ تین رکعات وتر پڑھتے تھے ان میں سورت اعلیٰ کافرون اور اخلاص پڑھتے تھے۔“

فوائد:...... (۱) آپ ﷺ سے 1، 3، 5، 7، 9 سبھی وتر ثابت ہیں۔جبکہ اکثر آپ ﷺ تین ہی ادا کیا کرتے۔جیسا کہ (كَانَ يُوتِرُ) سے واضح ہے(۲) وتروں میں سورۃ اخلاص، الکافرون، سورۃ الاعلیٰ پڑھنا مسنون ہے۔

[210]...... بَاب مَا جَاءَ فِي وَقْتِ الْوِتْرِ

اوقات وتر کا بیان

1628۔ أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَسْرُوقٍ ....

❶ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الليل وعدد ركعات(1714) وابو داؤد، كتاب الصلاة، باب فى صلاة الليل(9336)

❷ صحيح الترمذى، كتاب الصلاة، باب ماجاء فيما يقرأ به فى الوتر(462) والنسائى، كتاب قيام الليل، باب الاختلاف على أبى اسحاق(1701)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فِي كُلِّ الْوَقْتِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَانْتَهٰى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ ۔❶

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے ہر حصہ میں وتر پڑھا ہے۔ اور آپؐ کے وتر کی انتہا سحری کے وقت تک ہوئی۔

فوائد:...... وتر کورات کے کسی بھی حصے میں ادا کیا جاسکتا ہے۔ البتہ سحری تک طلوع فجر سے پہلے تک پڑھنا لازم ہے۔ نیز صحابہ رضی اللہ عنہم سے نماز فجر سے قبل ادائیگی بھی ثابت ہے اگر نماز فجر بھی گزر جائے تو پھر طلوع آفتاب کے بعد ان کی قضائی دی جائے گی۔ ایک روایت میں (مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِہٖ فَلْیُصَلِّ اِذَا اَصْبَحَ) جو اپنے وتر سے سویا رہ جائے وہ صبح کے بعد اسے پڑھے (ترمذی صحیح)

1629۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو نَضْرَةَ............

أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ أَوْتِرُوا قَبْلَ الْفَجْرِ ۔❷

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''فجر سے پہلے وتر پڑھو۔''

[211]...... بَابُ الْقِرَائَةِ فِي الْوِتْرِ

وتر میں قراءت کا بیان

1630۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ زَكَرِيَّاءُ حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِي الْأُولٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ۔❸

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ تین وتر پڑھتے تھے۔ پہلی رکعت میں سورۃ اعلیٰ، دوسری میں کافرون تیسری میں اخلاص پڑھتے تھے۔''

---

❶ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الليل (1734) وابوداؤد، كتاب الصلاة، باب في وقت الوتر (1435)

❷ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الليل مثنى مثنى (1762) والترمذي، كتاب الصلاة، باب ماجاء في صادرة الصبح بالوتر (468)

❸ صحيح: (1628) کے تحت یہ حدیث گزر چکی ہے۔

فوائد:...... سواری پر وتروں کی ادائیگی ان کے سنت ہونے پر دال ہے۔

[212]...... بَاب الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

سواری پر وتر پڑھنے کا بیان

1631۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ تَقُولُ بِهِ قَالَ نَعَمْ ۔❶

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اونٹ پر وتر پڑھتے تھے۔ابو محمد سے کہا گیا کہ ''آپ بھی اس کے قائل ہیں؟''اس نے کہا:''جی ہاں۔''

[213]......بَاب الدُّعَاءِ فِي الْقُنُوتِ

دعائے قنوت کا بیان

1544۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ....

عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَا تَذْكُرُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ حَمَلَنِي عَلَى عَاتِقِهِ فَأَخَذْتُ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَأَدْخَلْتُهَا فِي فَمِي فَقَالَ أَلْقِهَا أَمَا شَعَرْتَ أَنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ قَالَ وَكَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ

ابوحوراہ سعدی کہتے ہیں کہ میں نے حسن رضی اللہ عنہ بن علی سے کہا ''تجھے رسول اللہ ﷺ کی کون سی بات یاد ہے''؟انہوں نے کہا ''آپ نے مجھے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا۔میں نے صدقے کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لی۔اور اسے اپنے منہ میں ڈالنا چاہا آپ ﷺ نے مجھ سے کہا:''اس کو پھینک دو کیا تم جانتے نہیں کہ ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے؟''اور ابوحوراء کہتے ہیں حسن رضی اللہ عنہ یہ دعا پڑھا کرتے تھے''اے اللہ مجھے ہدایت دے ان میں سے جنہیں تو نے ہدایت دی۔اور مجھے عافیت دے ان میں سے جسے تو نے عافیت دی اور کارساز بن میرا ان میں سے جن کی آپ نے کارسازی کی:اور اس چیز میں برکت دے جو آپ نے

❶ متفق علیه : البخاری،کتاب الوتر علی الذ یة(999)ومسلم،کتاب صلاة المسافرین،باب جواز صلاة النافلة علی الدابة (1613)

مَنْ وَالَيْتَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ ۔ ❶

مجھے دے رکھا ہے۔اور اس شر سے بچا جس کا آپ نے میرے لئے فیصلہ کیا ہے۔بے شک آپ جو فیصلہ کرتے ہیں۔اس کے خلاف فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔وہ ذلیل نہیں ہو سکتا جس سے آپ محبت کریں۔آپ برکت والے اور بلند ہیں۔"

فوائد:...... (۱) قنوت وتر میں یہ دعا سنت وثابت ہے۔سنن بیہقی میں (لایذل من والیت) کے بعد (ولا یعز من عادیت) کے الفاظ بھی آتے ہیں۔البتہ (تبارکت ربنا وتعالیت) کے بعد (وصلی الله علی النبی) کے الفاظ ثابت ہیں۔(نسائی۔ضعیف) (۲) آپ ﷺ کے گھر والوں پر صدقہ حلال نہیں۔

1633۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ............

عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي الْقُنُوتِ فِي الْوِتْرِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ ۔ ❷

ابوحوراہ سے روایت ہے کہ حسن بن علیؓ نے کہا "رسول ﷺ نے مجھے ایک دعا سکھائی میں اسے قنوت میں پڑھتا ہوں۔" پھر اسی طرح بیان کیا۔

1634۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ............

عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِي

ابوحوراء سعدی بیان کرتے ہیں کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک دعا سکھائی جو میں قنوت وتر میں پڑھتا ہوں "اے اللہ مجھے ہدایت دے۔ان میں جنہیں تو نے ہدایت دی۔اور مجھے عافیت دے ان میں

---

❶ صحیح: ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب القنوت فی الوتر (1425) والترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی القنوت فی الوتر (464)

❷ صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيفِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ قَالَ أَبُو مُحَمَّد أَبُو الْحَوْرَاءِ اسْمُهُ رَبِيعَةُ بْنُ شَيْبَانَ ۔❶

جنہیں تو نے عافیت دی۔اور میرا کارساز بن ان میں جن کا تو کارساز بنا۔اور جو تو نے مجھے عطا کیا ہے اس میں برکت دے۔اور مجھے اس شر سے بچا جس کا تو نے فیصلہ کیا کیونکہ تو فیصلہ کرتا ہے اور تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جا سکتا، جس کا تو والی بن جائے وہ ذلیل نہیں ہوسکتا۔تو برکت والا اور بلند ہے۔ابو محمد کہتے ہیں کہ ابو حوراء کا نام ربیعہ بن شیبان ہے۔

[214]...... بَاب فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ

وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھنا

1635۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ هَذَا السَّهَرَ جَهْدٌ وَثِقَلٌ فَإِذَا أَوْتَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ وَإِلَّا كَانَتَا لَهُ وَيُقَالُ : هذَا السَّفَرَ ، وَأَنَا أَقُولُ : السَّهَرَ. ❷

ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ’’بے شک رات کا جاگنا (تہجد) محنت والا اور بوجھل کام ہے۔تم میں سے جب کوئی وتر پڑھے تو (اس کے بعد) دو رکعتیں پڑھ لے۔پھر اس نے تہجد پڑھ لی تو ٹھیک ہے ورنہ وہی اس کی کفایت کر جائیں گی۔‘‘ کہا جاتا ہے کہ یہ لفظ السفر ہے مگر میں کہتا ہوں کہ یہ ’’السھر‘‘ ہی ہے۔

فوائد:...... ثابت ہوا اگر کسی تہجد گزار کو جاگ نہ آنے کا اندیشہ ہو تو وہ وتروں کے بعد دو رکعات ادا کرے تو اللہ انہیں تہجد کے قائم مقام بنا دے گا۔نیز یہ جو حدیث میں آتا (اِجْعَلُوْا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا (بخاری) یعنی وتر کو اپنی آخری نماز بناؤ تو یہ استحباب پر مبنی ہے۔جیسا کہ مذکورہ حدیث سے واضح ہے البتہ کسی کو رکعات کی ادائیگی کے بعد جاگ آجاتی ہے تو تہجد پڑھنے کے بعد وتر نہیں دوہرائے گا کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا (لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ۔ترمذی) (صحیح) ایک رات میں دو وتر نہیں

❶ صحیح: سابقہ دونوں روایتوں کا تکرار ہے۔

❷ صحیح: شرح معانی الآثار للطحاوی 341/1

ہوتے۔امام احمد، شافعی، مالک حفظہ اللہ وغیرہم کا بھی یہی موقف ہے۔

[215]...... بَاب فِي الْقُنُوتِ بَعْدَ الرُّكُوعِ

رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھنا

1636۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ عَلَى أَحَدٍ أَوْ يَدْعُوَ لِأَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَرُبَّمَا قَالَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ وَيَجْهَرُ بِذَلِكَ يَقُولُ فِي بَعْضِ صَلَاتِهِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ اللَّهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا لِحَيَّيْنِ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ۔ ❶

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کے لیے دعا یا بددعا کرنے کا ارادہ کرتے تو رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھتے تھے۔تو کبھی جب " سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد " کہہ لیتے تو پھر یوں دعا کرتے ''اے اللہ ولید بن ولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہم اور کمزور مومنوں کو نجات دے۔ اے اللہ! قبیلہ مضر کو سخت سزا دے۔ اور ان پر قحط ڈال دے جس طرح یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں قحط پڑا۔ اور اسے بلند آواز سے پڑھتے۔بعض دفعہ اپنی فجر کی نماز میں یوں کہتے ''اے اللہ! فلاں اور فلاں پر لعنت کر'' اور یہ عرب کے قبیلوں میں سے دو قبیلے تھے۔تو اللہ نے یہ آیت نازل کی آپ کے لیے کچھ اختیار نہیں ہے اللہ چاہے تو ان کی توبہ قبول کرے یا ان کو عذاب دے بے شک وہ ظالم ہیں۔''

(آل عمران: ۱۲۸)

فوائد:...... (۱) کسی کے لیے دعا یا بددعا کے موقع پر قنوت کرنا درست ہے (۲) یہ قنوت نماز میں رکوع کے بعد ہوگی (۳) یہ قنوت نازلہ کا بیان ہے اسی پر قنوت وتر کو قیاس کرتے ہوئے وہ بھی اسی طریق

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الأدب، باب تسمية الوليد (6200) ومسلم، كتاب المساجد، باب استحباب القنوت في جميع الصلاة (1538)

پر مانگی جاسکتی ہے مزید خلفاء اربعہؓ کے عمل سے بھی یہ بات ثابت ہے(نیل الاوطار) البتہ راجح سنت طریقہ یہی ہے کہ یہ قبل الرکوع کی جائے جیسا کہ ابن ماجہ میں صحیحاً مروی ہے (كَانَ يُوْتِرُ فَيَقْنُتُ قَبْلَ الرَّكُوْعِ) کہ آپ ﷺ وتر میں قبل از رکوع قنوت کیا کرتے تھے اسی طرح ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے قنوت میں ہاتھ اٹھانا بھی ثابت ہے(تحفۃ الاحوذی) (۴) (لیس لک من الامر شیء) یہ آیت اس بارے میں صریح ہے کہ مختار کل اللہ ہے وہ چاہے تو آپ ﷺ کے اشارہ انگلی پر چاند کو دولخت کردے اور نہ چاہے تو اپنے محبوب کی دعاؤں التجاؤں کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت نہ بخشے۔

1637۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ............

حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ فَقَالَ قَبْلَ الرُّكُوعِ قَالَ فَقُلْتُ إِنَّ فُلَانًا زَعَمَ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ قَالَ كَذَبَ ثُمَّ حَدَّثَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ يَدْعُو عَلَى حَيٍّ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ ۔❶

عاصم کہتے ہیں میں نے انسؓ بن مالک سے قنوت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا رکوع سے پہلے پڑھنی چاہئے میں نے کہا ''فلاں شخص کہتا ہے کہ آپ کہتے ہیں: رکوع کے بعد ہے۔'' تو انہوں نے کہا ''اس نے جھوٹ کہا ہے۔'' پھر بیان کیا نبی ﷺ نے ایک مہینے تک رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھی تھی۔اور بنوسلیم کے ایک قبیلے پر بددعا کرتے تھے۔''

فوائد:......اس سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ قبل الرکوع قنوت کرتے تھے البتہ قنوت نازلہ یہ بعدالرکوع کرتے۔

1638۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ....

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ ۔❷

براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے۔

1639۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ شُعْبَةَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ. ❸

ابونعیم' شعبہ انہیں اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

---

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب الوتر، باب القنوت قبل الرکوع وبعده (1002) ومسلم، کتاب المساجد، باب استحباب القنوت فی جمیع الصلاة (1548)

❷ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب القنوت فی جمیع الصلاة (1003) وابوداؤد، کتاب الصلاة، باب القنوت فی الصلوات (1441)

❸ صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

1640۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ............

عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَقَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ فَقِيلَ لَهُ أَوْ قُلْتَ لَهُ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَ الرُّكُوعِ قَالَ بَعْدَ الرُّكُوعِ يَسِيرًا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَقُولُ بِهِ وَآخُذُ بِهِ وَلَا أَرَى أَنْ آخُذَ بِهِ إِلَّا فِي الْحَرْبِ ۔❶

محمد ﷺ کہتے ہیں کہ انسؓ بن مالک سے پوچھا گیا، کیا رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز میں قنوت کیا تھا؟ تو انہوں نے کہا: ''جی ہاں'' تو ان سے کہا گیا: ''رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد؟ انہوں نے کہا: ''تھوڑا رکوع کے بعد'' ابو محمد کہتے ہیں کہ میں اس کا قائل ہوں اور اسی کو اختیار کرتا ہوں۔ میری رائے ہے کہ صرف لڑائی میں اسے اختیار کیا جائے۔

❀❀❀❀

---

❶ متفق علیه: أخرجه البخاری، کتاب الوتر، باب القنوت قبل الرکوع وبعده (1001) ومسلم، کتاب المساجد، باب استحباب القنوت فی جمیع الصلاۃ (1544)

ابواب العيدين

[216]...... بَاب فِي الْأَكْلِ قَبْلَ الْخُرُوجِ يَوْمَ الْعِيدِ
عید کے دن عیدگاہ جانے سے پہلے کھانے کا بیان

1641۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ الْأَصَمِّ..........

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَطْعَمُ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ وَكَانَ إِذَا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ لَمْ يَطْعَمْ حَتَّى يَرْجِعَ فَيَأْكُلَ مِنْ ذَبِيحَتِهِ۔[1]

عبداللہ بن بریدۃ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید کے دن عیدگاہ کی طرف نکلنے سے پہلے کھانا کھاتے تھے۔قربانی کے دن نہیں کھاتے تھے۔حتی کہ لوٹتے اور اپنی قربانی کا گوشت کھاتے۔

فوائد:...... معلوم ہوا مسنون طریقہ یہی ہے کہ عیدالفطر کے لیے گھر سے کچھ کھا کر نکلا جائے اور عیدالاضحیٰ میں واپسی پر کھایا جائے۔بخاری میں ہے کہ آپ ﷺ عیدالفطر میں طاق کھجوریں کھا کر گھر سے نکلتے تھے۔

1642۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ..........

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ۔[2]

انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

---

[1] صحيح : أخرجه البخاري، كتاب العيدين، باب الأكل يوم الفطر قبل الخروج (953) والترمذي، كتاب الصلاة، باب ماجاء في الأكل يوم الفطر (542)

[2] صحيح البخاري، كتاب العيدين، باب الأكل يوم الفطر قبل الخروج (953) وابن ماجه كتاب الصيام، باب في الأكل يوم الفطر......(1754)

[217]...... بَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ بِلَا أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ وَالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

عید کی نماز اذان اقامت کے بغیر پڑھنے کا بیان

1643۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ ....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُ الصَّلَاةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ۔ ❶

جابرؓ کہتے ہیں کہ میں عیدین کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز میں حاضر ہوا۔آپ ﷺ نے خطبہ سے پہلے اذان اور اقامت کے بغیر نماز پڑھائی۔

فوائد:...... (۱) عید والے دن پہلا کام نماز عید ہے پھر خطبہ اور آخر میں دعا (۲) اس نماز کے لیے نہ تو اذان دی جائے گی اور نہ ہی اقامت کہی جائے گی۔اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اذان نہیں دینی تو آوازیں دینی شروع کر دیں کہ جلدی پہنچیں اتنے منٹ رہ گئے ہیں اسی طرح نماز سے پہلے ہی لوگوں کو نصیحت شروع کر دینا اور سمجھنا کہ یہ خطبہ نہیں حالانکہ یہ خطبے کا حصہ ہے جیسا کہ جمعہ کے بیان میں گزر چکا ہے لہٰذا یہ کام غیر مسنون ہیں ان سے پرہیز لازم ہے۔

1644۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ قَالَ..........

سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ بَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ ثُمَّ خَطَبَ فَرَأَى أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَأَتَاهُنَّ فَذَكَّرَهُنَّ وَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ وَبِلَالٌ قَابِضٌ بِثَوْبِهِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَجِيءُ بِالْخُرْصِ وَالشَّيْءِ ثُمَّ تُلْقِيهِ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ۔ ❷

عطاء کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباسؓ سے سنا وہ کہتے تھے کہ ''میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے عید کے دن خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی بعد میں خطبہ دیا۔اور خیال کیا کہ عورتوں نے خطبہ نہیں سنا۔آپؐ ان کے پاس آئے ان کو وعظ ونصیحت کی اور انہیں صدقہ کرنے کا حکم دیا۔اور بلال رضی اللہ عنہ اپنے کپڑے کو پکڑے ہوئے تھے عورتیں اپنی بالیاں وغیرہ لا کر بلالؓ کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔''

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب العیدین، باب المشی والرکوب الی العید بغیر......(958) ومسلم، کتاب صلاۃ العیدین، باب کتاب صلاۃ العیدین(2045)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الزکاۃ، باب الفرض فی الزکاۃ(1449) ومسلم، کتاب صلاۃ العیدین، باب کتاب صلاۃ العیدین (2043)

فوائد:...... (۱) عید والے دن ایک ہی خطبہ دیا جائے گا ہاں اگر کسی جگہ آواز نہ پہنچ سکی ہو تو ایسی جگہ دوبارہ خطبہ دیا جا سکتا ہے۔ (۲) عورتیں بھی نماز عید میں اہتمام سے حاضر ہوں گی (۳) عیدین میں صدقہ کرنا جائز ہے۔

1645۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ يُصَلُّونَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ فِي الْعِيدِ۔ [1]

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ، ابو بکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔ وہ عید کے دن خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے تھے۔

[218]...... بَاب لَا صَلَاةَ قَبْلَ الْعِيدِ وَلَا بَعْدَهَا

عید سے پہلے اور بعد نماز کے ممنوع ہونے کا بیان

1646۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ تَقُولُ بِهَذَا قَالَ لِي وَأَوْمَأَ أَيْ نَعَمْ۔ [2]

ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی ﷺ عید کے دن نکلے اور دو رکعت نماز پڑھی۔ نہ اس سے پہلے کوئی نماز پڑھی اور نہ اس کے بعد۔

فوائد:...... نماز عید سے قبل یا بعد کسی قسم کی رکعات درست نہیں۔ یہ تب ہے جب عید کو اس کے حکم کے مطابق باہر میدان میں ادا کیا جائے۔ واللہ اعلم

[219]...... بَاب التَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ

عیدین میں تکبیر کہنا

1647۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ

[1] متفق علیه: البخاری، کتاب العیدین، باب الخطبة بعد العید (962) ومسلم، کتاب صلاة العیدین، باب کتاب صلاة العیدین (2041)

[2] متفق علیه: البخاری، کتاب العیدین، باب الخطبة بعد العید (964) ومسلم، کتاب صلاة العیدین، باب ترک الصلاة قبل العید (2054)

الْمُؤَذِّنِ.............

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكَبِّرُ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْأُولَى سَبْعًا وَفِي الْأُخْرَى خَمْسًا وَكَانَ يَبْدَأُ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ۔ ❶

عبداللہ بن محمد بن عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے ان کے دادا سے بیان کیا کہ ”نبی ﷺ عیدین میں پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری میں پانچ تکبیریں کہتے تھے۔اور نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔

فوائد:...... صلاۃ العیدین کی تکبیروں میں اختلاف ہے امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے ”نیل الاوطار“ میں دس اقوال ذکر کیے ہیں۔جن میں سے راجح یہی ہے پہلی رکعت میں قراۃ سے قبل سات اور دوسری میں قبل از قراءت پانچ تکبیرات ہیں ”قبل القراءۃ“ کے لفظ ترمذی میں صحیح سند سے مروی ہیں۔

[220]...... بَاب الْقِرَائَةِ فِي الْعِيدَيْنِ

عیدین کی قراءت کا بیان

1648۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ ....

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فَقَرَأَ بِهِمَا. ❷

نعمان رضی اللہ عنہ بن بشیر کہتے ہیں کہ ”نبی ﷺ عیدین اور جمعہ میں سورت اعلیٰ اور غاشیہ پڑھتے تھے جب دونوں اکٹھے ہو جاتے تو دونوں میں یہی سورتیں پڑھتے۔“

فوائد:...... لہٰذا عیدین میں یہ دونوں سورتیں پڑھنا مسنون ہیں۔

[221]...... بَاب الْخُطْبَةِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

سواری پر خطبہ دینا

1649۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ نُبَيْطٍ............

---

❶ قوی بالشواھد: ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة،باب ماجاء فی كم يتكبر......(1277)

❷ صحیح: دیکھئے سابقہ(1209)

حَدَّثَنِى أَبِى أَوْ نُعَيْمُ بْنُ أَبِى هِنْدٍ عَنْ أَبِىْ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ أَبِىْ وَعَمِّى فَقَالَ لِى أَبِىْ تَرٰى ذٰلِكَ صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ الَّذِى يَخْطُبُ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ۔❶

نعیم بن ابی ھند کہتے ہیں کہ: میں نے اپنے والد اور اپنے چچا کے ساتھ حج کیا تو میرے والد نے مجھے کہا: ''کیا تو اس سرخ اونٹ والے کو دیکھ رہا ہے جو خطبہ دے رہا ہے وہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔''

فوائد:...... ثابت ہوا آواز کو اونچا کرنے کے لیے کسی بھی بلند چیز کا سہارا لیا جاسکتا ہے۔ چاہے وہ کوئی سواری ہو۔

[222]...... بَاب خُرُوجِ النِّسَاءِ فِى الْعِيدَيْنِ
عورتوں کا عیدین کے لئے جانا

1650۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ............

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَمَرَنَا بِأَبِى هُوَ أَنْ نُخْرِجَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فَأَمَّا الْحُيَّضُ فَإِنَّهُنَّ يَعْتَزِلْنَ الصَّفَّ وَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لِإِحْدَاهُنَّ الْجِلْبَابُ قَالَ تُلْبِسُهَا أُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا ۔❷

ام عطیہؓ کہتی ہیں کہ میرے والد آپؐ پر قربان ہوں آپؐ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عید الفطر اور عید قربانی کے دن (عید کی نماز کے لئے جائیں۔ اور) پردے والیوں کو بھی ساتھ لے کر جائیں لیکن حیض والی صف سے الگ رہیں۔ اور نیکی کے کام اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہوں۔ ام عطیہؓ کہتی ہیں: میں نے کہا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر کسی کے پاس چادر نہ ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی بہن اپنی چادر اس کو بھی اوڑھائے۔''

فوائد:...... عید کے لیے سبھی افراد حتی کہ پردے والی عورتیں مزید حائضہ بھی اس میں شامل ہوں گی حائضہ عورت نماز تو نہیں پڑھے گی البتہ دعا و وعظ وغیرہ میں شریک ہوں گی۔

---

❶ صحیح احمد 305/4 والبخاری فی الکبیر 137/2/4

❷ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ العیدین، باب ذکر اباحۃ خروج النساء فی العیدین (540)

[223]...... بَاب الْحَثِّ عَلَى الصَّدَقَةِ يَوْمَ الْعِيدِ

عید کے دن صدقہ کی رغبت

1651- أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ ....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُ الصَّلَاةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ قَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى بِلَالٍ حَتَّى أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللَّهِ قَالَ تَصَدَّقْنَ فَذَكَرَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ جَهَنَّمَ فَقَامَتْ امْرَأَةٌ مِنْ سَفِلَةِ النِّسَاءِ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ فَقَالَتْ لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِأَنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ الشَّكَاءَ وَاللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ فَجَعَلْنَ يَأْخُذْنَ مِنْ حُلِيِّهِنَّ وَأَقْرَاطِهِنَّ وَخَوَاتِيمِهِنَّ يَطْرَحْنَهُ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ يَتَصَدَّقْنَ بِهِ ۔ (1)

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں عید کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز میں حاضر ہوا تو آپؐ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی پھر آپ ﷺ بلالؓ کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے حتی کہ عورتیں آئیں آپؐ نے ان کو وعظ ونصیحت کی اور انہیں اللہ سے ڈرنے کا حکم دیا آپ ﷺ نے فرمایا: ''صدقہ کرو پھر آپؐ نے جہنم کا کچھ حال ذکر کیا تو ایک معمولی عورت نے جس کے رخسار سرخی مائل سیاہ تھے اس نے کھڑے ہو کر کہا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے ایسے کیوں فرمایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیونکہ تم کثرت سے شکایات' لعن طعن اور شوہر کی نافرمانی کرتی ہو؟ تو سب عورتیں اپنے زیورات' بالیوں اور انگوٹھیوں سے صدقہ کے لیے اتار کر بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔

فوائد:...... (۱) عید کے روز صدقہ سنت ہے (۲) دوران خطبہ اگر کوئی خطیب سے مخاطب ہونا چاہے تو اس کی اجازت ہے (۳) انسانوں میں سے اکثر جہنمی عورتیں ہوں گی (۴) عورتیں عموماً بے صبری اور لعن طعن کرنے والی ہوتی ہیں (۵) صدقہ رد بلا کا باعث ہے۔ (واللہ الموفق)

1652- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ هٰذَا. (2)

ابن عباس رضی اللہ عنہما' نبی ﷺ سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

---

(1) صحیح مسلم، کتاب صلاۃ العیدین، باب کتاب الصلاۃ العیدین (2045) وابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب الخطبۃ یوم العید 1141

(2) متفق علیہ: البخاری، کتاب العیدین، باب الخطب بعد العید (964) ومسلم، کتاب صلاۃ العیدین، و ترک الصلاۃ قبل العید......(2054)

[224]...... بَاب إِذَا اجْتَمَعَ عِيدَانِ فِي يَوْمٍ
جب عید اور جمعہ ایک دن میں اکٹھی ہو جائیں

1653۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ............

عَنْ إِيَاسِ بْنِ أَبِي رَمْلَةَ قَالَ شَهِدْتُ مُعَاوِيَةَ يَسْأَلُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ أَشَهِدْتَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عِيدَيْنِ اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ صَنَعَ قَالَ صَلَّى الْعِيدَ ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ فَقَالَ مَنْ شَاءَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُصَلِّ ۔[1]

ایاس بن رملہ کہتے ہیں میں ابو معاویہؓ کے پاس حاضر ہوا تو وہ زیدؓ بن ارقم سے پوچھ رہے تھے۔کیا تم نبی ﷺ کے پاس کبھی ایسے دن میں حاضر ہوئے جس میں جمعہ اور عید اکٹھی ہوگئی ہو؟ انہوں نے کہا: ''جی ہاں۔'' معاویہؓ نے کہا: پھر آپ ﷺ نے کیسے کیا؟ زیدؓ بن ارقم نے کہا: آپ ﷺ نے عید کی نماز پڑھی پھر آپ ﷺ نے جمعہ کی رخصت دی۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو پڑھنا چاہے تو پڑھ لے۔''

فوائد:...... معلوم ہوا جمعہ والے دن عید پڑھ لینے کے بعد جمعہ میں حاضر ہونا ضروری نہیں۔مگر ظہر کی نماز ادا کرنا فرض ہے۔

[225]...... بَاب الرُّجُوعِ مِنَ الْمُصَلَّى مِنْ غَيْرِ الطَّرِيقِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ
جس راستہ سے عیدگاہ جائیں اس کے علاوہ اور راستہ سے واپس آنا

1654۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى الْعِيدِ رَجَعَ فِي طَرِيقٍ آخَرَ ۔[2]

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب عیدگاہ کی طرف جاتے تو دوسرے راستہ سے واپس آتے۔''

فوائد:...... نمازِ عید کو جاتے اور آتے ہوئے راستہ بدلنا مستحب و مسنون ہے۔

❀❀❀❀

---

[1] صحیح ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب اذا وافق یوم الجمعة یوم العید (1070) والنسائی، کتاب صلاۃ العیدین، باب الرخصة فی التخلف عن الجمعة (1590)

[2] حسن الترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی خروج النبی ﷺ (541)

٣...... من كتاب الزكاة

[1]...... بَاب فِي فَرْضِ الزَّكَاةِ

زکوٰۃ کی فرضیت کا بیان

1655۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ قَالَ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَإِنْ أَطَاعُوا لَكَ فِي ذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ فِي ذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ فِي ذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَإِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُونِ اللّٰهِ حِجَابٌ ۔[1]

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جب معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا: ”تم ایسی قوم کے پاس جا رہے ہو جو اہل کتاب ہیں لہٰذا انہیں اس بات کی دعوت دینا کہ وہ گواہی دیں' اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اگر اس کے متعلق وہ تمہاری بات مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے ان پر ہر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ اس کے متعلق تمہاری بات مان لیں تو ان کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مالوں میں ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے ان کے دولت مندوں سے لے کر ان کے فقراء کو دی جائے۔ اگر وہ اس کے متعلق تمہاری بات مان لیں تو ان کے عمدہ مالوں سے بچنا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہے۔“

[1] متفق علیہ: البخاری، کتاب الزکاۃ، باب وجوب الزکاۃ (1395) ومسلم، کتاب الإیمان، باب الدعاء الی الشھادتین وشرائع الاسلام (112)

فوائد:...... (۱) دعوت میں حکمت عملی کو اپنانا پسندیدہ عمل ہے حکمت کا تقاضا ہے کہ اسلام کی دعوت بتدریج دی جائے نہ کہ ابتداء اسلام کے سبھی احکام ان پر واضح کر دیے جائیں لہٰذا اسلام کی طرف قلبی میلان رکھنے والا اس کے بعض احکام کو سخت سمجھتا ہوا متنفر ہو جائے جیسا کہ ایک بندہ آپ ﷺ کے پاس آ کر اسلام میں رغبت ظاہر کرتا ہے تو آپ ﷺ اس کے سامنے اسلام کی دعوت رکھتے ہیں تو وہ چوری وغیرہ ایسے گناہوں کو چھوڑنے سے انکار کر دیتا آپ ﷺ اصرار کی بجائے مان جاتے ہیں فقط جھوٹ چھوڑنے پر اسے آمادہ کر لیتے ہیں لہٰذا یہی اس کے بقیہ گناہوں کو چھوڑنے کا سبب بن جاتا ہے۔ (۲) درج ذیل تین احکام کے علاوہ، حج، روزہ، ان پانچ احکام پر اسلام کی بنیاد ہے حج اور روزے کو چھوڑ کر ان تین احکام کی تخصیص اس لیے ہے کہ ان کا انسان کی ظاہری حالت سے تعلق ہے لہٰذا ان میں سے ایک کا بھی انکار بندے پر کفریہ احکام لاگو کرنے کا باعث ہے۔ جیسا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی خلافت کی ابتداء میں مانعین زکوٰۃ سے قتال کیا تھا (۳) زکوٰۃ میں درمیانہ مال لیا جائے گا (۴) مظلوم کی دعا اللہ براہ راست قبول ہو جاتی ہے۔ کسی روک کے بغیر۔

[2]......بَاب عَنِ الْمِسْكِينُ الَّذِي يُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ
اس مسکین کے متعلق جس کو صدقہ دینا چاہیے

1656۔ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ ....

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالْكِسْرَةُ وَالْكِسْرَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَكِنِ الْمِسْكِينُ الَّذِي لَيْسَ لَهُ غِنًى يُغْنِيهِ يَسْتَحْيِي أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ إِلْحَافًا أَوْ لَا يَسْأَلُ النَّاسَ إِلْحَافًا۔ [1]

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مسکین وہ نہیں ہے جس کو ایک یا دو لقمے دیئے جاتے ہیں۔ اور ایک دو ٹکڑے اور ایک دو کھجوریں دی جائیں۔ بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس اتنا مال نہ ہو جو اسے کفایت کرے اور وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال کرنے سے شرماتا ہو یا فرمایا: لپٹ کر لوگوں سے سوال نہ کرتا ہو۔''

فوائد:...... مسکین ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جس کے پاس ضروریات کے حصول کے لیے وسائل نہ ہوں یعنی جس کے اخراجات آمدن سے زیادہ ہوں نیز یہ پیشہ ور فقیر اس زمرے میں نہیں آتے۔

---

[1] متفق علیہ: البخاری، کتاب الزکاۃ، با قول اللہ تعالیٰ (لا یسألون الناس إلحافا (1476) ومسلم، کتاب الزکاۃ، باب المسکین الذی لایجد غنی (3390)

[3]...... بَاب مَنْ لَمْ يُؤَدِّ زَكَاةَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ
اس شخص کے متعلق جو اونٹ گائے اور بکری کی زکوٰۃ نہیں دیتا

1657- أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا أُقْعِدَ لَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَطَؤُهُ ذَاتُ الظِّلْفِ بِظِلْفِهَا وَتَنْطَحُهُ ذَاتُ الْقَرْنِ بِقَرْنِهَا لَيْسَ فِيهَا يَوْمَئِذٍ جَمَّاءُ وَلَا مَكْسُورَةُ الْقَرْنِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ إِطْرَاقُ فَحْلِهَا وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا وَمِنْحَتُهَا وَحَلَبُهَا عَلَى الْمَاءِ وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔ [1]

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس کے پاس اونٹ' بکریاں اور گائیں ہوں اور وہ ان سے ان کا حق ادا نہ کرتا ہوتو وہ قیامت کے دن ایک صاف میدان میں بٹھا دیا جائے گا۔کھر والے جانور اپنے کھروں سے اسے روندیں گے۔اور سینگ والا جانور اپنے سینگوں سے اسے مارے گا۔اس دن ان میں کوئی جانور سینگ کے بغیر نہیں ہو گا۔اور نہ ہی کوئی ٹوٹے سینگ والا ہوگا۔''لوگوں نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! ان کا کیا حق ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ان کے سانڈ کو عاریۃً جفتی کے لیے دینا اور ان کا ڈول کا ادھار دینا اور بکری کا دودھ پینے کے لئے دینا اور پانی کے پاس دودھ نکال کر دینا اور انہیں اللہ کی راہ میں سواری کے لیے دینا۔''

فوائد:...... (۱) جانوروں میں سے اونٹ ،گائے اور بکری اور جوان کے حکم میں ہو ان پر زکوٰۃ فرض ہے۔(۲) ان کی زکوۃ ادا نہ کرنے والا قیامت کو مسلسل اپنے جانوروں کی بدولت عذاب سے دوچار رہے گا (۳) زکوٰۃ کے علاوہ حدیث میں مذکورہ حقوق بھی اگر محتاج کے لیے کسی طور پران کا حصول ممکن نہ ہوتو صاحب وسعت پران کی ادائیگی لازم ہے۔نیز پانی پردھونے سے مراد جہاں سبھی لوگ جمع ہوں تو وہاں فقراء ومساکین کے ڈر سے دودھ نہ دھونا کہ کہیں انہیں نہ دینا پڑے ممنوع ہے۔

1658- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ..........

سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ

جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ

[1] صحيح مسلم، كتاب الزكاة،باب اثم مانع الزكاة(2294) والنسائى كتاب الزكاة،باب مانع الزكاة البقر(2453)

رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ صَاحِبِ
إِبِلٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ أَكْثَرُ مَا كَانَتْ قَطُّ وَأُقْعِدَ لَهَا
بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَسْتَنُّ عَلَيْهِ بِقَوَائِمِهَا
وَأَخْفَافِهَا وَلَا صَاحِبِ بَقَرٍ لَا يَفْعَلُ
فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُ مَا
كَانَتْ قَطُّ وَأُقْعِدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ
بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِقَوَائِمِهَا وَلَا صَاحِبِ
غَنَمٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ أَكْثَرُ مَا كَانَتْ وَأُقْعِدَ لَهَا بِقَاعٍ
قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا
لَيْسَ فِيهَا جَمَّاءُ وَلَا مَكْسُورَةٌ قَرْنُهَا
وَلَا صَاحِبِ كَنْزٍ لَا يَفْعَلُ فِيهِ حَقَّهُ إِلَّا
جَاءَ كَنْزُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ
يَتْبَعُهُ فَاتِحًا فَاهُ فَإِذَا أَتَاهُ فَرَّ مِنْهُ فَيُنَادِيهِ
خُذْ كَنْزَكَ الَّذِي خَبَّأْتَهُ قَالَ فَأَنَا عَنْهُ
غَنِيٌّ فَإِذَا رَأَى أَنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهُ سَلَكَ
يَدَهُ فِي فَمِهِ فَيَقْضِمُهَا قَضْمَ الْفَحْلِ
قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ
يَقُولُ هَذَا الْقَوْلَ ثُمَّ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ
عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ
قَالَ وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ
عُمَيْرٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا
حَقُّ الْإِبِلِ قَالَ حَلَبُهَا عَلَى الْمَاءِ وَإِعَارَةُ

کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جس کے پاس اونٹ ہوں اور وہ
ان کا حق ادا نہ کرتا ہو۔ تو قیامت کے دن وہ موٹے
تازے ہو کر آئیں گے اور وہ ایک صاف میدان میں بٹھایا
جائے گا۔ وہ اونٹ اسے اپنے پیروں اور کھروں سے
روندتے ہوئے آئیں گے۔ اور جس کے پاس گائیں ہوں
وہ ان میں سے ان کا حق ادا نہ کرتا ہو تو وہ قیامت کے دن
موٹی تازی ہو کر آئیں گی اور وہ ایک صاف میدان میں
بٹھایا جائے گا' وہ اسے اپنے سینگوں سے ماریں گی اور اپنے
پاؤں سے اسے روندیں گی جس کے پاس بکریاں ہوں وہ
ان میں سے ان کا حق ادا نہیں کرتا تو وہ قیامت کے دن
موٹی تازی ہو کر آئیں گی اسے ایک صاف میدان میں
بٹھایا جائے گا وہ اسے اپنے سینگوں سے ماریں گی اور اپنے
کھروں سے روندیں گی۔ ان میں سے کوئی سینگ کے بغیر
نہیں ہوگی اور نہ ہی کسی کا سینگ ٹوٹا ہوا ہوگا۔ جس کے
پاس خزانہ ہو اور وہ اس کا حق ادا نہ کرتا ہو تو قیامت کے
دن اس کا خزانہ گنجا سانپ بن کر آئے گا اور اپنا منہ کھول کر
اس کے پیچھے دوڑے گا۔ جب وہ اس کے پاس آئے گا تو
آدمی اس کے خوف سے بھاگ جائے گا سانپ اس سے
کہے گا: اپنا خزانہ لے جسے تو چھپاتا تھا۔ آدمی کہے گا: ”مجھے
اس کی ضرورت نہیں۔“ جب وہ آدمی دیکھے گا کہ مجھے اس
سے چھٹکارا نہیں تو وہ اپنا ہاتھ اس کے منہ میں ڈال دے گا
وہ سانپ اسے اونٹ کی طرح چبائے گا۔“ ابن جریج کہتے
ہیں: ابوزبیر نے کہا: میں نے عبید بن عمیر سے یہ قول سنا
کہ ہم نے جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ سے پوچھا تو انہوں نے

دَلْوِهَا وَإِعَارَةُ فَحْلِهَا وَمَنْحُهَا وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔ ❶

عبید بن عمیر کی طرح ہی کہا۔ ابن جریج کہتے ہیں ابوزبیر کہتے ہیں: میں نے عبید بن عمیر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اونٹ کا کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پانی کے پاس اس کا دودھ نکال کر صدقہ کر دینا اور اس کے ڈول کو ادھار دینا۔ اور حمل کے لئے سانڈھ ادھار دینا۔ اور دودھ پینے کے لیے (عاریتاً) دینا اور اللہ کی راہ میں سواری دینا۔''

1659۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ............

عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِبَعْضِ هَذَا الْحَدِيثِ. ❷

معرور رضی اللہ عنہ بن سوید کہتے ہیں کہ ابوذر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے پہلی حدیث کا کچھ حصہ نقل کرتے ہیں۔

[4]...... بَاب فِي زَكَاةِ الْغَنَمِ
بکریوں کی زکوٰۃ کے متعلق

1660۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ صَدَقَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ الصَّدَقَةَ فَكَانَ فِي الْغَنَمِ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ سَائِمَةً شَاةٌ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ شَاةٌ لَمْ يَجِبْ فِيهَا إِلَّا ثَلَاثُ شِيَاهٍ حَتَّى تَبْلُغَ أَرْبَعَ مِائَةٍ فَإِذَا

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے زکوٰۃ کے متعلق اس طرح لکھا: ''چالیس سے لے کر ایک سو بیس چرنے والی بکریوں تک ہر چالیس میں ایک باہر بکری دی جائے۔ جب زیادہ ہو جائیں تو دو سو تک دو بکریاں دی جائیں اور جب دو سو سے زائد ہو کر تین سو تک ہو جائیں تو تین بکریاں دی جائیں۔ جب اس سے بھی زیادہ ہو جائیں تو چار سو سے کم تک تین بکریاں ہی ہیں۔ جب وہ چار سو ہو جائیں

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب اثم مانع الزکاۃ (2293) والنسائی کتاب الزکاۃ، باب مانع زکاۃ البقر (2453)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ البقر (1460) ومسلم، کتاب الزکاۃ، باب یغلیظ عقوبۃ من لا یؤدی الزکاۃ (2298)

بَلَغَتْ أَرْبَعَ مِائَةِ شَاةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ وَلَا تُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا ذَاتُ عَيْبٍ ۔❶

تو ہر سو میں ایک بکری ہے۔اور زکوٰۃ میں سے بڈیاں نکلی ہوئی اور کانی اور عیب والی بکری نہ لی جائے۔“

فوائد:...... (۱) چرنے والی بکریوں میں زکوٰۃ ہوگی وہ بکریاں جنہیں خودمشقت کرکے چارہ ڈالا جاتا ہے یا گھر میں پالا جاتا ہے۔ان میں زکوٰۃ فرض نہیں (۲) بکریوں میں زکوٰۃ حسب ذیل 40 سے 120 تک ایک بکری 120 سے 200 تک دو200 سے 300 تک تین پھر چارسو کے بعد ہرسو پر ایک بکری زکوٰہ میں دینا فرض ہے۔لہٰذا بکریوں کا نصاب 40 بکریاں ہوئیں۔

1661۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْخَوْلَانِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ..........

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ إِلَى شُرَحْبِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ وَالْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ وَنُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فِي أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةٌ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ وَاحِدَةً فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ مِائَتَيْنِ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ثَلَاثَةٌ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ ثَلَاثَ مِائَةٍ فَمَا زَادَ فَفِي كُلِّ مِائَةِ شَاةٍ شَاةٌ ۔❷

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اس کے والد اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کی طرف عمروؓ بن حزم کے ہاتھ یوں لکھا تھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم رسولؐ اللہ کی طرف سے شرجیل بن عبد کلال اور حارث بن عبدکلال اور نعیم بن عبدکلال کو معلوم ہو کہ چالیس بکریوں سے لے کر ایک سوبیس سے دو سوتک دو بکریاں ہیں اور دوسو سے تین سوتک تین بکریاں ہیں۔جب زیادہ ہو جائیں تو ہرسو میں ایک بکری ہے۔“

---

❶ صحيح بالشواهد: ابوداؤد، كتاب الزكاة، باب في زكاة السائمة (1068) والترمذي، كتاب الزكاة، باب ماجاء في زكاة الإبل والغنم (621)

❷ ضعيف: أخرجه النسائي، كتاب القسامة، باب المواضح (4868)

1662۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ............

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ لَهُمْ كِتَابًا فَذَكَرَ نَحْوَهُ ۔❶

عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم وہ اس کے والد اور اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان کو خط لکھ کر دیا پھر پہلی حدیث کی طرح ذکر کیا۔

[5]...... بَاب زَكَاةِ الْبَقَرِ
گائے کی زکوٰۃ

1663۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ وَالْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَا............

قَالَ مُعَاذٌ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَنِي أَنْ آخُذَ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ بَقَرَةً مُسِنَّةً وَمِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً ۔❷

معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو مجھے حکم دیا کہ: ''میں ہر چالیس گائے میں سے دو سال کا بچھڑا لوں اور ہر تیس میں ایک برس کا بچھڑا یا بچھیا لوں۔''

فوائد:...... (۱) گایوں کا نصاب تیس عدد گائیں ہیں (۲) تیس گائیں پر ایک سالہ بچھڑا چالیس پر دو سالہ مسنہ پھر آگے اسی حساب سے ہر تیس پر ایک سالہ بچھڑا جبکہ 40 پر 2 سالہ۔

1664۔ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ............

عَنْ مُعَاذٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَنِي أَنْ آخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ ثَلَاثِينَ تَبِيعًا حَوْلِيًّا وَمِنْ أَرْبَعِينَ بَقَرَةً مُسِنَّةً ۔❸

معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو یہ حکم دیا کہ: ''ہر تیس گائے میں سے ایک سال کا بچھیا لوں اور چالیس میں سے دو دانتا لوں۔''

---

❶ ضعیف: سابقہ ہی مکرر آئی ہے۔

❷ صحيح: ابوداؤد، كتاب الزكاة، باب في زكاة السائمة (1576) والترمذي، كتاب الزكاة، باب ماجاء في زكاة البقر (623)

❸ حسن: سابقہ ہی مکرر ہے۔

1665ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِى بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ بِنَحْوِهِ ـ[1]

احمد بن یوسف' ابوبکر بن عیاش سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

[6]...... بَاب زَكَاةِ الْإِبِلِ

اونٹوں کی زکوۃ کا بیان

1666ـ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ صَدَقَةَ عَنْ سُفْيَانَ ابْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ الصَّدَقَةَ فَلَمْ تُخْرَجْ إِلَى عُمَّالِهِ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا قُبِضَ أَخَذَهَا أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ فَلَمَّا قُبِضَ أَبُو بَكْرٍ أَخَذَهَا عُمَرُ فَعَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَلَقَدْ قُتِلَ عُمَرُ وَإِنَّهَا لَمَقْرُونَةٌ بِسَيْفِهِ أَوْ بِوَصِيَّتِهِ وَكَانَ فِي صَدَقَةِ الْإِبِلِ فِي كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ إِلَى خَمْسٍ وَعِشْرِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا حِقَّةٌ إِلَى سِتِّينَ فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا جَذَعَةٌ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونٍ إِلَى تِسْعِينَ فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا حِقَّتَانِ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے زکوۃ کے متعلق ایک تحریر لکھی تھی۔تو وہ کسی حاکم کو نہیں دی گئی حتی کہ آپ وفات پا گئے۔تو اسے عمر رضی اللہ عنہ نے لے لیا۔اور آپ کے بعد اس پر عمل کیا۔جب ابوبکر رضی اللہ عنہ وفات پا گئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے لے لیا اور ان کے بعد اس پر عمل کرنے لگے۔جب عمر رضی اللہ عنہ شہید کئے گئے تو وہ ان کی تلوار کے ساتھ یا وصیت کے ساتھ لٹکی ہوئی تھی۔اور اس میں اونٹ کی زکوۃ کے بارے میں اس طرح تھا۔ہر پانچ سے لے کر پچیس تک میں ایک بکری ہے جب وہ پچیس تک پہنچ جائیں تو اس میں ایک بنت مخاض ہے۔اور اگر ایک بنت مخاض نہ ہو تو ایک ابن لبون۔اس سے زیادہ پنتالیس تک ایک بنت لبون ہے۔جب وہ زیادہ ہو جائیں تو ساٹھ تک میں ایک حصہ ہے پھر جب زیادہ ہو جائیں تو پچھتر تک میں ایک جذعہ ہے اور اس سے زیادہ نوے تک میں دو بنت لبون ہیں۔جب زیادہ ہو جائیں ایک سو بیس تک میں دو حصے ہیں۔جب اس سے زیادہ ہو جاتیں تو ہر پچاس میں ایک حصہ اور ہر چالیس میں بنت لبون ہے۔''

---

[1] حسن: سابقہ ہی مکرر ہے۔

إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا فِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ ۔❶

فوائد:...... (۱) اونٹوں کا نصاب پانچ اونٹ ہیں (۲) ان کی زکوٰۃ حسب ذیل ہے پانچ سے چوبیس تک ایک بکری پھر پچیس سے پینتیس تک ایک سالہ اونٹنی وہ نہ ہوتو دوسالہ اونٹ پھر چھتیس سے پینتالیس تک دوسالہ اونٹنی پھر چھیالیس سے ساٹھ تک تین سالہ اونٹنی پھر اکسٹھ سے پچھتر تک چار سالہ پھر چھہتر سے نوے تک دو دوسالہ دواونٹنیاں پھر اکانوے سے ایک سوبیس تک دو تین سالہ اونٹنیاں اگر اس سے بھی بڑھ جائیں تو ہر پچاس پر تین سالہ جبکہ چالیس پر دوسالہ اونٹنی ہے۔

1667۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ..........

عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ۔❷

سالم کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے اسی حدیث کی طرح نقل کیا۔

[7]...... بَاب فِي زَكَاةِ الْوَرِقِ
چاندی کی زکوٰۃ کے متعلق

1668۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْخَوْلَانِيِّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ..........

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ إِلَى شُرَحْبِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ وَالْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ وَنُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ إِنَّ فِي كُلِّ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ خَمْسَةَ

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے اور وہ اس کے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن حزم کے ہاتھ شرجیل بن عبدکلال اور حارث بن عبدکلال اور نعیم بن عبدکلال کے طرف لکھا کہ چاندی کے ہر ۵ اوقیوں میں ۵ (پانچ) درہم ہیں۔اس سے زائد ہوتو ہر چالیس درہم میں ایک درہم ہے اور پانچ (۵) اوقیوں سے

❶ صحیح بالشواھد: دیکھئے سابقہ(1660)
❷ اسنادہ ضعیف: جب کہ یہ سابقہ ہی مکرر ہے۔

دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ شَيْءٌ ۔❶

کم میں کچھ بھی نہیں۔''

1669۔ أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ....

عَنْ عَلِيٍّ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ عَفَوْتُ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ هَاتُوا صَدَقَةَ الرِّقَةِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَيْسَ فِي تِسْعِينَ وَمِائَةٍ شَيْءٌ حَتّٰى تَبْلُغَ مِائَتَيْنِ ۔❷

علی رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے مرفوع بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں نے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ معاف کردی ہر چالیس درہم میں ایک درہم چاندی کی زکوٰۃ ہے اور ایک سونوے میں کچھ نہیں ہے حتی کہ ۲۰۰ تک پہنچ جائیں۔''

فوائد:...... (۱) گھوڑوں اور غلاموں میں زکوٰۃ نہیں (۲) چاندی کا نصاب پانچ اوقیہ 200 درہم ہے۔ (۳) چاندی میں چالیسواں حصہ ادا کیا جائے گا۔ 200 درھموں میں سے 5 درہم موجودہ وزن کے اعتبار سے 200 درہم تقریباً $52^1/2$ (ساڑھے باون) تولے بنتے ہیں اسی طرح سونے میں بھی چالیسواں حصہ ہے جو کہ 20 دیناروں میں سے نصف دینار ہے موجودہ وزن کے اعتبار سے 20 دیناروں کا وزن تقریباً $7^1/2$ (ساڑھے سات) تولے بنتا ہے۔

[8]...... بَاب النَّهْيِ عَنِ الْفَرْقِ بَيْنَ الْمُجْتَمِعِ وَالْجَمْعِ بَيْنَ الْمُتَفَرِّقِ

الگ الگ جانوروں کو اکٹھا اور اکٹھے جانوروں کو الگ الگ کرنے کی ممانعت

1670۔ أَخْبَرَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ عَنْ أَبِي لَيْلٰى هُوَ الْكِنْدِيُّ..........

عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ أَتَانَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ ﷺ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَقَرَأْتُ فِي عَهْدِهِ أَنْ لَا يُجْمَعَ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقَ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ ۔❸

سوید بن غفلہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کی طرف سے ہمارے پاس زکوٰۃ لینے والا آیا۔ تو میں نے اس کے ہاتھ سے تحریر لے کر پڑھی جس میں لکھا ہوا تھا کہ: ''زکوٰۃ کے ڈر سے الگ الگ جانوروں کو اکٹھا اور اکٹھے جانوروں کو الگ الگ نہ کیا جائے۔''

---

❶ ضعیف پیچھے (1661) میں گزر چکی ہے۔ ❷ اسناده جيد ابو داؤد، كتاب الزكاة، باب في زكاة السائمة (1574)

❸ اسناده حسن: ابى سويد ابو داؤد، كتاب الزكاة، با في زكاة السائمة (1579) وابن ماجه، كتاب الزكاة، باب ما يأخذ المصدق من الإبل (1801)

فوائد:...... صدقے سے بچنے یا اس میں کمی کرنے کے لیے کسی قسم کا حیلہ جائز نہیں مثلاً اگر کسی کی بکریاں اکٹھی چرتی ہیں جو کہ 50 بنتی ہیں اب صدقہ لینے والے کے آنے پر اپنی بکریاں الگ الگ کرلیں ایک اپنی 20 کرلے جبکہ دوسرا 30 الگ اس طرح دونوں ہی زکوٰۃ سے بچ جائیں۔ حالانکہ اگر اکٹھے رہتے تو ان کے ذمے ایک بکری لازم آتی تھی۔ اسی طرح دو بندوں کی 40، 40 بکریاں ہوں اب دونوں کو ایک ایک دینا پڑے گی لیکن یہ اکٹھی کرلیتے ہیں لہٰذا اب ان دونوں کے ذمے ایک بکری ہوگی جبکہ پہلے ان کو دو دینا پڑتیں یہ صورتیں حیلے ناجائز خلاف شریعت ہیں۔

[9]...... بَاب النَّهْيِ عَنْ أَخْذِ الصَّدَقَةِ مِنْ كَرَائِمِ أَمْوَالِ النَّاسِ
زکوٰۃ میں لوگوں کے اچھے مال لینے کی ممانعت

1671- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ قَالَ إِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ۔ ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا: ''لوگوں کے عمدہ مالوں سے پرہیز کرنا۔''

[10]...... بَاب مَا لَا تَجِبُ فِيهِ الصَّدَقَةُ مِنَ الْحَيَوَانِ
ان حیوانوں کا بیان جن پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے

1672- حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ عَلَى فَرَسِ الْمُسْلِمِ وَلَا عَلَى غُلَامِهِ صَدَقَةٌ۔ ❷

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہ مسلمانوں کے گھوڑے میں زکوٰۃ ہے اور نہ ہی اس کے غلام میں۔''

---

❶ متفق علیه (1655) کے تحت گزر چکی ہے۔

❷ متفق علیه: البخاری، کتاب الزکاة، باب لیس علی المسلم فی فرسه صدقة (1463) ومسلم، کتاب الزکاة، باب لا زکاة علی المسلم فی عبده وفرسه (2270)

[11]...... بَاب مَا لَا يَجِبُ فِيهِ الصَّدَقَةُ مِنَ الْحُبُوبِ وَالْوَرِقِ وَالذَّهَبِ
ان غلوں، سونے اور چاندی کا بیان جن پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے

1673۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ قَالَ أَبُو مُحَمَّد الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا وَالصَّاعُ مَنَوَانِ وَنِصْفٌ فِي قَوْلِ أَهْلِ الْحِجَازِ وَأَرْبَعَةُ أَمْنَاءٍ فِي قَوْلِ أَهْلِ الْعِرَاقِ ۔❶

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور نہ ہی پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ ہے اور نہ ہی پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ ہے۔'' ابو محمد کہتے ہیں: وسق ۶۰ صاع کا ہوتا ہے اور صاع اہل حجاز کے نزدیک اڑھائی من کا ہوتا ہے اور اہل عراق کے نزدیک ۴ من کا ہوتا ہے۔[منا ماپ یا تول کا قدیم پیمانہ ہے جو دو رطل کے مساوی ہوتا ہے]

فوائد:...... چاندی اور اونٹوں کے نصاب کی بات پیچھے گزر چکی ہے البتہ غلّے کی اجناس میں پانچ وسق نصاب ہے۔ پانچ وسق موجودہ اوزان کے مطابق تقریباً 630 کلوگرام بنتا ہے۔

1674۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ مِنْ حَبٍّ وَلَا تَمْرٍ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ ۔❷

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ وسق سے کم غلے اور کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ اور پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔''

فوائد:...... غلہ جات میں سے کھجور اور دانے کا ذکر مذکورہ حدیث میں ہے دانے سے مراد ایسی

---

❶ متفق عليه : البخاری، کتاب الزکاۃ، باب ما أوی زکاته فلیس یکنز (1405) ومسلم، کتاب الزکاۃ، باب لیس فیما دون خمسة اوسق صدقة (2260)

❷ متفق عليه : سابقہ ہی مکرر ہے۔

اجناس جو ذخیرہ ہوسکتی ہوں۔مثلاً گندم، جو، کشمش، زیتون وغیرہ ان اجناس کے نصاب تک پہنچنے پر ان سے زکوٰۃ ادا کی جائے گی جو کہ مشقت سے حاصل ہونے والی یعنی جن کو مول لے کر یا محنت سے پانی لگایا گیا ہو سے بیسواں حصہ جبکہ بغیر مشقت کے حاصل ہونے والی فصل سے 10واں حصہ ہوگا۔

(دیکھیے بخاری شریف)

1675۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْخَوْلَانِيِّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ.........

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ إِلَى شُرَحْبِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ وَالْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ وَنُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ إِنَّ فِي كُلِّ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ شَيْءٌ ۔[1]

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے اور وہ اس کے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن حزم کے ہاتھ شرحبیل بن عبد کلال اور حارث بن عبد کلال اور نعیم بن عبد کلال کی طرف لکھا: ''ہر پانچ اوقیہ چاندی میں پانچ درہم ہیں اور جو زیادہ ہو تو ہر چالیس درہم میں ایک درہم ہے۔اور پانچ اوقیوں سے کم میں کچھ نہیں ہے۔''

[12]...... بَاب فِي تَعْجِيلِ الزَّكَاةِ
زکوٰۃ ادا کرنے میں جلدی کرنا

1676۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ ....

عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ الْعَبَّاسَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي تَعْجِيلِ صَدَقَتِهِ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ فِي ذَلِكَ قَالَ أَبُو مُحَمَّد آخُذُ بِهِ وَلَا أَرَى فِي تَعْجِيلِ

علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے فرض ہونے سے پہلے زکوٰۃ میں جلدی کرنے کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے ان کو اس میں رخصت دی۔ابو محمد کہتے ہیں: ''میں بھی اسی کو اختیار کرتا ہوں اور میں زکوٰۃ

[1] ضعیف : (1668) کے تحت گزر چکی ہے۔

الزَّكَاةِ بَأْسًا ۔❶ جلدی ادا کرنے میں کچھ حرج نہیں سمجھتا۔''

فوائد:...... معلوم ہوا قبل از وقت بھی زکوٰۃ ادا کی جاسکتی ہے۔

[13]...... بَاب مَا يَجِبُ فِي مَالٍ سِوَى الزَّكَاةِ

اس مال کے متعلق جو زکوٰۃ کے علاوہ واجب ہوتا ہے

1677۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الطُّفَيْلِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَامِرٍ ....

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ فِي أَمْوَالِكُمْ حَقًّا سِوَى الزَّكَاةِ ۔❷

فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''زکوٰۃ کے علاوہ تمہارے مالوں میں اور بھی حق ہے۔''

فوائد:...... احادیث کے مطابق صرف زکوٰۃ ہی مالوں کا حق ہے۔جبکہ مذکورہ حدیث میں اس کے علاوہ بھی حق بتائے جارہے ہیں تو ان میں کوئی تعارض نہیں کیونکہ یہ حقوق عارضی ہیں۔جبکہ زکوٰۃ مستقل جیسا کہ قرآن میں بھی آتا ہے۔﴿وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ﴾ اور وہ اس کی محبت میں مال خرچ کرتے ہیں۔

[14]...... بَاب فِيمَنْ يَتَصَدَّقُ عَلَى غَنِيٍّ

اس شخص کے متعلق جو امیر کو صدقہ دے

1678۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيُّ ....

أَنَّ مَعْنَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَهُ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَا وَأَبِي وَجَدِّي وَخَطَبَ عَلَيَّ فَأَنْكَحَنِي وَخَاصَمْتُ إِلَيْهِ كَانَ أَبِي يَزِيدُ أَخْرَجَ دَنَانِيرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَجِئْتُ فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا

معن رضی اللہ عنہ بن یزید بیان کرتے ہیں کہ میں نے' میرے والد دادا نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی آپ ﷺ نے میری منگنی کر کے میرا نکاح کر دیا۔اور میں آپ کے پاس ایک جھگڑا لے کر گیا۔میرے والد یزید نے صدقہ کے لئے کچھ دینار نکالے تھے ان کو مسجد میں کسی آدمی کے پاس رکھا۔میں نے جا کر اس سے لے لئے۔اور (اپنے باپ

---

❶ صحیح ابو داؤد،کتاب الزکاۃ،باب فی تعجیل الزکاۃ(1624)و الترمذی،کتاب الزکاۃ،باب ماجاء فی تعجیل الزکاۃ(678)

❷ سند ضعیف و لکن له شواهد،الترمذی،کتاب الزکاۃ،باب ماجاء فی أن فی المال حقًا سوی الزکاۃ(659)وابن ماجه کتاب الزکاۃ باب ماأدی زکاته فلیس بکنز(1789)

فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا إِيَّاكَ أَرَدْتُ بِهَا فَخَاصَمْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيدُ وَلَكَ يَا مَعْنُ مَا أَخَذْتَ ـ❶

کے پاس) لے کر آیا تو انہوں نے کہا: ''اللہ کی قسم! میرا ارادہ تجھے دینے کا نہیں تھا۔ میں وہ جھگڑا لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا تو آپ نے فرمایا: ''یزید تجھے تیری نیت کا ثواب ملے گا اور اسے معن جو تو نے لے لیا وہ تیرا ہی ہے۔''

فوائد:...... زکوٰۃ غنی کو دینا جائز ہے البتہ اگر کوشش کر کے کوئی کسی کو مستحق زکوٰۃ سمجھ کر دے دے تو دینے والے کی طرف سے ادا ہو جائے گی اگر چہ زکوٰۃ لینے والا اس کا حقیقی مستحق نہ ہی ہو کیونکہ اعمال کا دراومدار نیتوں پر ہے۔

[15]...... بَاب مَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ
اس شخص کا بیان جس پر صدقہ حلال نہیں

1679ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ وَأَبُو نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَيْحَانَ بْنِ يَزِيدَ............

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ قَالَ أَبُو مُحَمَّد يَعْنِي قَوِيٍّ ـ❷

عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمرو کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دولت مند کے لئے زکوٰۃ حلال نہیں اور نہ ہی قوت والے آدمی کے لئے حلال ہے۔''

فوائد:...... (ذی مرۃ سوی) سے مراد ایسا شخص ہے جو محنت کر کے اپنے اخراجات پورے کر سکتا ہو۔

1680ـ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ............

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَأَلَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص دولتمند ہونے کے باوجود سوال کرے گا وہ قیامت کے دن

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الزكاة، باب اذا تصدق على ا بنه و لا يشعر(1422)

❷ صحيح : ابو داؤد، كتاب الزكاة، باب من يجوز له أخذ الصدقة وهو غني(1634) والترمذي، كتاب الزكاة، باب من لا تحل له الصدقة(652)

وَفِي وَجْهِهِ خُمُوشٌ أَوْ كُدُوحٌ أَوْ خُدُوشٌ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الْغِنَى قَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ ۔ ❶

ایسے حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر زخم ہوں گے یا اس کے چہرے پر گوشت نہیں ہوگا یا اس کے چہرے پر خراشیں ہوں گی۔'' کہا گیا: اے اللہ کے رسول! کتنی دولت ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پچاس درہم یا اس کے برابر سونا۔''

فوائد:...... معلوم ہوا کہ گزران کے بقدر مال ہونے کے باوجود مانگنا قیامت کو رسوائی کا باعث ہو گا۔ (اَعَاذَ نَا اللہ مِنہٗ)

1681۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ ۔ ❷

محمد بن عبدالرحمٰن اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ نے نبی ﷺ سے اسی طرح نقل کیا۔

[16]...... بَاب الصَّدَقَةِ لَا تَحِلُّ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَلَا لِأَهْلِ بَيْتِهِ

نبی ﷺ اور اہل بیت کے لئے صدقہ جائز نہیں ہے

1682۔ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ....

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَذَ الْحَسَنُ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ كِخْ كِخْ أَلْقِهَا أَمَا شَعَرْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ ۔ ❸

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حسن رضی اللہ عنہ نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر اپنے منہ میں ڈالی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اوہوں! اسے پھینک دو' کیا تم نہیں جانتے کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔''

فوائد:...... بنو ہاشم آپ ﷺ کے خاندان کے لیے صدقہ حلال نہیں اسی لیے آپ ﷺ ہدیہ تو قبول کر لیتے تھے البتہ صدقہ نہیں لیتے تھے۔

1683۔ أَخْبَرَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى عَنْ عِيسَى ....

---

❶ حسن ابوداؤد، کتاب الزکاۃ، باب من یعطی من الصدقۃ وحد الغنی (1626) والترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء من تحل لہ الزکاۃ (650)

❷ حسن سابقہ ہی مکرر ہے۔

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب الزکاۃ، باب ما یذکر فی الصدقۃ للنبی ﷺ (1491) ومسلم، کتاب الزکاۃ، باب تحریم الزکاۃ علی رسول اللہ ﷺ...... (2470)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي لَيْلَى قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَعِنْدَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَأَخَذَ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَانْتَزَعَهَا مِنْهُ وَقَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ ۔ ❶

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کہتے ہیں کہ ابو لیلیٰ نے کہا: میں نبی ﷺ کے پاس تھا اور آپؐ کے پاس حسن بن علی رضی اللہ عنہما بھی تھے۔انہوں نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور پکڑی تو آپ ﷺ نے اس سے چھین لی اور آپ ﷺ نے فرمایا:''کیا تم جانتے نہیں ہو کہ صدقہ ہمارے لئے حلال نہیں ہے''؟

[17]...... بَاب التَّشْدِيدِ عَلَى مَنْ سَأَلَ وَهُوَ غَنِيٌّ

اس شخص کے متعلق وعید جو دولت مند ہونے کے باوجود سوال کرے

1684۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَخِيهِ ....

عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُلْحِفُوا بِي فِي الْمَسْأَلَةِ فَوَاللَّهِ لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ شَيْئًا فَأُعْطِيَهُ وَأَنَا كَارِهٌ فَيُبَارَكَ لَهُ فِيهِ ۔ ❷

معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''تم سوال کرنے میں لپٹا نہ کرو، جو شخص مجھ سے کچھ مانگے گا میں اسے ناخوشی سے دوں گا۔تو اس کے لئے اس میں برکت نہیں ہوگی۔''

1685۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ هُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ....

عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ مَسْأَلَةً وَهُوَ عَنْهَا غَنِيٌّ كَانَتْ شَيْنًا فِي وَجْهِهِ. ❸

رسول اللہ ﷺ کے غلام ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جو کوئی دولت مند ہونے کے باوجود لوگوں سے سوال کرے گا اس کے چہرے پر گوشت نہیں ہوگا۔''

---

❶ صحيح: احمد 4/348 وشرح معاني الآثار للطحاوي 2/10 (2387) والنسائي، كتاب الزكاة، باب الإلحاف في المسألة (2593)

❷ صحیح دارمی منفرد ہیں۔

❸ متفق عليه: البخاري، كتاب الزكاة، باب الا ستعفاف عن المسألة (1469) ومسلم، كتاب الزكاة، باب فضل التعفف والصبر (2421)

فوائد:...... (۱) دولتمند کا سوال کرنا اس کے لیے قیامت کو ذلت کا باعث ہوگا (۲) چمٹ کر مانگنا ناپسندیدہ ہے اگرچہ حقیقی ضرورت ہی کیوں نہ ہو۔

[18]......بَاب فِي الِاسْتِعْفَافِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ
سوال سے بچنے کے متعلق

1686۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ............

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى إِذَا نَفِدَ مَا عِنْدَهُ قَالَ مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللَّهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللَّهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً هُوَ خَيْرٌ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ۔ [1]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا۔ تو آپؐ نے ان کو دیا۔ پھر انہوں نے سوال کیا تو آپؐ نے ان کو دیا۔ حتی کہ جو آپؐ کے پاس تھا سب ختم ہو گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس جو کچھ مال ہوگا تم سے بچا کر ہرگز نہیں رکھوں گا اور جو کوئی سوال سے بچنا چاہے اللہ اسے بچائے گا۔ اور جو کوئی آسودہ ہونا چاہے اللہ اسے آسودہ کرے گا۔ اور جو کوئی صبر کرے اللہ اسے صبر دے گا۔ اور صبر سے بڑھ کر بہتر اور کشادہ کوئی چیز کسی کو نہیں دی گئی۔''

فوائد:...... یہ قانون الٰہی ہے ﴿أَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ﴾ انسان کو اس کی کوشش کے مطابق ہی ملتا ہے اگر آپ بے صبرے ہیں اگر آپ محتاج ہیں تو بالتکلف صبر کا مظاہرہ کرتے رہیں بالآخر اللہ آپکو اپنی جناب سے ضروری نوازے گا آپ کو آپکے صبر و استقلال کا انعام ضرور مل کر رہے گا جب کہ اس کے برعکس سوال اور بے صبری آپ کی زندگی کی تلخیوں میں کمی کی بجائے انہیں مزید بڑھا وا دے گی (واللہ ولی التوفیق)

[19]......بَاب النَّهْيِ عَنْ رَدِّ الْهَدِيَّةِ
ہدیہ واپس کرنے کی ممانعت

1687۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

---

[1] متفق عليه: البخارى، كتاب الزكاة، باب الاستعفاف عن المسألة (1469) ومسلم، كتاب الزكاة، باب، فضل التعفف والصبر (2421)

سَالِمٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ..........

سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خُذْهُ وَمَا آتَاكَ اللّٰهُ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ۔ ❶

عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجھے کوئی چیز دیتے تو میں کہتا: ''یہ آپ اسے دے دیں جو مجھ سے اس کا زیادہ محتاج ہے۔'' تو رسول اللہ فرماتے: ''اسے لے لو اور اللہ جو کچھ تمہیں دے اور تم نے اس کا لالچ نہ کیا ہو اور نہ ہی سوال کیا ہو تو اسے لے لو وگرنہ اس کے پیچھے نہ پڑو۔''

فوائد:...... بلا سوال اور عزت نفس کو ٹھیس پہنچے بغیر ملنے والا تحفہ اللہ کی دین سمجھ کر قبول کر لینا بہتر، لائق خوش بختی ہے جب کہ بلا وجہ دوسروں کے مال کو للچائی نگاہوں سے تکنا باعث شرمندگی عزت نفس کی بربادی کا سبب ہے نیز رذالت وجہالت الگ ہے۔

1688۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ حُوَيْطِبَ بْنَ عَبْدِ الْعُزَّى أَخْبَرَهُ..........

أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ السَّعْدِيِّ أَخْبَرَهُ عَنْ عُمَرَ بِنَحْوِهِ۔ ❷

عبداللہ بن سعدی عمر رضی اللہ عنہ سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

1689۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ..........

عَنِ ابْنِ السَّعْدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ فَذَكَرَ نَحْوًا مِنْهُ۔ ❸

ابن سعدی کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے عامل بنایا پھر انہوں نے اسی حدیث کی طرح ذکر کیا۔

[20]......بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ
سوال کرنے کی ممانعت

1690۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

❶ متفق عليه : البخاري، كتاب الزكاة، باب الاستعفاف عن المسألة (1469) ومسلم، كتاب الزكاة، باب، فضل التعفف والصبر (2421)

❷ صحيح : ماقبل ہی مکرر ہے۔

❸ صحيح : سابقہ ہی مکرر ہے۔

وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ....

أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَقَالَ يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ ۔❶

حکیمؓ بن حزام کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے مجھے دیا۔ پھر آپؐ سے میں نے سوال کیا تو آپؐ نے مجھے دیا، پھر میں نے آپؐ سے سوال کیا تو آپؐ نے مجھے دیا پھر میں نے آپؐ سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے حکیم! یہ مال سرسبز اور شیرین ہے جو شخص نفس کے لالچ کے بغیر لے گا اس کے لئے اس میں برکت ڈالی جائے گی اور جو کوئی اسے نفس کے لالچ سے لے اس کے لئے اس میں برکت نہیں ہوگی۔ اور وہ اس شخص کی طرح ہوگا جو کھاتا ہے مگر سیر نہیں ہوتا۔''

فوائد:...... بقدر کفایت حاصل کردہ مال آدمی کے لیے حصول برکات کا سبب ہے جب کہ لالچی انسان کو موت تک کبھی آسودگی حاصل نہیں ہوتی مال کی حرص اسے مسلسل بے سکونی میں مبتلا رکھتی ہے۔

[21]......بَاب مَتَى يُسْتَحَبُّ لِلرَّجُلِ الصَّدَقَةُ

آدمی کے لئے کب صدقہ مستحب ہے؟

1691۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا تُصُدِّقَ بِهِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَلْيَبْدَأْ أَحَدُكُمْ بِمَنْ يَعُولُ ۔❷

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''بہتر صدقہ وہ ہے جو غنٰی کے پیچھے کیا جائے۔ تمہارا ایک اپنے عیال سے شروع کرے۔''

فوائد:...... (۱) معلوم ہوا بہترین صدقہ وہ ہے جو اپنی ضرویات کو پورا کرنے کے بعد کیا جائے (۲) صدقہ کرتے وقت سب سے پہلے اپنے گھر والوں کی ضروریات کو پورا کیا جائے گا۔

---

❶ متفق علیه : البخاری، کتاب الزکاۃ، باب الاستعفاف عن المسألة (1472) ومسلم، کتاب الزکاۃ، باب بیان الید العلیا خیر من الید السفلیٰ (1035)

❷ صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، باب لا صدقة الا عن ظهر غنی ومن تصدق......(1426)

[22]......بَاب فِي فَضْلِ الْيَدِ الْعُلْيَا

دینے والے ہاتھ کی فضیلت

1692- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى قَالَ وَالْيَدُ الْعُلْيَا يَدُ الْمُعْطِي وَالْيَدُ السُّفْلَى يَدُ السَّائِلِ ۔❶

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔'' ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: اوپر کا ہاتھ دینے والا ہاتھ ہے اور نیچے کا ہاتھ سوال کرنے والا ہاتھ ہے۔''

1693- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ يَذْكُرُ ....

عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ ۔❷

حکیم بن حزام کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہتر صدقہ وہ ہے جو غنٰی کے پیچھے ہو اور اوپر کا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور عیال سے شروع کرو۔''

فوائد:...... کائنات میں ہر ایک بہتر سے بہترین کی تلاش میں ہے ایسی حالت میں آپ ﷺ کی بات کو نظر انداز کر دینا قطعی دانشمندی نہیں کہلا سکتی لہٰذا بہترین کی جستجو میں آپ ﷺ کے قول کو مدنظر رکھتے ہوئے ''معطی'' کے کردار کو اپنانا ہمارے فلاح دارین کا باعث ہے کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا (مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِن مَالٍ (مسلم) صدقے نے کبھی کسی مال کو کم نہیں کیا۔

[23]...... بَاب أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ

کون سا صدقہ افضل ہے؟

1694- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سُلَيْمَانُ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ....

---

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب الزکاة، باب لا صدقة إلا عن ظهر غنی (1429) و مسلم، کتاب الزکاة، باب بیان الیدا لعلیا خیر من الید السفلیٰ......(2382)

❷ صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب بیان أن الید العلیا خیر من الید السفلیٰ......(2383)

عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ خَفِيفَ ذَاتِ الْيَدِ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَسْأَلُهُ فَوَافَقَتْ زَيْنَبَ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ تَسْأَلُ عَمَّا أَسْأَلُ عَنْهُ فَقُلْتُ لِبِلَالٍ سَلْ لِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَيْنَ أَضَعُ صَدَقَتِي عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ أَوْ فِي قَرَابَتِي فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَيُّ الزَّيَانِبِ فَقَالَ امْرَأَةُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ۔ [1]

عبداللہ کی بیوی زینب کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کرو اگرچہ اپنے زیوروں سے کرو۔'' اور عبداللہ تنگدست تھے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس یہ بات پوچھنے کے لئے گئی۔ تو انصار کی ایک زینب نامی عورت کو میں نے پایا وہ بھی جو وہی بات پوچھنا چاہتی تھی جو میں پوچھنا چاہتی تھی تو میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے کہا آپ میرے لئے رسول اللہ ﷺ سے پوچھیں کہ میں اپنا صدقہ کسے دوں؟ عبداللہ کو یا اپنے اور رشتہ داروں کو؟ بلال رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کون سی زینب ہے؟ بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: ''عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بیوی۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے لئے دوہرا اجر ہے ایک رشتہ داری کا اجر اور دوسرا صدقہ کا اجر۔''

فوائد:...... گھر کا خرچ یہ مرد کی ذمہ داری ہے اسی طرح بچوں کے اخراجات بھی۔ اگر بیوی اپنی ذاتی دولت سے اپنے شوہر یا بچوں پر خرچ کرتی ہے تو یہ اس کی جانب سے صدقہ اور اس کے لیے دوہرے اجر کا باعث ہوگا۔

1695۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ..........

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِينَةِ مَالًا نَخْلًا وَكَانَتْ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءُ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مدینہ میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ انصاری کے پاس تمام انصار سے زیادہ مال اور کھجوروں کے درخت تھے۔ اور ان کے تمام مالوں سے انہیں زیادہ پیارا ''بیرحاء'' تھا۔ اور وہ مسجد کے سامنے تھا۔ نبی ﷺ اس کے پاس جاتے اور اس کا صاف پانی پیتے۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

---

[1] متفق عليه: البخاري، كتاب الزكاة، باب الزكاة على الزوج والأيتام في الحجر (1466) ومسلم، كتاب الزكاة، باب فضل النفقة والصدقة على الأقربين...... 2315)

طَيِّبٍ فَقَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَالَ إِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءُ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ شِئْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَخٍ ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ أَوْ رَائِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيهِ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهُ فِي الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَسَّمَهُ أَبُو طَلْحَةَ فِي قَرَابَةِ بَنِي عَمِّهِ۔ [1]

جب یہ آیت نازل ہوئی: ’’تم نیکی کو ہرگز نہیں پہنچ سکتے حتی کہ تم وہ چیز خرچ کرو جو تم پسند کرتے ہو اور تم جو چیز خرچ کرو تو اللہ تعالیٰ اسے جاننے ولا ہے۔‘‘ (بقرۃ:۹۲) ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ’’میرے مالوں میں میرے نزدیک عمدہ مال ’بیرحاء‘ ہے میں اسے اللہ کے لیے صدقہ کرتا ہوں اور اس سے ثواب کی امید رکھتا ہوں۔ اور وہ اللہ کے پاس جمع ہوگا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ جہاں چاہیں اسے خرچ کریں۔‘‘ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’شاباش‘ یہی مال فائدہ مند ہے یا آپ نے فرمایا: راحت والا ہے۔ تم نے جو کہا میں نے سن لیا۔ اور میری رائے ہے کہ تم اسے اپنے رشتہ داروں پر صرف کرو۔‘‘ تو ابوطلحہ نے کہا: ’’اے اللہ کے رسول! ایسا ہی کروں گا۔‘‘ ابوطلحہ نے اسے اپنے چچا کے بیٹوں میں تقسیم کردیا۔

فوائد:...... (۱) اپنے محبوب مالوں کو راہ اللہ خرچ کرنا پسندیدہ عمل ہے (۲) صحابہ خیر کے اعمال میں جلدی کرتے تھے (۳) اقارب پر صدقہ کرنے کا دوہرا ثواب ہے ایک صدقے کا دوسرا صلہ رحمی کا۔

[24]......بَاب الْحَثِّ عَلَى الصَّدَقَةِ

صدقہ کی رغبت دینا

1697۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ هَيَّاجِ بْنِ عِمْرَانَ ....

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ مَا خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا أَمَرَنَا فِيهَا بِالصَّدَقَةِ وَنَهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ۔ [2]

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب بھی ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا تو ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا اور ہمیں مثلہ کرنے سے منع کیا۔

---

[1] متفق علیہ: البخاری، کتاب الزکاۃ، باب الزکاۃ علی الأقارب (1411) ومسلم، کتاب الزکاۃ، باب فضل النفقة والصدقة علی الأقربین...... (2312)

[2] متفق علیہ: البخاری، کتاب الأدب، باب طیب الکلام (6023) ومسلم، کتاب الزکاۃ، باب الحث علی الصدقة...... (2346)

فوائد:...... ’’ مُثلہ‘‘ اعضاء کے کاٹنے کو کہتے ہیں مثلاً میت کے ناک کان، ہونٹ وغیرہ کاٹ دینا یہ ناجائز ہے۔

1698۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ خَيْثَمَةَ............

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ۔ ❶

عدیؓ بن حاتم کہتے ہیں کہ نبی ﷺ فرمایا: ’’لوگو! آگ سے ڈرو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی سہی اگر تم (کھجور کا ٹکڑا بھی) نہ پاؤ تو اچھی بات ہی سہی۔‘‘

فوائد:...... معلوم ہوا کسی بھی نیکی کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے حتیٰ کے کچھ بھی صدقہ کرنے کو نہ ہو تو اچھی بات کہہ دینا ہی صدقہ ہے حتی کہ مسکرا کر ملنا اس کو بھی آپ ﷺ نے صدقہ قرار دیا ہے (اللہ الغنی)

[25]......بَاب النَّهْيِ عَنْ الصَّدَقَةِ بِجَمِيعِ مَا عِنْدَ الرَّجُلِ
سارا مال صدقہ کر دینے کی ممانعت

1699۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ دُحَيْمٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ أَنَّ أَبَا لُبَابَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ لَمَّا رَضِيَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَهْجُرَ دَارَ قَوْمِي وَأُسَاكِنَكَ وَأَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُجْزِئُ عَنْكَ الثُّلُثُ۔ ❷

عبدالرحمٰن بن ابولبابہ کہتے ہیں کہ کہ ابولبابہؓ نے اسے خبر دی کہ جب رسول اللہ ﷺ اس سے راضی ہوئے تو اس نے کہا: ’’اے اللہ کے رسولؐ! میں اپنی توبہ اس طرح پوری کرتا ہوں کہ میں اپنا خاندانی مکان چھوڑ دیتا ہوں اور آپ ﷺ اس میں قیام فرمائیں۔ اور میں اپنے مال کو اللہ اور اس کے رسول کے لیے صدقہ کرتا ہوں۔‘‘ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’صدقہ کے لیے تجھے تہائی مال کافی ہے۔‘‘

---

❶ صحيح: ابوداؤد، كتاب الأيمان والنذور، باب فيمن نذر أ يتصدق بماله (3319) والنسائى، كتاب الأيمان والنذور باب اذا أهدى ماله على وجه النذر (3833)

❷ ضعيف: ابوداؤد، كتاب الزكاة، باب الرجل يخرج من ماله (1673)

فــوائــد:...... واضح ہوا صدقہ کرتے ہوئے گھر والوں کی ضرورتوں کو مدنظر رکھنے کے بعد صدقہ کرنا چاہیے یہ نہ ہو کہ جوش نیکی میں سبھی کچھ صدقہ کر دینے کے بعد بندہ ہاتھ پھیلاتا پھرے جیسا کہ اگلی حدیث میں آرہا ہے۔

1700۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى وَأَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ بِمِثْلِ الْبَيْضَةِ مِنْ ذَهَبٍ أَصَابَهَا فِي بَعْضِ الْمَغَازِي قَالَ أَحْمَدُ فِي بَعْضِ الْمَعَادِنِ وَهُوَ الصَّوَابُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ خُذْهَا مِنِّي صَدَقَةً فَوَاللّٰهِ مَا لِيْ مَالٌ غَيْرَهَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ عَنْ رُكْنِهِ الْأَيْسَرِ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ جَاءَهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ هَاتِهَا مُغْضَبًا فَحَذَفَهُ بِهَا حَذْفَةً لَوْ أَصَابَهُ لَأَوْجَعَهُ أَوْ عَقَرَهُ ثُمَّ قَالَ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى مَالِهِ لَا يَمْلِكُ غَيْرَهُ فَيَتَصَدَّقُ بِهِ ثُمَّ يَقْعُدُ يَتَكَفَّفُ النَّاسَ إِنَّمَا الصَّدَقَةُ عَنْ ظَهْرِ غِنًى خُذِ الَّذِي لَكَ لَا حَاجَةَ لَنَا بِهِ فَأَخَذَ الرَّجُلُ مَالَهُ وَذَهَبَ قَالَ أَبُو مُحَمَّد كَانَ مَالِكٌ يَقُولُ إِذَا جَعَلَ الرَّجُلُ مَالَهُ فِي الْمَسَاكِينِ يَتَصَدَّقُ بِثُلُثِ مَالِهِ. [1]

جابرؓ بن عبداللہ کہتے ہیں: ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے تو ایک آدمی انڈے کے برابر سونا لے کر آیا جو اسے کسی جہاد میں ملا تھا۔ اور احمد کہتے ہیں: کسی کان سے ملا تھا اور یہی درست ہے۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اسے میری طرف سے صدقہ قبول کر لیں اللہ کی قسم! میرے پاس اس کے علاوہ اور مال نہیں ہے تو آپؐ نے اس سے منہ پھیر لیا پھر اس نے آپؐ کی بائیں طرف آ کر ایسے کہا پھر اس نے آ کر آپؐ کے سامنے اسی طرح کہا پھر آپ ﷺ نے غصے سے فرمایا: ''لاؤ اور اس کو اس طرح پھینک دیا کہ اگر اسے لگ جاتا تو زخمی ہو جاتا۔'' یا آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے بعض لوگ اپنا مال صدقہ کرنا چاہتے ہیں جس کے علاوہ ان کے پاس کچھ نہیں ہوتا۔ تو وہ صدقہ کر دیتے ہیں۔ پھر بیٹھ رہتے ہیں اور لوگوں کے سامنے اپنے ہاتھ پھیلاتے ہیں صدقہ تو صرف وہ ہے جو اپنی ضرورت سے زائد ہو۔ اپنی چیز لے لو ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔'' تو وہ آدمی اپنا مال لے کر چلا گیا۔ ابو محمد کہتے ہیں: امام مالکؒ کہتے تھے: ''جب آدمی اپنا مال محتاجوں کے لئے مقرر کرے تو وہ اپنا تہائی مال صدقہ کرے۔''

---

[1] حسن: ابوداؤد، کتاب الزکاۃ، باب فی الرخصۃ فی ذلک (1678) والترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی بکر وعمر (3675)

[26]......بَاب الرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ بِجَمِيعِ مَا عِنْدَهُ
اس شخص کے متعلق جو اپنا سارا مال صدقہ کر دے

1701- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ..........

سَمِعْتُ عُمَرَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَتَصَدَّقَ فَوَافَقَ ذَلِكَ مَالًا عِنْدِي فَقُلْتُ الْيَوْمَ أَسْبِقُ أَبَا بَكْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ قُلْتُ مِثْلَهُ قَالَ فَأَتَى أَبُو بَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ فَقَالَ أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقُلْتُ لَا أُسَابِقُكَ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا ـ ❶

عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے صدقہ کرنے کا حکم دیا اس وقت میرے پاس کچھ مال تھا میں نے کہا: اگر میں کسی دن ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بڑھ سکتا ہوں تو آج ہی بڑھ سکتا ہوں، میں اپنا آدھا مال لایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تونے اپنے اہل کے لئے کیا باقی رکھا ہے؟ میں نے کہا: ''اتنا ہی۔'' پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنا سارا مال لے کر آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوبکر! تونے اپنے اہل کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں نے اُن کے لئے اللہ اور اس کا رسول چھوڑا ہے۔'' میں نے کہا: ''میں کسی چیز میں کبھی ان سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔''

فوائد:...... ابوبکر رضی اللہ عنہ کے جمیع مال صدقہ کرنے سے سمجھی جاسکتی ہے کہ جمیع مال کا صدقہ ایسے شخص کے حق میں درست ہے جو کہ بعد میں محتاج نہ ہو اور محنت کر کے اپنے گھر والوں کی ضروریات کا فوری پوری کرسکتا ہو ورنہ اگر یہ کسی کے لیے آزمائش کا باعث بنے تو ایسے کے لیے جمیع مال کا صدقہ مکروہ ہے۔

[27]......بَاب فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ
صدقہ فطر کے متعلق

1702- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں میں سے ہر آزاد و غلام، مرد و عورت پر ایک

❶ متفق عليه : البخاري، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر على العبد (1504) ومسلم، كتاب الزكاة، باب زكاة الفطر على المسلمين من التمر والشعير (2275)

رَمَضَانَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ تَقُولُ بِهِ قَالَ مَالِكٌ كَانَ يَقُولُ بِهِ۔ ❶

صاع کھجور یا ایک صاع جو کا صدقہ فطر فرض کیا۔ ابومحمد سے کہا گیا: آپ بھی اس کے قائل ہیں؟ انہوں نے کہا: امام مالکؒ اسی طرح کہتے تھے۔

فوائد:...... (۱) صدقہ فطر یہ رمضان کے آخر میں عید الفطر سے قبل ہر ایک فرد کی طرف سے ادا کرنا لازم ہے چاہے اس کی پیدائش عید سے ایک دن قبل ہوئی ہو نیز یہ غلام آزاد سبھی کی طرف سے ادا کیا جائے گا (۲) اس کی مقدار سبھی اجناس سے ایک صاع ہوگی جو کہ موجودہ پیمانے کے مطابق تقریباً $2^1/2$ کلو بنتا ہے (۳) فطرانہ مسلمانوں کی طرف سے ادا کیا جائے گا۔ عید الفطر ادا کرنے سے ایک دو روز قبل بھی دیا جا سکتا ہے۔

1703۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَعَدَلَهُ النَّاسُ بِمُدَّيْنِ مِنْ بُرٍّ۔ ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ ہم ہر چھوٹے اور بڑے آزاد اور غلام کی طرف سے ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور صدقہ فطر دیا کریں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: پھر لوگوں نے اس کے برابر دو مد گندم کے مقرر کر دیئے۔

1704۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ إِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ حُرٍّ وَمَمْلُوكٍ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ فَلَمْ يَزَلْ

ابوسعید رضی اللہ عنہ خدری کہتے ہیں: ''ہم رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں ہر چھوٹے اور بڑے آزاد کردہ غلام کی طرف سے ایک صاع گندم یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا ایک صاع پنیر دیتے تھے یا ایک صاع کشمش صدقہ فطر دیتے تھے۔ پھر ہمیشہ اسی طرح جاری رہا حتی کہ ہمارے پاس معاویہ رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے کہا: ''میں نے

---

❶ متفق علیه: سابقہ ہی مکرر ہے۔

❷ متفق علیه: البخاری، کتاب الزکاۃ، باب صدقة الفطر صاعًا من طعام (1509) ومسلم، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ الفطر من الطعام والأقط واتریب (2280)

ذٰلِكَ كَذٰلِكَ حَتّٰى قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا فَقَالَ إِنِّي أَرَى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ يَعْدِلُ صَاعًا مِنَ التَّمْرِ فَأَخَذَ النَّاسُ بِذٰلِكَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَمَّا أَنَا فَلَا أَزَالُ أُخْرِجُهُ كَمَا كُنْتُ أُخْرِجُهُ قَالَ أَبُو مُحَمَّد أَرَى صَاعًا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۔❶

ملک شام میں دیکھا ان کے گندم کے دو مد کھجور کے ایک صاع کے برابر ہوتے ہیں۔'' لوگوں نے اسی بات کو اختیار کر لیا۔ ابوسعید نے کہا: ''میں تو اسی طرح نکالتا رہوں گا جس طرح میں پہلے نکالا کرتا تھا۔'' ابومحمد کہتے ہیں: ''میری رائے ہے کہ ہر چیز سے ایک صاع ہونا چاہئے۔''

فوائد:...... گندم سے نصف صاع فطرانہ دینا یہ معاویہ رضی اللہ عنہ کا اپنا اجتہاد تھا اسی لیے ابوسعید وابن عمر رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم تمام اجناس سے ایک صاع فطرانے کے ہی قائل رہے ہیں اسی طرح مالک شافعی اور احمد رحمۃ اللہ علیہ اور جمہور ائمہ ایک صاع کے ہی قائل و فاعل ہیں۔

1705۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ ۔❷

ابوسعید رضی اللہ عنہ خدری کہتے ہیں کہ ہم رمضان میں ایک صاع گندم یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا ایک صاع منقہ یا ایک صاع پنیر صدقہ فطر نکالا کرتے تھے۔

1706۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ.........

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نُعْطِي عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ ۔❸

ابوسعید کہتے ہیں: کہ ہم نبی ﷺ کے زمانے میں دیا کرتے تھے۔ پھر انہوں نے پہلی حدیث کی طرح ذکر کیا۔

---

❶ متفق عليه : سابقہ ہی مکرر ہے۔

❷ متفق عليه : سابقہ دونوں احادیث کا تکرار ہے۔

❸ ضعيف : ابوداؤد، كتاب الخراج، باب فى السعاية على الصدقه (2937)

[28]......بَاب كَرَاهِيَةِ أَنْ يَكُونَ الرَّجُلُ عَشَّارًا
آدمی کا ٹیکس وصول کرنے کی ممانعت

1708۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ قَالَ ....

سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبُ مَكْسٍ قَالَ قَالَ أَبُو مُحَمَّد يَعْنِي عَشَّارًا ۔[1]

عقبہؓ بن عامر کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''صاحب ٹیکس' جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''ابو محمد کہتے ہیں:''یعنی کہ ٹیکس وصول کرنے والا۔''

فوائد:...... عشار یہ عشر سے یعنی آمدن کا دسواں حصہ جس کا اردو میں ترجمہ ٹیکس (Tax) کیا جاتا ہے جو کہ انگلش کے لفظ (Tentb) کی بگڑی ہوئی حالت ہے یعنی اس سے بھی مراد دسواں حصہ ہے لہٰذا کسی آدمی کی جانب سے دسواں حصہ بطور غنڈہ ٹیکس لینا حرام ہے۔

[29]......بَاب الْعُشْرِ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ
ان درختوں اور پھلوں کی زکوۃ کے متعلق
جنہیں بارش کا پانی پہنچتا ہے اور کنویں سے سیراب کیا جاتا ہے

1709۔ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ............

عَنْ مُعَاذٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَنِي أَنْ آخُذَ مِنَ الثِّمَارِ مَا سُقِيَ بَعْلًا الْعُشْرَ وَمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ فَنِصْفَ الْعُشْرِ ۔[2]

معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف بھیجا۔ اور مجھے حکم دیا کہ میں ان درختوں کے پھلوں میں سے دسواں حصہ لوں جو پانی کے قریب تر زمین میں تھے۔ اور ان درختوں کے پھلوں میں سے بیسواں حصہ لوں جن کو جانوروں کے ذریعہ سے کھینچ کر پانی دیا جاتا ہے۔

---

[1] متفق علیه : البخاری، کتاب الدیات، باب المعدن جهار(6912) ومسلم، کتاب الحدود، باب جرح العجاء والمعذن والئير جبار(4440)

[2] متفق علیه : البخاری، کتاب الأحکام، باب هدایا العمال(7174) ومسلم، کتاب الإمارة، باب، تحریم هدایا العمال (5715)

فوائد:...... زکوٰۃ میں وہ فصل یا باغ جو بلا مشقت سیراب ہوتا ہے اس میں سے دسواں جب کہ بالمشقۃ سیراب ہونے والے سے بیسواں حصّہ لیا جائے گا۔

[30]......بَاب فِي الرِّكَازِ
دفینہ کے متعلق

1710۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ جُرْحُ الْعَجْمَاءِ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ ۔ ❶

ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جانور کا زخم لگایا ہوا بے کار ہے۔اور کنویں کا تاوان نہیں۔اور کان کا تاوان نہیں اور دفینہ میں پانچواں حصہ ہے۔''

فوائد:...... (۱) جانور، کنواں اور کان سے لگنے والا زخم یا کسی بھی قسم کا نقصان رائیگاں ہے اس کا قصاص یا دیت نہیں ہوگی (۲) اگر کسی کو کوئی دفینہ کوئی مدفون خزانہ مل جائے تو اس کا پانچواں حصّہ بیت المال میں جمع کروا کہ بقیہ کا وہ خود مالک ہوگا۔

[31]......بَاب مَا يُهْدَى لِعُمَّالِ الصَّدَقَةِ لِمَنْ هُوَ
زکوٰۃ کے ملازموں کو جو تحفہ دیا جاتا ہے وہ کس کا ہے

1711۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ ....

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَعْمَلَ عَامِلًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَائَهُ الْعَامِلُ حِينَ فَرَغَ مِنْ عَمَلِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَذَا الَّذِي لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَهَلَّا قَعَدْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ فَنَظَرْتَ

ابوحمیدؓ انصاری سعدی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے ملازم رکھا۔تو وہ ملازم اپنے کام سے فارغ ہو کر آپ کے پاس آیا۔اس نے کہا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ تو آپ کا ہے۔اور یہ مجھے تحفہ دیا گیا ہے۔'' تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''تو اپنے والدین کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھا رہا کہ تو دیکھتا کہ تجھے تحفہ دیا جاتا ہے کہ نہیں۔'' پھر نبی ﷺ شام کو نماز کے بعد منبر پر

❶ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب ارضاء السعاۃ (2295) و ابوداؤد، کتاب الزکاۃ، باب رضاء المصدق (1589)

أَيُهْدَى لَكَ أَمْ لَا ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَشِيَّةً بَعْدَ الصَّلَاةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَشَهَّدَ وَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ مَا بَالُ الْعَامِلِ نَسْتَعْمِلُهُ فَيَأْتِينَا فَيَقُولُ هَذَا مِنْ عَمَلِكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي فَهَلَّا قَعَدَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَيَنْظُرَ هَلْ يُهْدَى لَهُ أَمْ لَا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَغُلُّ أَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى عُنُقِهِ إِنْ كَانَ بَعِيرًا جَاءَ بِهِ لَهُ رُغَاءٌ وَإِنْ كَانَتْ بَقَرَةً جَاءَ بِهَا لَهَا خُوَارٌ وَإِنْ كَانَتْ شَاةً جَاءَ بِهَا تَيْعَرُ فَقَدْ بَلَّغْتُ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ ثُمَّ رَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَيْهِ حَتَّى إِنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى عُفْرَةِ إِبْطَيْهِ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ وَقَدْ سَمِعَ ذٰلِكَ مَعِي مِنَ النَّبِيِّ ﷺ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَسَلُوهُ۔[1]

کھڑے ہوئے تو اشہد الا الہ الا اللہ پڑھا اور اللہ کی تعریف میں وہ باتیں بیان کیں جو اس کے لائق ہیں۔ پھر فرمایا: ''اس کے بعد جاننا چاہئے کہ لوگوں کا عجیب حال ہے۔ ہم ان کو ملازم رکھتے ہیں تو وہ ہمارے پاس آ کر کہتے ہیں۔ یہ تو آپ کی ملازمت کے متعلق ہے اور یہ مجھے تحفہ دیا گیا ہے۔ اپنے والدین کے گھر کیوں نہیں بیٹھ گئے۔ دیکھتے تو سہی کہ ان کو تحفہ دیا جاتا ہے کہ نہیں۔ مجھے اس ذات کی کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ جو کوئی اس میں سے خیانت کرے گا وہ اس کا قیامت کے دن اپنی گردنوں پر اٹھا کر لائے گا۔ اگر اونٹ ہوگا تو اس کو اس طرح لائے گا کہ وہ چلاتا ہوگا۔ اور اگر گائے ہوگی تو اس کو اس طرح لائے گا کہ وہ آواز کر رہی ہوگی۔ اگر بکری ہوگی تو اس طرح لائے گا کہ وہ بھی آواز کر رہی ہوگی۔ اگر بکری ہوگی تو اس طرح لائے گا کہ وہ بولتی ہوگی۔ تحقیق میں نے تم کو پہنچا دیا۔'' ابوحمیدؓ کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو اٹھایا حتی کہ آپؐ کے بغلوں کی سفیدی ہمیں نظر آئی۔ ابوحمید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس حدیث کو میرے ساتھ نبی ﷺ سے زیدؓ بن ثابت نے بھی سنا لہٰذا ان سے بھی پوچھ لو۔''

فوائد:...... (۱) عمال کو ملنے والے ہدیے سرکاری خزانے میں جمع ہوں گے کیونکہ ان کو ان کی ذاتی حیثیت کی بجائے عہدے کے سبب ملے ہیں (۲) کوئی پیش آمدہ مسئلہ اگر عام عوام کے فائدے کا باعث ہے سبھی کو اس سے آگاہ کرنا چاہیے نیز کسی خاص آدمی کو ہدف تنقید بنانے کی بجائے سبھی کو نصیحت کرنا مسنون ہے (۳) قیامت کو اعمال کی جنس سے سزا ہوگی (۴) خطاب کے دوران دونوں ہاتھوں کو اوپر اٹھانا ثابت ہوا۔

[1] صحیح: سابقہ حدیث کا تکرار ہے۔

[32]......بَاب لِيَرْجِعْ الْمُصَدِّقُ عَنْكُمْ وَهُوَ رَاضٍ
زکوٰۃ وصول کرنے والا لوگوں کے پاس سے خوش ہو کر آئے

1712۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ وَمُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ ....

عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَائَكُمْ الْمُصَدِّقُ فَلَا يَصْدُرَنَّ عَنْكُمْ إِلَّا وَهُوَ رَاضٍ ۔❶

جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا: ''جب تمہارے پاس زکوٰۃ وصول کرنے والا آئے تو وہ تم سے خوش ہو کر لوٹے۔''

فوائد:...... اسلام کس قدر معتدل اور باعث یسر دین ہے کہ ایک طرف عوام کو تاکید ہے صدقہ لینے والے کی پسند کا خیال رکھیں وہ جو کہے اس کے لیے حاضر کر دیں اسی طرح صدقہ لینے والے کو بھی حکم دیا کہ وہ کرائم، عمدہ اموال سے بچے اور درمیانہ مال بطور صدقہ کے لے لہٰذا یہ طریق طرفین کو افراط وتفریط سے بچا کر اعتدال کے راستے پر گامزن کر دیتا ہے۔

1713۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ..........

عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ۔❷

جریرؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے پہلی حدیث کی طرح فرمایا۔

[33]......بَاب كَرَاهِيَةِ رَدِّ السَّائِلِ بِغَيْرِ شَيْءٍ
سائل کو خالی ہاتھ لوٹانے کی ممانعت

1714۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُعَاذٍ الْأَشْهَلِيِّ عَنْ جَدَّتِهِ يُقَالُ لَهَا..........

حَوَّاءُ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ إِحْدَاكُنَّ لِجَارَتِهَا وَلَوْ كُرَاعُ شَاةٍ مُحَرَّقٌ ۔❸

حضرت حوا رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے مسلمان عورتو! تم میں سے کوئی اپنی پڑوسن کی کسی چیز کو حقیر نہ سمجھے اگرچہ بکری کا جلا ہوا پایہ ہی ہو۔''

فوائد:...... ہمسائے کی ضروریات کا خیال کرنا اسلام میں انتہائی پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے

---

❶ اسناده جيد: ابوداؤد، كتاب الزكاة، باب حق السائل (1667) والترمذی كتاب الزكاة باب ماجاء فی حق السائل (665)
❷ حسن: ابوداؤد، كتاب الخراج، باب فی إقطاع الأرض (3067)
❸ مکمل تخریج کے لیے سابقہ (681) ملاحظہ کیجئے۔

لہٰذا اگر آپ صاحب وسعت نہیں اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہمسائے کی ضرورت کا پاس آپ کے ذمے نہیں بلکہ اگر تھوڑی سی چیز بھی ہو تو بلا ہچکچاہٹ ہمسائے کو ہبہ کر دینی چاہیے ہوسکتا ہے وہ آپ سے زیادہ ضرورت مند ہو۔

[34]......بَاب مَنْ أَسْلَمَ عَلَى شَيْءٍ
مسلمان آدمی کے متعلق جس کے پاس کوئی چیز ہو

1715۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ ....

عَنْ صَخْرِ بْنِ الْعَيْلَةِ قَالَ أَخَذْتُ عَمَّةَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فَقَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَمَّتَهُ فَقَالَ يَا صَخْرُ إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا أَسْلَمُوا أَحْرَزُوا أَمْوَالَهُمْ وَدِمَائَهُمْ فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ وَكَانَ مَاءٌ لِبَنِي سُلَيْمٍ فَأَسْلَمُوا فَسَأَلُوهُ ذٰلِكَ فَدَعَانِي فَقَالَ يَا صَخْرُ إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا أَسْلَمُوا أَحْرَزُوا أَمْوَالَهُمْ وَدِمَائَهُمْ فَادْفَعْهَا إِلَيْهِمْ فَدَفَعْتُهُ۔ [1]

صخرؓ بن عیلہ کہتے ہیں کہ میں مغیرہ بن شعبہ کی پھوپھی کو پکڑ کر نبی ﷺ کے پاس لے گیا۔تو انہوں نے نبی ﷺ سے اپنی پھوپھی کو مانگا۔تو آپ ﷺ نے فرمایا! ''اے صخرؓ جب لوگ مسلمان ہو جاتے ہیں تو ان کے مال اور ان کی جانیں محفوظ ہو جاتی ہیں۔لہٰذا ان کا مال ان کو دے دو۔اور بنو سلیم کا ایک تالاب تھا۔جب لوگ مسلمان ہوئے تو انہوں نے اس تالاب کو آپ ﷺ سے مانگا۔تو آپ ﷺ نے مجھ کو بلا کر فرمایا: ''اے صخر! جب لوگ مسلمان ہوتے ہیں تو ان کے مال اور جانیں محفوظ ہو جاتی ہیں۔لہٰذا ان کا مال ان کو واپس کردو۔''تو میں نے وہ تالاب ان کو لوٹا دیا۔

فوائد:...... ثابت ہوا اسلام اہل اسلام کی اشیاء کی حفاظت کا ضامن ہے کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ کسی دوسرے مسلمان کی شئی اس کی اجازت کے بغیر لے۔

1716۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ..........

حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ صَخْرٍ أَطْوَلَ مِنْ حَدِيثِ أَبِي

عثمان بن ابوحازم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا صخر سے ابونعیم کی حدیث سے لمبی حدیث نقل کرتے ہیں۔

---

[1] متفق عليه : البخاری، كتاب الزكاة، باب الصدقة من كسب طيب(1410) ومسلم، كتاب الزكاة، باب قبول الصدقة من الكسب الطيب وتربيتها(2339)

نُعَيْمٍ ۔[1]

[35].....بَاب فِي فَضْلِ الصَّدَقَةِ

صدقہ کی فضیلت کا بیان

1717۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا تَصَدَّقَ امْرُؤٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا طَيِّبًا إِلَّا وَضَعَهَا حِينَ يَضَعُهَا فِي كَفِّ الرَّحْمَنِ وَإِنَّ اللَّهَ لَيُرَبِّي لِأَحَدِكُمْ التَّمْرَةَ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ فَصِيلَهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ أُحُدٍ ۔[2]

ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی اپنی پاکیزہ کمائی سے صدقہ کرتا ہے۔اور اللہ پاک ہی کو قبول کرتا ہے۔تو اللہ اس کو رکھتا ہے یہاں تک کہ اپنی ہتھیلی میں رکھتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ تمہاری کھجور کی اس طرح پرورش کرتا ہے۔جس طرح تم اپنے بچھڑے یا اونٹ کے بچے کی کرتے ہو۔یہاں تک کہ وہ احد کے برابر ہو جاتی ہے۔“

فوائد:...... صدق دل،خلوص نیت سے کیا گیا صدقہ اللہ کے ہاں لازماً قابل قبول ہوتا ہے اور صدقے کی قدر خلوص کے بقدر ہوتی ہے جیسا کہ قرآن میں ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کی مثال ﴿كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ وَ اللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ (البقرة: 261) یعنی اللہ ایک دانے سے سات سو دانے نکالتا ہے اور جس کے لیے چاہے مزید بڑھا دیتا ہے۔معلوم ہوا اللہ کا اجر بے شمار ہے نیز مذکورۃ حدیث میں ایک کھجور کو بڑھا کر احد کے برابر کر دینے سے بخوبی سمجھا جا سکتا ہے کہ اللہ خلوص کے بقدر ایک نیکی لاکھوں کروڑوں گنا بڑھا دیتا ہے۔

1718۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللَّهُ

ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا۔اور معافی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بندے کی

---

[1] صحیح مسلم، کتاب البر والصة، باب استحباب العفو والتواضع (6535) والترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی ال

[2] اسناده جبد: ابوداؤد، کتاب الزکاة، باب زکاة السائمة (1575) والنسائی، کتاب الزکاة، باب سقوط الزکاة عن الإبل اذا رسلا لا وحمو لتهم (2448)

عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ ۔❶

عزت بڑھا دیتا ہے اور جو اللہ سے عاجزی کرتا ہے اللہ اس کے مرتبے کو بلند کرتا ہے۔“

فوائد:...... (۱) صدقے سے مال کم نہیں ہوتا (۲) اللہ کے لیے معاف کر دینے سے اللہ عزت وشرف میں اضافہ کرتا ہے (۳) جو حق پر ہونے کے باوجود اللہ کے لیے عاجزی، پسپائی اختیار کرلے تو باری تعالیٰ کی طرف سے وہ رفعتوں سے ہمکنار ہوتا ہے (۴) دینی کاموں میں بظاہر قابل نقصان نظر آتے کام حقیقت میں باعث عزت وافتخار ہوتے ہیں۔

[36]......بَاب لَيْسَ فِي عَوَامِلِ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ
کاروبار کے اونٹ میں زکوٰۃ نہیں

1719۔أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ..........

حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي كُلِّ إِبِلٍ سَائِمَةٍ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ لَا تُفَرَّقُ إِبِلٌ عَنْ حِسَابِهَا مَنْ أَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا بِهَا فَلَهُ أَجْرُهَا وَمَنْ مَنَعَهَا فَإِنَّا آخِذُوهَا وَشَطْرَ إِبِلِهِ عَزْمَةٌ مِنْ عَزَمَاتِ اللَّهِ لَا يَحِلُّ لِآلِ مُحَمَّدٍ مِنْهَا شَيْءٌ ۔❷

بہز بن حکیم اپنے والد اور دادا سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جنگل میں چرنے والے اونٹ میں ہر چالیس پر ایک بنت لبون ہے۔ایک اونٹ بھی جدا نہیں کیا جائے گا جو شخص ثواب سمجھ کر دے گا تو ثواب پائے گا۔اور جو نہ دینا چاہے گا تو ہم وہ بھی لیں گے اور اس کا آدھا مال اور بھی لیں گے۔اللہ کے قرضوں میں سے یہ بھی ایک قرض ہے۔آل محمد ﷺ کے لئے اس میں سے کچھ بھی جائز نہیں۔“

فوائد:...... (۱) جانوروں میں زکوٰۃ چرنے والوں پر ہے (۲) مانعین زکوٰۃ سے زبردستی زکوٰۃ لی جائے گی (۳) کاروبار کے لیے رکھے گئے جانوروں میں زکوٰۃ انکی قیمت پر لاگو ہوگی جب ان کی قیمت نصاب کو پہنچتی ہو اور ان پر سال گزر گیا ہو۔

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، با من تحل له الصدقة (2401) وابوداؤد، کتاب الزکاۃ، باب کم یعطی الرجل الواحد من الزکاۃ (1640)

❷ صحیح: أخرجه مسلم، کتاب الزکاۃ، باب من تحل له المسألة (1044)

[37]......بَاب مَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

کس کے لئے صدقہ جائز ہے

1720ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ رِيَابٍ حَدَّثَنِي كِنَانَةُ بْنُ نُعَيْمٍ ....

عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهِلَالِيِّ قَالَ تَحَمَّلْتُ بِحَمَالَةٍ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ أَقِمْ يَا قَبِيصَةُ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فَسَأَلَ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكَ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فَسَأَلَ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُولَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَى مِنْ قَوْمِهِ قَدْ أَصَابَ فُلَانًا الْفَاقَةُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فَسَأَلَ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكَ وَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ سُحْتٌ يَا قَبِيصَةُ يَأْكُلُهَا

قبیصہؓ بن مخارق کہتے ہیں کہ میں ایک مال کا ضامن ہو گیا تو میں نے نبی ﷺ کے پاس اس کے متعلق کچھ مانگنے کے لئے گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے قبیصہ تم ٹھہرو حتی کہ ہمارے پاس صدقہ کا مال آ جائے۔تو ہم اس میں سے تم کو کچھ دلوا دیں گے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے قبیصہ! صدقے کا مال صرف تین کے لئے ہے۔وہ شخص جو کسی مال کا ضامن ہو گیا ہو تو اس کو سوال کرنا جائز ہے۔یہاں تک کہ اس کو اتنا ضمانت کا مال مل جائے تو وہ رک جائے۔اور وہ شخص جس کو کوئی مصیبت پہنچی ہو۔اس کی وجہ سے اس کا مال ہلاک ہو گیا ہو تو اس کے لئے سوال کرنا جائز ہے۔وہ سوال کرے حتی کہ اس کو اس کی گزران کی ضرورت اور درستی کے مطابق مل جائے۔اور وہ شخص جس کو فاقہ کشی کی نوبت پہنچی ہو حتی کہ تین عقل مند آدمی اس کی قوم میں سے کہیں کہ فلاں شخص کو فاقہ کشی کی نوبت پہنچی ہے۔ضرورت کے مطابق مل جائے پھر وہ رک جائے۔اے قبیصہ! ان کے علاوہ سوال کرنا حرام اور سوال کرنے والے حرام کھاتے ہیں۔''

---

❶ صحيح مسلم،كتاب الزكاة ، باب من تحل له الصدقة(2401)وابوداؤد،كتاب الزكاة،باب كم يعطى الرجل الواحد من الزكاة(1640)

❷ صحيح : أخرجه مسلم،كتاب الزكاة،باب من تحل له المسألة (1044)

صَاحِبُهَا سُحْتًا ۔❶

فوائد:...... (۱) آپ ﷺ کسی مانگنے والے کو خالی ہاتھ نہ لوٹاتے (۲) کسی کے سوال کو رد کر کے اسے نصیحت کرنا اس کے لیے ذہنی کوفت کا سبب بنتا ہے لہٰذا آپ ﷺ کا اسوہ ہے کہ آنے والے کی ضرورت کو پورا کر کے اسے نصیحت کی جائے تا کہ یہ حکیمانہ فعل تذکیر کا بلیغ طریقہ ثابت ہو (۳) سوال فقط تین بندوں کے لیے ثابت ہے (۱) جس پر اچانک چٹی پڑ گئی ہو (۲) جس کا مال تباہ ہو گیا ہو (۳) جس کے فاقے کی گواہی اس کے تین اہل محلّہ جو کہ سمجھدار ہوں دیں لہٰذا مضبوط قویٰ والے، مستطیع لوگوں میں سے فقط ایسے تین بندے ہی اپنی ضرورت پوری ہونے تک دست سوال دراز کر سکتے ہیں۔

[38]......بَاب الصَّدَقَةِ عَلَى الْقَرَابَةِ

رشتہ دار کو صدقہ دینا

1721- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بَشِيرٍ ....

عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الصَّدَقَاتِ أَيُّهَا أَفْضَلُ قَالَ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الْكَاشِحِ ۔❷

حکیمؓ بن حزام کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے صدقات کے متعلق پوچھا کہ کون سا صدقہ افضل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو اس رشتہ دار کو دیا جائے جو چھپا دشمن ہے۔''

1722- أَخْبَرَنَا أَبُو حَاتِمٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ الرَّائِحِ بِنْتِ صُلَيْعٍ ....

عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ الصَّدَقَةَ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ وَإِنَّهَا عَلَى ذِي الرَّحِمِ اثْنَتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ ۔❸

سلمانؓ بن عامر ضبی ذکر کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''صدقہ محتاجوں کو دینا صدقہ ہی ہے اور رشتہ دار کو دینے میں دو باتیں ہیں صدقہ اور صلہ رحمی۔''

---

❶ ضعيف: ابوداؤد، كتاب الصوم، باب ما يقطر عليه (2355) والترمذی، كتاب الزكاة، باب ماجاء فی الصدقة على ذی القرابة (658) ❷ اسناده جيد: سابقہ حدیث کا تکرار ہے۔

❸ صحيح البخاری، كتاب الصيام، باب قول النبی ﷺ اذا رأيتم الهلال فصوموا (تعليقًا) وابوداؤد، كتاب الصوم، باب كراهية صوم يوم الشك (2334)

1723۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ ....

عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ يَرْفَعُهُ قَالَ الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلَى ذِي الرَّحِمِ اثْنَتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ۔ ❶

سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''صدقہ محتاجوں کو دینا صرف صدقہ ہی ہے اور رشتہ دار کو دینے پر دو اجر ہیں صدقہ اور صلہ رحمی۔''

فوائد:...... صدقہ کرتے ہوئے اعزاء کو ترجیح دینا مقاصد شریعت ومصلحت کے عین مطابق ہے اسی لیے شارع علیہ السلام نے دوگنے اجر کی بشارت دی تا کہ یہ عوام کو ترغیب دلانے کا سبب بنے، نیز اگر کسی اصول سے صدقہ وخیرات کیا جائے تو مستحقین کو در در کے دھکے نہیں کھانے پڑیں گے بلکہ ان کی ضرورت قریب سے عزت نفس کے ساتھ ہی پوری ہو جائے گی۔

❀❀❀❀

❶ صحيح: ابو داؤد، کتاب الصوم، باب من قال فإن غم عليكم فصو موا ثلاثين (2327) والترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء أن الصوم لرؤية الهلال (688)

٤...... من كتاب الصوم

یہ صام یصوم باب نَصَرَ سے مصدر ہے اور بعض نے اس کو صوم کی جمع سمجھا ہے جب کہ یہ درست نہیں اور اس کا معنی رک جانا ہے۔ کھانے پینے سے رک جانا گناہوں اور بداعمالیوں سے باز آ جانا۔ شریعت میں یہ وقت سحر سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے گناہوں اور جماع وغیرہ سے رک جانے کا نام ہے یہ روزے دو ہجری میں فرض ہوئے۔

[1]......بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الشَّكِّ
شک کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت

1724۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ....

عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فَأُتِيَ بِشَاةٍ مَصْلِيَّةٍ فَقَالَ كُلُوا فَتَنَحَّى بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ۔❶

صلہ کہتے ہیں ہم عمارؓ بن یاسر کے پاس تھے تو ایک بھنی ہوئی بکری لائی گئی۔ اس نے کہا: ''کھاؤ۔'' بعض لوگ الگ ہو گئے اور کہا: میں روزے دار ہوں' عمارؓ بن یاسر نے کہا: ''جس نے شک کے دن روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔''

فوائد:...... شعبان کی تیس کو چاند نظر نہ آنے کی صورت میں بعض لوگ احتیاطاً نیکی سمجھتے ہوئے اس کا روزہ رکھ لیتے تھے۔ تا کہ کہیں ہلالِ رمضان طلوع ہو جانے پر ایک روزہ ضائع نہ ہو۔ یہ نیک جذبہ اپنی جگہ، مگر

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب الصوم، باب قول النبی ﷺ: اذا رأيتم الهلال فصوموا واذا رأيتموه فافطروا (1906) ومسلم، كتاب الصوم، باب وجوب الصوم لرؤية الهلال (2495)

آپ ﷺ نے مکمل یقین کے بعد رمضان کا پہلا روزہ رکھنے کی تلقین فرمائی، بصورت دیگر جو آپ ﷺ کی راہنمائی کے مطابق نہیں چلے گا۔اس کے نیک اعمال بھی نافرمانی وگناہ تصور کیے جائیں گے،خوب سمجھ لیں۔

1725۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ.........

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ أَصْبَحْتُ فِي يَوْمٍ قَدْ أُشْكِلَ عَلَيَّ مِنْ شَعْبَانَ أَوْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَأَصْبَحْتُ صَائِمًا فَأَتَيْتُ عِكْرِمَةَ فَإِذَا هُوَ يَأْكُلُ خُبْزًا وَبَقْلًا فَقَالَ هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ أُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَتُفْطِرَنَّ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ حَلَفَ وَلَا يَسْتَثْنِي تَقَدَّمْتُ فَعَذَّرْتُ وَإِنَّمَا تَسَحَّرْتُ قُبَيْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قُلْتُ هَاتِ الْآنَ مَا عِنْدَكَ فَقَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سَحَابٌ فَكَمِّلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ وَلَا تَسْتَقْبِلُوا الشَّهْرَ اسْتِقْبَالًا۔ ❶

سماک بن حرب کہتے ہیں میں نے ایک دن صبح کی تو مجھ پر مشکل ہوئی یہ شعبان کا مہینہ ہے یا رمضان کا' میں نے صبح کو روزہ رکھا' میں عکرمہ کے پاس آیا۔وہ روٹی اور ساگ کھا رہے تھے۔انہوں نے کہا:''آؤ کھانا کھاؤ۔''میں نے کہا: ''میں روزے دار ہوں۔''انہوں نے کہا:''میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں تم ضرور افطار کرو۔''میں نے جب انہیں دیکھا وہ قسم کھا رہے ہیں اور ان شاء اللہ نہیں کہتے تو میں آگے بڑھا' میں نے معذرت کی اور میں نے کچھ دیر پہلے ہی سحری کھائی تھی پھر میں نے کہا:''آپ جو کچھ جانتے ہیں بیان کریں تو انہوں نے کہا: ہم سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''چاند کو دیکھ کر روزہ رکھو اور اسے دیکھ کر ہی افطار کرو' اگر تمہارے اور چاند کے درمیان بادل حائل ہوں تو تیس دن کی گنتی پوری کرو اور مہینہ سے پہلے روزے رکھا شروع نہ کرو۔''

[2]......بَاب الصَّوْمِ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ
چاند کو دیکھ کر روزہ رکھنا

1726۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُومُوا حَتّٰى تَرَوُا

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا ذکر کیا تو فرمایا:''روزہ نہ رکھو حتی کہ تم چاند دیکھ لو اور نہ یہ

❶ متفق عليه : البخاري، كتاب الصيام، باب قول النبي ﷺ اذا رأيتم الهلال فصوموا (1909) ومسلم، كتاب الصيام، باب وجوب صوم رمضان (2512)

الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ ۔ ❶

افطار کرو۔حتی کہ چاند دیکھ لو۔اگر بادل ہو جائیں تو تیس دن کا اندازہ کرلو۔“

1727۔ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ ....

قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمُ الشَّهْرُ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ ۔ ❷

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: ”چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور اسے دیکھ کر افطار کرو۔اگر بادل ہو جائیں تو مہینے کے تیس دن کی گنتی پوری کرو۔“

فوائد:...... رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک کا روزہ رکھنے کے لیے اور عیدالفطر کے لیے معیار رؤیت ہلال کو قرار دیا ہے۔اس لیے چاند دیکھنے میں قطعاً کوتاہی نہیں ہونی چاہیے۔موسم کے ابر آلود ہونے کی صورت میں گنتی پوری کرنی چاہیے اور وہ یہی ہے کہ جب شعبان کے تیس دن مکمل ہوں اگلے دن روزہ رکھا جائے اور جس دن رمضان المبارک کا تیسواں روزہ ہو اگلے دن عیدالفطر کی نماز پڑھی جائے۔آپ ﷺ کا یہ ارشاد حد درجہ مبنی برحکمت اور امت کے لیے آسانی کا باعث ہے۔

1728۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ ....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ عَجِبَ مِمَّنْ يَتَقَدَّمُ الشَّهْرَ وَيَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ ۔ ❸

محمد بن جبیر کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اس شخص پر تعجب کرتے تھے جو مہینے سے پہلے روزہ رکھتا تھا اور کہتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو۔اگر بادل ہو جائیں تو تیس دن کی گنتی کو پورا کرو۔“

[3]......بَاب مَا يُقَالُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ
چاند کو دیکھنے کی دعا

1729۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ

---

❶ صحیح: دیکھئے سابقہ (1725)

❷ اسناده ضعيف ولكن له شواهد

❸ اسناده ضعيف ولكن له شواهد الكامل لا بن عدى 3/1121 والترمذى، كتاب الدعوات، باب مايقول عند رؤية الهلال (3451)

أَبِيهِ وَعَمِّهِ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ وَالتَّوْفِيقِ لِمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللَّهُ ـ ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب چاند دیکھتے تو کہتے: ''اے اللہ! یہ چاند ہم پر امن و ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ نکال جس طرح ہمارا رب پسند کرتا ہے اور راضی ہو' میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔''

فوائد:...... آپ ﷺ کی اس دعا سے معلوم ہوا کہ چاند بھی دیگر مخلوقات کی طرح اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور اس پر بھی امر الٰہی ہی غالب آتا ہے۔ آپ ﷺ چاند کو دیکھ کر اپنے جامع کلمات میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے اور ساتھ فرماتے اے مولا و مالک! اس کو امن و ایمان اور سلامتی و اسلام کے ساتھ طلوع فرما۔ اور مزید اس کے ذریعہ ہر وہ خیر ہمیں نصیب فرما جس کو تو پسند فرماتا ہے۔ چاند کی بعض لوگ پوجا کرتے تھے اس لے آپ ﷺ نے آخر میں فرمایا رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللّٰه ہمارا اور تیرا رب اللہ ہی ہے۔

1730۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرِّفَاعِيُّ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ سُفْيَانَ الْمَدَنِيُّ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ طَلْحَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ اللَّهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ ـ ❷

طلحہؓ کہتے ہیں نبی ﷺ جب چاند دیکھتے تو کہتے: ''اے اللہ! یہ چاند ہم پر امن و ایمان' سلامتی اور اسلام کے ساتھ نکال۔ اے چاند! میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔''

[4]......بَاب النَّهْيِ عَنِ التَّقَدُّمِ فِي الصِّيَامِ قَبْلَ الرُّؤْيَةِ
چاند دیکھنے سے پہلے روزہ رکھنے کی ممانعت

1731۔ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب لصوم، باب لا يتقدم رمضام يصوم يوم ولا يمين(1914)ومسلم، كتاب الصوم، باب لتتقدموا رمضان يصوم يوم ولا يومين(2514)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الصيام، باب اذارأيتم الهلال فصوموا (1907)ومسلم، كتاب الصيام، باب وجوب الصوم لرؤية الهلال(2499)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقَدَّمُوا قَبْلَ رَمَضَانَ يَوْمًا وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلًا كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ ۔❶

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رمضان سے ایک دو دن پہلے روزے نہ رکھو اگر کوئی آدمی پہلے سے روزے رکھتا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ روزہ رکھ لے۔''

فوائد:...... رمضان المبارک سے ایک یا دو دن قبل روزہ رکھنے کی ممانعت ہے اور اس میں حکمت یہی معلوم ہوتی ہے کہ رمضان المبارک کا روزہ فرضی عبادت ہے اور اس سے قبل روزہ رکھنا یہ فرضی عبادت میں اضافے یا کم از کم اس کے مشابہ ہونے کا باعث ہے اور فرض ونفل کو ملا دینا بھی درست نہیں۔آپ ﷺ کے ارشاد پر عمل کرنا ضروری ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم) صرف ایک صورت میں رمضان المبارک سے ایک یا دو دن قبل روزہ رکھنے کی اجازت مرحمت فرمائی کہ کوئی شخص معمول سے سوموار اور جمعرات سے ایک دن پہلے آجائے تو ایسے شخص کے لیے روزہ رکھنے کی اجازت ہے تاکہ اس کے معمول اور دوام میں نقص نہ ہو،ایسے روزہ کو استقبال رمضان کا روزہ نہیں کہا جائے گا۔ بلکہ اس کا شمار معمول کے روزوں میں ہوگا۔

[5]......بَاب الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ

انتیس دن کا مہینہ

1732۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّمَا الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَلَا تَصُومُوا حَتّٰى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوا حَتّٰى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ ۔❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''مہینہ تو انتیس دن کا ہوتا ہے لہٰذا جب تک تم چاند نہ دیکھو روزہ نہ رکھو اور جب تک تم چاند نہ دیکھو افطار نہ کرو اگر چاند نظر نہ آئے تو تیس دن کا اندازہ کرلو۔''

[6]......بَاب الشَّهَادَةِ عَلَى رُؤْيَةِ هِلَالِ رَمَضَانَ

رمضان کا چاند دیکھنے کی گواہی کا بیان

1733۔ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ

---

❶ صحيح : ابوداؤد، كتاب الصوم،باب في شهادة الواحد على رؤية هلال رمضان(2342)

❷ اسناده ضعيف : بہرحال سابقہ حدیث اس کی تقویت کا باعث ہے۔ابوداؤد كتاب الصوم ،باب في شهادة الواحد على رؤية هلال رمضان(2340)والترمذي،كتاب الصوم،باب ماجاء في الصوم بالشهادة(691)

نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَرَائَى النَّاسُ الْهِلَالَ فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنِّی رَأَيْتُهُ فَصَامَ وَأَمَرَ النَّاسَ بِالصِّيَامِ ۔❶

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ لوگوں نے چاند دیکھا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو خبر دی کہ میں نے بھی چاند دیکھا ہے۔ آپ ﷺ نے روزہ رکھا اور لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

1734۔ حَدَّثَنِی عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِیُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِیٌّ إِلَی النَّبِیِّ ﷺ وَقَالَ إِنِّی رَأَيْتُ الْهِلَالَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّی رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ نَادِ فِی النَّاسِ فَلْيَصُومُوا غَدًا ۔❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: ''میں نے چاند دیکھا ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''کیا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔'' اس نے کہا: ''جی ہاں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے بلال رضی اللہ عنہ! لوگوں میں اعلان کر دو کہ وہ صبح کو روزے رکھیں۔''

فوائد:...... روزہ رکھنے کے لیے رؤیت ہلال میں ایک مسلمان کی گواہی کافی ہے۔ حدیث طیبہ کی روشنی میں محدثین کرام کی ایک جماعت کا یہی موقف ہے۔ امام احمدؒ، امام ابن مبارکؒ ایک روایت کے مطابق امام شافعیؒ، امام نوویؒ، امام شوکانی رحمہ اللہ اسی کے قائل ہیں۔ نیز معلوم ہوا کہ خبر واحد حجت ہے۔ اسی طرح سیدنا ابن عباس علیہ السلام کی روایت اور ماہرین فلکیات کے اتفاق کے مطابق ہلال کے طلوع ہونے کی جگہیں مختلف ہیں اس لیے ہر ملک میں اپنی رؤیت اور اپنے ماہرین کے متفقہ فیصلے کے مطابق روزہ رکھے یہی موقف درست اور راجح ہے۔

❶ صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب قوله تعالیٰ أحل لكم ليلة الصيام الرفث إلى نسائكم (1915) وابوداؤد، کتاب الصوم، باب مبدأفرض الصيام (2314)

❷ متفق علیه: البخاری، کتاب الصیام، باب قوله الله تعالیٰ (وكلوا واشربوا حتى يتبين لكم الخيط......) (1916) ومسلم، کتاب الصيام، باب بيان أن الدخول فی الصوم يحصل بطلوع الفجر (2528)

[7]......بَاب مَتَى يُمْسِكُ الْمُتَسَحِّرُ عَنْ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

سحری کھانے والا کھانا پینا کب چھوڑے

1735۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ..........

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا فَحَضَرَ الْإِفْطَارُ فَنَامَ قَبْلَ أَنْ يُفْطِرَ لَمْ يَأْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلَا يَوْمَهُ حَتَّى يُمْسِيَ وَإِنَّ قَيْسَ بْنَ صِرْمَةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ صَائِمًا فَلَمَّا حَضَرَ الْإِفْطَارُ أَتَى امْرَأَتَهُ فَقَالَ عِنْدَكِ طَعَامٌ فَقَالَتْ لَا وَلَكِنْ أَنْطَلِقُ فَأَطْلُبُ لَكَ وَكَانَ يَوْمَهُ يَعْمَلُ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ وَجَائَتِ امْرَأَتُهُ فَلَمَّا رَأَتْهُ قَالَتْ خَيْبَةً لَكَ فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ عَلَيْهِ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ فَفَرِحُوا بِهَا فَرَحًا شَدِيدًا وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ۔ ❶

براء کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ کی یہ حالت تھی کہ جب کسی کا روزہ ہوتا اور افطار کا وقت آتا تھا وہ افطار سے پہلے سو جاتا تھا نہ رات کو کھاتا تھا نہ دن کو حتی کہ شام ہو جاتی قیسؓ بن صرمہ انصاری کا روزہ تھا کہ افطار کا وقت ہو گیا اس نے اپنی بیوی کے پاس جا کر کہا: کیا کھانے کے لئے کچھ ہے؟ اس نے کہا: ''نہیں، لیکن میں تمہارے لئے تلاش کرتی ہوں۔'' وہ دن کو کام کرتا تھا۔ اس پر نیند غالب آ گئی اس کی بیوی آئی اس نے اسے دیکھا تو کہا: ''تمہاری ناکامی پر افسوس ہے۔'' جب دوپہر ہوئی تو وہ بے ہوش ہو گئے اس بات کا نبی ﷺ کے پاس ذکر کیا گیا تو یہ آیت نازل ہوئی: ''تمہارے لئے رمضان کی رات میں بیویوں کی طرف رغبت کرنا جائز کر دیا گیا ہے۔'' (بقرہ:۱۸۷) لوگ بہت خوش ہوئے اور کھانے پینے لگے حتی کہ ان کے لئے سیاہ دھاگہ سے سفید دھاگہ ظاہر ہو گیا۔

1736۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ ....

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَقَدْ جَعَلْتُ تَحْتَ وِسَادَتِي خَيْطًا أَبْيَضَ وَخَيْطًا أَسْوَدَ فَمَا تَبَيَّنَ لِي شَيْءٌ

عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے کہا: ''میں نے اپنے تکیے کے نیچے سیاہ اور سفید دھاگے رکھے ہوئے ہیں میرے لئے کچھ ظاہر نہیں ہوا۔'' آپ ﷺ

❶ متفق عليه : البخارى، كتاب مواقيت الصلاة، باب وقت الفجر (2528)

قَالَ إِنَّكَ لَعَرِيضُ الْوِسَادِ وَإِنَّمَا ذٰلِكَ اللَّيْلُ مِنَ النَّهَارِ فِيْ قَوْلِهِ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ـ ❶

نے فرمایا: ''تمہارا تکیہ بہت چوڑا ہے۔وہ تو صرف رات اور دن ہے جو اللہ نے فرمایا ہے: ''کھاؤ اور پیو حتی کہ تمہارے لئے فجر کو سیاہ دھاگہ سے سفید دھاگہ ظاہر ہو جائے۔'' (بقرہ: ۱۸۷)

فوائد:...... ان احادیث میں آسانی کا بیان ہے۔ابتدائے اسلام میں حکم یہ تھا کہ روزہ افطار کرنے کے بعدعشاء کی نماز یا سونے تک کھانے پینے اور جماع کرنے کی اجازت تھی سونے کے بعدان امور میں سے کچھ بھی حلال نہ تھااور یہ پابندی اس قدر گراں تھی کہ اس پرعمل کرنا حددرجہ مشکل تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آسانی فرماتے ہوئے افطار سے لے کرصبح صادق طلوع ہونے تک کھانے پینے اورمباشرت کرنے کی اجازت دے دی۔سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ '' اَلْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ'' سے مراد کالا اورسفید دھاگہ سمجھے اوراس کوتکیہ کے نیچے رکھ لیا جبکہ ''الخیط الابیض'' سے مراد سفید دھاری بوقت طلوع فجر آسمان پرپھیلتی ہے یعنی صبح صادق مراد ہے اور '' الخَيْطُ الاَسْوَدُ سے سیاہ دھاری یعنی رات مراد ہے۔

[8]......بَاب مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَأْخِيرِ السَّحُورِ

سحری میں تاخیر کرنا مستحب ہے

1737ـ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ..........

عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالسَّحُورِ قَالَ قَدْرُ قِرَائَةِ خَمْسِينَ آيَةً ـ ❷

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ زید بن ثابت نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کھائی پھر آپ نماز کے لئے کھڑے ہوئے انس کہتے ہیں: میں نے کہا: ''اذان اور سحری کے درمیان کتنا وقفہ ہو؟'' زید بن ثابت نے کہا: ''پچاس آیات کی تلاوت کی مقدار۔''

فوائد:...... گوسحری کا کھانا طلوع فجر سے زیادہ پہلے کھالینا بھی جائز ہے لیکن مسنون اور بہترعمل یہی ہے کہ طلوع فجر سے تھوڑی دیر قبل کھانا کھایا جائے اس میں ایک حکمت یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ اس سے روزے کا دورانیہ نہیں بڑھتا۔

❶ متفق علیہ : البخاری، کتاب المواقیت الصلاۃ، باب وقت الفجر (575) ومسلم، کتاب الصیام، باب فضل السحور (2544)

❷ صحیح مسلم، کتاب الصوم، باب فضل السحور (2535) وابوداؤد، کتاب الصوم، باب فی توکید السحور (2343)

[9]......بَاب فِي فَضْلِ السَّحُورِ
سحری کی فضیلت کے متعلق

1738۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ ....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً ۔❶

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سحری کھاؤ، کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔''

1739۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُلَيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى ....

عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ كَانَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ يَأْمُرُنَا أَنْ نَصْنَعَ لَهُ الطَّعَامَ يَتَسَحَّرُ بِهِ فَلَا يُصِيبُ مِنْهُ كَثِيرًا فَقُلْنَا لَهُ تَأْمُرُنَا بِهِ وَلَا تُصِيبُ مِنْهُ كَثِيرًا قَالَ إِنِّي لَا آمُرُكُمْ بِهِ أَنِّي أَشْتَهِيهِ وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحَرِ ۔❷

عمرو رضی اللہ عنہ بن عاص کے غلام ابوقیس کہتے ہیں کہ عمرو بن عاص ہمیں کھانا تیار کرنے کا حکم دیتے تا کہ وہ اس سے سحری کریں۔ وہ اس میں سے زیادہ نہیں کھاتے تھے ہم نے کہا: آپ ہمیں اس کی تاکید کرتے ہیں اور خود زیادہ نہیں کھاتے۔ انہوں نے کہا: میں اس لئے اس کی تاکید نہیں کرتا کہ مجھے اس کی خواہش ہوتی ہے لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے ہوئے سنا: ''ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان سحری کھانے کا فرق ہے۔''

فوائد:...... سحری کھانا باعث برکت ہے یہ رزق، خیر اور اجر وثواب میں اضافے کا باعث ہے، سحری کھانے سے جہاں سنت رسول ﷺ پر عمل ہوتا ہے وہاں اہل کتاب سے مشابہت بھی نہیں ہوتی۔ سحری کھانے کا مبارک اور مسنون عمل اس قدر محبوب ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ((اِنَّ اللّٰـهَ وَ مَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الْمُتَسَحِّرِيْنَ .)) (صحیح الترغیب والترھیب: 1066، صحیح الجامع الصغیر: 1844............)
اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر درود نازل کرتے ہیں۔ سیر ہونے کی صورت میں ایک دو

❶ اسناده قوى ابو داؤد، كتاب الصوم، باب التية فى المام(2454) والنسائى، كتاب الصوم، باب ذكر اختلاف الناقلين لتخير خصصة فى ذلك(2330)

❷ متفق عليه: البخارى، كتاب الصيام، باب تعجيل الإفطار(1957) ومسلم، كتاب الصيام، باب بيان وقت القضاء الصوم وخروج النهار (2549)

لقمے یا چند گھونٹ پانی لینے سے سحری کی سعادتیں، برکتیں، رحمتیں اور اللہ تعالیٰ کی خصوصی نوازشات حاصل کی جاسکتی ہیں۔

[10]......بَاب مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ مِنَ اللَّيْلِ
جو شخص رات کو روزے کی نیت نہ کرے

1740۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ....

عَنْ حَفْصَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ لَمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فِي فَرْضِ الْوَاجِبِ أَقُولُ بِهِ۔ [1]

حفصہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص فجر سے پہلے روزے کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں عبداللہؒ کہتے ہیں: ''فرضی روزے کے متعلق میں اس کا قائل ہوں۔''

فوائد:...... فرض روزہ کے لیے رات کو نیت کرنا لازمی ہے سنن ابن ماجہ کی صحیح روایت: 1700 میں مزید واضح الفاظ ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ''لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يَفْرِضْهُ مِنَ اللَّيْلِ'' اس شخص کا کوئی روزہ نہیں جس نے راستے سے اسے (نیت کرکے) پختہ نہ کیا۔

یاد رہے! صبح صادق سے قبل کسی حصہ میں بھی روزہ کی نیت کر لی جائے درست ہے۔ اور جملہ عبادات میں محلِ نیت دل ہے ہمارے ہاں اکثر کیلنڈروں میں روزہ رکھنے کی نیت کے مندرجہ ذیل الفاظ لکھے جاتے ہیں (وَبِصَوْمِ غَدٍ نَوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ) یہ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں بلکہ خود ساختہ من گھڑت ہیں دین میں اس طرح کی بدعات شامل کرنے سے گریز کرنا چاہیے اور آپ ﷺ کی تعلیمات کو ہی اپنے لیے کافی سمجھنا عین ایمان اور آپ ﷺ سے محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ نیز نفلی روزہ کی نیت دن کو کھانا نہ ملنے کی صورت میں بھی کی جاسکتی ہے۔

[11]......بَاب فِي تَعْجِيلِ الْإِفْطَارِ
افطاری میں جلدی کرنا

1741۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ ....

[1] متفق عليه: البخاري، كتاب الصيام، باب متى يحل فطر الصائم (1954) ومسلم، كتاب الصيام، باب بيان وقت انقضاء الصوم وخروج النهار (2553)

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ ـ❶

سہل بن سعدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ ہمیشہ بھلائی پر رہیں گے، جب تک وہ افطاری میں جلدی کریں گے۔''

فوائد:...... یہودی روزہ کھولنے میں تاخیر کیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے افطاری میں تعجیل کا حکم ارشاد فرمایا اور اس کو خیر سے متعلق کر دیا کہ جب تک مسلمان افطار میں تعجیل کریں گے غلبہ وکامیابی خیر وبرکت اور عافیت ان کا مقدر ہوگی اور جلدی کا مطلب یہی ہے کہ سورج کی ٹکیہ غروب ہوتے ہی روزہ افطار کر دیا جائے۔ صحیح ابن خزیمہ 3/275 میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے ''لَا تَزَالُ أُمَّتِیْ عَلٰی سُنَّتِیْ مَالَمْ تَنْتَظِرْ بِفِطْرِهَا النُّجُوْمَ'' میری امت ہمیشہ میری سنت پر رہے گی جب تک افطاری کے لیے ستاروں کا انتظار نہیں کرے گی۔ نیز مؤطا امام مالک میں سیدنا ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق آتا ہے کہ وہ تاخیر سے روزہ افطار کیا کرتے تھے اس اثر کی سند صحیح نہیں ہے۔

1742۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ......

عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ وَأَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتْ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرْتَ ـ❷

عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب رات آ جائے اور دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو تحقیق افطاری کا وقت ہو گیا۔''

[12]......بَاب مَا يُسْتَحَبُّ الْإِفْطَارُ عَلَيْهِ
کس چیز سے افطاری کرنا بہتر ہے

1743۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ الرَّبَابِ الضَّبِّيَّةِ............

عَنْ عَمِّهَا سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ

سلمان بن عامر اپنے چچا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب آپ میں سے کوئی روزہ افطار کرے تو کھجور سے کرے اگر وہ نہ پائے تو پانی سے افطار کرنا

❶ جید: ابو داؤد، کتاب الصوم، باب ما یفطر علیه (2355) والترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء ما یستحب علیه الإفطار (695)

❷ صحیح: الترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی فضل من فطر صائمًا (806) وابن ماجه کتاب الصیام، باب فی ثواب من فطر صائمًا (1746)

عَلَى مَاءٍ فَإِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ ۔❶ چاہئے کیونکہ پانی پاکیزہ چیز ہے۔''

فوائد:...... کھجور مکمل غذا، بابرکت اور مقوی پھل ہے اور عرب میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ آپ ﷺ اسی سے روزہ افطار کرتے تھے اور اب بھی اسی سے روزہ افطار کرنا مسنون اور باعث اجر وثواب ہے۔ ''تَمْرٌ'' عربی میں خشک کھجور کو کہتے ہیں۔ کھجور نہ ہونے کی صورت میں پانی سے روزہ افطار کرنا چاہیے طبی نقطہ نظر سے بھی افطاری کے موقعہ پر کھجور کا کھانا اور پانی کا پینا حد درجہ مفید ہے۔

[13]......بَاب الْفَضْلِ لِمَنْ فَطَّرَ صَائِمًا

اس کی فضیلت جو روزہ دار کی افطاری کروائے

1744۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ ....

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كُتِبَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ ۔❷

زیدؓ بن خالد جہنی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو روزہ دار کی افطاری کروائے اس کے لئے روزہ دار کے برابر ثواب لکھا جائے گا اور روزہ دار کے ثواب سے کچھ کمی نہیں کی جائے گی۔''

فوائد:...... اپنے مسلمان بھائی کو کھانا کھلانا یا پانی پلانا بہت بڑا نیک عمل ہے اور اگر یہی کھانا کسی روزے دار کو کھلایا جائے یا پانی روزہ دار کو پلایا جائے تو یقیناً اجر وثواب کئی گنا زیادہ ہوتا ہے۔ اس حدیث میں افطاری کروانے کی فضیلت کو بیان کیا جاتا ہے کہ جتنا اجر وثواب دن بھر بھوک پیاس برداشت کرنے کا روزہ دار کو ملتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ثواب ہی اس کی خدمت کرنے والے یعنی افطاری کروانے والے کو دیتے ہیں۔ افطاری کروانے کے لیے تکلّفات ضروری نہیں چند کھجوروں یا پانی کے چند قطرات سے بھی یہ عظیم نیکی حاصل کی جاسکتی ہے۔ عرب میں آج بھی بڑے اہتمام اور شوق سے افطاری کروائی جاتی ہے۔

[14]......بَاب النَّهْيِ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ

روزہ میں وصال کی ممانعت

1745۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ ....

---

❶ متفق عليه : البخاری، كتاب الصيام، باب التنكيل لمن أكثر الوصال(1966) ومسلم، كتاب الصيام، باب النهی عن الوصال فی الصوم(2563)

❷ صحيح : أخرجه البخاری، كتاب الصيام، باب الوصال(1961) الترمذی، كتاب الصوم، باب فی كراهية الوصال فی الصيام (778)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ مَرَّتَيْنِ قَالُوا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي ۔[1]

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دوبارہ فرمایا: ''وصال کرنے سے بچو۔'' لوگوں نے کہا: آپ بھی تو وصال کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تم لوگوں کی طرح نہیں ہوں۔ میرا رب مجھے رات کو کھلاتا اور پلاتا ہے۔''

فوائد:...... (۱) ''وِصَال'' فِعال کے وزن پر اسم مصدر ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ (اَنْ لا یُفْطِرَ یَوْمَیْنِ اَوْ اَیَّامًا قَصْدًا) کہ آدمی دو یا اس سے زیادہ دن تک روزہ افطار نہ کرے اور بغیر کھائے پیے مسلسل روزہ رکھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور مسند احمد 5/225 کی ایک روایت کے مطابق آپ ﷺ نے فرمایا اِنَّمَا یَفْعَلُ ذٰلِكَ النَّصَارٰیٰ'' یہ عیسائیوں کا فعل ہے، ویسے بھی اجر وثواب کا تعلق محنت ومشقت سے نہیں بلکہ احکام شریعت کی پابندی سے ہے جو شخص شریعت کی مقرر کردہ حد سے تجاوز نہ کرے اس کے لیے کئی گناہ اجر اور اعلیٰ مراتب ہیں اور جو شخص اپنی طرف سے شریعت کی حد کو تجاوز کرتے ہوئے اپنے آپ کو مشقت میں ڈالے اس کو سوائے تھکاوٹ اور بھوک پیاس کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا اور جہاں تک آپ ﷺ کی ذات کا معاملہ ہے اس میں عام امتی اور آپ ﷺ کے درمیان فرق ہے۔ (۱) (یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ) میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے، جمہور اہل علم نے اس کو مجازاً قوت وطاقت اور عالی ہمت پر محمول کیا ہے کہ کھانے پینے سے جو قوت حاصل ہوتی ہے رب تعالیٰ مجھے وہ عطا فرماتے ہیں۔ اس کو حقیقت پر بھی محمول کیا جائے تو اس کی اصل حقیقت اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں، البتہ مجازی معنی مراد لینا زیادہ بہتر ہے۔ (۲) آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے قرب اور محبت کی ایسی ٹھنڈک حاصل تھی جس کی موجودگی میں ظاہری اکل وشرب کی حاجت بہت کم محسوس ہوتی تھی جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے۔ آپ ﷺ اکثر لمبا عرصہ دنیوی غذا سے بے نیاز رہتے (۳) اَیُّکُمْ مِثْلِیْ تم میں سے میرے جیسا کون ہے؟ یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے روحانی غذا اور قوت وطاقت عطا فرمائی ہے یا جس طرح میں شوق ورغبت سے عبادت کرتا ہوں میری برابری کون کرسکتا ہے؟ یقیناً آپ ﷺ کی برابری کوئی نہیں کرسکتا۔

یاد رہے! بعض اہل بدعت اس حدیث سے آپ ﷺ کے بشر ہونے کی نفی یا نور ہونے کا ثبوت پیش

[1] صحیح البخاری، کتاب الصیام، باب الوصال (1963) وابوداؤد کتاب الصوم، باب فی الوصال (2361)

کرتے ہیں جو کہ کئی وجوہ سے باطل ہے: (۱) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام حفظہ اللہ میں سے کسی نے اس حدیث سے ایسا استدلال نہیں کیا۔ لہٰذا جو مومنوں کی راہ چھوڑ کر اپنے خودساختہ عقیدہ کی طرف کسی آیت یا حدیث کا مفہوم بگاڑ کر بیان کرے اس کی گمراہی کے لیے یہی کافی ہے۔ (۲) ایسا مفہوم کئی صریح آیات قرآنی کے خلاف ہے (۳) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا ہونا، باپ ہونا، بیمار ہونا، ہنسنا، رونا وغیرہ سینکڑوں اعمال و خصال ایسے ہیں جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنس کے اعتبار سے بشر تھے۔ لیکن مقام و مرتبہ کے لحاظ سے افضل البشر امام الانبیاء اور سید المرسلین ہیں۔

1746۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ ....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُوَاصِلُوا قِيلَ إِنَّكَ تَفْعَلُ ذَاكَ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَأَحَدِكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى۔[1]

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وصال نہ کرو۔'' کہا گیا: آپؐ تو کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تم میں سے کسی کی طرح نہیں ہوں' میں کھلایا اور پلایا جاتا ہوں۔''

1747۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَا تُوَاصِلُوا فَأَيُّكُمْ يُرِيدُ أَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ إِلَى السَّحَرِ قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنِّي أَبِيتُ لِي مُطْعِمٌ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِي ۔[2]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''وصال نہ کرو۔'' اگر تمہارا کوئی وصال کرنا چاہے تو سحری تک وصال کرے۔'' لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپؐ بھی تو وصال کرتے ہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے رات کو وہ کھلانے والا کھلاتا اور پلاتا ہے۔''

1748۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ....

---

[1] متفق عليه: البخارى، كتاب الصيام، باب التنكيل لمن أكثر الصيام (1925) ومسلم، كتاب الصيام، باب النهى عن الوصال الصيام (2561)

[2] متفق عليه: البخارى، كتاب الصيام، باب الصوم فى السفر والإقطار (1942) ومسلم، كتاب الصيام، باب التخيير فى الصوم والفطر فى السفر (2621)

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ فَقَالَ لَهُ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ حِينَ أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا. (1)

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وصال سے منع کیا۔تو مسلمانوں کے ایک آدمی نے آپؐ سے کہا: آپؐ بھی تو وصال کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہاری طرح نہیں ہوں' میرا رب مجھے رات کو کھلاتا اور پلاتا ہے۔'' جب لوگوں نے وصال سے رکنے کا انکار کیا تو آپؐ نے ان کے ساتھ ایک دن وصال کیا پھر ایک دن کیا پھر لوگوں نے چاند دیکھا آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر چاند میں تاخیر ہوتی تو میں تمہارے ساتھ اور بھی وصال کرتا۔'' اور یہ بات آپؐ نے ان کے ساتھ اس کی سزا کے لئے کی تھی جب وہ وصال سے باز نہ آئے۔

فوائد:...... امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس باب میں اور دوسرے بات میں سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق اہم احادیث ذکر فرمائی ہیں جن کا ماحاصل یہی ہے کہ علی الا طلاق مسافر کو روزہ چھوڑنے کی رخصت مرحمت فرمائی ہے خواہ بھوک پیاس یا تھکاوٹ محسوس ہو یا نہ ہو۔جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ﴾ (البقرۃ:184) ''جو کوئی مریض ہو یا سفر پر ہو تو وہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے۔البتہ اگر کوئی رخصت پر عمل نہیں کرتا تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے۔لیکن دلائل کی رو سے زیادہ صحیح یہی معلوم ہوتا ہے کہ روزہ تبھی رکھے اگر اس میں نبھانے کی طاقت ہے وگرنہ وہ دوران سفر دوسرے ساتھیوں کے لیے آزمائش نہ بنے بلکہ رخصت پر عمل کرے۔

[15]......بَاب الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ
سفر میں روزہ رکھنا

1748۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حمزۃ بن عمرو اسلمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! میں سفر کرنا چاہتا ہوں آپ

(1) متفق عليه: البخاري، كتاب الصيام، باب اذا صام أيا مًا من رمضان ثم سافر (1944) ومسلم، كتاب الصيام، باب جواز الفطر للمسافر (2599)

يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّی أُرِيدُ السَّفَرَ فَمَا تَأْمُرُنِی قَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ ۔

مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو چاہے تو روزہ رکھ اگر چاہے تو افطار کر۔''

1749۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ............

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَصَامَ وَصَامَ النَّاسُ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيدَ ثُمَّ أَفْطَرَ فَأَفْطَرَ النَّاسُ فَكَانُوا يَأْخُذُونَ بِالْأَحْدَثِ فَالْأَحْدَثِ مِنْ فِعْلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ۔❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح کے ساتھ چلے تو آپؐ نے روزہ رکھا اور لوگوں نے بھی روزہ رکھا حتی کہ آپؐ 'کدید' جگہ پر پہنچے پھر آپؐ نے افطار کیا اور لوگوں نے بھی افطار کیا۔اور رسول اللہ ﷺ کے کاموں سے لوگ سب سے پچھلی بات کو اختیار کرتے تھے۔

1750۔ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ وَأَبُو الْوَلِيدِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ يُحَدِّثُ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي سَفَرٍ فَرَأَى زِحَامًا وَرَجُلٌ قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا هَذَا صَائِمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ ۔❷

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے ذکر کیا کہ نبی ﷺ سفر میں تھے آپؐ نے ایک جگہ رش دیکھا ایک آدمی پر لوگوں نے سایہ کیا ہوا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' لوگوں نے کہا: یہ روزے دار ہے' تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔''

1751۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ..........

عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ

کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔''

❶ متفق عليه : البخاری، كتاب الصوم ،باب قول النبی ﷺ لم ظلل عليه واشتد الحر (ليس من البر الصوم فی السفر)(1946) ومسلم،كتاب الصيام، باب جواز الصوم والفطر فی رمضان (2607)

❷ صحيح : النسائی، كتاب الصيام،باب مايكره من الصيام فی السفر(2254)وابن ماجه ،كتاب الصيام،باب ماجاء فی الإفطار فی السفر(1664)

الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ ۔❶

1752۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ ....

عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ. ❷

کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔''

[16]......بَاب الرُّخْصَةِ لِلْمُسَافِرِ فِي الْإِفْطَارِ
مسافر کے لیے سفر میں روزہ افطار کرنے کی اجازت

1753۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَاجِرِ ....

عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا ذَهَبْتُ لِأَخْرُجَ قَالَ انْتَظِرِ الْغَدَاءَ يَا أَبَا أُمَيَّةَ قَالَ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَقَالَ تَعَالَ أُخْبِرْكَ عَنِ الْمُسَافِرِ إِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنْهُ الصِّيَامَ وَنِصْفَ الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد إِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ ۔❸

ابوامیہ ضمری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں سفر سے واپس آیا تو رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور آپ کو سلام کیا جب میں باہر جانے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوامیہ! کھانے کا انتظار کرو۔'' میں نے کہا: ''اے اللہ کے نبی! میں روزہ دار ہوں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''آؤ میں تمہیں مسافر کے متعلق بتاتا ہوں' بے شک اللہ نے مسافر سے روزہ اور نصف نماز ساقط کر دی ہے۔'' ابومحمد کہتے ہیں: ''اگر چاہے تو روزہ رکھ لے اگر چاہے تو افطار کر دے۔''

[17]...... بَاب مَتَى يُفْطِرُ الرَّجُلُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ يُرِيدُ السَّفَرَ
جب آدمی سفر کے ارادہ سے اپنے گھر سے نکلے تو روزہ کب موقوف کرے؟

1754۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ كُلَيْبَ بْنَ ذُهْلٍ الْحَضْرَمِيَّ أَخْبَرَهُ ....

❶ صحیح: یہ سابقہ ہی مکرر ہے۔

❷ صحیح: كتاب الصوم،باب اختيار الفطر(2408) والترمذی، كتاب الصوم،باب ماجاء فی الرخصة فی الإفطار للحبلی والمرضع(715)

❸ صحیح: یہ سابقہ ہی مکرر ہے۔

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ رَكِبْتُ مَعَ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ سَفِينَةً مِنَ الْفُسْطَاطِ فِي رَمَضَانَ فَدَفَعَ فَقَرَّبَ غَدَائَهُ ثُمَّ قَالَ اقْتَرِبْ فَقُلْتُ أَلَسْتَ تَرَى الْبُيُوتَ فَقَالَ أَبُو بَصْرَةَ أَرَغِبْتَ عَنْ سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ـ ❶

عبید بن جبیر کہتے ہیں کہ میں رمضان میں 'فسطاط' سے ابوبصرۃ غفاری کے ساتھ کشتی میں سوار ہوا کشتی چلنے لگی تو کھانا لایا گیا انہوں نے کہا: ''قریب آ جاؤ۔'' میں نے کہا: ''آپ گھروں کو نہیں دیکھ رہے؟ ابو بصرۃ نے کہا: کیا تو رسول اللہ ﷺ کی سنت سے اعراض کرتا ہے؟

فوائد:...... اور معلوم ہوا کہ سفر کے آغاز میں ہی کھانا کھالینا معیوب نہیں۔ رمضان میں مسافر شروع سفر میں ہی کھا پی سکتا ہے یہ ضروری نہیں کہ پہلے لمبا سفر کیا جائے اور اس کے بعد اکل وشرب ہو۔

[18]...... بَاب مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا

اس شخص کے متعلق جو جان بوجھ کر رمضان کا روزہ نہیں رکھتا

1755ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ ابْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ الْمُطَوِّسِ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ فَلَنْ يَقْضِيَهُ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَلَوْ صَامَ الدَّهْرَ ـ ❷

ابوہریرۃؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی رخصت اور مرض کے بغیر ماہ رمضان کے ایک دن کا روزہ چھوڑ دے وہ ہمیشہ کے روزوں سے بھی اس کی قضا نہیں دے سکتا (اس کے اجر تک نہیں پہنچ سکتا)۔''

فوائد:...... بلا وجہ شرعی عمداً رمضان المبارک کا روزہ چھوڑ نا کبیرہ گناہ ہے اور رمضان کا روزہ جان بوجھ کر چھوڑنے والا لمبا زمانہ نفلی روزے رکھتا رہے وہ ایک فرضی روزے کے مقام اور اجر وثواب کو نہیں پہنچ

---

❶ صحيح: كتاب الصوم،باب اختيار الفطر(2408) والترمذي، كتاب الصوم،باب ماجاء فى الرخصة فى الإفطار للحبلى والمرضع(715)

❷ اسناده جيد: ابوداؤد، كتاب الصوم،باب متى يفطر المسافر اذا خرج(2412)

سکتا۔ جیسا کہ احادیث مبارکہ سے واضح الفاظ سے معلوم ہوتا ہے۔

1756۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْمُطَوِّسِ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ رَخَّصَهُ اللَّهُ لَهُ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صِيَامُ الدَّهْرِ۔ [1]

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے بغیر کسی رخصت کے جو اللہ نے اسے دی ہو روزہ چھوڑ دیا تو وہ ہمیشہ کے روزوں سے بھی اسے پورا نہیں کر سکے گا۔''

[19]...... بَاب فِي الَّذِي يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ نَهَارًا

اس شخص کے متعلق جو ماہ رمضان میں دن کے وقت اپنی بیوی سے صحبت کرتا ہے

1757۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ هَلَكْتُ فَقَالَ وَمَا أَهْلَكَكَ قَالَ وَاقَعْتُ امْرَأَتِي فِي شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ فَأَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَيْسَ عِنْدِي قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا أَجِدُ قَالَ فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ تَصَدَّقْ بِهَذَا فَقَالَ أَعَلَى أَفْقَرَ مِنْ أَهْلِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَاللَّهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اس نے کہا: ''میں ہلاک ہو گیا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: کس چیز نے تجھے ہلاک کر دیا؟ اس نے کہا: ''میں نے ماہ رمضان (روزے کے دوران میں) اپنی بیوی سے صحبت کی ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک غلام آزاد کر۔'' اس نے کہا: میرے پاس نہیں ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ''دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ۔'' اس نے کہا: ''اس کی استطاعت نہیں رکھتا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا۔'' اس نے کہا میرے پاس طاقت نہیں۔ اس نے کہا: ''نبی کریم ﷺ کے پاس ایک ٹوکری

---

[1] أخرجه البخاري، معلقًا، كتاب الصيام، باب اذا جامع في رمضان، وابو داؤد، كتاب الصوم، باب التغليظ في من أفطر عمداً (2396)

أَهْلُبَيْتٍ أَفْقَرَ مِنَّا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَـأَنْتُمْ إِذًا وَضَحِكَ حَتّٰـى بَدَتْ أَنْيَابُهُ۔ ❶

لائی گئی جس میں کھجوریں تھیں آپ ﷺ نے فرمایا: ''سائل کہاں ہے؟ یہ کھجوریں صدقہ کردو۔'' اس آدمی نے کہا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا اس پر صدقہ کروں جو میرے گھر والوں سے زیادہ محتاج ہو؟ اللہ کی قسم! مدینہ کے دونوں کناروں کے درمیان ہم سے زیادہ کوئی گھر محتاج نہیں ہے۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تب تم ہی کھالو۔'' آپ ہنسے حتی کہ آپ کے سامنے والے دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔

فوائد:...... مُتَتَابِعَيْنِ ای مُتَتَالِيَيْنِ لگاتار، پے درپے، عَرَقٍ زِنْبِيْلٌ عَظِيْمٌ بڑا ٹوکرا، لَا بَتَيْهَا، تَثْنِيَّةُ لَابَةٍ وَهِيَ اَرْضٌ ذَاتَ حِجَارَةٍ سُوْدٍ يه ، لابةٌ کا تثنیہ ہے اور سیاہ پتھروں والی زمین کو کہتے ہیں اور اس سے مدینہ منورہ کے شرقی اور غربی جانب سیاہ پتھروں والی زمین مراد ہے۔ جیسے حَرَّةُ الوَاقِمْ اور حَرَّ الْوَبَرَةِ کہتے ہیں۔

اَنْيَابُهُ: مادہ۔ن،ی،ب۔نابٌ کی جمع، کچلی (سامنے کے چار دانتوں کے برابر والا دانت (القاموس الوحید) اس حدیث سے مسئلہ معلوم ہوا کہ جو شخص رمضان المبارک میں بحالت روزہ اپنی بیوی سے مباشرت کرے اسے ایک غلام آزاد کرنا چاہیے۔ اگر اس میں اس کی استطاعت نہ ہو تو دو ماہ مسلسل روزے رکھے یا پھر ساٹھ مسکینوں کا کھانا کھلائے، نیز آنے والے آدمی کا نام سلمان یا سلمہ بن صخر بیاضی تھا اور مؤطا امام مالک اور سنن ابی داؤد کی روایت کے مطابق اس ٹوکرے میں 15 یا 20 صاع کھجوریں تھیں جو تقریباً من بنتی ہیں۔ اس طرح اگر کفارہ دینے والا مفلس ہو تو اس کا بھرپور تعاون کرنا چاہیے تاکہ وہ کفارہ ادا کرے چونکہ کفارہ دینا لازمی ہے۔

1758۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ۔ ❷

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے رمضان میں روزہ توڑ دیا اور پہلی حدیث کی طرح ذکر کیا۔

❶ ضعیف : المحلی 6/183، واحمد 2/386 وابو داؤد (2396)

❷ صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب اذا جامع فی رمضان ولم یکن لہ شیء...... (1936) وابو داؤد، کتاب الصوم، باب کفارة من اتی اهله فی رمضان (2390)

1759- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ أَخْبَرَهُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ....

أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنَّهُ احْتَرَقَ فَسَأَلَهُ مَا لَهُ فَقَالَ أَصَابَ أَهْلَهُ فِي رَمَضَانَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِمِكْتَلٍ يُدْعَى الْعَرَقَ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ فَقَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ تَصَدَّقْ بِهٰذَا ـ ❶

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا اور کہا: ''بے شک وہ جل گیا'' آپ ﷺ نے پوچھا: اسے کیا ہوا؟ اس نے کہا: اس نے رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کی تو آپ ؐ کے پاس ایک پیمانہ لایا گیا جسے 'عرق' کہتے ہیں اس میں کھجوریں تھیں آپ ﷺ نے فرمایا: ''جلنے والا کہاں ہے؟'' وہ آدمی کھڑا ہو گیا آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے صدقہ کرو۔

[20]...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ الْمَرْأَةِ تَطَوُّعًا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا

شوہر کی اجازت کے بغیر عورت کو نفلی روزہ کی ممانعت

1760- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِامْرَأَةٍ لَا تَصُومِي إِلَّا بِإِذْنِهِ. ❷

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک عورت سے فرمایا: ''شوہر کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھنا۔''

1761- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ يَوْمًا تَطَوُّعًا فِي غَيْرِ رَمَضَانَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ۔ ❸

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''رمضان کے علاوہ کوئی عورت شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے۔''

1762- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ

---

❶ صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

❷ متفق علیه: البخاری، کتاب الصیام، باب اذا جامع فی رمضان (1935) و مسلم، کتاب الصیام، باب تغلیظ تحریم الجماع فی نهار رمضان (2596)

❸ حسن: ابوداؤد، کتاب الصوم، باب المرأة تصوم بغیر اذن زوجها (2559) و ابن ماجه کتاب الصیام، باب فی المرأة یصیوم، بغیر إذن زوجها (1762)

أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ يَوْمًا وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ مَعْنَاهُ قَالَ فِي النُّذُورِ تَفِي بِهِ ۔❶

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''شوہر کی موجودگی میں کوئی عورت اس کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے۔ فرماتے ہیں کہ: نذر میں اسے پورا کرے۔''

فوائد:...... صحیح البخاری میں ''لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ'' عورت کے لیے حلال نہیں کے الفاظ ہیں (النکاح: 5195) اور بعض روایات میں لَا تَصُوْمَنَّ نون تاکید کی زیادتی مروی ہے۔ جن کا واضح مفہوم یہی ہے کہ خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر عورت کو نفلی روزہ نہیں رکھنا چاہیے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''وَدَلَّتْ رِوَايَةُ الْبَابِ عَلٰى تَحْرِيْمِ الصَّوْمِ الْمَذْكُوْرِ عَلَيْهَا وَهُوَ قَوْلُ الْجَمْهُوْرِ'' (فتح الباری 9/367) باب کی حدیث عورت پر نفلی روزہ (خاوند کی اجازت کے بغیر) رکھنے کی حرمت پر دلالت کرتی ہے اور یہی جمہور کا قول ہے۔ زید فرماتے ہیں کہ اگر شوہر سفر پر ہو، یا وہ مریض ہو اس میں مباشرت کی ہمت نہ ہو تو ایسی صورت میں جَوَازُ التَّطُوعِ لَهَا اس کے لیے نفلی روزہ رکھنا جائز ہے۔ جیسا کہ احادیث کے صریح الفاظ سے معلوم ہوتا ہے۔ یاد رہے! جب نفلی روزہ کے لیے خاوند کی اجازت ضروری ہے تو دروس اور دینی پروگراموں میں شرکت کے لیے بھی خاوند سے اجازت لینا لازمی ہے۔

[21]...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کے لئے بوسہ کی اجازت

1763۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَ عُرْوَةُ أَمَا إِنَّهَا لَا تَدْعُو إِلَى خَيْرٍ ۔❷

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزہ کی حالت میں بوسہ لیتے تھے۔ عروۃ نے کہا: ''یہ ہمیشہ اچھی بات ہی بتاتی ہیں۔''

1764۔ أَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ الطَّلْحِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عُرْوَةَ ....

❶ متفق علیه: البخاری، کتاب النکاح، باب صوم المرأة بإذن زوجها تطوعًا (5192) مسلم، کتاب الزکاة، باب ما انفق العبد من مال مولاه (2367)

❷ متفق علیه: سابقہ ہی مکرر ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ ۔[1]

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ روزے کی حالت میں ان کا بوسہ لیتے تھے۔

1765۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ....

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ هَشِشْتُ فَقَبَّلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ إِنِّي صَنَعْتُ الْيَوْمَ أَمْرًا عَظِيمًا قَبَّلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ مَضْمَضْتَ مِنَ الْمَاءِ قُلْتُ إِذًا لَا يَضِيرُ قَالَ فَفِيمَ ۔[2]

عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کہتے ہیں کہ میں نے خوشی سے بے اختیار ہوکر روزے کی حالت میں بوسہ لیا تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا میں نے عرض کیا: ’’میں نے آج روزے کی حالت میں ایک بڑے جرم کا ارتکاب کیا اور (اپنی عورت کا) بوسہ لے لیا۔‘‘ آپ ﷺ نے فرمایا: بھلا بتاؤ اگر تم (اس دوران میں) کلی کرلو تو کوئی حرج ہے میں نے کہا ’’اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے‘‘ آپؐ نے فرمایا پھر حرج ہی کس میں ہے۔

فوائد:...... احادیث کی رو سے معلوم ہوا کہ بحالت روزہ اپنی بیوی کو بوسہ دینا جائز ہے۔اس مسئلہ میں ایک اہم فرق کیا جاتا ہے کہ یہ اجازت ایسے شخص کے لیے جو اپنے جذبات پر مکمل قابو رکھ سکتا ہو۔امام ترمذی رحمہ اللہ نے قدرِ تفصیل سے اس اختلاف کو نقل فرمایا ہے (جامع الترمذی۔ الصوم، فی القبلة للصائم:723) بعض جوان اور بوڑھے کا فرق بھی کرتے ہیں لیکن امام عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ اس موضوع پر سر حاصل گفتگو کرنے کے بعد ہماری رائے کے موافق فرماتے ہیں: اَعْدَلُ الاَقْوَالِ عِنْدِیْ مَا ذَھَبَ اِلَیْہِ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَالشَّافِعِیُّ مِنْ اَنَّ الصَّائِمَ اِذَا مَلَكَ نَفْسَهٗ جَازَلَهٗ التَّقْبِیْلُ وَاِذَا لَمْ یَاْمَنْ تَرْکَهٗ وَبِهٖ یَحْصُلُ الْجَمْعُ وَالتَّوْفِیْقُ بَیْنَ الْاَحَادِیْثِ الْمُخْتَلِفَةِ وَھُوَ قَوْلُ اَبِی حَنِیْفَةَ) ’’سب سے زیادہ انصاف والا قول میرے نزدیک جس کو امام سفیان ثوریؒ اور امام شافعیؒ نے اختیار کیا ہے کہ اگر روزہ رکھنے والا اپنے نفس کو قابو رکھ سکتا ہے (چاہے جوان ہو یا بوڑھا) اس کے (بیوی کو) بوسہ دینا

[1] متفق عليه : البخاری، کتاب الصيام، باب المباشرة والقبلة للصائم (1928) و مسلم، کتاب الصيام، باب بيان أن القبلة في الصوم ليست محرمة......(2568)

[2] متفق عليه : سابقہ ہی مکرر ہے۔

جائز ہے وگرنہ درست نہیں، تمام احادیث میں اس بات سے جمع وتوفیق ہوتی ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا بھی یہی فرمان ہے۔" (تحفة الاحوذی ۔ 349/3)

[22]...... بَاب فِيمَنْ يُصْبِحُ جُنُبًا وَهُوَ يُرِيدُ الصَّوْمَ

اس شخص کے متعلق جو جنابت کی حالت میں صبح کرے اور روزہ رکھنا چاہے

1766۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ يَعْنِي ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ أَبَابَكْرٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ ....

أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ وَعَائِشَةَ أَخْبَرَتَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ أَهْلِهِ ثُمَّ يَصُومُ۔[1]

ام سلمۃ اور عائشہ رضی اللہ عنہما کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیوی سے صبح کے وقت جنابت کی حالت میں اٹھتے پھر روزہ رکھتے۔

فوائد:...... کسی وجہ سے حالت جنابت میں طلوع فجر ہوجائے تو بعد میں غسل کر لینا چاہیے اس میں روزے کی صحت پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ البتہ جان بوجھ کر وقت ہونے کے باوجود طلوع فجر سے قبل غسل نہ کرنا مستحسن امر نہیں ہے۔ جنبی کو اول فرصت میں غسل کرنا چاہیے۔ نیز سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جسے جنابت کی حالت میں صبح ہو وہ روزہ چھوڑ دے یہ روایت منسوخ ہے اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے اس فتویٰ سے رجوع کر لیا تھا۔ (صحیح المسلم: 1109، سنن ابن ماجہ: 1702)

[23]...... بَاب فِيمَنْ أَكَلَ نَاسِيًا

اس شخص کے متعلق جو بھول کر کھالے

1767۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَكَلَ أَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ۔[2]

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص روزہ کی حالت میں بھول کر کچھ کھا پی لے اسے چاہئے کہ روزہ پورا کرے کیونکہ اسے اللہ نے کھلایا اور پلایا ہے۔"

1768۔ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الْجَمَّالُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنِ الْحَارِثِ

---

[1] صحیح: ابو داؤد، کتاب الصوم، باب القبلة للصائم (2385) والترمذی، کتاب الصوم، باب القبلة للصائم (727)

[2] متفق علیه: البخاری، کتاب الصوم، باب الصائم یصبح جنبا (1925) ومسلم، کتاب الصیام، باب صحة الصوم من طلع الیه الفجر وهو جنب (2587)

ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ عَمِّهِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ ذَكَرَ فَلْيُتِمَّ صِيَامَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ قَالَ أَبُو مُحَمَّد أَهْلُ الْحِجَازِ يَقُولُونَ يَقْضِي وَأَنَا أَقُولُ لَا يَقْضِي ۔[1]

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم سے کوئی روزہ کی حالت میں بھول کر کچھ کھا پی لے پھر اسے یاد آئے تو اسے چاہئے کہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اللہ نے اسے کھلایا اور پلایا ہے۔'' ابومحمد کہتے ہیں: ''اہل حجاز کا قول ہے: وہ اس روزے کی قضا کرے اور میں کہتا ہوں: وہ اس کی قضا نہ دے۔''

فوائد:...... دوسری صحیح میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے (رُفِعَ عَنْ أُمَّتِي النِّسْيَانُ) میری امت سے بھولنے کا گناہ اٹھالیا گیا ہے۔ اور یہ امت محمدیہ علی صاحبھا الصلاۃ والتسلیم پر بہت بڑی شفقت ہے۔ بے خبری اور بھول کے عالم میں کچھ کھا پی لینے سے روزہ میں نقص نہیں آتا نہ ہی اجروثواب میں کمی واقع ہوتی ہے بلکہ اکثر ائمہ واہل علم کہتے ہیں وَإِنْ جَامَعَ نَاسِيًا وَلَا يُفْطِرُ اگر بھول میں جماع بھی کر بیٹھا تو وہ روزہ افطار نہ کرے۔ لیکن چونکہ ایسی بھول نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے اس لیے شریعت نے اس کا ذکر نہیں کیا، لیکن نیند کی غفلت یا بھول چوک سے آدمی مباشرت بھی کر بیٹھے تو وہ بھی اسی حکم میں شامل ہے۔ بشرطیکہ فریب اور جھوٹ سے کام نہ لے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ کیونکہ اللہ دلوں کے ارادوں کا خوب جانتا ہے۔ ابومحمد سے مراد امام دارمی رحمہ اللہ ہیں اور آپ کا بھی یہی موقف تھا کہ بھول چوک کر کھا پی لینے سے روزہ کی قضا نہیں دی جائے گی۔ بخلاف اہل حجاز کے۔ اہل حجاز شاید احتیاط کے طور پر یا نصِ شرعی سے بے خبری کی بنیاد پر قضا کے قائل تھے۔ بہرصورت راجح اور صحیح یہی ہے کہ روزہ مکمل کیا جائے اور قضائی کی کوئی ضرورت نہیں۔

[24]...... بَاب الْقَيْءِ لِلصَّائِمِ
روزہ دار کے لئے قے کرنا

1769۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ....

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَاءَ

ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے قے کی تو روزہ

---

[1] متفق علیہ: البخاری، کتاب الصیام، باب اذا اکل او شرب ناسیا (1933) و مسلم، کتاب الصیام، باب أکل الناسی و شربہ جماعہ لا یفطر (2729)

فَأَفْطَرَ قَالَ فَلَقِيتُ ثَوْبَانَ بِمَسْجِدِ دِمَشْقَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ صَدَقَ أَنَا صَبَبْتُ لَهُ الْوَضُوءَ قَالَ عَبْد اللّٰهِ إِذَا اسْتَقَاءَ۔ ❶

افطار کر دیا۔ معدان کہتے ہیں: میں ثوبان کو دمشق کی مسجد میں ملا اور ان سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا: ''ابو درداء نے سچ کہا میں نے ہی آپ کے وضوء کا پانی ڈالا تھا'' عبداللہ نے کہا: جب وہ خود قے کرے۔

[25]...... بَاب الرُّخْصَةِ فِيهِ
قے کے متعلق رخصت

1770۔ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ............

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا ذَرَعَ الصَّائِمَ الْقَيْءُ وَهُوَ لَا يُرِيدُهُ فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَإِذَا اسْتَقَاءَ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ قَالَ عِيسَى زَعَمَ أَهْلُ الْبَصْرَةِ أَنَّ هِشَامًا أُوْهِمَ فِيهِ فَمَوْضِعُ الْخِلَافِ هَا هُنَا۔ ❷

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب روزے دار پر قے غالب آ جائے اور وہ قے کرنا نہ چاہتا ہو تو اس پر قضا نہیں ہے۔ جب خود قے کرے اس پر قضا ہے۔ عیسیٰ کہتے ہیں: اہل بصرۃ کا قول ہے: اس حدیث میں ہشام کو شک ہوا ہے لہٰذا اس جگہ اختلاف ہے۔''

فوائد:...... یہی روایت اس مسئلہ میں راجح ہے کہ خود بخود قے آنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور جان بوجھ کر قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں (وَالْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰى حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ الصَّائِمَ اِذَا ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَاقَضَاءَ عَلَيْهِ وَاِذَا اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلْيَقْضِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ ''اہل علم کے ہاں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت پر ہے جو نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ جب روزہ دار کو خود بخود قے آئے تو اس پر قضا نہیں اور اگر عمداً قے کرے تو اس پر قضا ہے یہی قول امام شافعی، سفیان ثوری امام احمد اور اسحاق حفظہ اللہ کا ہے (جامع الترمذی۔ الصوم 720:) بلکہ اس مسئلہ پر تقریباً تمام اہل علم کا اجماع ہے کہ جو عمداً قے کرے اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔''

---

❶ صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

❷ صحیح: ابو داؤد، کتاب الصوم، باب الصائم یستقئ عامداً (2381) والترمذی، کتاب ابواب الطهارة، باب ماء فی الوضوء من شیء والرعاف

[26]...... بَابُ الْحِجَامَةِ تُفْطِرُ الصَّائِمَ

سینگی لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

1771۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ ....

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ مَرَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي ثَمَانِ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَأَبْصَرَ رَجُلًا يَحْتَجِمُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ۔ (1)

شدادؓ بن اوس کہتے ہیں کہ رمضان کی آٹھویں تاریخ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جگہ سے گذر ہوا آپؐ نے کسی آدمی کو سینگی لگواتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”سینگی لگانے والے اور لگوانے والے نے روزہ چھوڑ دیا۔“

فوائد:...... سینگی یا پچھنے لگوانا یہ ہے کہ مخصوص آلہ کو جسم میں چبھو کر خون چوسنا، اس خاص طریقہ سے خون نکال کر مریض کا علاج بھی کیا جاتا تھا۔ اور عرب کے لوگ سینگی لگوا کر اپنی صحت کو بحال رکھتے تھے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ رمضان المبارک میں فرضی روزہ رکھا ہو تو اس صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا یا باقی رہے گا۔ امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ نے جو دو روایات نقل کی ہیں ان سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ سینگی لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ لیکن دیگر احادیث، کثیر اہل علم کی آراء اور ہماری تحقیق سے یہی واضح ہوتا ہے کہ سینگی لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، جن روایات میں ٹوٹنے کا ذکر ہے وہ منسوخ ہو چکی ہیں اور آپ ﷺ نے بعد میں روزہ کی حالت میں سینگی لگوانے کی اجازت مرحمت فرما دی تھی۔ (۱) اِحْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ ”نبی کریم ﷺ نے سینگی لگوائی اور آپ ﷺ روزہ کی حالت میں تھے (صحیح البخاری: الصوم: 1939، سنن ابوداؤد: 2372، جامع الترمذی: 775) (۲) سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ) آپ ﷺ نے روزہ دار کو سینگی لگوانے کی رخصت دی ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ :3/53-51) امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں رخصت چونکہ عزیمت کے بعد ہوتی ہے اس لیے سینگی لگوانے سے روزہ ٹوٹنے کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔ (ناسخ الحدیث لابن شاہین 338/334، نیل الاوطار، للشوکانی 171/3) نیز جمہور اہل علم، شیخ الاسلام علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ، الشیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ انا وؤط بھی منسوخیت کے قائل

(1) صحيح: ابوداؤد، كتاب الصوم، باب الصائم يستقى عامدًا (2380) والترمذى، كتاب الصيام، باب ماجاء فيمن استسقاء عامدًا (720)

ہیں (حاشیہ جامع الاصول 6/295) مختصر صحیح البخاری للالبانی 1/455)

ماضی قریب کے ممتاز عالم دین الشیخ صفی الرحمٰن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی اس مسئلہ میں اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (وَالْحَدِيْثُ صَرِيْحٌ فِي نَسْخِ مَنْعِ الْحَجَامَةِ لِلصَّائِمِ) یہ حدیث روزہ دار کے لیے سینگی کے ممنوع ہونے کی منسوخیت پر واضح دلیل ہے (اتحاف الکرام:188) (۳) ابومتوکل ناجی رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسی مسئلہ کے متعلق سوال کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا (لَا بَأْسَ بِهِ) روزہ کی حالت میں سینگی لگوانے میں کوئی حرج نہیں (ارواء الغلیل للالبانی 4/74) اسی طرح اکثر علماء وفقہاء کے اس کو مباحات روزہ میں ذکر کیا ہے۔ لہٰذا مذکورہ بالا قوی دلائل سے یہی راجح اور صحیح معلوم ہوتا ہے۔ کہ سینگی لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ نیز جدید دور میں انجکشن وغیرہ سے جسم سے خون نکالنا بھی اسی کے حکم میں شامل ہے۔ واللہ اعلم۔

1772۔ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ أَبَا أَسْمَاءَ الرَّحَبِيَّ.........

حَدَّثَهُ أَنَّ ثَوْبَانَ حَدَّثَهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْشِي بِالْبَقِيعِ فَإِذَا رَجُلٌ يَحْتَجِمُ فَقَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ قَالَ أَبُو مُحَمَّد أَنَا أَتَّقِي الْحِجَامَةَ فِي الصَّوْمِ فِي رَمَضَانَ۔ ❶

ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک وقت رسول اللہ ﷺ بقیع جا رہے تھے کہ ایک آدمی سینگی لگوا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سینگی لگانے والے اور لگوانے والے نے روزہ چھوڑ دیا۔'' ابومحمد کہتے ہیں: ''میں رمضان میں روزے کی حالت میں سینگی لگوانے سے پرہیز کرتا ہوں۔''

[27]...... بَاب الصَّائِمِ يَغْتَابُ فَيَخْرِقُ صَوْمَهُ

روزہ دار جب غیبت کرے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے

1773۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ وَاصِلٍ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ عَنْ بَشَّارِ بْنِ أَبِي سَيْفٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ غُطَيْفٍ ....

عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الصَّوْمُ

ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''روزہ ڈھال ہے جب

---

❶ صحیح: ابوداؤد، کتاب الصوم، باب فی الصائم یحتجم (2369) وابن ماجه، کتاب الصیام، باب ماجاء فی الحجامة للصائم (1681)

جُنَّةٌ مَا لَمْ يَخْرِقْهَا قَالَ أَبُو مُحَمَّد يَعْنِي بِالْغِيبَةِ۔ ❶

تک روزہ دار اسے پھاڑ نہ دے۔'' ابو محمد کہتے ہیں: ''یعنی کہ غیبت سے۔''

فوائد:...... روزہ صرف فاقہ کشی اور بھوک پیاس برداشت کرنے کا نام نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو ہر فقیر عابد اور ہر فاقہ کش کامل مومن ہوتا۔ روزہ سے اصل مقصود ذہن وقلب اور زبان کی طہارت، شہوتوں کا حبس، ناپاک جذبات کا احتساب غرض کہ اخلاقی رزائل سے بچ کر ایثار وقربانی، صبر وتحمل اور روحانی فضائل وخصائل پیدا کرنا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے روزہ کی فلاسفی ایک مختصر جامع جملہ میں بیان فرمائی ہے: (لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْن) تاکہ تم گناہوں سے مکمل پرہیز کرنے والے بن جاؤ۔ اس حدیث طیبہ کے علاوہ اور بہت سی احادیث میں رسول اللہ ﷺ نے جھوٹ، غیبت، لغو، رفث اور گالی گلوچ سے بچنے کا حکم ارشاد فرمایا بصورت دیگر ایسے اشخاص کو سخت وعید سنائی جو باوجود روزہ کے ان حرام امور سے اجتناب نہیں کرتا۔ سنن دارمی میں دوسری جگہ ارشاد نبوی ہے: (كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنْ صِيَامِهٖ اِلَّا الظَّمَاءُ) کتنے ہی روزہ دار ایسے ہیں جن کو روزہ رکھنے سے سوائے پیاس کے کچھ حاصل نہیں ہوتا (سنن ابن ماجہ: 1680، مسند احمد: 9308) مزید فرمایا: (مَنْ لَمْ يَدَعِ الْخَنَا وَالكَذِبَ فَلَا حَاجَةَ لِلّٰهِ اَنْ يَدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ) جس شخص نے بدزبانی اور جھوٹ نہیں چھوڑا اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

(صحيح الترغيب للالبانی 1080/1)

ان نصوص کی روشنی میں واضح ہوتا ہے کہ حقیقت میں روزہ اس کا ہے جو بھوک وپیاس سے رک کر ساری زندگی گناہوں سے رکنے کی تربیت حاصل کر لے وگرنہ صرف بھوک پیاس فائدہ مند نہیں ہے۔

[28]...... بَابُ الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کا سرمہ لگانا

1774۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ النُّعْمَانِ..........

أَبُو النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي وَكَانَ جَدِّي قَدْ أُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَمَسَحَ عَلَى رَأْسِهِ وَقَالَ لَا

ابو نعمان انصاری کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد اور دادا نے بیان کیا کہ ان کو نبی ﷺ کے پاس لے جایا گیا۔ آپ ﷺ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: ''دن کو

❶ صحيح: ابو داؤد، كتاب الصيام، باب في الصائم يحتجم (2367) وابن ماجه، كتاب الصيام، باب ماجاء في الحجامة للصائم (1681)

تَكْتَحِلْ بِالنَّهَارِ وَأَنْتَ صَائِمٌ اكْتَحِلْ لَيْلًا بِالْإِثْمِدِ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعَرَ قَالَ أَبُو مُحَمَّد لَا أَرَى بِالْكُحْلِ بَأْسًا۔ (1)

روزے کی حالت میں سرمہ نہ لگاؤ اور رات کو اثمد لگایا کرو کیونکہ اس سے بینائی تیز ہوتی ہے اور یہ بالوں کو اگاتا ہے۔'' ابو محمد کہتے ہیں: ''میں سرمہ لگانے میں کچھ حرج نہیں سمجھتا۔''

فوائد:...... روزہ کی حالت میں سرمہ لگانا تقریباً بالاتفاق جائز ہے۔ سنن ابن ماجہ میں ایک روایت ہے جس کو ثقہ محققین نے صحیح قرار دیا ہے کہ (اِكْتَحَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ) رسول اکرم ﷺ نے روزہ کی حالت میں سرمہ ڈالا۔ (الصیام، 1687)

حضرت امام سلیمان بن مہران الاعمش الکوفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: (مَا رَاَيْتُ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِنَا يَكْرَهُ الْكُحْلَ لِلصَّائِمِ وَكَانَ اِبْرَاهِيْمُ يُرَخِّصُ اَنْ يَكْتَحِلَ الصَّائِمُ بِالصَّبْرِ) ''میں نے اپنے ساتھیوں (ائمہ ومحدثین) میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ وہ روزہ دار کے لیے سرمہ ناپسند کرتا ہو اور امام ابراہیم النخعی صبر (بوٹی) کا سرمہ ڈالنے کی رخصت دیا کرتے تھے۔'' متقدمین ومتاخرین کی کثیر تعداد جواز ہی کی قائل ہے امام ابوحنیفہ، امام مالک، شافعی، حسن بصری، امام بخاری، امام ابن تیمیہ رحمہم اللہ سمیت سب کا یہی موقف ہے کہ سرمہ سے روزہ ٹوٹتا ہے نہ ہی اس سے اجر وثواب میں کمی ہوتی ہے۔

[29]...... بَاب فِي تَفْسِيرِ قَوْلِهِ تَعَالَى فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ
اللہ تعالیٰ کے فرمان ''فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ'' کی تفسیر

1775۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي بَكْرٌ هُوَ ابْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى..........

سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ قَالَ كَانَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ فَعَلَ حَتَّى نَزَلَتْ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا۔ (2)

سلمہ رضی اللہ عنہ بن اکوع کہتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی: ''اور ان لوگوں میں جو اس کی طاقت رکھتے ہیں وہ ایک مسکین کو کھانا فدیہ میں دیں۔'' (البقرۃ: ۱۸۴) تو جو چاہتا تھا کہ روزہ نہ رکھے وہ ایسا ہی کرتا تھا حتی کہ اس کے بعد والی آیت نازل ہوئی تو اس نے اسے منسوخ کر دیا گیا۔

(1) حسن: النسائی، کتاب الصیام، باب فضل الصائم (2232)

(2) ضعیف: ابوداؤد، کتاب الصوم، باب فی الکحل، عند النوم للصائم (2377)

فوائد:...... ابتدائے اسلام میں روزہ کی عادت نہ ہونے پر طاقت رکھنے والوں کو بھی رخصت تھی کہ اگر روزہ نہ رکھیں تو اس کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کریں لیکن بعد میں (فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ) کے ذریعہ پہلے حکم کو منسوخ کرتے ہوئے ہر صاحب طاقت پر بھی روزہ کو فرض کر دیا گیا، البتہ زیادہ ضعیف اور دائمی بیمار کے لیے اب بھی اجازت ہے۔

[30]...... بَاب فِيمَنْ يُصْبِحُ صَائِمًا تَطَوُّعًا ثُمَّ يُفْطِرُ
اس شخص کے متعلق جو نفلی روزہ رکھے اور پھر توڑ دے

1776۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ ابْنَةِ............

أُمِّ هَانِئٍ أَوِ ابْنِ ابْنِ أُمِّ هَانِئٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ صَائِمَةٌ فَأُتِيَ بِإِنَاءٍ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَهَا فَشَرِبَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ كَانَ قَضَاءَ رَمَضَانَ فَصُومِي يَوْمًا آخَرَ وَإِنْ كَانَ تَطَوُّعًا فَإِنْ شِئْتِ فَاقْضِيهِ وَإِنْ شِئْتِ فَلَا تَقْضِيهِ۔ ❶

ام ہانی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ میں اس وقت روزہ دار تھی تو آپؐ کے پاس پانی لایا گیا آپ ﷺ نے پیا پھر آپؐ نے مجھے پکڑایا تو میں نے پی لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر رمضان کی قضا کا روزہ تھا تو قضا میں روزہ رکھنا اگر نفلی روزہ تھا تو چاہو تو قضا کرو چاہو تو نہ کرو۔''

1777۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ............

عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ جَائَتْ فَاطِمَةُ فَجَلَسَتْ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأُمُّ هَانِئٍ عَنْ يَمِينِهِ قَالَتْ فَجَائَتِ الْوَلِيدَةُ بِإِنَاءٍ فِيهِ شَرَابٌ فَنَاوَلَتْهُ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ أُمَّ هَانِئٍ

ام ہانی کہتی ہیں کہ فتح مکہ کا دن تھا فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور رسول اللہ ﷺ کے بائیں طرف بیٹھ گئیں۔ اور ام ہانی رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے دائیں طرف تھی ایک لونڈی برتن لے کر آئی اس میں پانی تھا اس نے آپؐ کو پکڑایا اور آپؐ نے پیا پھر آپ نے وہ ام ہانی کو دیا اس نے بھی اس سے پیا

---

❶ متفق علیه: البخاری، كتاب الصيام، باب قوله تعالىٰ (وعلى الزين يطيقونه فدية) تعليقا وايضًا فى كتاب تفسير القرآن (4507) ومسلم، كتاب الصيام، باب بيان النسخ، قوله تعالىٰ (على الذين يطيقونه فدية......) (2680)

فَشَرِبَتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَقَدْ أَفْطَرْتُ وَكُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ لَهَا أَكُنْتِ تَقْضِينَ شَيْئًا قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ إِنْ كَانَ تَطَوُّعًا قَالَ أَبُو مُحَمَّد أَقُولُ بِهِ إِنْ شَاءَ قَضٰى وَإِنْ شَاءَ لَمْ يَقْضِ ۔[1]

پھر اس نے کہا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا روزہ تھا میں نے افطار کر لیا ہے۔'' آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''کیا قضا کا روزہ تھا؟ تو ام ہانیؓ نے کہا: ''نہیں۔'' آپؐ نے فرمایا: ''پھر تو اس میں تمہیں کوئی نقصان نہیں۔'' ابو محمد کہتے ہیں: ''میں بھی اس کا قائل ہوں۔''

فوائد:...... ان احادیث سمیت دیگر احادیث سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ نفلی روزہ آدمی جب چاہے افطار کر سکتا ہے۔ اس پر کوئی قضاء نہیں۔ کیونکہ نفلی روزہ فرض نہیں اس لیے اس کی قضاء نہیں۔

[31]...... بَاب مَنْ دُعِيَ إِلَى الطَّعَامِ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ

جس شخص کو روزے کی حالت میں کھانے کی دعوت دی جائے وہ کہہ دے میں روزہ دار ہوں

1778۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ۔[2]

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص روزے کی حالت میں کھانے کے لئے بلایا جائے تو اسے چاہئے کہ کہے: ''میرا روزہ ہے۔''

فوائد:...... اگر روزہ توڑنا بھی پڑے تو شریعت کی طرف سے اجازت ہے لیکن اجازت پر عمل لازمی نہیں ہے۔ اگر روزہ پورا کیا جائے تو یقیناً زیادہ مستحسن ہے۔

[32]...... بَاب فِي الصَّائِمِ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ

روزہ دار کے متعلق جس کے پاس کھانا کھایا جائے

1779۔ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مَوْلَاةً لَنَا

---

[1] اسنادہ ضعیف ابوداؤد، کتاب الصوم، باب النية فی الصيام (2456) والترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی إفطار الصائم المتطوع (731)

[2] اسناد ضعیف ابوداؤد، کتاب الصوم، باب النية فی الصيام (2456) نیز دیکھئے تلخیص الجبیر 211/2 ونیل الاوطار 346/4-348 وفتح الباری 212/4

يُقَالُ لَهَا لَيْلَى تُحَدِّثُ عَنْ جَدَّتِهَا ....

أُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا فَدَعَتْ لَهُ بِطَعَامٍ فَقَالَ لَهَا كُلِي فَقَالَتْ إِنِّي صَائِمَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ الصَّائِمَ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يَفْرُغُوا وَرُبَّمَا قَالَ حَتَّى يَقْضُوا أَكْلَهُمْ ۔[1]

ام عمارہؓ بنت کعب کہتی ہیں کہ ان کے پاس نبی ﷺ تشریف لے گئے انہوں نے آپ کو کھانے کی دعوت دی آپؐ نے ان سے کہا: ''تم بھی کھاؤ۔'' انہوں نے کہا: ''میں روزہ دار ہوں۔'' تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب روزہ دار کے پاس کھانا کھایا جاتا ہے تو فرشتے روزہ دار کے لئے دعا کرتے ہیں۔ حتی کہ وہ کھانے سے فارغ ہو جائے۔ اور بعض دفعہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''حتی کہ لوگ اپنے کھانے سے فارغ ہو جائیں۔''

فوائد:...... ''صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ'' فرشتے ایسے خوش نصیب روزہ دار پر درود نازل کرتے ہیں فرشتوں کے درود سے مراد، دعا اور طلبِ مغفرت ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ایسے نیک بخت کے لیے گناہوں کی معافی کا سوال کرتے ہیں اور یہ یقیناً بہت بڑی سعادت ہے۔ الشیخ امام احمد عبدالرحمٰن البنا رحمہ اللہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں کہ کھانا حاضر ہونے کے باوجود بھوک پیاس پر صبر کرنے کی وجہ فرشتے ایسے شخص کے لیے خیر و برکت اور مغفرت کی دعا کرتے ہیں (بلوغ الأمانی: 217/9)

[33]...... بَابٌ فِي وِصَالِ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ

رمضان کے ساتھ شعبان کو ملا دینے کا بیان

1780۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَامَ شَهْرًا تَامًّا إِلَّا شَعْبَانَ فَإِنَّهُ كَانَ يَصِلُهُ بِرَمَضَانَ لِيَكُونَا شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ وَكَانَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى

ام سلمہؓ کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو شعبان کے علاوہ کسی پورے مہینے کے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپؐ شعبان کو رمضان کے ساتھ ملا دیتے تھے۔ تاکہ دو مہینے برابر ہو جائیں۔ اور آپؐ مہینہ بھر روزے

[1] صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب الصائم یدعی لطعام ما یقول إنی صائم(2696) وابو داؤد، کتاب الصوم، باب مایقول الصائم اذا دعی إلی الطعام(2461)

[2] الترمذی، کتاب الصوم، با ماجاء فی فضل الصائم اذا أکل عنده(785) وابن ماجه کتاب الصیام باب فی الصائم اذا أکل عنده(1748)

نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ۔

رکھتے تھے حتی کہ ہم کہتے: آپؐ افطار نہیں کریں گے اور جب آپؐ افطار کرتے تو ہم کہتے: اب آپؐ روزہ نہیں رکھیں گے۔"

[34]...... بَاب النَّهْيِ عَنِ الصَّوْمِ بَعْدَ انْتِصَافِ شَعْبَانَ
نصف شعبان کے بعد روزہ رکھنے کی ممانعت

1781۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْحَنَفِيُّ يُقَالُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ النِّصْفُ مِنْ شَعْبَانَ فَأَمْسِكُوا عَنِ الصَّوْمِ۔ ❶

ابو ہریرة رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب نصف شعبان ہو جائے تو روزہ رکھنے سے رک جاؤ۔"

فوائد:...... رسول اللہ ﷺ ماہِ شعبان میں بڑے شوق اور اہتمام سے نفلی روزے رکھا کرتے تھے۔ اس ضمن میں تمام احادیث کا احاطہ کرنے کے بعد جو راجح مفہوم ثابت ہوتا ہے وہ یہی ہے کہ آپ ﷺ ماہِ شعبان میں دیگر مہینوں کی بنسبت زیادہ نفلی روزہ رکھا کرتے تھے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں (وكان صيامه فی شعبان تطوعًا اكثر من صيامه فيما سواه) آپ ﷺ دیگر مہینوں کی بنسبت ماہِ شعبان میں زیادہ نفلی روزے رکھا کرتے تھے، حدیث میں وارد لفظ تام اور کل سے مراد بھی کثرت ہی ہے۔ امام عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں (جَائِزٌ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ إِذَا صَامَ اكْثَرَ الشَّهْرِ اَنْ يَقُوْلَ صَامَ الشَّهْرَ كُلَّهُ) کہ کلام عرب میں جب کسی مہینہ میں کثرت سے روزے رکھے جائیں تو یہ کہنا درست ہے کہ اس نے سارے مہینے کے روزے رکھے وَالْمُرَادُ مِنْهُ الاكثر "مراد کثرت ہی ہوتی ہے۔" (فتح الباری: 272/4) سنن النسائی کے تحت التعلیقات السلفیۃ میں بھی یہی ہے کہ شعبان کو رمضان کے ساتھ ملاتے یعنی عَامَةُ شَعْبَانَ وَغَالِبُهُ کثرت سے شعبان کے ایام میں روزہ رکھتے۔ واللہ اعلم

1782۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ............

---

❶ ابو داؤد، كتاب الصوم، باب فيمن يصل شعبان برمضان (2336) والنسائي، كتاب الصيام، باب ذكر حديث ابی فی ذلك (2174)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَ هٰذَا ۔❶

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ قریباً پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

[35]...... بَاب الصَّوْمِ مِنْ سَرَرِ الشَّهْرِ

مہینہ کے آخر میں روزہ رکھنے کے متعلق

1783۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ مُطَرِّفٍ............

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ هَلْ صُمْتَ مِنْ سَرَرِ هٰذَا الشَّهْرِ فَقَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَفْطَرْتَ مِنْ رَمَضَانَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد سَرَرُهُ آخِرُهُ ۔❷

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی آدمی سے فرمایا: ''کیا تو نے اس مہینہ کے سرر میں روزہ رکھا۔'' اس نے کہا: ''نہیں'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تو رمضان سے فارغ ہو تو دو روزے رکھنا۔'' ابو محمد کہتے ہیں: ''مہینہ کے ''سرر'' سے مراد اس کا آخر ہے۔''

[36]...... بَاب فِي صِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کے روزوں کا بیان

1784۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا صَامَ النَّبِيُّ ﷺ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ وَإِنْ كَانَ لَيَصُومُ إِذَا صَامَ حَتّٰى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللّٰهِ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ إِذَا أَفْطَرَ حَتّٰى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللّٰهِ لَا يَصُومُ ۔❸

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے رمضان کے علاوہ کسی پورے ماہ کے روزے نہیں رکھے اور جب آپؐ روزہ رکھتے تو مسلسل رکھتے حتی کہ کہنے والا کہتا: اللہ کی قسم! آپؐ روزہ نہیں چھوڑیں گے، اور جب آپؐ افطار کرتے تو مسلسل کرتے حتی کہ کہنے والا کہتا: ''اللہ کی قسم! آپؐ اب روزہ نہیں رکھیں گے۔''

فوائد:...... یعنی آپ ﷺ کی عبادت میں اعتدال تھا آپ ﷺ غلو نہیں کیا کرتے تھے جیسا ہر

❶ صحیح ابو داؤد، کتاب الصوم، باب کراهية وصال شعبان برمضان (2337) والترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی کراهية الصوم...... (738)

❷ صحیح سابقہ ہی مکرر ہے۔

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصوم، باب الصوم آخر الشهر (1983) ومسلم، کتاب الصیام، باب صوم سرر شعبان (2743)

نیکی میں میانہ روی پسند فرماتے تھے اسی طرح روزوں میں بھی اعتدال کا خیال رکھتے۔

[37]...... بَاب النَّهْيِ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ

ہمیشہ روزہ رکھنے کی ممانعت

1785- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ ....

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ يَصُومُ الدَّهْرَ فَقَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ ۔❶

عبداللہ بن شخیر اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی کا ذکر کیا گیا جو ہمیشہ روزے رکھتا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے نہ روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا۔''

[38]...... بَاب فِي صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

ہر ماہ میں تین روزے رکھنے کا بیان

1786- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ............

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلَاثٍ لَسْتُ بِتَارِكِهِنَّ أَنْ لَا أَنَامَ إِلَّا عَلَى وِتْرٍ وَأَنْ أَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَأَنْ لَا أَدَعَ رَكْعَتَيْ الضُّحَى ۔❷

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے دوست نے تین باتوں کی وصیت کی جن کو میں کبھی نہیں چھوڑوں گا ایک یہ کہ وتر کے بغیر مت سو اور یہ کہ ہر ماہ میں تین دن روزہ رکھو اور تیسرا یہ کہ چاشت کی دو رکعات نہ چھوڑو۔''

1787- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ............

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ ۔❸

ابو عثمان رضی اللہ عنہ ' ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے اسی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

---

❶ متفق عليه : البخاری، كتاب الصيام، باب مايذكر من الصوم النبی ﷺ وإفطاره (1971) ومسلم، كتاب الصيام، صيام النبی ﷺ فی غير رمضان (2717)

❷ صحيح : النسائی، كتاب الصيام، باب النهی عن الصيام الدهر (2379) وابن ماجه، كتاب الصيام، باب ماجاء فی صيام الدهر (1705)

❸ متفق عليه : البخاری، كتاب التهجد، باب صلاة الضحىٰ فی الحضر (1178) ومسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الضحىٰ وأن أقلها ركعتان (1669)

1788۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.............

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ صِيَامُ الْبِيضِ صِيَامُ الدَّهْرِ وَإِفْطَارُهُ۔ ❶

معاویہ بن قرۃ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایام بیض میں روزہ رکھنا ایسا ہے گویا اس نے ہمیشہ روزہ رکھا اور ہمیشہ افطار کیا۔''

[39]...... بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ الصِّيَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت

1789۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ ....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ أَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ نَعَمْ وَرَبِّ هَذَا الْبَيْتِ۔ ❷

محمد بن عباد بن جعفر کہتے ہیں: میں نے جابرؓ سے کہا: کیا نبی ﷺ نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا اس نے کہا: جی ہاں! ''اس خانہ کعبہ کے رب کی قسم۔''

[40]...... بَاب فِي صِيَامِ يَوْمِ السَّبْتِ

ہفتہ کے دن روزہ رکھنے کا بیان

1790۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرٍ عَنْ أُخْتِهِ............

يُقَالُ لَهَا الصَّمَّاءُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَصُومُوا يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا فِيمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ وَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا كَذَا أَوْ لِحَاءَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَغْهُ۔ ❸

صماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فرضی روزے کے علاوہ ہفتے کے دن روزہ نہ رکھو، اگر تم میں سے کسی کو اس طرح کی چیز یا درخت کی چھال کے علاوہ کوئی چیز نہ ملے تو اسے ہی چبا لینا چاہیے۔''

[41]...... بَاب فِي صِيَامِ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ

پیر اور جمعرات کو روزہ رکھنے کا بیان

1791۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ أَنَّ مَوْلَى

❶ صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔ ❷ صحیح: اس کے شواہد بھی موجود ہیں۔

❸ متفق علیه: البخاری، کتاب الصوم، باب صوم یوم الجمعة (1984) ومسلم، کتاب الصیام، باب کراھة صیام یوم الجمعة منفرداً (2676)

قُدَامَةَ بْنِ مَظْعُونٍ حَدَّثَهُ أَنَّ مَوْلَى أُسَامَةَ حَدَّثَهُ قَالَ ....

كَانَ أُسَامَةُ يَرْكَبُ إِلَى مَالٍ لَهُ بِوَادِي الْقُرَى فَيَصُومُ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ فِي الطَّرِيقِ فَقُلْتُ لَهُ لِمَ تَصُومُ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ فِي السَّفَرِ وَقَدْ كَبِرْتَ وَضَعُفْتَ أَوْ رَقِقْتَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَصُومُ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ وَقَالَ إِنَّ أَعْمَالَ النَّاسِ تُعْرَضُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ ۔❶

اسامہ رضی اللہ عنہ کے غلام کہتے ہیں کہ اسامہ رضی اللہ عنہ سوار ہو کر اپنے مال کے پاس جایا کرتے تھے جو کہ وادیٔ 'قریٰ' میں تھا تو وہ پیر اور جمعرات کا روزہ راستے میں رکھ لیتے تھے۔ میں نے انہیں پوچھا کہ آپ سفر میں پیر اور جمعرات کا روزہ کیوں رکھتے ہیں؟ حالانکہ آپ بوڑھے اور ضعیف یا کمزور ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا: ''رسول اللہ ﷺ جمعرات اور پیر کو روزہ رکھتے تھے اور فرماتے تھے: ''جمعرات اور پیر کے دن لوگوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔''

1792۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَصُومُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِنَّ الْأَعْمَالَ تُعْرَضُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ ۔❷

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جمعرات اور پیر کو روزہ رکھتے تھے میں نے آپ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جمعرات اور پیر کے دن اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔''

[42]...... بَاب فِي صَوْمِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَام

داؤد علیہ السلام کے روزوں کا بیان

1793۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يَرْفَعُهُ قَالَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مرفوع بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے نزدیک داؤد کے روزے پسندیدہ تھے۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے

---

❶ صحیح: احمد6/368وابوداؤد، کتاب الصوم،باب النھی أن یخص یوم السبت بصوم(2421)

❷ حسن: أخرجه احمد5/201ابوداؤد، کتاب الصوم،باب فی صوم الاثنین والخمیس(2436)

وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ صَلَاةُ دَاوُدَ كَانَ يُصَلِّي نِصْفًا وَيَنَامُ ثُلُثًا وَيُسَبِّحُ سُدُسًا قَالَ أَبُو مُحَمَّد هَذَا اللَّفْظُ الْآخِيرُ غَلَطٌ أَوْ خَطَأٌ إِنَّمَا هُوَ أَنَّهُ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيُصَلِّي ثُلُثَهُ وَيُسَبِّحُ تَسْبِيحَةً ـ ❶

تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کو داؤد کی نماز بھی پسند تھی۔ وہ آدھی رات تک نماز پڑھتے تھے اور ایک تہائی رات سوتے تھے۔ اور چھٹے میں اللہ کی تسبیح بیان کرتے۔'' ابومحمد کہتے ہیں: ''یہ آخری فقرہ غلطی یا خطاء ہے۔ اور صحیح اس طرح ہے: وہ آدھی رات سوتے تھے اور تہائی حصہ نماز پڑھتے تھے اور چھٹے حصے میں اللہ کی تسبیح بیان کرتے۔''

[43]...... بَاب النَّهْيِ عَنِ الصِّيَامِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى
عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت

1794ـ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ مَوْلَى زِيَادٍ............

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا صَوْمَ يَوْمَيْنِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ ـ ❷

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''عیدالفطر اور قربانی کے دن روزہ نہیں ہوتا۔''

[44]...... بَاب فِي صِيَامِ السِّتَّةِ مِنْ شَوَّالٍ
شوال کے چھ روزوں کا بیان

1795ـ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ وَسَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ ....

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتَّةً مِنْ شَوَّالٍ فَذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ ـ ❸

ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو اس نے پوری زندگی کے روزے رکھے۔''

---

❶ حسن: الترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی صوم یوم الاثنین والخمیس (747)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب التہجد، باب من نام عند السحر (1131) ومسلم، کتاب الصیام، باب النهی عن صوم الدهر لم تعزربه ...... (2731)

❸ متفق علیه: البخاری، کتاب الصوم، باب صوم یوم الفطر (1991) ومسلم، کتاب الصوم، باب، النهی عن صوم یوم الفطر ویوم الأضحی (2668)

1796ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ الذِّمَارِيُّ عَنْ أَبِى أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ ....

عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ صِيَامُ شَهْرٍ بِعَشَرَةِ أَشْهُرٍ وَسِتَّةِ أَيَّامٍ بَعْدَهُنَّ بِشَهْرَيْنِ فَذٰلِكَ تَمَامُ سَنَةٍ يَعْنِى شَهْرَ رَمَضَانَ وَسِتَّةَ أَيَّامٍ بَعْدَهُ۔❶

ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک مہینے کا روزہ دس مہینوں کے روزوں کے برابر ہے اور ان کے بعد چھ دن کے روزے دو ماہ کے روزوں کے برابر ہیں تو یہ پورے سال کے روزے ہو گئے یعنی رمضان اور اس کے بعد کے چھ روزے۔''

[45]...... بَاب فِي صِيَامِ الْمُحَرَّمِ

محرم کے روزوں کا بیان

1797ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحٰقَ..........

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى عَلِيٍّ فَسَأَلَهُ عَنْ شَهْرٍ يَصُومُهُ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ مَا سَأَلَنِى أَحَدٌ عَنْ هٰذَا بَعْدَ إِذْ سَمِعْتُ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ أَيَّ شَهْرٍ يَصُومُهُ مِنَ السَّنَةِ فَأَمَرَهُ بِصِيَامِ الْمُحَرَّمِ وَقَالَ إِنَّ فِيهِ يَوْمًا تَابَ اللّٰهُ عَلَى قَوْمٍ وَيَتُوبُ فِيهِ عَلٰى قَوْمٍ۔❷

نعمان بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس نے ان سے رمضان کے بعد والے مہینہ میں روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا: جب سے میں نے ایک آدمی کو نبی ﷺ سے یہ پوچھتے ہوئے سنا: اس کے بعد مجھ سے اس بارے میں کسی نے سوال نہیں کیا ''اس نے کہا رمضان کے بعد سال کے کس مہینہ میں روزے رکھے؟'' تو آپ ﷺ نے اسے محرم میں روزہ رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا: ''اس میں ایک دن ہے کہ اللہ نے اس میں ایک قوم پر رجوع کیا تھا اور ایک قوم پر کرتا ہے۔''

1798ـ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ....

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب استحباب صوم ستة أيام من شوال (1164)

❷ صحيح: ابن ماجه، كتاب الصيام، باب صيام ستة أيام من شوال (1715)

عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الَّذِى تَدْعُونَهُ الْمُحَرَّمَ ۔ ❶

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”رمضان کے بعد افضل روزہ اللہ کے مہینہ کا روزہ ہے جسے تم محرم کہتے ہو۔“

1799۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَأَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ حَسَّانَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِى بِشْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ ....

عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ الْمُحَرَّمُ ۔ ❷

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”رمضان کے بعد محرم کے مہینہ کا روزہ افضل ہے۔“

[46]...... بَاب فِى صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

عاشوراء کے روزوں کا بیان

1800۔ أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِى بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَالْيَهُودُ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَسَأَلَهُمْ فَقَالُوا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِى ظَهَرَ فِيهِ مُوسٰى عَلٰى فِرْعَوْنَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْتُمْ أَوْلٰى بِمُوسٰى فَصُومُوهُ ۔ ❸

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ آئے اور یہودی عاشوراء کے دن کا روزہ رکھتے تھے۔ آپ نے ان سے سوال کیا تو انہوں نے کہا: ”یہ وہ دن ہے جب موسیٰ علیہ السلام فرعون پر غالب آئے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے (صحابہ کو) فرمایا: ”تمہارا تعلق موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ان سے زیادہ ہے لہٰذا تم اس دن کا روزہ رکھو۔“

1801۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِى ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَيَأْمُرُنَا بِصِيَامِهِ ۔ ❹

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ عاشوراء کے دن روزہ رکھتے تھے اور ہمیں بھی اس کا حکم دیتے تھے۔“

---

❶ ضعيف: الترمذى، كتاب الصوم، باب فى صوم المحرم (740)

❷ صحيح مسلم، كتاب الامام، باب فضل صوم المحرم (2747) وابوداؤد، كتاب الصيام، باب فى صوم المحرم (3429)

❸ صحيح: دیکھئے سابقہ حدیث۔

❹ متفق عليه: البخارى، كتاب الصيام، باب صيام يوم عاشوراء (2004) ومسلم، كتاب الصيام، باب صوم يوم عاشوراء (2651)

1802۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ ....

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ فَمَنْ كَانَ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ فَلْيَصُمْهُ ۔❶

سلمہؓ بن اکوع بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بنو اسلم کے آدمی کو عاشوراء کے دن یہ کہلوا بھیجا کہ: ''آج کا دن عاشورا کا دن ہے جس نے کھایا پیا ہے اسے چاہئے کہ باقی دن کو روزہ پورا کرے اور جس نے کچھ کھایا پیا نہیں ہے وہ اس دن کا روزہ رکھ لے۔''

1803۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصُومُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَتْرُكَهُ فَلْيَتْرُكْهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَصُومُهُ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ صِيَامَهُ۔❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ عاشوراء کا دن ہے اور قریش جاہلیت میں اس دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ تم میں سے جو روزہ رکھنا چاہے وہ رکھ لے اور جو نہ رکھنا چاہے وہ نہ رکھے۔'' اور ابن عمر رضی اللہ عنہما تب روزہ رکھتے تھے جب یہ دن ان کے روزوں کے دنوں میں آ جاتا۔

1804۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ حَتّٰى إِذَا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِيضَةُ وَتُرِكَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ۔❸

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ عاشوراء کے دن قریش جاہلیت میں روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ آئے تو روزہ رکھا اور لوگوں کو روزے کا حکم دیا حتی کہ رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو وہی فرض رہے اور عاشوراء کا روزہ چھوٹ گیا۔ پس جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔

---

❶ صحيح البخاری، كتاب الصوم، باب صوم يوم عاشوراء (2001) وابن ماجه، كتاب الصيام، باب صوم يوم عاشوراء (1733)

❷ متفق عليه: البخاری، كتاب الصوم، باب اذا نودی، بالنهار صومًا (1924) ومسلم، كتاب الصيام، باب من أكل فی عاشوراء فليكف بقية يومه (2663)

❸ متفق عليه: البخاری، كتاب الصيام، باب وجوب صوم رمضان (1892) ومسلم، كتاب الصيام، باب صوم يوم عاشوراء (2638)

فوائد:...... یوم عاشوراء کے روزہ کی اہمیت اور پس منظر احادیث میں بیان ہو چکا ہے۔ جامع ترمذی میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَآ اِنِّیْ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِیْ قَبْلَهٗ ”میں امید کرتا ہوں کہ یوم عاشوراء کے دن کے روزے سے اللہ تعالیٰ اس سے پہلے سال کے گناہ معاف کر دے گا۔“ بعض اہل علم کا موقف ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا آئندہ سال تک اگر میں باقی رہا تو 9 تاریخ کا روزہ رکھوں گا۔ لہٰذا اب دس کا نہیں بلکہ 9 تاریخ کا ہی روزہ رکھنا چاہیے۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس کو نو میں تبدیل فرما دیا ہے۔ ہماری تحقیق کے مطابق یہ موقف جہاں فی الحقیقت غیر صحیح ہے وہاں متاخرین اور متقدین جمہور اہل علم کی فہم کے بھی خلاف ہے بہتر، راجح اور صحیح یہی ہے کہ 9، 10 کا روزہ رکھنا چاہیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ میں آئندہ سال 9 کا روزہ رکھوں گا اور 10 کا چھوڑوں گا۔ 9 کے اثبات سے 10 کی نفی کس طرح لازم آئی؟ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری میں اور امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے السیل الجرار میں اس موقف کو راجح قرار دیا ہے۔ سعودی مجلس افتا کے مطابق بھی اگر کوئی شخص صرف عاشوراء کا روزہ رکھ لیے تب بھی درست ہے۔ لیکن ایک دن پہلے بھی رکھنا افضل ہے۔ (فِيْهِ خَيْرٌ اِنْشاء الله)

[47]...... بَاب فِي صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ
عرفہ کے روزوں کا بیان

1805۔ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُلَيٍّ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَيَّامُ التَّشْرِيقِ عِيدُنَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَهِيَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ۔ (1)

عقبہ رضی اللہ عنہ بن عامر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عرفہ اور ایام تشریق ہم اہل اسلام کی عید ہیں اور ہمارے کھانے پینے کے دن ہیں۔“

1806۔ أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ..........

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

ابونجیح اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرفہ کے دن کے روزے کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں

(1) متفق علیہ: البخاری، کتاب الصیام، باب وجوب صوم رمضان (1893) ومسلم، کتاب الصیام، باب صوم یوم عاشوراء (2632)

فَقَالَ حَجَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَصُمْهُ وَحَجَجْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمْ يَصُمْهُ وَحَجَجْتُ مَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَحَجَجْتُ مَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَأَنَا لَا أَصُومُهُ وَلَا آمُرُ بِهِ وَلَا أَنْهَى عَنْهُ ۔❶

نے کہا: ''میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ حج کیا انہوں نے یہ روزہ نہیں رکھا' میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا انہوں نے یہ روزہ نہ رکھا' میں نے عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا انہوں نے بھی یہ روزہ نہ رکھا میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا انہوں نے بھی یہ روزہ نہ رکھا اور نہ ہی میں رکھتا ہوں نہ اس کا حکم دیتا ہوں اور نہ ہی اس سے منع کرتا ہوں۔''

[48]...... بَاب النَّهْيِ عَنْ صِيَامِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

ایام تشریق کے روزوں کی ممانعت

1807۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَان حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

عَنْ بِشْرِ بْنِ سُحَيْمٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَهُ أَوْ أَمَرَ رَجُلًا يُنَادِي أَيَّامَ التَّشْرِيقِ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَهِيَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ ۔❷

بشرؓ بن سحیم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو یا کسی اور آدمی کو حکم دیا کہ ایام تشریق میں اعلان کر کہ: ''مومن کے علاوہ کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا اور یہ ہمارے کھانے پینے کے دن ہیں۔''

1807۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ..........

عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلٍ أَنَّهُ دَخَلَ هُوَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَذَالِكَ الْغَدَاةَ أَوْ بَعْدَ الْغَدِ مِنْ يَوْمِ الْأَضْحَى فَقَرَّبَ إِلَيْهِمْ عَمْرٌو طَعَامًا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ عَمْرٌو أَفْطِرْ فَإِنَّ هٰذِهِ الْأَيَّامَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنَا بِفِطْرِهَا وَيَنْهَانَا

عقیل کے آزاد کردہ غلام ابومرۃ کہتے ہیں کہ وہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، عمرو بن عاص کے پاس گئے اور یہ بقرعید کے ایک یا دو دن بعد کی بات ہے عمرو نے کھانا ان کے قریب کیا تو عبداللہ نے کہا: ''میں روزہ دار ہوں'' عمرو نے ان سے کہا: ''افطار کر دو یہ وہ دن ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان میں ہمیں روزہ نہ رکھنے کا حکم دیا اور اس کے روزوں سے منع کیا۔'' پس عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے افطار کر دیا اور

---

❶ صحيح: ابوداؤد، كتاب الصوم، باب صيام أيام التشريق (2419) والترمذى، كتاب الصوم، باب ماجاء فى كراهية الصوم فى أيام التشريق (773)

❷ صحيح: الترمذى، كتاب الصوم، باب ماجاء فى كراهية صوم يوم عرفة بعرفة (751)

عَنْ صِيَامِهَا فَأَفْطَرَ عَبْدُ اللّٰهِ فَأَكَلَ وَأَكَلْتُ مَعَهُ. ❶

میں نے اور انہوں نے عمرو رضی اللہ عنہ بن عاص کے ساتھ کھانا کھایا۔

[49]...... بَاب الرَّجُلِ يَمُوتُ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ

جو آدمی مر جائے اور اس کے ذمہ روزے ہوں

1809۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَمَاتَتْ فَجَاءَ أَخُوهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضُوا اللّٰهَ اللّٰهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ قَالَ فَصَامَ عَنْهَا ـ ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے روزوں کی نذر مانی اور وہ مرگئی اس کا بھائی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس کے متعلق سوال کیا رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا: ''اگر اس کے ذمے قرض ہوتا تو تم ادا کرتے؟۔'' اس نے کہا: ''جی ہاں'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ زیادہ مستحق ہے کہ اس کے قرض کو ادا کیا جائے۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ''پھر اس نے اپنی بہن کی طرف سے روزے رکھے۔''

[50]...... بَاب فِي فَضْلِ الصِّيَامِ

روزوں کی فضیلت

1810۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَفَرْحَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ـ ❸

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے بڑھ کر ہے اور روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں ایک افطاری کے وقت اور ایک قیامت کے دن ہوگی۔''

---

❶ صحیح: النسائی، كتاب الإيمان وشرائعه، باب تأويل قوله تعالىٰ قالت الاعراب آمنا، قل لم تؤمنوا ولكن قولوا اسلمنا (5009)

❷ صحیح: ابوداؤد، كتاب الصوم، باب صيام أيام التشريق (2418)

❸ متفق عليه: البخاری، كتاب الصوم، باب من مات وعليه الصوم (1953) ومسلم، كتاب الصيام، باب فضل الصيام (2688)

1811- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ فَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلَّا الصِّيَامَ هُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ إِنَّهُ يَتْرُكُ الطَّعَامَ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي وَيَتْرُكُ الشَّرَابَ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي فَهُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ۔[1]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے ایک نیکی کا بدلہ دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ہے مگر روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا کیونکہ وہ کھانا اور خواہشات کو میرے لیے چھوڑتا ہے، اور پینا اور خواہشات کو میرے لیے چھوڑتا ہے لہٰذا وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا۔''

1812- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصَّوْمُ جُنَّةٌ ۔[2]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روزہ ڈھال ہے۔''

فوائد:...... رسول اللہ ﷺ حکمت و دانائی کے عظیم پیکر تھے۔ بات سمجھانا اور مسئلہ کی حقیقت کو مثالوں سے آشکار کرنا آپ ﷺ پر بس تھا۔ اس حدیث میں روزہ کو ڈھال کہا گیا ہے یعنی جس طرح چمڑے یا لوہے کی ڈھال، زرہ انسان کو دشمن کے وار سے بچاتی ہے اسی طرح روزہ ازلی و ابدی دشمن کے وسوسات سے محفوظ رکھتا ہے۔ اگر کوئی غلط خیال پیدا بھی ہو تو روزہ کی برکت سے وہ برا خیال ختم ہو جاتا ہے۔ گو کہ روزہ گناہوں سے بچنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

[51]...... بَاب دُعَاءِ الصَّائِمِ لِمَنْ يُفْطِرُ عِنْدَهُ

روزہ دار کی دعا اس شخص کے لیے جس کے پاس وہ افطار کرے

1813- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَفْطَرَ عِنْدَ أُنَاسٍ قَالَ أَفْطَرَ عِنْدَكُمْ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب لوگوں کے پاس افطار کرتے تو کہتے: ''روزے دار

---

[1] متفق علیہ: البخاری، کتاب الصیام، باب ھل یقول إنی صائم اذا شتم (1904) و مسلم، کتاب الصیام، باب فضل الصیام (2700)

[2] البخاری، کتاب الصیام، باب فضل الصوم (1894) و مسلم، کتاب الصیام، باب فضل الصوم (2700)

الصَّائِمُونَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَتَنَزَّلَتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ ۔ ❶

تمہارے پاس افطار کریں' اور نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تم پر نازل ہوں۔''

[52]...... بَاب فِي فَضْلِ الْعَمَلِ فِي الْعَشْرِ

عشرۂ (ذی الحجه) کی فضیلت کا بیان

1814۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُسْلِمًا الْبَطِينَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا الْعَمَلُ فِي أَيَّامٍ أَفْضَلَ مِنَ الْعَمَلِ فِي عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ قِيلَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ ۔ ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''عشرۂ ذی الحجہ کی عبادت سے کسی اور دن کی عبادت افضل نہیں ہے۔'' کسی نے کہا: اللہ کی راہ میں جہاد بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہ جہاد اللہ کے راستہ میں مگر وہ آدمی جو اپنا مال و جان لے کر نکلے اور پھر کچھ لے کر واپس نہ آئے۔''

1815۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَصْبَغُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ عَمَلٍ أَزْكَى عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا أَعْظَمَ أَجْرًا مِنْ خَيْرٍ تَعْمَلُهُ فِي عَشْرِ الْأَضْحَى قِيلَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ قَالَ وَكَانَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ إِذَا دَخَلَ أَيَّامُ الْعَشْرِ اجْتَهَدَ اجْتِهَادًا

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل کے نزدیک کوئی عمل اس عمل سے زیادہ پاکیزہ اور بڑا نہیں ہے جو عشرہ ذی الحجہ میں کیا جائے۔'' کہا گیا: اللہ کے راستہ میں جہاد بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے راستہ میں جہاد بھی نہیں مگر وہ آدمی جو اپنی مال و جان کو لے کر نکلے اور پھر کسی شے کے ساتھ واپس نہ لوٹے۔'' قاسم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: سعید بن جبیر جب اس عشرہ میں داخل ہوتے تو اس قدر کوشش کرتے کہ اپنی طاقت سے بڑھ کر عمل کرتے۔''

---

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب الصيام، باب فضل الصوم(1894) ومسلم، کتاب الصوم، باب فضل الصوم(2700)

❷ صحيح: أخرجه ابن ابی شيبه3/100 باب فی الصائم اذا أفطر

شَدِيدًا حَتّٰى مَا يَكَادُ يَقْدِرُ عَلَيْهِ ۔❶

[53]...... بَاب فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ
ماہ رمضان کی فضیلت

1816۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ ۔❷

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔''

[54]...... بَاب فِي قِيَامِ رَمَضَانَ
ماہ رمضان میں قیام کی فضیلت

1817۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔❸

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ایمان کی حالت اور ثواب کی امید میں رمضان میں قیام کرے اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اور جو لیلۃ القدر میں قیام کرے اس کے بھی پہلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔''

1818۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ....

---

❶ صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب مایقول الإمام ومن خلفه اذا رفع رأسه من الرکوع (795) وابوداؤد کتاب الصوم باب فی صوم العشر (2438)

❷ صحیح : مشکل الآثار، للطحاوی 113/4 والشعب لبیهقی (3702)

❸ صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب هل یقال رمضان أو شهر رمضان (1898) والترمذی، کتاب الصوم، باب فضل شهر رمضان (282)

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ شَهْرَ رَمَضَانَ قَالَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا مِنَ الشَّهْرِ شَيْئًا حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ قَالَ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ قَالَ فَلَمَّا كَانَتِ السَّادِسَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ الْآخِرُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ مِنْ صَلَاتِهِ حُسِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَتِهِ فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ جَمَعَ أَهْلَهُ وَنِسَائَهُ وَالنَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى خَشِينَا أَنْ يَفُوتَنَا الْفَلَاحُ قُلْنَا وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السَّحُورُ قَالَ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ ۔[1]

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رمضان کے مہینہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روزے رکھے۔ ابوذرؓ کہتے ہیں: انہوں نے ہمیں مہینہ سے کچھ بھی قیام نہ کروایا حتی کہ سات دن باقی رہ گئے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: آپ ﷺ نے ہمارے ساتھ قیام کیا حتی کہ ایک تہائی رات گذر گئی۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب چھبیسویں رات تھی آپؐ نے ہمیں قیام نہیں کروایا' جب پچیسویں رات تھی تو آپؐ نے ہمیں نماز پڑھائی حتی کہ رات کا آخر نصف گذرنے لگا تو ہم نے کہا: یا رسول اللہ! کاش آپؐ رات کے باقی حصہ میں بھی ایسا کرتے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی جب امام کے ساتھ ہوتا ہے حتی کہ اپنی نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اس کے لئے تمام رات کا قیام لکھا جاتا ہے۔'' جب چوبیسویں رات ہوئی تو آپ ﷺ نے ہمارے ساتھ قیام نہ کیا جب تیئسویں رات ہوئی تو آپؐ کے گھر والے اور عورتیں اور لوگ جمع ہوئے آپ ﷺ ہمیں نماز پڑھانے لگے حتی کہ ہم ڈر گئے کہ ہماری فلاح رہ جائے گا۔ ہم نے کہا: فلاح کیا ہے؟ کہا: سحری کے کھانے کو کہتے ہیں۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر باقی نماز نہیں پڑھائی۔''

فوائد:...... قیام رمضان کے متعلق چند مفید اور اہم نکات کا مطالعہ فرمائیں:

(۱) قیام اللیل، صلاۃ اللیل، صلاۃ التہجد، صلوٰۃ الوتر ایک ہی نماز کے کئی نام ہیں اور اسی نماز کو رمضان شریف کے بابرکت مہینہ میں قیام شہر رمضان، قیام رمضان، صلوۃ رمضان اور صلاۃ التراویح کہا جاتا ہے۔ بعض احباب نماز تراویح اور نماز تہجد کو علیحدہ علیحدہ ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں جبکہ اہل علم کے

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الصیام، باب من صام رمضان ایمانا واحتسابا وینة (1901) والترمذی، کتاب الصوم، باب فضل شہر رمضان (283)

ہاں احادیث صحیحہ سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ ان دونوں میں کوئی فرق نہیں۔مسلک احناف کے عظیم ائمہ بھی اسی کے قائل ہیں۔(۲) تقریباً حدیث کی تمام کتابوں میں رات کی نماز کا ذکر موجود ہے۔اوررات کی نماز کومختلف ناموں سے موسوم کیا جاتا ہے۔بہرصورت رات کی نماز کوئی ایسا پیچیدہ مسئلہ نہیں جس پر شریعت نے مکمل راہ نمائی نہ کی ہو۔بعض روایات میں تیرہ رکعات کا ذکر ہے اوربعض روایات میں یہ بھی آتا ہے کہ آپ ﷺ وتر کے بعد دورکعات پڑھا کرتے تھے۔لیکن تمام صحیح روایات کواکٹھا کرنے سے راجح یہی ہے کہ آپ ﷺ بالعموم رمضان اورغیر رمضان میں رات کوگیارہ رکعات پڑھا کرتے تھے۔رات کو بیس رکعات یا اس سے زیادہ رکعات پڑھنا رسول اللہ ﷺ سے صحیح ثابت نہیں۔بیس رکعات یااس سے زائد رکعات کے ثبوت کے لیے جوروایت پیش کی جاتی ہے وہ محدثین اورکبارائمہ احناف کے ہاں بھی سخت ضعیف اورمردود ہے۔اورمشاہیر احناف نے بھی گیارہ رکعات کومسنون قرار دیا ہے۔لیکن نامعلوم کہ آج کل بعض سنت دشمن لوگ بڑی ڈھٹائی سے بیس رکعات تراویح کوسنت بلکہ سنت مؤکدہ قرار دیتے ہیں اورجومسنون تعدادصحیح احادیث سے ثابت ہے ان کورد کرنے کے لیے طرح طرح کی تاویلات کرتے ہیں جوکہ خوف خدا رکھنے والے عالم دین کی شان کے منافی ہے۔

1819۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُرَشِيِّ............

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ نَحْوَهُ۔❶

جبیر بن نفیر حضرمی' ابو ذر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

[55]...... بَاب اعْتِكَافِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کے اعتکاف کا بیان

1820۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ............

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ فَلَمَّا كَانَ

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے' جب وہ سال آیا جس میں آپ ؐ

---

❶ صحيح : ابوداؤد، كتاب الصلاة، باب في قيام شهر رمضان (1375) والترمذي، كتاب الصوم، باب ماجاء في قيام رمضان (806)

الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا ۔❶

فوت ہوئے آپ ﷺ نے بیس دن کا اعتکاف کیا۔

1821۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ............

أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَائَتِ النَّبِيَّ ﷺ تَزُورُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ ۔❷

صفیہ بنت رضی اللہ عنہا حیی کہتی ہیں کہ وہ رمضان کے آخری عشرہ میں مسجد حرام میں آپ کے اعتکاف کے دوران ملاقات کے لئے آئیں، کچھ دیر آپ ﷺ سے باتیں کیں اور پھر کھڑی ہوگئیں۔

فوائد:...... اعتکاف باب افتعال سے مصدر ہے اوراس کا معنی روک لینا اور بند رکھنا کے ہیں اورسنت اعتکاف یہ ہے کہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں عبادت کی نیت سے خاص شرائط کوملحوظ رکھ کر مسجد میں ٹھہرنا۔مسلمان کے لیے اس سے بڑھ کر سعادت کیا ہوسکتی ہے کہ وہ اپنے خالق و مالک کے لیے دس دن اس کے گھر میں مصروف عبادت رہے اوراس کی بخشش ومغفرت اوررحمت کوحاصل کرتے ہوئے نماز عیدالفطر میں شریک ہو۔اعتکاف کی خیروبرکات حاصل کرنے والے ہی صحیح معنوں میں عید کی خوشیاں اپنے دامن میں سمیٹتے ہیں۔

چند مسائل اعتکاف: (۱) فضول باتوں اورمسجد کے تقدس کو پامال کرنے والی حرکات سے بچنا بہت ضروری ہے وگرنہ ساری محنت رائیگاں جائے گی۔(۲) اشد ضرورت کے بغیر مسجد سے باہر نکلنا ہرگز جائز نہیں ،مریض کی عیادت،سحری وافطاری کے لیے سامان کی خریداری اورمسجد سے باہر نکل کر جنازہ میں شرکت نہیں کرنی چاہیے۔(۳) معتکف غسل جنابت فوراً کرلے،البتہ غسل نظافت وغیرہ سے پرہیز بہتر ہے۔کیونکہ زیادہ دیر مسجد کو چھوڑ کر غسل خانہ میں ٹھہرنا مستحسن نہیں ۔علاوہ ازیں ناخن کاٹنا، کنگھی کرنا، چارپائی بچھانا جائز امور ہیں۔نیز اختتام اعتکاف پرنمود ونمائش وتکلفات سے گریز نہ کیا جائے تواعتکاف کا اجر باطل ہونے کا خدشہ ہے۔

---

❶ صحیح: سابقہ تعلیق دیکھئے۔

❷ صحیح البخاری، کتاب الاعتکاف، باب الاعتکاف فی العشر الا وسط من رمضان(2044) وابوداؤد، کتاب الصوم، باب أیکون الاعتکاف(2466)

[56]...... بَاب فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ
شب قدر کا بیان

1822۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ ....

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى رَجُلَانِ مِنْ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي خَرَجْتُ إِلَيْكُمْ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ وَكَانَ بَيْنَ فُلَانٍ وَفُلَانٍ لِحَاءٌ فَرُفِعَتْ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي الْخَامِسَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالتَّاسِعَةِ ۔❶

عبادۃ رضی اللہ عنہ بن صامت کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور وہ ہمیں شب قدر کا وقت بتانا چاہتے تھے۔ تو مسلمانوں کے دو شخص لڑنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہاری طرف آیا تھا کہ تمہیں شب قدر کا وقت بتاؤں، پھر فلاں اور فلاں میں جھگڑا ہو گیا اور میں وقت بھول گیا شاید اسی میں بہتری ہو لہٰذا تم آخری عشرے کی پانچویں، ساتویں اور نویں رات میں اسے تلاش کرو۔“

1823۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أَيْقَظَنِي بَعْضُ أَهْلِي فَنَسِيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ ۔❷

”ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے شب قدر کو خواب میں دیکھا پھر مجھے میری کسی بیوی نے جگا دیا تو میں اسے بھول گیا لہٰذا تم اسے آخری عشرے میں تلاش کرو۔“

1824۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ............

---

❶ متفق عليه : البخاري، كتاب الاعتكاف، باب هل يخرج المعتكف لحوائجه الى باب المسجد؟ (3035) ومسلم، كتاب السلام، باب بيان أنه يستحب لم رؤى خاليا با مرأة (5643)

❷ صحيح البخاري، كتاب فضل ليلة القدر، باب رفع معرفة ليلة القدر ليلا حى الناس (2023)

أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْتَمِسُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ ۔❶

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شب قدر کو آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔''

❀❀❀❀

❶ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل لیلۃ القدر (2860)

٥...... من كتاب المناسک

مَنَاسِكَ یہ مَنْسِك کی جمع ہے اس سے مراد حج کی عبادت ہے (منجد) حج زندگی میں مستطیع پر ایک دفعہ فرض ہے اور یہ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک ہے جیسا کہ بخاری و مسلم میں حدیث ہے " بُنِیَ الْإِسْلَامُ عَلٰی خَمسٍ " اس میں الفاظ ہیں "وَحَجّ البَیْتِ" اور بیت اللہ کا حج کرنا۔ (وفقنالله لذالك)

[1]......بَاب مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ
جو حج کرنا چاہتا ہو وہ جلدی کرے

1825۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيُّ عَنْ مِهْرَانَ أَبِي صَفْوَانَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ ۔[1]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو حج کرنا چاہتا ہو اسے چاہئے کہ جلدی کرے۔''

فوائد:...... حج چونکہ فرض ہے جیسا کہ وضاحت ہو چکی ہے لہٰذا فریضے کی ادائیگی میں تاخیر خسارے کا باعث ہے کیونکہ موت کا کوئی بھروسہ نہیں اور آپ ﷺ کا حکم بھی جلدی کے مستحب و مندوب ہونے پر دال ہے۔

[2]...... بَاب مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ
جو شخص حج کئے بغیر مرگیا

1826۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ ....

[1] صحيح البخارى،كتاب فضل ليلة القدر،باب الناسى ، ليلة القدر فى سبع الأواخر(2010)

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَمْنَعْهُ عَنِ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ أَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ أَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ فَمَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ إِنْ شَاءَ يَهُودِيًّا وَإِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا ۔[1]

ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کو حج کے لئے ظاہری حاجت یا جابر بادشاہ یا روکنے والی بیماری کی رکاوٹ نہ ہو اور وہ حج کے بغیر مر جائے تو چاہے وہ یہودی مرے چاہے عیسائی مرے۔''

فوائد:...... مذکورہ حدیث کی سند اگرچہ ضعیف ہے بہرحال فریضے کی ادائیگی میں بلاوجہ کوتاہی کسی بھی طور پر پسند کی نگاہ سے نہیں دیکھی جاتی بلکہ یہ صاحب تاخیر کے لیے شقاوت ورذالت کا باعث ہے۔

[3]...... بَاب فِي حَجِّ النَّبِيِّ ﷺ حَجَّةً وَاحِدَةً

نبی ﷺ نے ایک ہی حج کیا تھا

1827۔ أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ....

عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ يَقُولُ حَجَّ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ هِجْرَتِهِ حَجَّةً قَالَ وَقَالَ أَبُو إِسْحٰقَ حَجَّ قَبْلَ هِجْرَتِهِ حَجَّةً ۔[2]

ابو اسحٰق کہتے ہیں کہ میں نے زید بن ارقم سے سنا وہ کہتے تھے: ''نبی ﷺ نے ہجرت کے بعد ایک ہی حج کیا تھا۔'' زہیر کہتے ہیں: ابو اسحاق نے کہا: ''آپ نے ایک حج ہجرت سے پہلے کیا تھا۔''

فوائد:...... آپ ﷺ سے صرف ایک حج حجۃ الوداع ہی ثابت ہے جیسا کہ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ انس رضی اللہ عنہ سے پوچھتے ہیں (كَمْ حَجَّ ؟ قَالَ وَاحِدَةً .) (بخاری) آپ ﷺ نے کتنے حج کیے وہ جواب دیتے ہیں ایک۔(واللہ اعلم) مزید آئندہ حدیث میں ملاحظہ کیجیے۔

البتہ قبل از ہجرت آپ ﷺ کے حج بارے مختلف اقوال ہیں جیسا کہ مستدرک میں صحیح روایت ہے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں آپ ﷺ نے ہجرت سے قبل کئی حج کیے امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ وابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اس بارے اقوال مروی ہیں (مرقاۃ)

1828۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ....

---

[1] صحيح : ابوداؤد، كتاب الحج، باب من اراد الحج فليتعجل (1732) وابن ماجه، كتاب المناسك، باب الخروج إلى الحج (2883)

[2] ضعيف : الحلية 9/251 والآلي للسيوطی 2/118 والموضوعات لابن جوزی 2/210

حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ كَمْ حَجَّ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ حَجَّةً وَاحِدَةً وَاعْتَمَرَ أَرْبَعًا عُمْرَتُهُ الْأُولَى الَّتِي صَدَّهُ الْمُشْرِكُونَ عَنِ الْبَيْتِ وَعُمْرَتُهُ الثَّانِيَةُ حِينَ صَالَحُوهُ فَرَجَعَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ وَعُمْرَتُهُ مِنَ الْجِعْرَانَةِ حِينَ قَسَّمَ غَنِيمَةَ حُنَيْنٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَتُهُ مَعَ حَجَّتِهِ۔ ❶

قتادۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا نبی ﷺ نے کتنے حج کئے تھے؟ انہوں نے کہا: ''ایک حج اور چار عمرے کئے تھے۔ پہلا عمرہ وہ جب آپ کو مشرکین نے خانہ کعبہ سے روکا تھا۔ اور دوسرا عمرہ وہ تھا جب انہوں نے آپؐ سے صلح کی تھی اور آپؐ اگلے سال لوٹے تھے۔ اور پھر ایک عمرہ جعرانہ سے تھا جب آپؐ نے ذیقعد میں غزوۂ حنین کا مال تقسیم کیا تھا۔ اور ایک آپؐ کا عمرہ حج کے ساتھ تھا۔''

فوائد:...... نبی ﷺ سے یہ چار عمرے ثابت ہیں (۱) جس سال مشرکین نے آپ ﷺ کو روکا (۲) اس سے اگلے سال (۳) غزوۂ حنین سے واپسی پر (۴) حج کے ساتھ۔ نیز حج کے علاوہ سبھی عمرے آپ ﷺ نے ذی القعدہ میں ادا کیے۔ (دیکھیے مصنف عبدالرزاق، عن ابی ہریرۃ) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے رجب میں ایک عمرے کا ذکر آتا ہے۔ جبکہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا رد کیا اور اسی طرح عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال میں عمرے کا ذکر آتا ہے۔ اس میں محدثین نے یہ تطبیق دی ہے کہ وہ شوال کے آخر اور ذیقعدہ کے شروع میں ہونے کی وجہ سے یہ غلط فہمی ہوسکتی ہے۔ (واللہ اعلم)

[4]......بَاب كَيْفَ وُجُوبُ الْحَجِّ   حج کیسے فرض ہے؟

1829۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سِنَانٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي كُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُهَا لَوَجَبَتْ - الْحَجُّ مَرَّةٌ فَمَا زَادَ فَهُوَ تَطَوُّعٌ۔ ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم پر حج فرض کر دیا گیا ہے۔'' کہا گیا: اے اللہ کے رسول! ہر سال؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں' اور اگر میں کہہ دیتا تو فرض ہو جاتا۔ حج فرض ایک ہی دفعہ ہے اور جو زیادہ کرے وہ نفل ہے۔''

❶ متفق علیه: أخرجه البخاری، کتاب المغازی، باب حجة الوداع (4404) ومسلم، کتاب الحج، باب بیان عدد عمر النبی ﷺ وز ما نهن (1254)

❷ متفق علیه: البخاری، کتاب الحج، باب کم اعتمرا النبی ﷺ (1778) ومسلم، کتاب الحج، باب بیان عدد عمر النبی ﷺ (3024)

فوائد:...... (۱) حج فرض ہے (۲) صحابی رضی اللہ عنہ کے سوال کرنے کی یہی وجہ سمجھ آتی ہے کہ نماز روزے کی طرح اس کو بھی بار بار ادا کرنا ضروری خیال کیا تو وہ سوال پر مجبور ہوگیا (۳) مسلم میں یہ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جواب میں کچھ دیر خاموش رہے پھر جب دیکھا کہ وہ باز نہیں آرہا تو تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ ارشاد فرمائے (۴) (لَوْ قُلْتُهَا لَوَجَبَتْ) جیسے الفاظ سونپے گئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے بارے میں فیصلہ کرسکیں جبکہ ظاہر یہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى o إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾ کے تحت وحی الٰہی سے ہی کلام کرتے اور ایسے امور میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ حکم الٰہی کے تابع ہی ہوتا تھا۔(واللہ اعلم) (۵) حج زندگی میں ایک دفعہ ہی فرض جبکہ بقیہ نفل ہوں گے۔ہاں البتہ اگر بلوغت سے قبل یا حالت غلامی میں حج کیا ہوتو دوبارہ حج کرنا لازم ہے۔

1830- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَرِيكٍ عَنْ سِمَاكٍ............

عَنْ عِكْرِمَةَ. ❶

عکرمہ رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

[5]...... بَابُ الْمَوَاقِيتِ فِي الْحَجِّ
حج کے مواقیت کا بیان

1831- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ أَمَّا هَذِهِ الثَّلَاثُ فَإِنِّي سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبَلَغَنِي أَنَّهُ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ ـ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ کو اور اہل شام کے لئے جحفہ کو مقرر کیا۔اور اہل نجد کے لئے قرن کو مقرر کیا۔ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ان تینوں کو تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور مجھے پتہ چلا کہ اہل یمن کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یلملم کو مقرر کیا۔

---

❶ صحيح بالشواهد : ابوداؤد، كتاب المناسك، باب فرض الحج (1721) والنسائي، كتاب الحج، باب وجوب الحج (2619)

❷ صحيح : سابقہ ہی مکرر ہے۔

فوائد:...... (۱) باہر سے آنے والوں کے لیے حج کے میقات مقرر کیے گئے ہیں جہاں سے حاجی یا معتمر احرام باندھ کر تلبیہ پکارتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں جو کہ اہل مدینہ یا اس جانب سے آنے والوں کے لیے ذوالحلیفہ جسے آج کل بئر علیؓ کے نام سے پکارا جاتا ہے (۲) شام، مصر، یورپ وغیرہ سے آنے والوں کے لیے الجحفہ یہ رابغ نامی بستی کے قریب ایک جگہ ہے (۳) اہل نجف اور عرفات وغیرہ کی طرف سے آنے والوں کا میقات قرن منازل ہے جسے آج کل السَّیل کہتے ہیں (۴) عراق وغیرہ کی طرف سے آنے والوں کے لیے ذات عرق جو کہ الضریبۃ نامی بستی کے قریب مقام ہے کا نام ہے اس کا ذکر نسائی میں آتا ہے (۵) اہل یمن، پاکستان وغیرہ کی طرف سے جانے والوں کے لیے یلملم جسے آج کل السعدیۃ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

1832- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ۔❶

عبداللہ بن دینار کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے پہلی حدیث کی طرح بیان کیا۔

1833- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ أَلَمْلَمَ هُنَّ لِأَهْلِهِنَّ وَلِكُلِّ آتٍ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُونَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ حَتّٰى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ۔❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ اور اہل شام کے لئے جحفہ اور اہل نجد کے لئے 'قرن منازل' کو مقرر کیا اور اہل یمن کے لئے یلملم کو مقرر کیا۔ یہ میقات ان مقامات والوں کے لئے ہے۔ اور ان کے علاوہ حج یا عمرے کے ارادہ سے یہاں سے گزرنے والوں کے لیے ہیں اور جو لوگ ان مقامات کے اندر ہیں وہ وہاں سے احرام باندھیں جہاں سے اپنے سفر کا آغاز کرتے ہیں حتی کہ مکہ والے مکہ سے شروع کریں۔''

فوائد:...... میقات کے اندر رہنے والے لوگ اپنے مقام سے ہی احرام باندھ کر روانہ ہوں گے البتہ حدود حرم میں عارضی رہائشی وہ حدود حرم سے باہر جا کر تنعیم وجعرانہ وغیرہ مقام سے احرام باندھ کر مکہ میں

---

❶ متفق عليه: البخاری، كتاب الحج، باب ميقات اهل المدينة (1525) ومسلم، كتاب الحج، باب مواقيت الحج والعمرة (2797)

❷ متفق عليه: سابقہ تعلیق دیکھیے۔

داخل ہوں گے نیز مکہ میں رہنے والے اپنے گھر سے ہی احرام باندھیں گے۔

[6]......بَاب فِي الِاغْتِسَالِ فِي الْإِحْرَامِ

احرام میں غسل کرنے کا بیان

1834۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ..........

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ امْتَرَى الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فِي غَسْلِ الْمُحْرِمِ رَأْسَهُ فَأَرْسَلُونِي إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ كَيْفَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَأَتَيْتُ أَبَا أَيُّوبَ وَهُوَ بَيْنَ قَرْنَيِ الْبِئْرِ وَقَدْ سُتِرَ عَلَيْهِ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَضَمَّ الثَّوْبَ إِلَيْهِ فَقُلْتُ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ ابْنُ أَخِيكَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَيْفَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَغْسِلُ رَأْسَهُ فَأَمَرَّ يَدَيْهِ عَلَى رَأْسِهِ مُقْبِلًا وَمُدْبِرًا۔ ❶

ابراہیم بن عبداللہ بن حنین اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ مسور رضی اللہ عنہ بن مخرمہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کا محرم کے سر دھونے کے متعلق جھگڑا ہو گیا۔ تو انہوں نے مجھے ابو ایوب رضی اللہ عنہ انصاری کی طرف پوچھنے کے لئے بھیجا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو احرام کی حالت میں کیسے غسل کرتے دیکھا میں ایوب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو وہ کنویں کے دو ستونوں کے درمیان تھے اور ان پر کپڑے کا پردہ تھا۔ میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے کپڑا سمیٹ لیا۔ میں نے کہا: مجھے آپ کی طرف آپ کے بھائی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھیجا ہے کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو کس طرح اپنا سر دھوتے ہوئے دیکھا۔ تو انہوں نے اپنے ہاتھ اپنے سر کے آگے اور پیچھے پھیرے۔

فوائد:...... (۱) محرم کے لیے سر دھونا اور غسل کرنا جائز ہے (۲) اہل علم کا کسی بات میں اختلاف ہو جانا کوئی اچنبھے کی بات نہیں بلکہ مذموم یہ ہے کہ غلطی کا علم ہو جانے کے بعد غلطی پر اصرار کیا جائے (۳) باہمی اختلاف کے وقت زیادہ علم والے کی طرف رجوع کیا جائے گا (۴) ستر ڈھانپنے کے باوجود غسل کے لیے پردہ کرنا اچھی عادت ہے۔

1835۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَعْقُوبَ الْمَدَنِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ..........

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الحج، باب مهل أهل مكة للحج والعمرة (1524) ومسلم، كتاب الحج، باب مواقيت الحج والعمرة (2796)

زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَجَرَّدَ لِلْإِهْلَالِ وَاغْتَسَلَ۔ ❶

زید بن ثابتؓ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے احرام کے لئے کپڑے اتار کر غسل کیا۔

فوائد:...... معلوم ہوا احرام کے لیے غسل کرنا سنت ہے۔ جمہور اسے مستحب بتاتے ہیں (بداية المجتهد) لہٰذا بلا غسل بھی احرام باندھا جا سکتا ہے۔

[7]...... بَابٌ فِي فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

حج اور عمرہ کی فضیلت

1836۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ حَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ لَيْسَ لَهَا ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةُ وَعُمْرَتَانِ تُكَفِّرَانِ مَا بَيْنَهُمَا مِنَ الذُّنُوبِ۔ ❷

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”حج مبرور کا بدلہ جنت ہی ہے اور ”دو عمرے اپنے درمیان کے گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔“

فوائد:...... (۱) حج مبرور سے مراد حج مقبول ہے یہ ایسا حج ہے جس میں لڑائی جھگڑے اور نافرمانی سے مکمل پرہیز کیا گیا ہے۔ نیز اس کے لیے ضروری ہے کہ آدمی اپنے پاکیزہ مال کو اس سعادت کے حصول کا ذریعہ بنائے ورنہ اتنی مشقت کارلا حاصل کی وجہ بھی بن سکتی ہے۔ (۲) عمروں کا درمیانی وقت گناہوں سے معافی والا ہوتا ہے اس سے عمرے پے در پے کرنے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے۔

1837۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ يُحَدِّثُ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔ ❸

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے حج کیا اور عورت کی طرف مائل نہ ہوا نہ کوئی برائی کی اور نہ ہی جھگڑا کیا' وہ اس طرح واپس آیا گویا کہ وہ اپنی ماں سے پیدا ہوا۔“

---

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب جزء الصید، باب الاغتسال للمحرم (1840) ومسلم، کتاب الحج، باب جواز غسل المحرم يديه ورأسه (2881)

❷ اسناده ولكن له شواهد، الترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی الاغتسال عند الاحرام (830) نیز دیکھئے تلخیص الحبیر 2/275 وتصب الراية 3/17-18

❸ متفق عليه: البخاری، کتاب العمرة، باب العمرة وجوب العمرة وفضلها (1773) ومسلم، کتاب الحج، باب فی فضل الحج والعمرة ويوم عرفة (3276)

فوائد:...... (۱)"رفث" سے مراد فحش حرکات وکلمات ہیں دورانِ حج میں بیوی سے کسی قسم کی بے تکلفی قطعاً ناروا ہے چہ جائیکہ بیگانی عورت سے ایسی حرکت کی جائے یا اس کو بغور دیکھا جائے (۲) بچہ پیدائش کے وقت بالکل پاک صاف اور گناہوں سے مبرا ہوتا ہے یہود ونصاریٰ کے برعکس کیونکہ ان کے نزدیک نومولود گنہگار پیدا ہوتا ہے۔

[8]...... بَاب أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ

کون سا حج افضل ہے؟

1838۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَرْبُوعٍ ....

عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ الْعَجُّ يَعْنِي التَّلْبِيَةَ وَالثَّجُّ يَعْنِي إِهْرَاقَةَ الدَّمِ۔[1]

ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کون سا حج افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "عج اور ثج"، عج یعنی تلبیہ اور ثج یعنی قربانی۔

فوائد:...... عجٌّ باب نَصَرَ اس کا معنی اونچی آواز سے پکارنا اور "ثج" سے یہ بھی نَصَرَ باب سے ہے اس کا معنی خون بہانا ہے اس میں یعنی حج کی ابتدا اور مراد تلبیہ پکارنا اور انتہا قربانی کرنے کا ذکر ہے۔ آپ ﷺ نے ابتدا وانتہاء میں اچھائی کا ذکر فرما کے گویا سبھی حج کو اچھی طرح ادا کرنے کو افضل حج قرار دیا ہے۔ بہرحال اس کی سند صحت کے معیار تک نہیں پہنچتی لیکن افعال حج کی عمدگی سے ادائیگی اس کے افضل ہونے پر بذات خود دال ہے۔

[9]...... بَاب مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ

محرم کیسے کپڑے پہنے؟

1839۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ مَا نَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ إِذَا أَحْرَمْنَا قَالَ لَا

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ جب ہم احرام باندھیں تو کس طرح کپڑے

[1] متفق علیه: البخاری، کتاب المحصر، باب قوله الله تعالیٰ (فلا رفث) (1819) ومسلم، کتاب الحج، باب فی فضل الحج والعمر ویوم عرفة (3378)

تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَجْعَلْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ ۔ ❶

پہنیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کرتے اور شلواریں اور پگڑیاں اور ٹوپیاں اور موزے نہ پہنو اگر کسی کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے انہیں ٹخنوں تک کاٹ لے۔ اور اس طرح کا کپڑا نہ پہنو جسے ورس اور زعفران لگا ہوا ہو۔''

فوائد:...... (۱) مرد کے لیے دوران حج سلا ہوا کپڑا پہننا، سرڈھانپنا اور ٹخنے ڈھانپنے والا جوتا پہننا منع ہے۔ (۲) اگر ایسا جوتا میسر نہ ہو تو ٹخنوں سے نیچے تک کاٹ لیا جائے گا (۳) ورس اور زعفران یہ رنگدار بوٹیاں ہیں ان کے ساتھ رنگے ہوئے کپڑوں میں مخصوص خوشبو سی بھی پیدا ہو جاتی ہے لہٰذا ان کا استعمال بھی منع ہے۔

1840۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ ....

أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ قَالَ قُلْتُ أَوْ قِيلَ أَيَقْطَعُهُمَا قَالَ لَا ۔ ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں انہوں نے نبی ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ''جس کے پاس تہہ بند نہ ہو وہ شلوار پہن لے اور جس کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ''کیا ان کو کاٹ لے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔''

فوائد:...... (۱) بوجہ اضطرار پاجامہ یا شلوار پہنی جا سکتی ہے (۲) ابوشعثاء کے دریافت کرنے پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے موزوں کو کاٹنے کا حکم نہیں دیا اس بناء پر البانی رحمہ اللہ وغیرہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مدینے میں کاٹنے کا حکم دیا تھا جبکہ دوران سفر اس کا حکم نہیں دیا حالانکہ اس وقت بہت سے افراد ایسے بھی تھے جو کہ کاٹنے کے حکم سے ناواقف تھے لہٰذا موزے کاٹ کر پہننا ضروری نہیں (فتاویٰ اسلامیہ) بہر حال سابقہ وآئندہ حدیث کے مطابق وہ کاٹ لیے جائیں یہی محتاط عمل ہے۔ (واللہ اعلم)

❶ اسناده منقطع ولكن له شواهد الترمذي، كتاب الحج، باب ماجاء في فضل التلبية والخير (827) وابن ماجه كتاب المناسك، باب رفع الصوت بالتلبية (2924)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الحج، باب مايلبس المحرم من الثياب (1542) ومسلم، كتاب الحج، باب مايباح للمحرم بحج أو عمرة (2783)

1841۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَمَّا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ نَعْلَيْنِ فَيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ ۔❶

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ محرم کیسے کپڑے پہنے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’قمیص، پگڑیاں، شلواریں، ٹوپیاں اور موزے نہ پہنے اگر اس کے پاس جوتے نہ ہوں تو موزے پہن لے اور انہیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ دے۔‘‘

فوائد:...... (۱) احرام باندھنے سے قبل خوشبو لگائی جا سکتی ہے اگرچہ اس کا اثر بعد میں بھی ہو۔ البتہ حالت احرام میں یہ منع ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے ایک معتمر سے خوشبو محسوس کر کے تو اسے تین دفعہ دھونے کا حکم دیا (بخاری) اور حالت احرام میں فوت ہونے والے کے لیے (لَا تَمَسُّوْهُ بِطِيْبٍ) (صحیح: النسائی) اسے خوشبو نہ لگانا۔ (۲) 10 ذوالحجہ کو رمی جمار اور بال منڈوانے کے بعد آدمی کے لیے سوائے جماع کے سبھی کچھ حلال ہو جاتا ہے۔ چنانچہ طواف افاضہ سے قبل خوشبو لگانا درست ہے۔

[10]......بَابُ الطِّيبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ

احرام کے وقت خوشبو لگانا

1842۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ بِأَطْيَبِ الطِّيبِ قَالَ وَكَانَ عُرْوَةُ يَقُولُ لَنَا تَطَيَّبُوا قَبْلَ أَنْ تُحْرِمُوا وَقَبْلَ أَنْ تُفِيضُوا يَوْمَ النَّحْرِ ۔❷

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھنے سے پہلے عمدہ خوشبو لگاتی تھی۔ ہشام کہتے ہیں: عروہ ہمیں کہتے تھے کہ احرام باندھنے سے پہلے اور طواف افاضہ کرنے سے پہلے خوشبو لگایا کرو۔‘‘

1843۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ............

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب جزاء الصید، باب لبس الخفین للمحرم اذا لم یجد النعلین (1841) و مسلم، کتاب الحج، باب ما یباح للمحرم بحج أو عمرة (2786)

❷ متفق علیہ: یہ (1839) حدیث مکرر آئی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ إِحْرَامِهِ بِأَطْيَبِ مَا أَجِدُهُ ۔❶

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھنے کے وقت اپنی خوشبو سے عمدہ خوشبو لگاتی تھی۔

1844۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ وَجَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ..........

أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُولُ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لِحُرْمِهِ وَطَيَّبْتُهُ بِمِنًى قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ ۔❷

عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ’’میں نے احرام کے وقت رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگائی تھی۔ اور منیٰ میں جانے سے پہلے خوشبو لگائی تھی۔‘‘

فوائد:...... پیچھے مذکورہ عروۃ کا قول اسی مرفوع اثر کی بنا پر ہی ہے جس میں ہے کہ آپ ﷺ کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے طواف افاضہ سے قبل خوشبو لگائی۔

[11]......بَاب النُّفَسَاءِ وَالْحَائِضِ إِذَا أَرَادَتَا الْحَجَّ وَبَلَغَتَا الْمِيقَاتَ

حیض اور نفاس والی عورتوں کے متعلق جب ان کا حج کا ارادہ ہو اور وہ میقات تک پہنچ جائیں

1845۔ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نُفِسَتْ أَسْمَاءُ بِمُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بِالشَّجَرَةِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَبَا بَكْرٍ أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ ۔❸

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اسماءؓ کو محمد بن ابوبکر کی پیدائش کے وقت شجرہ کے مقام پر نفاس ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے ابوبکرؓ کو حکم دیا کہ اسے کہیں وہ غسل کرے اور تلبیہ کہے۔

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب الطیب عند الاحرام (1539) ومسلم، کتاب الحج، باب الطیب للمحرم عندالإحرام (2821)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب الطیب عندالإحرام (1539) ومسلم، کتاب الحج، باب الطیب للمحرم عند الإحرام (2822)

❸ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب الطیب للمحرم عندالإحرام (2818) وابو داؤد، کتاب المناسك، باب الطیب عندالإحرام (1745)

فــوائــد:...... (۱) حیض ونفاس والی عورت بھی میقات سے غسل کر کے احرام باندھے گی (۲) ''الشجرۃ'' سے مراد ذوالحلیفہ ہے جو کہ اہل مدینہ کا میقات ہے۔اس وقت چونکہ وہاں درخت تھا لہٰذا اسے ''الشجرۃ'' کے نام سے موسوم کردیا گیا (۳) اسماء رضی اللہ عنہا یہ پہلے جعفرؓ بن ابوطالب کے نکاح میں تھیں جنگ موتہ میں ان کی شہادت کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آ گئیں اور محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ انہی کے زیر پرورش رہے۔

1846- أَخْبَـرَنَـا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ جَابِرٍ فِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ حِينَ نُفِسَتْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يَأْمُرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ ۔[1]

جابرؓ، اسماء بنت عمیسؓ کی حدیث میں نقل کرتے ہیں کہ جب انہیں ذی الحلیفہ میں نفاس ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے ابوبکرؓ کو حکم دیا کہ وہ اسے کہے: کہ غسل کر کے تلبیہ کہے۔

[12]...... بَاب فِي أَيِّ وَقْتٍ يُسْتَحَبُّ الْإِحْرَامُ

کس وقت احرام باندھنا مستحب ہے؟

1847- أَخْبَـرَنَـا عَـمْـرُو بْـنُ عَـوْنٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَحْرَمَ دُبُرَ الصَّلَاةِ ۔[2]

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے نماز کے بعد احرام باندھا تھا۔

فــوائــد:...... فرض نماز کے بعد احرام باندھنا مستحب ہے جیسا کہ مسلم میں ہے آپ ﷺ نے ذوالحلیفہ میں نماز ظہر ادا کر کے اپنی ہدی کا اشعار کیا اور پھر اونٹنی پر سوار ہو کر بیداء مقام سے تلبیہ پکارا۔

1848- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ قَالَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ هُوَ ابْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ ....

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب احرام النفساء واستحباب اغتسالها للإحرام وكذا الحائض (2900) وابوداؤد، کتاب المناسک، باب الحائض تهل للحج (1743)

[2] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب احرام النفساء (1210) والنسائی، کتاب الطهارة، باب الاغتسال من النفاس (214)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَحْرَمَ أَوْ أَهَلَّ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ ۔ ❶

انسؓ بن مالک کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے احرام باندھ کر نماز کے بعد تلبیہ کہا۔

[13]......بَاب فِي التَّلْبِيَةِ
تلبیہ کے متعلق

1849۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا لَبَّى قَالَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ قَالَ يَحْيَى وَذَكَرَ نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَزِيدُ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ۔ ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب تلبیہ کہتے تو کہتے: ''میں حاضر ہوں' اے اللہ! میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں' بے شک تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے لئے ہیں اور بادشاہی تیرے لئے ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔'' یحییٰ کہتے ہیں کہ نافع نے ذکر کیا ابن عمران کلمات کو زیادہ کرتے تھے: ''میں حاضر ہوں' رغبت اور عمل تیری طرف ہے میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں۔''

فوائد:...... (۱) تلبیہ میں مختلف الفاظ ثابت ہیں جیسا کہ مذکورہ اور ابن ماجہ وغیرہ کی دوسری روایات میں ثابت ہیں لہٰذا ان میں سے جو بھی الفاظ پکارے جائیں وہ درست ہیں (۲) تلبیہ میں بار بار توحید کا اقرار اور نغمہ کو تسلیم کرنے کا مقصد ان کو اپنے ذہن میں راسخ کر لینا ہے (۳) توحید کا یہ ترانہ سواری پر سوار ہوتے ہوئے اور ہر اونچی جگہ پر چڑھتے ہوئے اونچی آواز سے پڑھنا مستحب ہے (۴) آواز ولباس کی یہ یکسانیت فیوض وبرکات رب کے حصول کا عظیم ذریعہ اپنی عاجزی وانکساری وتذلل کا اظہار اور اسلام کی اجتماعیت کا مظہر ہے۔

[14]......بَاب فِي رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ
تلبیہ کے وقت آواز کو بلند کرنا

1850۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ....

---

❶ حسن: الترمذي، كتاب الحج، باب ماجاء متى أحرم النبي ﷺ (819) والنسائي، كتاب المناسك، باب العمل في الإهلال (2853)

❷ اسناده صحيح: حسن کا انس سے سماع ثابت ہے عنعنہ نقصان دہ نہیں واللہ اعلم

عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَتَانِي جِبْرَائِيلُ فَقَالَ مُرْ أَصْحَابَكَ أَوْ مَنْ مَعَكَ أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ أَوْ بِالْإِهْلَالِ۔❶

خلاد بن سائب اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جبرائیل نے میرے پاس آ کر کہا: اپنے صحابہ کو یا ان کو جو آپؐ کے ساتھ ہیں حکم دو کہ وہ تلبیہ کہتے وقت اپنی آوازوں کو بلند کریں۔“

فوائد:...... (۱) معلوم ہوا تلبیہ کو اونچا پکارنا سنت ہے (۲) اونچی آواز سے تلبیہ پکارنا ایک تو آپس میں ہم آہنگی اور اجتماعیت کا احساس ہوتا ہے دوسرا یہ مسلمانوں کی باہمی یگانگت کے فروغ کا باعث بھی ہوتا ہے۔

1851۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ۔❷

عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہما اسی اسناد کے ساتھ اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

[15]......بَابُ الْاِشْتِرَاطِ فِي الْحَجِّ
حج میں شرط لگانا

1852۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ خَبَّابٍ قَالَ فَحَدَّثْتُ عِكْرِمَةَ فَحَدَّثَنِي ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَحُجَّ فَكَيْفَ أَقُولُ قَالَ قُولِي لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ وَمَحِلِّي حَيْثُ تَحْبِسُنِي فَإِنَّ

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ضباعہؓ بنت زبیر بن عبدالمطلب نبی ﷺ کے پاس آئی اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں حج کرنا چاہتی ہوں میں کس طرح کہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں میرے حلال ہونے کی جگہ وہی ہوگی جہاں تیری

---

❶ متفق عليه: أخرجه البخاري، كتاب الحج، باب من أهل ملبداً (1540) ومسلم، كتاب الحج، باب التلبية وصفتها ووقتها (2806)

❷ صحيح: ابوداؤد، كتاب المناسك، باب كيف التلبية (1814) والترمذي، كتاب الحج، باب ماجاء في رفع الصوت بالتلبية (829)

لَكِ عَلَى رَبِّكِ مَا اسْتَثْنَيْتِ۔ ❶ طرف سے رکاوٹ ہوگی۔'' کیونکہ تو جس چیز کی شرط لگائے گی اس کی تیرے رب کی طرف سے تجھے رخصت ہوگی۔

فوائد:......(۱)ضباعۃ رضی اللہ عنہا یہ بیمار و بوجھل ہونے کی بنا پر حج پر نہ جا رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دریافت کرنے پر انہوں نے اپنا عذر بیان کیا (بخاری و مسلم) (۲) اگر سفر حج میں کسی رکاوٹ کا خدشہ ہو تو حج میں شرط لگائی جا سکتی ہے اس سے حج کے ثواب میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں آئے گی۔ ان شاء اللہ (۳) اگر حج وعمرہ کا قصد کر کے احرام باندھ لینے کے بعد احرام کھولنا پڑ گیا کسی تکلیف یا رکاوٹ کی بنا پر تو کسی قسم کا کوئی جرمانہ یا فدیہ نہیں دینا پڑے گا جبکہ شرط لگائی گئی ہو بصورت دیگر کسی رکاوٹ کی بنا پر احرام کھولنے کے لیے ایک جانور ذبح کرنا ہوگا (دیکھیے بخاری۔ کتاب المغازی، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

[16]......بَاب فِي إِفْرَادِ الْحَجِّ

حج افراد کا بیان

1853۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ............

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَفْرَدَ الْحَجَّ۔ ❷ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کیا۔

فوائد:...... (۱) راجح مذہب کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج قران کیا ہے، مذکورہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی معنی کی جو حدیث آتی ہے تو ان کا یہ فرمان اس بنا پر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے حج مفرد کی نیت سے چلے تھے۔ پھر وادی عقیق ذوالحلیفہ کے قریب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قران کی نیت کر کے اس کا تلبیہ پکارا جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم (لبَّيْك عُمرةً وحجَّةً۔ابن ماجه) پکارا تھا۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم قربانیاں چونکہ پیچھے سے لے کر آئے تھے اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قران کیا کیونکہ تمتع میں قربانی مکہ سے ہی لینی ہوتی ہے (۲) ''حج مفرد'' حج کی تین اقسام میں سے ایک ہے اس کا مختصر طریقہ کار یہ ہے کہ میقات سے احرام باندھ کر اگر وقت ہو تو مکہ پہنچ کر طواف تحیہ کرنا ورنہ سیدھے منیٰ چلے جانا منیٰ میں آٹھ تاریخ

---

❶ صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب جواز اشتراط المحرم فی الحج (2899) وابو داؤد، کتاب المناسك، باب الاشتراط فی الحج (1776)

کی ظہر سے لے کر 9 تاریخ کی فجر تک ادھر رہنا ہے۔ پھر عرفات روانہ ہو جانا ہے۔ وہاں سے ظہر وعصر اکٹھی ادا کر کر خطبہ سن کر بعد از غروب آفتاب مزدلفہ چلے آنا ہے اور ادھر مغرب عشاء اکٹھی ادا کر کے آرام کرنا اور پھر فجر ادا کر کے 10 تاریخ کو منیٰ واپس چلے آنا ہے اور ان دنوں کے مسنون افعال ادا کرنے ہیں جن کا تذکرہ مفصل طور پر حج تمتع کے بیان میں آ رہا ہے۔ (ان شاء اللہ)

نیز حج مفرد میں حاجی کے ذمے دو طواف واجب ہیں (۱) طواف افاضہ (۲) طواف وداع۔ اور حج مفرد والوں پر ایک سعی واجب ہے جو کہ قربانی والے دن طواف زیارت کے بعد کی جائے گی جبکہ سہولت کے لیے سعی 8 ذوالحجہ کو منیٰ جانے سے قبل کرنا جائز ہے۔ (واللہ الموفق)

[17].....بَاب فِي الْقِرَانِ
قران کا بیان

1854۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا أَبُوْ هِلَالٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ.........

عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ إِنِّي مُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهِ بَعْدُ إِنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ وَإِنَّ ابْنَ زِيَادٍ أَمَرَنِي فَاكْتَوَيْتُ فَاحْتُبِسَ عَنِّي حَتَّى ذَهَبَ أَثَرُ الْمَكَاوِي وَاعْلَمْ أَنَّ الْمُتْعَةَ حَلَالٌ فِي كِتَابِ اللَّهِ لَمْ يَنْهَ عَنْهَا نَبِيٌّ وَلَمْ يَنْزِلْ فِيهَا كِتَابٌ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا بَدَا لَهُ۔ ❶

مطرف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں تم سے ایک بات کہتا ہوں شاید اللہ تعالیٰ بعد میں تجھے اس سے نفع دے، مجھ کو فرشتے سلام کہا کرتے تھے۔ ابن زیاد نے مجھے رائے دی تو میں نے داغ لگوائے اور داغوں کے نشان جانے تک سلام مجھ سے روک دیا گیا اور یاد رکھو تمتع قرآن میں حلال ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں کیا۔ اور نہ ہی ممانعت کے متعلق کوئی آیت اتری۔ ایک شخص نے جو کہا اپنی رائے سے کہا۔''

فوائد:...... (۱) داغ کے ذریعے علاج اگرچہ جائز ہے بہرحال اس سے بچنا اولیٰ ہے۔ زیادہ فضیلت کا باعث ہے (۲) ''متعہ'' مراد حج کے ساتھ عمرے سے فائدہ اٹھانا ہے۔ (۳) تحقیق وتفتیش کے بعد دین میں اپنی رائے کا اظہار معیوب نہیں (۴) حج قران یہ حج کی دوسری قسم ہے اس کا طریقہ کار تمتع ہی کی طرح ہے البتہ اس میں حاجی قربانی گھر یا میقات سے ساتھ لے کر آتا ہے اور عمرہ کرنے کے بعد حج تک احرام

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام (2913) والترمذي، كتاب الحج، باب ماجاء في افراد الحج (820)

میں ہی ٹھہرتا ہے حلال نہیں ہوتا۔

[18]......بَاب فِي التَّمَتُّعِ
تمتع کا بیان

1855۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ يَسْأَلُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ كَيْفَ تَقُولُ بِالتَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ قَالَ حَسَنَةٌ جَمِيلَةٌ فَقَالَ قَدْ كَانَ عُمَرُ يَنْهٰى عَنْهَا فَأَنْتَ خَيْرٌ مِنْ عُمَرَ قَالَ عُمَرُ خَيْرٌ مِنِّي وَقَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ خَيْرٌ مِنْ عُمَرَ۔ ❶

محمد بن عبداللہ بن نوفل کہتے ہیں کہ جس سال معاویہ رضی اللہ عنہ حج کو آئے میں نے سنا کہ وہ سعد بن مالک سے پوچھتے تھے کہ آپ تمتع کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ''بہت اچھی نیکی ہے۔'' انہوں نے کہا: عمر رضی اللہ عنہ تو اس سے منع کرتے تھے۔ کیا آپ عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر ہیں؟ انہوں نے کہا: ''عمر رضی اللہ عنہ مجھ سے بہتر ہیں، تمتع تو نبی ﷺ نے کیا تھا اور آپ عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر تھے۔''

فوائد:...... (۱) حج تمتع یہ حج کی تیسری قسم ہے اور یہ سب سے افضل ہے آپ ﷺ نے اسی کی خواہش ظاہر کی تھی (۲) حج تمتع وقران میں چونکہ آدمی عمرہ بھی ساتھ ہی کر لیتا ہے اس لیے اسے عمرے کے لیے دوبارہ آنے کی حاجت نہیں رہتی ۔لہٰذا عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے روک دیا تاکہ لوگ بعد میں بھی عمرے کے لیے آتے رہیں اور کعبہ کی رونقیں بحال رہیں (۳) منع عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہوا کہ حالات کے موافق فتویٰ بدل سکتا ہے جب کہ دین نہیں بدلتا (۴) حج تمتع کا طریقہ درج ذیل ہے:

میقات سے احرام باندھ کر مکہ میں آ کر عمرہ کر کے احرام کھول دینا اور حلال ہو جانا۔ پھر یوم ترویہ 8 ذوالحجہ کو مکہ میں اپنی رہائش سے ہی احرام باندھ لینا ہے احرام کے بعد منیٰ پہنچ کر ظہر، عصر، مغرب عشاء اور اگلے دن 9 ذوالحجہ کو فجر ادا کرنی ہے پھر 9 ذوالحجہ کو یوم عرفہ کو تکبیر وتہلیل میں مصروف رہنا ہے۔ پھر غروب آفتاب کے بعد مزدلفہ کے لیے روانہ ہونا ہے وہاں پہنچ کر مغرب اور عشاء اکٹھی ادا کرنی ہیں اور آرام کرنا ہے پھر 10 ذوالحجہ یوم النحر کی فجر ادا کر کے مشعر الحرام کے قریب تکبیر وتہلیل اور دعائیں مانگنی ہیں حتی کہ روشنی ہو

❶ متفق عليه: أخرجه البخاري، كتاب الحج، باب التمتع على عهد النبي ﷺ (1571) ومسلم، كتاب الحج، باب جواز التمتع (1226)

جائے پھرطلوع شمس سے قبل روانہ ہوکرمنیٰ آجانا ہے اورراستے میں وادی محسر کوتیزی سے عبور کرنا ہے پھر منیٰ پہنچ کر تلبیہ ختم کردینا ہےاور بالترتیب یہ کام کرنے ہیں:

جمرۂ عقبہ کی رمی کرنا، قربانی کرنا، حلق یا تقصیر کروانا، طواف افاضہ کرنا، ان میں اگر ترتیب برقرار نہ بھی رہے تو کوئی حرج نہیں۔ پھر صفاومروۃ کی سعی کر کے منیٰ واپس آنا ہے۔ پھرایام تشریق (۱۱، ۱۲، ۱۳) ذوالحجہ کی راتیں منیٰ میں گزارنی ہیں اور روزانہ بالترتیب جمرہ اولیٰ، جمرہ وسطی اور جمرہ عقبہ کی زوال شمس کے بعد رمی کرنا ہے۔ ہاں اگر تیرہ ذوالحجہ کوواپسی کاارادہ ہوتو غروب آفتاب سے پہلے منیٰ سے نکلنا ہوگا۔ واپس پر مکہ سے رخصتی پرطواف وداع کرنا ہے نیز حج تمتع وقران میں قربانی لازم ہے یا تین روزے حج اور 7 گھر میں رکھنے ہوں گے۔ (واللہ الموفق)

1856- حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقٍ ....

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ حَجَّ وَهُوَ مُنِيخٌ بِالْبُطْحَاءِ فَقَالَ لِي أَحَجَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ أَهْلَلْتَ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِإِهْلَالٍ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَحْسَنْتَ اذْهَبْ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ قَالَ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ بَنِي قَيْسٍ فَجَعَلَتْ تَفْلِي رَأْسِي فَجَعَلْتُ أُفْتِي النَّاسَ بِذَلِكَ فَقَالَ لِي رَجُلٌ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ رُوَيْدًا بَعْضَ فُتْيَاكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي النُّسُكِ بَعْدَكَ فَقُلْتُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا أَفْتَيْنَاهُ فُتْيَا فَلْيَتَّئِدْ فَإِنَّ أَمِيرَ

ابوموسیٰ ؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا جس وقت آپ ؐ حج کو گئے۔ اورآپ 'بطحاء' کے پاس اونٹ کو بٹھائے ہوئے تھے آپ ﷺ نے مجھ سے کہا: کیا تم حج کو جا رہے ہو؟ میں نے کہا: ''جی ہاں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے تلبیہ کیسے کہا؟'' ابوموسیٰ نے کہا: میں نے کہا: ''نبی ﷺ کے تلبیہ کی طرح تلبیہ کے ساتھ میں حاضر ہوں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تونے اچھا کیا' جاؤ اور بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کرو پھر احرام کھول دینا۔'' ابوموسیٰ کہتے ہیں: میں نے بیت اللہ اور صفا ومروہ کا طواف کیا' پھر میں بنی قیس کی عورتوں میں سے ایک عورت کے پاس گیا' وہ میرے سر سے جوئیں نکالنے لگی میں لوگوں کو یہی فتویٰ دیتا رہا ایک آدمی نے کہا: ''اے عبداللہ بن قیس اپنے فتویٰ سے دست بردار ہو جاؤ کیونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے بعد امیر المؤمنین نے حج میں کیا فتویٰ جاری کیا ہے۔'' میں نے کہا: ''اے لوگو! میں

الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فَبِهِ فَأْتَمُّوا فَلَمَّا قَدِمَ أَتَيْتُهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَإِنَّ كِتَابَ اللّٰهِ يَأْمُرُ بِالتَّمَامِ وَإِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى بَلَغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ۔ ❶

نے جس کو فتویٰ دیا ہے وہ ابھی ٹھہر جائے کیونکہ امیر المؤمنین حج کے لئے تمہارے پاس آ رہے ہیں ان کے قول پر عمل کرنا۔ ''اگر ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب لیں تو اللہ کی کتاب پورا کام کرنے کا حکم دیتی ہے اور اگر ہم رسول اللہ ﷺ کی سنت کو اختیار کریں تو جب تک قربانی اپنی جگہ کو نہ پہنچے آپ ﷺ نے احرام نہیں کھولا۔''

[19]......بَاب مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ فِي إِحْرَامِهِ

محرم کے لئے احرام کی حالت میں کون سا جانور مارنا جائز ہے؟

1857۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ فِي قَتْلِ مَنْ قُتِلَ مِنْهُنَّ الْغُرَابُ وَالْفَأْرَةُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ۔ ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ چیزیں قتل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ کوا، چوہا، چیل اور بچھو اور کالا کتا۔

فوائد:...... معلوم ہوا حالت احرام میں درج ذیل چیزوں کو مارا جاسکتا ہے۔ نیز مسلم میں سانپ کا ذکر بھی آتا ہے۔ (مسلم۔کتاب الحج ،عن عائشہ رضی اللہ عنہا) اسی طرح مکھی ، مچھر ،جوں وغیرہ کو بھی مارا جاسکتا ہے۔ ان میں علت چونکہ اذیٰ کی ہے لہٰذا جس میں یہ علت ہو وہ اس حکم میں آجائے گی مثلاً چھپکلی زہریلے کیڑے مکوڑے۔

1858۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِ خَمْسٍ فَوَاسِقَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحِدَأَةِ وَالْغُرَابِ

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پانچ خبیث چیزوں کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ وہ حرم اور غیر حرم میں جہاں کہیں بھی ہوں ماردی جائیں۔ چیل، کوا، چوہا، بچھو اور باؤلا

---

❶ اسناده، جید

❷ صحیح البخاری، کتاب الحج ،باب من اهل فی زمن النبی ﷺ کا هلال النبی ﷺ (1559) والنسائی، کتاب مناسك الحج ،باب التمتع (2737)

وَالْفَأْرَةِ وَالْعَقْرَبِ وَالْكَلْبِ الْعَقُورِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ الْكَلْبُ الْعَقُورُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ الْأَسْوَدُ ۔❶

کتا۔" عبداللہ کہتے ہیں: "باؤلے کتے کی جگہ بعض نے سیاہ کتا کہا ہے۔"

1859۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا إِنَّ مَعْمَرًا كَانَ يَذْكُرُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ عُرْوَةَ.........

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ۔❷

عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتی ہیں۔

[20]......بَابُ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ
محرم کا سینگی لگوانا

1860۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ ۔❸

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے احرام کی حالت میں سینگی لگوائی۔

فوائد:...... (۱) سینگی جسم سے فاسد خون نکالنے کے لیے یہ طریقہ علاج استعمال کیا جاتا ہے جس میں متاثرہ حصے پر پچھنے لگا کر سینگ نما آلے سے خون کھینچا جاتا ہے یا جونکیں وغیرہ استعمال میں لائی جاتی ہیں اور یہ انتہائی مجرب طریق علاج ہے (۲) بغرض علاج جسم سے خون نکلوانا اور مرہم پٹی وغیرہ کرنا جائز ہے۔

1861۔ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِلَحْيِ جَمَلٍ وَهُوَ

عبداللہؓ بن بحینہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے احرام کی حالت میں اونٹ کے جبڑے کی ہڈی سے سینگی لگوائی۔

---

❶ صحیح مسلم، کتاب المناسک، باب ماینذب للمحرم وغیرہ قتلہ من الدواب فی الحل والحرم(2864)

❷ متفق علیہ : البخاری، کتاب بدء الخلق، باب اذا وقع الذباب فی شراب احدکم......(3314) ومسلم، کتاب الحج، باب ماینذب للمحرم وغیرہ قتلہ من الدواب......(2858)

❸ صحیح: سابقہ حدیث ہی مکرر ہے۔

مُحْرِمٌ ۔❶

1862۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُسٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ إِسْحٰقُ قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً عَنْ عَطَاءٍ وَمَرَّةً عَنْ طَاوُسٍ وَجَمَعَهُمَا مَرَّةً ۔❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے احرام کی حالت میں سینگی لگوائی۔ اسحاق کہتے ہیں کہ سفیان نے کبھی عطاء سے اور کبھی طاؤس سے اور کبھی ان دونوں سے روایت کیا۔

[21]......بَاب فِي تَزْوِيجِ الْمُحْرِمِ

احرام کی حالت میں نکاح کروانا

1863۔ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ ۔❸

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے احرام کی حالت میں نکاح کیا۔

فوائد:...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول غلط فہمی پر مبنی ہے جبکہ صحیح ودرست بات وہی ہے جو میمونہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہے کہ ان کا نکاح حلّت کی حالت میں ہوا تھا اور یہی بات صحیح ہے جیسا کہ آئندہ احادیث آ رہی ہیں۔

1864۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ خَطَبَ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَوْسِمِ فَقَالَ أَبَانُ لَا أُرَاهُ عِرَاقِيًّا جَافِيًا إِنَّ الْمُحْرِمَ لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكِحُ أَخْبَرَنَا بِذٰلِكَ عُثْمَانُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ أَبُو مُحَمَّدٍ تَقُولُ بِهٰذَا

نبیہ بن وہب بیان کرتے ہیں کہ قریش کے ایک آدمی نے ابان رضی اللہ عنہ بن عثمان سے منگنی کی اور وہ موسم حج کے امیر تھے۔ ابان نے کہا: میرا خیال ہے یہ آدمی عراقی اور اجڈ ہے کیونکہ محرم نہ خود نکاح کرسکتا ہے اور نہ نکاح کرکے دے سکتا ہے۔ یہ بات عثمان نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کرکے ہمیں بتائی ہے۔ ابومحمد سے پوچھا گیا: کیا آپ اس

---

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب جزاء الصيد، باب الحجامة للمحرم (1835) ومسلم، كتاب الحج، باب جواز الحجامة للمحرم (2877)

❷ متفق عليه: البخاری، كتاب الصيد، باب الحجامة للمحرم (1836) ومسلم، كتاب الحج، باب جواز الحجامة للمحرم (2878)

❸ صحيح: سابقہ حدیث ملاحظہ کیجئے۔

قَالَ نَعَمْ ۔❶ کے قائل ہیں؟ انہوں نے کہا: ''جی ہاں۔''

فوائد:...... حالت احرام میں چونکہ ''رفث'' کہ جس کی وضاحت ہو چکی ہے ایسے امور منع ہیں حتی کہ بیوی سے بے تکلفی کی بھی اجازت نہیں ایسے موقع نکاح کرنا، کروانا، منگنی کا پیغام بھیجنا بھی غیر مشروع ہے تاکہ انسان زندگی کے ایک اہم فریضے کو جو کہ فقط ایک دفعہ ہی فرض ہے مکمل یکسوئی کامل انہماک کے ساتھ سرانجام دے سکے اور اس دوران اسے فقط تعلق باللہ کی فکر ہو اور بس۔

1865۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ مَيْمُونِ ابْنِ مِهْرَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ..........

أَنَّ مَيْمُونَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ حَلَالَانِ بَعْدَمَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ بِسَرِفَ ۔❷

میمونہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ سے لوٹنے کے بعد 'سرف' میں مجھ سے نکاح کیا۔ اور ہم دونوں احرام کھولے ہوئے تھے۔

1866۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ....

عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَيْمُونَةَ حَلَالًا وَبَنَى بِهَا حَلَالًا وَكُنْتُ الرَّسُولَ بَيْنَهُمَا۔❸

ابورافع ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے احرام کھول کر میمونہؓ سے نکاح کیا۔ اور احرام کھول کر ان سے صحبت کی اور میں ہی ان کے درمیان پیغام دینے والا تھا۔

فوائد:...... میمونہ رضی اللہ عنہا یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خالہ تھیں ان کی شادی متعلق انہیں غلط فہمی ہوئی کہ ان کی شادی حالت احرام میں ہوئی ہے جبکہ سابقہ روایت کے مطابق خود میمونہ رضی اللہ عنہا اور ابورافع رضی اللہ عنہ اس کے شاہد ہیں کہ ان کی شادی حالت حلّت میں ہی ہوئی ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کے کئی ایک اُجوبہ ہو سکتے ہیں (۱) آپ رضی اللہ عنہا کی شادی بحالت حلت ہوئی ہو (۲) ابن عباس رضی اللہ عنہما فعل بیان کرتے ہیں تو قول وفعل کے تعارض کے وقت ترجیح قول کو ہی ہوگی (۳) یہ آپ کا خاصہ تھا جبکہ بعض محدثین کے مطابق آپ کی شادی

❶ صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب عمرة القضاء (4258)

❷ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب تحریم نکاح المحرم (3432) وابوداؤد، کتاب المناسك، باب المحرم یتزوج (1841)

❸ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب تحریم نکاح المحرم و کراهة خطبة (3439) وابوداؤد، کتاب المناسك، باب المحرم یتزوج (1843)

اور تعلقات کا قیام بحالت حلال ہی ہوا تھا۔ البتہ یہ معاملہ ظاہر احرام کی حالت میں ہوا۔ (تحفة الاحوذی واللہ اعلم)

[22]......بَاب فِي أَكْلِ لَحْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا لَمْ يَصِدْ هُوَ

محرم کا شکار کا گوشت کھانا جبکہ اس نے خود شکار نہ کیا ہو

1867۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى ....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ انْطَلَقَ أَبِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ يُحْرِمْ أَبُو قَتَادَةَ فَأَصَابَ حِمَارَ وَحْشٍ فَطَعَنَهُ وَأَكَلَ مِنْ لَحْمِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حِمَارَ وَحْشٍ فَطَعَنْتُهُ فَقَالَ لِلْقَوْمِ كُلُوا وَهُمْ مُحْرِمُونَ ۔❶

عبداللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے والد حدیبیہ کے سال نبی ﷺ کے ساتھ گئے آپ ﷺ کے ساتھیوں نے احرام باندھا اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا تھا۔ لوگوں کو ایک وحشی گدھا ملا انہوں نے اس کا شکار کیا اور گوشت کھایا میں نے کہا: کھاؤ اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے۔

1869۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ..........

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَأَبُو قَتَادَةَ حَلَالٌ إِذْ رَأَيْتُ حِمَارًا فَرَكِبْتُ فَرَسًا فَأَصَبْتُهُ فَأَكَلُوا مِنْ لَحْمِهِ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَلَمْ آكُلْ فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلُوهُ فَقَالَ أَشَرْتُمْ قَتَلْتُمْ أَوْ قَالَ ضَرَبْتُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوا ۔❷

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم جا رہے تھے اور لوگ احرام باندھے ہوئے تھے اور میں احرام باندھے ہوئے نہیں تھا۔ میں نے ایک گدھا دیکھا میں گھوڑے پر سوار ہوا اور اس کا شکار کیا تو لوگوں نے احرام کی حالت میں اس کا گوشت کھایا۔ اور میں نے نہیں کھایا۔ لوگ نبی ﷺ کے پاس آئے انہوں نے اس سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: کیا تم نے اشارہ کیا تھا تم نے مار ڈالا تھا؟ یا آپ نے فرمایا: تم نے مارا تھا؟ لوگوں نے کہا: ''نہیں'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر کھاؤ۔''

---

❶ حسن: أخرجه الترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی کراهية تزويج المحرم (841)

❷ متفق علیه: البخاری، کتاب جزاء الصید باب لا یشیر المحرم الی الصید لکی یصطاد الحلال (1824) ومسلم، کتاب الحج، باب تحریم الصید للمحرم (2847)

فوائد:...... حالت احرام میں نہ صرف شکار وذبح حتیٰ کہ شکار کی جانب اشارہ تک کرنا شکار میں معاونت کرنا سبھی ممنوع ہیں۔البتہ محرم کے لیے سمندر کا شکار حلال ہے۔قرآن میں ہے:

﴿أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا﴾ (5:93) تمہارے لیے سمندر کا شکار وکھانا حلال ہے اور وہ تمہارے اور قافلے کے لیے سامان ہے اور محرم ہونے تک برّی شکار تمہارے لیے حرام ہے۔

1870۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ....

عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِلَحْمِ حِمَارِ وَحْشٍ فَرَدَّهُ وَقَالَ إِنَّا حُرُمٌ لَا نَأْكُلُ الصَّيْدَ۔❶

صعب بن جثامہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس جنگلی گدھے کا گوشت لایا گیا تو آپ نے اسے واپس کر دیا۔ اور فرمایا: ''ہم محرم ہیں ہم شکار نہیں کھاتے۔''

1871۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ............

عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ فِي سَفَرٍ فَأُهْدِيَ لَهُ طَيْرٌ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَهُوَ رَاقِدٌ فَمِنَّا مَنْ أَكَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَاسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ فَأَخْبَرُوهُ فَوَفَّقَ مَنْ أَكَلَهُ وَقَالَ أَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔❷

عثمان رضی اللہ عنہ تیمی اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ہم سفر میں طلحہ رضی اللہ عنہ بن عبیداللہ کے ساتھ تھے ان کو پرندے کا تحفہ دیا گیا۔ لوگ احرام باندھے ہوئے تھے۔ اور وہ سوئے ہوئے تھے۔ہم میں سے بعض نے کھایا اور بعض نے پرہیز کیا۔ جب طلحہ رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے تو لوگوں نے ان سے بیان کیا تو انہوں نے اس کے کھانے سے موافقت کی اور انہوں نے کہا: ''ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھایا تھا۔''

---

❶ متفق عليه : البخاری، کتاب جزاء الصيد،باب اذا أهدى للمحرم حماراً وحشيا حياكم يقبل (1825) ومسلم،کتاب الحج،باب تحريم الصيد للمحرم(2837)

❷ صحيح مسلم، کتاب الحج،باب،تحريم الصيد للمحرم(2852)والنسائی، کتاب المناسك،باب ما يجوز للمحرم أكله من الصيد(2816)

1872۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ............

حَدَّثَنِي الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ قَالَ مَرَّ بِيْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَأَهْدَيْتُ لَهُ لَحْمَ حِمَارِ وَحْشٍ فَرَدَّهُ عَلَيَّ فَلَمَّا رَأَى فِي وَجْهِي الْكَرَاهِيَةَ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ وَلٰكِنَّا حُرُمٌ۔ ❶

صعب رضی اللہ عنہ بن جثامہ کہتے ہیں کہ میں 'ابواء یا 'ودان' مقام پر تھا تو رسول اللہ ﷺ کا میرے پاس سے گذر ہوا تو میں نے آپ کو جنگلی گدھے کے گوشت کا تحفہ دیا تو آپ نے وہ مجھے واپس کر دیا جب آپ ﷺ نے میرے چہرے پر ناخوشی دیکھی تو فرمایا: ''ہم تمہیں واپس نہ کرتے مگر اب ہم احرام کی حالت میں ہیں۔''

فوائد:...... محرم کے لیے شکار کا گوشت کھانا جائز و درست ہے جیسا کہ وضاحت سے بیان گزر چکا ہے۔ بہرحال بعض اہل علم مذکورہ حدیث کی بنا پر اس کی کراہت کے قائل جب کہ امام شافعی کے مطابق آپ ﷺ کے چھوڑنے کا سبب یہ تھا کہ "انَّهُ صِيْدا مِنْ اجلِهِ وَتَرَكَهُ عَلَى التنزّهِ ." (ترمذی) آپ ﷺ نے سمجھا کہ یہ شکار آپ کے لیے کیا گیا ہے لہٰذا اس سے بچتے ہوئے آپ ﷺ نے اسے چھوڑ دیا سو جو شکار محرم کی معاونت یا اس کی وجہ سے کیا گیا ہو اس کا کھانا اس کے لیے حلال نہیں۔

[23]......بَاب فِي الْحَجِّ عَنِ الْحَيِّ
زندہ کی طرف سے حج کرنا

1873۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ....

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ جَائَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ فَقَالَتْ إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِيْ شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَمْسِكُ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَلَمْ يَحُجَّ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ

فضل رضی اللہ عنہ بن عباس کہتے ہیں کہ وہ حجۃ الوداع میں نبی ﷺ کے پیچھے سوار تھے قبیلہ 'خثعم' کی ایک عورت نے آ کر کہا: حج اللہ کی طرف سے اس کے بندوں پر فرض ہے میرے والد پر فرض ہو گیا ہے جو بہت بوڑھے ہیں وہ سواری پر نہیں بیٹھ سکتے اور نہ ہی وہ حج کر سکتے ہیں کیا میں ان کی طرف سے حج کر لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی

❶ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب تحريم الصيد للمحرم (1197)

سُئِلَ أَبُو مُحَمَّد تَقُولُ بِهَذَا قَالَ نَعَمْ ۔[1]

ہاں۔" ابو محمد سے پوچھا گیا: کیا آپ اس کے قائل ہیں؟ انہوں نے کہا: "جی ہاں۔"

فوائد:...... (۱) استطاعت سبیل یعنی فرض حج کا تعلق صحت وجسمانی حالت سے نہیں بلکہ زادِراہ اور سفری اخراجات وغیرہ سے ہے۔ (۲) زندہ کی طرف سے حج میں اس کی نیابت کی جاسکتی ہے بشرطیکہ نیابت کرنے والا اپنا حج ادا کر چکا۔ حدیث میں آپ ﷺ نے کسی آدمی کو کہا (حُجَّ عن نفسک ثم احجج عن شبرمة ۔ صحیح ابن خزیمہ) پہلے اپنا حج کر پھر شبرمہ کی جانب سے کرنا۔ لہٰذا جمہور کا یہی مؤقف ہے دیکھیے۔ الفتح)

1874۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ هُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ لَا يَسْتَوِي عَلَى الْبَعِيرِ أَدْرَكَتْهُ فَرِيضَةُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حُجِّي عَنْهُ ۔[2]

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک عورت نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ میرے والد بوڑھے ہیں وہ اونٹ پر سوار نہیں ہو سکتے۔ حج جو اللہ کا فریضہ ہے وہ ان پر فرض ہو گیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم اس کی طرف سے حج کرو۔"

1875۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ اسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي أَنْ

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ 'خثعم' قبیلے کی ایک عورت نے حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے کہنے لگی یارسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کا فریضہ حج جو بندوں پر لازم ہے وہ میرے باپ پر بھی لازم ہو گیا ہے مگر وہ بہت بوڑھے ہیں۔ وہ سواری پر سوار ہونے کی طاقت نہیں رکھتے۔ کیا میں ان کی طرف سے حج ادا کروں؟

[1] متفق عليه : البخاري، كتاب الحج، باب وجوب الحج وفضله (1513) ومسلم، كتاب الحج، باب الحج عن العاجز لزمانة وهرم ونحوهما أو للموت (3238)

[2] متفق عليه : البخاري، كتاب جزاء الصيد، باب الحج عمن لا يستطيع الثبوت على الراحلة (1853) ومسلم، كتاب الحج، باب الحج عن العاجز......(3239)

أَحُجَّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ ۔❶

فریضہ ادا ہو جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں۔''

1876۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوًا مِنْ حَدِيثِ الْأَوْزَاعِيِّ ۔❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے اوزاعی کی حدیث کی طرح قریباً نقل کرتے ہیں۔

1877۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ..........

حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ أَوْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَبَّاسِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبِي أَوْ أُمِّي عَجُوزٌ كَبِيرٌ إِنْ أَنَا حَمَلْتُهَا لَمْ تَسْتَمْسِكْ وَإِنْ رَبَطْتُهَا خَشِيتُ أَنْ أَقْتُلَهَا قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى أَبِيكَ أَوْ أُمِّكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ تَقْضِيهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحُجَّ عَنْ أَبِيكَ أَوْ أُمِّكَ قِيلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ الْحَجُّ عَنِ الْحَيِّ قَالَ إِذَا لَزِمَهُ قِيلَ لَهُ تَقُولُ بِحَدِيثِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ نَعَمْ ۔❸

فضل بن عباس رضی اللہ عنہما یا عبداللہ بن عباس بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! میرے والد یا اس نے کہا: میری والدہ بہت بوڑھی ہے اگر میں اس کو سوار کروں تو وہ سواری پر جم کر نہیں سکتی اگر میں اسے باندھوں تو خطرہ ہے کہ کہیں میں اسے مار نہ ڈالوں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمہارے والد یا تمہاری والدہ پر قرض ہوتا تو تمہارا کیا خیال ہے تم اسے ادا کرتے؟'' اس نے کہا: ''جی ہاں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے والد یا اپنی والدہ کی طرف سے حج کرو۔''

فوائد:...... (۱) معلوم ہوا قریبی وارث جس کے ذمے میت کا قرض ادا کرنا ہو وہی حج میں اس کی نیابت بھی کرے گا (۲) ترمذی میں (واعتمر) کے الفاظ بھی آتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عمرے میں بھی نیابت درست ہے۔

[24]...... بَابُ الْحَجِّ عَنِ الْمَيِّتِ
مردہ کی طرف سے حج کرنا

1878۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ الزُّبَيْرِ

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب جزاء الصید، باب الحج عمن لا یستطیع الثبوت علی الراحلة (1853) ومسلم، کتاب الحج، باب الحج عن العاجز لزمانة...... (1335)

❷ صحیح: سابقہ دونوں احادیث ملاحظہ کیجئے۔ ❸ صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

مَوْلًى لِآلِ الزُّبَيْرِ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ خَثْعَمَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ أَبِي أَدْرَكَهُ الْإِسْلَامُ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ رُكُوبَ الرَّحْلِ وَالْحَجُّ مَكْتُوبٌ عَلَيْهِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ أَنْتَ أَكْبَرُ وَلَدِهِ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أَبِيكَ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ عَنْهُ أَكَانَ ذٰلِكَ يُجْزِءُ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاحْجُجْ عَنْهُ ۔[1]

عبداللہؓ بن زبیر کہتے ہیں کہ 'خثعم' قبیلہ سے ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: ''میرے والد مسلمان ہیں اور وہ بہت بوڑھے ہیں۔ وہ سواری پر سوار نہیں ہو سکتے۔اور حج ان پر فرض ہے کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اپنے والد کے بڑے بیٹے ہو؟'' اس نے کہا: ''جی ہاں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمہارے والد پر قرض ہوتا تم ان کی طرف سے ادا کرتے تو کیا ان کی طرف سے ادا ہو جاتا؟ اس نے کہا: ''جی ہاں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ بہت مہربان ہے تم اپنے والد کی طرف سے حج کرو۔''

فوائد:...... مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ والدین کی جانب سے حج کرنا جائز ہے۔اگرچہ وہ زندہ ہوں یا فوت ہو چکے ہوں۔ ترمذی میں فوت شدہ کی جانب سے ادائیگی حج کے بارے میں صریح حدیث آتی ہے۔ایک عورت آپ ﷺ کے پاس آ کر دریافت کرتی ہے ''اِنَّ اُمِّی مَاتَتْ وَلَمْ تَحُجَّ ، اَفَأَحُجُّ عَنْهَا؟'' میری ماں فوت ہوگئی ہے کیا میں اس کی جانب سے حج کروں؟ تو آپ ﷺ جواب میں (نَعَمْ) فرماتے ہیں کہ ہاں کرو۔ نیز اس کو مسلم نے بھی نکالا ہے (دیکھیے تحفۃ الاحوذی)

1879۔ أَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ مَوْلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ يُقَالُ لَهُ يُوسُفُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَوِ الزُّبَيْرُ بْنُ يُوسُفَ............

عَنْ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَحُجَّ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أَبِيكَ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ عَنْهُ قُبِلَ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ أَرْحَمُ حُجَّ عَنْ

سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اس نے کہا: ''میرے والد بوڑھے ہیں وہ حج نہیں کر سکتے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمہارے والد پر قرض ہوتا تم اس کی طرف سے ادا کرتے تو تمہارا کیا خیال ہے وہ قبول کر لیا جاتا؟ اس نے کہا: ''جی ہاں۔''

[1] سند عبيد الله بن عباس صحيح ، احمد 212/1 ومشكل الآثار، للطحاوى 220/3

أَبِيكَ۔ ❶ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ بہت مہربان ہے تم اپنے والد کی طرف سے حج کرو۔''

[25]......بَاب فِي اسْتِلَامِ الْحَجَرِ
حجر اسود کو چھونا

1880۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ...........

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُمَا قُلْتُ لِنَافِعٍ أَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمْشِي بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ قَالَ إِنَّمَا كَانَ يَمْشِي لِيَكُونَ أَيْسَرَ لِاسْتِلَامِهِ۔ ❷

نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ''جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دو رکنوں کو چھوتے ہوئے دیکھا تو میں نے ان کو چھونا نہ سختی میں چھوڑا اور نہ نرمی۔'' میں نے نافع سے کہا: کیا ابن عمر رضی اللہ عنہما دو رکنوں کے درمیان نرمی سے چلتے تھے؟ انہوں نے کہا: ''ہاں وہ نرمی سے چلتے تھے تا کہ ان کو چھونے میں آسانی ہو۔''

فوائد:...... (۱) ابن عمر رضی اللہ عنہما سنت سے انتہائی محبت کرنے والے تھے یہ نبی ﷺ کا کوئی بھی فعل دیکھ لیتے تو بالتکلف اسے سرانجام دیتے۔ اگرچہ اس کی حاجت وضرورت نہ بھی ہوتی (۲) کعبہ کے چار کونے ہیں (۱) حجر اسود والا (۲) رکن یمانی (۳) رکن شامی (۴) رکن عراقی۔ ان میں سے حجر اسود والا کونا اور رکن یمانی والا یہ ابراہیمی بنیادوں پر ہیں جبکہ رکن شامی وعراقی یہ قریش مکہ کے پاس تعمیر کعبہ کے موقع پر فنڈز کی کمی کی بنا پر ادھورے رہ گئے یہ اپنی اصل بنیادوں پر تعمیر نہ ہو سکے اس لیے یہ حصے بلا تعمیر ہی چھوڑ دیے گئے اور یہ آج بھی اسی طرح باقی ہیں جسے حطیم کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ لہٰذا دوران طواف حجر اسود اور رکن یمانی والے کونے کا استلام کرنا ضروری ہے (۳) استلام کا طریقہ یہ ہے کہ حجر اسود کو بوسہ دیا جائے گا اگر ممکن ہو تو ورنہ چھڑی لگا کر اسے بوسہ دے لیا جائے گا (ابن ماجہ) اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو دور سے اشارہ کر دیا جائے گا۔ اور رکن یمانی کو فقط چھوا جائے گا اگر ممکن نہ ہو تو ویسے ہی گزر جائیں۔ ان کے علاوہ ملتزم، مقام ابراہیم وغیرہ کو بوسہ دینا، چھونا وغیرہ غیر شرعی خلاف سنت ہے۔

---

❶ صحيح : أخرجه النسائي، كتاب المناسك، باب تشبيه قضاء الحج بقضاء الدين 2637)

❷ اسناده جيد : مشكل الآثار ، للطحاوى 221/3

[26]......بَاب الْفَضْلِ فِی اسْتِلَامِ الْحَجَرِ
حجر اسود کو چھونے کی فضیلت

1881۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيَبْعَثَنَّ اللّٰهُ الْحَجَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ يَشْهَدُ عَلَى مَنْ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ قَالَ سُلَيْمَانُ لِمَنِ اسْتَلَمَهُ۔ ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حجر اسود کو اٹھائے گا اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا اور ایک زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا اور وہ اپنے چھونے والوں پر گواہی دے گا۔''

فوائد:...... (۱) حجر اسود کی مذکورہ فضیلت اس کے استلام کے ثبوت وتخصیص پر مبنی ہے (۲) اللہ اگر زبان جیسے گوشت کے لوتھڑے کو قوت گویائی دے سکتا ہے تو یہی صفت کسی اور شئے کے اندر پیدا کرنا اس قدیر ہستی کے لیے قطعی ممکن ہے۔

[27]......بَاب مَنْ رَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا
اس شخص کے متعلق جو تین بار رمل کرتا ہے اور چار بار چلتا ہے

1882۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثَةَ أَشْوَاطٍ۔ ❷

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک پتھر سے دو پتھر تک تین چکروں میں رمل کیا۔

فوائد:...... (۱) ''رمل'' کہتے ہیں اکڑتے ہوئے کندھے ہلا کر چھوٹے قدموں کے ساتھ تیز چلنا۔ 7ھ عمرۃ القضاء کے موقع پر مسلمان چونکہ مدینہ کے بخار کی بنا پر لاغر ہوگئے تھے لہٰذا مشرکین مسلمانوں کو دیکھنے کے لیے کعبہ کے پاس آ بیٹھے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے کفار پر رعب طاری کرنے کے لیے ان کو رمل کا حکم دیا۔ مشرکین چونکہ کعبہ سے بجانب شمال جبل قعیقعان پر بیٹھے تھے اس لیے ان کی نظریں کعبہ کے تین اطراف

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الحج، باب الرمل في الحج والعمرة (1606) ومسلم، كتاب الحج، باب استحباب الركنين ايماتيين في الطواف دون الركتين الآخرين (3053)

❷ صحيح: الترمذي، كتاب الحج، باب ماجاء في حجر الاسود (961) وابن ماجه، كتاب المناسك، باب استلام الحجر (2944)

پڑتی تھیں جبکہ رکن یمانی سے حجر اسود تک کا حصہ ان سے اوجھل تھا۔ لہٰذا ان تین اطراف میں رمل مشروع قرار پایا اور بعد میں اسی طرح جاری رہا۔ دیکھیے (بخاری: عن ابن عباس رضی اللہ عنہما) (۲) ''الحجر سے الحجر تک'' سے مراد طواف کا چکر ہے کہ طواف حجر اسود سے شروع ہو کر حجر اسود پر منتہی ہوتا ہے نہ کہ یہ مراد کہ پورے مطاف میں رمل کیا جائے گا۔ (۳) رمل پہلے تین چکروں میں ہوگا اگر رہ جائے تو کوئی کفارہ نہیں نیز رمل صرف طواف قدوم یا طواف عمرہ میں ہوگا۔ جیسا کہ بخاری میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ثابت ہے۔

1883۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافَ الْأَوَّلَ خَبَّ ثَلَاثَةً وَمَشَى أَرْبَعَةً وَكَانَ يَسْعَى بِبَطْنِ الْمَسِيلِ إِذَا سَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقُلْتُ لِنَافِعٍ أَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَمْشِي إِذَا بَلَغَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يُزَاحَمَ عَلَى الرُّكْنِ فَإِنَّهُ كَانَ لَا يَدَعُهُ حَتَّى يَسْتَلِمَهُ۔ [1]

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب بیت اللہ کا پہلا طواف کیا تو تین بار تیز چلے اور چار بار آہستہ چلے۔ جب صفا مروہ کے درمیان سعی کرتے تھے تو نشیبی بطن المسیل پر دوڑتے تھے۔ میں نے نافع سے کہا: کیا عبداللہ جب رکن یمانی کے پاس پہنچتے تھے تو معمولی طور پر چلتے تھے؟ انہوں نے کہا: ''نہیں، مگر جب رکن پر ہجوم ہوتا تھا کیونکہ وہ جب تک اسے چھو نہیں لیتے تھے اسے چھوڑتے نہیں تھے۔''

فوائد:...... (۱) پہلے طواف میں رمل ہوگا تین چکر دوڑ کر جبکہ چار چلتے ہوئے لگائے جائیں گے (۲) اگر حجر پر رش ہو تو استلام بالتقبیل یا بالمحجن ضروری نہیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا مذکورہ فعل سنت کی حرص کی بنا پر تھا (۳) صفا و مروہ کی سعی کے دوران درمیان میں ہموار زمین میں دوڑا جائے گا۔

1884۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَمَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا۔ [2]

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود سے رکن یمانی تک تین بار رمل کیا اور چار بار چلے۔

[1] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب ماجاء العرفة کلها موقف (150) والترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی کیف الطواف (856)

[2] متفق علیه: البخاری، کتاب الحج، باب ماجاء فی السعی بین الصفا والمروة (1644) ومسلم، کتاب الحج، باب استحباب الرمل فی الطواف والعمرة (1261)

[28]......بَابُ الِاضْطِبَاعِ فِي الرَّمَلِ

رمل میں اضطباع کرنا

1885۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ هُوَ ابْنُ جُبَيْرٍ............

عَنِ ابْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ طَافَ مُضْطَبِعًا۔ ❶

ابن یعلی اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اضطباع کر کے طواف کیا۔

فوائد:...... مذکورہ حدیث سنداً اگرچہ ضعیف ہے بہر حال اس معنی کی صحیح روایات بھی مروی ہیں اضطباع یہ ہوتا ہے کہ اوپری چادر دائیں کندھے کے نیچے سے لاتے ہوئے بائیں پر ڈال لی جائے تاکہ دائیاں کندھا ننگا رہے۔ یہ بھی اولین طواف کے ساتھ خاص ہے پہلے طواف کے بعد نفلی طواف کندھا ڈھانپ کر ہی کرتے ہیں اگر احرام کی حالت میں ہوں۔ (واللہ اعلم)

[29]......بَابُ طَوَافِ الْقَارِنِ

قارن کا طواف

1886۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ............

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كَفَاهُ لَهُمَا طَوَافٌ وَاحِدٌ وَلَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا۔ ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے حج اور عمرے کا احرام باندھا اسے دونوں کے لئے ایک ہی طواف کافی ہے۔ جب تک دونوں سے فارغ نہ ہو احرام نہ کھولے۔“

فوائد:...... (۱) حج قران کرنے والا حج وعمرہ کا ایک طواف ہی کرے گا اسی طرح دونوں کی سعی بھی ایک ہی ہوگی۔ یہی حکم حج تمتع کا بھی ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے (یسعک طوافک لحجک وعمرتک۔ مسلم) تیرے حج اور عمرے کے ایک ہی طواف کافی ہے۔ (۲) قارن عمرے کے بعد حلال نہیں ہوگا حتی کہ وہ حج بھی کر لے۔

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب الرمل في الطواف والعمرة (1262)

❷ صحيح بالشواهد: ابوداؤد، كتاب الحج، باب ماجاء إن التي طاف مضطبعا (859) وابن ماجه، كتاب المناسك، باب الاضطباع (2954) مزید دیکھئے نیل الاوطار 5/110-111

[30]...... بَاب الطَّوَافِ عَلَى الرَّاحِلَةِ
سواری پر طواف کرنا

1887۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِي يَدِهِ وَكَبَّرَ۔ ❶

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹ پر بیٹھ کر بیت اللہ کا طواف کیا۔ جب رکن کے پاس آئے تو جو چیز آپؐ کے ہاتھ میں ہوتی تھی اس سے اس کی طرف اشارہ کر کے تکبیر کہتے۔

فوائد:...... (۱) ایسے معذور افراد جو چلنے پھرنے کی سکت نہ رکھتے ہوں تو ان کے لیے دوران طواف سواری کا استعمال جائز و درست ہے۔ آج کل اس کے متبادل کے طور پر مزدور کام کرتے ہیں جو کہ اپنے کندھوں پر لوگوں کو طواف کرواتے ہیں (۲) سوار کے لیے حجر اسود کا بوسہ چونکہ مشکل ہے اس لیے وہ اشارہ ہی پر اکتفا کرے گا اور تکبیر بھی پکارے گا۔

[31]......بَاب مَا تَصْنَعُ الْحَاجَّةُ إِذَا كَانَتْ حَائِضًا
حج کرتے ہوئے عورت کو حیض آ جائے تو کیا کرے؟

1888۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَلَمْ أَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ افْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ۔ ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب میں مکہ پہنچی تو میں حائضہ ہو گئی اور میں نے صفا و مروۃ کے درمیان سعی نہیں کی تھی، میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”بیت اللہ کے طواف کے علاوہ جو کچھ حاجی کرتا ہے وہ کرو۔“

فوائد:...... کعبہ چونکہ مسجد حرام کے اندر ہے اور طواف یہ نماز ہی کی طرح اس پر نماز کی شرائط ہی لاگو ہوتی ہیں۔ حدیث میں ہے (الطّواف حول البیت مثل الصلاۃ۔ صحیح ترمذی) بیت اللہ کے گرد طواف نماز ہی

❶ متفق علیه: البخاری، کتاب المغازی، باب غزوة الحديبية (4184) ومسلم، کتاب الحج، باب بيان جواز التحلل بالإحصاد وجواز القران (2981)

❷ متفق علیه: البخاری، کتاب الحيض، باب الأمر بالنفساء اذا نفسن (294) ومسلم، کتاب الحج، باب، بيان وجوه الإحرام وإنه يجوز......(2910)

کی مانند ہے۔ اسی بنا پر حائضہ عورت کو طواف سے روک دیا گیا۔ بقیہ ارکان چونکہ بلاطہارت بھی ممکن ہیں مثلاً عرفات ومزدلفہ جانا ذکراذکار کرنا وغیرہ تو ان کی حائضہ کو اجازت دے دی گئی ہے۔ (واللہ اعلم)

[32]......بَاب الْكَلَامِ فِي الطَّوَافِ

طواف میں بات چیت کرنا

1889- أَخْبَرَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ طَاوُسٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ صَلَاةٌ إِلَّا أَنَّ اللَّهَ أَحَلَّ فِيهِ الْمَنْطِقَ فَمَنْ نَطَقَ فِيهِ فَلَا يَنْطِقْ إِلَّا بِخَيْرٍ ۔[1]

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیت اللہ کا طواف نماز ہی ہے۔ مگر اللہ نے اس میں بات چیت کو جائز قرار دیا ہے جو کوئی طواف کے دوران بات کرے وہ اچھی بات کرے۔''

فوائد:...... (۱) یہ حدیث واضح ہے کہ طواف پر نماز کی شرائط لاگو ہوں گی سوائے ان کے جن کا استثناء کر دیا گیا یعنی کلام کرنا ادھر ادھر دیکھنا، حرکت کرنا وغیرہ نیز جس طرح حائضہ نماز کے قریب نہیں آسکتی اسی طرح طواف بھی نہیں کرے گی (۲) دوران طواف کلام کیا جاسکتا ہے

1890- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَعْيَنَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ طَاوُسٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ ۔[2]

ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے پہلی حدیث سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

[33]......بَاب الصَّلَاةِ خَلْفَ الْمَقَامِ

مقام ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھنا

1891- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ..........

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوِ اتَّخَذْتَ مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: ''مجھے میرے رب کے ساتھ تین باتوں میں موافقت ہوگئی میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کاش آپ مقام

---

[1] متفق عليه: البخاري، كتاب الحج، باب اذا حاضت المرأة بعد ما أفاضت (1757) ومسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الإحرام (1211)

[2] اسناده ضعيف ولكن حديث صحيح

مُصَلًّى فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ـ❶

ابراہیم کونماز کے لئے مقرر کرتے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:"مقام ابراہیم کونماز کی جگہ مقرر کرنا۔"(سورۃ البقرۃ:۱۲۵)

فوائد:...... (۱) طواف کے بعد دو رکعتیں ادا کرنا اس کا حکم مختلف فیہ ہے۔امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اسے واجب جبکہ مالک رحمۃ اللہ علیہ وشافعی رحمۃ اللہ علیہ اسے سنت قرار دیتے ہیں اور امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ بھی (الفتح) میں اسے سنت ہونے کو ہی جمہور کا مذہب قرار دیتے ہیں (۲) یہ رکعات مقام ابراہیم علیہ السلام جو کہ اس پتھر کا نام ہے جس پر کھڑے ہو کر انہوں نے کعبہ کی تعمیر کی تھی کے پیچھے ادا کرنا مستحب ہے۔اگر چہ میسر نہ ہو تو مسجد حرام میں کہیں بھی ادا کی جاسکتی ہیں (۳) عمر رضی اللہ عنہ کی موافقت رب کے تین مقام ہیں ایک مذکورہ حدیث میں مذکور ہے دوسرا آیۃ حجاب تیسرا جب عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی گھر والیوں کو مخاطب کیا تھا کہ اللہ کے رسولؐ کو تنگ نہ کریں ورنہ اللہ ان کی جگہ دوسری بیویاں آپ کو عطا کردے گا۔

[34]......بَاب فِي سُنَّةِ الْحَجِّ

حج کا طریقہ

1892ـ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ............

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَأَلَ عَنِ الْقَوْمِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ فَقُلْتُ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى زِرِّيَ الْأَعْلَى وَزِرِّيَ الْأَسْفَلِ ثُمَّ وَضَعَ فَمَهُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ شَابٌّ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ أَخِي سَلْ عَمَّا شِئْتَ فَسَأَلْتُهُ وَهُوَ أَعْمَى وَجَاءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ فَقَامَ فِي سَاجَةٍ مُلْتَحِفًا بِهَا كُلَّمَا وَضَعَهَا عَلَى

جعفر بن محمد اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ہم جابرؓ بن عبداللہ کے پاس آئے انہوں نے ہمارے متعلق تعارف حاصل کیا حتی کہ وہ مجھ تک پہنچے میں نے کہا: میں محمد بن علی بن حسین بن علیؓ ہوں انہوں نے میرے اوپر اور نیچے کے تکمے پر ہاتھ ڈالا اور میرے سینہ کو بوسہ دیا میں ان دنوں نو جوان تھا۔ پھر انہوں نے کہا: خوش آمدید اے میرے بھتیجے جو پوچھنا چاہو پوچھو میں نے ان سے کچھ باتیں پوچھیں اور وہ نابینا تھے۔ نماز کا وقت آیا تو وہ کمبل لپیٹ کر اٹھ کھڑے ہوئے جب اسے اپنے کندھے پر ڈالتے تھے تو چھوٹا ہونے کی وجہ سے اس کا کنارہ گر پڑتا تھا اور ان کی چادر ان کے پہلو میں کھونٹی پر تھی۔ پھر انہوں نے نماز پڑھی

❶ صحيح : أخرجه الترمذى، كتاب الحج، باب ماجاء فى الكلام فى الطواف(960)

مَنْكِبَيْهِ رَجَعَ طَرَفُهَا إِلَيْهِ مِنْ صِغَرِهَا وَرِدَاؤُهُ إِلَى جَنْبِهِ عَلَى الْمِشْجَبِ فَصَلَّى فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ حَجَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ بِيَدِهِ فَعَقَدَ تِسْعًا فَقَالَ مَكَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تِسْعَ سِنِينَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ أُذِّنَ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ فِي الْعَاشِرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ بَشَرٌ كَثِيرٌ كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ أَنْ يَأْتَمَّ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَيَعْمَلَ مِثْلَ عَمَلِهِ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى أَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ أَصْنَعُ فَقَالَ اغْتَسِلِي وَاسْتَثْفِرِي بِثَوْبٍ وَأَحْرِمِي فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ فَنَظَرْتُ إِلَى مَدِّ بَصَرِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ مِنْ رَاكِبٍ وَمَاشٍ وَعَنْ يَمِينِهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَعَنْ يَسَارِهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَخَلْفَهُ مِثْلُ ذَلِكَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَعَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيلَهُ فَأَهَلَّ بِالتَّوْحِيدِ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ

تو میں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ کے حج کے متعلق بتائیے۔ انہوں نے اپنے ہاتھ کی انگلیوں سے نو (۹) کی گرہ لگا کر کہا: رسول اللہ ﷺ نو برس تک ٹھہرے رہے اور حج نہ کیا پھر دسویں سال لوگوں میں حج کا اعلان کیا کہ رسول اللہ ﷺ حج کرنا چاہتے ہیں تو مدینہ میں بہت زیادہ لوگ آ گئے سب یہی چاہتے تھے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر وہی کام کریں جو آپ ؐ کریں۔ ہم لوگ آپ کے ساتھ نکل کر ذوالحلیفہ پہنچے تو اسماءؓ بنت عمیس نے محمد بن ابوبکر کو جنم دیا اس نے رسول اللہ ﷺ کو پیغام بھیجا کہ میں کس طرح کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''غسل کرو اور کپڑے کا لنگوٹ باندھ کر احرام باندھو'' اور رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں نماز پڑھی پھر 'قصواء پر سوار ہوئے حتی کہ آپ ؐ کی اونٹنی آپ ؐ کو لے کر 'بیداء' مقام پر کھڑی ہو گئی حتی کہ میں نے اپنی نظر کی انتہا تک آپ ؐ کے آگے اور آپ ؐ کے دائیں آپ ؐ کے بائیں اور آپ ؐ کے پیچھے پیدال اور سوار لوگ ہی لوگ دیکھے۔ اور آپ ﷺ پر قرآن نازل ہو رہا تھا اور آپ ﷺ ہم سب کے درمیان میں تھے۔ اور آپ ﷺ قرآن کے مطلب کو خوب جانتے تھے پھر آپ ﷺ نے توحید کے کلمات کے ساتھ تلبیہ کہا: ''میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں' میں حاضر ہوں' بے شک تعریف اور بادشاہی تیرے لئے ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ لوگ بھی اس کو بلند آواز سے کہنے لگے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے انہیں کچھ نہ کہا۔ اور رسول

وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَأَهَلَّ النَّاسُ بِهٰذَا الَّذِي يُهِلُّونَ بِهِ فَلَمْ يَزِدْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْهِمْ شَيْئًا وَلَبّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَلْبِيَتَهُ حَتّٰى إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ قَالَ جَابِرٌ لَسْنَا نَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتّٰى إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشٰى أَرْبَعًا ثُمَّ تَقَدَّمَ إِلٰى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ فَصَلّٰى فَقَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ وَكَانَ أَبِي يَقُولُ وَلَا أَعْلَمُهُ ذَكَرَهُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا فَلَمَّا أَتَى الصَّفَا قَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتّٰى رَأَى الْبَيْتَ فَوَحَّدَ اللّٰهَ وَكَبَّرَهُ وَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ

اللہ ﷺ تلبیہ کہتے رہے حتی کہ ہم آپ ؐ کے ساتھ بیت اللہ پہنچے۔ جابرؓ کہتے ہیں: ہماری صرف حج کی نیت تھی۔ اور عمرے کو ہم جانتے بھی نہ تھے۔ حتی کہ جب ہم آپ ؐ کے ساتھ بیت اللہ پہنچے تو آپ نے رکن کو چھوا' تین بار رمل کیا اور چار بار معمولی چال سے چلے پھر مقام ابراہیم کی طرف گئے اور نماز پڑھی۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ ''مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ۔'' (البقرة : ۱۲۵) انہوں نے مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان رکھا' میرے والد کہتے تھے: آپ ﷺ نے دونوں رکعتوں میں 'قل هو الله احد' اور 'قل يآيها الكفرون' پڑھی۔ پھر رکن کی طرف واپس آئے تو اسے چھوا پھر دروازے سے نکل کر صفا کی طرف گئے جب صفا پر پہنچے تو یہ آیت پڑھی: ''بے شک صفا ومروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں۔'' (البقرة : ۱۵۸) میں بھی اس چیز سے شروع کرتا ہوں جہاں سے اللہ نے شروع کیا۔ پھر اس پر چڑھے حتی کہ آپ نے بیت اللہ کو دیکھا تو اللہ کی توحید بیان کی اور اس کے لئے تکبیر پڑھی۔ اور کہا: ''اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لئے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے کی مدد کی اس اکیلے نے کئی گروہوں کو شکست دی۔'' پھر آپ ﷺ نے اس کے درمیان دعا کی تو تین بار اس طرح فرمایا: پھر آپ ﷺ مروہ کی طرف اترے حتی کہ آپ کے قدم وادی کے

ذٰلِكَ فَقَالَ مِثْلَ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ إِلَى الْمَرْوَةِ حَتّٰى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ يَعْنِي فَرَمَلَ حَتّٰى إِذَا صَعِدْنَا مَشٰى حَتّٰى إِذَا أَتَيْنَا الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتّٰى إِذَا كَانَ آخِرَ طَوَافٍ عَلَى الْمَرْوَةِ قَالَ إِنِّي لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُحِلَّ وَيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلِعَامِنَا هٰذَا أَوْ لِأَبَدِ أَبَدٍ فَشَبَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَصَابِعَهُ فِي الْأُخْرٰى فَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ هٰكَذَا مَرَّتَيْنِ لَا بَلْ لِأَبَدِ أَبَدًا لَا بَلْ لِأَبَدِ أَبَدًا وَقَدِمَ عَلِيٌّ بِبُدْنٍ مِنَ الْيَمَنِ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَوَجَدَ فَاطِمَةَ مِمَّنْ حَلَّ وَلَبِسَتْ ثِيَابَ صَبِيغٍ وَاكْتَحَلَتْ فَأَنْكَرَ عَلِيٌّ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ أَبِي أَمَرَنِي فَكَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أُحَرِّشُهُ عَلَى فَاطِمَةَ فِي الَّذِي صَنَعَتْ مُسْتَفْتِيًا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِيمَا ذَكَرَتْ فَأَنْكَرْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَ صَدَقَتْ

درمیان میں پہنچ گئے ۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی کہتے ہیں: پھر آپؐ نے رمل کیا۔ حتی کہ جب اوپر چڑھے تو چلنے لگے۔ جب ہم مروہ پر پہنچے تو آپ ﷺ نے مروہ پر اسی طرح کیا جس طرح صفا پر کیا۔ حتی کہ جب مروہ کا آخری چکر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو بات مجھے بعد میں معلوم ہوئی اگر پہلے معلوم ہو جاتی تو میں قربانی کا جانور نہ لاتا۔ اور میں اس کو عمرہ بنا لیتا۔ لہٰذا تم میں سے جس کسی کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو اسے چاہیے کہ وہ احرام کھول دے اور اسے عمرہ بنا لے۔'' پھر سراقہؓ بن مالک بن جعشم کھڑے ہوئے تو انہوں نے کہا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! اس سال کے لئے یا ہمیشہ کے لئے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو تشبیک دی پھر فرمایا: ''عمرہ حج میں داخل ہو گیا۔ اس سال کے لئے نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے۔'' آپ ﷺ نے ایسے دو بار فرمایا۔ اور علی رضی اللہ عنہ یمن سے نبی ﷺ کے لئے قربانی کے اونٹ لے کر آئے تو فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ان لوگوں میں پایا جنہوں نے احرام نہیں باندھا تھا اور وہ رنگین کپڑے پہنے ہوئے تھیں۔ اور سرمہ لگائے ہوئے تھیں۔ علی رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق اس بات کا انکار کیا تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''میرے والد نے مجھے یہ حکم دیا ہے۔'' علی رضی اللہ عنہ کہنے لگے: میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھوں گا تو میں نے اس کا ذکر آپؐ سے کیا اور اس کا انکار کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے سچ کہا ہے' جب تم نے حج کی نیت کی تھی تو تم نے کیا کہا تھا؟ علیؓ نے کہا: ''میں نے کہا تھا: اے اللہ! میرا وہی تلبیہ ہے جو

مَا فَعَلْتَ حِينَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُهِلُّ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُكَ قَالَ فَإِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ فَلَا تَحِلُّ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِي قَدِمَ بِهِ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِي أَتٰى بِهِ النَّبِيُّ ﷺ مِائَةَ بَدَنَةٍ فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوا إِلَّا النَّبِيَّ ﷺ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَجَّهَ إِلٰى مِنًى فَأَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى بِنَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيلًا حَتّٰى إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِقُبَّةٍ مِنْ شَعَرٍ تُضْرَبُ لَهُ بِنَمِرَةَ ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَسَارَ لَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي الْمُزْدَلِفَةِ فَسَارَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى أَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَهَا حَتّٰى إِذَا زَاغَتْ يَعْنِي الشَّمْسَ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَأَتٰى بَطْنَ الْوَادِي فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ إِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي

تیرے رسول ﷺ نے تلبیہ کہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس تو قربانی ہے' تم احرام نہ کھولو۔'' جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: قربانی کے جو جانور علی رضی اللہ عنہ یمن سے لائے تھے اور جو نبی ﷺ لائے تھے۔ وہ کُل سو جانور تھے۔ نبی ﷺ اور ان لوگوں کے علاوہ جن کے پاس قربانی نہیں تھی سب لوگوں سے احرام کھول دیا اور بال کتروائے۔ جب تلبیہ کا دن ہوا تو آپ ﷺ منیٰ کی طرف آئے' ہم نے حج کا تلبیہ کہا۔ اور رسول اللہ ﷺ سوار ہوئے اور ظہر' عصر' مغرب' عشاء اور فجر کی نماز 'منیٰ' میں پڑھی۔ پھر تھوڑی دیر ٹھہرے حتی کہ سورج طلوع ہوا اور آپ ﷺ نے حکم دیا: ''نمرہ میں آپ کے لئے چمڑے کا خیمہ بنایا جائے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہو کر چلے تو قریش کو اس بات پر شک نہیں تھا کہ آپ مشعر حرام شہر کے پاس ٹھہریں گے جس طرح قریش جاہلیت میں مزدلفہ میں کیا کرتے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ چلے' حتی کہ سورج جب ڈھل گیا آپ ﷺ نے 'قصویٰ' کے لئے حکم دیا تو اس پر پالان رکھی گئی' آپ وادی کے درمیان آئے اور لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: ''تمہارے خون اور تمہارے مال اس طرح حرام ہیں جس طرح تمہارے اس دن میں تمہارے اس مہینہ میں تمہارے اس شہر میں' خبردار! جاہلیت کے زمانہ کی ہر چیز میرے قدموں میں رکھی گئی ہے۔ اور جاہلیت کے خون معاف کر دیئے گئے اور پہلا خون جو معاف کیا جاتا ہے وہ ربیعہ بن حارث کا خون ہے جو بنو سعد کے قبیلہ میں دودھ پیتا تھا اسے قبیلہ بنو ہذیل نے

بَلَدِكُمْ هٰذَا أَلَا إِنَّ كُلَّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَأَوَّلُ دَمٍ وُضِعَ دِمَاؤُنَا دَمُ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضَعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُهُ رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّمَا أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانَةِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ وَإِنَّ لَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ فَإِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَأَنْتُمْ مَسْئُولُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ قَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِأُصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ فَرَفَعَهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا إِلَى النَّاسِ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ بِنِدَاءٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَةٍ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ لَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى وَقَفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ إِلَى الصَّخَرَاتِ وَقَالَ إِسْمَعِيلُ إِلَى

قتل کر ڈالا اور جاہلیت کا سود ساقط کر دیا گیا اور پہلا سود جسے میں معاف کرتا ہوں وہ عباسؓ بن عبدالمطلب کا سود ہے وہ تمام معاف کیا جاتا ہے۔ عورتوں کے متعلق اللہ سے ڈرو کیونکہ تم نے انہیں اللہ کی امانت کے طور پر لیا ہے اور اللہ کے کلمہ کے ذریعے سے تم نے ان کی شرمگاہوں کو حلال کیا ہے۔ اور تمہارا بھی ان پر حق ہے کہ وہ کسی ایسے آدمی کو جسے تم برا سمجھتے ہو تمہارے بستروں پر آنے کی اجازت نہ دیں اگر ایسا کریں تو انہیں مارو مگر سختی کے ساتھ نہیں۔ اور تمہارے ذمہ ان کو کھلانا اور انہیں اچھے طریقہ سے پلانا ہے اور تم لوگوں سے میرے متعلق پوچھا جائے گا تو تم کیا کہو گے؟ لوگوں نے کہا: ''ہم گواہی دیں گے کہ آپؐ نے پہنچا دیا اور پہنچانے کا حق ادا کر دیا اور ہماری خیر خواہی کی۔'' پھر آپؐ نے اپنی سبابہ انگلی کو آسمان کی طرف اٹھا کر پھر اسے لوگوں کی طرف جھکایا۔ اور کہا: ''اے اللہ گواہ ہو جا' اے اللہ! گواہ ہو جا۔'' پھر بلال رضی اللہ عنہ نے ایک ہی اذان اور اقامت کہی تو آپ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر انہوں نے تکبیر کہی تو انہوں نے عصر کی نماز پڑھی۔ دونوں نمازوں کے درمیان میں کچھ نہیں پڑھا۔ پھر آپ ﷺ نے سوار ہو کر وقوف کیا۔ اور اپنی اونٹنی 'قصواء' کا پیٹ پہاڑی کی طرف کیا اور اسماعیل نے کہا: درختوں کی طرف کیا۔ اور ''حبل المشاۃ'' کو اپنے آگے کیا۔ پھر قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر برابر کھڑے رہے حتی کہ سورج غروب ہو گیا اور زردی جاتی رہی۔ حتی کہ آفتاب کے کنارے بھی غروب ہو گئے۔ اور آپ ﷺ اپنے پیچھے اسامہؓ کو بٹھا کر

الشَّجَرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ حَتّٰى غَابَ الْقُرْصُ فَأَرْدَفَ أُسَامَةَ خَلْفَهُ ثُمَّ دَفَعَ وَقَدْ شَنَقَ لِلْقَصْوَاءِ الزِّمَامَ حَتّٰى إِنَّهُ لَيُصِيبُ رَأْسُهَا مَوْرِكَ رَحْلِهِ وَيَقُولُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى السَّكِينَةَ السَّكِينَةَ كُلَّمَا أَتَى حَبْلًا مِنَ الْجِبَالِ أَرْخَى لَهَا قَلِيلًا حَتّٰى تَصْعَدَ حَتّٰى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَإِقَامَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى الْفَجْرَ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى وَقَفَ عَلَى الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَا اللّٰهَ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ حَتّٰى أَسْفَرَ جِدًّا ثُمَّ دَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ الْعَبَّاسِ وَكَانَ رَجُلًا حَسَنَ الشَّعْرِ أَبْيَضَ وَسِيمًا فَلَمَّا دَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ مَرَّ بِالظُّعُنِ يَجْرِينَ فَطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِنَّ فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ فَوَضَعَهَا عَلَى وَجْهِ الْفَضْلِ فَحَوَّلَ الْفَضْلُ رَأْسَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ حَتّٰى إِذَا أَتَى مُحَسِّرَ

چلے اور 'قصواء' کی لگام کھینچے ہوئے تھے اس کا سر پالان سے لگا ہوا تھا اور اپنے دائیں ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے کہ ٹھہرو اور جب کسی پہاڑ کے پیچھے پہنچتے تھے۔ تو اس کی لگام کس قدر ڈھیلی کر دیتے۔ حتی کہ وہ چڑھ جاتی حتی کہ آپ ﷺ مزدلفہ پر پہنچے تو آپ ؐ نے مغرب وعشاء کی نماز ایک اذان اور دو اقامتوں سے پڑھی پھر آپ ﷺ لیٹ گئے۔ حتی کہ جب فجر طلوع ہوئی تو آپ ؐ نے فجر کی نماز ایک اذان اور ایک اقامت سے ادا کی پھر آپ ﷺ 'قصواء' پر سوار ہوئے اور مشعر حرام میں وقوف کیا اور قبلہ کی طرف منہ کر کے اللہ سے دعا کی اور اس کی بڑائی بیان کی اور اس کی تہلیل کی اور اس کی توحید بیان کی حتی کہ خوب روشنی ہوگئی۔ پھر سورج طلوع ہونے سے پہلے ہی چل دیئے۔ اور فضل ؓ بن عباس کو اپنے پیچھے بٹھایا اور وہ خوبصورت بالوں والے آدمی تھے۔ اور سفید اور چوڑے چہرے والے تھے۔ جب نبی ﷺ کا گذر عورتوں کے پاس سے ہوا تو فضل ان کی طرف دیکھنے لگے۔ تو نبی ﷺ نے فضل کا ہاتھ پکڑ کر ان کے منہ پر رکھ دیا۔ حتی کہ جب آپ ؐ 'محسر' پر پہنچے تو سواری کو ذرا تیز چلایا پھر آپ ﷺ درمیانے راستے کو چلے جن سے تم 'جمرۃ کبریٰ' کو جاتے ہو حتی کہ آپ ؐ اس جمرۃ تک پہنچے جس کے پاس درخت ہے تو سات کنکریاں ماریں، ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے۔ پھر بطن وادی سے کنکری ماری پھر قربانی کی جگہ پر گئے تو تریسٹھ قربانیاں انہوں نے ذبح کیں اور جو باقی رہ گئے وہ آپ ﷺ نے علی ؓ کو دے دیے تو ان کی قربانی

حَرَّكَ قَلِيلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى الَّتِي تُخْرِجُكَ إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى حَتَّى إِذَا أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَهَا الشَّجَرَةُ فَرَمَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ حَصَاةٍ مِنْ حَصَى الْخَذْفِ ثُمَّ رَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ بَدَنَةً بِيَدِهِ ثُمَّ أَعْطَى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَأَشْرَكَهُ فِي بُدْنِهِ ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِي قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَأَكَلَا مِنْ لُحُومِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ فَأَفَاضَ إِلَى الْبَيْتِ فَأَتَى الْبَيْتَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمَكَّةَ وَأَتَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُمْ يَسْتَقُونَ عَلَى زَمْزَمَ فَقَالَ انْزِعُوا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا يَغْلِبُكُمُ النَّاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوهُ دَلْوًا فَشَرِبَ ۔❶

انہوں نے کی اور آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو اپنی قربانیوں میں شریک کر لیا۔ پھر آپ ﷺ نے حکم دیا کہ تمام قربانیوں سے ایک ایک ٹکڑا لے کر ہنڈیا میں پکایا جائے۔ پھر دونوں نے ان کا گوشت کھایا اور اس کا شوربہ پیا۔ پھر سوار ہو کر بیت اللہ کی طرف واپس گئے۔ بیت اللہ پہنچے اور مکہ میں ظہر کی نماز ادا کی۔ اور بنو عبداللہ کے لوگوں کے پاس پہنچے اور وہ زمزم پر پانی کھینچ رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے بنو عبدالمطلب! پانی نکالو اگر اس بات کا خطرہ نہ ہوتا کہ پانی نکالنے میں لوگ تم پر غالب آ جائیں گے تو میں بھی تمہارے ساتھ پانی نکالتا انہوں نے آپ ﷺ کو ڈول دیا اور آپؐ نے پانی پیا۔

فوائد:...... (۱) اہل منزلت سے برکت کا حصول جائز ہے (۲) اہل علم کے پاس حصول علم کے لیے خود حاضر ہونا چاہیے (۳) کپڑا ہونے کے باوجود فقط ستر ڈھانپ کر نماز پڑھنا درست ہے (۴) ننگے سر نماز پڑھنا بلا حرج جائز و درست ہے البتہ ننگے سر رہنے کو معمول بنانا اسوۂ رسول ﷺ کے خلاف ہے (۵) آپ ﷺ کے دس ہجری کو حج کرنے کو دلیل بناتے ہوئے بعض ائمہ و محدثین حج کو مؤخر کرنا جائز خیال کرتے ہیں ان کے نزدیک حج ۶ ہجری کو فرض ہوا جب کہ یہ اتنی پکی دلیل نہیں کیونکہ فرضیت حج بارے

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی القبلۃ (402) ومسلم، کتاب فضائل الصحابہ باب من فضائل عمر رضی اللہ عنہ (6156)

اختلاف ہے بعض نے ۹ ہجری قرار دیا ہے لہٰذا حج کے فرض ہو جانے کے بعد اسے جلد ادا کر لینا ہی بہتر ہے کیونکہ حج کو مؤخر کرنا اگرچہ جائز ہے لیکن بلا حج فوت ہو جانا گناہ کا باعث ہے موت کا چونکہ پتہ نہیں اس لیے اس کی جلد ادائیگی ہی بہتر ہے (٦) حیض ونفاس والی عورت حج کے جمیع افعال سرانجام دے گی سوائے طواف کے (٧) فرض نماز کے بعد احرام باندھنا مستحب ہے (٨) طواف حجر اسود کے استلام سے شروع کیا جائے گا (٩) مقام ابراہیم کو اپنے اور قبلے کے درمیان رکھتے ہوئے (٢) رکعتوں کی ادائیگی مستحب ہے (١٠) طواف کی دو رکعتوں میں سورۃ اخلاص والکافرون پڑھنا مسنون ہے (١١) صفا مروہ کی سعی، صفا سے شروع کر کے مروہ پر ختم کی جائے گی (١٢) (لو استقبلت امری ما استدبرت لم اسق الھدی) یہ الفاظ صریح الدلالۃ ہیں کہ آپ ﷺ آخر عمر تک غیب نہیں جانتے تھے نہ ہی کوئی ایسی دلیل ملتی ہے کہ فوت ہو جانے کے بعد آپ ﷺ اس صفت کے حامل ہو گئے تھے (واللہ یھدی) (١٣) حج کی نیت بدل کر عمرے کی نیت کرنا جائز ودرست ہے (١٤) حج وعمرہ یہ قیامت تک کے لیے اکٹھے ہو چکے ہیں لہٰذا عمر رضی اللہ عنہ کا اس سے منع کرنا انتظامی امور کی بناء پر تھا (١٥) حج تمتع افضل ہے آپ ﷺ کا خواہش کرنا اس کی دلیل ہے (١٦) اگر ھدی ساتھ لے کر آیا ہو تو ایسا حاجی حج قران کرے گا۔ (١٧) داعی کو دعوت میں اپنے عمل کی دعوت کو بھی شامل کرنا چاہیے (١٨) حج کے اس اہم خطبے میں اہم باتوں میں سے ایک عورتوں کے حقوق سے لوگوں کو آگاہ کرنا جس سے اسلام میں عورت کے شرف ومنزلت سے آگاہی حاصل حاصل ہوتی ہے (١٩) زمزم کا پانی پلانا انتہائی فضیلت کا باعث ہے (٢٠) قربانی کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا لازم نہیں البتہ اپنی قربانی کا گوشت کھانا سنت ہے۔

1893- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ ....

عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ بِهٰذَا۔ [1]

جعفر اپنے والد سے جابرؓ کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

[35]..... بَاب فِي الْمُحْرِمِ إِذَا مَاتَ مَا يُصْنَعُ بِهِ
جب محرم مر جائے تو اس کے ساتھ کیا کرنا چاہئے

1894- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

[1] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجة النبی ﷺ (2941) وابوداؤد، کتاب المناسك، باب صفة حجة النبی ﷺ (1905)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَرَفَةَ فَوَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ أَوْ قَالَ فَأَقْعَصَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا۔ ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک آدمی عرفہ میں نبی ﷺ کے ساتھ وقوف میں تھا۔ تو وہ اپنی سواری سے گر پڑا۔ یا انہوں نے کہا: اس کی سواری نے اسے مار ڈالا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اسے دو کپڑوں میں کفن دو اور اس کو خوشبو نہ لگانا اور نہ ہی اس کا سر ڈھانپنا کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن لبیک کہتے ہوئے اٹھائے گا۔''

فوائد:...... (۱) ارکان حج کی ادائیگی میں سواری کا استعمال جائز ہے (۲) بیری کے پتوں سے غسل دینا مستحب ہے کیونکہ یہ زیادہ پاکیزگی کا باعث ہے۔ (۳) محرم اگر فوت ہو جائے تو اس پر احرام کے احکام لاگو رہیں گے۔ (۴) آدمی جس حال میں فوت ہوگا قیامت کو اسی حالت پر اٹھایا جائے گا۔

1895- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ............

إِنَّمَا جُعِلَ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ وَرَمْيُ الْجِمَارِ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِإِقَامَةِ ذِكْرِ اللَّهِ قَالَ أَبُو عَاصِمٍ كَانَ يَرْفَعُهُ۔ ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ بیت اللہ کا طواف کرنا اور جمرہ کو کنکری مارنا اور صفا ومروہ کے درمیان سعی کرنا اللہ کے ذکر کے لئے مقرر کر لیا گیا ہے۔'' ابو عاصم کہتے ہیں: عبداللہ اسے مرفوع بیان کرتے تھے۔

فوائد:...... طواف رمی وسعی جیسے افعال ومناسک اگرچہ بطور عبادت یا ذکر کے انکا وقوع نہ ہوا تھا لیکن ان افعال میں چونکہ اللہ کی یاد پنہاں تھی اس لیے انکو مناسک کے طور پر مقرر کر کے ذکر اللہ کو دوام بخش دیا گیا۔

1896- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنِ الْقَاسِمِ............

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب حجة النبي ﷺ (2941) وابوداؤد، كتاب المناسك، باب صفة حجة النبي ﷺ (1905)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الجنائز، باب كيف يكفن المحرم (1268) ومسلم، كتاب الحج، باب ما يفعل المحرم اذا مات؟ (3883)

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ ۔❶

قاسم کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے اسی طرح نقل کیا۔

[37]...... بَاب فِيْ فَسْخِ الْحَجِّ
حج توڑنے کے متعلق

1897۔ أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ............

عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَسْخُ الْحَجِّ لَنَا خَاصَّةً أَمْ لِمَنْ بَعْدَنَا قَالَ بَلْ لَنَا خَاصَّةً ۔❷

حارث بن بلال بن حارث اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا حج توڑنا صرف ہمارے لئے جائز ہے یا ہم سے بعد والے لوگوں کے لئے بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلکہ خاص ہمارے لئے۔''

فوائد:...... نیت حج کو منسوخ کر کے عمرے کی نیت بنانا جائز و درست ہے جیسا کہ حدیث (1893) کے تحت گزر چکا ہے یہ سبھی کے لیے عام ہے اس کو خاص بتانے والی مذکورۃ حدیث چونکہ منکر ہے اس لیے قابل حجت نہیں۔

[38]...... بَاب مَنِ اعْتَمَرَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ
اس شخص کے متعلق جو حج کے مہینہ میں عمرہ کرے

1898۔ أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ............

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ هٰذِهِ عُمْرَةٌ اسْتَمْتَعْنَا بِهَا فَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهُ فَقَدْ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۔❸

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ عمرہ ہے جس سے ہم لوگوں نے فائدہ اٹھایا۔ جس کے پاس قربانی نہ ہو اسے چاہئے کہ وہ بالکل احرام کھول دے۔ کیونکہ قیامت کے دن تک عمرہ حج میں داخل ہوگیا۔''

❶ حسن : ابوداؤد، کتاب المناسك، باب في الرمل (1888) والترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء کیف ترمی الجمار (902)

❷ حسن : احمد6/64 ،سابقہ تعلیق ملاحظہ کریں۔

❸ منکر،ضعیف : احمد3/469،ابوداؤد، کتاب المناسك، باب الرجل يهل بالهج ثم يجعلها عمرة(1808)

فوائد:...... اشہر حج میں عمرے کی ادائیگی بلا اختلاف جائز و درست بلکہ حج تمتع کی صورت میں افضل ہے۔

1899۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ....

عَنْ رَبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ سَارُوْا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَتّٰى بَلَغُوْا عُسْفَانَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ يُقَالُ لَهُ مَالِكُ بْنُ سُرَاقَةَ أَوْ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ اقْضِ لَنَا قَضَاءَ قَوْمٍ وُلِدُوا الْيَوْمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَدْخَلَ عَلَيْكُمْ فِي حَجِّكُمْ هٰذَا عُمْرَةً فَإِذَا أَنْتُمْ قَدِمْتُمْ فَمَنْ تَطَوَّفَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَدْ حَلَّ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ ۔[1]

ربیع بن سبرة اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ لوگ نبی ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے۔حتی کہ وہ 'عسفان' میں پہنچے۔تو قبیلہ بنی مدلج کے ایک آدمی نے آپ سے کہا جس کو مالکؓ بن سراقہ کہتے ہیں۔یا سراقہؓ بن مالک کہتے ہیں: آپؐ ہمارے حق میں ان لوگوں جیسا فیصلہ کریں جو آج ہی پیدا ہوئے ہوں (بالکل جاہل اور بےعلم ہوں) تو آپؐ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تمہارے اس حج میں عمرہ کو داخل کر دیا' جب تم آؤ تو جو شخص بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا و مروہ کی سعی کرے تو بے شک اس کا احرام پورا ہو گیا۔اس شخص کے علاوہ جس کے پاس قربانی ہو۔''

[39]...... بَاب كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ
نبی ﷺ نے کتنے عمرے کئے؟

1900۔ أَخْبَرَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ وَعُمْرَةَ الْقَضَاءِ أَوْ قَالَ عُمْرَةَ الْقِصَاصِ شَكَّ شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ مِنْ قَابِلٍ وَالثَّالِثَةَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ وَالرَّابِعَةَ الَّتِي مَعَ حَجَّتِهِ ۔[2]

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے کیے۔ایک عمرہ حدیبیہ اور ایک عمرہ قضا یا قصاص کے طور پر کیا تھا۔شہاب بن عباد کو شک ہوا ہے۔اور تیسرا عمرہ جعرانہ اور چوتھا عمرہ جو آپؐ کے حج کے ساتھ تھا۔''

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب جواز العمرة فى أشهر الحج (3004) والنسائى، كتاب المناسك، باب ابا حة فسخ الحج بعمرة من لم يسق الهدى (2814)

[2] صحيح: احمد 3/404 ابوداؤد، كتاب الحج، باب فى الإقران (1801)

فوائد:...... آپ ﷺ سے مذکورہ چار عمرے ہی ثابت ہیں پہلا حدیبیہ والا یہ عمرہ اگرچہ کفار کے روکنے کی وجہ سے انجام تک نہ پہنچ سکا لیکن قربانی بھیجنے، بال منڈوانے احرام کھولنے جیسے افعال سرانجام دینے کی وجہ سے صحابہ رضی اللہ عنہم وائمہ نے اسے عمرہ ہی شمار کیا ہے دوسرا آئندہ سال جو کہ قضاء یا قصاص کہلاتا ہے کیونکہ وہ حدیبیہ کے عمرے کے بدلے میں تھا۔ تیسرا جنگ حنین سے واپسی پر عمرہ جعرانہ تھا جو کہ آپ ﷺ نے جعرانہ مقام سے احرام باندھ کر ادا کیا تھا یہ تینوں عمرے صحیح قول کے مطابق ذی القعدہ میں ادا ہوئے اور ایک حجۃ الوداع کے ساتھ۔

[40]...... بَاب فِي فَضْلِ الْعُمْرَةِ فِي رَمَضَانَ

رمضان میں عمرۃ کی فضیلت

1901- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِامْرَأَةٍ اعْتَمِرِي فِي رَمَضَانَ فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً ۔ ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی عورت سے فرمایا: ''رمضان میں عمرہ کرو کیونکہ رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہوتا ہے۔''

فوائد:...... رمضان جیسے بابرکت مہینے میں جہاں ایک نفل ایک فرض کے درجہ کو پہنچ جاتا ہے وہیں اللہ کی بیکراں رحمت سے وہ ذات باری تعالیٰ اپنے بندوں پر شفقت کرتے ہوئے عمرے کا ثواب بھی حج جتنا بڑھا دیتی ہے (وفقنا الله لذلك)

1902- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ عِيسَى بْنِ مَعْقِلِ بْنِ أَبِي مَعْقِلٍ الْأَسَدِيِّ أَسَدُ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدَّتِهِ..........

أُمِّ مَعْقِلٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً ۔ ❷

ام معقل رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہوتا ہے۔''

[41]...... بَاب الْمِيقَاتِ فِي الْعُمْرَةِ

عمرۃ کے لئے میقات

1903- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُزَاحِمُ

❶ صحيح: ابوداؤد، كتاب الحج، باب كم اعتمر النبي؟'(1993) والترمذي، كتاب الحج، باب ماجاء كم اعتمرا لنبي (816)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب العمرة، باب عمرة في رمضان (1782) ومسلم، كتاب الحج، باب فضل العمرة في رمضان (3028)

بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ....

عَنْ مُحَرِّشٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ حِينَ أَنْشَأَ مُعْتَمِرًا فَدَخَلَ مَكَّةَ لَيْلًا فَقَضَى عُمْرَتَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ تَحْتِ لَيْلَتِهِ فَأَصْبَحَ بِالْجِعْرَانَةِ كَبَائِتٍ۔ ❶

محرش کعبی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے 'جعرانہ' سے نکل کر رات کو مکہ میں داخل ہو کر اپنا عمرہ پورا کیا۔ پھر اسی رات نکل پڑے اور صبح کو جعرانہ میں موجود تھے۔ گویا کہ رات وہیں گذاری۔

فوائد:...... مکہ میں رہنے والے مستقل رہائشی اور غیر ملکی ملازمین وغیرہ اپنے گھروں سے ہی احرام باندھیں گے البتہ میقات کے اندر آنے والے یا حرم میں عارضی رہائش اختیار کیے ہوؤں میں سے اگر کوئی احرام باندھنا چاہے تو اسے حرم سے باہر کسی حل کے مقام پر جا کر احرام باندھنا پڑے گا جیسا کہ آپ ﷺ نے جعرانہ سے احرام باندھ کر عمرہ ادا فرمایا۔

1904۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ يَقُولُ............

أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ يَقُولُ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أُرْدِفَ عَائِشَةَ فَأُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ قَالَ سُفْيَانُ كَانَ شُعْبَةُ يُعْجِبُهُ مِثْلَ هٰذَا الْإِسْنَادِ۔ ❷

عبدالرحمٰن ؓ بن ابی بکر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں عائشہ ؓ کو پیچھے بٹھا کر لے جاؤں اور 'تنعیم' سے عمرہ کرواؤں۔ سفیان کہتے ہیں کہ شعبہ اس حدیث کی اسناد کو بہت پسند کرتے تھے۔

1905۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ الْعَطَّارُ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ............

عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنْ أَبِيهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق ؓ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عبدالرحمٰن بن ابو بکر ؓ سے کہا:

---

❶ صحيح : احمد 6/406) وابوداؤد، كتاب المناسك، باب العمرة (1988)

❷ صحيح : ابوداؤد، كتاب المناسك، باب المهلة بالعمرة باب تحيض فيدركها الحج...... (935) والنسائى، كتاب المناسك، باب دخول مكة ليلًا (2863)

قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَرْدِفْ أُخْتَكَ يَعْنِي عَائِشَةَ وَأَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ فَإِذَا هَبَطْتَ مِنَ الْأَكَمَةِ فَمُرْهَا فَلْتُحْرِمْ فَإِنَّهَا عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ ۔ ❶

''اپنی بہن یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پیچھے بٹھا کر لے جاؤ اور 'تنعیم' سے عمرہ کرواؤ۔ جب ٹیلے سے اترو تو اس سے کہنا کہ احرام باندھ لے۔ عمرہ قبول ہو جائے گا۔''

فوائد:...... (۱) یہ حرم میں عارضی رہائش کی مثال ہے کہ وہ حل میں جا کر احرام باندھے گا تنعیم یہ جدہ کی سمت جبکہ جعرانہ طائف کی جانب مقام حل ہیں (۲) حیض یا کسی بنا پر عمرہ رہ جائے تو وہ حج کے بعد دوبارہ کیا جا سکتا ہے البتہ حج سے فراغت کے بعد بار بار ایسا کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

[42]...... بَابٌ فِي تَقْبِيلِ الْحَجَرِ

حجر اسود کو بوسہ دینا

1906۔ أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ إِنِّي لَأُقَبِّلُكَ وَإِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَكِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ ۔ ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں تجھے بوسہ دیتا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے دیکھا۔

1907۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ ....

رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ ثُمَّ يُقَبِّلُهُ وَيَسْجُدُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ مَا هٰذَا فَقَالَ رَأَيْتُ خَالَكَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ يَفْعَلُهُ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ فَعَلَهُ ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَكِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُ هٰذَا ۔ ❸

جعفر بن عبداللہ بن عثمان کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن عباد بن جعفر کو حجر اسود کو چھوتے ہوئے دیکھا۔ پھر اس کو بوسہ دیتے اور اس پر سجدہ کرتے۔'' تو میں نے ان سے کہا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے تیرے ماموں عبداللہ بن عباس کو دیکھا وہ اس طرح کرتے تھے۔ پھر انہوں نے کہا: میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے بھی اس طرح کیا پھر انہوں نے کہا: ''میں جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے مگر میں نے

❶ متفق عليه: البخاری، كتاب العمرة، باب عمرة التنعيم (1784) ومسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الإحرام وأنه يجوز إفراد الحج...... (2928)

❷ صحيح: سابقہ تخریج ملاحظہ کیجئے۔

❸ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب، تقبيل الحجر الأسود في الطواف (3057)

رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ اس طرح کرتے تھے۔

فوائد :......(۱) حجر اسود کو بوسہ دینا مسنون ہے (۲) سجدہ سے مراد اس کے ساتھ ماتھا لگانا ہے (۳) قول عمر رضی اللہ عنہ سے معلوم ہوتا کہ وہ اللہ کے علاوہ کسی متبرک و معزز شئی و ہستی کو نافع و ضار شمار نہیں کرتے تھے انکے نزدیک کسی کی شرف و منزلت کا معیار ثبوت از سنت رسول تھا۔

[43]...... بَاب الصَّلَاةِ فِي الْكَعْبَةِ

کعبہ میں نماز پڑھنا

1908۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ وَرَدِيفُهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَأَنَاخَ فِي أَصْلِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَسَعَى النَّاسُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَبِلَالٌ وَأُسَامَةُ فَقُلْتُ لِبِلَالٍ مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ۔ [1]

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے پیچھے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ تھے آپ ﷺ نے اپنی اونٹنی کعبہ کی جڑ میں بٹھائی ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: لوگوں نے سعی کر لی تو نبی ﷺ، بلال رضی اللہ عنہ اور اسامہ رضی اللہ عنہ کعبہ میں داخل ہوئے، میں نے پردے کے پیچھے سے بلال رضی اللہ عنہ کو کہا: رسول اللہ ﷺ نے نماز کہاں پڑھی؟ انہوں نے کہا: ''دوستونوں کے درمیان۔''

فوائد:...... (۱) کعبہ میں نماز پڑھنا جائز ہے (۲) کعبہ ان دنوں 6 ستونوں پر تھا جن کی دو سطریں تھیں تین اگلی اور تین پچھلی سطر میں آپ ﷺ نے دروازے سے داخل ہو کر اگلی سطر کے ستونوں کے درمیان دو دائیں اور ایک بائیں وہاں نماز پڑھی (۳) دخول کعبہ چونکہ ہر کسی کے بس میں نہیں اس لیے اللہ نے اپنی خاص رحمت سے عوام کے لیے یہ سہولت رکھی ہے کہ جو کوئی بیت اللہ میں نماز کی ادائیگی کا شائق ہو وہ حطیم میں نماز ادا کرلے کیونکہ وہ بھی بیت اللہ کا حصہ ہے جو کہ قریش کے تعمیر کعبہ کے وقت فنڈ کی کمی کی بناء پر تعمیر ہونے سے رہ گیا۔

1909۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبَيْتَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ

عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور اسامہ رضی اللہ عنہ بن زید اور بلال رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ بن طلحہ حجبی بیت اللہ

[1] صحيح : أخرجه ابن خزيمه(2714)والحاكم(400/1)

وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔❶

میں داخل ہوئے پھر پہلی حدیث کی طرح نقل کیا۔

[44]...... بَاب الْحِجْرِ مِنَ الْبَيْتِ

حجر بیت اللہ میں داخل ہے

1910۔ حَدَّثَنِي فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْكَعْبَةَ ثُمَّ لَبَنَيْتُهَا عَلَى أُسِّ إِبْرَاهِيمَ فَإِنَّ قُرَيْشًا حِينَ بَنَتْ اسْتَقْصَرَتْ ثُمَّ جَعَلَتْ لَهَا خَلْفًا۔❷

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر تمہاری قوم نئی مسلمان نہ ہوتی تو میں کعبہ کو توڑ کر اس کی بنیاد کو ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد پر بناتا۔ اور میں اس کی پچھلی طرف ایک دروازہ بھی بناتا کیونکہ قریش نے جب بنایا تھا تو خرچ کم ہو گیا تھا۔“

1911۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنِ الْأَسْوَدِ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَدْرِ أَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ إِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ قُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا قَالَ فَعَلَ ذَلِكِ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوا مَنْ شَاءُوا وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاءُوا وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثٌ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ لَعَمَدْتُ إِلَى الْحِجْرِ فَجَعَلْتُهُ

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دیوار کے متعلق پوچھا کہ کیا وہ بیت اللہ سے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جی ہاں۔“ میں نے کہا: پھر لوگوں نے اس کو بیت اللہ میں داخل کیوں نہیں کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمہاری قوم کے پاس خرچ کم ہو گیا تھا۔“ میں نے کہا: یہ کیا بات ہے کہ اس کا دروازہ اونچا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ بات تمہاری قوم نے ارادہ سے کی ہے۔ تا کہ جس کو چاہیں جانے دیں جس کو چاہیں روک دیں۔ اگر تمہاری قوم نئی مسلمان نہ ہوتی اور مجھے ان کے دل بدل

---

❶ متفق علیه : البخاری، کتاب المغازی، باب دخول النبی الکعبة للحاج وغیره والصلاة......(3317)

❷ متفق علیه : سابقہ ہی مکرر ہے۔

فِيالْبَيْتِ وَأَلْزَقْتُ بَابَهُ بِالْأَرْضِ۔ ❶ جانے کا خوف نہ ہوتا تو میں حجر کو بیت اللہ میں داخل کر دیتا۔اور اس کے دروازے کو زمین سے ملا دیتا۔‘‘

فوائد:...... (۱) حطیم یا حجر یہ بیت اللہ کا حصہ ہے (۲) دروازے کا اونچا رکھنا یہ قریش کا فعل تھا اس کا مقصد ان کی چودھراہٹ کا قیام تھا (۳) فقہ کا مذکورۃ اصول ثابت ہوتا ہے (دفع الضرر اولیٰ من جلب النفع) فائدے کے حصول کی بجائے نقصان کو دور کرنا زیادہ اولیٰ ہے۔

[45]...... بَاب فِي التَّحْصِيبِ

محصب میں اترنا

1912۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو............

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ التَّحْصِيبُ لَيْسَ بِشَيْءٍ إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو مُحَمَّد التَّحْصِيبُ مَوْضِعٌ بِمَكَّةَ وَهُوَ مَوْضِعٌ بِبَطْحَاءَ۔ ❷

عطاء کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ تحصیب میں اترنا کچھ نہیں ہے وہ تو ایک منزل ہے جہاں رسول اللہ ﷺ اترے تھے۔ابو محمد کہتے ہیں: ’’تحصیب مکہ میں نشیبی زمین میں ایک مقام ہے۔‘‘

فوائد:...... تحصیب یعنی محصب میں قیام کرنا (یہ مکہ و منیٰ کا درمیانی میدان ہے) یہ آپ ﷺ سے ثابت ہے اور آپ کے بعد ابو بکر و عمر علیہ السلام بھی مکہ سے نکلتے ہوئے یہاں قیام کرتے تھے آپ ﷺ نے یہاں ظہر سے لیکر آئندہ فجر تک نمازیں ادا کیں اور یہیں طواف وداع کر کے لوٹے۔لیکن یہ قیام مناسک حج میں سے نہیں تھا بلکہ ادھر سے نکلنا چونکہ آسان تھا اس لیے آپ ﷺ یہاں ٹھہرے جیسا کہ حدیث میں (لِيَكُونَ اسْمَحَ لخروجہ۔ابن ماجہ: صحیح) کیونکہ اس میں نکلنے میں آسانی تھی۔

[46]...... بَاب كَمْ صَلَاةً يُصَلَّي بِمِنًى حَتَّى يُغْدَى إِلَى عَرَفَاتٍ

منیٰ سے عرفات جانے تک کتنی نمازیں پڑھی جائیں؟

1913۔ أَخْبَرَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو كُدَيْنَةَ هُوَ يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ

---

❶ متفق عليه : البخاری، کتاب الحج، باب فضل مكة وبنيانها (1585) ومسلم، كتاب الحج، باب نقض الكعبة وبنائها (3667)

❷ متفق عليه: البخاری، كتاب الحج، باب فضل مكة وبنيانها(1584) ومسلم، كتاب الحج، بابجدر اللكعبة وبابها(3236)

الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِنًى خَمْسَ صَلَوَاتٍ ۔ ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں پانچ نمازیں پڑھیں۔

فوائد:...... (۱) آٹھ ذوالحجہ یوم الترویہ کی نماز ظہر منیٰ میں ادا کی جائے گی (۲) نبی ﷺ نے یوم النفر یعنی مکہ سے نکلنے والے دن عصر اَبطح میں ادا کی ''اَبطح'' یہ لفظ ہموار اور وسیع زمین پر بولتے ہیں یہ وادی محصب کا نام ہے نیز اَبطع میں ضروری نہیں اس لیے انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ امراء کی پیروی کرنی ہے اگر وہ یہاں ٹھہریں تو ٹھہر جاؤ۔

1914۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ....

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدِّثْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قَالَ قُلْتُ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ اصْنَعْ مَا يَصْنَعُ أُمَرَاؤُكَ ۔ ❷

عبدالعزیز بن رفیع کہتے ہیں کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے کہا: مجھے کوئی ایسی بات بتائیں جسے آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سن کر یاد رکھا۔ ترویہ کے دن آپ ﷺ نے ظہر کی نماز کہاں ادا کی؟ انہوں نے کہا: ''منیٰ میں۔'' میں نے کہا: ''نفر کے دن آپ ﷺ نے عصر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟'' انہوں نے کہا: ''ابطح میں۔'' پھر انہوں نے کہا: ''تم اس طرح کرو جس طرح تمہارے امیر کرتے ہیں۔''

1915۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ قَتَادَةَ ....

عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی اور منیٰ میں کچھ دیر سو گئے پھر

❶ متفق علیه : البخاری، کتاب الحج، باب المحصب (1766) و مسلم، کتاب الحج، باب استحباب النزول بالمحصب یوم......(1312)

❷ صحیح بالشواهد : ابوداؤد، کتاب المناسك، باب الخروج الی متی (1911) والترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی الخروج الی متی والمقام بها (880)

وَالْعِشَاءَ وَرَقَدَ رَقْدَةً بِمِنًى ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ۔ ❶

بیت اللہ کی طرف سوار ہو کر گئے اور اس کا طواف کیا۔

[47]...... بَاب قَصْرِ الصَّلَاةِ بِمِنًى

منیٰ میں نماز قصر کرنا

1916۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ............

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَصَلَّى مَعَ عُثْمَانَ بِمِنًى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي هٰذَا الْمَكَانِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَفَرَّقَتْ بِكُمُ الطُّرُقُ فَلَيْتَ حَظِّي مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ ۔ ❷

عبدالرحمٰن بن یزید کہتے ہیں کہ عبداللہ نے عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ منیٰ میں چار رکعتیں پڑھ کر کہا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس مقام میں دو دو رکعت ادا کیں اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ دو دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر تم لوگوں کے طریقے متفرق ہو گئے۔ کاش چار رکعتوں میں سے میرا حصہ دو ہی مقبول رکعتیں ہوتیں۔''

1917۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ............

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَأَبَا بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَعُمَرَ رَكْعَتَيْنِ وَعُثْمَانَ رَكْعَتَيْنِ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ ثُمَّ أَتَمَّهَا بَعْدُ ۔ ❸

سالم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور ابوبکر، عمر رضی اللہ عنہما نے بھی دو رکعت پڑھی اور عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی شروع خلاف میں دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر پوری پڑھنے لگے۔

فوائد:...... ثابت ہوا منیٰ میں قصر نماز ہی ادا کی جائے گی جیسا کہ نبی ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الحج، باب أين يصلى الظهر يوم التروية (1653) ومسلم، كتاب الحج، باب استحباب طواف الإفاضة يوم النحر (3153)

❷ صحيح البخاري، كتاب الحج، باب طواف الوداع (1756)

❸ متفق عليه: البخاري، كتاب تقصير الصلاة، باب الصلاة بمنى (1083) ومسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب قصر الصلاة بمنى (1596)

اور عثمان رضی اللہ عنہ اپنی خلافت کی ابتداء میں کرتے رہے ہیں پھر بعد میں انہوں نے نو مسلم حجاج کرام کی تربیت کے لیے پوری نماز پڑھانی شروع کر دی۔ واللہ اعلم بالصواب

[48]...... بَاب كَيْفَ الْعَمَلُ فِي الْقُدُومِ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ

منیٰ سے عرفہ جاتے ہوئے کیا کرنا چاہیے؟

1918۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونِ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ مِنًى فَمِنَّا مَنْ يُكَبِّرُ وَمِنَّا مَنْ يُلَبِّي ۔❶

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ کو چلے تو ہم میں سے بعض تکبیر کہتے اور بعض تلبیہ کہتے۔

فوائد:...... نو ذوالحجہ کو منیٰ سے عرفات روانگی کے دوران ذکر اللہ کا التزام کیا جائے گا چاہے تو تلبیہ کی صورت میں ہو یا تکبیر وغیرہ کی صورت میں۔

1919۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ..........

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَنَحْنُ غَادِيَانِ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَاتٍ عَنِ التَّلْبِيَةِ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ كَانَ يُلَبِّي الْمُلَبِّي فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ ۔❷

محمد بن ابو بکر رضی اللہ عنہ ثقفی کہتے ہیں کہ ہم لوگ منیٰ سے عرفات کو جا رہے تھے میں نے انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے تلبیہ کے متعلق پوچھا کہ آپ لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کس طرح کہتے تھے؟ انہوں نے کہا: ''تلبیہ کہنے والا تلبیہ کہتا تو اسے برا نہیں سمجھا جاتا تھا۔ اور تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا تو اسے برا نہیں سمجھا جاتا تھا۔''

[49]...... بَاب الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ

عرفہ میں ٹھہرنا

1920۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ..........

---

❶ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب قصر الصلاة بمنى (1589)

❷ صحيح: النسائي، كتاب المناسك، باب الغدو من منى إلىٰ عرفة (2998) واحمد 3/2

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ جُبَيْرٌ أَضْلَلْتُ بَعِيرًا لِي فَذَهَبْتُ أَطْلُبُهُ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَاقِفًا مَعَ النَّاسِ بِعَرَفَةَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ إِنَّ هَذَا لَمِنَ الْحُمْسِ فَمَا شَأْنُهُ هَا هُنَا ۔ ❶

جبیر رضی اللہ عنہ بن مطعم کہتے ہیں کہ میرا ایک اونٹ گم ہو گیا تھا میں اسے تلاش کرنے گیا تو رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ لوگوں کے ساتھ عرفہ میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! یہ شخص تو قریش سے ہے اس کا یہاں کیا کام؟

فوائد:...... (۱) نو ذوالحجہ کو عرفات میں وقوف اختیار کیا جائے گا نہ کہ اردگرد (۲) قریشی لوگ جو کہ اپنے آپ کو حمس کہلاتے تھے وہ عام حاجیوں کے ساتھ عرفات میں قیام نہیں کرتے کیونکہ عرفات حرم کی حدود سے باہر ہے تو ان کا کہنا کہ ہم حدود حرم سے نہیں نکلیں گے جس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی ﴿ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ﴾ (البقرة: 199) ''پھر تم بھی وہی سے پلٹو جہاں سے لوگ پلٹتے ہیں'' یعنی میدان عرفات جایا کرو۔ لہٰذا جبیر رضی اللہ عنہ عدم واقفیت اور پرانے رواج کے مطابق اظہار تعجب کر رہے ہیں۔

[50]...... بَاب عَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ

تمام عرفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے

1921۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ ....

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَمَى ثُمَّ قَعَدَ لِلنَّاسِ فَجَائَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ قَالَ لَا حَرَجَ ثُمَّ جَائَهُ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ لَا حَرَجَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَكُلُّ مُزْدَلِفَةَ مَوْقِفٌ وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ وَكُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کنکری مار کر لوگوں کے پاس بیٹھتے تو ایک آدمی آیا اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی حرج نہیں۔'' پھر دوسرا آیا اس نے کہا: ''اے اللہ کے رسولؐ! میں نے رمی کرنے سے پہلے طواف کر لیا ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی حرج نہیں۔'' جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جو بات بھی آپؐ سے پوچھی گئی آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی حرج نہیں۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمام عرفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے' اور تمام

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب العيدين، باب التكبير أيام منى......(970) ومسلم، كتاب الحج، باب التلبية والتكبير في الذهاب......(3085)

طَرِيقٌ وَمَنْحَرٌ ۔❶ مزدلفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے۔اور تمام منیٰ قربانی کی جگہ اور مکہ کی تمام گلیاں اور راستے قربانی کی جگہ ہیں۔"

فوائد:...... (۱) دس ذوالحجہ کے مناسک کی ادائیگی میں اگر ترتیب خراب ہو جائے تو کوئی حرج نہیں (۲) میدان عرفات سارے کا سارا موقف ہے کہیں بھی قیام کیا جاسکتا ہے اسی طرف مزدلفہ بھی (۳) منیٰ کا سارا میدان اور مکے کے سارے راستے کہیں بھی قربانی کی جاسکتی ہے۔

[51]...... بَاب كَيْفَ السَّيْرُ فِي الْإِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَةَ

عرفہ سے واپس ہوتے وقت کیسے چلنا چاہئے؟

1922۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ............

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ وَكَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَإِذَا أَتَى عَلَى فَجْوَةٍ نَصَّ ۔❷

اسامہ رضی اللہ عنہ بن زید کہتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کے پیچھے سواری پر تھے۔آپ عرفہ سے واپس چلے اور درمیانی چال چلتے تھے۔اور جب کھلی جگہ میں آتے تو تیز چلتے تھے۔

فوائد:...... معلوم ہوا عرفہ سے واپسی پر تیز چال کو اپنانا جائے گا لیکن بھیڑ ورش وغیرہ میں درمیانی چال چلی جائے گی۔

[52]...... بَاب الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِجَمْعٍ

مزدلفہ میں دونمازیں جمع کر کے پڑھنا

1923۔حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ ....

أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ أَنَّهُ سَأَلَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ أَخْبِرْنِي عَشِيَّةَ رَدِفْتَ النَّبِيَّ ﷺ كَيْفَ فَعَلْتُمْ أَوْ صَنَعْتُمْ قَالَ جِئْنَا الشِّعْبَ الَّذِي يُنِيخُ النَّاسُ فِيهِ لِلْمُعَرَّسِ

کریب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کہا: "مجھے اس شام کا حال بتایئے جب آپ حضور ﷺ کے پیچھے سوار تھے۔آپ نے کیا کیا تھا یا کونسا کام کیا تھا؟ اس نے کہا: ہم گھائی میں پہنچے جہاں لوگوں کے اونٹ

---

❶ متفق عليه: البخاری، كتاب الحج، باب الوقوف بعرفة (1664) ومسلم، كتاب الحج، باب فی الوقوف وقوله تعالىٰ (ثم افيضوا من حيث افاض الناس) (2947)

❷ صحيح : ابو داؤد، كتاب الحج، باب الصلاة بجمع (1937) وابن ماجه كتاب المناسك، باب الذبح (3048)

فَأَنَاخَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَاقَتَهُ ثُمَّ بَالَ وَمَا قَالَ أَهْرَاقَ الْمَاءَ ثُمَّ دَعَا بِالْوَضُوءِ فَتَوَضَّأَ وُضُوئًا لَيْسَ بِالسَّابِغِ جِدًّا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الصَّلَاةَ قَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ قَالَ فَرَكِبَ حَتّٰى قَدِمْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ وَالنَّاسُ فِي مَنَازِلِهِمْ فَلَمْ يَحِلُّوا حَتّٰى أَقَامَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَصَلّٰى ثُمَّ حَلَّ النَّاسُ قَالَ قُلْتُ أَخْبِرْنِي كَيْفَ فَعَلْتُمْ حِينَ أَصْبَحْتُمْ قَالَ رَدِفَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ فَانْطَلَقْتُ أَنَا فِي سُبَّاقِ قُرَيْشٍ عَلٰى رِجْلَيَّ ۔❶

رہتے ہیں یعنی معرس میں تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی اونٹنی بٹھائی پھر پیشاب کیا اور پانی نہ مانگا پھر پانی منگوا کر معمولی سا وضو کیا۔ میں نے کہا: ''یا رسول اللہ نماز؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نماز آگے پڑھیں گے۔'' اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر ہم سوار ہوئے حتیٰ کہ مزدلفہ آئے اور مغرب کی نماز پڑھی پھر اونٹنی بٹھائی اور لوگ اپنی اپنی جگہ پر تھے۔ انہوں نے احرام نہیں کھولے حتی کہ آپ ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھائی پھر لوگوں نے احرام کھولے۔ کریب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: مجھے بتایئے کہ آپ لوگوں نے صبح کے وقت کیا کیا؟ انہوں نے کہا: ''آپ ﷺ کے پیچھے فضل رضی اللہ عنہ بن عباس سوار ہوئے۔ اور میں پیدل قریش کے لوگوں کے ساتھ چلا گیا جو آگے گئے تھے۔''

فوائد:...... نو ذوالحجہ کو غروب آفتاب تک عرفہ میں وقوف کرنا ہے پھر بغیر نماز ادا کیے وہاں سے چل پڑنا ہے اور مزدلفہ پہنچ کر مغرب و عشاء اکٹھی ادا کرنی ہیں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ مسلم میں ''فصَلّٰی بها المغربَ والعشاءَ بأذانٍ واحد و إقامتين ولم يسبح بينهما شيئاً'' آپ ﷺ نے انہیں مغرب و عشاء ایک اذان دو اقامتوں کے ساتھ پڑھائی اور ان کے درمیان نوافل ادا نہیں کیے۔ اس کے بعد یعنی مغرب اور عشا کی نماز جمعاً وقصراً ادا کرنے کے بعد سو جانا ہے اور صبح فجر پڑھ کو مشعر حرام کے پاس اللہ کا ذکر کرنا ہے اور طلوع شمس سے قبل روشنی ہونے پر منیٰ کی طرف چل پڑنا ہے (دیکھیے مسلم کتاب الحج عن جابر رضی اللہ عنہ)

1924۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ..........

عَنْ كُرَيْبٍ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ أُسَامَةَ نَحْوَهُ۔❷

کریب رضی اللہ عنہ ابو مسلم اسامہ رضی اللہ عنہ سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الحج، باب السير اذا دفع من عرفة (1666) و مسلم، كتاب الحج، باب الإفاضة من عرفات الى المزدلفة......(3094)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الوضوء، باب اسباغ الوضوء (139) و مسلم، كتاب الحج، باب الإفاضة من عرفات الىٰ المزد لفة واستحباب صلاتي......(3087)

1925۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَنْبَأَنِي قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ............

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ يَعْنِي بِجَمْعٍ ۔❶

ابوایوبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مغرب اور عشاء کی اکٹھی نماز پڑھی یعنی مزدلفہ میں۔

1926۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ....

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ لَمْ يُنَادِ فِي وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا إِلَّا بِالْإِقَامَةِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلَى إِثْرِ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا ۔❷

سالم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مغرب اور عشاء کی نماز مزدلفہ میں پڑھی۔ دونوں میں ایک اقامت کہی نہ دونوں کے درمیان میں نفلی نماز پڑھی اور نہ دونوں کے بعد۔

[53]...... بَاب الرُّخْصَةِ فِي النَّفْرِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ
مزدلفہ سے رات کے وقت واپس چلنے کی رخصت

1927۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ شَوَّالٍ أَخْبَرَهُ..........

أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهَا أَنْ تَنْفِرَ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ ۔❸

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ مزدلفہ سے رات کے وقت ہی چلے جائیں۔

1928۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ............

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَأْذَنَ

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سودۃ رضی اللہ عنہا بنت زمعہ نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت چاہی کہ واپس جانے سے پہلے

---

❶ صحیح: سابقہ حدیث دیکھئے۔

❷ متفق علیه: البخاری، کتاب الحج، باب من جمع بینهما و لم یتطوع (1674) ومسلم، کتاب الحج، باب الإفاضة من عرفات...... (3096)

❸ صحیح البخاری، کتاب الحج، باب من جمع بینهما و لم یتطوع (1673) وابوداؤد، کتاب المناسك، باب الصلاة بجمع (1927)

لَهَا فَتَدْفَعَ قَبْلَ أَنْ يَدْفَعَ فَأَذِنَ لَهَا قَالَ الْقَاسِمُ وَكَانَتِ امْرَأَةً ثَبِطَةً قَالَ الْقَاسِمُ الثَّبِطَةُ الثَّقِيلَةُ فَدَفَعَتْ وَحُبِسْنَا مَعَهُ حَتَّى دَفَعْنَا بِدَفْعِهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَأَنْ أَكُونَ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَمَا اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ فَأَدْفَعَ قَبْلَ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَفْرُوحٍ بِهِ۔❶

واپس چلی جائیں تو آپ ﷺ نے اسے اجازت دے دی۔ قاسمؒ کہتے ہیں: وہ 'ثبطہ' عورت تھی قاسمؒ کہتے ہیں: 'ثبطہ' کے معنی 'بھاری' ہے۔ وہ واپس چلی گئیں اور ہم آپ کے ساتھ ٹھہرے رہے۔ حتی کہ آپؐ کے ساتھ ہم بھی چلے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ''اگر میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت چاہتی جس طرح سودۃ رضی اللہ عنہا نے اجازت چاہی تھی اور لوگوں سے پہلے واپس آ جاتی تو یہ بات میرے نزدیک بہت خوشی کی ہوتی۔''

فوائد:...... ''ثَبِطَه'' کمزور کو کہتے ہیں۔ لہٰذا کمزور افراد بچے بوڑھے ان کو رات میں ہی مزدلفہ سے روانہ کیا جا سکتا ہے تا کہ وہ لوگوں کے پہنچنے سے پہلے رمی وغیرہ کر لیں اور رش سے بچ جائیں۔

[54]...... بَاب بِمَا يَتِمُّ الْحَجُّ
کن چیزوں سے حج پورا ہوتا ہے؟

1929۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ .... سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَعْمُرَ الدِّيلِيَّ يَقُولُ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْحَجِّ فَقَالَ الْحَجُّ عَرَفَاتٌ أَوْ يَوْمُ عَرَفَةَ وَمَنْ أَدْرَكَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَقَدْ أَدْرَكَ وَقَالَ أَيَّامُ مِنًى ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ۔❷

عبدالرحمٰنؒ بن یعمر دیلی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ سے حج کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''حج عرفات یا آپ ﷺ نے فرمایا: عرفہ ہے۔ اور جس نے صبح کی نماز سے پہلے مزدلفہ کی رات پا لی تو اس نے حج کو پا لیا۔ اور فرمایا: ''منیٰ کے تین دن ہیں۔'' جو کوئی دو دن میں جلدی کرے اس پر گناہ نہیں ہ' اور جو تاخیر کرے اس پر بھی گناہ نہیں ہے۔'' (البقرۃ: ۲۰۳)

فوائد:...... (ا) جو بندہ عرفہ میں پہنچ جائے تو اس کا حج ہو جائے گا اگرچہ اس نے طواف قدوم وسعی

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب تقديم رفع الضعفة من النساء......(3111)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الحج، باب من قدم ضعفة أهله بليل......(1681) ومسلم، كتاب الحج، باب استحباب، تقديم دفع الضعفة......(3106)

اور آٹھ ذوالحجہ کا دن منیٰ میں نہ ہی گزارا ہو (۲) دس ذوالحجہ کے بعد تین دن منیٰ میں قیام کرنا ہے اگر کوئی صرف گیارہ اور بارہ تاریخ کا ہی قیام کرے تو اس کے لیے جائز ہے بشرطیکہ وہ مغرب سے قبل مکہ سے نکل جائے ورنہ تیرہ تاریخ کی رمی کر کے اس کو جانے کی اجازت ہوگی۔

1930۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ عَامِرٍ ....

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَوْقِفِ عَلَى رُءُوسِ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جِئْتُ مِنْ جَبَلَيْ طَيِّءٍ أَكْلَلْتُ مَطِيَّتِي وَأَتْعَبْتُ نَفْسِي وَاللّٰهِ إِنْ بَقِيَ جَبَلٌ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ قَالَ مَنْ شَهِدَ مَعَنَا هَذِهِ الصَّلَاةَ وَقَدْ أَتَى عَرَفَاتٍ قَبْلَ ذَلِكَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ قَضَى تَفَثَهُ وَتَمَّ حَجُّهُ۔ ❶

عروہؓ بن مضرس کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے لوگوں کے سامنے مؤقف میں آ کر رسول اللہ ﷺ کو کہا: اے اللہ کے رسولؐ! میں نے کوئی پہاڑ نہیں چھوڑا جس پر میں ٹھہرا نہ ہوں تو کیا میرا حج ہوگیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص میرے ساتھ اس نماز میں حاضر ہوا اور اس سے پہلے رات یا دن کو عرفات پر جا چکا ہو تو اس کا احرام اور حج پورا ہوگیا۔''

1931۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ ....

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔ ❷

عروہؓ بن مفرس بن حارثہ بن لام کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا۔ پھر پہلی حدیث کی طرح ذکر کیا۔

[55]...... بَاب وَقْتِ الدَّفْعِ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ

مزدلفہ سے لوٹنے کا وقت

1932۔ أَخْبَرَنَا أَبُو غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ....

❶ صحيح : ابوداؤد، كتاب المناسك، باب من لم يدرك عرفة (1949) والترمذى، كتاب الحج، باب ماجاء فيمن ادرك الإمام بجمع...... (889)

❷ صحيح : ابوداؤد، كتاب المناسك، باب من لم يدرك عرفة (1950) والنسائى، كتاب المناسك، باب فيمن لم يدرك صلاة الصبح مع الإمام بمزدلفة (3039)

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يُفِيضُونَ مِنْ جَمْعٍ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَكَانُوا يَقُولُونَ أَشْرِقْ ثَبِيرُ لَعَلَّنَا نُغِيرُ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَالَفَهُمْ فَدَفَعَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ بِقَدْرِ صَلَاةِ الْمُسْفِرِينَ أَوْ قَالَ الْمُشْرِقِينَ بِصَلَاةِ الْغَدَاةِ ۔❶

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جاہلیت والے سورج طلوع ہونے کے بعد مزدلفہ سے چلتے تھے اور وہ کہتے تھے: اے ثبیر! روشن ہو جا شاید ہم سواریاں ہانک دیں۔" اور رسول اللہ ﷺ نے ان کی مخالفت کی اور آپؐ سورج طلوع ہونے سے پہلے اس وقت کے بعد چلے جب لوگ صبح کی نماز روشنی میں پڑھتے' یا انہوں نے کہا: آپؐ دن چڑھے صبح کی نماز کے بعد چلے۔"

فوائد:...... (۱) مزدلفہ میں قیام کرنے والے طلوع شمس سے قبل روشنی ہونے پر چل پڑیں گے (۲) اہل کفر کی حتی الوسع مخالفت پسندیدہ ہے۔

[56]...... بَابُ الْوَضْعِ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ
وادی محسر میں تیز چلنا

1933۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ....

عَنِ الْفَضْلِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ حِينَ دَفَعُوا عَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتَّى إِذَا دَخَلَ مُحَسِّرًا أَوْضَعَ ۔❷

فضلؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عرفہ کے دن شام کو اور مزدلفہ کے دن صبح کو جب لوگ چلے آپؐ نے فرمایا: "آہستہ چلو' اور آپؐ اپنی اونٹنی کو روکے ہوئے تھے۔ حتی کہ جب آپؐ وادی محسر میں داخل ہوئے تو آپ نے اپنی سواری کو تیز کر دیا۔"

فوائد:...... (۱) قفول مزدلفہ یعنی واپسی کے وقت پرسکون باوقار چال سے چلا جائے گا (۲) وادی محسرّ کو تیزی سے عبور کیا جائے گا وادی محسرّ وہ وادی ہے جہاں ابرہہ یمن کے بادشاہ کے لشکر کو اللہ تعالیٰ نے پرندوں سے تباہ کروایا تھا یہ جگہ چونکہ عذاب والی ہے اس لیے آپ ﷺ نے یہاں سے تیزی سے گزرنے کی ہدایت فرمائی۔

---

❶ صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

❷ صحیح البخاری، کتاب الحج، باب متی یدفع من جمع (1684) وابوداؤد، کتاب المناسک، باب الصلاۃ بجمع (1938)

1934۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ..........

حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ الْإِيضَاعُ لِلْإِبِلِ وَالْإِيجَافُ لِلْخَيْلِ ۔❶

لیث رضی اللہ عنہ، ابو زبیر رضی اللہ عنہ سے اپنی سند سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔عبداللہؒ کہتے ہیں: ایضاع کے معنی 'اونٹ کو تیز چلانا' ہے اور 'ایجاف' کے معنی 'گھوڑے کو تیز چلانا' ہے۔

[57]...... بَاب فِي الْمُحْصَرِ بِعَدُوٍّ

اس شخص کے متعلق جسے دشمن کی وجہ سے روکا گیا ہو

1935۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ....

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَالِمًا كَلَّمَا ابْنَ عُمَرَ لَيَالِيَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ قَبْلَ أَنْ يُقْتَلَ فَقَالَا لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَحُجَّ الْعَامَ نَخَافُ أَنْ يُحَالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَقَالَ قَدْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مُعْتَمِرِينَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُونَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هَدْيَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً فَإِنْ خُلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ وَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا كَانَ فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ سَارَ فَقَالَ إِنَّمَا شَأْنُهُمَا

نافع کہتے ہیں جن دنوں حجاج، ابن زبیرؓ پر چڑھ کر آیا تھا........تو عبداللہ بن عبداللہ اور سالم جو کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے ہیں دونوں نے قتل ہو جانے سے پہلے ان سے کہا: آپ کا اس سال حج نہ کرنے میں کوئی نقصان نہیں ہمیں اس بات کا خطرہ ہے کہ آپ کو بیت اللہ سے روکا جائے گا۔'' تو انہوں نے کہا: ''ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عمرہ کے لئے نکلے تھے تو کفار قریش نے بیت اللہ سے روک دیا، رسول اللہ ﷺ نے اپنی قربانی کو ذبح کیا اور سر منڈوایا پھر واپس آ گئے۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرہ کی نیت کر لی ہے اگر میرے لئے بیت اللہ کا راستہ چھوڑ دیا گیا تو بیت اللہ کا طواف کروں گا اور اگر مجھے بیت اللہ سے روک دیا گیا تو میں اسی طرح کروں گا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے اس وقت کیا تھا جب میں آپ کے ساتھ تھا۔'' تو آپ ذوالحلیفہ سے عمرے کا تلبیہ کہہ کر چلے

❶ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب ادامة الحاج التلبيه حتى يشرع فى رمى ......(3078)والنسائى، كتاب المناسك، باب الأمر بالسكينة فى الافاضة من عرفة (3020)

وَاحِدٌ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِي قَالَ نَافِعٌ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعَى لَهُمَا سَعْيًا وَاحِدًا ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى جَاءَ يَوْمُ النَّحْرِ فَأَهْدَى وَكَانَ يَقُولُ مَنْ جَمَعَ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ فَأَهَلَّ بِهِمَا جَمِيعًا فَلَا يَحِلَّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا يَوْمَ النَّحْرِ ۔[1]

پھر کہا: ''حج اور عمرے کی ایک ہی حالت ہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں۔کہ میں نے اپنے عمرے کے ساتھ حج کی بھی نیت کر لی ہے۔'' نافع کہتے ہیں: ''انہوں نے دونوں کے لئے ایک ہی طواف کیا۔اور دونوں کے لئے ایک ہی سعی کی۔پھر احرام نہیں کھولا حتی کہ قربانی کا دن آیا تو قربانی کی اور وہ عمرۃ اور حج کے لئے اکٹھا آنے کا قائل تھے۔تو انہوں نے ان دونوں کا اکٹھا ہی تلبیہ کہا۔انہوں نے احرام نہیں کھولا حتی کہ قربانی کے دن اکٹھا ہی دونوں کا احرام کھولا۔

فوائد:...... (۱) جو کوئی شخص حج یا عمرے کا احرام باندھ لینے سے روک دیا جائے تو وہ اپنی قربانی وہیں ذبح کر دے اور سر منڈوا دے جس طرح آپ ﷺ نے صلح حدیبیہ کے موقع پر کیا تھا البتہ اگر کوئی پہلے شرط لگا لے (محلی حیث حبستنی۔ابن ماجہ) کہ میری حلال گاہ وہی ہوگی جہاں تو مجھے روک لے۔ایسی صورت میں معتمر یا حاجی پر کوئی فدیہ نہیں ہوگا اور حج پورا ہونے کے صورت میں اجر میں بھی کسی قسم کی نہیں ہوگی (۲) حج وعمرے کا اکٹھا احرام باندھا ہو تو دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا جائے گا اور سعی بھی ایک۔(۳) حج قران کرنے والا عمرہ کر کے حلال نہیں ہوگا حتیٰ کہ دس ذوالحجہ یوم النحر کو قربانی کر لے۔

1936- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرَى قَالَ أَبُو مُحَمَّد رَوَاهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ وَمَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ [2]

حجاجؓ بن عمرو انصاری کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص زخمی ہو گیا یا لنگڑا ہو گیا۔اس کا احرام اتر گیا۔اس کے ذمہ دوسرا حج ہے۔'' حجاج بن عمرو نبی ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

---

[1] صحیح : سابقہ حدیث ہی مکرر ہے۔

[2] متفق عليه : البخاري، كتاب المغازي، باب غزوة الحديبية (4184) ومسلم، كتاب الحج، باب بيان جواز التحلل بالإحصاء وجواز القران (2980)

فوائد:...... جوشخص حج فرض ہونے کے بعد حج کے لیے چل پڑتا ہے تو کسی رکاوٹ کی بناء پر اگر وہ رہ جائے تو اس کا حج نہیں ہوگا بلکہ آئندہ دوبارہ حج ادا کرنا پڑے گا۔

[58]...... بَاب فِي جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ أَيَّ سَاعَةٍ تُرْمَى

جمرہ عقبی پر کنکری کب ماری جائے؟

1937۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَمٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ الضُّحٰى وَبَعْدَ ذٰلِكَ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ۔ [1]

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن صبح کے وقت جمرۃ کو کنکری ماری اور اس کے بعد سورج ڈھلتے وقت کنکری ماری۔

فوائد:...... (۱) دس ذوالحجہ یوم النحر والے دن ضحیٰ، چاشت کے وقت رمی کرنا افضل ہے لیکن اگر کسی عذر کی بناء پر مؤخر ہو جائے تو گیارہ ذوالحجہ کی طلوع فجر تک کنکریاں ماری جا سکتی ہیں نسائی میں ہے (فقال رجل رمیت بعد ما امسیت؟ قال لاحرج۔ (صحیح) کسی آدمی نے کہا کہ میں نے شام کے بعد رمی کی ہے آپ ﷺ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔ (۲) ایام تشریق میں یعنی گیارہ، بارہ اور تیرہ تاریخ کو زوال شمس سے غروب شمس تک کنکریاں ماری جاتی ہیں۔

1938۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ....

عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ ابْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَرْخَصَ لِرِعَاءِ الْإِبِلِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَرْمُوا الْغَدَ أَوْ مِنْ بَعْدِ الْغَدِ لِيَوْمَيْنِ ثُمَّ يَرْمُوا يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ۔ [2]

بداح بن عاصم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹوں کے چرواہوں کو اجازت دی کہ وہ قربانی کے دن کنکری ماریں پھر دوسرے یا تیسرے دن دو دن کنکری ماریں، پھر نفر کے دن کنکری ماریں۔" ابو محمد کہتے ہیں: "بعض لوگ ایسے سند نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن ابوبکر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں اور وہ ابو بداح سے۔"

---

[1] ابوداؤد، كتاب المناسك، باب الإحصار (1862) والترمذى، كتاب الحج، باب ماجاء فى الذى يهل بالحج فيكسر أو يعرج (940)

[2] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وقت استحباب الرمى (3128) وابوداؤد، كتاب المناسك، باب فى رمى الجمار (1971)

فوائد:...... معلوم ہوا چرواہے یا کوئی حاجتمند گیارہ ذوالحجہ یا بارہ کو دو دن اکٹھی رمی کرے تو اسے رخصت ہے لیکن ایسے کو یوم النفر تیرہ کو پھر آ کر رمی کرنا پڑے گی ۔تین دن رمی کر کے پھر یہ پلٹ سکتا ہے ۔

[59]......بَاب فِي الرَّمْيِ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ

کنکری ایسے مارنی چاہئے جیسے انگلی سے کنکری ماری جاتی ہے

1939۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُرَّةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَنْ نَرْمِيَ الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ ۔❶

عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حجۃ الوداع میں حکم دیا: ''کہ ہم جمرۃ کو ایسے کنکری ماریں جیسے انگلی سے ماری جاتی ہے۔''

فوائد:...... ''خذف'' کہتے ہیں انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کے پورے سے کنکری پھینکنے کو جیسا کہ ابن ہمام رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں (مرقاۃ) لہٰذا رمی کے لیے چھوٹے چھوٹے کنکروں کا اہتمام ہی درست ہے اس میں غلو کرنا بڑے پتھر یا جوتے رمی میں استعمال کرنا یہ خلاف سنت ہے اسی طرح جمروں کو رمی کرتے ہوئے شیطان کا تصور کر کے رمی کرنا یہ بھی خلاف سنت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آپ ﷺ کے کہنے پر آپ کے لیے انگلیوں پر رکھ کر مارنے جتنی کنکریاں اکٹھی کر کے دیں تو آپ ﷺ نے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا''بأ مثال هؤلاءِ و ايّاكم والغلو فى الدِّين . '' (نسائی: صحیح) اس جیسی کنکریاں ہونی چاہئیں دین میں غلو سے بچو۔

1940۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَمَوْا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ وَأَوْضَعَ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ وَقَالَ عَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ ۔❷

جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ ایسے کنکری ماریں جیسے انگلی سے کنکری ماری جاتی ہے اور آپ ﷺ وادیٔ محسر میں تیز چلے اور فرمایا: ''تم اطمینان سے چلو۔''

1941۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ....

---

❶ صحيح : ابو داؤد، كتاب المناسك، باب فى رمى الجمار (1985) والنسائى، كتاب المناسك، باب رمى الدعاة (3069)

❷ اسناده صحيح : آئندہ حدیث دیکھیے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُنَا أَنْ نَرْمِيَ الْجِمَارَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُعَاذٍ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ نَعَمْ۔ ❶

عبدالرحمٰن بن معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم دیتے تھے کہ ''ہم ایسے کنکری ماریں جیسے انگلی سے کنکری ماری جاتی ہے۔'' ابو محمد رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ عبدالرحمٰنؓ بن معاذ صحابی تھے؟ انہوں نے کہا: ''جی ہاں۔''

[60]...... بَاب فِي رَمْيِ الْجِمَارِ يَرْمِيهَا رَاكِبًا
سوار ہو کر کنکری مارنے کے متعلق

1942- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَالْمُؤَمَّلُ وَأَبُو نُعَيْمٍ عَنْ أَيْمَنَ بْنِ نَابِلٍ ....

عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ الْكِلَابِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَرْمِي الْجِمَارَ عَلَى نَاقَةٍ صَهْبَاءَ لَيْسَ ثَمَّ ضَرْبٌ وَلَا طَرْدٌ وَلَا إِلَيْكَ إِلَيْكَ۔ ❷

قدامہؓ بن عبداللہ بن عمار کلابی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ سرخ اونٹنی پر سوار ہو کر جمروں کی رمی کر رہے تھے کر رہے تھے وہاں نہ مار تھی اور نہ ڈانٹ اور نہ 'ہٹو، بچو' تھی۔

فوائد:...... (۱) نبی کریم ﷺ عاجزی وانکساری کے پیکر تھے کبھی بھی آپ ﷺ اپنے ساتھیوں سے متمیز رہنا پسند نہ کرتے بلکہ ہمیشہ ان میں گھل مل کر رہتے آپ ﷺ عام مجالس، کسی ذیشان کام پر ایک عام فرد کی حیثیت سے ہی سامنے آتے لہٰذا ہمیں لیڈری کے زعم میں ایسی متمیّزانہ حرکات سے پرہیز واحتیاط کرنی چاہیے (۲) سوار شخص رمی کر سکتا ہے۔

1943- أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ هُوَ الْجَزَرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ....

عَنِ الْفَضْلِ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى

فضلؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سواری پر تھا آپؐ مسلسل تلبیہ کہتے رہے حتی کہ آپؐ نے جمرے کو

❶ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب کون الجمار یقدر حمی الخذف (1299)

❷ صحیح: ابوداؤد، کتاب المناسک، باب مایذکر الإمام فی خطبته بمنی (1957) والنسائی، کتاب المناسک، باب ماذکر فی منی (2996)

الْجَمْرَةَ ۔❶ کنکری ماری۔

فوائد:...... تلبیہ کو ختم کرنے کا وقت جمرہ عقبہ پر رمی کا وقت ہے جب دس ذوالحجہ کو حاجی مزدلفہ سے واپسی پر طلوع شمس کے بعد مذکورۃ جمرے پر رمی کرتا ہے۔

[61]...... بَاب الرَّمْيِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَالتَّكْبِيرِ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ

بطن وادی سے کنکری مارنا اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہنا

1944۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ ....

عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِي تَلِي الْمَسْجِدَ مَسْجِدَ مِنًى يَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ تَقَدَّمَ أَمَامَهَا فَوَقَفَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ وَكَانَ يُطِيلُ الْوُقُوفَ ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْحَدِرُ مِنْ ذَاتِ الْيَسَارِ مِمَّا يَلِي الْوَادِيَ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْصَرِفُ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ۔❷

زہری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اس جمرۃ کو کنکری مارتے تھے جو مسجد منیٰ کے قریب ہے تو اسے سات کنکریاں مارتے تھے اور ہر کنکری کے ساتھ 'اللہ اکبر' کہتے تھے۔ پھر اس کے سامنے سے آگے بڑھتے تو قبلہ کی طرف منہ کر کے وقوف کرتے اور اپنے ہاتھ اٹھاتے اور لمبا وقوف کرتے۔ پھر دوسرے جمرے کے پاس جاتے تو اسے سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری پر تکبیر کہتے پھر فارغ ہو جاتے۔ تو بائیں طرف اترتے جو نہر کے قریب ہے اور اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے۔ پھر اس جمرۃ کی طرف جاتے جو عقبہ کے پاس ہے اور اس پر سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے۔ پھر فارغ ہوتے تو اس کے پاس ٹھہرتے نہیں تھے۔'' زہری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سالم بن عبداللہ سے سنا کہ وہ اس حدیث کو اپنے والد کے واسطے سے نبی ﷺ سے نقل کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے تھے۔

---

❶ صحیح: الترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی کراھیة طرد......(903) وابن ماجه کتاب المناسك، باب الرمی الجمار راکبًا(3035)

❷ متفق علیه: البخاری، کتاب الحج، باب التلبیة والتكبیر غداة النحر حین یرمی......(1685) ومسلم، کتاب الحج، باب استحباب ادامة الحاج التلبیة......(3077)

فوائد:...... جمرات پر رمی کا طریقہ کار یہ ہے کہ زوال شمس کے بعد جمرہ اولیٰ جو کہ منیٰ کے قریب ہے اس کے پاس آیا جائے وہاں قبلہ کو اپنے بائیں اور منیٰ کو دائیں رکھتے ہوئے (بخاری: عن ابن عمر رضی اللہ عنہ) سات کنکریاں ماری جائیں کہ ہر کنکر پر تکبیر پکاری جائے گی پھر آگے جا کر قبلہ رخ ہو کر لمبا وقوف کرنا ہے اور دعا کرنی ہے۔اس کے بعد جمرہ وسطی پر آنا ہے اور تکبیر پکارتے ہوئے سات کنکریاں مارنی ہیں اس کے بعد بائیں ہٹ کر قبلہ رخ کافی دیر دعا کرنی ہے اور آخر میں جمرہ عقبہ پر رمی کر کے بغیر رکے واپس آنا ہے۔واللہ الموفق

[62]...... بَاب الْبَقَرَةِ تُجْزِءُ عَنِ الْبَدَنَةِ

قربانی کے لئے اونٹ کی بجائے گائے کافی ہے

1945۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ هُوَ الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا جِئْنَا سَرِفَ طَمِثْتُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ طَهُرْتُ فَأَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَفَضْتُ فَأُتِيَ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالُوا أَهْدَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نِسَائِهِ الْبَقَرَ۔ [1]

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے اور ہم صرف حج کا ذکر کرتے تھے۔جب ہم 'سرف' پر پہنچے تو مجھے حیض آ گیا۔اور قربانی کے دن میں پاک ہوگئی۔تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا میں نے طواف 'افاضہ' کر لیا۔میرے پاس گوشت لایا گیا تو میں نے کہا: ''یہ کیا ہے؟'' تو لوگوں نے کہا: ''رسول اللہ ﷺ نے اپنی عورتوں کے لئے گائے کی قربانی کی ہے۔''

فوائد:...... (۱) حج میں گائے کی قربانی کی جاسکتی ہے (۲) آدمی کا اپنی بیویوں کی جانب سے الگ قربانی کرنا جائز ہے۔

[63]...... بَاب مَنْ قَالَ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ حَلْقٌ

اس شخص کے متعلق جو کہے: عورتوں کو سر نہیں منڈوانا چاہیے

1946۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَدِينِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ أَخْبَرَتْنِي أُمُّ عُثْمَانَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ..........

---

[1] صحيح البخاری، كتاب الحج، باب اذا رمی الجمرتين يقوم مستقبل القبلة ويهل (1751) والنسائی، كتاب المناسك، باب الدعاء بعد رمی الجمار (3083)

أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ حَلْقٌ إِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيرُ ۔❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورتوں کو سر نہیں منڈانا چاہئے' انہیں صرف سر کے بال کٹوانے چاہیں۔''

فوائد:...... دس ذوالحجہ کو سر منڈوانا یا بال کٹوانا واجب ہے لیکن عورتوں کے حق میں فقط تقصیر یعنی بال کٹوانا ہیں ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر اجماع نقل فرمایا ہے (فتح الباری)

[64]...... بَاب فَضْلِ الْحَلْقِ عَلَى التَّقْصِيرِ

بال کتروانے پر سر منڈوانے کی فضیلت

1947۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِينَ قِيلَ وَالْمُقَصِّرِينَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِينَ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ وَالْمُقَصِّرِينَ ۔❷

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سر منڈوانے والوں پر اللہ رحم کرے۔'' کہا گیا: کتروانے والوں پر بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سر منڈوانے والوں پر اللہ رحم کرے۔'' چوتھی بار آپؐ نے فرمایا: ''بال کتروانے والوں پر بھی۔''

فوائد:...... مردوں کے حق میں سر منڈوانے والے کے لیے تین دفعہ رحمت کی دعا کی دس ذوالحجہ کو بال منڈوانے یا کٹانے کو شرعی اصطلاح میں تحلل اوّل کہتے ہیں کیونکہ اس کے بعد احرام اتار دیا جاتا ہے اور سوائے بیوی کے پاس جانے کے بقیہ سبھی کچھ حلال ہو جاتا ہے جب کہ تحلل ثانی طواف زیارت کے بعد ہوتا ہے جس کے بعد آدمی مکمل حلال ہو جاتا ہے۔

[65]...... بَاب فِيمَنْ قَدَّمَ نُسُكَهُ شَيْئًا قَبْلَ شَيْءٍ

اس شخص کے متعلق جو اپنے حج میں کسی چیز کو کسی چیز سے پہلے کر لے

1948۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ هُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ ....

---

❶ صحيح: ابوداؤد، كتاب الحج، باب في حدى البقر (1750) وابن ماجه، كتاب الأضاحى، باب البدنة عن سبع والبقرة عن سبعة (3135)

❷ صحيح: ابوداؤد، كتاب المناسك، باب الحلق والتقصير (1985)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ الْجَمْرَةِ وَهُوَ يُسْأَلُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ آخَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ قَالَ انْحَرْ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ ۔[1]

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جمرۃ کے پاس دیکھا اور آپ ﷺ سے پوچھا جا رہا تھا ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی ہے' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اب رمی کر لو کوئی حرج نہیں۔'' دوسرے نے کہا: ''میں نے قربانی سے پہلے سر منڈوا لیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اب قربانی کرو کوئی حرج نہیں۔'' عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں: آپ ﷺ سے جس چیز کے متعلق پوچھا گیا جو اپنے وقت سے پہلے یا بعد میں کی گئی تو آپ ﷺ نے یہی فرمایا: ''اب کر لو کوئی حرج نہیں۔''

فوائد:...... یوم النحر دس ذوالحجہ کو چار کام کرنے ہوتے ہیں جو کہ بالترتیب یہ ہیں (۱) جمرات کو کنکریاں مارنا (۲) قربانی کرنا (۳) بال منڈوانا (۴) طواف افاضہ کرنا (مسلم) لیکن اگر یہ ترتیب برقرار نہ رہے تو کوئی حرج نہیں۔

1949۔ أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَقَفَ لِلنَّاسِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ لَمْ أَشْعُرْ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ لَا حَرَجَ فَلَمْ يُسْأَلْ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ أَوْ أُخِّرَ إِلَّا قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ

عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع میں لوگوں کے لئے ٹھہرے ہوئے تھے۔ ایک شخص نے آپ ﷺ سے کہا: یا رسول اللہ! میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قربانی کرو کوئی حرج نہیں۔'' کسی نے کہا: مجھے معلوم نہ تھا میں نے کنکری پھینکنے سے پہلے قربانی کر لی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کچھ حرج نہیں ہے۔'' اس دن آپ ﷺ سے جس چیز کے متعلق

[1] متفق عليه: البخاري، كتاب الحج، باب الحلق والتقصير عند الإحلال (1727) ومسلم، كتاب الحج، باب تفضيل الحلق على التقصير وجواز التقصير (3131)

أَنَا أَقُولُ بِهٰذَا وَأَهْلُ الْكُوفَةِ يُشَدِّدُونَ۔ ❶

بھی پوچھا گیا جو اپنے وقت سے پہلے یا بعد میں کی گئی آپ ﷺ نے یہی فرمایا: ''کچھ حرج نہیں۔'' عبداللہ کہتے ہیں: ''میں بھی اس کا قائل ہوں اور کوفہ والے سختی کرتے ہیں۔''

[66]...... بَابُ سُنَّةِ الْبُدْنَةِ إِذَا عَطِبَتْ

قربانی کے اونٹ کا شرعی طریقہ جب وہ تھک جائے

1950۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ............

عَنْ نَاجِيَةَ الْأَسْلَمِيِّ صَاحِبِ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْهَدْيِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ بَدَنَةٍ عَطِبَتْ فَانْحَرْهَا ثُمَّ أَلْقِ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ خَلِّ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ فَلْيَأْكُلُوهَا۔ ❷

ناجیہ اسلمی رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ ﷺ کے قربانی کے اونٹوں کے ساتھ تھے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ میں اس قربانی کے اونٹ کا کیا کروں جو تھک جائے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو اونٹ تھک جائے اسے ذبح کر دو اور اس کی نعلیں اس کے خون میں ڈال دو اور اسے لوگوں کے لئے چھوڑ دو تا کہ وہ اسے کھالیں۔''

فوائد:...... (۱) ''بَدَنَة'' کہتے ہیں وہ قربانی کا اونٹ یا گائے جو مکہ معظّمہ میں ذبح کی جائے (المنجد) (۲) ''نحر'' یہ ذبح کا مخصوص طریقہ ہے جو کہ اونٹ کے لیے استعمال ہوتا ہے اونٹ کو کھڑا کر کے اس کی بائیں ٹانگ باندھ دی جائے اور گردن کے آخر پر چھاتی کے قریب پڑنے والے گڑھے میں چھری وغیرہ مار کر اس کو دونوں طرف سے کاٹ دیا جائے۔ گائے کے لیے بھی طریقہ آتا ہے بہر حال گائے کو ذبح کرنا بہتر ہے (۳) جو جانور مکہ قربانی کے لیے بھیجا یا لے جایا جائے اگر وہ راستے میں چلنے سے عاجز آ جائے تو اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ اسے ذبح کر کے اس کے گلے کے جوتے جو کہ قلادے ہار کے طور پر بطور نشانی قربانی کے جانور کو پہنایا جاتا ہے اس کو خون سے رنگ کر اس پر رکھ دیا جائے گا تا کہ یہ نشانی رہے کہ یہ قربانی کا جانور تھا

---

❶ متفق عليه: البخارى، كتاب العلم، باب الفتيا وهو واقف على الدابة وغيرها (83) ومسلم، كتاب الحج، باب من حلق قبل النحر أو نحر قبل الرمى (3143)

❷ متفق عليه: سابقہ تخریج ملاحظہ کیجئے۔

اب صاحب ھدی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس میں سے کھائے کیونکہ اگر اسے کھانے کی اجازت ہوتو ممکن ہے وہ زاد کی قلت کو مجبوری بنا کر حالانکہ مجبوری نہ ہواسے کھانے کے لیے ذبح کر لے اس لیے اسے روک دیا گیا البتہ آس پاس کے مسافر لوگوں کو کھانے اس میں سے گوشت لینے کی اجازت ہے (واللہ اعلم)

1951۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ..........

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَاجِيَةَ نَحْوَهُ. ❶

ہشام بن عروۃ اپنے والد سے اور وہ ناجیہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

[67]...... بَاب مَنْ قَالَ الشَّاةُ تُجْزِءُ فِي الْهَدْيِ
اس شخص کے متعلق جو کہتا ہے: قربانی کے لئے بکری کافی ہے

1952۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَهْدَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَرَّةً غَنَمًا ۔❷

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ قربانی کے لئے بکری بھیجی تھی۔

فوائد:...... (۱) حدود حرم میں قربان کیے جانے والے جانور کو ھدی کہتے ہیں (۲) غیر حاجی و معتمر اپنی قربانی مکہ بھیج سکتا ہے (۳) عمرہ و حج میں بکری کی قربانی بھی کی جا سکتی ہے۔

[68]...... بَاب فِي الْإِشْعَارِ كَيْفَ يُشْعَرُ
اشعار کیسے کیا جائے؟

1953۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَسَّانَ يُحَدِّثُ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِبَدَنَةٍ فَأَشْعَرَهَا مِنْ صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْأَيْمَنِ ثُمَّ سَلَتَ الدَّمَ عَنْهَا وَقَلَّدَهَا

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز ذوالحلیفہ میں پڑھی۔ پھر قربانی کے اونٹ منگوائے۔ اور ان کی کوہان کی دائیں جانب اشعار کیا۔ پھر اس سے خون صاف کیا۔ اور ان کے گلے میں دو جوتیاں باندھ

---

❶ صحیح: ابوداؤد، کتاب المناسک، باب الھدی اذاعطب قبل أن یبلغ (1762) والترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء اذا عطب الھدی مایضح به (910)

❷ صحیح: سابقہ مکرر ہے۔

نَعْلَيْنِ ثُمَّ أُتِيَ بِرَاحِلَتِهِ فَلَمَّا قَعَدَ عَلَيْهَا وَاسْتَوَتْ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالْحَجِّ ۔ ❶

دیں۔ پھر آپ کی سواری لائی گئی جب آپ ﷺ اس پر بیٹھے اور وہ 'بیداء' میں کھڑی ہوئی تو آپ ﷺ نے حج کا تلبیہ کہا۔

فوائد:...... (۱) اشعار کے معنی اعلام یعنی نشان زدہ کرنا ہے شرعی طور پر اشعار کہتے ہیں اونٹ کی کہان پر زخم کر کے اس سے نکلنے والے خون کو اس پر مل دیا جائے یہ ھدی کی نشانی ہوتی ہے (۲) قربانی کے جانوروں کو جوتے کا ہار پہنانا یہ سنت ہے (۳) ذوالحلیفہ جو کہ اہل مدینہ کا میقات ہے وہاں نماز ظہر ادا کر کے احرام باندھ کر تلبیہ پکارا جائے گا۔

[69]...... بَابٌ فِي رُكُوبِ الْبُدْنَةِ
قربانی کے جانور پر سوار ہونے کے متعلق

1954۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَتَادَةُ أَخْبَرَنِي قَالَ..........

سَمِعْتُ أَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى رَجُلٍ يَسُوقُ بَدَنَتَهُ قَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْحَكَ ۔ ❷

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس پہنچے جو قربانی کے اونٹ کو ہانک رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس پر سوار ہو جاؤ۔'' اس نے کہا: ''یہ قربانی کا اونٹ ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس پر سوار ہو جا۔'' اس نے کہا: ''یہ قربانی کا اونٹ ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تجھ پر افسوس ہے اس پر سوار ہو جا۔''

فوائد:...... قربانی کے لیے مخصوص جانور چونکہ اللہ کے لیے وقف ہو چکا ہوتا ہے لہٰذا اس کو ذاتی استعمال میں لانے سے احتراز برتنا چاہیے لیکن مجبوری کی بناء پر اس پر سوار ہونا اسے استعمال کرنا بھی درست ہے جیسا کہ مذکورۃ حدیث سے واضح ہے۔

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب تقلید الغنم (1703) ومسلم، کتاب الحج، با استحباب بعث الهدی الی الحرم...... (1321)

❷ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب تقلید الهدی، واشعاره عند الإحرام (3002)

[70]...... بَاب فِي نَحْرِ الْبُدْنِ قِيَامًا
قربانی کے جانوروں کو کھڑا کر کے ذبح کرنا

1955۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ..........

عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا قَدْ أَنَاخَ بَدَنَةً فَقَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ ۔ ❶

زیاد بن جبیر کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کسی آدمی کو دیکھا جو قربانی کے اونٹ کو بٹھائے ہوئے تھا۔ تو انہوں نے کہا: ''اسے اٹھا کر کھڑا کر کے باندھ دے، محمد ﷺ کی سنت اسی طرح ہے۔''

فوائد:...... ''بَدَنَة'' یہ قربانی کے اونٹ یا گائے کو کہتے ہیں (المنجد) مذکورۃ حدیث کے مطابق اونٹ کو کھڑا کر کے باندھ کر نحر کیا جائے گا جس کا طریقہ (1950) کے تحت گزر چکا ہے گائے کے بارے بھی نحر کا لفظ آتا ہے لیکن اسے ذبح کرنا افضل ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کو گائے ذبح کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرماتے ہیں ﴿ فَاذْبَحُوا بَقَرَةً ﴾ (البقرۃ) لہٰذا مذکورۃ حدیث کا اونٹ کے بارے میں ہونا واضح ہے۔ (واللہ اعلم)

[71]...... بَاب فِي خُطْبَةِ الْمَوْسِمِ
موسم حج کے خطبہ کے متعلق

1956۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى أَبِي قُرَّةَ هُوَ مُوسَى بْنُ طَارِقٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ رَجَعَ مِنْ عُمْرَةِ الْجِعْرَانَةِ بَعَثَ أَبَا بَكْرٍ عَلَى الْحَجِّ فَأَقْبَلْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْعَرْجِ ثُوِّبَ بِالصُّبْحِ فَلَمَّا اسْتَوَى لِيُكَبِّرَ سَمِعَ الرَّغْوَةَ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَوَقَفَ عَنِ التَّكْبِيرِ فَقَالَ هَذِهِ

جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جس وقت 'عمرہ جعرانہ' سے واپس آئے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حج کے لئے بھیجا۔ ہم بھی ان کے ساتھ گئے حتیٰ کہ جب ہم لوگ 'عرج' میں تھے تو صبح کی اذان کہی جب تکبیر کہنے کے لئے کھڑے ہوئے تو اپنے پیچھے اونٹ کی آواز سنی اور انہوں نے کہا: ''یہ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی 'جدعاء' کی آواز ہے۔ لگتا

❶ صحيح البخاري، كتاب الحج، باب ركوب البدن (1690) والترمذي، كتاب الحج، باب ماجاء في ركوب البدنه (911)

رَغْوَةُ نَاقَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْجَدْعَاءِ لَقَدْ بَدَا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْحَجِّ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَنُصَلِّيَ مَعَهُ فَإِذَا عَلِيٌّ عَلَيْهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمِيرٌ أَمْ رَسُولٌ قَالَ لَا بَلْ رَسُولٌ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِبَرَائَةٌ أَقْرَؤُهَا عَلَى النَّاسِ فِي مَوَاقِفِ الْحَجِّ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِيَوْمٍ قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ مَنَاسِكِهِمْ حَتّٰى إِذَا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ بَرَائَةً حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ خَرَجْنَا مَعَهُ حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ مَنَاسِكِهِمْ حَتّٰى إِذَا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ بَرَائَةً حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَأَفَضْنَا فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو بَكْرٍ خَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ إِفَاضَتِهِمْ وَعَنْ نَحْرِهِمْ وَعَنْ مَنَاسِكِهِمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ بَرَائَةٌ حَتّٰى خَتَمَهَا فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّفْرِ الْأَوَّلُ قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ كَيْفَ يَنْفِرُونَ وَكَيْفَ يَرْمُونَ فَعَلَّمَهُمْ مَنَاسِكَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ بَرَائَةٌ عَلَى النَّاسِ حَتّٰى

ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی حج کے متعلق کوئی اور رائے قائم ہوگئی' شاید کہ رسول اللہ ﷺ ہی ہوں۔تو ہم آپ کے ساتھ ہی نماز پڑھیں گے اچانک اسی وقت اس پر علی رضی اللہ عنہ سوار سامنے آ گئے۔ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ امیر بن کر آئے ہیں یا قاصد؟ انہوں نے کہا: ''نہیں' بلکہ قاصد بن کے آیا ہوں' مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ہے کہ میں حج کے مقامات میں لوگوں کو سورہ برأت پڑھ کر سناؤں۔'' پھر ہم مکہ پہنچے تو 'ترویہ' کے ایک دن پہلے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوکر خطبہ دیا اور لوگوں کو ان کے حج کے طریقے سکھائے۔حتی کہ جب فارغ ہو گئے تو علی کھڑے ہوئے۔ سورۃ برأت پڑھ کر لوگوں کو سنائی۔حتی کہ اسے ختم کیا۔پھر 'یوم النحر' ہوا تو ہم واپس آئے۔ابوبکر رضی اللہ عنہ ان لوگوں کو خطبہ دے کر ان کی واپسی' ان کی قربانی اور ان کے حج کے طریقوں کے متعلق بتا کر واپس آئے جب فارغ ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو سورۃ برأت سنائی حتی کہ اسے ختم کیا۔جب پہلے نفر کا دن ہوا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوکر لوگوں کو خطبہ دیا۔اور ان کو بتایا کہ وہ منی سے کس طرح روانہ ہوں گے اور کس طرح کنکری ماریں گے اور ان کو حج کے مناسک سکھلائے جب فارغ ہوئے تو علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو مکمل سورہ برأت پڑھ کر سنائی۔

خَتَمَهَا ۔❶

فوائد:...... مذکورۃ حدیث کو امام لبانی رحمۃ اللہ علیہ نے نسائی میں ضعیف قرار دیا ہے جب کہ ہمارے فاضل محقق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے اس کی سند میں ابن خثیم راوی مختلف فیہ ہے چونکہ بعض نے اسے منکر الحدیث کہا۔ جب کہ امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اس بارے میں مختلف وارد احادیث کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے کہتے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں وارد ہونے والے الفاظ جنہیں اسحاق نے اپنی سند میں جب کہ نسائی و دارمی نے اسی کی سند سے جو الفاظ بیان کیے ہیں ابن خزیمہؒ وابن حبانؒ نے انہیں "ابن صریح حدثنی عبدالله عثمان بن خشیم" کے طریق سے صحیح قرار دیا ہے۔ ان روایات میں جمع کی یہ صورت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے آیۃ براءۃ تین جگھوں پر تلاوت کی جب کہ بقیہ جگھوں پر صرف ان امور کے اعلان پر ہی اکتفا کیا کہ اس سال بعد کوئی مشرک حج نہ کرے وغیرہ۔ واللہ اعلم

[72]...... بَاب فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ
قربانی کے دن خطبہ کے متعلق

1957۔ أَخْبَرَنَا أَبُو حَاتِمٍ أَشْهَلُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ............

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا كَانَ ذَلِكَ الْيَوْمُ قَعَدَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى بَعِيرٍ لَا أَدْرِي جَمَلٌ أَوْ نَاقَةٌ وَأَخَذَ إِنْسَانٌ بِخِطَامِهِ أَوْ قَالَ بِزِمَامِهِ فَقَالَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالَ فَسَكَتْنَا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ سِوَى اسْمِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَأَيُّ شَهْرٍ هَذَا قَالَ فَسَكَتْنَا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ سِوَى اسْمِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا

عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: جب وہ دن ہوا تو نبی ﷺ اونٹ پر بیٹھے مجھے یاد نہیں کہ وہ اونٹ تھا یا اونٹنی اور ایک آدمی نے اس کی لگام پکڑی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کونسا دن ہے؟ ابوبکرہؓ کہتے ہیں: ہم خاموش رہے۔ حتی کہ ہمیں گمان ہوا کہ اب آپؐ اس دن کے اصل نام کے علاوہ اس کا کوئی اور نام لیں گے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟'' ہم نے کہا: ''کیوں نہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کون سا مہینہ ہے؟ ابوبکرہؓ کہتے ہیں: ہم خاموش رہے حتی کہ ہمیں گمان ہوا کہ آپؐ اس کے اصل

❶ متفق علیه: البخاری، کتاب الحج، باب نحر الإبل مقيدة (1713) ومسلم، کتاب الحج، باب تحر البدن قيامًا عقيدة (3180)

قَالَ فَسَكَتْنَا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ سِوَى اسْمِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَإِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَلَا لِيُبَلِّغْ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَإِنَّ الشَّاهِدَ عَسَى أَنْ يُبَلِّغَ مَنْ هُوَ أَوْعَى مِنْهُ ۔❶

نام کے علاوہ کوئی اور نام لیں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے کہا: ''کیوں نہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کونسا شہر ہے؟ ابوبکرہؓ کہتے ہیں: ہم خاموش رہے جب ہمیں گمان ہوا کہ آپؐ اس کے اصل نام کے علاوہ کوئی اور نام لیں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ مکہ نہیں ہے؟ ہم نے کہا: ''کیوں نہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے خون' تمہارے مال' تمہاری عزتوں سے آپس میں تعرض کرنا اسی طرح حرام ہے جس طرح اس دن' اس مہینہ میں اور اس شہر میں تمہاری مال و جان سے تعرض کرنا حرام ہے۔ خبردار! یہاں موجود لوگوں کو چاہیے کہ غائب کو پہنچا دے کیونکہ شاید حاضر ہونے والا جسے بتائے وہ اس سے زیادہ یاد رکھنے والا ہو۔''

فوائد:...... (۱) یوم النحر کو خطبہ دینا سنت ہے (۲) عالم کے سوال کے جواب میں علم کے باوجود خاموش رہنا جائز ہے خصوصاً جب حصول علم کی توقع ہو (۳) کسی مسلمان کا مال وخون کسی بھی طور پر دوسرے کے لیے حلال نہیں سوائے اسلام کے حق یا اجازت کے ساتھ (۴) علم کو آگے پہنچانا آپ ﷺ کی وصیت ہے۔

[73]...... بَاب الْمَرْأَةِ تَحِيضُ بَعْدَ الزِّيَارَةِ

اس عورت کے متعلق جسے طواف زیارت کے بعد حیض آئے

1957- أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ النَّفْرِ قَالَتْ أَيْ حَلْقَى أَيْ عَقْرَى بِلُغَةٍ لَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَسْتِ قَدْ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ بَلَى

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ صفیہؓ حائضہ ہوئیں' جب منی سے روانہ ہونے کی رات آئی تو انہوں نے اسے انہی کی زبان میں کہا: اے سرمنڈی' نگوڑی' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے قربانی کے دن طواف نہیں کیا؟ اس نے کہا:

---

❶ صحيح : النسائی، كتاب المناسك، باب الخطبة قبل يوم التروية (2993)

قَالَ فَارْكَبِي . ❶ ''کیوں نہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر سوار ہو جا۔''

فوائد:...... (۱) طواف زیارۃ کو طواف الصدر اور طواف الرکن بھی کہا جاتا ہے (الفتح) ایسی عورت جو طواف زیارۃ کے بعد حائضہ ہو جائے اس کے لیے طواف وداع ضروری نہیں اگر چہ عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ ایسی عورت کو رکنے کا حکم دیتے ہیں اور طواف وداع اس کے لیے ضروری خیال کرتے ہیں لیکن یہ مرفوع حدیث اس کے برعکس صحیح وصریح ہے (۲) کسی رنج کے موقع پر کسی کو تنبیہ کرنا جائز ہے۔ اگر چہ یہ دلی مقصود نہ ہو۔

1959۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ....

عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ بِنَحْوِهِ۔ ❷ اسود رضی اللہ عنہ ' عائشہ رضی اللہ عنہا سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

[74]...... بَاب لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ

برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف نہیں کرنا چاہئے

1960۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ....

عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا بِأَيِّ شَيْءٍ بُعِثْتَ قَالَ بُعِثْتُ بِأَرْبَعٍ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلَا يَجْتَمِعُ مُسْلِمٌ وَكَافِرٌ فِي الْحَجِّ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَهْدٌ فَعَهْدُهُ إِلَى مُدَّتِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ عَهْدٌ فَهِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ يَقُولُ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ أَجَلُهُمْ عِشْرِينَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ

زید بن یثیع کہتے ہیں ہم نے علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ کس بات کے لئے بھیجے گئے ہیں انہوں نے کہا: ''میں چار باتوں کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ ایک یہ کہ مومن کے علاوہ جنت میں کوئی نہیں جائے گا۔ اور برہنہ ہو کر کوئی بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گا اور یہ کہ اس سال کے بعد مسلم اور کافر حج میں اکٹھے نہیں ہوں گے۔ اور یہ کہ جس شخص اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان معاہدہ ہے اس کا معاہدہ اس کی مدت تک رہے گا اور جس کا معاہدہ نہیں ہے اس کے لئے چار مہینہ کی مہلت ہے۔ یعنی قربانی کے دن کے بعد ذوالحجہ

---

❶ متفق علیه: البخاری، کتاب الحج، باب الخطبة أيام منىٰ (1741) ومسلم، کتاب القسامة، باب تغليظ تحريم الدعاء والاعراض والاموال (3460)

❷ متفق علیه: البخاری، کتاب الحج، باب اذا حاضت المرأة بعد ما أفاضت (1757) ومسلم، کتاب الحج، باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض (3209)

فَاقْتُلُوهُمْ بَعْدَ الْأَرْبَعَةِ۔ ❶ کی تیسری تاریخ کو ان کے لئے مدت مقرر کی۔ پھر چار ماہ کے بعد ان سے لڑو۔''

فوائد:...... (۱) یہ نو ہجری کا واقعہ جب آپ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امیر حج مقرر کر کے روانہ کیا تھا پھر مذکورۃ اعلانات کے لیے علی رضی اللہ عنہ کو ان کے پیچھے روانہ کیا اس سے پہلے تک مشرکین حج سے روکے نہیں گئے تھے ان کی یہ عادت تھی کہ اگر کسی کے پاس حلال مال کا لباس نہ ہوتا اور اہل مکہ بھی فراہم نہ کر سکتے تو وہ ننگے ہی طواف کرنے لگتے تو اس موقع پر علی رضی اللہ عنہ نے آپ ؐ کے ایلچی کی حیثیت سے مذکورۃ اعلانات کر کے مشرکین کو طواف سے روکتے ہوئے بیت اللہ سے ہمیشہ کے لیے دفع کر دیا (۲) اسلام میں اہل کفر سے بھی عہدوں کی پاسداری مطلوب ہے۔

[75]...... بَاب إِذَا وَدَّعَ الْبَيْتَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ

جب کوئی بیت اللہ سے رخصت ہو تو اپنے ہاتھ نہ اٹھائے

1961۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو قَزْعَةَ قَالَ.........

سَمِعْتُ مُهَاجِرًا يَقُولُ سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَفْعِ الْأَيْدِي عِنْدَ الْبَيْتِ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ الْيَهُودُ حَجَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَفَصَنَعْنَا ذَاكَ۔ ❷

مہاجر کہتے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ سے بیت اللہ کے پاس ہاتھ اٹھانے کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: اس طرح تو یہودی کیا کرتے تھے۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کیا تو اس طرح نہیں کیا۔

فوائد:...... کعبہ کے ہاں یا اس کے دیکھنے پر جیسا کہ ترمذی میں الفاظ ہیں (إذا رای البیت) ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا اس کا استحباب یا منع صحیح سند سے ثابت نہیں کیونکہ مذکورۃ روایت میں ''مہاجر'' راوی مختلف فیہ بعض اسے مجہول اور بعض نے ثقہ قرار دیا ہے جیسا کہ ابن حبان وغیرہ امام خطابی رحمہ اللہ اس حدیث کی (معالم السنن) میں تعلیق پر فرماتے ہیں'' لوگوں نے اس میں اختلاف کیا ہے بیت اللہ کو دیکھ کر ہاتھ اٹھانے والوں میں سے سفیان ثوری، عبداللہ بن مبارک، احمد بن حنبل اور اسحاق بن راھویہ رحمھم اللہ ہیں اور انہوں نے مہاجر کی حدیث کو اس کے مجہول ہونے کی بناء پر ضعیف قرار دیا ہے امام شافعی رحمہ اللہ اپنی سند میں نبی ﷺ سے اس

---

❶ صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔
❷ صحیح: (1470) کے تحت گزر چکی ہے۔

کے اثبات میں حدیث بیان کر کے فرماتے ہیں "لیس فی رفع الیدین عندرؤیة البیت شیئی فلا اکرھه و لا استحبه" (تحفۃ الاحوذی) بیت اللہ کی رؤیۃ کے وقت ہاتھ اٹھانے کو نہ میں پسند کرتا ہوں اور نہ ناپسند، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے کرنے یا چھوڑنے پر کوئی صحیح صریح دلیل وارد نہیں لہٰذا یہ عمل آدمی کی اپنی ذات پر محمول ہے سنت سے اس کا تعلق نہیں (واللہ اعلم)

[76]...... بَاب فِيْ حُرْمَةِ الْمُسْلِمِ
مسلمان کی حرمت کے متعلق

1962۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِیْ عَلِیُّ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ يُحَدِّثُ ....

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَنْصَتَ النَّاسَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ ثُمَّ قَالَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔ [1]

جریر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں لوگوں کو خاموش کروایا پھر فرمایا: "میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔"

فوائد:...... اسلام نے ایک آدمی کی جان کو اس قدر اہمیت دی ہے کہ اس کو مکہ بلد حرام، شہر الحرام کی طرح قرار دیا ہے یہیں تک نہیں بلکہ اس کا ارتکاب مسلمان سے اس کی سلامیت تک چھین لیتا ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "میرے بعد کافر نہ ہو جانا" اور اور کفر کی وجہ اسی قتل و غارت کو قرار دیا ہے جو کہ کوئی مسلمان ناحق کسی کا خون بہاتا ہے لہٰذا سلام اپنے مادے "سلم" سلامتی کے مطابق ہر ایک کے لیے سلامتی کا ضامن ہے۔

[77]...... بَاب فِی السَّعْیِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ
صفا اور مروہ کے درمیان سعی کے متعلق

1963۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِی خَالِدٍ قَالَ..........

وَسَمِعْتُ ابْنَ أَبِیْ أَوْفٰی يَقُوْلُ سَعٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

ابن ابواوفی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صفا اور مروۃ کے درمیان سعی کی اور ہم آپ کو اہل مکہ سے اس خوف کی

---

[1] صحيح: الترمذی، كتاب الحج، باب ماجاء فی كراهية رفع اليدين عند رؤية البيت (855) نیز دیکھئے نصب الرأية 390/1 ونيل الاوطار 5/108-190

وَنَحْنُ نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ أَنْ يُصِيبَهُ أَحَدٌ بِحَجَرٍ أَوْ بِرَمْيَةٍ۔ ❶

وجہ سے چھپائے ہوئے تھے کہ کوئی آپ ﷺ کو پتھر نہ مار دے۔

فوائد:...... (۱) صفا ومروہ کی سعی حج کا رکن ہے (۲) اپنی حفاظت یا پہرے کا انتظام توکل کے منافی نہیں (۳) آپ ﷺ بشر تھے اور اپنے نقصانات سے پہلے آگاہ نہیں ہوتے تھے۔

[78]...... بَاب فِي الْقِرَانِ
قران کے متعلق

1964۔ أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ....

عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ شَهِدَ عَلِيًّا وَعُثْمَانَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَعُثْمَانُ يَنْهَى عَنِ الْمُتْعَةِ فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ عَلِيٌّ أَهَلَّ بِهِمَا جَمِيعًا فَقَالَ لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا فَقَالَ تَرَانِي أَنْهَى عَنْهُ وَتَفْعَلُهُ فَقَالَ لَمْ أَكُنْ لِأَدَعَ سُنَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِقَوْلِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ۔ ❷

مروان رضی اللہ عنہ بن حکم کہتے ہیں کہ وہ مکہ اور مدینہ کے درمیان علی رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے۔ اور عثمان رضی اللہ عنہ تمتع سے منع کرتے تھے۔ علی رضی اللہ عنہ نے جب یہ بات دیکھی تو دونوں کا تلبیہ کہا اور کہا: ''حج وعمرۃ کے ساتھ میں حاضر ہوں۔'' عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: تم مجھے دیکھتے ہو میں اس سے منع کرتا ہوں اور تم پھر یہی کام کرتے ہو تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں کسی کے کہنے پر رسول اللہ ﷺ کی سنت کو نہیں چھوڑوں گا۔

فوائد:...... (۱) ''متعہ'' سے مراد حج کے ساتھ عمرے سے فائدہ اٹھانا ہے چاہے وہ تمتع کی صورت میں ہو یا قران کی صورت میں (۲) حج وعمرۃ اکٹھا کرنا درست ہے اور سنت رسول ﷺ ہے (۳) سنت رسول کے مقابلے میں بڑے بڑے امام کا قول وفعل مردود و نا قابل عمل ہے اس سے معلوم ہوا کہ '' حق اور صحیح بات امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ ہے جب کہ ہم مقلد ہیں اور ہم پر اپنے امام کی تقلید واجب ہے'' جیسے اقوال غیر شرعی اور منہج سلف کے خلاف ہیں (اللهم اهدنا الى سواء السبيل)

1965۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ....

---

❶ متفق عليه: البخاری، كتاب العلم، باب الانصات للعلماء (121) ومسلم، كتاب الإيمان، باب بيان معنى قوله تعالىٰ (لا ترجعوا بعدى كفاراً يضرب بعضكم رقاب بعض (220)

❷ صحيح البخاری، كتاب الحج، باب من لم يدخل الكعبة (1600)

عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجٍّ ۔ ❶

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''حج اور عمرۃ کے ساتھ میں حاضر ہو۔''

1966۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ.........

عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَهَلَّ بِهِمَا جَمِيعًا فَلَقِيتُ ابْنَ عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ أَنَسٍ فَقَالَ إِنَّمَا أَهَلَّ بِالْحَجِّ فَرَجَعْتُ إِلَى أَنَسٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ مَا يَعُدُّونَا إِلَّا صِبْيَانًا ۔ ❷

بکر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ' انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کا اکٹھا تلبیہ کہا' میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ملا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ کا قول بیان کیا تو انہوں نے کہا: ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا تلبیہ کہا تھا۔ میں انس رضی اللہ عنہ کی طرف واپس آیا اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول بیان کیا انہوں نے کہا: ''وہ ہم کو بچے سمجھتے ہیں۔''

فوائد:...... انس رضی اللہ عنہ کی بات ہی راجح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج وعمرۃ دونوں کا اکٹھا احرام باندھا تھا اور تلبیہ پکارا تھا جیسا کہ اس کی تفصیل پیچھے گزر چکی ہے۔

[79]...... بَاب الطَّوَافِ فِي غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ

نماز کے وقت کے علاوہ اور وقت میں طواف کرنا

1867۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ.........

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ إِنْ وَلِيتُمْ هَذَا الْأَمْرَ فَلَا تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ أَوْ صَلَّى أَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ ۔ ❸

جبیر رضی اللہ عنہ بن مطعم کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے بنو عبد مناف! اگر تم اس کام کے نگران بن جاؤ تو کسی کو منع نہ کرنا کہ وہ رات یا دن میں جس وقت چاہے طواف کرے یا نماز پڑھے۔''

فوائد:...... ممنوعہ اوقات میں طواف کے بعد والی دو رکعتوں کی ادائیگی میں اگرچہ کثیر اختلاف ہے بہر حال مذکورۃ حدیث اور دیگر دلائل کی بناء پر راجح یہی ہے کہ طواف کی رکعتیں کسی بھی وقت ادا کی جا سکتی ہیں

---

❶ صحیح البخاری، کتاب الحج، باب التمتع والقران والافراد بالحج وفسخ الحج لم لم یکن معه هدی (1563)

❷ صحیح: پیچھے تخریج گزر چکی ہے۔

❸ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب اهلال النبی ﷺ وهدیه (3018) وابو داؤد، کتاب المناسك، باب القران (1795)

ابن المنذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طواف کے بعد کسی بھی وقت 2 رکعتوں کی ادائیگی کی جمہور صحابہ اور انکے بعد کثیر ائمہ نے اس کی اجازت دی ہے (الفتح) جب کہ امام ثوری رحمہ اللہ، مالک و ابوحنیفہ رحمہ اللہ اس کو ناپسند خیال کرتے ہیں ان کی دلیل فجر وعصر کے بعد نماز سے روکنے کا عموم ہے جب کہ صحیح بات یہی ہے کہ ان اوقات میں بھی سبھی نمازیں مثلاً تحیۃ المسجد یا سنن کی قضائی دی جاسکتی ہے تو ان رکعات کی ادائیگی میں بھی کوئی حرج نہیں۔ (واللہ اعلم)

[80]...... بَاب فِيْ دُخُولِ الْبَيْتِ نَهَارًا

دن کے وقت بیت اللہ میں داخل ہونا

1968- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَاتَ بِذِي طُوًى حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ۔ ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے 'ذی طوی' میں رات گذاری حتی کہ صبح ہوگئی پھر مکہ میں داخل ہوئے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے تھے۔

فوائد:...... نبی کریم ﷺ سے صرف عمرہ جعرانہ کے موقع پر ہی مکہ میں رات کو داخل ہونا ثابت ہے اسکے علاوہ آپ ﷺ دن کو ہی مکہ داخل ہوتے انکے اس فعل کی وجہ بیان کرتے ہوئے عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ چونکہ امام تھے لہٰذا لوگوں کو (طریقہ دخول) بتانے کے لیے دن کو داخل ہوتے لہٰذا آپ رات کو بھی داخل ہو سکتے ہو کیونکہ تم اللہ کے رسول کی طرح نہیں ہو (فتح الباری)

[81]...... بَاب فِيْ أَيِّ طَرِيقٍ يَدْخُلُ مَكَّةَ

کس راستہ سے مکہ میں داخل ہونا چاہئے؟

1969- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى۔ ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اونچے ٹیلے سے مکہ میں داخل ہوتے تھے اور نیچے والے ٹیلے سے نکلتے تھے۔

---

❶ صحیح: ابوداؤد، کتاب المناسک، باب الطواف بعد العصر (1894) والنسائی، کتاب المناسک، باب اباحة الطواف فی کل الاوقات (2924)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحج، باب دخول فکة نهاراً أو ليلاً (1574) ومسلم، کتاب الحج، باب استحباب المبيت بذی طوفی...... (3034)

فوائد:......الثنية العليا و الثنيه السفل کے لیے کراء کا لفظ بھی روایات میں آیا ہے ثنیۃ العلیا وہ مقام ہے جدھر سے اہل مکہ اپنے قبرستان المعلی کی جانب اترتے ہیں اسے حجون بھی کہا جاتا ہے جب کہ ثنیۃ لفظی طور پر پہاڑ گھاٹی یا اس میں پائے جانے والے بلند راستے کو کہتے ہیں۔اور ثنیۃ سفلیٰ یہ شعب شامیین کے قریب قعیقعان کی جانب ہے (فتح الباری)

لہٰذا دخول مکہ اور خروج میں ان راستوں کو اپنانا سنت ہے حتمی نہیں کیونکہ آپ ﷺ اسے تیسیر آسانی کے لیے اپناتے تھے۔(واللہ اعلم)

[82]...... بَاب مَتَى يُهِلُّ الرَّجُلُ
آدمی کب تلبیہ کہے؟

1970۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَدْخَلَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَاسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ أَهَلَّ مِنْ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ ۔[1]

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکاب میں اپنا پاؤں رکھتے اور اونٹنی آپ ؐ کو لے کر کھڑی ہوتی تھی تو آپ مسجد ذو الحلیفہ سے تلبیہ کہتے۔

فوائد:...... معلوم ہوا میقات سے احرام باندھ لینے کے بعد سواری پر سوار کر مکہ کی جانب نکلتے ہوئے تلبیہ پکارنا شروع کیا جائے گا۔

[83]...... بَاب مَا يَصْنَعُ الْمُحْرِمُ إِذَا اشْتَكَى عَيْنَيْهِ
جب محرم کی آنکھیں دکھ جائیں تو وہ کیا کرے؟

1971۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ..........

عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ قَالَ فِي الْمُحْرِمِ إِذَا اشْتَكَى عَيْنَيْهِ يَضْمِدُهَا بِالصَّبِرِ ۔[2]

ابان بن عثمان اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے محرم کے متعلق فرمایا: ”جب اس کی آنکھیں دکھ جائیں تو وہ ان پر ایلوے کا لیپ کرے۔“

---

[1] متفق عليه : البخاری، كتاب الحج، باب من أين يخرج من مكة (1576) و مسلم، كتاب الحج، باب استحباب دخول مكة من ثنية العليا (3030)

[2] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب الاهلال من حيث تنبعث الراحلة (1187) و ابن ماجه، كتاب المناسك، باب دارحرام (2916)

فوائد:...... حالت احرام میں سرمہ یا کوئی دوا وغیرہ ڈالی جاسکتی ہے بشرطیکہ اس میں کسی قسم کی خوشبو نہ ہو۔

[84]...... بَاب أَيْنَ يُصَلِّي الرَّجُلُ بَعْدَ الطَّوَافِ

آدمی طواف کے بعد کہاں نماز پڑھے؟

1972۔ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ ....

سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا ۔ ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ تشریف لائے اور بیت اللہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم میں دو رکعت ادا کیں پھر صفا کی طرف گئے۔

فوائد:...... طواف کے بعد مقام ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے قبلہ رخ ہوکر دو رکعتوں کی ادائیگی مستحب ہے قرآن میں ہے ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى﴾ (البقرۃ:120) مقام ابراہیم کو نماز گاہ بناؤ جب کہ یہ ضروری نہیں اگر جگہ میسر نہ ہو تو طواف کے بعد والی رکعات حرم میں کہیں بھی ادا کی جاسکتی ہیں۔

1973۔ قَالَ شُعْبَةُ فَحَدَّثَنِي أَيُّوبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ هِيَ السُّنَّةُ ۔ ❷

شعبہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ایوب نے عمرو بن دینار کے واسطے سے نقل کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ''یہی سنت ہے۔''

[85]...... بَاب فِي طَوَافِ الْوَدَاعِ

الوداعی طواف کے متعلق

1974۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُوْنَ فِيْ كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ ۔ ❸

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ لوگ حج سے فارغ ہوکر ہر طرف کو چلے جاتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی نہ جائے حتی کہ اس کا آخری وقت بیت اللہ کے پاس گذرے۔''

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب جواز مداواة المحرم عنيبه (2879) وابو داؤد، كتاب المناسك، باب يكتحل المحرم (1838)

❷ متفق عليه: البخارى، كتاب الصلاة، باب قول الله تعالىٰ (واذ جعلنا البيت مثابة الناس وأمنًا...... (395-396) ومسلم، كتاب الحج، باب ما يلزم من أحرم بالحج (1234)

❸ صحيح: سابقہ سند کی بناء پر یہ بھی موصول ہے۔ احمد 85/2

فوائد:...... مکہ سے نکلتے ہوئے یوم النفر والے دن سب سے آخری کام طواف وداع ہے یہ ہر ایک کے حق میں لازم ہے اس کے بعد پھر مکہ سے نکل جانا چاہیے البتہ ایسی عورت جسے حیض کا خون آیا ہو اور وہ طواف زیارت کر چکی ہو تو وہ طواف وداع کے بغیر نکل سکتی ہے دیکھیے آئندہ حدیث۔

1975۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رُخِّصَ لِلْحَائِضِ أَنْ تَنْفِرَ إِذَا أَفَاضَتْ ۔❶

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حیض والی عورت کو رخصت دی گئی کہ جب وہ طواف افاضہ کر لے تو چلی جائے۔

1976۔ قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَامَ أَوَّلَ أَنَّهَا لَا تَنْفِرُ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ تَنْفِرُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ لَهُنَّ ۔❷

اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ: میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے سال سنا کہ وہ نہ جائے۔ پھر میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا: ''وہ چلی جائے نبی ﷺ نے اسے رخصت دی ہے۔''

فوائد:...... اہل علم کی یہی شان ہے کہ حق معلوم ہوتے ہی فوراً اپنی رائے سے رجوع کر لیتے ہیں اور اس کو قبول حق کی راہ میں رکاوٹ نہیں بناتے جیسا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ اگلے سال سنت معلوم ہونے پر اپنے سابقہ قول کو چھوڑ دیتے ہیں۔

1977۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ....

قَالَ أَخْبَرَنِي طَاوُسٌ الْيَمَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنْ حَبْسِ النِّسَاءِ عَنِ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ إِذَا حِضْنَ قَبْلَ النَّفْرِ وَقَدْ أَفَضْنَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ إِنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَذْكُرُ رُخْصَةً لِلنِّسَاءِ وَذٰلِكَ قَبْلَ مَوْتِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِعَامٍ ۔❸

طاؤس یمانی کہتے ہیں کہ انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا ان سے پوچھا جا رہا تھا کہ اگر عورتوں کو منیٰ جانے سے پہلے حیض آ جائے اور قربانی کے دن انہوں نے طواف افاضہ کر لیا ہو تو کیا وہ بیت اللہ کے طواف سے رک جائے؟ انہوں نے کہا: عائشہ رضی اللہ عنہا نے عورتوں کے لئے رخصت کا ذکر کیا تھا اور یہ عبداللہ بن عمر کی وفات سے ایک سال پہلے کا واقعہ ہے۔

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض (3206) وابوداؤد، کتاب المناسک، باب الوداع (2002)

❷ صحیح البخاری، کتاب الحج، باب اذا حاضت المرأة بعد ما أفاضت (1761)

❸ صحیح: سابقہ سند کی بناء پر موصول ہے۔

[86]...... بَاب فِي الَّذِي يَبْعَثُ بِهَدْيِهِ وَهُوَ مُقِيمٌ فِي بَلَدِهِ

اس شخص کے متعلق جو قربانی کا جانور بھیج دے اور خود اپنے شہر میں مقیم رہے

1978- أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ ....

عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَائِشَةَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ رِجَالًا يَبْعَثُ أَحَدُهُمْ بِالْهَدْيِ مَعَ الرَّجُلِ فَيَقُولُ إِذَا بَلَغْتَ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا فَقَلِّدْهُ فَإِذَا بَلَغَ ذَلِكَ الْمَكَانَ لَمْ يَزَلْ مُحْرِمًا حَتَّى يَحِلَّ النَّاسُ قَالَ فَسَمِعْتُ صَفْقَتَهَا بِيَدِهَا مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ وَقَالَتْ لَقَدْ كُنْتُ أَفْتِلُ الْقَلَائِدَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيَبْعَثُ بِالْهَدْيِ إِلَى الْكَعْبَةِ مَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِمَّا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنْ أَهْلِهِ حَتَّى يَرْجِعَ النَّاسُ ـ[1]

مسروق کہتے ہیں کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: ''اے ام المومنین! بعض لوگ قربانی کا جانور کسی کے ساتھ بھیج دیتے اور کہتے ہیں کہ جب فلاں مقام پر پہنچو تو اسے قلادہ باندھ دینا پھر جب تک وہ آدمی اس مقام پر پہنچتا ہے یہ آدمی محرم ہی رہتا ہے حتی کہ لوگ احرام کھول دیں۔ مسروق کہتے ہیں: میں نے پردے کی اوٹ سے ان کی تالی کی آواز سنی اور انہوں نے کہا: ''میں رسول اللہ ﷺ کے لئے قلادے بٹا کرتی تھی۔ اور کعبہ کی طرف قربانی کا جانور بھیجا کرتے تھے۔ آپ پر ان باتوں میں سے کوئی بات حرام نہیں ہوتی تھی جو آدمی کو اپنی بیوی سے حلال ہوتی ہے۔ حتی کہ لوگ واپس آ جاتے تھے۔''

فوائد:...... جو شخص مکہ ھدی روانہ کرے صحیح بات یہی ہے کہ وہ حلال ہی رہے گا اسے محرم شمار نہیں کیا جائے گا امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''من بعث هدية لا يصير محرما ولا يحرم عليه شيئ مما يحرم على المحرم وهذا مذهبنا و مذهب العلماء كافةً.'' (تحفۃ الاحوذی) جس نے اپنی ہدی روانہ کی وہ محرم نہیں ہوگا اور نہ ہی اس پر کوئی محرم والی شئی حرام ہوگی یہ ہمارا سبھی علماء کا مذہب ہے جیسا کہ موقف عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کا راجح ہونا واضح جب کہ اس کے برعکس ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فتوی اور دیگر صحابہ کا موقف مرجوح ہے تفصیل کے لیے دیکھیے (فتح الباری)

1979- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ....

---

[1] صحيح : أخرجه النسائی فی الکبریٰ(4198) مزید دیکھئے حدیث(1958)

أَنَّ عَـائِشَةَ قَـالَـتْ كُـنْـتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَـدْيِ رَسُـوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَيَبْعَثُ بِهَدْيِهِ مُقَلَّدَةً وَيُقِيمُ بِالْمَدِينَةِ وَلَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا حَتّٰى يُنْحَرَ هَدْيُهُ۔ ❶

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی قربانی کے جانوروں کے لئے قلادے بٹا کرتی تھی۔اور وہ اپنے قربانی کے جانور کو قلادہ باندھ کر بھیجا کرتے تھے۔اور خود مدینہ میں مقیم ہوتے تھے۔اور کسی چیز سے پرہیز نہیں کرتے تھے۔حتی کہ آپ ﷺ کے جانوروں کی قربانی کی جاتی تھی۔

[87]...... بَاب كَرَاهِيَةِ الْبُنْيَانِ بِمِنًى

منی میں عمارت بنانے کی کراہت

1980۔ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ أُمِّهِ مُسَيْكَةَ وَأَثْنٰى عَلَيْهَا خَيْرًا ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا نَبْنِي لَكَ بِمِنًى بِنَاءً يُظِلُّكَ فَقَالَ رَسُـولُ اللّٰـهِ ﷺ لَا مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ۔ ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے کہا: ''اے اللہ کے رسولؐ! ہم آپؐ کے لئے منی میں مکان نہ بنادیں جو آپؐ کو سایہ دے۔تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں' منی اس شخص کے اونٹ باندھنے کی جگہ ہے جو پہلے آئے۔''

فوائد:...... مذکورۃ حدیث سے واضح ہو کہ ایسی جگہیں جو مسلمانوں کی مشترکہ عبادت گاہیں ہیں وہاں پر اپنے لیے ایک جگہ کو خاص کر لینا خلاف شریعت ہے اسی طرح مساجد وغیرہ میں جو بعض لوگوں نے وطیرہ بنایا ہوا ہے کہ پہلی صف میں اپنی جگہ روک لیتے ہیں حالانکہ انہوں نے وضوء بھی نہیں بنایا ہوتا ایسا کرنے سے بچنا چاہیے۔

[88]...... بَاب فِي دُخُولِ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ بِغَيْرِ حَجٍّ وَلَا عُمْرَةٍ

حج اور عمرۃ کے علاوہ بغیر احرام باندھے ہوئے مکہ میں داخل ہونا

1981۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ....

---

❶ متفق عليه : البخاري، كتاب الحج، باب فتل القلائد والبقر (1698) ومسلم، كتاب الحج، باب استحباب بعث الهدى إلى الحرم......(3181)

❷ متفق عليه : سابقہ حدیث کی ایک طرف ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ مِغْفَرٌ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَذَا ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اقْتُلُوهُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَالِدٍ وَقُرِءَ عَلَى مَالِكٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا۔❶

انس رضی اللہ عنہ بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح کے سال مکہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کے سر پر خود تھا جب آپ ﷺ نے اسے اتارا تو ایک آدمی نے آپ ﷺ سے کہا: ''اے اللہ کے رسول! ابن خطل کعبہ کے پردوں سے لٹکا ہوا ہے۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے قتل کر دو۔'' عبداللہ بن خالد کہتے ہیں: مالک کے پاس پڑھا گیا کہ ابن شہاب نے کہا: ''اس دن رسول اللہ ﷺ محرم نہیں تھے۔''

فوائد:...... (۱) دفاع کے لیے حفاظتی لباس پہننا جائز و درست ہے (۲) فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ کے لیے حرم کچھ دیر کے لیے حلال ہوا تھا اس کے بعد اس کی حرمت پھر پلٹ آئی اسی دوران آپ ﷺ نے ابن خطل کو کعبہ کے اندر قتل کی سزا سنائی (۳) مکہ میں بلا احرام یعنی حج و عمرہ کی نیت کے بغیر داخل ہونا درست ہے۔

1982۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمَّارٍ الدُّهْنِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ حِينَ افْتَتَحَهَا وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ قَالَ إِسْمَعِيلُ سَمِعَهُ مِنْ أَبِي الزُّبَيْرِ كَانَ مَعَ أَبِيهِ۔❷

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جب مکہ فتح کیا تو اس میں داخل ہوئے' آپ کے سر پر احرام کے بغیر سیاہ پگڑی تھی۔

فوائد:...... (۱) مذکورۃ حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا یہ آپ کے حلال ہونے کی علامت ہے کیونکہ احرام میں سر نہیں ڈھانپا جاتا (۲) کالی پگڑی پہننا سنت رسول ہے جب کہ اس کو علامت بنا لینا خلاف سنت ہے اسی طرح کسی اور رنگ کو اپنا لینا بھی اسی زمرے میں آتا ہے۔

---

❶ حسن: ابو داؤد، کتاب المناسك، باب تحريم مكة (2019) و ابن ماجه، كتاب المناسك، باب النزول بمنى (3006)

❷ متفق عليه: البخاری، کتاب جزاء الصيد، باب دخول الحرم ومكة بغير احرام (1846) ومسلم، كتاب الحج، باب جواز دخول مكة بغير احرام (3295)

[89]...... بَاب لَا يُعْطَى الْجَزَّارُ مِنَ الْبُدْنِ شَيْئًا
قربانی کے دن جانوروں میں سے قصاب کو کچھ نہ دینا چاہیے

1983۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيُّ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُمَا أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَهُ ....

أَنَّ عَلِيًّا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ وَأَنْ يَقْسِمَ بُدْنَهُ كُلَّهَا لُحُومَهَا وَجُلُودَهَا وَجِلَالَهَا وَلَا يُعْطِيَ فِي جِزَارَتِهَا مِنْهَا شَيْئًا ۔❶

علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ اپنے قربانی کے جانوروں پر کھڑا ہو اور ان کا گوشت، ان کے چمڑے اور ان کے جل تقسیم کریں۔ اور گوشت بنانے والے قصاب اُجرت میں قربانی کا گوشت نہ لیں۔

فوائد:...... قربانی کو تین حصوں میں تقسیم بھی کیا جاسکتا ہے (۱) آدمی خود کھالے (۲) دوست احباب کو تحفہ کے طور پر دے دے (۳) غربا و مساکین میں اس کو تقسیم کر دیا جائے۔ لہٰذا قربانی کے جمیع اجزا کا یہی حکم ہے۔ چاہے وہ گوشت ہو یا اس کے متعلقات مثلاً چربی، چمڑا وغیرہ۔ ان اشیاء کو بھی مذکورہ تین مدوں میں صرف کیا جاسکتا ہے۔ اس کی کھال وغیرہ قصائی کو بطور اجرت دینا ممنوع و غیر مشروع ہے۔

[90]...... بَاب فِي جَزَاءِ الضَّبُعِ
گوہ کے بدلے کے متعلق

1984۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ ....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الضَّبُعِ فَقَالَ هُوَ صَيْدٌ وَفِيهِ كَبْشٌ إِذَا أَصَابَهُ الْمُحْرِمُ ۔❷

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گوہ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''وہ شکار ہے اور جب محرم اس کا شکار کرے تو اس کے بدلہ میں ایک مینڈھا دینا ہوگا۔''

فوائد:...... (۱) محرم کے لیے شکار حرام ہے قرآن میں ہے: ''اے ایمان والو! شکار کو قتل نہ کرو جب تم حالتِ احرام میں ہو جس نے جان بوجھ کر ایسا کیا تو اس کے ذمے اسی کی مثل جانور ہے۔ جس کا دو عدل

❶ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب جواز دخول مكة بغير احرام (3296) والنسائي، كتاب مناسك الحج، باب دخول مكة بغير احرام (2869)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الحج، باب الجلال للبدن (1707) ومسلم، كتاب الحج، باب في صدقة لحوم الهدى وجلودها وجلالها (3167)

والے فیصلہ کریں گے یا تو کعبہ میں کی جانے والی قربانی یا کفارے کے طور پر مساکین کو کھانا دینا یا اس کے برابر روزے" (المائدہ:95) (۲) گوہ کے بدلے مینڈھا ذبح کیا جائے گا۔

1985۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الضَّبُعِ آكُلُهُ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ هُوَ صَيْدٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ مَا تَقُولُ فِي الضَّبُعِ تَأْكُلُهُ قَالَ أَنَا أَكْرَهُ أَكْلَهُ۔ ❶

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابو عمار کہتے ہیں کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ سے پوچھا: میں گوہ کھا لوں؟ انہوں نے کہا: "جی ہاں۔" میں نے کہا "وہ شکار ہے؟" انہوں نے کہا: "جی ہاں۔" میں نے کہا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا؟ انہوں نے کہا: "جی ہاں۔" ابو محمد سے کہا گیا: آپ گوہ کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ کیا آپ اسے کھاتے ہیں؟ انہوں نے کہا: "میں اسے کھانا ناپسند کرتا ہوں۔"

فوائد:...... معلوم ہوا حلال چیز کھائی جاسکتی ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر بندہ اسے پسند کرے اور کھائے کیونکہ حلّت وحرمت، پسند و ناپسند سے الگ چیز ہے ضروری نہیں کہ ہر حلال چیز کھائی جائے۔

[91]...... بَاب فِيمَنْ يَبِيتُ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ عِلَّةٍ
اس شخص کے متعلق جو کسی وجہ سے منیٰ کی راتیں مکہ میں گذارے

1986۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لِيَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ فَأَذِنَ لَهُ۔ ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت چاہی کہ زمزم کا پانی نکالنے کی وجہ سے وہ منیٰ کی راتوں میں مکہ رہے تو آپؐ نے اسے اجازت دے دی۔

فوائد:...... گیارہ، بارہ اور تیرہ یہ تین دن رمی کے لیے منیٰ میں قیام کرنا واجب ہے لیکن اگر کوئی مجبوری کی بنا پر منیٰ میں قیام نہ کرسکتا ہو تو ایسے شخص کو اجازت ہے کہ مکہ میں کہیں بھی قیام کرلے۔ جبکہ بلاعذر ایسا کرنے

---

❶ صحیح: ابو داؤد، كتاب الأطعمة، باب فی أكل الضبع (3801) والترمذی، كتاب الحج، باب ماجاء فی الضبع يصيبها المحرم (851)

❷ الترمذی، كتاب الحج، با ماجاء فی الضبع يصيبها المحرم (851) وابن ماجه كتاب الصيد، باب الصبع (3236)

والے پر دم، قربانی لازم ہے۔

1987۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ۔❶

عیسیٰ بن یونس' عبیداللہ بن عمر سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

❀❀❀❀

❶ متفق عليه : البخارى، كتاب الحج، باب سقاية الحاج (1634) ومسلم، كتاب الحج، باب وجوب المبيت بمنى ليالى أيام التشريق(3164) وابن ماجه ، كتاب المناسك، باب البيتوتة بمكة ليالى منى(3065)

٦...... من كتاب الأضاحى

قربانیوں کا بیان

[1] بَاب السُّنَّةِ فِي الْأُضْحِيَّةِ
قربانی کا شرعی طریقہ

1988ـ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ ....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ وَيُسَمِّي وَيُكَبِّرُ لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ وَاضِعًا عَلَى صِفَاحِهِمَا قَدَمَهُ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ قَالَ نَعَمْ ـ ❶

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو خاکستری رنگ کے سینگوں والے مینڈھوں کی قربانی کی آپ ’بسم اللہ اللہ اکبر‘ کہتے تھے۔میں نے دیکھا آپ اپنے ہاتھ سے انہیں ذبح کر رہے تھے۔اور آپ ان کے پہلو پر اپنے قدم رکھے ہوئے تھے۔ راوی کہتا ہے: میں نے کہا: آپ نے ان سے سنا؟ انہوں نے کہا: ’’جی ہاں۔‘‘

فوائد:...... گھروں میں ہونے والی قربانی کے لیے عربی زبان اور احادیث نبویہ میں متعدد الفاظ استعمال ہیں۔(۱) أُضْحِيَةٌ اس کی جمع اضاحی، امام دارمی علیہ السلام نے یہی لفظ ترجمۃ الباب میں ذکر کیا ہے (۲) ضَحِيَّةٌ اس کی جمع ضحایا (۳) أَضْحَاةٌ جمع اَضْحیٰ، اسی مناسبت سے بڑی عید کو عید الاضحیٰ کہتے ہیں کیونکہ لوگ قربانیاں کرتے ہیں۔یاد رہے! حاجی اور عمرہ کرنے والے جو مکہ مکرمہ میں قربانیاں کرتے ہیں ان کے لیے یہ الفاظ نہیں آتے بلکہ ان قربانیوں کے لیے ہدی، بُدن وغیرہ بولے جاتے ہیں۔نیز اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ بڑے اہتمام وشوق سے دو خوبصورت مینڈھے تکبیر پڑھ کر خود ذبح کیا کرتے تھے۔

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الأضاى، باب التكبر عند الذبح (5565) ومسلم، كتاب الأضاحى، باب استحباب الأضحية وذبحها......(5060)

1989۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِى حَبِيبٍ عَنْ أَبِى عَيَّاشٍ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ضَحّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ فِى يَوْمِ الْعِيدِ فَقَالَ حِينَ وَجَّهَهُمَا إِنِّى وَجَّهْتُ وَجْهِىَ لِلَّذِى فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِى وَنُسُكِى وَمَحْيَاىَ وَمَمَاتِى لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمَّتِهِ ثُمَّ سَمَّى اللّٰهَ وَكَبَّرَ وَذَبَحَ ۔[1]

جابرؓ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عید کے دن دو مینڈھوں کی قربانی کی۔ جب ان کو قبلہ رو کیا تو یہ دعا پڑھی: ''میں نے اپنے چہرے کو یکسو ہوکر اس ذات کے لئے متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکوں سے نہیں ہوں۔میری نماز میری قربانی' میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں پہلا مسلمان ہوں۔اے اللہ! یہ تجھ سے ہے اور تیرے لئے ہے' محمد ﷺ اور اس کی امت کی طرف سے۔پھر اللہ کا نام لے کر اسے ذبح کیا۔''

فوائد:...... امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ ،امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ اور امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کو صحیح قرار دیا ہے ہر صورت اس دعا کا پڑھنا لازمی نہیں مستحب ہے البتہ ذبح کرتے مسنون مشہور تکبیر پڑھنا فرض ہے۔

[2]...... بَاب مَا يُسْتَدَلُّ مِنْ حَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ الْأُضْحِيَةَ لَيْسَ بِوَاجِبٍ

نبی ﷺ کی ان حدیثوں کے متعلق جن سے اس بات کا استدلال کیا جاتا ہے کہ قربانی فرض نہیں ہے

1990۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِى اللَّيْثُ حَدَّثَنِى خَالِدٌ يَعْنِى ابْنَ يَزِيدَ حَدَّثَنِى سَعِيدٌ يَعْنِى ابْنَ أَبِى هِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِى ابْنُ الْمُسَيَّبِ..........

أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُضَحِّىَ

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص قربانی کرنا چاہے وہ ذی الحجہ کے پہلے عشرے میں نہ

[1] صحيح بالشواهد: ابو داؤد، كتاب الضحايا، باب مايستحب من الضحايا (2795) والترمذى، كتاب الأضاحى، باب حدثنا قتيبه (2521)

فَلَا يُقَلِّمْ أَظْفَارَهُ وَلَا يَحْلِقْ شَيْئًا مِنْ شَعْرِهِ فِي الْعَشْرِ الْأُوَلِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ۔ ❶

اپنے ناخن کاٹے اور نہ بال کٹوائے۔''

1991۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ....

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا أَظْفَارِهِ شَيْئًا۔ ❷

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب ذو الحجہ کا عشرہ آئے اور تم میں سے کوئی قربانی کرنا چاہے تو نہ اپنے بال منڈوائے اور نہ ناخن کاٹے۔''

فوائد:...... امام دارمی رحمہ اللہ اس حدیث سے استدلال فرماتے ہیں کہ جو قربانی کا ارادہ رکھتا ہو وہ ناخن وغیرہ نہ تراشے ،یعنی جس کا قربانی کا ارادہ نہیں ہے اس پر یہ پابندی عائد نہیں ہوتی ،آپ ﷺ کے الفاظ کا مزاج بتلاتا ہے کہ قربانی ہر ایک پر فرض نہیں اور فی الحقیقت بھی راجح اور صحیح موقف یہی ہے کہ قربانی فرض نہیں ،بعض اہل علم جن نصوص سے اس کی فرضیت پر استدلال کرتے ہیں وہ استدلات باطل و مردود ہیں۔مثلاً بعض اہل علم گھروں میں کی جانے والی قربانی کی فرضیت پر قرآن پاک کی یہ آیت نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کو اللہ نے حکم دیا ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔

چونکہ وَانْحَرْ امر کا صیغہ ہے اور امر وجوب کے لیے آتا ہے لہٰذا قربانی فرض ہے جب کہ اس آیت سے گھریلو قربانی کی فرضیت پر استدلال کرنا درست نہیں۔

(۱) یہاں آپ ﷺ کو مطلق فرمایا جارہا ہے کہ مشرکین اپنے بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور ان کی خوشنودی کے لیے جانور ذبح کرتے ہیں مگر آپ نے نماز بھی اللہ کے لیے پڑھنی ہے اور جانور بھی اپنے رب کے نام پر نحر کرنا ہے۔یعنی جانور اور بالخصوص اونٹ اپنے ربّ کے لیے نحر کریں۔(۲) جو مخصوص قربانی گھروں میں کی جاتی ہے اس کے لیے شروع کے مخصوص الفاظ کیے ہیں جب کہ اس آیت میں ایسا اشارہ تک نہیں۔اور

❶ صحيح مسلم، كتاب الأضاحي، باب من دخل عليه عشر ذى الحجه وهو مريد التضحية ...... (5089) والنسائى، كتاب الضحايا، باب أخبرنا سليمان بن سلم (4373)

❷ صحيح مسلم، كتاب الأضاحي، باب من دخل عليه عشر ذى الحجه وهو مريد التضحية ...... (5089) والنسائى، كتاب الضحايا، باب أخبرنا سليمان بن سلم (4373)

اصول فقہ کا مسلمہ قاعدہ ہے کہ جب تک دلالت قطعی نہ ہو کسی حکم کی فرضیت ثابت نہیں ہوتی ہے۔ (۳) نحر صرف اونٹ کے لیے خاص ہے، جب کہ گھریلو قربانی میں اونٹ کی قربانی بہت قلیل تعداد میں ہوتی ہے۔''
دوسری دلیل'' بعض اہل علم قربانی کی فرضیت پر صحیح بخاری کی اس روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے قربانی کا جانور عید کی نماز سے پہلے ذبح کر دیا وہ اس کی جگہ اور جانور ذبح کرے۔ چونکہ رسول اللہ ﷺ حکم دے رہے ہیں لہٰذا کوئی گنجائش نہیں، قربانی کرنا فرض ہے یہ استدلال بھی باطل ہے، کیونکہ سنت عمل بھی جب متعین وقت اور مخصوص طریقہ کے مطابق نہ ہوگا وہ قابل قبول نہیں ہوگا مسنون قربانی کے لیے جہاں وقت تعین ہے وہاں طریقہ بھی واضح کیا گیا لہٰذا جو اس کے خلاف کرے گا اس کو دوبارہ صحیح کرنے کا کہا جائے۔ دوبارہ صحیح کرنے کا حکم یہ معنٰی ہرگز نہیں رکھتا کہ اب یہ عمل اس کے ذمہ فرض ہو گیا ہے۔ یاد رہے! سنت یا نفل کی ادائیگی جب مسنون طریقہ سے نہ ہوگی تو اس کے اعادہ کے حکم پر وہ سنت یا نفل فرض نہیں ہوتے (بات کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کریں) تیسری دلیل: سیدنا ابو ہریرہ کا قول ہے ''مَـــنْ وَجَـدَ سَعَةً فَلَمْ يُضَحّ فَلا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا'' جو باوجود استطاعت کے قربانی نہ کرے وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔ معلوم ہوا قربانی کی بڑی اہمیت ہے لہٰذا یہ فرض ہے لازمی ہے حیرت کی بات ہے کہ حافظ عبد المنان پوری صاحب حفظہ اللہ ایک طرف قول صحابی کو ذرا اہمیت نہیں دیتے بلکہ قول صحابی اور قول عامی کو برابر سمجھتے ہیں مگر حافظ صاحب حفظہ اللہ نے اپنے موقف کی تائید یعنی قربانی کی فرضیت ثابت کرنے کے لیے قول ابو ہریرہ کو اپنی کتاب میں نقل فرما دیا ہے اور بڑی شرح وبسط سے قول صحابی سے حکم شرعی بلکہ فرضیت ثابت فرما رہے ہیں۔ حالانکہ قول صحابی وعید پر مشتمل ہے اس وعید سے فرضیت ثابت کرنا حقائق کا خون کرنے کے مترادف ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے بعد (شیخین) کریمین حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کا رتبہ ہے اور ان دونوں بزرگوں سے ثابت ہے کہ وہ اس خدشہ کے پیش نظر قربانی چھوڑ دیتے تھے کہ کہیں لوگ اس کو واجب نہ سمجھ بیٹھیں۔ (دیکھیں: مصنف عبد الرزاق 4/381، السنن الکبری 9/259۔ المحلی 7/357) مفسر قرآن حضرت عباس رضی اللہ عنہ قربانی کے فرض ہونے کے قائل نہیں تھے (مصنف عبد الرزاق حدیث 8146 السنن الکبریٰ 9/265، المحلی 7/358) مؤذن رسول سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی فرضیت کے قائل نہیں تھے (مصنف عبد الرزاق: 8156، المحلی 7/357) مزید برآں حضرت ابو سعید بدری انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''لَـقَـدْ هَـمَـمْتُ أَنْ أَدَعَ الأُضْحِيَةَ وَ أَنِّي لَمِنْ أَيْسَرِكُمْ بِهَا مَخَافَةَ أَنْ يُحْسَبَ أَنَّهَا حَتْمٌ

وَاجِبٌ“ میں باوجود استطاعت وآسانی کے قربانی چھوڑنے کا ارادہ رکھتا ہوں کہ کہیں لوگ اس کو حتمی واجب نہ سمجھ لیں۔ (مصنف عبدالرزاق 4/383، السنن الکبریٰ 9/295، المحلی 7/358) اسی طرح حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے استاد محترم امام عطاء رحمۃ اللہ علیہ مفتی مکہ سے سوال کیا گیا کہ کیا قربانی لوگوں پر واجب ہے؟ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا نہیں، لیکن نبی اکرم نے قربانی کی ہے۔ (مصنف عبدالرزاق :8134) علماء احناف بھی قربانی کے وجوب کے قائل ہے وہ صحیح سند کے ساتھ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ثابت کرے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ قربانی کے وجوب کے قائل تھے۔ کیونکہ احناف کے ہاں دین صرف قول امام ہے جب تک امام صاحب نہ فرما دیں ان کے ہاں کوئی چیز نہیں دین نہیں بنتی۔ جس طرح کہ حنفی ائمہ کے اقوال سے واضح ہوتا ہے۔ محض اپنی طرف سے مسائل بنا بنا کر امام صاحب کی طرف منسوب کرتے رہنا کہاں کی دیانت داری ہے۔

[3]...... بَاب مَا لَا يَجُوزُ فِي الْأَضَاحِيِّ
ان جانوروں کے متعلق جن کی قربانی کرنا جائز نہیں

1992۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ............

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا يُتَّقَى مِنَ الضَّحَايَا قَالَ الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِي لَا تُنْقِي ۔[1]

براء رضی اللہ عنہ بن عازب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا۔ قربانی کے کن جانوروں سے پرہیز کیا جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بھینگا جس کا بھینگا پن ظاہر ہو، لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو، بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو، دبلا جس میں گوشت نہ ہو۔“

فوائد:...... صدقہ میں عام اصول ہے ﴿لن تنالو البر حتی تنفقو ا مما تحبون﴾ جب تک اللہ کی راہ میں پسندیدہ وعمدہ چیز نہ دی جائے مکمل نیکی حاصل نہیں ہوتی ہے تو قربانی میں بھی اسوہ رسول ﷺ سامنے رکھتے ہوئے، خوبصورت، صحت منداور ہر قسم کے عیب سے پاک جانور ہی قربان کرنا چاہیے۔

1993۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ....

---

[1] صحیح: مؤطا امام مالك، كتاب الضحايا، باب ماينهى عنه فى الضحايا (1) وابوداؤد، كتاب الضحايا، باب مايكره من الضحايا (2803)

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ قَالَ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ عَمَّا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْأَضَاحِيِّ فَقَالَ أَرْبَعٌ لَا يُجْزِئْنَ الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْكَسِيرُ الَّتِي لَا تُنْقِي قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَاءِ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ فِي السِّنِّ نَقْصٌ وَفِي الْأُذُنِ نَقْصٌ وَفِي الْقَرْنِ نَقْصٌ قَالَ فَمَا كَرِهْتَ فَدَعْهُ وَلَا تُحَرِّمْهُ عَلَى أَحَدٍ ـ❶

عبید بن فیروز کہتے ہیں کہ میں نے براء سے ان جانوروں کے متعلق پوچھا جن کی قربانی سے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا انہوں نے کہا: ''وہ چار قسم کے جانور ہیں۔ جو کفایت نہیں کرتے۔ بھینگا جس کا بھینگا پن ظاہر ہو۔ اور لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو۔ اور مریض جس کا مرض ظاہر ہو۔ اور بوڑھا انتہائی لاغر۔'' عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے براء سے کہا: میں اس بات کو برا جانتا ہوں کہ دانت کان اور سینگ میں کوئی نقص ہو۔ انہوں نے کہا: ''جسے تم برا سمجھو اسے چھوڑ دو اور کسی کے لئے اسے حرام مت کرو۔''

1994- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ..........

سَمِعْتُ حُجَيَّةَ بْنَ عَدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ الْبَقَرَةُ فَقَالَ عَنْ سَبْعَةٍ قُلْتُ الْقَرْنُ قَالَ لَا يَضُرُّكَ قَالَ قُلْتُ الْعَرَجُ قَالَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَنْسَكَ ثُمَّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ ـ❷

حجیہ بن عدی کہتے ہیں۔ میں نے سنا علی رضی اللہ عنہ سے کوئی آدمی پوچھ رہا تھا۔ گائے کتنے آدمیوں کی طرف سے کافی ہے؟ انہوں نے کہا: سات آدمیوں کی طرف سے۔ میں نے کہا: اگر سینگ میں کوئی نقص ہو؟ انہوں نے کہا: اس میں تمہارا کوئی نقصان نہیں ہے۔'' حجیہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اگر لنگڑا پن ہو؟ انہوں نے کہا: قربانی کی جگہ تک پہنچ جائے تو کچھ حرج نہیں۔ پھر انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ کان' آنکھ اور ناک اچھی طرح دیکھ لیں۔''

1995- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ الصَّائِدِيِّ..........

---

❶ صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

❷ صحيح: الترمذي، كتاب الأضاحي، باب مايكره من الأضاحي، والنسائي كتاب الأضاحي، باب الشرقاء وهي مشقوقة الأذن (4388)

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ وَأَنْ لَا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا خَرْقَاءَ وَلَا شَرْقَاءَ فَالْمُقَابَلَةُ مَا قُطِعَ طَرَفُ أُذُنِهَا وَالْمُدَابَرَةُ مَا قُطِعَ مِنْ جَانِبِ الْأُذُنِ وَالْخَرْقَاءُ الْمَثْقُوبَةُ وَالشَّرْقَاءُ الْمَشْقُوقَةُ ۔❶

علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ ہم کان آنکھ اور ناک اچھی طرح دیکھ لیں۔اور مقابلہ' مدابرة' خرقاء اور شرقاء کی قربانی نہ کریں۔مقابلہ وہ جانور ہے جس کا کان آگے سے کٹا ہوا ہو۔اور مدابرہ وہ ہے جس کا کان پیچھے سے کٹا ہو۔اور خرقاء وہ ہے جس کا کان چرا ہوا ہو۔اور شرقاء وہ ہے جس کا کان پھٹا ہوا ہو۔

[4]...... بَاب مَا يُجْزِءُ مِنْ الضَّحَايَا
قربانی کے لئے کون سے جانور کفایت کر جاتے ہیں

1996۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ بَعْجَةَ الْجُهَنِيِّ ....

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ضَحَايَا بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَأَصَابَنِيْ جَذَعٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهَا صَارَتْ لِيْ جَذَعَةٌ فَقَالَ ضَحِّ بِهَا ۔❷

عقبہ بن عامر جہنی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے جانور اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم پر تقسیم کئے مجھے ایک جذعہ دیا۔میں نے کہا:''اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے جذعہ ملا ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا:''اس کی قربانی کرو۔''

1997۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِيْ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ ....

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَنَمًا أَقْسِمُهَا عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَسَمْتُهَا وَبَقِيَ مِنْهَا عَتُوْدٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ الْعَتُوْدُ الْجَذَعُ مِنَ

عقبہ بن عامر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کچھ بکریاں دیں تاکہ میں انہیں آپ کے صحابہ میں تقسیم کر دوں میں نے ان کو تقسیم کیا تو ایک 'عتوذ' باقی رہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا:''اس کی قربانی تم کرلو۔''ابو محمد کہتے ہیں: عتود بکری کے ایک

❶ رجاله ثقات: کہا گیا ہے کہ ابواسحاق نے شریح سے نہیں سنا۔ ابو داؤد، كتاب الضحايا، باب مايكره من الضحايا (2804) والترمذى، كتاب الأضاحى، باب مايكره من الأضاحى (1498)

❷ متفق عليه: البخارى، كتاب الأضاحى، باب قسمة الأضاحى بين الناس (5547) ومسلم، كتاب الأضاحى، باب سنن الأضحية (5058) ومسلم، كتاب الأضاحى، باب سنن الأضحية (5058)

الْمَعْزِ۔❶ برس کے بچے کو کہتے ہیں۔

فوائد:...... یاد رہے یہ عام نہیں ہے کہ ہر شخص بکری کا ایک سالہ بچہ قربانی کرے بلکہ یہ اجازت سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص ہے اور ایک حدیث میں خصوصیت کے واضح الفاظ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ضَحِّ بِهَا اَنْتَ وَلَا اُرَخِّصُهُ لِاَحَدٍ فِيْهَا بَعْدُ" تو اس کی قربانی دے تیرے بعد اور اس میں کسی کے لیے میں رخصت نہیں دیتا ہوں (السنن الکبری 9/270) شارح صحیح البخاری حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وَفِي الْحَدِيْثِ اَنَّ الْجَذَعَ مِنَ الْمَعْزِ لَا يَجْزِيْ وَهُوَ قَوْلُ الْجَمْهُوْرِ (فتح الباری 15/70) حدیث اور جمہور اہل علم کے قول کے مطابق بکری کا (کھیرا) قربانی کے لیے کفایت نہیں کرتا۔ نیز صحیح مسلم میں تنگی کے وقت بھیڑ کا کھیرا کرنے کی اجازت موجود ہے البتہ مطلق اجازت درست نہیں۔

[5]...... بَاب الْبُدْنَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ
اونٹ اور گائے سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہے

1998- أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ سَبْعِينَ بَدَنَةً الْبَدَنَةُ عَنْ سَبْعَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اشْتَرِكُوا فِي الْهَدْيِ۔❷

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے حدیبیہ کے دن ستر اونٹوں کی قربانی کی اور ایک اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ لوگ قربانی میں شریک ہو گئے۔"

فوائد:...... احادیث مبارکہ کی واضح دلالت سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ حالتِ اقامت میں اونٹ، گائے میں سات سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں اور سفر میں گائے میں سات اور اونٹ میں دس افراد کی شراکت درست ہے جیسا کہ سنن ابن ماجہ حدیث نمبر 3131، میں ہے۔ بعض اہل علم مطلق طور پر سفر وحضر کا فرق کیے بغیر اونٹ میں دس افراد کی شراکت کے قائل ہیں اور وہ دلیل میں سفر والی حدیث ہی پیش کرتے ہیں ہمارے علم کے مطابق یہ موقف راجح نہیں ہے احتیاط اسی میں ہے کہ حضر میں سات حصوں پر ہی اکتفا کیا جائے یاد رہے! دس والی روایت کو امام بیہقی رحمہ اللہ اور امام البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل میں شاذ قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم۔

---

❶ صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب الاشتراك فی الهدی (3172)

1999۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ تَقُولُ بِهِ قَالَ نَعَمْ ۔❶

جابرؓ بن عبداللہ کہتے ہیں۔ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات آدمیوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔ابو محمد سے کہا گیا: آپ اس کے قائل ہیں؟ انہوں نے کہا: ''جی ہاں۔''

[6]...... بَابٌ فِي لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ
قربانی کے گوشت کے متعلق

2000۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ أَوْ قَالَ لَا تَأْكُلُوا لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ ۔❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے گوشت سے منع کیا۔یا انہوں نے کہا: آپ نے قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع کیا۔

2001۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدٍ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الطَّحَّانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ ....

عَنْ نُبَيْشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّا كُنَّا نَهَيْنَاكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ أَنْ تَأْكُلُوهَا فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ كَيْ تَسَعَكُمْ فَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِالسَّعَةِ فَكُلُوا وَادَّخِرُوا وَاتَّجِرُوا قَالَ أَبُو مُحَمَّد اتَّجِرُوا اطْلُبُوا فِيهِ الْأَجْرَ ۔❸

نبیشہؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہم تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے سے منع کرتے ہیں تاکہ تمہارے لئے کافی ہو جائیں۔اب تمہیں اللہ نے کشادگی دے دی ہے۔لہٰذا کھاؤ' ذخیرہ کرو اور استجار کرو۔ابو محمد کہتے ہیں: یعنی اس میں اجر تلاش کرو۔

2002۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ

---

❶ صحیح: مؤطا امام مالك، كتاب الضحايا، باب الشركة فى الضحايا (9) ومسلم، كتاب الحج، باب الاشتراك فى الهدى (1318)

❷ متفق عليه : البخارى، كتاب الأضاحى، باب ومايؤكل من لحوم الأضاحى (5574) ومسلم، كتاب الأضاحى، باب بيان ماكان من النهى ...... (5073)

❸ صحيح: ابوداؤد، كتاب الضحايا، باب فى حبس لحوم الأضاحى (2813) واحمد 5/75_76

حَدَّثَنِى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِى بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ....

عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ نَهَى عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْقَابِلُ وَضَحَّى النَّاسُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ كَانَتْ هَذِهِ الْأَضَاحِيُّ لَتَرْفُقُ بِالنَّاسِ كَانُوا يَدَّخِرُونَ مِنْ لُحُومِهَا وَوَدَكِهَا قَالَ فَمَا يَمْنَعُهُمْ مِنْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَوَ لَمْ تَنْهَهُمْ عَامَ أَوَّلَ عَنْ أَنْ يَأْكُلُوا لُحُومَهَا فَوْقَ ثَلَاثٍ فَقَالَ إِنَّمَا نَهَيْتُ عَنْ ذٰلِكَ لِلْحَاضِرَةِ الَّتِى حَضَرَتْهُمْ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ لِيَبُثُّوا لُحُومَهَا فِيهِمْ فَأَمَّا الْآنَ فَلْيَأْكُلُوا وَلْيَدَّخِرُوا ۔❶

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا۔ جب اگلا سال آیا لوگوں نے قربانی کی تو میں نے کہا یا رسول اللہ! ان قربانیوں سے لوگ فائدہ اٹھاتے تھے ان کے گوشت اور چربیوں کو ذخیرہ کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آج ان کو اس بات سے کیا چیز منع کرتی ہے؟'' میں نے کہا: ''اے اللہ کے نبی ﷺ کیا آپ ﷺ نے ان کو پہلے سال تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے ان کو اس لئے منع کیا تھا کہ جو لوگ ان کے پاس گاؤں سے آئے تھے یہ لوگ انہیں قربانی کا گوشت کھلائیں۔ لیکن اب وہ کھالیں اور ذخیرہ بھی کرلیں۔''

2003۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزَّبِيدِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ..........

حَدَّثَنِى أَبِى أَنَّهُ سَمِعَ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ لِى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ بِمِنًى أَصْلِحْ لَنَا مِنْ هَذَا اللَّحْمِ فَأَصْلَحْتُ لَهُ مِنْهُ فَلَمْ يَزَلْ يَأْكُلُ مِنْهُ حَتَّى بَلَغْنَا الْمَدِينَةَ ۔❷

ثوبان رضی اللہ عنہ جو کہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے کہا اور ہم منی میں تھے۔ ''میرے لئے اس گوشت کو بناؤ۔'' میں نے آپ ﷺ کے لئے اسے بنایا آپ ﷺ مدینہ پہنچنے تک اسے کھاتے رہے۔

---

❶ صحيح البخارى، كتاب الأضاحى، باب مايؤكل من لحوم الأضاحى ومايتزود منها (5570)

❷ صحيح مسلم، كتاب الأضاحى، باب بيان ماكان من النهى عن أكل لحوم الأضاحى (5083) ابو داؤد، كتاب الضحايا، باب فى المسافر يضحى (2714)

2004۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً قَالَ.........

سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ إِنْ كُنَّا لَنَتَزَوَّدُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو مُحَمَّد يَعْنِي لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ ۔[1]

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مکہ سے مدینہ تک رکھ لیتے تھے ابو محمد کہتے ہیں یعنی قربانی کے گوشت کو۔

فوائد:...... بہرصورت افضل واعلیٰ یہی ہے کہ فقراء ومساکین میں زیادہ سے زیادہ تقسیم کیا جائے اور اچھا گوشت تقسیم کیا جائے۔گو زیادہ دنوں تک گوشت ذخیرہ کرنے کی اجازت ہے مگر اولیٰ یہی ہے یوم النحر اور ایام التشریق میں ہی مستحقین تک ان کا حصہ پہنچا دیا جائے۔

[7]...... بَاب فِي الذَّبْحِ قَبْلَ الْإِمَامِ

امام سے پہلے قربانی کرنا

2005۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَزُبَيْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ..........

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ أَبَا بُرْدَةَ بْنَ نِيَارٍ ضَحَّى قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلَمَّا صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ دَعَاهُ فَذَكَرَ لَهُ مَا فَعَلَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي عَنَاقٌ لِي جَذَعَةٌ مِنَ الْمَعْزِ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْنِ قَالَ فَضَحِّ بِهَا وَلَا تُجْزِءُ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ قَالَ أَبُو مُحَمَّد قُرِءَ عَلَى مُحَمَّدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ

براء رضی اللہ عنہ بن عازب کہتے ہیں کہ ابو بردہ رضی اللہ عنہ بن نیار نے نماز سے پہلے قربانی کر لی۔نماز پڑھنے کے بعد نبی ﷺ نے انہیں بلایا۔ اور انہوں نے آپ ﷺ کو اس کام کی خبر دی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''بے شک تیری تو صرف گوشت کی بکری ہے۔'' انہوں نے کہا یا رسول اللہ! میرے پاس ایک برس کا بکری کا بچہ ہے جو مجھے دو بکریوں سے زیادہ محبوب ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی قربانی کر لو۔مگر تیرے بعد یہ قربانی کسی کو کفایت نہیں کرے گی۔'' ابو محمد کہتے ہیں کہ محمد کے پاس سفیان کی طرف سے

---

[1] متفق عليه : البخاری، کتاب الأضاحی، باب ما يؤكل من لحوم الأضاحی وما يتزود منها (5567) ومسلم، کتاب الأضاحی باب بيان ما كان من النهی عن أكل لحوم 5080

الصَّلَاةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَجْزَأَهُ۔❶ بیان کیا گیا کہ جو نماز پڑھنے کے بعد ذبح کرے اور امام خطبہ دے رہا ہو۔ تو اس کی قربانی ہو جائے گی۔

2006۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ.........

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ أَنَّ رَجُلًا ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ۔❷ ابوبردہ بن نیار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ کی نماز سے واپس آنے سے پہلے ایک شخص نے قربانی کر لی تو آپ ﷺ نے اسے دوبارہ قربانی کرنے کا حکم دیا۔

فوائد:...... اعلیٰ سے اعلیٰ عمل جتنے مرضی عظیم جذبہ سے کیا جائے جب تک وہ سنت مطہرہ کے مطابق نہ ہوگا نیک عمل بن کر شرف قبولیت حاصل نہیں کرے گا۔ آپ غور فرمائیں کہ صحابی رسول ہیں، جذبہ نیک تھا کہ فقراء مساکین تک گوشت جلد پہنچ جائے لیکن سب کچھ کے باوجود آپ ﷺ نے فرمایا اس پر کوئی اجر و ثواب نہیں صرف یہ بکری کا گوشت ہے۔ اجروثواب اور قربانی کے لیے دوبارہ جانور ذبح کرو۔ اہل بدعت کو اپنے بدعتی اعمال پر غور کرنا چاہیے کہ دین میں صرف ثواب کی نیت اور صرف نیک جذبہ نہیں چلتا۔ بلکہ دیکھا جاتا ہے کہ یہ عمل حضرت محمد ﷺ کے طریقہ کے مطابق بھی ہے یا نہیں؟ رسم ختم قل، چالیسواں سمیت دیگر بدعات کو فروغ دینے کے لیے قرآن وحدیث کی نصوص کا حلیہ نہ بگاڑیں بلکہ ان خرافات و بدعات سے توبہ کریں یہ تمام اعمال طریقہ نبوی کے مطابق ہیں نہ ہی ان پر کوئی اجروثواب ہے۔ واللہ اعلم۔

[8]...... بَابٌ فِي الْفَرَعِ وَالْعَتِيرَةِ

فرع اور عتیرہ کا بیان

2007۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ۔❸ ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! کہ فرع اور عتیرہ کچھ نہیں ہیں۔

فوائد:...... فرع اور عتیرہ کے متعلق صحیح البخاری میں حدیث نمبر 5474 کے تحت ہے کہ "وَالْفَرَعُ أَوَّلُ النِّتَاجِ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ كَانُو يَذْبَحُوْنَهُ لِطَوا غِيْتِهِمْ وَالْعَتِيرَةُ فِي رَجَب" فرع سب سے

❶ متفق عليه: البخارى، كتاب العيدين، باب النحر والذبح يوم النحر بالمصلى (983) ومسلم، كتاب الأضاحى، باب وقتها (5046)

❷ متفق عليه: البخارى، كتاب العيدين، باب الأكل يوم النحر (955) و مسلم، كتاب الأضاحى، باب وقتها (1961)

❸ متفق عليه: البخارى، كتاب العقيقة، باب العتيرة (5474) مسلم، كتاب الأضاحى، باب الفرع والعتيرة (5088)

پہلے بچہ کو کہتے تھے جوان کے یہاں (اونٹنی سے) پیدا ہوتا، وہ اس کو اپنے بتوں کے لیے ذبح کرتے تھے اور عتیرہ رجب میں قربانی کرتے تھے۔امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کونقل کر کے اپنے معروف استاد محرث جلیل امام ہشام بن عمار رحمۃ اللہ علیہ سے ان کا معنی ومفہوم یوں تحریر فرماتے ہیں "وَالْفَرْعَةُ اَوَّلُ النِّتَاجِ وَ الْعَتِيْرَةُ الشَّاةُ يَذْبَحُهَا اَهْلُ الْبَيْتِ فِي رَجَب" فرعہ جانور کا پہلا بچہ تھا (جس کو اہل جاہلیت ذبح کرتے تھے) اور عتیرہ اس کو بکری کو کہتے ہیں جس کو گھر والے رجب میں ذبح کرتے ہیں ۔(سنن ابن ماجۃ :3168) یعنی فرع جانور کے پہلے بچہ ،اور عتیرہ ماہِ رجب میں قربانی کرنے کو کہتے ہیں فتح الباری ،نیل الاوطار اور دیگر کتب احادیث اور شروحات میں اس کے متعلق تمام روایات و اقوال پڑھ کر یہی معلوم ہوتا ہے کہ حدیث میں جو فرع اور عتیرہ کے متعلق نفی وارد ہوئی ہے اس کا تعلق دو باتوں سے ہے (۱) غیر اللہ کے لیے فرع وعتیرہ ہرگز جائز نہیں حرام ہے۔(۲) اور مسلمانوں کے لیے اللہ کی راہ میں فرع وعتیرہ واجب نہیں ۔ یعنی جانور کے پہلے بچہ کو اور رجب میں جانور کو ذبح کرنا واجب نہیں ۔البتہ یہ عمل مستحسن ومستحب ہے اگر کوئی اپنی اونٹنی ،گائے ،بھینس یا دیگر حلال جانوروں کے پہلے بچہ کو اللہ کے لیے وقف کر دے اور اس کو اللہ کی راہ میں قربان کر دے تو یقیناً اس پر اجر وثواب ہوگا۔اسی طرح رجب میں جانور ذبح کرنا واجب نہیں رجب یا غیر رجب میں جب اللہ کی راہ میں جانور ذبح کیا جائے تو یہ عمل حد درجہ اجر وثواب کا باعث ہے،کئی تابعین کرام سے ماہِ رجب میں جانور ذبح کرنا ثابت ہے بلکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں" انّ الفَرْعَ وَالعَتِيرَةَ مُسْتَحَبَّانِ بلا شبہ فرع وعتیرہ مستحب ہیں ۔نیز اس کے متعلق کئی روایات امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری کتاب العقیقۃ باب العتیرہ کے تحت نقل فرمائی ہیں اسی طرح محشّی شرح السنۃ ،امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ اور امام البانی رحمۃ اللہ علیہ سمیت کئی اہل علم اس کے قائل ہیں ،بالخصوص رجب میں جانور ذبح کرنا قطعاً درست ہے بعض علماء نے اس کو منسوخ قرار دیا ہے جب کہ ان کے پاس نسخ کی کوئی دلیل نہیں ہے۔واللہ اعلم۔

2008۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكِيعِ بْنِ حُدُسٍ..........

عَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ لَقِيطِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا نَذْبَحُ فِي رَجَبٍ فَمَا تَرَى قَالَ لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ قَالَ وَكِيعٌ لَا أَدَعُهُ أَبَدًا ۔ [1]

ابورزین عقیلی لقیط بن عامر کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے رسول اللہ ﷺ! ہم رجب میں جانور ذبح کیا کرتے تھے آپ کا کیا خیال ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: "اس میں کوئی حرج نہیں۔"وکیع کہتے ہیں کہ میں اس کو کبھی نہیں چھوڑوں گا۔"

[1] اسناده جيّد: النسائی، کتاب الفرع، باب تفسير الفرع (4244)

[9]...... بَاب السُّنَّةِ فِي الْعَقِيقَةِ

عقیقہ کا شرعی طریقہ

2009۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ مَيْسَرَةَ بْنِ أَبِي خُثَيْمٍ............

عَنْ أُمِّ كُرْزٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي الْعَقِيقَةِ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ۔ ❶

ام کرز رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''لڑکے کی طرف سے دو بکریاں ایک جیسی ہونی چاہیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری۔''

فوائد:...... دین اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے اس میں ولادت سے لے کر وفات تک تمام شعبہ ہائے زندگی پر مکمل راہنمائی موجود ہے ولادت کے موقعہ پر بچہ کے کان میں اذان کہنا حضرت محمد ﷺ کی سنت مبارکہ ہے اور آج تک اہل اسلام کا اس حد تک تواتر سے اس پر عمل ہے کہ یہ شعار اسلام میں شامل ہے اسی طرح ساتویں دن نام رکھنا، سر منڈوانا، بالوں کے برابر چاندی صدقہ کرنا جہاں باعث برکت ہے وہاں اسی روز لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کرنا آنجناب ﷺ کی پاکیزہ و مبارک سنت ہے۔امام دارمی رحمہ اللہ علیہ نے اس سلسلہ میں کئی روایات ماضی میں فقہ حنفی کا عقیقہ کو مکروہ کہنا اور جدید مفکرین کا اس کی مشروعیت سے انکار کرنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ عقیقہ کی مشروعیت پر وارد احادیث طیبہ تواتر کی حد تک ہیں جن کا انکار کوئی درست نہیں۔ سچے محبّ رسول کی یہ شان نہیں ہوسکتی۔احادیث طیبہ کی روشنی میں سنت عقیقہ کے متعلق چند اہم مسائل ملاحظہ فرمائیں۔(۱) صرف بھیڑ یا بکری ذبح کرنا مسنون ہے عقیقہ میں گائے، اونٹ وغیرہ ذبح کرنا خلاف سنت ہے اس ضمن میں پیش کی جانے والی روایت نا قابل عمل ہے بلکہ جب سیدہ عائشہ رحمہا اللہ سے اس متعلق دریافت کیا گیا ہے تو آپ رحمہا اللہ سخت ناراض ہوئیں۔ (مسند احمد) (۲) عقیقہ ساتویں دن کرنا مسنون اور زیادہ اجر و ثواب کا حامل ہے چودھویں اور اکیسویں دن عقیقہ والی روایت ضعیف نا قابل عمل ہے (۳) عقیقہ کے جانور کے لیے مسنہ ''دو دانتا'' ہونا کوئی ضروری نہیں اسی طرح دیگر شروط و قیود جو قربانی کے جانور کے لیے شریعت نے مقرر فرمائی ہیں وہ عقیقہ کے جانور کے لیے ضروری نہیں ہیں البتہ حتی الوسع موٹا تازہ نفیس جانور ہی اللہ کی راہ میں ذبح کرنا

---

❶ صحيح: ابوداؤد، كتاب الأضاحى، باب فى العقيقة (2834) والترمذى، كتاب الأضاحى، باب الأذان فى اذن المولود (1516)

چاہیے۔(۴) کوئی دوسرا بچے کے والد کی طرف سے عقیقہ کرسکتا ہے۔(۵) ساتویں دن اگر استطاعت نہ ہوتو بعد میں بھی کسی دن کیا جاسکتا ہے (۶) عقیقہ کا گوشت اپنے رشتہ داروں کو کھلانا درست ہے اگرچہ وہ صاحب حیثیت ہی کیوں نہ ہوں، البتہ غرباء مساکین کا خیال رکھنا خیر کثیر کا باعث ہے

2010- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ..........

عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ الدَّمَ وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى ۔[1]

سلمانؓ بن عامر ضبی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لڑکے کے عقیقہ پر جانور ذبح کرو اور اپنی ناپاکی دور کرو۔''

2011- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ..........

عَنْ أُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مِثْلَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ ۔[2]

ام کرز رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لڑکے کی طرف سے دو بکریاں ایک جیسی ہونی چاہئیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہونی چاہئے۔''

2012- أَخْبَرَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ ....

عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ غُلَامٍ رَهِينَةٌ بِعَقِيقَتِهِ يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهِ وَيُحْلَقُ وَيُدَمَّى وَكَانَ قَتَادَةُ يَصِفُ الدَّمَ فَيَقُولُ إِذَا ذُبِحَتِ الْعَقِيقَةُ تُؤْخَذُ صُوفَةٌ فَيُسْتَقْبَلُ بِهَا أَوْدَاجُ الذَّبِيحَةِ ثُمَّ تُوضَعُ عَلَى يَافُوخِ الصَّبِيِّ حَتَّى إِذَا سَالَ شِبْهُ الْخَيْطِ غُسِلَ رَأْسُهُ ثُمَّ حُلِقَ بَعْدُ قَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ

سمرۃ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہر لڑکا عقیقہ کے بدلے میں گروی ہے اس کی طرف سے ساتویں دن جانور ذبح کیا جائے اور اس کا سر منڈوایا جائے۔اور اسے خون آلودہ کیا جائے۔اور قتادۃ خون آلودہ کرنے کو اس طرح بیان کرتے ہیں کہ جب عقیقہ کا جانور ذبح کیا جائے تو جانور سے تھوڑے سے بال لے کر ذبیحہ کی رگوں میں لگا کر بچے کے سر پر رکھ دینا چاہیے حتی کہ جب دھاگے کی طرح خون بہہ جائے تو اس کے سر کو دھو دینا چاہیے پھر اس کا سر

---

[1] صحيح البخاری، کتاب العقيقة، باب اماطة الأذى عن الصبى (5472)

[2] صحيح: (2009) میں گزر چکی ہے۔

بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ وَيُسَمَّى قَالَ عَبْد اللّٰهِ وَلَا أُرَاهُ وَاجِبًا ۔❶

منڈوا دینا چاہئے۔عفان کہتے ہیں کہ ہم سے ابان نے یہ حدیث بیان کی اور خون آلودہ کرنے کی بجائے) کہا: اور اس کا نام رکھا جائے۔عبداللہ کہتے ہیں: ''بچے کا سر خون آلودہ کرنا میرے نزدیک ضروری نہیں ہے۔''

[10]...... بَاب فِي حُسْنِ الذَّبِيحَةِ

ذبیحہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا

2013۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ ....

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اثْنَتَيْنِ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ ثُمَّ لِيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ۔❷

شدادؓ بن اوس کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دو باتیں یاد رکھی ہیں۔آپؐ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان کرنے کا حکم دیا ہے۔لہٰذا جب تم قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو۔اور جب تم ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو۔اور اپنی چھری کو تیز کر کے ذبیحہ کو راحت پہنچاؤ۔''

فوائد:...... دین اسلام پیار ومحبت اور نرمی کا دین ہے اس میں کسی کو دکھ دینا اور تکلیف پہنچانا ہرگز جائز نہیں، انسان کی عظمت تو بہت بلند ہے دین میں جانور کو اذیت پہنچانا حرام قرار دیا گیا ہے اور اس حدیث میں بھی آپ ﷺ نے نہایت بلیغ انداز میں حکم ارشاد فرمایا کہ جانور ذبح کرتے وقت اپنے اوزار کو تیز رکھو، جانور سے چھپا کر رکھو اور بغیر تکلیف دیے اچھے طریقہ سے ذبح کرو۔مگر افسوس کہ آج ہم اپنے مسلمان بھائی کی عزت کا خون اس قدر بے دردی سے کرتے ہیں کہ اس سے زندگی کی ساری راحتیں چھن جاتی ہیں۔

---

❶ صحیح : ابوداؤد، کتاب الأضاحی، باب فی العقیقة (2838) والترمذی، کتاب الأضاحی، باب من العقیقة (1522)

❷ صحیح مسلم، کتاب الصید والذبائح، باب الأمر باحسان الذبح والقتل (5028) وابوداؤد، کتاب الأضاحی، باب فی النهی أن تصبر البهائم (2815)

[11]...... بَاب مَا يَجُوزُ بِهِ الذَّبْحُ
جانور کو کس چیز سے ذبح کیا جائے؟

2014۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَرْعَى لِآلِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ غَنَمًا بِسَلْعٍ فَخَافَتْ عَلَى شَاةٍ مِنْهَا أَنْ تَمُوتَ فَأَخَذَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ وَإِنَّ ذَلِكَ ذُكِرَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَهُمْ بِأَكْلِهَا ۔❶

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک عورت 'سلع' پر کعبؓ بن مالک کے خاندان کی بکریاں چرایا کرتی تھیں،ان میں سے ایک بکری کے متعلق اسے مر جانے کا خوف ہوا اس نے ایک پتھر لے کر اسے ذبح کر دیا۔اس بات کا رسول اللہ ﷺ کے پاس ذکر کیا گیا تو آپؐ نے انہیں اس کے کھانے کا حکم دیا۔

فوائد:...... جہاں تیز دار پتھر سے ذبح کرنا جائز ہے وہاں عورت کا ذبیحہ حلال ہے۔اسی طرح مال نگران شخص حتی الوسع مال کی نگہبانی کرے، زیادہ نقصان سے بچنے کے لیے مالک کی اجازت کے بغیر فی الفور کوئی تدبیر کرنا پڑے تو تاخیر نہ کرے۔

[12]...... بَاب فِي ذَبِيحَةِ الْمُتَرَدِّي فِي الْبِئْرِ
کنویں کے گرے ہوئے جانور کو ذبح کرنا

2015۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَعَفَّانُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا تَكُونُ الذَّكَاةُ إِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ فَقَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا لَأَجْزَأَ عَنْكَ قَالَ حَمَّادٌ حَمَلْنَاهُ عَلَى الْمُتَرَدِّي ۔❷

ابوعشراء اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ذبح حلق اور سینے کے اوپر والے حصے میں ہی ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا:''اگر تم اس کی ران میں نیزہ مارو تو پھر بھی تمہارے لئے کافی ہو گا۔'' حماد کہتے ہیں: ہم نے اس حدیث کو گرے ہوئے جانور پر محمول کیا۔

---

❶ صحيح البخارى، كتاب الذبائح، باب ذبيحة المرأة والأمة (5505)

❷ ضعيف : ابوداؤد، كتاب الأضاحى، باب ماجاء فى ذبيحة المتردية (2825) والترمذى، كتاب الأطعمة باب ماجاء فى الزكاة فى الحلق والية (1481)

[13]...... بَاب النَّهْيِ عَنْ مُثْلَةِ الْحَيَوَانِ
جانور کو باندھ کر نشانہ بنانے کی ممانعت کا بیان

2016۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي الْمِنْهَالُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ............

سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ خَرَجْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَإِذَا غِلْمَةٌ يَرْمُونَ دَجَاجَةً فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هَذَا فَتَفَرَّقُوا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ مَنْ يُمَثِّلُ بِالْحَيَوَانِ ۔❶

سعید بن جبیر کہتے ہیں: میں ابن عمرؓ کے ساتھ مدینہ کے کسی راستے میں جا رہا تھا۔ہم نے دیکھا چند لڑکے مرغی کو تیر مار رہے ہیں۔ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ایسا کس نے کیا ہے؟ وہ لڑکے الگ الگ ہو گئے۔ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ”رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کو نشانہ بنانے والے پر لعنت کی ہے۔“

فوائد:...... ایذاء رسانی کبیرہ گناہ ہے انسان ہو یا حیوان باندھ کر نشانہ بازی کرنا یا بعد میں مثلہ کرنا، جسم کے اجزاء کاٹنا حرام ہے، دین اسلام اپنے ماننے والوں کو ہر ایک سے نرمی سے پیش آنے کا درس دیتا ہے۔

2017۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ يَعْلَى ....

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ صَبْرِ الدَّابَّةِ قَالَ أَبُو أَيُّوبَ لَوْ كَانَتْ دَجَاجَةٌ مَا صَبَرْتُهَا ۔❷

ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کو نشانہ بنانے سے منع کیا۔ابو ایوبؓ نے کہا: میں مرغی کو بھی نشانہ نہیں بناؤں گا۔

فوائد:...... بلاوجہ کسی جان کو ضائع کرنا درست نہیں، موذی حشرات کو مارنے کی اجازت ہے اس کے علاوہ کسی پرندے وغیرہ کو ناجائز مارنا جائز نہیں۔

2018۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ نَهَى عَنِ الْمُجَثَّمَةِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد الْمُجَثَّمَةُ

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ’مجثمہ‘ سے منع فرمایا‘ ابومحمد کہتے ہیں: ’مجثمہ‘ وہ جانور ہے جسے نشانہ

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الذبائح والصید، باب مایکرہ من المثلة والمصبورة (5515) ومسلم، کتاب الصید والذبائح باب النهی عن صبر البهائم (5034)

❷ صحیح: ابو داؤد، کتاب الجهاد، باب من قتل الأسیر بالنبل

الْمَصْبُورَةُ ـ❶ بنایا گیا ہو۔

[14]...... بَابُ اللَّحْمِ يُوجَدُ فَلَا يُدْرَى أَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا
اس گوشت کے متعلق جس پر بسم اللہ پڑھے جانے کا علم نہ ہو

2019۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ هُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ.........

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ قَوْمًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِي أَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا فَقَالَ سَمُّوا أَنْتُمْ وَكُلُوا وَكَانُوا حَدِيثَ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ ـ❷

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: ''کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں۔ ہمیں علم نہیں ہوتا کہ اس پر بسم اللہ پڑھی گئی ہے کہ نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم بسم اللہ پڑھو اور کھاؤ'' وہ لوگ نئے مسلمان تھے۔

[15]...... بَابٌ فِي الْبَهِيمَةِ إِذَا نَدَّتْ
اس جانور کے متعلق جو بھاگ جائے

2020۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ جَدِّهِ.........

رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ بَعِيرًا نَدَّ وَلَيْسَ فِي الْقَوْمِ إِلَّا خَيْلٌ يَسِيرَةٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا ـ❸

رافع بن خدیج کہتے ہیں کہ ایک اونٹ بھاگ گیا لوگوں کے پاس گھوڑے کم تھے ایک آدمی نے اسے تیر مار کر روک لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''جانوروں سے ایسے جانور بھی ہوتے ہیں جو وحشی جانوروں کی طرح بھاگتے ہیں۔ لہٰذا جب کوئی جانور تم پر غالب آ جائے تو اس کے ساتھ اسی طرح کرو۔''

---

❶ متفق عليه: البخارى، كتاب الذبائح والصيد، باب مايكره من المثلة والمصبورة والمجثمة (5515) ومسلم، كتاب الصيد والذبائح، باب النهى عن صبر البهائم (1957)

❷ صحيح البخارى، كتاب الذبائح الصيد، باب ذبيحة الأعراب (5507) والنسائى، كتاب الضحايا، باب ذبيحة من لم يعرف (4448)

❸ متفق عليه: البخارى، كتاب الشركة، باب قسمة الغنم (2488) ومسلم، كتاب الأضاحى، باب جواز الذبح بكل ما انهر الدم (5065)

[16]...... بَاب مَنْ قَتَلَ شَيْئًا مِنْ الدَّوَابِّ عَبَثًا

اس شخص کے متعلق جو کسی جانور کو بے فائدہ مار دے

2021۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو هُوَ ابْنُ دِينَارٍ عَنْ صُهَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَامِرٍ قَالَ ....

سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا بِغَيْرِ حَقِّهِ سَأَلَهُ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيلَ وَمَا حَقُّهُ قَالَ أَنْ تَذْبَحَهُ فَتَأْكُلَهُ۔[1]

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص چڑیا کو ناحق مار ڈالے۔اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے اس کے متعلق پوچھے گا۔'' کہا گیا: اس کا کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اسے ذبح کر کے کھایا جائے۔''

[17]...... بَاب فِي ذَكَاةُ الْجَنِينِ ذَكَاةُ أُمِّهِ

پیٹ کے بچے کا ذبح وہی ہے جو اس کی ماں کا ہے

2022۔ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ذَكَاةُ الْجَنِينِ ذَكَاةُ أُمِّهِ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ يُؤْكَلُ قَالَ نَعَمْ۔[2]

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''پیٹ کے بچے کا ذبح وہی ہے جو اس کی ماں کا ہے۔'' ابو محمد سے کہا گیا: وہ کھا لیا جائے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔

فوائد:...... ''اَلْجَنِيْنُ'' هُوَ الْوَلَدُ مَا دَامَ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ، جنین وہ بچہ جو ماں کے پیٹ میں ہو، یعنی ولادت کے بعد اس کو جنین نہیں کہا جائے گا (تحفۃ الاحوذی ابواب الصید 40/5/1503) ماں کو ذبح کرنا اس کے حلال ہونے کے لیے کافی ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ یہی حدیث نقل فرمانے کے بعد لکھتے ہیں: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِي وَاَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ وَاَبُو الوَدَّاكِ۔ اہل علم صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ، امام سفیان، امام ابن مبارک، امام شافعی، امام احمد، امام اسحاق امام ابووداک رحمہم اللہ عنہم اجمعین کا عمل اسی حدیث پر ہے اور یہی موقف درست ہے۔

---

[1] اسناده جيد: النسائي، كتاب الصيد، باب إباحة أكل العصافير (4360)

[2] حسن: ابو داؤد، كتاب الأضاحى، باب ماجاء فى ذكاة الجنين (2828)

فقہ حنفی جنین کو مکروہ قرار دیتی ہے وقَالَ اَبُـوْ حَنِيْفَةَ لَا يُؤْكَلُ مُطْلَقًا وَبِهِ قَالَ زُفَرُ وَالْحَسْنُ بْنُ زِيَادٍ ، امام ابوحنیفہؒ، زفرؒ، حسنؒ بن زیاد مطلق طور پر اس کے کھانے کے قائل نہیں۔ جب کہ یہ موقف صریح صحیح حدیث کے خلاف ہے اور حنفی محشّی صاحب التعلیق الممجد لکھتے ہیں کہ یہ موقف محض ایک رائے ہے صحیح نص کے مقابلہ میں اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ امام ابوحنیفہ کے بلاواسطہ شاگرد امام ابویوسف اور امام محمد رحمہما اللہ بھی امام صاحب سے متفق نہیں۔ عافیت صرف اسی میں ہے کہ صحیح حدیث پڑھ کر اس کو ہدایت کے لیے کافی سمجھا جائے اور اندھی تقلید سے توبہ کی جائے۔

[18]...... بَاب مَا لَا يُؤْكَلُ مِنَ السِّبَاعِ
ان درندوں کے متعلق جن کا کھانا جائز نہیں

2023۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ............

عَنْ أَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السَّبُعِ۔❶

ابوثعلبہ خشنی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر ناخن والا درندہ کھانے سے منع کیا۔

2024۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ ابْنُ عَمِّ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ ....

عَنْ أَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَطْفَةِ وَالْمُجَثَّمَةِ وَالنُّهْبَةِ وَعَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ۔❷

ابوثعلبہ خشنیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خطفہ، مجثمہ اور نہبہ اور ہر کچلیوں والا درندہ کھانے سے منع کیا۔

فوائد:...... ''خطفہ'' کا لغوی معنی ہے جھپٹا، وہ گوشت کا ٹکڑا جو کسی زندہ جانور سے کاٹ لیا جائے۔ آپ ﷺ نے ایسے گوشت کے کھانے سے منع فرمایا ہے جو کسی زندہ حلال جانور سے کاٹ کر نکالا جائے

---

❶ متفق عليه : البخاری، کتاب الذبائح والصيد، باب أكل كل ذى ناب من السباع (5530) ومسلم، كتاب الصيد والذبائح، باب تحريم أكل كل ذى ناب (4965)

❷ حسن: الطبرانی، 22/209، نیز سابقہ حدیث دیکھئے۔

"مـجثّمه" هِىَ كُلُّ حَيْوَانٍ يُنْصَبُ وَ يُرْمٰى لِيُقْتَلْ۔ وہ جانور جس کو باندھ کر قتل کرنے کے لیے مارا جائے ۔ایسا فعل بھی ملعون ہے اور اسی مر جانے والا پرندہ یا جانور حرام ہے ۔"نُھبة" لوٹ مار کو کہتے ہیں اس میں ہر وہ جانور وغیرہ آجاتا ہے جو ناجائز ذرائع سے حاصل کیا ہو۔۔اس کا کھانا حرام ہے۔

2025۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِىْ بِشْرٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِىْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِى مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ ۔❶

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تمام کچلی والے درندے اور پنجوں کے ساتھ شکار کرنے والے پرندے کھانے سے منع کیا۔

[19]...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ جُلُودِ السِّبَاعِ

درندوں کی کھال پہننے کی ممانعت

2026۔ أَخْبَرَنَا يَعْمَرُ بْنُ بِشْرٍ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ..........

عَنْ أَبِى الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ جُلُودِ السِّبَاعِ أَنْ تُفْتَرَشَ ۔❷

ابوملیح اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے درندے کی کھال بچھانے سے منع کیا۔

2027۔ أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ..........

عَنْ أَبِى الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ۔❸

ابوملیح اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے پہلی حدیث کی طرح فرمایا۔

[20]...... بَابُ الِاسْتِمْتَاعِ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ

مردار کی کھال سے فائدہ اٹھانا

2028۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ....

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الصيد والذبائح، باب تحريم أكل كل ذى ناب (4970) وابوداؤد، كتاب الأطعمة، باب النهى عن أكل السباع (3803)

❷ صحيح: ابوداؤد، كتاب اللباس، باب فى جلور النمور والسباع (4132) والترمذى، كتاب اللباس، باب ماجاء فى النهى عن جلور السباع (1770)

❸ صحيح سابقه: حاشیہ ملاحظہ کیجئے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْأَسْقِيَةِ فَقَالَ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لَكَ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ۔ ❶

عبدالرحمٰن بن وعلة کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مشکیزوں کے متعلق پوچھا انہوں نے کہا: مجھے علم نہیں البتہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''ہر کھال جسے دباغت دی گئی وہ پاک ہے۔''

2029۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ ....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ جُلُودِ الْمَيْتَةِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ دِبَاغُهَا طُهُورُهَا قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ تَقُولُ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ إِذَا كَانَ يُؤْكَلُ لَحْمُهُ۔ ❷

عبدالرحمٰن بن وعلة کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مردار کے چمڑے کے متعلق پوچھا انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چمڑے کو رنگ دینا ہی اسے پاک کرنا ہے۔'' ابو محمد عبداللہ سے کہا گیا: کیا آپ اس کے قائل ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، جب اس کا گوشت حلال ہو۔

2030۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أُمِّهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ۔ ❸

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مردار کے چمڑے سے فائدہ اٹھانے کا حکم دیا جب وہ رنگ دیا گیا ہو۔

2031۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَتْ شَاةٌ لِمَيْمُونَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَوِ اسْتَمْتَعْتُمْ بِإِهَابِهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی ایک بکری مرگئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس کے چمڑے سے فائدہ اٹھالیتے (تو درست تھا)۔'' لوگوں نے کہا: یا رسول

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب طهارة جلود الميتة بالدباغ (810) وابوداؤد، كتاب اللباس، باب في أهب الميتة (4133)

❷ صحيح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

❸ حسن: مالك، كتاب الصيد، باب ماجاء في جلد الميتة(18) ابوداؤد، كتاب اللباس، باب في أهب الميتة (4124)

قَالَ إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا ۔❶

اللہ! یہ تو مردار ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ’’صرف اسے کھانا حرام ہے۔‘‘

2032۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ مَا تَقُولُ فِي الثَّعَالِبِ إِذَا دُبِغَتْ قَالَ أَكْرَهُهَا ۔❷

ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اس حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔ ابو محمد سے کہا گیا: آپ لومڑی کی رنگی ہوئی کھال کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں اسے مکروہ سمجھتا ہوں۔

فوائد:...... زیادہ محتاط رائے یہی ہے کہ اس عموم سے مراد بھی مأ کول اللحم (ایسے جانور جن کا گوشت کھانا حلال ہے) ہی ہیں۔

[21]...... بَاب فِي لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ

گھریلو گدھے کے گوشت کا بیان

2033۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنَيْ............

مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ ۔❸

محمد کہتے ہیں، علی رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن عورتوں سے فائدہ اٹھانے اور گھریلو گدھے کا گوشت کھانے سے منع کیا۔

2034۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ....

---

❶ متفق عليه: البخارى، كتاب الزكاة، باب الصدقة على موالى أزواج النبى ﷺ (1492) ومسلم، كتاب الحيض، باب طهارة جلود الميتة بالدباغ (804)

❷ صحيح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

❸ متفق عليه: البخارى، كتاب المغازى، باب غزوة خيبر (4216) ومسلم، كتاب النكاح، باب نكاح المتعة و بيان أنه ابيح ثم نسخ (3418)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُكِلَتِ الْحُمُرُ أَوْ أُفْنِيَتِ الْحُمُرُ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُفْنِيَتِ الْحُمُرُ أَوْ أُكِلَتْ الْحُمُرُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا فَنَادَى إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ ۔❶

"انس رضی اللہ عنہ بن مالک کہتے ہیں کہ ایک آدمی خیبر کے دن کھڑا ہوا اور اس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! گدھے کھائے گئے یا گدھے فنا کئے گئے، پھر اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ: گدھے فنا کئے گئے یا کھائے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو حکم کیا، اس نے اعلان کیا:" اللہ اور اس کا رسول تمہیں گدھے کا گوشت کھانے سے منع کرتے ہیں کیونکہ وہ ناپاک ہے۔"

[22]...... بَابٌ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ
گھوڑے کا گوشت کھانا

2035۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ ....

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ أَكَلْنَا لَحْمَ فَرَسٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ ۔❷

اسماء رضی اللہ عنہا بنت ابو بکر کہتی ہیں ہم لوگوں نے مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں گھوڑے کا گوشت کھایا۔

2036۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَأَذِنَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ ۔❸

جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن گھریلو گدھے کے گوشت سے منع کیا اور گھوڑے کے گوشت کی اجازت دی۔

فوائد:...... امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ گھوڑے کے گوشت کی حلت کی بجائے کراہت کے قائل ہیں، اور

---

❶ متفق علیه: البخاری، کتاب المغازی، باب غزوة خیبر (4199) ومسلم، کتاب الصبدو الذبائح، باب تحریم أکل الحم الحمر الإنسیة (4996)

❷ متفق علیه: البخاری، کتاب الذبائح والصید، باب النحر والذبح (5510) ومسلم، کتاب الصید والذبائح، باب فی أکل لحوم الخیل (4999)

❸ متفق علیه: البخاری، کتاب المغازی، باب غزوة خیبر (4219) ومسلم، کتاب الصید والذبائح، باب فی أکل لحوم الخیل (4997)

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ و امام زفر رحمۃ اللہ علیہ نے ہی امام صاحب کی اسی رائے کو رد کر دیا ہے کیونکہ بے شمار روایات اس کی حلت پر دال ہیں ۔۔امام عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ نے تحفۃ الاحوذی میں طحاوی حنفی سے نقل کیا ہے ۔کہ ”الأَمْـرُ كَمَا قَالَ الطَّحَاوِیْ وَلَا شَكَّ انَّ القَوْلَ بِحِلِّ اكْلِ لَحُوْمِ الْخَيْلِ مِنْ دُوْنِ كَرَاهَةٍ هُـوَ الْـحَـقُّ لِاحَـادِيْثَ الْبَابَ الَّتِیْ هِیَ صَحِيْحَةٌ صَرِيْحَةٌ فِی الْحِلِّ وَهُوَ قَوْلُ جُمْهُوْرُ اهْلِ الْعِلْمِ “ معاملہ ایسے ہی ہے جس طرح طحاوی نے کہا ہے کہ گھوڑے کا گوشت بلا کراہت حلال ہے یہی موقف برحق ہے اور اسی پر باب کی صریح صحیح احادیث دلالت کرتی ہیں اور جمہور اہل علم کو قول بھی کہا ہے ۔اللہ ہم سب کو حدیث کا احترام نصیب فرمائے ۔

[23]...... بَاب النَّهْیِ عَنْ النُّهْبَةِ
لوٹ کی ممانعت

2037ـ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِیُّ حَدَّثَنِی الزُّهْرِیُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِی سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ....

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ وَهُوَ حِينَ يَنْتَهِبُهَا مُؤْمِنٌ ۔❶

”ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کوئی بڑی چیز لوٹے گا اور مومن اس کی طرف دیکھ رہے ہوں گے تو وہ اس لوٹ کے وقت مومن نہیں ہوگا“

2038ـ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِی لَبِيْدٍ ....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النُّهْبَةِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ هَذَا فِی الْغَزْوِ إِذَا غَنِمُوا قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ ۔❷

عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن سمرۃ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹ سے منع کیا۔ابو محمد کہتے ہیں: یہ جہاد کے متعلق ہے جب مال غنیمت تقسیم ہونے سے پہلے لوگ لوٹتے ہیں۔

---

❶ متفق علیه: كتاب المظالم، باب النهبى لغير إذن صاحبه (2475) ومسلم، كتاب الايمان، باب بيان نقصان الإيمان بالمعاصى (200)

❷ متفق علیه: كتاب المظالم، باب النهبى لغير إذن صاحبه (2474)

[24]...... بَاب فِي أَكْلِ الْمَيْتَةِ لِلْمُضْطَرِّ

بے بس کا مردار کھانا

2039۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ ....

عَنْ أَبِيْ وَاقِدٍ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا بِأَرْضٍ تَكُوْنُ بِهَا الْمَخْمَصَةُ فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمَيْتَةِ قَالَ إِذَا لَمْ تَصْطَبِحُوا وَلَمْ تَغْتَبِقُوا وَلَمْ تَحْتَفِئُوا بَقْلًا فَشَأْنُكُمْ بِهَا قَالَ النَّاسُ يَقُوْلُوْنَ بِالْحَاءِ وَهَذَا قَالَ بِالْخَاءِ ۔❶

ابو واقد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے کہا: یا رسول اللہ! ہم ایسے علاقہ میں ہیں جس میں بھوک ہے کیا ہمارے لئے مردار حلال ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جب تمہیں صبح و شام کا کھانا اور ساگ کھانے کو نہ ملے تو تمہیں اختیار ہے۔“ راوی کہتا ہے: تَخْتَفِئُوْا، کولوگ ”حاء“ سے نقل کرتے ہیں حالانکہ یہ ”خاء“ ہے۔

[25]...... بَاب فِي الْحَالِبِ يَجْهَدُ الْحَلْبَ

دودھ دوھنے والے کا بیان جو سارا دودھ دوہ لے

2040۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ بَحِيرٍ ....

عَنْ ضِرَارِ بْنِ الْأَزْوَرِ قَالَ أَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لِقْحَةً فَأَمَرَنِيْ أَنْ أَحْلُبَهَا فَحَلَبْتُهَا فَجَهَدْتُ فِيْ حَلْبِهَا فَقَالَ دَعْ دَاعِيَ اللَّبَنِ ۔❷

ضرار بن ازور کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کو ایک گابھن اونٹنی تحفہ دی گئی۔ آپ نے مجھے اس کا دودھ دوھنے کا حکم دیا میں نے اس کا سارا دودھ دوہ لیا آپ نے فرمایا: ”کچھ دودھ چھوڑ دیا کرو تاکہ دودھ جلدی نکل آئے۔“

[26]...... بَاب النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ الضِّفْدَعِ وَالنَّحْلَةِ

مینڈک اور شہد کی مکھی مارنے کی ممانعت

2041۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْقَارِظِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ الضِّفْدَعِ ۔❸

عبدالرحمٰن بن عثمان کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مینڈک مارنے سے منع کیا۔

---

❶ منقطع، ضعیف: احمد 217/5، والطبرانی فی الکبیر 251/3 (3315، 3316)

❷ حسن: معجم الصحابه لابن قانع الترجمه (470)

❸ صحیح: مسند احمد 499/5، ابوداؤد، کتاب الطب، باب فی الأدوبة المکروهة (3871)

2042۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ أَرْبَعَةٍ مِنَ الدَّوَابِّ النَّمْلَةِ وَالنَّحْلَةِ وَالْهُدْهُدِ وَالصُّرَدِ ۔ ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چار جانور مارنے سے منع کیا: چیونٹی، شہد کی مکھی، ہد ہد اور لٹورا۔

[27]...... بَاب فِي قَتْلِ الْوَزَغِ
چھپکلی مارنا

2043۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ....

عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْأَوْزَاغِ ۔ ❷

ام شریک رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے چھپکلیوں کو مارنے کا حکم دیا۔

فوائد:...... بعض نے اس کا معنی گرگٹ کیا ہے لیکن اس کا صحیح چھپکلی ہی ہے چھپکلی انتہائی موذی ہے اسکا زہر حد درجہ تیز اور جان لیوا ہوتا ہے آئے دن اس کی وجہ سے ہلاکتوں کا سنتے رہتے ہیں آپ ﷺ نے اس کو مارنے کا حکم دیا اور ترغیب بھی دلائی ۔صحیح مسلم 2240 میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا" مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِي اَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَ كَذَا حَسَنَةً وَ مَنْ الاولٰى وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا حَسَنَةً اَدْنٰى مِنَ الَّذِيْ ذَكَرَهُ فِي الْمرَّةِ الثَّانِيَةِ " جس نے اپنی ضرب میں چھپکلی کا مار اس کے لیے اتنی اتنی نیکیاں ہیں اور جس نے دوسری ضرب میں اس کو مارا اس کے لیے بھی کافی نیکیاں ہیں لیکن پہلی ضرب میں مرنے سے کم اس طرح جس نے تیسری ضرب میں مارا اس کے لیے بھی نیکیاں ہیں مگر دوسری ضرب میں مرنے سے کم ۔ پہلی ضرب میں مارنے پر زیادہ نیکیاں اس لیے ہیں کہ یہ قتل کرنے کا بہتر طریقہ ہے کیونکہ اس سے تکلیف بھی کم ہوتی ہے یاد رہے بعض صحیح روایات کے مطابق اس موذی چھپکلی نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی آگ بجھانے کی بجائے پھونکیں مار کر اس کو تیز کیا تھا یعنی یہ طبعًا شریر اور خبیث ہے (ٹوٹکہ) جس کمرے میں مور کے پر گلاس وغیرہ میں رکھ دیے جائیں اس کمرہ میں چھپکلی نہیں رہتی ۔

---

❶ صحيح : ابوداؤد، كتاب الأدب، باب في قتل الذر (5267) وابن ماجه، كتاب الصيد، باب ماينهى عن قتله (3224)

❷ متفق عليه : البخارى، كتاب بدء الخلق، باب خير مال المسلم غنم يتبع (3307) ومسلم، كتاب السلام، باب استحباب قتل الوزغ (5803)

[28]...... بَاب فِي الْجَلَّالَةِ وَمَا جَاءَ فِيهِ مِنْ النَّهْيِ

گندگی کھانے والے جانور اور اس کی ممانعت

2044- حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَعَنْ لَبَنِ الْجَلَّالَةِ وَأَنْ يُشْرَبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ ـ ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے باندھ کر قتل کیے ہوئے ، اور گندگی کھانے والے جانور کے دودھ اور مشکیزہ کو منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا۔

فوائد:...... جلالہ اس جانور کو کہا جاتا ہے جو گندی کھانے کا عادی ہو اور اس کی نجس خوراک کی وجہ سے اس کا گوشت یا دودھ متاثر ہو، یاد رہے بعض احباب اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے برائلر مرغی کو حرام قرار دیتے ہیں جب کہ یہ موقف پر اعتبار سے مردود ہے۔ (۱) کسی حدیث سے جلالہ کی حتمی حرمت ثابت نہیں ہوتی ۔سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مصنف ابن ابی شیبہ میں ایک اثر ہے جس کو امیر المومنین فی الحدیث الشیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے۔"اَنَّهٗ كَانَ يَحْبِسُ الدَّجَاجَةَ الْجَلَّالَةَ ثَلَاثًا" آپ رحمہ اللہ جلالہ مرغی کو تین دن روکے رکھتے ، تاکہ اس کا پیٹ صاف ہو اور گوشت وغیرہ میں بُو نہ آئے۔معلوم ہوا اگرچہ مرغی نے پرورش گندی یا حرام غذا سے پائی ہے سارا گوشت غلاظت سے نشو ونما پایا مگر وہ مطلق حرام نہیں زیادہ سے زیادہ گوشت سے بُو زائل کرنے کے لیے اس کو ایک دو دن بند رکھ لینا چاہیے ۔ (۲) برائلر مرغی کی خوراک میں جو مردار، خون یا دوسری حرام اشیاء ڈالی جاتی ہیں کیا وہ انسانوں کے لیے حرام ہیں؟ یا برائلر مرغی کے لیے ۔(غور فرمائیں) (۳) بعض زیادہ نفیس مزاج افراد نے شریعت کو اپنی عقل کے تابع کر رکھا ہے جب کہ حلت وحرمت کا مسئلہ شریعت کے تابع ہے (۴) حلت وحرمت میں اصل اعتبار شریعت کے حکم کا ہے کئی جانور پاکیزہ غذائیں کھاتے ہیں پھل ،سبزیاں اور حلال کے باوجود وہ حرام ہیں مثلاً گیدڑ، بندر وغیرہ۔مشکیزہ کو منہ لگا کر پینا خلاف ادب ہے اور ساتھ اس بات کا خدشہ بھی موجود ہے کہ پانی میں موجود کیڑا مکوڑا کہیں پیٹ میں نہ چلا جائے۔

❀❀❀❀

---

❶ صحيح : ابوداؤد، كتاب الأشربة باب في الشراب من في السفاء (3719) والترمذي، كتاب الأطعمة، باب ماجاء في أكل لحوم الجلالة والبانها (1825)

یادداشت

(انسان ہونے کی وجہ سے کتاب میں اگر کوئی غلطی باقی ہو تو برائے مہربانی ہمیں اطلاع کریں)